صد سالہ عرسِ رضوی کے موقع پر خصوصی اشاعت

دلیل الکاملین فی سیرۃ امام المجاہدین

حضورِ غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ

کی مجاہدانہ زندگی

اور

موجودہ خانقاہی نظام

2

مکتبہ طلع البدر علینا
جامع مسجد غوثیہ ندیم ٹاؤن ملتان چونگی لاہور

مفتی ضیاء احمد قادری رضوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

MARCH 2020

اہلسنت و جماعت کا قرآن و سنت کا عظیم اِدارہ

مرکز العلوم الاسلامیہ اکیڈمی

جہاں اسلامی اور عصری علوم کا عظیم امتزاج

مختصر تعارف

طلباء

شعبہ حفظ: 163 | شعبہ ناظرہ: 395

شعبہ درس نظامی: 120 | شعبہ تجوید: 12

اور انہی شعبہ جات میں 500 سے زائد طلبا اسکول کی تعلیم انٹر تک حاصل کررہے ہیں نیز کم و بیش 120 طلباء مدرسے میں رہائش پذیر ہیں جن کے طعام و قیام اور میڈیکل کا مکمل خرچ مدرسہ برداشت کرتا ہے۔

مدرسہ کا اسٹاف

شعبہ حفظ و ناظرہ 14 اساتذہ | شعبہ درس نظامی و تجوید 12 اساتذہ

شعبہ عصری علوم یعنی اسکول و کمپیوٹر 14 اساتذہ | باورچی 3 خادم 4 چوکیدار 2

کل طلباء کم و بیش 700 اور مکمل اسٹاف 49 افراد پر مشتمل ہے۔

مرکز العلوم الاسلامیہ اکیڈمی میٹھادر کراچی پاکستان

DONATION
HABIB BANK LTD. BARNESS STREET BRANCH
ACC TITLE: MARKAZ UL ALOOM ISLAMIA (TRUST)
ACC NO: 00500025657003 - BRANCH CODE :0050

www.facebook.com/markazuloloom

https://www.waseemziyai.com https://www.youtube.com/waseemziyai

دلیل الکاملین فی سیرۃ امام المجاھدین

حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی مجاہدانہ زندگی

اور

موجودہ خانقاہی نظام

جلد دوم

مفتی ضیاء احمد قادری رضوی
مہتمم جامعہ سیدہ خدیجۃ الکبریٰ للبنات
کوٹ مظفر میلسی وہاڑی

مکتبہ طلع البدر علینا
جامع مسجد غوثیہ ندیم ٹاؤن ملتان روڈ لاہور

www.waseemziyai.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام کتاب: حضورغوث اعظم رضی اللہ عنہ کی مجاہدانہ زندگی اور موجودہ خانقاہی نظام

جلددوم : صفحات:۵۹۸

مولف : مفتی ضیاء احمد قادری رضوی

03044161912

تقاریظ: مشائخ کرام ودانشوران

ناشر: مکتبہ طلع البدرعلینا

تعداد : ۱۰۰۰

کمپوزنگ: قادری کمپوزنگ سینٹر

ناشر: مکتبہ طلع البدرعلینا

سن اشاعت: صفرالمظفر ۱۴۴۰ھ بمطابق ستمبر۲۰۱۸ء)

ھدیہ

پروف ریڈنگ: الاستاذ محمد ذیشان رضوی

ملنے کے پتے

مکتبہ طلع البدرعلینا جامع مسجد غوثیہ ندیم ٹاؤن ملتان روڈ لاہور☆ دارالنور مرکز الاولیس دربار مارکیٹ لاہور ☆ قادری کتب خانہ قائداعظم روڈ میلسی ☆ مکتبہ فیضان مدینہ رائے ونڈ ☆ مدرسہ سیدہ خدیجۃ الکبری للبنات کوٹ مظفر☆ مولانا فیض احمد قادری رضوی

۰۳۰۷۸۷۷۴۴۳۷☆ محمد وسیم عالم قادری ۰۳۲۱۴۰۶۶۲۷۴

www.waseemziyai.com

جلد-2

الانتساب

☆ حضور غوث اعظم کے والد ماجد السید ابو صالح موسیٰ جنگی دوست رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نام

☆ حضور غوث اعظم کی والدہ ماجدہ حضرت سیدۃ ام الخیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کے نام

☆ آپ رضی اللہ عنہ کے تمام اساتذہ کرام ومشائخ عظام رضی اللہ عنہم کے نام

☆ آپ رضی اللہ عنہ کی تمام اولاد پاک رضی اللہ عنہم کے نام

☆ آپ رضی اللہ عنہ کے تمام تلامذہ وخلفاء کرام رضی اللہ عنہم کے نام

☆ آپ رضی اللہ عنہ کی دعوت پر لبیک کہنے والوں کے نام

☆ آپ رضی اللہ عنہ کے مدرسہ کے لئے اپنے گھروں کی زمینیں وقف کرنے والوں کے نام

☆ آپ رضی اللہ عنہ کے سلسلے سے تعلق رکھنے والے مجاہدین وغازیان کے نام

☆ زنگی وایوبی کو فوجیں روانہ کرنے والے شہزادہ غوث الوریٰ سیدی عبدالعزیز الجیلانی کے نام

☆ آپ رضی اللہ عنہ کے تمام محبین وعشاقان کے نام

☆ مصری حکومت کا تختہ الٹنے والے آپ کے شاگرد الشیخ زین الدین ابن النجاء کے نام

☆ القدس کی فتح کی کوشش کرنے والے مجاہد اسلام سلطان نورالدین زنگی شہید کے نام

☆ القدس پر اسلام کا جھنڈا لہرانے والے محافظ ناموس رسالت سلطان ایوبی کے نام

☆ القدس کی فتح پر سب سے پہلا خطبہ دینے والے آپ کے شاگرد الشیخ الزکی کے نام

☆ آپ رضی اللہ عنہ کے مزار اقدس کی تعمیر میں حصہ لینے والے شیخ الاسلام گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نام

☆ آپ رضی اللہ عنہ کے نائب امام اہل سنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نام

☆ سلسلہ عالیہ قادریہ کے عظیم مجاہد محافظ ناموس رسالت غازی ملک ممتاز حسین قادری شہید کے نام

☆ حضور غوث اعظم کے شیدائی مجاہد ختم نبوت غازی محمد تنویر حسین قادری عطاری کے نام

www.waseemziyai.com

الاھداء

قاسم جمال حضور غوث اعظم

امیر اہل سنت مولانا ابو بلال محمد الیاس قادری رضوی

حفظہ اللہ تعالی

حسب الارشاد

سراپا خلوص ہمدرد اہل سنت عاشق رسول

جناب الحاج محمد عارف قادری رضوی

صاحب حفظہ اللہ تعالی

گر قبول افتد زہے عز و شرف

ضیاء احمد قادری رضوی عفا اللہ عنہ

www.waseemziyai.com

www.waseemziyai.com

فہرست جلد دوم

حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ بحیثیت متکلم اسلام

یہ باب اللہ تعالی کی معرفت کے بیان میں

عقیدہ	۴۱
اللہ تعالی کی عظمت وشان یہ ہے	۴۱
اس کی شانیں سبحان اللہ	۴۲
نیز لکھتے ہیں کہ	۴۳

اللہ تعالی کی صفات کا بیان

صفات الٰہیہ کا بیان	۴۴
دست قدرت کی شان	۴۵
زمین وآسمان اورعرش وکرسی کی تخلیق کا بیان	۴۶
اللہ تعالی کے علم کی شان	۴۷
اور یہ بھی فرمایا ہے	۴۸
استواء کے متعلق آپ رضی اللہ عنہ کا نظریہ	۴۸

قرآن کریم کے متعلق عقائد ونظریات

قرآن کریم کے متعلق عقیدہ	۶۱
قرآن کریم اللہ تعالی کا کلام ہے مخلوق نہیں	۶۲
جو شخص قرآن کو مخلوق کہے اس پر الامام الجیلانی کا فتوی	۶۳
اس پر احادیث کی شہادت	۶۴
اہل اسلام کا اجماع	۶۴

ایمان اور اسلام

ایمان اور اس کی تعریف اور اس کے احکامات	۶۵
اللہ تعالی کا فرمان عالی شان ہے	۶۶
ایمان کی تعریف	۶۷
اسلام کی تعریف اور اس کے احکامات	۶۷

اسلام کی تعریف اور اس کے احکامات	٦٧
امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کی رائے	٦٧
ایمان میں اضافے کے آٹھ اسباب	٦٩
ایمان کے مخلوق ہونے یا نہ ہونے کے متعلق امام الجیلانی کا نظریہ	٧٠
بندوں کے افعال کا خالق کون؟	٧٠
گناہ کرنے سے مسلمان کافر نہیں ہوتا	٧١
گناہ گار مومن جہنم میں ہمیشہ نہیں رہے گا	٧١
قضاء وقدر کا بیان	٧١
تین احادیث مبارکہ مسئلہ تقدیر میں	٧٢
رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کا دیدار کیا ہے	
رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کا دیدار کیا ہے	٧٤
حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت	٧٤
کیا تم اس پر تعجب کرتے ہو؟	٧٥
اللہ تعالیٰ کا دیدار دو بار ہوا	٧٥
الامام عبدالقادر الجیلانی کے نزدیک حدیث عائشہ کا جواب	٧٥
ایک بار نہیں گیارہ بار دیدار کیا ہے	٧٥
کیا صاحب قبر زائر کو پہچانتا ہے؟	
عذاب قبر حق ہے	٧٦
عقیدہ اہل سنت پر یہ حدیث شریف دلیل ہے	٧٧
نیک لوگوں کا انجام کیسا ہوگا؟	٧٨
امام الجیلانی رضی اللہ عنہ کا استدلال	٧٨
مومن اور کافر کا سفر آخرت	٧٩
جن کو قبروں میں دفن نہیں کیا گیا ان کے عذاب و راحت کی صورت کیا ہوگی؟	٨٢
شہداء کرام کی ارواح کہاں رہتی ہیں؟	٨٣
شفاعت کے متعلق الشیخ الامام الجیلانی کا نظریہ	
الامام الجیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	٨٤
حدیث شفاعت	٨٥

www.waseemziyai.com

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت ۸۶
حدیث ابوھریرہ رضی اللہ عنہ ۸۶
کتنی امت کی شفاعت ہوگی؟ ۸۷
شفاعت کہاں کہاں ہوگی؟ ۸۷
دوسرے انبیاء کرام علیہم السلام بھی شفاعت فرمائیں گے ۸۷
ہر امت کا نیک شخص بھی شفاعت کرے گا ۸۸
اس شفاعت کا ثبوت ۸۸
حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ۸۸
حضرت سیدنا اویس قرنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ۸۹
امام حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ۸۹

پل صراط اور حوض کوثر

پل صراط پر ایمان لانا واجب ہے ۹۰
پل کا منظر ۹۰
قربانی کے جانور پل صراط پر ۹۱
پل صراط کی لمبائی ۹۱
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حوض کوثر ۹۱
حوض کوثر کی لمبائی وچوڑائی ۹۲
حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما ۹۲
بدمذہب کو حوض کوثر نہیں ملے گا ۹۳
منکرین حوض کو کچھ نہیں ملے گا ۹۳
مقام محمود کیا ہے؟ ۹۴
حساب برحق ہے ۹۶
بندہ مومن پر کرم کی بارش ۹۶
حساب لینے کا مطلب کیا ہے؟ ۹۷

میزان برحق ہے

میزان برحق ہے ۹۷

www.waseemziyai.com

امام الجیلانی رضی اللہ عنہ کا معتزلہ کو جواب ۹۸
حدیث اول ۹۸
حدیث ثانی ۹۹
حدیث ثالث ۹۹
حدیث رابع ۱۰۰
اعمال کے وزن میں لوگوں کی تین اقسام ہیں ۱۰۰
جیسا کہ حدیث شریف میں ہے ۱۰۱

جنت اور دوزخ کا بیان

اہل سنت و جماعت کا نظریہ ۱۰۲
نہر کوثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملکیت ہے ۱۰۳
جنت کی بناوٹ کیسی ہے؟ ۱۰۳
الامام الجیلانی رضی اللہ عنہ کا استدلال ۱۰۴
حور جنت کی نعمت ہے ۱۰۵
جنتی کی گھر والی ۱۰۵
جنت و دوزخ کے وجود پر امام الجیلانی کا آخری کلام ۱۰۶

رسول اللہ ﷺ کی عظمت و شان کے بارے میں کیا عقیدہ ہونا چاہئے؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت کے عامہ ہونے کا بیان ۱۰۸
حدیث شریف بھی گواہ ہے ۱۰۹
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کا بیان ۱۰۹
قرآن کریم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عظیم معجزہ ہے ۱۱۰
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسرے معجزات ۱۱۱

رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں عقائد و نظریات

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں کون افضل؟ ۱۱۲
وہ دس اصحاب جن کو عشرہ مبشرہ کہا جاتا ہے ان کے اسماء مبارکہ ۱۱۳
عقیدہ حق چار یار ۱۱۳
خلفاء راشدین کی مدت خلافت ۱۱۳

www.waseemziyai.com

خلافت راشدہ اور امام الشیخ عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ

صحابہ کرام کی خلافت باہمی اتفاق سے طے پائی تھی ۱۱۶

امیر المومنین خلیفہ بلافصل حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت

خلافت حضرت سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ ۱۱۴
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی خلافت باہمی اتفاق سے طے پائی تھی ۱۱۶
دوسرے خلفاء کی خلافت کی تصدیق ۱۱۶
حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کا نظریہ ۱۱۷
حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کی مدت ۱۱۸
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود خلافت صدیقی کا عہد لیا ۱۱۸

خلفاء ثلاثہ کی خلافت کا بیان

حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خلافت ۱۱۸
خلافت حضرت سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ۱۱۹
مجلس مشاورت کے ارکان کے اسماء مبارکہ ۱۲۰
حضرت سیدنا مولا علی رضی اللہ عنہ کی خلافت کا بیان ۱۲۰
جنگ جمل کے متعلق الامام الجیلانی رضی اللہ عنہ کا نظریہ ۱۲۲
حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت ۱۲۳
امہات المومنین رضی اللہ عنہا کے متعلق امام الجیلانی کا نظریہ ۱۲۴
سیدہ کائنات رضی اللہ عنہا کے متعلق الامام الجیلانی کا نظریہ ۱۲۵
عظمت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور امام الجیلانی ۱۲۵
شان صحابہ بزبان ائمہ اہل بیت کرام رضی اللہ عنہم ۱۲۶

مشاجرات صحابہ کرام کے متعلق امام الشیخ عبد القادر الجیلانی کا نظریہ

مشاجرات صحابہ کرام کے متعلق امام الجیلانی کا نظریہ ۱۲۸
میرے صحابہ کرام کو برا نہ کہو ۱۲۹
جس نے میری زیارت کی اس کو مبارک ہو ۱۳۰
صحابہ کرام کے دشمن پر لعنت ہو ۱۳۰
دشمنان صحابہ کرام کے ساتھ نماز نہ پڑھو ۱۳۱

www.waseemziyai.com

حضرت سیدنا سفیان بن عیینہ کا فرمان ۱۳۱

عظمت صحابہ بزبان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

بیعت الرضوان والوں کی شان ۱۳۲
اے اہل بدر تم جو چاہو کرو ۱۳۲
میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں ۱۳۲
اہل علاقہ کے لئے صحابی کی شفاعت ۱۳۳

کچھ مسائل کے بارے میں الشیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

حاکم وقت کے متعلق امام الجیلانی رضی اللہ عنہ کا نظریہ ۱۳۳
معجزات وکرامات کے متعلق امام الجیلانی کا نظریہ ۱۳۴
مہنگائی کے متعلق امام الجیلانی رضی اللہ عنہ کا نظریہ ۱۳۴

اہل سنت و جماعت کی پیروی اور بدمذہب سے دوری رکھنے کا بیان

اہل سنت و جماعت کی پیروی لازم ہے ۱۳۵
سنت اور جماعت کی تعریف ۱۳۵
سنت کی پیروی ہی کافی ہے ۱۳۶
حضرت سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا فرمان ۱۳۶
بدمذہبوں سے دور رہنے کا حکم ۱۳۶
بدمذہب کو سلام کرنے کا وبال ۱۳۷
بدمذہب کی نیکیاں قبول نہیں ہوتیں ۱۳۸
بدمذہب سے دوستی رکھنے والے کا حال ۱۳۸
حضرت سیدنا فضیل بن عیاض کا فرمان ۱۳۸
بدمذہب جس راستے پر چل رہا ہو ۱۳۹
بدمذہب کا جنازہ پڑھنے کا وبال ۱۳۹
بدمذہب کے متعلق حدیث شریف ۱۳۹
ابوایوب السجستانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں ۱۴۰
اہل بدعت کی علامات ۱۴۰

www.waseemziyai.com

الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ بحیثیت فقیہ اعظم

تقلید شخصی اور حضرت الشیخ الجیلانی رضی اللہ عنہ ۱۴۲
تقلید کے متعلق غیر مقلدین کا نظریہ ۱۴۲
عقیدہ توسل اور حضرت الشیخ الجیلانی رضی اللہ عنہ کا نظریہ ۱۴۳
غیر مقلدین کا نظریہ توسل ۱۴۳
بارگاہ رسالت ﷺ میں حاضری اور الشیخ الجیلانی کا نظریہ ۱۴۴
چہرہ رسول اللہ ﷺ کی طرف کرے ۱۴۴
اور یہ درود شریف پڑھے ۱۴۴
منبر مبارک سے برکت حاصل کرنا کیسا؟ ۱۴۶
مزارات اولیاء اللہ کے پاس دعا کرنا کیسا؟ ۱۴۶
بوقت رخصت حاضری دے ۱۴۶
اہل قبور کو ایصال ثواب کے متعلق الشیخ الجیلانی کا نظریہ ۱۴۷
ایصال ثواب کے متعلق غیر مقلدین کا نظریہ ۱۴۷
تعویذ کے متعلق الشیخ الجیلانی کا نظریہ ۱۴۸
بخار کا تعویذ ۱۴۸
وضع حمل کا تعویذ ۱۴۹
تعویذ کے متعلق غیر مقلدین کا نظریہ ۱۴۹
الامام الجیلانی کے نزدیک فاتحہ خلف الامام فرض نہیں ۱۵۰
فاتحہ خلف الامام کے متعلق غیر مقلدین کا نظریہ ۱۵۰
تراویح کی رکعات کے الشیخ الامام الجیلانی کا نظریہ ۱۵۰
تارک نماز توبہ کرنے کے بعد کیسے نمازیں پڑھے؟ ۱۵۱
کبھی ادا کرنے والا اور کبھی ترک کرنے والا کیا کرے؟ ۱۵۲
سنت موکدہ اور تہجد کی قضاء کرے ۱۵۳
داڑھی کی مقدار کے متعلق الشیخ رضی اللہ عنہ کا نظریہ ۱۵۴
داڑھی کے متعلق اہل سنت و غیر مقلدین کا نظریہ ۱۵۵
زبانی نیت کے متعلق الشیخ الامام الجیلانی کا نظریہ ۱۵۵
امامت و نماز کی نیت ۱۵۵
وضو و تیمم کی نیت زبانی کرنا ۱۵۵

www.waseemziyai.com

غسل کی نیت زبانی کرنا ۱۵۶
نماز جنازہ کی نیت زبانی کرنا ۱۵۶
نماز میں زبانی نیت کے متعلق غیر مقلدین کا نظریہ ۱۵۶

پانچویں صدی کے مجدد اعظم

حضرت الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ بحیثیت مجدد اعظم

حدیث مجدد ۱۵۸
مجدد اللہ تعالی کی طرف سے عطیہ ہوتا ہے ۱۵۸
بعث کا مطلب ۱۵۸
بعث کا شرعی معنی ۱۵۹
''رَأْس مِائَة'' سے مراد اختتام صدی ہے یا ابتدائے صدی؟ ۱۵۹
ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالی فرماتے ہیں ۱۵۹
علامہ طاہر پٹنی التوفی سنہ (۹۸۶ھ) فرماتے ہیں ۱۶۰
امام اعظم رضی اللہ عنہ مجدد کیوں نہیں؟ ۱۶۰
کیا مجدد کے دور میں اس سے بڑا عالم ہو سکتا ہے؟ ۱۶۰
رَأْس مِائَة پر مجدد بھیجنے کا راز کیا ہے؟ ۱۶۱
امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا کلام ۱۶۱
پہلی صدی ۱۶۲
دوسری صدی ۱۶۲
تیسری صدی ۱۶۲
چوتھی صدی ۱۶۳
پانچویں صدی ۱۶۳
چھٹی صدی ۱۶۳
ساتویں صدی ۱۶۳
آٹھویں صدی ۱۶۳
نویں صدی ۱۶۳
تجدید کا مفہوم کیا ہے؟ ۱۶۴
حضرت سیدنا ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں ۱۶۴

www.waseemziyai.com

تجدید کا دائرہ کار بڑا وسیع ہے	۱۶۵
تجدید کے اس عام اور وسیع مفہوم کو علامہ جزری اس طرح بیان کرتے ہیں	۱۶۶
شاہ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا فرمان	۱۶۶
کیا ایک صدی میں کئی مجدد ہو سکتے ہیں یا نہیں؟	۱۶۷
قول اول	۱۶۷
ان کے موقف پر یہ دلیل ہے	۱۶۷
دوسری روایت	۱۶۸
امام باقر رضی اللہ عنہ کا فرمان	۱۶۸
قول ثانی	۱۶۹
حافظ ابن حجر العسقلانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں	۱۶۹
امام ابن حجر رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا اپنا نظریہ	۱۶۹
امام مناوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا نظریہ	۱۶۹
امام بدر الدین اہدل فرماتے ہیں	۱۷۰
امام ابن الاثیر الجزری رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں	۱۷۰
اس موقف پر امام الجزری دلیل دیتے ہوئے فرماتے ہیں	۱۷۰

الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی تجدیدی خدمات

بغداد معلّٰی کے حالات	۱۷۲
سنت کو اپنانے اور بدعت سے بچنے کا حکم دیا	۱۷۳
حقیقت کو شریعت کے تابع کیا	۱۷۳
رفض کا استیصال	۱۷۴
ملحد صوفیہ کے خلاف جہاد	۱۷۴
بے باک علماء	۱۷۴
جاہل صوفیوں کی بیخ کنی	۱۷۵

حضرت الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ بحیثیت محی الدین

اس کی وجہ علامہ جامی رحمۃ اللہ تعالی علیہ بیان کرتے ہیں	۱۷۵
حضرت پیر سید محمد اکبر شاہ گیلانی مثانوی فرماتے ہیں	۱۷۶
محی الدین ایک حقیقت ہے	۱۷۷

www.waseemziyai.com

احیائے دین ۱۷۸
اشاعت اسلام ۱۷۸
حضور فیض ملت مولانا فیض احمد اویسی فرماتے ہیں ۱۷۹

الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ بحیثیت محدث اعظم

حدیث کی خدمت یا حدیث کے ساتھ ظلم؟

چارسو احادیث رفع یدین کے متعلق اور۔۔۔ ۱۸۱
صحیح مسلم کس کی تصنیف ہے؟ ۱۸۲
شاہ ابوالحسن فاروقی دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں ۱۸۲
ہندوستان میں مدعی حدیث کا ظہور ۱۸۲
ایک غیر مقلد کا لاجواب ہونا ۱۸۳
حدیث کا دشمن کیسے بنایا جارہا ہے؟ ۱۸۳
سیدنا مجدالف ثانی احیائے سنت کے متعلق فرماتے ہیں ۱۸۴
مجدد الف ثانی کی نظر میں یہ کیڑے ہیں ۱۸۵
حدیث ضعیف کیا ہے؟ ۱۸۵
الشیخ عثمان بن مرزوق اور الشیخ ابومدین بھی آپ سے روایت کرنے والے ہیں
امام ابراہیم بن محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے الفاظ یہ ہیں

حفظ احادیث کے متعلق شوق دلانے والی احادیث

جو حدیث یاد کرے اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے ۱۸۶
جو میری حدیث یاد کرے اللہ تعالیٰ اس کو خوش رکھے ۱۸۷
چالیس احادیث یاد کرنے والا ۱۸۷
ان احادیث کا تعلق سنت سے ہو ۱۸۸
احادیث یاد کرکے لوگوں کو نفع بھی دے ۱۸۸
قیامت کے دن عالم اٹھے گا ۱۸۹
احادیث وہ یاد کرے جن کی لوگوں کو ضرورت ہو ۱۸۹
وہ احادیث یاد کرے جن میں حلال وحرام کے مسائل ہوں ۱۹۰
۷۲ صدیق کا اجر پائے گا ۱۹۰
جو ایک سنت کو قائم کرے اور ایک بدعت کو ختم کرے ۱۹۱

www.waseemziyai.com

کتنا علم ہو تو انسان عالم بن جاتا ہے؟ ۱۹۲
جو دو احادیث یاد کرے ۱۹۲

رسول اللہ ﷺ کی حدیث شریف کے ادب کا بیان اور بے ادبی کرنے والوں کا انجام

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کا مذاق اڑانے والے کا حال ۱۹۳
حدیث پر عمل نہ کرنے والے کے ساتھ کیا کرنا چاہیے؟ ۱۹۳
حدیث کے مقابلے میں کسی کا قول بیان کرنا کیسا؟ ۱۹۴
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا جلال ۱۹۵
حدیث کے مقابلے میں اپنا خیال بیان کرنے والوں کو جواب ۱۹۵
حدیث پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے ٹانگ ٹوٹ گئی ۱۹۵

حدیث شریف کے حصول کے سفر کرنا

حدیث شریف کے سماع کے لئے استاد کا انتظار کرتے ۱۹۶
ایک حدیث شریف کے لئے ایک شہر سے دوسرے کا شہر کا سفر ۱۹۷
بصرہ سے مدینہ منورہ کا سفر ۱۹۷
طلبِ علم کے لئے کتنا سفر کرنا چاہیے ۱۹۷
استاد کے گھر کا دروازہ نہ بجاتے ۱۹۷
ایک حدیث کے لئے مصر کا سفر ۱۹۸

اہل علم کا زوال اور اہل دنیا کی بخیلی

اہل علم و اہل دنیا کا حال ۱۹۹
ایک عالم دین کا ایک خلیفہ کے ساتھ گفتگو کا انداز ۱۹۹

الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ سے مروی احادیث

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر کی ابتداء جمعرات کو فرماتے تھے ۲۰۵
بنی اسرائیل کے ایک بادشاہ کی توبہ کا قصہ ۲۰۶
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں ۲۰۶
اللہ تعالی کے عرش کا سایہ کس کو ملے گا؟ ۲۰۸
محب محبوب کے ساتھ ہی ہوگا ۲۰۸
میرے صحابہ کرام کو گالی نہ دو ۲۰۹

www.waseemziyai.com

نماز قصر صدقہ ہے اس کو قبول کرو ۲۱۰
بندہ مومن کی روح ۲۱۱
روزہ دار کی جزا اللہ تعالی کے ہاں ہے ۲۱۲
ہر چیز سے بہتر ذکر اللہ ہے ۲۱۳
قبر کے اوپر بیٹھنے کا گناہ ۲۱۴
شعبان المعظم کے روزوں کی فضلیت ۲۱۵
جنت کی ساخت کیسی ہے؟ ۲۱۶
کیا اسلام میں صرف دو عیدیں ہیں؟ ۲۱۸
نماز ادا کرنے سے کون سے گناہ معاف ہوجاتے ہیں؟ ۲۱۹
معجزہ شق القمر ۲۲۰
لیلۃ القدر ۲۲۲

حضور غوث اعظم بحثیت مفتی اعظم

سائلین ومفتیان کرام کیلئے اداب

جتنا سوال ہو اتنا ہی جواب دیا جائے ۲۲۶
فتوی دینے میں جری ہونا منع ہے ۲۲۶
بلا دلیل فتوی دینے کا گناہ کس پر؟ ۲۲۶
دلائل میں ترتیب ضروری ہے ۲۲۷
ائمہ دین کا قول بھی حجت ہے ۲۲۷
ایسی چیز کے متعلق سوال کرنا جو پیش نہ آئی ہو ۲۲۸
اگر مسائل نہ ہوں تو؟ ۲۲۹
ہر سوال کا جواب دینا ضروری نہیں ۲۲۹
فتوی دینے سے ڈرتے تھے ۲۲۹
ہر بات پے فتوی دینے والا کون؟ ۲۳۰
امام شعبی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا عمل ۲۳۰
طلاق کے مسائل بتانے میں ڈرتے تھے ۲۳۰
کوئی اور فتوی دے دے ۲۳۱
حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا خوف میں مبتلا ہونا ۲۳۱

www.waseemziyai.com

مفتی پر لازم ہے کہ وہ سائل کو نصیحت بھی کرے	۲۳۲
سنت کو اختیار کرو اور بدعت سے پرہیز کرو	۲۳۲
غلط سوال کرنے کا انجام	۲۳۲
ایسے لوگوں کے ساتھ بیٹھنا بھی منع ہے	۲۳۳
عراقی علماء کرام کی رائے	۲۳۴
کتنی مدت تک فتوی دیا؟	۲۳۴
فتوی کی ریاست آپ رضی اللہ عنہ کے سپرد تھی	۲۳۵
رات آنے سے پہلے پہلے فتوے لکھ دیئے جاتے تھے	۲۳۵
کسی نے آپ رضی اللہ عنہ کے فتوی سے اختلاف نہیں کیا	۲۳۵
وہ فتوی جس کے جواب سے علماء کرام قاصر ہو گئے	۲۳۶
ایک سو فقہاء کرام کا امتحان لینے کے لئے آنا	۲۳۶
علماء کرام کس بات پر تعجب کرتے تھے؟	۲۳۷
عراقی مسند افتاء کے صدر نشین	۲۳۷
رویت باری تعالی کے متعلق ایک اہم مسئلہ کا حل	۲۳۷
خاتون کو چھینک کا جواب دینا کیسا؟	۲۳۷
دوسری فصل	
غیر نبی پر درود پڑھنے کے حوالے سے شیخ کے کلام سے استدلال	۲۳۹
سلام کے آداب کے متعلق شیخ کا قول	۲۳۹
کھانے کی ابتدا اور انتہا نمک پر ہو	۲۴۰
چوتھی بار چھینکنے والے کو جواب دینا کیسا؟	۲۴۰
دعوت کا کھانا کس کی ملک ہوتا ہے؟	۲۴۰
امام ابن مفلح نقل کرتے ہیں	۲۴۰
ایک حدیث شریف پر کلام	۲۴۱
امام احمد بن حنبل کے عقیدے کے عقیدے کو چھوڑ کر کوئی ولی نہیں ہو سکتا	۲۴۱
نو مسلم پر کیا واجب ہے؟	۲۴۱
لباس کے متعلق الشیخ الجیلانی رضی اللہ عنہ کیا فرماتے ہیں؟	۲۴۲
کھانے کے بعد ہاتھ دھونے کے متعلق الشیخ الجیلانی رضی اللہ عنہ کا فرمان	۲۴۲
ہمیشہ سر منڈا کر رکھنا کیسا؟	۲۴۳

www.waseemziyai.com

کھانے کے آداب کا بیان	۲۴۳
بدمذہبوں کی مخالفت کرنے کے متعلق الشیخ الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں	۲۴۴
توحید کی معرفت لازم ہے	۲۴۴
میاں بیوی کے آپسی معاملات لوگوں میں بیان کرنا کیسا؟	۲۴۵
تہمت کے متعلق ایک اہم مسئلہ	۲۴۵
علامہ شمس الحق عظیم آبادی لکھتے ہیں	۲۴۵
نمازوں کے اوقات پہچاننے کا طریقہ	۲۴۵
مرید کے کھانے کے متعلق الشیخ الجیلانی کا نظریہ	۲۴۶
قیام تعظیمی کا حکم	۲۴۶
فساق کو سلام کرنا کیسا؟	۲۴۶
لوگوں کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھنا	۲۴۷
شب جمعہ افضل یا لیلۃ القدر؟	۲۴۷
نماز کے بعد دعا نہ مانگنے والا	۲۴۷
وحی والہام میں فرق	۲۴۷
آدابِ دعا	۲۴۸

حضور سیدنا غوث اعظم بحیثیت مفسر اعظم

﴿اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ﴾ کی تفسیر

علماء کرام کے نزدیک تقوی کا مفہوم	۲۵۰
حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا فرمان	۲۵۰
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا فرمان	۲۵۱
امام حسن البصری رضی اللہ عنہ کا فرمان	۲۵۱
حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ کا قول	۲۵۱
کسی شاعر نے کہا ہے	۲۵۱
حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کا فرمان	۲۵۲
طلق بن حبیب رحمۃ اللہ تعالی کا قول	۲۵۲
تقوی کا ایک معنی یہ بھی کیا گیا ہے	۲۵۲
بکر بن عبداللہ کا قول	۲۵۳

www.waseemziyai.com

حضرت سیدنا عمر بن عبدالعزیز کا قول ۲۵۳
حضرت سیدنا شہر بن حوشب رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا قول ۲۵۳
حضرت سیدنا فضیل بن عیاض اور سفیان ثوری کا قول ۲۵۳
حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا قول ۲۵۴

تقوی کے متعلق اقوال ائمہ

محمد بن علی الترمذی فرماتے ہیں ۲۵۴
حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں ۲۵۴
حضرت ابو بکر شبلی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا قول ۲۵۵
امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کا قول ۲۵۵
قال الناطق الصادق
محمد بن خفیف رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا قول ۲۵۵
القاسم بن القاسم کا قول ۲۵۵
حضرت سفیان ثوری کا قول ۲۵۵
حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا قول ۲۵۵
حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا قول ۲۵۶
حضرت سیدنا سہل رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا قول ۲۵۶
ایک قول یہ بھی ہے ۲۵۶
اور یہ بھی کہا گیا ہے ۲۵۶
ابو القاسم کا قول ۲۵۷
اور ایک قول یہ بھی ہے ۲۵۷
مرد کا تقوی تین چیزوں میں ہے ۲۵۷
اہل تقوی کی چند نشانیاں ۲۵۷
نفس سے حساب فہمی بھی تقوی ہے ۲۵۸
تقوی سے پہلے کی منازل ۲۵۸
تقوی کے منتہی مقام تک رسائی ۲۵۸
باطن کی صفائی ہی تقوی ہے ۲۵۸
حضرت سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ کا فرمان ۲۵۹

www.waseemziyai.com

www.waseemziyai.com

تقوی تمام نیکیوں کی اصل ہے	۲۵۹
صاحب تقوی مومن کی شان	۲۶۰
تقوی کی اصل کیا ہے؟	۲۶۰
تقوی کے علاوہ کوئی توشہ نہیں ہے	۲۶۱
امام کتانی کا قول	۲۶۱
تقوی یہ ہے	۲۶۱
اور یہ بھی کہا گیا ہے	۲۶۲
اللہ تعالی سے دور کرنے والی اشیاء کو ترک کرنا	۲۶۲
حضرت ذوالنون مصری کا قول	۲۶۲
متقی کا ظاہر و باطن	۲۶۲
خوبصورت زندگی	۲۶۳
تقوی کیا ہے؟	۲۶۳
اصل سرمایہ تقوی ہے	۲۶۳
امام واسطی کا قول	۲۶۳
امام ابن سیرین کا عمل	۲۶۳
قرض پر نفع لینا بھی سود ہے	۲۶۴
حضرت سیدنا بایزید رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا عمل	۲۶۴
حضرت سیدنا ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا عمل	۲۶۵
تقوی کی اقسام	۲۶۵
انبیاء کرام علیہم السلام کا تقوی	۲۶۶
تقوی کیسے حاصل کیا جائے؟	۲۶۷

نجات کے متعلق مشائخ کرام کی آراء

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں	۲۶۸
حضرت سیدنا رویم رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں	۲۶۹
امام حریری کا قول	۲۶۹
حضرت عطاء فرماتے ہیں	۲۶۹
بعض مشائخ کرام کا قول ہے	۲۷۰

امام حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا فرمان	۲۷۰
توحید واطاعت کی طرف اللہ تعالیٰ کی دعوت	۲۷۱
اللہ تعالیٰ کی وعیدیں	۲۷۲
اللہ تعالیٰ ترغیب دیتے ہوئے فرماتا ہے	۲۷۵

﴿وَ تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا﴾ کی تفسیر

تشریح وتفسیر آیت مبارکہ	۲۷۹
توبۃ النصوح کا معنی	۲۸۰
گناہوں سے توبہ کرنا واجب ہے	۲۸۰
گناہ کبیرہ کی اقسام	۲۸۱
حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا فرمان ہے	۲۸۲
یہ بھی فرمایا کرتے تھے	۲۸۲
بعض مشائخ کرام کی رائے یہ ہے	۲۸۲
ہر وعید والا گناہ کبیرہ ہے	۲۸۲

گناہ کبیرہ کا تعین

والدین کے کچھ حقوق یہ ہیں	۲۸۴

صغیرہ گناہوں کا تعین

مندرجہ گناہ صغیرہ شمار ہوتے ہیں	۲۸۴
ایک شاعر نے کہا ہے	۲۸۵
صغیرہ وکبیرہ کے متعلق صوفیاء کرام کا کلام	۲۸۶
جتنی معرفت زیادہ اتنا گناہ سے بُعد زیادہ	۲۸۶
توبہ فرض عین ہے	۲۸۷
عوام وخواص لوگوں کی توبہ میں فرق	۲۸۸
حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کی توبہ	۲۸۹
حضرت سیدنا امیر المومنین امام حسن رضی اللہ عنہ کا فرمان	۲۸۹
حضرت سیدنا نوح علیہ السلام کی توبہ	۲۹۰
حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی توبہ	۲۹۱
حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی توبہ	۲۹۲

www.waseemziyai.com

حضرت سیدنا داؤد علیہ السلام کی توبہ	۲۹۲
حضرت سیدنا سلیمان علیہ السلام کی توبہ	۲۹۳
حضرت سیدنا الشیخ الامام الجیلانی کا دربھرا خطاب	۲۹۴
اور توبہ کی شرطیں اور اس کی نوعیت	۲۹۹
توبۃ النصوح کا معنی	۳۰۰
گناہ سے رزق میں تنگی پیدا ہوتی ہے	۳۰۰
ندامت اور شرمندگی کے معنی	۳۰۱
صحت توبہ کی شرط	۳۰۱
تارک نماز توبہ کرنے کے بعد کیسے نمازیں پڑھے؟	۳۰۲
کبھی ادا کرنے والا اور کبھی ترک کرنے والا کیا کرے؟	۳۰۳
سنت موکدہ اور تہجد کی قضاء کرے	۳۰۴
روزوں کی قضاء	۳۰۵
تائب کی زکوۃ کا حکم	۳۰۵
تائب کے حج کا حکم	۳۰۶
کفاروں کو ادا کرنے کا بیان	۳۰۷
حقوق العباد میں کوتاہی کا تدارک کیسے کیا جائے؟	۳۰۹
حق تلفی اور قتل خطا	۳۱۰
قتلِ خطا اور امام شافعی رضی اللہ عنہ کا نظریہ	۳۱۱
قتل عمد سے توبہ	۳۱۱
نامعلوم قاتل	۳۱۲
نامعلوم افراد کا گناہ	۳۱۲
رسول اللہ ﷺ کا فرمان عالی شان ہے	۳۱۳
غصب کردہ مالی حقوق کو ادا کرنا اور توبہ کرنا	۳۱۳
رسول اللہ ﷺ کا فرمان عالی شان ہے	۳۱۵
اعمال کے دفاتر	۳۱۵
اعمال کے تین دفاتر ہوں گے۔	۳۱۶
توبہ کرنے میں جلدی کی جائے	۳۱۷
توبہ کی دو قسمیں ہیں	۳۱۸

www.waseemziyai.com

www.waseemziyai.com

کسی بھی نیکی کو حقیر نہ جانو	۳۱۹
جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان عالی شان ہے	۳۲۰
توبہ کے بعد علماء و صلحاء کی صحبت اختیار کرنا	۳۲۱
بندے کی توبہ پر اللہ تعالیٰ کی خوشی	۳۲۲
حضرت سیدنا مولا علی رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں	۳۲۲
چھینے ہوئے مال سے توبہ کرنا	۳۲۳
غیبت سے توبہ کرنا	۳۲۳
مظالم کا تدارک اور ان کا بدلہ	۳۲۳
زہد و تقویٰ کا راستہ کیسے اختیار کیا جائے؟	۳۲۵
اپنا حساب خود کرو	۳۲۵
بندے کے اسلام کی خوبی کیا ہے؟	۳۲۵
شک والی چیز کو ترک کرنا لازم ہے	۳۲۶
مومن و منافق کا فرق	۳۲۶
اتنی نمازیں ادا کرو کہ۔۔	۳۲۶
جس کو کوئی پرواہ نہ ہو	۳۲۶
جب تک رزق نہ کھالے تب تک مرتا نہیں ہے	۳۲۷
حرام مال سے صدقہ دینا کیسا؟	۳۲۷
گناہ گناہ کو نہیں مٹاتا	۳۲۷
اللہ تعالیٰ کی عطا پر راضی رہو غنی ہو جاؤ گے	۳۲۸
سب سے بڑا عابد کون؟	۳۲۸

تقویٰ کے متعلق ائمہ کرام کی رائے

امام حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا فرمان عالی شان	۳۲۹
حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی	۳۲۹
اور یہ بھی کہا گیا ہے	۳۲۹
حضرت سیدنا ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ کا قول	۳۲۹
حضرت سیدنا عبداللہ بن مبارک کا قول اور عمل	۳۲۹
دل کی حفاظت کرو	۳۳۰
حضرت سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا قول	۳۳۰

حضرت سیدنا حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ کا کمال تعجب	۳۳۱
حضرت سیدنا ابراہیم بن ادھم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول	۳۳۱
حضرت سیدنا یحیی بن معاذ رازی کا قول	۳۳۲
یہ بھی کہا گیا ہے کہ	۳۳۲
بعض مشائخ کرام کا قول ہے	۳۳۲
حضرت سیدنا ابو سلیمان دارانی کا قول	۳۳۳
تقوی کا اجر	۳۳۳
حضرت یحیی بن معاذ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول	۳۳۳
حضرت یونس بن عبید اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول	۳۳۳
حضرت سیدنا سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول	۳۳۳
رسول اللہ ﷺ کا فرمان عالی شان ہے	۳۳۳
اور یہ بھی رسول اللہ ﷺ کا فرمان شریف ہے	۳۳۴
حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ تعالیٰ کا قول	۳۳۴
حضرت سیدنا بشر بن الحارث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول	۳۳۴
حضرت سیدنا بشر حافی کی بہن کا تقوی	۳۳۴
حضرت سیدنا علی العطار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول	۳۳۵

مشتبہ اشیاء اور ہمارے اسلاف

حضرت سیدنا مالک بن دینار کا قول	۳۳۵
حضرت سیدنا ابراہیم بن ادھم کا تقوی	۳۳۵
حضرت سیدنا بشر حافی رحمہ اللہ تعالیٰ	۳۳۶
حضرت سیدنا بایزید کی والدہ ماجدہ	۳۳۶
اور یہ بھی کہا گیا ہے	۳۳۶
حضرت سیدنا حارث محاسبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۳۳۶
بعض مشائخ کرام کا تقوی	۳۳۶
حلال وحرام کی پہچان کیسے ہوجاتی تھی؟	۳۳۷
انبیاء کرام علیہم السلام کا کھانا عین حلال ہوتا ہے	۳۳۷
یہود ونصاری اور ذمیوں کی حرام اشیاء کی تجارت	۳۳۸
حصول رزق کے لحاظ لوگوں کی اقسام	۳۳۹

www.waseemziyai.com

مشائخ کرام کا مثالی تقویٰ

ایک گناہ پر چالیس سال رونا	۳۴۰
جب حساب ہوگا پتہ چل جائے گا	۳۴۱
ایک ڈھیلا مٹی کا۔۔۔	۳۴۱
امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کا تقویٰ	۳۴۱
حضرت رابعہ عدویہ کا تقویٰ	۳۴۲
حضرت سیدنا سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا تقویٰ	۳۴۲
ایک سوئی کے باعث جنت سے روک دیا گیا	۳۴۲
چالیس سالہ عبادت اور۔۔۔	۳۴۳
ایک تنکا توڑنے والا	۳۴۳

تقویٰ کے کامل ہونے کی دس شرطیں

مرحلہ وار توبہ	۳۴۷
مرحلہ وار توبہ کرنے کے متعلق مزید کلام	۳۴۸
فاسق کی عبادات کا حکم	۳۵۰
فاسق کی عبادات کے متعلق مزید وضاحت	۳۵۰
تعلق باللہ میں کامیابی	۳۵۱
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے	۳۵۱
شیطان کا زعم اور اللہ تعالیٰ کا کرم	۳۵۲
رحمت کا دریا	۳۵۲
حضرت سیدنا محمد بن مطرف رضی اللہ عنہ کا فرمان	۳۵۳
اللہ تعالیٰ کی رحمت بہت بڑی ہے	۳۵۳
توبہ کے بغیر مغفرت کی امید لگانا حماقت ہے	۳۵۳
کیا اللہ تعالیٰ کے فرامین نہیں سنے؟	۳۵۴
جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا	۳۵۴
نئی نیکی اور پرانے گناہ	۳۵۴
کیا گناہ بھی بندے کو جنت لے جاتے ہیں؟	۳۵۵
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا	۳۵۵

www.waseemziyai.com

موت کو ہر وقت سامنے سمجھو	۳۵۶
حضرت داؤد علیہ السلام کی طرف وحی	۳۵۶
اللہ والے کی حاکم وقت کو نصیحت	۳۵۶
ندامت کا نام ہی توبہ ہے	۳۵۷
رب تعالی سے مذاق کرنے والا کون؟	۳۵۷
حضرت سیدنا فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا فرمان	۳۵۷
کسی نے کیا خوب کہا ہے	۳۵۸
ایک اور شاعر کا خیال ہے	۳۵۸
فرشتہ توبہ کا انتظار کرتا ہے	۳۵۸
دوسری روایت میں یوں ہے کہ	۳۵۹
حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ سے ایک روایت	۳۵۹
حضرت سیدنا مولا علی رضی اللہ عنہ کا فرمان عالی شان	۳۶۰
خطائیں بھلا دی جاتی ہیں	۳۶۱
گناہ اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔۔۔	۳۶۱
سب گناہ نیکیوں میں بدل جائیں گے	۳۶۱
بعض مشائخ کرام کا قول	۳۶۲
گناہوں کے زیادہ ہونے کی تمنا کون کرے گا؟	۳۶۲
تمام گناہ بخش دیے جائیں گے	۳۶۲
گانے والا عالم دین بن گیا	۳۶۳
ایک خاتون کی توبہ اور اس کی برکت	۳۶۴
الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی کا پراثر کلام	۳۶۶
توبہ کی پہچان کیسے ہوگی؟	۳۶۹
تائب کے لئے دوسروں کی ذمہ داری	۳۷۰
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالی شان ہے	۳۷۰
اللہ تعالی کی طرف سے انعام	۳۷۱

توبہ کے متعلق مشائخ طریقت کے فرامین

حضرت سیدنا ابوعلی الدقاق رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا قول	۳۷۱
الشیخ ابوعلی الدقاق کے قول کی وضاحت	۳۷۲

www.waseemziyai.com

حضرت سیدنا جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا فرمان	۳۷۳
حضرت سیدنا سہل بن عبداللہ کا فرمان	۳۷۳
حضرت سیدنا حارث رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا قول	۳۷۳
حضرت سیدنا سری سقطی کے نزدیک توبہ کے معنی	۳۷۳
حضرت سیدنا سہل بن عبداللہ کا قول	۳۷۴
حضرت سیدنا جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا فرمان	۳۷۴
ان دو متضاد قولوں کی شرح	۳۷۴
حضرت سیدنا ذوالنون مصری کا فرمان	۳۷۵
حضرت سیدنا ابوالحسین النوری کا قول	۳۷۵
حضرت سیدنا عبداللہ بن علی کا قول	۳۷۵
حضرت سیدنا ابوبکر واسطی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا قول	۳۷۶
حضرت سیدنا یحیی الرازی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا قول	۳۷۶
حضرت سیدنا ذوالنون مصری رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا قول	۳۷۶
اللہ تعالی کا فرمان عالی شان ہے	۳۷۷
حضرت سیدنا عطاء رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں	۳۷۷
حضرت سیدنا یحیی بن معاذ رازی کا قول	۳۷۷
ایک وزیر کا وزارت چھوڑ کر نیکی کی راہ اپنانا	۳۷۷

الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ بحیثیت عاشق مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم

روزانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل میلاد کا انعقاد	۳۸۰
میرا لاشہ بھی کہے گا الصلوۃ والسلام	۳۸۰
ہر ماہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد شریف مناتے	۳۸۱
بیداری میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت	۳۸۱
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ہی شادی کی	۳۸۲
روضہ انور سے جواب آیا	۳۸۲
غوث پاک کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جاگتے ہوئے دیکھنا	۳۸۳
ارے سر کا موقع ہے او جانے والے	۳۸۳
چالیس دن روضہ اقدس پر کھڑے رہے	۳۸۳
دوسری بار کی حاضری	۳۸۴

www.waseemziyai.com

میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وارث ہوں ۳۸۴
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نائب ۳۸۵
فنافی الرسول صلی اللہ علیہ وسلم ۳۸۵
فنافی الرسول صلی اللہ علیہ وسلم ہونے کا انعام ۳۸۶
دوسرا انعام (اللہ تعالی نے آپ کو بے مثل بنادیا) ۳۸۶
فنافی الرسول کا مرتبہ ۳۸۷
فنافی الرسول کا یہ مرتبہ کسی کو بھی نہیں ملا ۳۸۷
رسول اللہ ﷺ کی نگاہ کرم ۳۸۷
رسول اللہ ﷺ آپ کو سنبھالے ہوئے تھے ۳۸۸
تیرا سہارا اگر نے نہیں دیتا ۳۸۸
رسول اللہ ﷺ کا قرب کتنا حاصل ہوا؟ ۳۸۹
رسول اللہ ﷺ کو الشیخ الجیلانی کی مجلس کتنی پسند تھی؟ ۳۸۹
وہ میرے وارث اور میرے نائب ہیں ۳۹۰
اپنے کپڑے اور ٹوپی اتار کر نذرانہ دے دی ۳۹۱
رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تعلق کا حیا فرماتے ۳۹۲
رسول اللہ ﷺ کی تعظیم کے لئے قیام کرنا ۳۹۲

حضور سیدنا الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ بحیثیت نعت گو

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم مبارک کیسا تھا؟ ۳۹۵
ایک عاشق اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کیسے بیان کرتا ہے؟ ۳۹۷
عظمت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک خطاب ۴۰۰
حضرت موسیٰ علیہ السلام کو خطاب ۴۰۱
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت وشان ۴۰۳

حضور غوث اعظم بحیثیت محافظ ناموس رسالت علیہ ﷺ

عرض فقیر ۴۱۲
مجاہد ختم نبوت محمد متین خالد صاحب لکھتے ہیں ۴۱۲
پہلا مقام ۴۱۲
تفسیر الجیلانی میں فرماتے ہیں ۴۱۳

www.waseemziyai.com

دوسرا مقام	۴۱۳
الشیخ الجیلانی رضی اللہ عنہ نے اس آیت مبارکہ کے تحت فرمایا	۴۱۴
تیسرا مقام	۴۱۴
الشیخ الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ	۴۱۴
چوتھا مقام	۴۱۵
الشیخ الجیلانی رضی اللہ عنہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں	۴۱۵
پانچواں مقام	۴۱۵
الشیخ الجیلانی رضی اللہ عنہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں	۴۱۵
چھٹا مقام	۴۱۶
الشیخ الجیلانی رضی اللہ عنہ اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں	۴۱۶
ساتواں مقام	۴۱۸
الشیخ الجیلانی رضی اللہ عنہ اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں	۴۱۸
آٹھواں مقام	۴۱۸
الشیخ الامام الجیلانی رضی اللہ عنہ اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں	۴۱۸
نواں مقام	۴۱۹
الشیخ الامام الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں	۴۱۹
دسواں مقام	۴۲۱
الشیخ الامام الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں	۴۲۱
گیارہواں مقام	۴۲۲
الشیخ الامام الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں	۴۲۲
گستاخ کے قتل کے متعلق الشیخ الجیلانی کا نظریہ	۴۲۳
الشیخ الجیلانی کا اپنا عمل	۴۲۴
غیرت ایمانی کا اظہار	۴۲۴
یا اللہ میں تیرے نبی ﷺ کے دشمنوں سے لڑتا ہوں	۴۲۶
عیسائی گستاخوں کا قتل	۴۲۶
الشیخ الامام الجیلانی کے ایک سپاہی کی غیرت	۴۲۸
الدولۃ المکیۃ کی تصنیف اور الشیخ الجیلانی رضی اللہ عنہ	۴۳۰
نیابت مجاہد ناموس رسالت کو عطا فرمائی	۴۳۰

www.waseemziyai.com

مجاہد ختم نبوت کو تسلی دینے جیل تشریف لائے ۴۳۱
الشیخ الجیلانی اور غازی اسلام ۴۳۱
مجاہدین ختم نبوت کی پشت پناہی ۴۳۲

حضور سیدنا الشیخ الجیلانی بحیثیت شاعر

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ بحیثیت مقدمہ نگار

خطبہ ملاحظہ فرمائیں ۴۳۸
تخلیق نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر اور تخلیق عالمین ۴۴۰
نور محمدی (صلی اللہ علیہ وسلم) سے کائنات عالم کی تخلیق ۴۴۱
اے بھائیو! ۴۴۳
منزل من اللہ علم کی اقسام ۴۴۴
معرفت کی اقسام ۴۴۵
سب سے پہلے علم شریعت سیکھنا فرض ہے ۴۴۶
انسان کا وطن اصلی ۴۴۶
روح قدسی کا دوسرا نام طفل معانی ہونے کی وجوہات ۴۴۷
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ۴۴۹

الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ بحیثیت مکتوب نگار

الشیخ عبدالرزاق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی شرح مکتوبات ۴۵۱
الامام الجیلانی رضی اللہ عنہ کا خلیفہ کو خط ۴۵۱
مکتوب اول ۴۵۱
مکتوب ثانی ۴۵۳
مکتوب ثالث ۴۵۵
مکتوب رابع ۴۵۷

حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ بحیثیت معلم

عزیمت ورخصت ۴۶۳
دعویٰ محبت میں کون سچا اور کون جھوٹا؟ ۴۶۳
الامر بالمعروف والنھی عن المنکر ۴۶۳

www.waseemziyai.com

www.waseemziyai.com

نیکی کی دعوت اور برائی سے منع کرنے کا احکام	۴۶۴
معروف کیا ہے؟	۴۶۵
منکر کیا ہے؟	۴۶۵
جہاد کی اقسام	۴۶۶
جہاد کی دو قسمیں	۴۶۷
جہاد ظاہری	۴۶۷
کلمہ حق	۴۶۸
مریدین اور شاگردوں کی تربیت کا انداز	۴۶۸
جاہل کی عبادت درست نہیں ہوتی	۴۶۹
ایمان کب کامل ہوتا ہے	۴۶۹
خوف و امید میں اعتدال ضروری ہے	۴۶۹
حقیقۃ بلا شریعۃ بے دینی ہے	۴۷۰
سارے مذہب حق پر ہیں	۴۷۰
فقہ و طریقت کے تقاضے	۴۷۰
فقہ و طریقت کا اجتماع	۴۷۱
اھل مذاہب اربعۃ	۴۷۲
خلوت نشینی اختیار نہ کرو	۴۷۲
مخلوق سے منہ موڑ اللہ تعالی سے تعلق جوڑ	۴۷۳
بیمار کے تین درجے	۴۷۳
آؤ اپنے رب تعالی کی طرف	۴۷۴
اسم اعظم کے متعلق الشیخ الامام الجیلانی رضی اللہ عنہ کا نظریہ	۴۷۴
یہی عبارت امام سندھی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے نقل کی ہے	۴۷۴
اسم اعظم کے متعلق ایک اور جگہ فرماتے ہیں	۴۷۴
اپنے بیٹے کو وصیت	۴۷۵
صبر کے متعلق الشیخ الجیلانی رضی اللہ عنہ کا نظریہ	۴۷۵
مرید کے کھانے کے متعلق الشیخ الجیلانی رضی اللہ عنہ کا نظریہ	۴۷۶
توبہ ہر بندے پر فرض ہے	۴۷۶

الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ بحیثیت واعظ

بغداد معلّٰی میں الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی کے وعظ کی ابتداء	۴۷۸
الاسفرائینی کے وعظ کا موقوف اور الشیخ الجیلانی کے وعظ کا شروع ہونا	۴۷۸
امام ابن رجب الحنبلی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں	۴۷۸
الحافظ ابن کثیر کا بیان	۴۷۸
امام الذہبی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں	۴۷۹
اللہ تعالی نے ان کو توبہ کی توفیق عطا فرمادی	۴۸۰
حال سے قال کی طرف	۴۸۱
لوگ بیان سن کر فوت ہوجاتے تھے	۴۸۱
وعظ میں لوگوں پر ہیبت طاری ہوتی تھی	۴۸۲
چار سو لوگ قلم و دوات تھامے رہتے تھے	۴۸۲
درس کے ماہر	۴۸۲
جو کہتے اس پر عمل بھی کر کے دکھاتے تھے	۴۸۲
محدث ابوذرعہ کا مجلس غوث پاک میں حاضر ہونا	۴۸۳
الشیخ الدکتور ماجد عرسان الکیلانی لکھتے ہیں	۴۸۴
توحید کا بیان	۴۸۵
مسئلہ توحید میں فرماتے ہیں	۴۸۵
اللہ تعالی کے بندے بنو	۴۸۶
قضاوقدر کے متعلق آپ رضی اللہ عنہ کی تعلیمات	۴۸۷
الایمان	۴۸۹
اصلاحی پیغام برداری یا امر بالمعروف ونہی عن المنکر	۴۹۲
امر بالمعروف ونہی عن المنکر کرنے والے علماء کرام کے اوصاف	۴۹۲
صاحب علم ہو	۴۹۲
علماء ہی عارف باللہ ہوتے ہیں اوران کی علامات کا بیان	۴۹۳
امر بالمعروف ونہی عن المنکر پر قدرت کی شرائط	۴۹۴
عمل اور اخلاص کا بیان	۴۹۵
نیکی کی دعوت کا اسلوب	۴۹۵
نیکی کی دعوت کے معاملہ میں امام غزالی اور حضرت الشیخ رضی اللہ عنہ میں مماثلت	۴۹۵
دنیاو آخرت کا مرتبہ	۴۹۶

www.waseemziyai.com

عارف باللہ کی دس خصلتیں ۴۹۸
غیر مسلموں کو دعوت ۴۹۹

حوالہ جات

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی بحیثیت مجاہد فی سبیل اللہ

جہاد بالنفس ۵۰۴
یہی مفہوم اس حدیث شریف کا ہے ۵۰۴
جہاد باللسان ۵۰۴
جہاد بالقلم ۵۰۵
جہاد بالسیف ۵۰۵
جسٹس میاں نذیر اختر حفظہ اللہ فرماتے ہیں ۵۰۶
حضرت پیر سید خرم ریاض شاہ صاحب حفظہ اللہ لکھتے ہیں ۵۰۷
محمد رضاء الدین صدیقی حفظہ اللہ لکھتے ہیں ۵۰۸

الامام عبدالقادر الجیلانی اور زنگی وایوبی کے آپسی تعلقات

الشیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی شاگردی اختیار کی ۵۰۸
غوث پاک رضی اللہ عنہ کی اجازت سے روانہ ہوئے ۵۰۹
الشیخ ابن نجاء کی مجلس میں سلطان صلاح الدین ایوبی ۵۰۹
رسول اللہ ﷺ کی بشارت اور ان کی شہادت ۵۱۰
امام ذہبی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے شیخ کے ممدوح اور مجاہد ۵۱۰
الشیخ قطب الدین نیشاپوری اور نور الدین شہید ۵۱۱
مجھ سے پہلے دین کا محافظ کون تھا؟ ۵۱۲
قطب الدین نیشاپوری کے خلاف بات تک نہ سنتے ۵۱۲
شیخ قطب الدین کی آمد پر سلطان رحمہ اللہ کا خوش ہونا ۵۱۳
الشیخ ابن المنجا رحمۃ اللہ تعالی علیہ اور نور الدین زنگی شہید ۵۱۴
الشیخ جمال الدین رحمۃ اللہ تعالی علیہ کہتے ہیں ۵۱۴
حکومت زنگیہ کے ستون لوگ کون تھے؟ ۵۱۵
امام ابن قدامہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میدان جنگ میں ۵۱۵
کفار کے ساتھ قتال ۵۱۶

www.waseemziyai.com

الشیخ ابو عمر میدان جہاد میں	۵۱۶
سلطان زیارت کے لئے حاضر ہوتے تھے	۵۱۷
الشیخ ابو عمر کی دعا سے جنگ میں فتح	۵۱۷
نماز ادا کرتے رہے مگر بادشاہ کو نہ ملے	۵۱۷
نور الدین زنگی اور الشیخ الامام حامد بن محمود الحرانی	۵۱۸
سلطان نور الدین زنگی شہید بھی حدیث سننے آتے	۵۱۹
امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا شعبہ قائم فرمایا	۵۱۹

دعوت حق میں حضرت الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے اصحاب کا کردار

دعوت دین میں شاگرد بھی آگے آگے	۵۲۰

جامعہ قادریہ کی ذیلی شاخیں نواح، دیہات اور صحراؤں میں مدارس کا قیام

مدرسہ عدویہ	۵۲۲
الشیخ تادفی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کہتے ہیں	۵۲۵
مدرسہ سہروردیہ	۵۲۶
مدرسہ بیانیہ	۵۲۸
مدرسہ شیخ رسلان جعبری رحمۃ اللہ علیہ	۵۲۹
مدرسہ شیخ حیاۃ بن قیس حرانی رحمۃ اللہ علیہ	۵۳۰
مدرسہ شیخ عقیل منجی رحمۃ اللہ علیہ	۵۳۱
مدرسہ شیخ علی بن ہیتی رحمۃ اللہ علیہ	۵۳۱
مدرسہ شیخ حسن بن مسلم رحمۃ اللہ علیہ	۵۳۲
مدرسہ شیخ جوسقی رحمۃ اللہ علیہ	۵۳۲
مدرسہ شیخ عبد الرحمن طفسونجی رحمۃ اللہ علیہ	۵۳۳
مدرسہ موسیٰ زولی رحمۃ اللہ علیہ	۵۳۳
مدرسہ شیخ محمد رحمۃ اللہ تعالی علیہ	۵۳۴
مدرسہ شیخ جاگیر کردی رحمۃ اللہ علیہ	۵۳۴
مدارس بطائحیہ رفاعیہ	۵۳۵
مدرسہ قیلوی	۵۳۶

www.waseemziyai.com

مدرسہ شیخ ماجد کردی رحمتہ اللہ علیہ ۵۳۷

مدرسہ شیخ علی بن وہب ربیعی رحمتہ اللہ علیہ ۵۳۸

مدرسہ شیخ بقا بن بطو رحمتہ اللہ علیہ ۵۳۸

مدرسہ شیخ عثمان بن مرزوق قرشی رحمتہ اللہ علیہ ۵۳۸

مدرسہ شیخ ابو مدین مغربی رحمتہ اللہ علیہ ۵۳۹

مدرسہ ابوالسعو د حریمی رحمتہ اللہ علیہ ۵۳۹

مدرسہ شیخ ابن مکارم نعال رحمتہ اللہ علیہ ۵۴۰

مدرسہ شیخ عمر بزاز رحمتہ اللہ علیہ ۵۴۰

مدرسہ شیخ جبائی رحمتہ اللہ علیہ ۵۴۰

حوالہ جات ۵۴۱

عالم اسلام کے اتحاد کے لئے غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی کاوشیں

پہلا اجتماع ۵۴۳

دوسرا اجتماع ۵۴۳

فیصلہ کن اجتماع ۵۴۴

غوث اعظم رضی اللہ عنہ کو عالم اسلام کا رہنما تسلیم کیا گیا ۵۴۴

اس اتحاد سے پیدا ہونے والے اثرات

پہلا اثر ۵۴۵

دوسرا اثر ۵۴۶

تیسرا اثر ۵۴۶

چوتھا اثر ۵۴۶

حوالہ جات ۵۴۷

قادری فارغ التحصیل علماء کا کردار

الشیخ الدکتور ماجد عرسان الکیلانی رضی اللہ عنہ لکھتے ہیں ۵۴۸

صلیبی مقبوضات سے تارکین وطن کی اولاد کی تربیت ۵۴۸

شیخ موفق ابن قدامہ قادری الحنبلی رحمتہ اللہ تعالی علیہ ۵۴۹

سبط ابن جوزی رحمتہ اللہ تعالی علیہ نے لکھا ہے۔ ۵۴۹

www.waseemziyai.com

ابن قدامہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی رائے ۵۴۹

زنگی اور ایوبی کے مدارس میں غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے جامعہ سے طلبہ کی تقرری

الشیخ موفق بن قدامہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا مدرس مقرر ہونا ۵۵۱
شیخ عبدالرحمن الصلاح رحمۃ اللہ تعالی علیہ ۵۵۱
قطب الدین نیشاپوری رحمۃ اللہ تعالی علیہ ۵۵۲
الشیخ قاسم بن یحیی قادری رحمۃ اللہ تعالی علیہ ۵۵۲

علماء کرام کی فوج میں اور جہاد میں شمولیت

جامعہ عدویہ کا کردار ۵۵۳
ہکاری کردوں کا کردار ۵۵۳
ضیاء الدین عیسی بن محمد ہکاری عالم بھی اور فوجی جرنیل بھی ۵۵۴

سیاسی میدان میں قادری علماء کرام کا اشتراک

غوث پاک رضی اللہ عنہ کے دو عظیم شاگرد ۵۵۵
امام زین الدین ابن نجاء قادری کا کردار ۵۵۵
حضرت الشیخ الجیلانی رضی اللہ تعالی عنہ کی صحبت میں ۵۵۵
حضرت الشیخ الجیلانی رضی اللہ عنہ کا ابن نجاء کو روانہ کرنا ۵۵۶
ڈاکٹر ماجد عرسان حفظہ اللہ تعالی کی رائے ۵۵۶
شیخ ابن رجب الحنبلی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی رائے ۵۵۸
سلطان رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے ہاں پذیرائی ۵۵۸
امام کی تدریسی مصروفیات ۵۵۹
امام کا فاطمی رافضیوں کے خلاف کام ۵۵۹
صلیبیوں کے ساتھ جنگ میں امام کا کردار ۵۶۰
حوالہ جات ۵۶۱

فصل بیت المقدس کو فتح کرنا

مصر پر حملہ اور غداروں کا قتل ۵۶۳
پچاس شہروں پر قبضہ کر لیا ۵۶۴
سلطان شہید کا وقت رخصت آ گیا ۵۶۴

www.waseemziyai.com

اب ایوبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیت المقدس کی جانب بڑھے ۵٦۵
القدس کا فتح ہونا اور اہل الاسلام کا القدس میں داخل ہونا اور قادریوں کا بہت بڑا کارنامہ ۵٦۵

عالم اسلام کے اتحاد کے لئے سلطان ایوبی کی کوششیں اور سلطان آخری وقت

حوالہ جات ۵٦۹

حکومت زنگیہ اور صلاحیہ میں خواتین اسلام کا کردار

السیدہ زمرد بنت جاولی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا ۵٦۹
السیدہ عصمۃ الدین خاتون بنت معین الدین ۵۷۰
ست الشام زمرد خاتون بنت ایوب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا ۵۷۱
ربیعہ خاتون بنت ایوب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا ۵۷۱
عذرا بنت شہنشاہ بن ایوب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا ۔ ۵۷۲
ست العراق بنت ایوب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا ۵۷۲
الشیخہ الجلیلہ ام عبد الکریم فاطمہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا ۵۷۲
الشیخہ الصالحہ عفیفہ بنت احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا ۵۷۳
الشیخہ فاطمہ بنت محمد بن احمد السمرقندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا ۵۷۳
الشیخہ شکر بنت سہل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا ۵۷۵
الشیخہ دہن اللوز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا ۵۷۵
الشیخہ عائشہ بنت الحافظ معمر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا ۵۷۵
الشیخہ زینب بنت عبد الرحمٰن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا ۵۷٦
الشیخہ ست الکتبہ نعمۃ بنت علی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا ۵۷٦
عالمہ نور العین بنت ابی بکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا ۵۷۷
الشیخہ ست الناس زینب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا ۵۷۷
الشیخہ ست الدار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا ۵۷۷
الشیخہ شمس النہار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا ۵۷۷
الشیخہ فاطمہ بنت عبد الواحد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا ۵۷۷
الشیخہ بلقیس بنت سلمان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا ۵۷۸
الشیخہ تمنی بنت عمر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا ۵۷۸
الشیخہ اسماء بنت محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا ۵۷۸

www.waseemziyai.com

الشیخہ آمنہ بنت محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا	۵۷۹
الشیخہ الصالحہ فتون بنت ابی غالب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا	۵۷۹
الشیخہ تمام بنت الحسین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا	۵۷۹
الشیخہ عفیفہ بنت طارق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا	۵۷۹
الشیخہ کمال بنت احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا	۵۸۰
الشیخہ شمائل بنت الامام موہوب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا	۵۸۰
الشیخہ رحمۃ بنت محمود رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا	۵۸۰
الشیخہ فاطمہ بنت الشیخ عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا	۵۸۰
الشیخہ الصالحہ فارس بانویہ بنت محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا	۵۸۱
الشیخہ صفیہ بنت عبدالکریم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا	۵۸۱
الشیخہ محبوبہ بنت الشیخ ابی المظفر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا	۵۸۱

احادیث گھڑنے والوں سے بچو

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ یَكُوْنُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ یَاْتُوْنَكُمْ مِنَ الْاَحَادِیْثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوْا أَنْتُمْ وَلَآ اٰبَاءُكُمْ فَاِیَّاكُمْ وَاِیَّاهُمْ لَایُضِلُّوْنَكُمْ وَ لَایَفْتِنُوْنَكُمْ.

ترجمہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہ اللہ کے رسول عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آخری زمانے میں جھوٹے دجّال ہونگے وہ تمہارے سامنے ایسی احادیث لائیں گے جن کو نہ تم نے کبھی سنا ہوگا اور نہ تمہارے باپ دادا نے، تو ایسے لوگوں سے بچو اور انہیں اپنے قریب نہ آنے دو، تا کہ وہ تمہیں گمراہ نہ کریں اور نہ فتنے میں ڈالیں۔

(صحیح مسلم مقدمہ)

www.waseemziyai.com

www.waseemziyai.com

حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ بحیثیت متکلم اسلام

باب

الوہیت اور مبداء و معاد کے بیان میں

www.waseemziyai.com

پہلی فصل

اللہ تعالیٰ کی معرفت کے بیان میں

عقیدہ:

نقول: أما معرفة الصانع عز وجل بالآيات والدلالات على وجه الاختصار، فهي. أن يعرف ويتيقن أن الله واحد أحد فرد صمد، (لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوًا أحد)(الإخلاص ۳،۴)، (ليس كمثله شيء وهو السميع البصير)(الشورى: ۱۱) لا شبيه له ولا نظير، ولا عون ولا ظهير، ولا شريك ولا وزير، ولا ند ولا مشير، ليس بجسم فيمس، ولا بجوهر فيحس، ولا عرض فيقضي، ولا ذي تركيب أو آلة وتأليف، أو ماهية وتحديد.

ترجمہ

اللہ تعالیٰ کی معرفت کے حوالے سے الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آیات و دلائل کی روشنی میں اللہ تعالیٰ کی پہچان یہ ہے کہ انسان کا ان صفات پر یقین کامل ہو۔☆...... اللہ تعالیٰ ایک ہی ہے، اکیلا ہے۔☆...... تنہا ہے، اس کا نہ باپ ہے اور نہ ہی بیٹا ہے۔☆......اس کا ہمسر نہیں، اور کوئی چیز اس کی مثل نہیں۔☆...... وہ سمیع ہے، بصیر ہے۔☆......نہ اس کی کوئی نظیر ہے۔☆......نہ اس کا کوئی وزیر ہے۔☆......نہ اس کا کوئی مددگار ہے، نہ کوئی شریک نہ کوئی پشت پناہ۔☆......کوئی برابر کا مخالف نہیں۔☆......کوئی صلاح کار نہیں۔☆......وہ جسم نہیں جس کو چھویا جاسکے۔☆...... جوہر نہیں کہ اسے سمجھا جاسکے۔☆......عرض نہیں کہ اسے کسی جسم کی احتیاج ہو۔☆......نہ اس کے اجزاء ہیں اور نہ ہی ذرائع۔☆ نہ تالیف ہے، نہ ماہیت ہے اور نہ ہی حد ہے۔

اللہ تعالیٰ کی عظمت وشان یہ ہے

وهو الله للسماء رافع، وللأرض واضع، لا طبيعة له من الطبائع، ولا طالع له من الطوالع، ولا ظلمة تظهر، ولا نور يزهر، حاضر الأشياء علمًا، شاهد لها من غير مماسة، قاهر حاكم قادر، راحم غافر، ساتر معز ناصر، رؤوف خالق فاطر، أول آخر، ظاهر باطن، فرد معبود، حي لا يموت، أزلي لا يفوت، أبدي الملكوت سرمدي الجبروت، قيوم لا ينام، عزيز لا يضام، منيع لا يرام، له الأسماء العظام والمواهب الجسام، قضى بالفناء على جميع الأنام فقال: (كل من عليها فان ويبقى وجه ربك ذو الجلال والإكرام)(الرحمن: ۲۶، ۲۷).

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

☆......وہی اللہ تعالیٰ ہے جس نے آسمان کو اونچا کیا اور زمین کو بچھایا۔☆......نہ وہ طبیعت عامہ ہے اور نہ ہی طالع۔☆...... اور نہ وہ

www.waseemziyai.com

ہر چیز پر چھا جانے والا اندھیرا ہے اور نہ ہی وہ جگمگاتی روشنی ہے۔☆......اس کو ہر چیز کا علم حضوری حاصل ہے۔☆......چھوئے بغیرہ ہر چیز کا مشاہدہ کرنے والا ہے۔☆......غالب ہے اور تسلط والا ہے اور سب پر حاکم اور قدرت والا ہے۔☆......رحمت کرنے والا ہے، گناہوں کو بخشنے والا ہے، اور پردہ پوشی کرنے والا ہے۔☆......وہی عزت دیتا ہے اور وہی مددگار ہے۔☆......بہت مہربان ہے اور خالق ہے۔☆......غیر موجود کو وجود بخشنے والا ہے۔☆......سب سے اول ہے اور سب سے آخر ہے۔☆......ظاہر بھی ہے اور باطن بھی ہے۔☆......اکیلا ہے اور وہی عبادت کے لائق ہے اور وہی معبود برحق ہے۔☆......ایسا زندہ ہے جس کو موت نہیں اور ہمیشہ رہنے والا ہے اور اس کو فنا نہیں ہے۔☆......اس کی بادشاہت ہمیشہ سے قائم ہے اور ہمیشہ ہے اور ہمیشہ رہے گی ۔☆......سب کو تھامنے والا ہے اور سوتا نہیں ہے۔☆......ایسا قوت والا ہے جس کو کوئی ضرر نہیں پہنچا سکتا۔☆......وہ مضبوط ہے ،اسے قابو میں نہیں کیا جا سکتا۔☆......اس کے عظمت والے نام ہیں ☆......زیادہ عطا فرمانے والا ہے۔☆......اس نے تمام مخلوق کے فنا کرنے کا فیصلہ فرما دیا ہے اور یہ بھی فرمایا ہے

(كل من عليها فان ويبقى وجه ربك ذو الجلال والإكرام)(الرحمن:٢٦،٢٧)

ترجمہ: سب کے لئے فنا ہے، صرف تمام عزت و کرامت والے رب کی ذات باقی رہے گی۔

اس کی شانیں سبحان اللہ

وهو بجهة العلو مستو على العرش، محتو على الملك، محيط علمه بالأشياء، (إليه يصعد الكلم الطيب والعمل الصالح يرفعه)(فاطر:١٠).

(يدبر الأمر من السماء إلى الأرض ثم يعرض إليه في يوم كان مقداره ألف سنة مما تعدون)(السجدة:٥)

خلق الخلائق وأفعالهم وقدر أرزاقهم وآجالهم، لا مقدم لما أخر، ولا مؤخر لما قدم، أراد ما العالم فاعلوه، ولو عصمهم لما خالفوه، ولو شاء أن يطيعوه جميعًا لأطاعوه، يعلم السر وأخفى، عليم بذات الصدور، (ألا يعلم من خلق وهو اللطيف الخبير)(الملك:١٤)

هو المحرك، هو المسكن، لما تتصوره الأوهام ولا تقدره الأذهان، ولا يقاس بالناس، جل أن يشبه بما صنعه.

ترجمہ

☆......وہ اپنی شان کے مطابق عرش پر مستوی ہوا۔☆......سارا عالم اس کی ذات میں سمویا ہوا ہے۔☆......ہر چیز اس کے علم کے دائرے میں ہے۔☆......نیک اعمال اور پاکیزہ اذکار اس کی بارگاہ میں پہنچتے ہیں، ان کو رفعت و بلندی عطا فرماتا ہے۔☆......آسمان سے زمین تک ہر کام کی تدبیر فرماتا ہے۔☆...... ہر چیز ایک ایسے دن میں جس کی تعداد ہماری گنتی کے لحاظ سے ہزار برس کے برابر ہوگی، اسی کی طرف لوٹ جائے گی۔☆......اس نے ہر مخلوق اور ان کے افعال کو پیدا کیا، اور ان کے رزق اور ان کے زندہ رہنے کی مدت مقرر فرمائی۔☆......جس چیز کو اس نے پیچھے کیا اس کو کوئی آگے نہیں کر سکتا، اور جس کو اس نے آگے کیا اس کو کوئی پیچھے کرنے والا نہیں۔☆......وہی ساری دنیا اور اس کے کاموں کا ارادہ فرماتا ہے،☆......اگر وہ کسی کو نافرمانی سے بچانا چاہتا ہے تو کوئی اس کے ارادے کی مخالفت نہیں کر سکتا، اگر چاہتا کہ سب اس کے فرماں بردار بن جائیں تو سب اس کے مطیع ہو جاتے۔☆......وہ چھپی ہوئی

www.waseemziyai.com

اور پوشیدہ باتوں کو جاننے والا ہے۔☆......وہ دلوں کے بھیدوں سے واقف ہے۔☆......جسے اس نے خود پیدا کیا بھلا وہ اس سے کس طرح واقف نہ ہوگا۔☆......وہ بڑا باخبر اور باریک بین ہے۔☆......وہی حرکت دینے والا ہے اور وہی ٹھہرانے والا ہے۔☆......وہ وہم وخیال میں نہیں آسکتا اور نہ ہی کوئی ذہن اس کا اندازہ کرسکتا ہے۔☆......نہ ہی اس کو انسانوں پر قیاس کیا جاسکتا ہے اور جس چیز کو اس نے خود بنایا اس کی مانند ماننے سے وہ پاک ہے۔

نیز لکھتے ہیں کہ

أو يضاف إلى ما اخترعه وابتدعه، محصى الأنفاس، القائم على كل نفس بما كسبت (لقد أحصاهم وعدهم عدًا. وكلهم آتية يوم القيامة فردًا)(مريم: ۹۴،۹۵)، (لتجزى كل نفس بما تسعى)(طه: ۱۵)، (ليجزى الذين أساؤوا بما عملا ويجزى الذين أحسنوا بالحسنى)(النجم: ۳۱)غنى عن خلقه، رازق لبريته، يطعم ولا يطعم، يرزق ولا يرزق، يجير ولا يجار عليه، الخليقة مفتقرة إليه، لم يخلقهم لاجتلاب نفع ولا دفع ضرر، ولا لداع دعاة إليه، ولا لخاطر خطر له، وفكر حدث له، بل إرادة مجردة كما قال وهو أصدق القائلين(ذو العرش المجيد ،فعال لما يريد)(البروج:۱۵،۱۶)

متفردة بالقدرة على اختراع الأعيان، وكشف الضر والبلوى وتقليب الأعيان وتغيير الأحال، (كل يوم هو فى شأن)(الرحمن: ۲۹)يسوق ما قدر إلى ما وقت.

ترجمہ

☆......وہ اس سے کہیں برتر ہے جو چیز اس کی پیدا کردہ ہے اور غیر موجود عالم کو وجود کے عالم میں لایا ہے اسے اس سے منسوب کیا جائے۔☆......ہر شخص جو کچھ کرتا ہے اس کی پہنچ میں ہے۔☆......ہر کوئی اس کے علم میں ہے اور اس کے حساب وکتاب میں ہے۔☆......قیامت کے دن ہر فرد اس کے سامنے اکیلا پیش ہوگا تاکہ اپنے کئے کا بدلہ پاسکے۔☆......قیامت کا مقصد یہ ہے کہ برے لوگوں کو ان کی برائیوں اور اچھے لوگوں کو ان کی نیکیوں کا بدلہ دیا جاسکے۔☆......وہ مخلوق کا محتاج نہیں بلکہ مخلوق اس کی محتاج ہے۔☆......وہ اپنی مخلوق کو رزق عطا فرماتا ہے، وہ دوسروں کو کھلاتا ہے اس کو کوئی نہیں کھلاتا۔☆......وہ روزی دیتا ہے، اس کو روزی نہیں دی جاتی۔☆......وہ پناہ دیتا ہے اس کے خلاف کسی کو پناہ نہیں دی جاتی۔☆......اس نے مخلوق کو اس لئے نہیں پیدا کیا کہ وہ خود ان سے نفع حاصل کرے یا اپنے ضرر کو دفع کرے۔☆......نہ کسی نے اس کو تخلیق کے لئے درخواست کی اور نہ ہی اس کے دل میں پیدا کرنے کا کوئی خیال آیا، اور نہ ہی کچھ سوچ پیدا ہوئی، بلکہ وہ ہر چیز سے پاک اور خالص ارادہ ہے۔☆......اس نے خود ہی ارشاد فرمایا ہے کہ وہ صادق القول سے صادق القول ہے۔

(ذو العرش المجيد ،فعال لما يريد)(البروج:۱۵،۱۶)

ترجمہ: وہ بزرگ ذات عرش کا مالک ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے، وہ اکیلا قدرت رکھتا ہے۔

☆......اعمال کو پیدا کرنے، دکھوں اور مصیبتوں کو دور کرنے، اشیاء کو بدل ڈالنے اور حالات میں تبدیلی لانے میں اس کی ہر روز نئی شان ہے۔☆......جو کچھ اس نے تقدیر میں لکھ دیا ہے اس کے مطابق وقت اس کو چلاتا ہے۔

www.waseemziyai.com

دوسری فصل

اللہ تعالیٰ کی صفات کا بیان

صفات الٰہیہ کا بیان

وأنه تعالى حي بحياة، وعالم بعلم، وقادر بقدرة، ومريد بإرادة، وسميع بسمع، وبصير ببصر، ومدرك بإدراك، ومتكلم بكلام، وآمر بأمر، وناه بنهي، ومخبر بخبر. وأنه تعالى عادل في حكمه وقضائه، ومحسن متفضل في عطائه وإنعامه، مبدء ومعيد، محيي ومميت، محدث وموجد، مثيب ومعاقب، جواد لا يبخل، حليم لا يعجل، حفيظ لا ينسي، يقظان لا يسهو، رقيب لا يغفل، يقبض ويبسط، يضحك ويفرح، يحب ويكره، ويبغض ويرضى، ويغضب ويسخط، يرحم ويغفر، ويعطي ويمنع، له يدان وكلتا يديه يمين، قال جل وعلا (والسموات مطويات بيمينه) (الزمر: ٦٧)، روى عن نافع عن ابن عمر رضي الله عنهما أنه قال: (قرأ رسول الله صلى الله عليه وسلم على المنبر (والسموات مطويات بيمينه) (الزمر ٦٧) وقال: تكون في يمينه يرمي بها كما يرمي الغلام بالكرة، ثم يقول: أنا العزيز، قال: فلقد رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم: يتحرك على المنبر حتى كاد يسقط.

قال ابن عباس رضي الله عنهما: يقبض الأرضين والسموات جميعًا، فلا يرى طرفهما من قبضته.

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

☆...... بلاشبہ وہ زندگی کے ساتھ زندہ ہے، قدرت کے ساتھ قادر ہے، ارادہ کے ساتھ صاحب ارادہ ہے۔ ☆...... بغیر کانوں کے سنتا ہے اور بغیر آنکھوں کے دیکھتا ہے۔ ☆...... علم سے ادراک کرنے والا ہے۔ ☆...... وہ کلام کے ساتھ بولتا ہے۔ ☆...... نیکی کا حکم کرنے والا ہے اور گناہ سے منع کرنے والا ہے، خبر کے ساتھ خبر دینے والا ہے۔ ☆...... بے شک اللہ تعالیٰ اپنا حکم نافذ کرنے میں اور فیصلہ دینے میں انصاف کرنے والا ہے۔ ☆...... کسی کو نوازنا اور کچھ بھی دے دینا محض اس کی مہربانی اور نیکی ہے۔ ☆...... پہلی بار اس نے پیدا فرمایا اور دوسری بار بھی وہی پیدا فرمائے گا۔ ☆...... وہی زندگی دینے والا ہے اور وہی موت دینے والا ہے۔ ☆...... وہی وجود بخشنے والا ہے اور وہی پیدا کرنے والا ہے۔ ☆...... وہی مختلف انداز پر بنانے والا ہے۔ ☆...... وہی صلہ دینے والا اور بدلہ لینے والا ہے۔ ☆...... وہ بڑا کریم ہے، تنگ دست نہیں اور بخل بھی نہیں کرتا۔ ☆...... وہ تحمل مزاج ہے اور بدلہ لینے میں جلدی نہیں فرماتا۔ ☆...... یاد رکھنے والا ہے اور بھولنے والا نہیں ہے۔ ☆...... ایسا ہوش مند ہے کہ اس سے کبھی کوئی سہو نہیں ہوتا ہے۔ ☆...... خبر کی خبر رکھنے والا ہے اور کسی پہلو سے غافل نہیں ہے۔ ☆...... وہی روزی کم کرنے والا اور وہی کشادہ کرنے والا ہے۔ ☆...... وہ اپنی شان کے لائق ضحک فرماتا ہے اور خوش ہوتا ہے۔ ☆...... محبت کرنے والوں سے محبت فرمانے والا ہے اور نفرت کرنے والوں سے نفرت فرمانے والا ہے۔ ☆...... ناپسند کرتا ہے اور پسند فرماتا ہے۔ ☆...... راضی ہوتا ہے اور ناراض بھی ہوتا ہے

www.waseemziyai.com

۔☆......مہربانی فرماتا ہے اور گناہوں کو معاف فرماتا ہے۔☆......وہی دینے والا ہے اور وہی روکنے والا ہے۔☆......وہ دست رکھنے والا ہے اور اس کے دونوں دست قدرت داہنے ہیں۔

اس نے خود فرمایا ہے:

(والسموات مطويات بيمينه)(الزمر٦٧)

ترجمہ: اس کے داہنے دست قدرت میں آسمان لپٹے ہوئے ہیں۔

حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منبر پر تشریف فرما ہو کر آیت

(والسموات مطويات بيمينه)(الزمر٦٧)

تلاوت فرمائی اور فرمایا: آسمان اس کے داہنے دست قدرت میں ہوں گے، اور وہ ان کو اس طرح پھینک دے گا جس طرح بچہ گیند کو پھینک دیتا ہے۔

حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ منبر شریف پر لرزاں تھے اور قریب تھا کہ آپ ﷺ زمین پر تشریف لے آئیں۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ تعالی تمام زمین وآسمان کو مٹھی میں اس طرح پکڑے گا کہ ان کا کوئی کنارہ مٹھی سے باہر نہیں ہوگا۔

دست قدرت کی شان

وعن ابن عمر عن النبى صلى الله عليه وسلم أنه قال:(المقسطون عند الله يوم القيامة على منابر من نور، عن يمين الرحمن، وكلتا يديه يمين.

خلق آدم عليه السلام بيده على صورته، وغرس جنة عدن بيده، وغرس شجرة طوبى بيده، وكتب التوراة بيده، وناولها موسى من يده إلى يده، وكلمه تكليمًا من غير واسطة ولا ترجمان، وقلوب العباد بين أصبعين من أصابع الرحمن يقلبها كيف يشاء ويوعيها ما أراد، والسموات والأرض يوم القيامة فى كفه كما جاء فى الحديث.

ويضع قدمه فى جهنم، فينزوى بعضها إلى بعض، وتقول: قط قط، ويخرج قومًا من النار بيده. وينظر أهل الجنة إلى وجهه، ويرونه لا يضامون فى رؤيته، ولا يضارون، كما جاء فى الحديث(يتجلى لهم يعطيهم ما يتمنون)، وقال عز من قائل:(للذين أحسنوا الحسنى وزيادة)(يونس:٢٦)قيل: الحسنى هى الجنة، والزيادة: النظر إلى وجهه الكريم، وقال تعالى:(وجوه يومئذ ناضرة إلى ربها ناظرة)(القيامة:٢٢۔٢٣)

ويعرض عليه العباد يوم الفصل والدين، يتولى حسابهم بنفسه، ولا يتولى ذلك غيره. ويعرض عليه العباد يوم الفصل والدين، يتولى حسابهم بنفسه، ولا يتولى ذلك غيره.

ترجمہ

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انصاف کرنے والے عادل حضرات قیامت

www.waseemziyai.com

کے دن نور کے منبروں پر رحمان عزوجل کے دائیں جانب ہوں گے۔ اور اس کے دونوں دست قدرت بھی دائیں ہیں۔

☆......اللہ تعالیٰ نے حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کو اپنے دست قدرت سے اپنی صورت پر بنایا۔ ☆......عدن کے باغ کو اپنے دست قدرت سے اگایا۔ ☆......طوبیٰ کا درخت بھی اپنے دست قدرت سے لگایا۔

☆......تورات کو اپنے دست قدرت سے لکھا، اور حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ میں اپنے دست قدرت سے دی۔ ☆......براہ راست بغیر کسی ترجمان کے ان کے ساتھ کلام فرمایا۔ ☆......بندوں کے دل رحمان عزوجل کی دو انگلیوں میں ہیں، وہ جس طرح چاہتا ہے ان کو پھیر دیتا ہے اور جو کچھ چاہتا ہے ان میں بھر دیتا ہے۔ ☆......قیامت کے دن آسمان و زمین اس کی مٹھی میں ہوں گے جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہوا ہے۔ ☆......اللہ تعالیٰ اپنی شان کے لائق اپنا قدم جہنم میں رکھے گا تو جہنم کے طبقات آپس میں سمٹ جائیں گے، اور کہیں گے کہ بس بس، اس کے بعد ایک قوم آگ سے باہر نکلے گی، اہل جنت اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گے اس کے دیکھنے میں انہیں کچھ شبہ نہ ہوگا اور نہ ہی کوئی دقت ہوگی۔

رسول اللہ ﷺ کا فرمان شریف ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے سامنے جلوہ فرما ہوگا اور ان کے دیدار کرنے کی تمنا پوری کرے گا۔

☆......اللہ تعالیٰ کا فرمان عالی شان ہے کہ

(للذین أحسنوا الحسنی وزیادۃ)(یونس:۲۶)

ترجمہ

نیک کام کرنے والوں کے لئے اچھا بدلہ ہے اور کچھ زیادہ بھی ہے۔

بعض حضرات کا خیال ہے کہ الحسنیٰ سے مراد جنت ہے اور زیادہ سے مراد اللہ تعالیٰ کا دیدار ہے۔

☆......دوسری آیت مبارکہ میں ہے کہ

(وجوہ یومئذ ناضرۃ إلی ربہا ناظرۃ)(القیامۃ:۲۲۔۲۳)

ترجمہ

کچھ چہرے اس دن تروتازہ ہوں گے اور اپنے رب کی طرف دیکھ رہے ہوں گے۔

☆......فیصلے اور جزاء کے دن اللہ تعالیٰ کے سامنے بندے پیش ہوں گے اور وہ خود ہی ان کا حساب لینے کا ذمہ دار ہوگا کوئی دوسرا اس کا ذمہ دار نہ ہوگا۔

زمین وآسمان اور عرش وکرسی کی تخلیق کا بیان

وأن اللہ تعالی خلق سموات بعضہا فوق بعض، وسبع أرضین بعضہا أسفل من بعض، ومن الأرض العلیا إلی السماء الدنیا مسیرۃ خمسمائۃ عام، وبین کل سماء وسماء مسیرۃ خمسمائۃ عم، والماء فوق السماء السابعۃ، وعرش الرحمن فوق الماء، واللہ تعالی علی العرش، ودونہ حجب من نار ونور وظلمۃ، وما ہو أعلم بہ، وللعرش حملۃ یحملونہ، قال عز وجل:(الذین یحملون العرش ومن حولہ)(غافر:۷)الآیۃ.

www.waseemziyai.com

وللعرش حد یعمله الله تعالی، قال الله عز وجل:(وتری الملائکة حافین من حول العرش)(الزمر:۷۵)وهو من یاقوتة حمراء، وسعته کسعة السموات والأرضین.

والکرسی عند العرش کحلقة ملقاة فی أرض فلاة.

ترجمہ

اللہ تعالیٰ نے سات آسمان پیدا فرمائے جو ایک دوسرے کے اوپر واقع ہیں اور اسی طرح سات زمینیں پیدا فرمائی ہیں جو ایک دوسرے کے نیچے تہہ در تہہ واقع ہیں، اوپر کی زمین سے نچلے آسمان تک پانچ سو سال کا فاصلہ ہے اور اسی طرح ہر آسمان سے دوسرے آسمان تک پانچ سو سال کا فاصلہ ہے۔

پانی ساتویں آسمان پر ہے اللہ تعالیٰ کا عرش پانی پر ہے اور رحمان نے اپنی شان کے مطابق عرش پر استواء فرمایا ہے، اور عرش کے سامنے ستر ہزار پردے ہیں جو نور اور ظلمت کے علاوہ ان چیزوں پر مشتمل ہیں جن کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہی ہے۔

عرش کو فرشتے اٹھائے ہوئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

(الذین یحملون العرش ومن حوله)(غافر:۷)الآیة.

عرش کی حد ہے لیکن اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے، فرشتے عرش کے اطراف کو گھیرے ہوئے ہیں، عرش سرخ یاقوت کا ہے۔اس کی وسعت آسمانوں اور زمینوں کی وسعت کی طرح ہے۔

عرش کے مقابلے میں کرسی کی مثال ایسی ہے جیسے کسی میدان میں ایک چھلا پڑا ہو۔

اللہ تعالیٰ کے علم کی شان

وهو جل وعلا یعلم ما فی السموات السبع وما بینهن وما تحتهن، وما فی الأرضین السبع وما تحتهن وما بینهن وما تحت الثری، وما فی قعر البحار ومنبت کل شعرة وکل

شجرة وکل زرع ینبت، ومسقط کل ورقة، وعدد ذلک کله، وعدد الحصی والرمل والتراب، ومثاقیل الجبال، ومکاییل البحار، وأعمال العباد وآثارهم، وأنفاسهم وکلامهم، ویعلم کل شیء لا یخفی علیه شیء من ذلک.

وهو باین من خلقه، لا یخلو من علمه مکان، ولا یجوز وصفه بأنه فی کل مکان، بل یقال:إنه فی السماء علی العرش، کما قال جل ثناؤه (الرحمن علی العرش استوی)(طه:۵)، وقوله:(ثم استوی علی العرش الرحمن) (الفرقان:۵۹)، وقال تعالی:(إلیه یصعد الکلم الطیب والعمل الصالح یرفعه)(فاطر:۱۰).

والنبی صلی الله علیه وسلم حکم بإسلام الأمة لما قال لها:أین الله؟ فأشارت إلی السماء.

ترجمہ

جو کچھ ساتوں آسمانوں میں ہے اور جو کچھ ان کے درمیان اور ان کے نیچے ہے اور جو کچھ تحت الثری میں ہے اور جو کچھ سمندروں کی

www.waseemziyai.com

لہروں میں ہے اللہ تعالی اس کو جانتا ہے۔
وہ بال کے نکلنے، ہر درخت اور ہر کھیتی کے اگنے کی جگہ سے واقف ہے، ہر پتے کے گرنے کی جگہ اس کے علم میں ہے، اور ان کے پودے کے شمار کو بھی جانتا ہے، پتھر کے ریزوں، ریت اور مٹی کے ذروں، پہاڑوں کے وزنوں سے بھی واقف ہے اور سمندروں کی پیمائش بھی اس کے علم میں ہے، بندوں کے اعمال، ان کے بھید، انکی سانسیں، اور ان کے احوال واقوال کو بھی جانتا ہے۔
ہر چیز سے واقف ہے، اس میں کوئی چیز اس سے پوشیدہ نہیں ہے، اس کے علم سے کوئی جگہ خالی نہیں ہے، وہ مخلوق کی مشابہت سے پاک ومنزہ ہے، یہ کہنا جائز نہیں کہ وہ ہر جگہ ہے بلکہ یہ کہا جائے کہ وہ عرش پر مستوی ہے کیونکہ اس نے خود فرمایا ہے:
الرحمن علی العرش استوی)(طه:۵)، وقوله
اور یہ بھی فرمایا ہے
(ثم استوی علی العرش الرحمن)(الفرقان:۵۹)اوریه بهی فرمایاهے (إلیه یصعد الکلم الطیب والعمل الصالح یرفعه)(فاطر:۱۰).
ترجمہ
اسی کی طرف پاکیزہ الفاظ چڑھتے ہیں اور اچھے اعمال ان کو اونچا کرتے ہیں۔
رسول اللہ ﷺ نے ایک باندی سے دریافت فرمایا کہ اللہ تعالی کہاں ہے؟ تو اس نے آسمان کی طرف اشارہ کیا تو رسول اللہ ﷺ نے اسکے مسلمان ہونے کا فیصلہ فرما دیا۔
استواء کے متعلق آپ رضی اللہ عنہ کا نظریہ
وینبغی إطلاق صفة الاستواء من غیر تأویل، وأنه استواء الذات علی العرش لا علی معنی القعود والمماسة کما قالت المجسمة والکرامیة، ولا علی معنی العلو والرفعة کما قالت الأشعریة، ولا علی معنی الاستیلاء والغلبة کما قالت المعتزلة، لأن الشرع لم یرد بذلک، ولا نقل عن أحد من الصحابة والتابعین من السلف الصالح من أصحاب الحدیث، بل المنقول عنهم حمله علی الإطلاق.
وقد روی عن أم سلمة زوج النبی:صلی الله علیه وسلم:فی قوله عز وجل:(الرحمن علی العرش استوی)(طه:۵)قالت:الکیف غیر معقول، والاستواء غیر مجهول، والإقرار به واجب، والجحود به کفر.
وقد أسنده مسلم بن الحجاج عنها عن النبی صلی الله علیه وسلم:فی صحیحه، وکذلک فی حدیث أنس بن مالک رضی الله عنه
وقال أحمد بن حنبل رحمه الله قبل موته بقریب:أخبار الصفات تمر، کما جاء ت، بلا تشبیه ولا تعطیل.
وقال أحمد رحمه الله، فی روایة عنه فی موضع آخر:نحن نؤمن بأن الله عز وجل علی العرش، کیف شاء، وکما شاء، بلا حد ولا صفة، یبلغها واصف، أو یحده حاد، لما روی عن سعید بن المسیب عن کعب

www.waseemziyai.com

الأحبار قال الله تعالى في التوراة: أنا الله فوق عبادي، وعرشي فوق جميع خلقي، وأنا على عرشي، عليه أدبر عبادي، ولا يخفى علي شيء من عبادي.

ترجمہ

یہ ضروری ہے کہ لفظ استوی کا اطلاق اللہ تعالیٰ پر کسی تاویل کے بغیر کیا جائے۔ استوی سے مراد عرش پر ذات کا مستوی ہونا ہے لیکن استوی اس تعود (بیٹھک) لمس کے بغیر ہے، جس کا قائل فرقہ مجسمیہ اور کرامیہ ہے۔

☆......اس کے معنی غلبہ اور تسلط کے نہیں جس کے قائل معتزلہ ہیں۔☆......اس کے معنی بلندی اور علو کے نہیں جس کے قائل اشاعرہ ہیں۔☆......ایسے معنی نہ شریعت میں کہیں آئے ہیں اور نہ ہی کسی صحابی یا تابعی یا سلف وصالحین میں سے کسی سے منقول ہیں، بلکہ ان سے صرف لفظ استوی کا اطلاق منقول ہے۔

حضرت ام المومنین سلمہ رضی اللہ عنہا نے اس آیت

(الرحمن على العرش استوى) (طه: ۵)

کی تشریح میں فرمایا: یہ وہ کیفیت ہے جو غیر منقول ہے استوی کا معنی معلوم ہے اس کا اقرار واجب ہے اور انکار کفر ہے۔

امام مسلم نے صحیح مسلم میں حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت سے اس حدیث کو مرفوعاً نقل کیا ہے اور رسول اللہ ﷺ کے فرمان شریف کی صراحت کی ہے۔

حضرت سیدنا امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے وصال شریف سے کچھ دیر پہلے فرمایا:

☆......اللہ تعالیٰ کی صفات کی خبروں کو ویسا ہی رکھا جائے جیسی وہ آئی ہیں، ان کی ایسی تاویل نہ کی جائے کہ اللہ تعالیٰ کی تشبیہ مخلوق سے لازم آئے، نہ ایسی توجیہ کی جائے کہ اللہ تعالیٰ کا صفات سے خالی ہونا لازم آئے۔

ایک اور جگہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں

☆......ہم ایمان رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے عرش پر استوی فرمایا ہے، جیسی اور جس طرح اس کی مشیت ہے، نہ کوئی حد بندی کرنے والا اس کی حد بندی کر سکے اور نہ ہی کوئی ایسی صفت ہے کہ بیان کرنے والا اس کو بیان کر سکے، کیونکہ حضرت سیدنا سعید بن میتب رضی اللہ عنہ نے حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ کا قول نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تورات میں فرمایا: میں اللہ ہوں، میں بندوں کے اوپر میرا عرش تمام مخلوق سے اوپر ہے اور میں عرش پر استوی فرما ہوں، اپنے بندوں کا انتظام میں عرش کے اوپر سے کرتا ہوں، میرے بندوں کی کوئی چیز مجھ سے پوشیدہ نہیں ہے۔

www.waseemziyai.com

اسماء وصفات الٰہیہ کا بیان

اس فصل میں ان صفات کا بیان ہوگا جو اللہ تعالی کے لئے جائز ہیں اور جو نا جائز ہیں۔

دو فصلوں کا تعارف

هذا آخر ما ألفنا في باب معرفة الصانع والاعتقاد على مذهب أهل السنة والجماعة على وجه الاختصار والقدرة.

ثم نردف هذه الجملة بفصلين آخرين: لا يسع العاقل المؤمن جهلهما إذا أراد سلوك المحجة.

أحد الفصلين: فيما لا يجوز إطلاقه على البارى عز وجل: من الصفات، وأخلاق العباد والنقائض، وما يجوز من ذلك.

والفصل الثانى: فى بيان مقالة الفرق الضالة عن طريق الهدى الداحضة الحجة فى يوم الدين والمحاسبة.

أحد الفصلين: فيما لا يجوز إطلاقه على البارى عز وجل: من الصفات، وأخلاق العباد والنقائض، وما يجوز من ذلك

والفصل الثانى: فى بيان مقالة الفرق الضالة عن طريق الهدى الداحضة الحجة فى يوم الدين والمحاسبة.

ترجمہ

• اہل سنت وجماعت کے عقائد اور خالق کائنات کی پہچان کے حوالے سے ہم نے اپنی بساط کے مطابق اختصار کے ساتھ جو کچھ بیان کیا، یہ اس کا آخری حصہ ہے اس کے بعد اسی سلسلہ میں فصلیں اور پیش کی جاتی ہیں، جن سے بے خبر ولاعلم رہنا کسی بھی عقل والے اور سمجھ دار اور اہل ایمان شخص کے لئے جائز نہیں ہے جبکہ وہ دلیل کے ساتھ سیدھی راہ پر چلنا چاہتا ہے۔

پہلی فصل میں ان صفات انسانی اور انسانی اخلاق وعیوب کا تذکرہ ہے جن کا اطلاق ذات باری تعالی پر درست نہیں ہے، اور دوسری فصل میں ان گمراہ فرقوں کا ذکر ہے جو سیدھی راہ سے بھٹک گئے ہیں اور قیامت کے دن جن کی دلیل جھوٹ ثابت ہوگی۔

ان صفات کا بیان

فبما لا يجوز إطلاقه على البارى عز وجل من الصفات.

ويستحيل إضافته إليه من الأخلاق، وما يجوز من ذلك.

لا يجوز أن يوصف البارى تعالى بالجهل والشك والظن وغلبة الظن والسهو والنسيان والسنة والنوم والغلبة والغفلة والعجز والموت والخرس والصمم والعمى والشهوة والنفور والميل والحرد والغيظ والحزن والتأسف والكمد والحسرة والتلهف والألم واللذة والنفع والمضرة والتمنى والعزم والكذب، ولا يجوز أن يسمى إيمانًا خلاف ما قالت السالمية، وتعلقهم بقوله عز وجل ﴿وَمَنْ يَّكْفُرْ بِالْإِيْمٰنِ فَقَدْ

www.waseemziyai.com

حَبِطَ عَمَلُه ﴾(المائدة:٥)محمول على أنه من يكفر بوجوب الإيمان، كان كمن كفر بالرسول، وما جاء به صلى الله عليه وسلم من الله عز وجل من الأوامر والنواهي. ولا يجوز أن يوصف عز وجل بأنه مطيع ولا محبل لنساء العالم. ولا يجوز عليه الحد ولا النهاية، ولا القبل ولا البعد، ولا تحت ولا قدام، ولا خلف ولا كيف، لأن جميع ذلك ما ورد به الشرع إلا ما ذكرناه من أنه على العرش استوى، على ما ورد به القرآن والأخبار، بل هو عز وجل خالق لجميع الجهات ولا يجوز عليه الكمية.

ترجمہ

مندرجہ ذیل صفات کا اطلاق اللہ تعالیٰ کے لئے ناجائز و ممنوع ہے۔

☆......جہالت ☆......شک ☆......تردد☆......غلبہ ظن ☆......سہو و نسیان ☆......اونگھ ☆......نیند☆......مرض ☆......غفلت ☆......عجز☆......موت ☆......بہراپن ☆......گونگاپن ☆......نابینائی ☆......شہوت ☆......نفرت ☆......خواہش ☆......غصہ (ظاہری) ☆......غصب ☆......غم ☆......افسوس ☆......ملال ☆......پشیمانی ☆......تاسف ☆......دکھ☆......لذت ☆......نفع ☆......نقصان ☆......آرزو☆......مقصد☆......کذب۔

☆......اللہ تعالیٰ کا نام ایمان رکھنا بھی جائز نہیں ہے، فرقہ سالیہ اس کا قائل ہے، انہوں نے اس آیت سے استدلال کیا ہے،

﴿:وَمَنْ يَّكْفُرْ بِالْاِيْمٰنِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُه ﴾(المائدة:٥)

اور جس نے ایمان کے ساتھ کفر کیا یقیناً اس کے اعمال ضائع ہو گئے۔

ان خیال میں اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ کو ایمان کہا گیا ہے، جبکہ ہمارے نزدیک ایمان سے وجوب ایمان مراد ہے، یعنی جس نے وجوب ایمان کا انکار کیا ہے وہ ایسا ہی ہے جیسے کسی نے رسول اللہ ﷺ کے لائے ہوئے اوامر و نواہی کے ماننے سے انکار کر دیا۔ ☆......اللہ تعالیٰ کو فرماں فرمانبردار اور مطیع کہنا بھی جائز نہیں ہے، ☆......نہ اس کو عورتوں کو حاملہ کرنے والا کہنا جائز ہے۔☆......اللہ تعالیٰ کی حد انتہاء نہیں ہے ☆......نہ وہ آگے ہے نہ پیچھے۔☆......نہ نیچے ہے اور نہ ہی اوپر۔☆......نہ پہلے ہے نہ بعد۔☆......چھے سمتوں سے اس کے لئے کوئی سمت نہیں ہے۔☆......اس کی ذات میں چگونگی (کیسی اور کیونکر کو کوئی دخل نہیں ہے) ☆......اللہ تعالیٰ کی یہ صفات نہیں ہیں سوائے اس کے وہ عرش پر مستوی ہے جیسا کہ اس کی شان کے لائق ہے، اور جیسا کہ قرآن وحدیث شریف میں ذکر ہے، سب سمتوں کا پیدا کرنے والا وہی ہے۔☆......وہ کیف (کیسا اور کم (کتنا) دونوں صفات سے پاک ہے۔

☆......اللہ تعالیٰ کو شخص کہنا کیسا؟

واختلف في جواز إطلاق تسميته بالشخص، فمن جوز ذلك فلقول النبي صلى الله عليه وسلم في حديث المغيرة بن شعبة رضي الله عنه:

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ أَبِي مُوسَى الْعَطَّارُ الْأَبْرَصُ، قثنا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ، قثنا مَنْصُورُ بْنُ سُقَيْرٍ، وَعَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، قَالُوا: ثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ وَرَّادٍ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ: بَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ يَقُولُ: لَوْ وَجَدْتُ مَعَهَا رَجُلًا

www.waseemziyai.com

يَعْنِي امْرَأَتَهُ لَضَرَبْتُهَا بِالسَّيْفِ غَيْرَ مُصْفِحٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَتَعْجَبُونَ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ؟ فَأَنَا أَغْيَرُ مِنْ سَعْدٍ وَاللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَغْيَرُ مِنِّي، وَلِذَلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ، وَلَا شَخْصَ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْمَعَاذِيرُ مِنَ اللَّهِ وَلِذَلِكَ بَعَثَ النَّبِيِّينَ مُبَشِّرِينَ وَمُنْذِرِينَ، وَلَا شَخْصَ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَلِذَلِكَ وَعَدَ الْجَنَّةَ رَوَاهُ زَائِدَةُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ.

(لا شخص أغير من الله، ولا شخص أحب إليه المعاذير من الله.

ومن منع ذلک فلأن لفظ الخير ليس بصريح في الشخص لاحتماله أن يكون معناه: لا أحد أغير من الله.

وقد ورد في بعض الألفاظ(لا أحد أغير من الله.

☆......اللہ تعالی کو شخص کہنا جائز ہے کہ نہیں اس کے متعلق علماء کرام کا اختلاف ہے۔جولوگ جواز کے قائل ہیں وہ حضرت سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ اس حدیث شریف کو پیش کرتے ہیں۔

کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالی سے زیادہ کوئی شخص غیرت والا نہیں ہے اور اللہ تعالی سے زیادہ کسی شخص کو معذرت پیش کرنا محبوب نہیں ہے۔

عدم جواز کے قائلین کہتے ہیں کہ حدیث شریف میں اللہ تعالی کے لئے لفظ شخص کی تصریح نہیں ہے۔

احتمال کے اس کے معنی یہ ہوں کہ لا احد غیر من اللہ۔کوئی شخص اللہ تعالی سے زیادہ غیرت مند نہیں ہے، بلاشبہ بعض احادیث شریفہ میں لا احد کے الفاظ بھی وارد ہوئے ہیں۔مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالی سے کوئی شخص جن وانس، فرشتہ یا کوئی دوسری مخلوق غیرت مند نہیں ہے۔

اللہ تعالی کے ان صفات کا اطلاق جائز نہیں ہے

ولا يجوز أن يسمى فاضلاً وعتيقًا وفقيهًا ولا فهيمًا ولا فطنًا ولا محققًا وعاقلًا وموقرًا ولا طيبًا، وقيل يجوز.

☆......اللہ تعالی کو فاضل ☆......عتیق ☆......زیرک ☆......محقق ☆......عاقل ☆......موقر۔

اللہ تعالی کو طیب کہنا کیسا؟

☆......طیب کہنا جائز نہیں ہے۔اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اللہ تعالی کو طیب کہنا جائز ہے۔

ان صفات کا اطلاق بھی باری تعالی کے لئے جائز نہیں ہے

ولا عاديًا، لأن ذلک منسوب إلى زمن عاد وهو محدث، ولا مطيقًا لأنه خالق كل طاقة وهي متناهية، ولا محفوظًا لأنه هو الحافظ.

ولا يجوز وصفه بالمباشرة، ولا يجوز وصفه بأنه مكتسب، لأن ذلک محدث بقدرة محدثة، والله تعالى منزه عن ذلک.

ولا يجوز عليه العدم وهو قديم لا بقدم، ولا أول لوجوده خلاف ما قال ابن كلاب من أنه قديم بقدم، وهو باق لا ببقاء ، وهو عز وجل عالم بمعلومات غير متناهية، قادر بمقدورات غير متناهية خلاف ما أذاعت

www.waseemziyai.com

المعتزلة من أن كل ذلك متناه.

ترجمہ

☆......اللہ تعالیٰ کو عادی (پرانے زمانے کا) کہنا جائز نہیں، کیونکہ عادی عاد کی طرف منسوب ہے اور قوم عاد قدیم نہیں ہے، بلکہ حادث ہے۔☆......اللہ تعالیٰ کو مطیق (طاقت والا) بھی نہیں کہا جاسکتا۔ کیونکہ ہر طاقت محدود ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ طاقت والا نہیں بلکہ ہر طاقت کا خالق ہے۔☆......اللہ تعالیٰ کو محفوظ بھی نہیں کہا جاسکتا بلکہ وہ حافظ ہے۔☆......اس کو کسی کام مرتکب (مباشرہ) بھی نہیں کہہ سکتے۔☆......اس کا وصف مکتسب نہیں ہوسکتا، اس لئے کہ مکتسب اس کو کہتے ہیں جو قدرت محدثہ کے ذریعے دوسری چیز کو ایجاد کرے (یعنی کسب، پیدا کردہ مخلوق کی قدرت سے حادث ہے) اور اللہ تعالیٰ اس سے پاک ومنزہ ہے۔☆......اللہ تعالیٰ پر عدم کا اطلاق بھی جائز نہیں، کیونکہ وہ قدیم ہے۔☆......اس کے وجود کے لئے ابتداء نہیں ہے، ابن کلاب نے اس کے خلاف کہا ہے یعنی وہ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ قدیم ہے صفت قدیم کے ساتھ۔☆......اللہ تعالیٰ باقی ہے کبھی بھی فنا نہیں ہوگا۔☆......وہ عالم تمام معلومات غیر متناہیہ کا۔☆......اللہ تعالیٰ قادر ہے تمام غیر متناہیہ مقدورات کا۔ معتزلہ اس کے خلاف کہتے ہیں کہ سب صفات انتہاء پذیر ہیں یعنی غیر متناہی نہیں ہیں۔

(الغنية لطالبي طريق الحق عز وجل عبد القادر بن موسى بن عبد الله بن جنكي دوست الحسني، أبو محمد، محيي الدين الجيلاني (١٦٩:١)

ان صفات کا بیان جن کا اطلاق اللہ تعالیٰ کے لئے جائز ہے

وأما الصفات التي يجوز وصفه عز وجل بها: فالفرح والضحك والغضب والسخط والرضا، وقد قدمنا ذلك في أول الباب.

ويجوز وصفه عز وجل بأنه موجود لقوله عز وجل: ﴿وَجَدَ اللهَ عِنْدَه فَوَفّٰيهُ﴾ (النور: ٣٩) ويجوز وصفه بأنه شيء لقوله تعالى: ﴿قُلْ اَیُّ شَیْءٍ اَكْبَرُ شَهٰدَةً قُلِ اللهُ﴾ (الأنعام: ١٩) ويجوز أن يوصف بأنه: نفس وذات وعين من غير تشبيه بجارحة الإنسان على ما تقدم بيانه. ويجوز وصفه بأنه كائن من غير حد لقوله تعالى: (وكان الله بكل شيء عليمًا) (الأحزاب: ٤٠) (وكان الله على كل شيء رقيبًا) (الأحزاب: ٥٢)

ويجوز وصفه بأنه قديم وباق، وبأنه مستطيع، لأن معنى الاستطاعة القدرة، وهو موصوف بالقدرة.

ويجوز وصفه بأنه سيد، ويجوز وصفه بأنه عارف ومتين وواثق ودري ودار. لأن جميع ذلك راجع إلى معنى العالم، ولم يرد الشرع بمنع ذلك ولا اللغة، بل قال الشاعر. اللهم لا أدري وأنت الداري

ترجمہ

اللہ تعالیٰ کی ذات کے لئے ان صفات کا اطلاق جائز ہے۔☆......فرح (خوشی) ☆......ضحک (ہنسنا) ☆......غضب (ناراضگی) ☆......سخط ☆......رضا

ہم نے پہلے باب میں تفصیل سے بیان کیا ہے۔

☆......اللہ تعالیٰ صفت وجود (موجود ہونے کے ساتھ) متصف کرنا بھی جائز ہے)

اللہ تعالیٰ کا فرمان عالی شان ہے

www.waseemziyai.com

☆......﴿وَجَدَ اللهَ عِنْدَه فَوَفّٰىهُ﴾(النور: ۳۹)

اور اللہ تعالی کو اپنے پاس ہی موجود پایا۔

☆......اس کو شئی کے ساتھ متصف کرنا جائز ہے۔

اللہ تعالی کا فرمان عالی شان ہے

﴿قُلْ اَیُّ شَیْءٍ اَکْبَرُ شَهٰدَةً قُلِ اللهُ﴾(الأنعام: ۱۹)

ترجمہ

آپ ﷺ پوچھئے سب سے بڑھ کر شہادت دینے والا کون ہے؟ اے حبیب! آپ ﷺ فرما دیجئے کہ وہ اللہ تعالی ہے۔

☆......اللہ تعالی کے نفس ☆......ذات ☆......عین (آنکھ) کا ثبوت بھی جائز ہے بشرطیکہ انسانی اعضا کے ساتھ تشبیہ نہ دی جائے۔☆......اللہ تعالی کی صفت کائن بغیر تعین حد کے بیان کرنا جائز ہے۔

اللہ تعالی کا فرمان عالی شان ہے

☆......(وکان الله بکل شیء علیمًا)(الأحزاب: ۴۰، الفتح)

ترجمہ

اللہ تعالی ہر چیز کو جاننے والا ہے۔

☆......(وکان الله علی کل شیء رقیبًا)(الأحزاب: ۵۲)

اور اللہ تعالی ہر چیز کا نگہبان ہے۔☆......یہ بھی جائز ہے کہ اللہ تعالی کو قدیم، باقی اور مستطیع کہا جائے۔☆......عارف ☆......سید ☆......متین ☆......واثق ☆......دری ☆......داری (درایت والا) کہا جائے اس لئے کہ یہ تمام صفات بمعنی عالم راجع ہیں، اور اس کی ممانعت نہ شریعت میں ہے اور نہ ہی لغت میں۔

ایک شاعر کا کہنا ہے

اللھم لا أدری وانت الداری

ترجمہ

اے اللہ! میں نہیں جانتا اور تو جاننے والا ہے۔

ان صفات کا اطلاق بھی اللہ تعالی کے لئے جائز ہے

ویجوز وصفه بأنه راء ویرجع إلی معنی العالم، ویجوز وصفه بأنه مطلع علی خلقه وعباده بمعنی عالم بهم، وکذلک واجد بمعنی عالم. ویجوز وصفه بأنه جمیل ومجمل، یعنی فی الصنع إلی خلقه. ویجوز وصفه بأنه دیان، علی معنی أن مجاز لعباده علی أفعالهم. الدین: الحساب، کما تدین تدان ﴿مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ﴾سورة الفاتحه: ۳)أی یوم الحساب، وعلی معنی الشارع لعباده عبادة وشریعة دعاهم إلیها، وفرض ذلک علیهم ثم هو یجازیهم علی ما فعلوا فیها. ویجوز وصفه بأنه مقدر علی معنی

www.waseemziyai.com

التقدیر: :﴿اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ﴾سورة القمر: ٤٩)﴿وَ الَّذِیْ قَدَّرَ فَهَدٰی﴾سورة الاعلی: ٣)
وعلى معنى الخبر قال تعالى:﴿اِلَّا امْرَاَتَه قَدَّرْنَآ اِنَّهَا لَمِنَ الْغٰبِرِيْنَ﴾سورة الحجر : ٦٠)، أى أخبرنا لوطًا عليه السلام أن امرأته من الباقين في العذاب من دون أهله، ولا يجوز أن يكون معناه الظن والشك تعالى الله عن ذلك. ويجوز وصفه بأنه ناظر على معنى أنه راء مدرك للأشياء ، لا على معنى أنه مترو مفكر، تعالى عن ذلك. ويجوز وصفه أنه شفيق على معنى الرحمة بخلقه والرأفة بهم، لا على معنى الخوف والحزن. وكذلك يجوز وصفه بأنه رفيق على معنى الرحمة والتعطف بخلقه لا على معنى التثبيت في الأمور والإجمال في إصلاحها والسلامة من عواقبها. ويجوز وصفه بأنه سخى كما يجوز وصفه بأنه كريم وجواد لأن معنى الكل التفضل والإحسان إلى خلقه. ولا يقصد بذلك الرخاوة واللين على ما هو في اللغة مستعمل في أرض سخية وقرطاس سخي إذا كانا لينين. ويجوز وصفه بأنه أمر وناه، ومبيح وحاضر، ومحلل ومحرم، وفارض وملهم، وموجب ونادب، ومرشد وقاض، وحاكم على ما ذكرناه.
وكذلك يجوز وصفه بأنه واعد ومتوعد، ومخوف ومحذر، وذام ومادح، ومخاطب ومتكلم، وقائل كل ذلك راجع إلى معنى أنه موصوف بالكلام. ويجوز وصفه بأنه معدم على معنى أنه لم يوجد ولم يفعل، وعلى معنى أنه معدم. لما أوجده بعد إيجاده بقطع البقاء عنه فينعدم بذلك. ويجوز وصفه بأنه فاعل بمعنى أنه مخترع لذات ما فعله، وخالق له، وجاعل بقدرته، فاستحق لذلك هذا الوصف، لا على معنى المباشرة للأشياء لأن حقيقة ذلك تلاقى الأجسام ومماستها، والله سبحانه متعال عن ذلك. وكذلك يجوز وصفه بأنه جاعل على معنى أنه فاعل وفعله مفعول، كقوله تعالى﴿وَجَعَلْنَا الَّيْلَ وَالنَّهَارَ اٰيَتَيْنِ﴾(الإسراء: ١٢)ويجوز أن يكون الجعل بمعنى الحكم، قال عز وجل:﴿اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ﴾

ترجمہ

☆......اللہ تعالیٰ کو رائی بھی کہہ سکتے ہیں کیونکہ اس کے معنی عالم (جاننے والا) ہے اور یہ بھی جائز ہے کہ وہ اپنی خلق اور اپنے بندوں پر مطلع ہے یعنی ان کا علم رکھنے والا ہے یعنی جاننے والے۔☆......یہی حکم واجد کا ہے کہ اس کے لئے بولا جاسکتا ہے بمعنی عالم (جاننے والا) ☆......اللہ تعالیٰ کو جمیل (خوبصورت کہنا بھی درست ہے۔☆......اور اللہ تعالیٰ کو مجمل سے متصف کرنا بھی درست ہے ۔☆......اللہ تعالیٰ کو دیان (بندوں کے اعمال کی جزا وسزا دینے والا) کہنا بھی درست ہے۔ دین کے معنی ہیں حساب ایک مشہور مقولہ ہے کہ

كما تدين تدان.

جیسا تم کروگے ویسا تم کو بدلہ دیا جائے گا۔

﴿مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ﴾سورة الفاتحه : ٣)

www.waseemziyai.com

روزِ جزاء کا مالک۔

دیان ان معنی میں آسکتا ہے کہ وہ اپنے بندوں کے لئے شریعت وعبادت مقرر کرنے والا۔اوراس کی طرف وہ دعوت دیتا ہے اوراسے اپنے بندوں پرفرض کرتا ہےاوراس کے بعداللہ تعالی ان بندوں کابدلہ دے گا جوشخص اس کی شریعت پرعمل پیرا ہوگا۔

☆......اگراللہ تعالی کی صفت مقدر(اندازہ کرنے والا) سے کریں تو یہ بھی جائز ہے جیسا کہ فرمایا:

☆......﴿اِنَّا كُلَّ شَیْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ ﴾سورۃ القمر: ۴۹)

بیشک ہم نے ہر چیز ایک اندازہ سے پیدا فرمائی۔

☆......﴿وَ الَّذِیْ قَدَّرَ فَهَدٰى ﴾سورۃ الاعلی: ۳)

اورجس نے اندازہ پررکھ کرراہ دی۔

☆......﴿اِلَّا امْرَاَتَهٗ قَدَّرْنَاۤ اِنَّهَا لَمِنَ الْغٰبِرِیْنَ ﴾سورۃ الحجر : ۶۰)

مگراس کی عورت ہم ٹھہرا چکے ہیں کہ وہ پیچھے رہ جانے والوں میں ہے۔

تقدیر کے معنی گمان غالب یا شک کے نہیں ہیں،اللہ تعالی کی ذات اس سے برتر ہے۔

☆......اللہ تعالی کو ناظر کہنا درست ہے یعنی اشیاء کو دیکھنے والا،اوران کا جاننے والا۔ناظر کے معنی غور کرنے والا اورسوچنے والا نہیں ہے،اللہ تعالی کی ذات والا اس سے بری اورمنزہ ہے۔

☆......اللہ تعالی کوشفیق کہنا درست ہے یعنی مخلوق پررحم کرنے والا،اورلطف وکرم کرنے والا،اللہ تعالی کاشفیق ہونا ڈرنے اورغمگین ہونے والے کے معنی میں نہیں ہے۔☆......اللہ تعالی کورفیق کہنا درست ہے،یعنی مخلوق پررفق ومہربانی کرنے والا۔امورکودرست رکھنے کی فکررکھنے والا،چیزوں کی اصلاح کرنے والا،نتائج سے محفوظ رہنے والا کے معنی میں نہیں لایا جاسکتا۔☆......اللہ تعالی کوسخی کہنا جائز ہے ۔☆......اللہ تعالی کوکریم کہنا بھی جائز ہے۔☆......اللہ تعالی کوجواد کہنا بھی درست ہے۔

ان سب کے معنی ہیں مخلوق پرفضل وکرم اوراحسان کرنے والا،اورلغت میں سخاوت کے معنی ہیں نرمی کے آئے ہیں جس طرح کہتے ہیں کہ(ارض سخیۃ)نرم زمین۔(قرطاس سخی)نرم کاغذ،ان معنی کااللہ تعالی کی ذات پراطلاق درست نہیں ہے۔☆......اللہ تعالی کو آمر(حکم دینے والا)کہنا جائز ہے۔☆اللہ تعالی کوناہی کہنا بھی جائز ہے(ممانعت کرنے والا)☆......اللہ تعالی کومبیح کہنا بھی جائز ہے(جائزبنانے والا)۔☆......اللہ تعالی کومسدرُ کہنا بھی جائز ہے(بندش کرنے والا)☆......اللہ تعالی کومحلل کہنا بھی جائز ہے(حلال کرنے والا)☆......اللہ تعالی کومحرم کہنا بھی جائز ہے(حرام کرنے والا)☆......اللہ تعالی کو فارض کہنا بھی جائز ہے(فرض کردینے والا)☆......اللہ تعالی کوملزِم کہنا بھی جائز ہے(لازم کردینے والا)☆......اللہ تعالی کومرشد کہنا بھی جائز ہے(سیدھاراستہ دکھانے والا)

☆......اللہ تعالی کوالقاضی کہنا جائز ہے۔☆......اللہ تعالی کوحاکم کہنا بھی درست ہے۔☆......اللہ تعالی کوواعد کہنا بھی جائز ہے(وعدہ کرنے والا)☆......اللہ تعالی کومتواعد کہنا بھی جائز ہے(سزا سے ڈرانے والا)☆......اللہ تعالی کومخوف کہنا بھی جائز ہے(خوف دلانے والا)☆......اللہ تعالی کومحذر کہنا بھی جائز ہے(عذاب سے ڈرانے والا)☆......اللہ تعالی کوذام کہنا بھی جائز ہے(مذمت کرنے والا)

www.waseemziyai.com

☆......اللہ تعالیٰ کو مادح کہنا بھی جائز ہے (کسی کی تعریف کرنے والا)۔☆......اللہ تعالیٰ کو مخاطب کہنا بھی جائز ہے (خطاب کرنے والا)
☆......اللہ تعالیٰ کو متکلم کہنا بھی جائز ہے (بات کرنے والا) یعنی صفت کلام سے متصف کرنا بھی جائز ہے۔☆......اللہ تعالیٰ کو قائل کہنا جائز ہے (کہنے والا) ☆......اللہ تعالیٰ کے لئے صفت معدم اس معنی میں ناجائز ہے کہ اس نے موجود نہیں کیا اور اس نے معدوم نہیں کیا، بلکہ جس چیز کو اس نے موجود کیا پھر اس سے وجود میں آنے کے بعد بقاء کو جدا کر کے اس کو نا پید کر دے، صفت معدم ان معنی میں جائز ہے کہ اسم معدم کو فاعل کے ساتھ اس معنی میں متصف کریں کہ اپنی پیدا کردہ چیز کو عدم میں لانے والا اور پیدا کرنے والا اور اپنی قدرت سے اس کو بنا دینے والا ہے کہنا جائز ہے۔☆......فاعل کے معنی کاسب کے نہیں ہیں، کسب تو اجسام کے ملاپ (فاعل ومفعول) اور ایک دوسرے کے چھونے کے بغیر نہیں ہوتا، جبکہ اللہ تعالیٰ اس سے پاک ومنزہ ہے۔☆......اللہ تعالیٰ کو فاعل کے معنی میں جاعل کہنا درست ہے، یعنی اپنے فعل کو کرنے والا (مفعول) ☆......جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان عالی شان ہے

﴿وَجَعَلْنَا الَّيْلَ وَالنَّهَارَ اٰيَتَيْنِ﴾(الإسراء: ۱۲)

ترجمہ

ہم نے دن اور رات کو دو نشانیاں بنایا۔

﴿اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ﴾هم

ترجمہ

ہم نے اسے عربی قرآن اتارا کہ تم سمجھو۔

اللہ تعالیٰ کو تارک اور موجد کہنا کیسا؟

ويجوز وصفه بأنه تارك في الحقيقة كما وصف بأنه فاعل، على معنى أنه فاعل ضد فعله الآخر بدلًا من الأول بقدرته العامة الشاملة، لا على معنى كف النفس ومنعها عما يدعو إلى فعلة
ويجوز وصفه بأنه يوجد على معنى أنه يخلق؟ وكذلك يجوز وصفه بأنه مكون على معنى أنه موجد.

ترجمہ

☆......اللہ تعالیٰ کے لئے فاعل کی طرح تارک کی صفت بھی درست ہے یعنی اپنی قدرت شاملہ وعاملہ کے تحت فعل اول کی ضد میں دوسرا فعل کرنے والا۔ تارک کے یہ معنی نہیں ہیں کہ جس کام کے لئے اس کی ذات تقاضہ کرتی ہے وہ اس کام سے روکتا ہے، فعل کی طرح ترک بھی اللہ تعالیٰ کی مثبت صفت ہے منفی نہیں ہے، جبکہ انسان کے لئے ترک کی صفت عدمی ہے، اور اللہ تعالیٰ کے لئے وجودی ہے۔

☆......اللہ تعالیٰ کو موجد بمعنی خالق اور مکون بمعنی موجد کہنا بھی جائز ہے۔

اللہ تعالیٰ کو مثبت ومثیب، معاقب ومجازی کہنا کیسا؟

ويجوز وصفه بأنه مثبت على معنى أنه يوجد في الشيء البقاء والثبا، كما قال عز وجل: ﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ وَيُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِيْنَ وَيَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ﴾سورة ابراهيم: ۲۷)، وقوله تعالى: ﴿يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهٗٓ اُمُّ الْكِتٰبِ﴾سورة الرعد: ۳۹)ويجوز

www.waseemziyai.com

وصفه بأنه عامل وصانع بمعنى خالق. ويجوز وصفه بأنه مصيب، على معنى أن أفعاله واقعة على ما قصده وأراده من غير تفاوت وتزايد وتناقص، لأنه تعالى عالم بها وبحقائقها وكيفياتها، لا على معنى أن ذلك موافق لأمر آمر أمره بفعلها، تعالى عن ذلك. ويجوز إطلاق هذه الصفة على عبد من عبيده فيقال له إنه مصيب، بمعنى أنه مطيع لربه، متبع لأمره، منته لنهيه، وكذلك إذا كان مطيعًا لمن هو فوقه ورئيسه. ويجوز وصف أفعاله عز وجل بأنه صواب على معنى أنها حق وثابت. ويجوز وصفه بأنه مثيب ومنعم، على معنى أنه يجعل المثاب منعمًا معظمًا. وكذلك يجوز وصفه بأنه معاقب ومجاز، على معنى أنه يهين العاصي ويؤلمه على معصيته.

ترجمہ

☆......اللہ تعالیٰ کو مثبت بمعنی برقرار رکھنے والا، چیزوں کو ثبات وبقاء عطا کرنے والا کہنا بھی جائز ہے،

اللہ تعالیٰ کا فرمان عالی شان ہے

☆......﴿يُثَبِّتُ اللهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ فِي الْاٰخِرَةِ وَ يُضِلُّ اللهُ الظّٰلِمِيْنَ وَ يَفْعَلُ اللهُ مَا يَشَآءُ﴾سورة ابراهيم : ٢٧)

اللہ ثابت رکھتا ہے ایمان والوں کو حق بات پر دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں اور اللہ ظالموں کو گمراہ کرتا ہے اور اللہ جو چاہے کرے۔

☆......﴿يَمْحُوا اللهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهٗٓ اُمُّ الْكِتٰبِ﴾سورة الرعد: ٣٩)

اللہ جو چاہے مٹاتا اور ثابت کرتا ہے اور اصل لکھا ہوا اسی کے پاس ہے۔

☆......اللہ تعالیٰ کو خالق کے معنی میں عامل اور صانع کہنا بھی درست ہے۔☆......اللہ تعالیٰ کو مصیب کہا جا سکتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ کے افعال کسی فرق، نقصان یا زیادتی کے بغیر جس طرح وہ چاہتا ہے، اسی طرح واقع ہوتے ہیں، کیونکہ وہ اپنے تمام افعال کے حقائق اور کیفیات کو جاننے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے مصیب ہونے کے یہ معنی نہیں ہیں کہ وہ کسی حاکم کے حکم کے مطابق عمل کرتا ہے، ہاں بندے پر اس لفظ کا اطلاق ہو تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ بندہ اپنے رب تعالیٰ کا فرمانبردار اور اس کے حکم پر عمل کرنے والا اور اس کی ممانعت کی وجہ سے کسی کام سے منع رہنے والا ہے، کسی سردار یا حاکم بادست کا مطیع ہونے کی وجہ سے بندے کو مصیب کہا جاتا ہے۔☆......اللہ تعالیٰ کے افعال کو حق وصحیح کے معنی میں صواب کہنا جائز ہے۔☆......اللہ تعالیٰ کو مثیب (ثواب دینے والا) کہنا جائز ہے۔☆......اللہ تعالیٰ کو منعم (نعمت دینے والا) کہنا بھی جائز ہے۔ یعنی جس شخص کو وہ ثواب دیتا ہے اس کو انعام یافتہ بنا دیتا ہے۔☆......اللہ تعالیٰ کو معاقب کہنا جائز ہے۔☆......اللہ تعالیٰ کو مجازی کہنا جائز ہے (سزا و جزاء دینے والا) یعنی وہ نافرمان کو ذلیل ورسوا کرتا ہے اور اس کے گناہ کے مطابق اس کو دکھ اور تکلیف دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کو قدیم الاحسان اور دلیل کہنا کیسا؟

ويجوز وصفه بأنه قديم الإحسان على معنى أنه موصوف بالخلق والرزق في القدم، قال الله عز وجل:

www.waseemziyai.com

﴿اِنَّ الَّذِیْنَ سَبَقَتْ لَھُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰٓی اُولٰٓئِکَ عَنْھَا مُبْعَدُوْنَ﴾سورۃ الانبیاء : ١٠١)

ویجوز وصفه بأنه دليل، وقد نص الإمام أحمد عليه فى حق رجل قال له:زودنى دعوة فإنى أريد الخروج إلى طرطوس، فقال له:قل يا دليل الحائرين، دلنى على طريق الصادقين، واجعلنى من عبادک الصالحين.

ترجمہ

☆......اللہ تعالیٰ کو قدیم الاحسان کہنا بھی جائز ہے یعنی تخلیق اور عطائے رزق اس کی قدیمی صفات ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان عالی شان ہے

﴿اِنَّ الَّذِیْنَ سَبَقَتْ لَھُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰٓی اُولٰٓئِکَ عَنْھَا مُبْعَدُوْنَ﴾سورۃ الانبیاء : ١٠١)

بیشک وہ جن کے لئے ہمارا وعدہ بھلائی کا ہو چکا وہ جہنم سے دور رکھے گئے ہیں۔

☆......اللہ تعالیٰ کو دلیل کہنا بھی جائز ہے۔

حضرت سیدنا امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ سے کسی نے عرض کیا: کہ میں سفر پر طرطوس جا رہا ہوں، مجھے کوئی دعا عنایت فرمائیں تو امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس طرح کہو:

﴿يا دليل الحائرين، دلنى على طريق الصادقين، واجعلنى من عبادک الصالحين﴾

ترجمہ اے حیران و پریشان لوگوں کو راہ دینے والے (دلیل) مجھے سچے لوگوں کا راستہ دکھا اور مجھے اپنے نیک بندوں میں سے کر دے۔

(الغنیۃ لطالبی طریق الحق عز وجل عبد القادر بن موسی بن عبد اللہ بن جنکی دوست الحسنی، أبو محمد، محیی الدین الجیلانی (١٧٢:١)

اللہ تعالیٰ کو طبیب کہنا کیسا؟

ويجوز وصفه بأنه طبيب.

ترجمہ

☆......اللہ تعالیٰ کو طبیب کہنا بھی جائز ہے۔

حدیث اول

لما روى عن أبى رمثة التميمى أنه قال: كنت مع أبى عند النبى صلى الله عليه وسلم، فرأيت على كتف النبى صلى الله عليه وسلم مثل التفاحة قال: فقال أبى: يا رسول الله إنى طبيب أفاطبها لک، قال صلى الله عليه وسلم طبيبها الذى خلقها.

ترجمہ

حضرت سیدنا ابو رمثہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: میں اپنے والد کے ہمراہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا میں نے رسول اللہ ﷺ کے شانہ مبارک پر سیپ (صدف) کی طرح کوئی چیز دیکھی، میرے والد ماجد نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں طبیب ہوں کیا اس کا علاج کروں۔

www.waseemziyai.com

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کا طبیب وہی ہے جس نے اس کو پیدا کیا ہے۔

حدیث ثانی

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ حَمْدَانَ، ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ، عَنْ أَبِي السَّفَرِ، قَالَ: مَرِضَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فَعَادُوهُ فَقَالُوا: أَلَا نَدْعُو لَكَ الطَّبِيبَ؟ قَالَ: قَدْ رَآنِي قَالُوا: فَأَيُّ شَيْءٍ قَالَ لَكَ؟ قَالَ: قَالَ: إِنِّي فَعَّالٌ لِمَا أُرِيدُ.

ترجمہ سند حدیث

ہمیں احمد بن جعفر بن حمدان نے یہ حدیث شریف بیان کی ،ہمیں عبداللہ بن احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث شریف بیان کی ،انہوں نے کہا: مجھے میرے والد ماجد نے یہ حدیث شریف بیان کی ،ہمیں وکیع نے مالک سے انہوں نے ابوالسفر سے بیان کی:

ترجمہ متن حدیث

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب علیل ہوئے تو کچھ لوگوں نے عرض کی: حضور! طبیب کو بلائیں تا کہ وہ آپ رضی اللہ عنہ کی طبیعت دیکھ لے۔

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: طبیب نے دیکھ لیا ہے۔لوگوں نے کہا: پھر اس طبیب نے کیا کہا ہے؟ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس نے کہا ہے کہ جو میں چاہتا ہوں وہی کرتا ہوں۔

حلیۃ الأولیاء وطبقات الأصفیاء: أبو نعیم أحمد بن عبداللہ بن أحمد بن إسحاق بن موسی بن مہران الأصبہانی (۱:۳۴)

حدیث ثالث

وَكِيعٌ، عَنْ أَبِي هِلَالٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ قَالَ: مَرِضَ أَبُو الدَّرْدَاءِ فَعَادُوهُ فَقَالُوا: أَيَّ شَيْءٍ تَشْتَكِي؟ قَالَ: ذُنُوبِي، قِيلَ: أَيَّ شَيْءٍ تَشْتَهِي؟ قَالَ: الْجَنَّةَ، قِيلَ: نَدْعُو لَكَ الطَّبِيبَ؟ قَالَ: وَهُوَ أَضْجَعَنِي.

ترجمہ

وکیع حضرت ہلال سے بیان کرتے ہیں اور وہ معاویہ بن قرہ سے وہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ علیل ہوگئے ، لوگوں نے ان کی عیادت کی ، پوچھنے لگے کہ آپ رضی اللہ عنہ کو کیا بیماری ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ گناہوں کی بیماری ہے۔ کہا گیا: طبیب کو بلالیں؟ انہوں نے جواب دیا: طبیب نے ہی تو مجھے بیمار کیا ہے۔

لکتاب المصنف فی الأحادیث والآثار: أبو بکر بن أبی شیبۃ ،عبداللہ بن محمد العبسی (۷:۱۱۱) مکتبۃ الرشد الریاض

کن اسماء سے اللہ تعالی کو پکارنا جائز نہیں ہے؟

إلا أنه يجتنب في دعائه من أن يدعوه عز وجل بقوله يا ساخر يا مستهزء يا ماكر يا خادع، ومبغض وغضبان، ومنتقم ومعاد، ومعدم ومهلك، فلا يدعو بها وإن كان مما يجوز وصفه بها على وجه الجزاء والمقابلة لأهل الإحرام على وجه الاستحقاق.

ترجمہ

www.waseemziyai.com

جب بھی کوئی دعا کرے تو اللہ تعالیٰ کو ان ناموں سے نا پکارے کیونکہ ان ناموں سے اللہ تعالیٰ کو دعا میں پکارنا جائز نہیں ہے۔☆......یا ساحر کہنا جائز نہیں ہے۔☆......یا مستہزئی کہنا بھی جائز نہیں ہے۔☆......یا ماکر کہنا بھی جائز نہیں ہے۔☆......یا خادع کہنا بھی جائز نہیں ہے۔☆......یا مفیض کہنا بھی جائز نہیں ہے۔☆......یا غضبان کہنا بھی درست نہیں ہے۔☆......یا منتقم کہنا بھی درست نہیں ہے۔☆......یا معادی کہنا بھی جائز نہیں ہے۔☆......یا معدم کہنا بھی جائز نہیں ہے۔☆......یا مہلک کہنا بھی جائز نہیں ہے۔اگرچہ مجرموں کے جرم کے بدلے اور سزا دینے کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ کا ان اوصاف سے متصف ہونا صحیح اور درست ہے۔

(الغنية لطالبی طريق الحق عزوجل عبدالقادر بن موسی بن عبداللہ بن جنکی دوست الحسنی ،أبو محمد، محی الدين الجيلانی (۱:۱۷۲)

تیسری فصل

قرآن کریم کے متعلق عقائد و نظریات

قرآن کریم کے متعلق عقیدہ

ونعتقد أن القرآن كلام الله كتابه وخطابه ووحيه الذی نزل به جبريل علی رسول الله صلی الله عليه وسلم.

كما قال عز وجل:﴿وَ اِنَّهٗ لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ عَلٰى قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ،بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ﴾(الشعراء:۱۹۳،۱۹۵)

هو الذی بلغه رسول الله صلى الله عليه وسلم أمته امتثالًا لأمر رب العالمين بقوله تعالی:﴿يٰاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ﴾(المائدة:۶۷)

وروی عن جابر بن عبد الله رضی الله عنهما أنه قال:(كان النبی صلى الله عليه وسلم:يعرض نفسه علی الناس بالموقف فيقول:هل من رجل يحملنی إلى قومه فإن قريشًا قد منعونی أن أبلغ كلام ربی.

وقال عز وجل:وَ اِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ اَبْلِغْهُ مَاْمَنَهٗ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْلَمُوْنَ (التوبة:۶)

ترجمہ

ہمارا عقیدہ ہے کہ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا کلام ہے، اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے، اللہ تعالیٰ کا خطاب ہے، اور وہ وحی ہے جو اللہ تعالیٰ نے جبریل علیہ السلام کے ذریعے سے رسول اللہ ﷺ پر نازل فرمائی، اللہ تعالیٰ کا فرمان عالی شان ہے۔

﴿وَ اِنَّهٗ لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ عَلٰى قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ،بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ﴾(الشعراء:۱۹۳،۱۹۵)

ترجمہ

www.waseemziyai.com

اور روح الامین نے اس کو آپ ﷺ کے دل پر اتارا، واضح عربی زبان میں تا کہ آپ لوگوں کو ڈرانے والے ہوں۔

رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی تعمیل میں یہ قرآن کریم اپنی امت کو پہنچا دیا جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان عالی شان ہے:

﴿یٰۤاَیُّھَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ﴾ (المائدة:٦٧)

ترجمہ

اے پیغمبر جو کچھ آپ ﷺ کے رب کی طرف سے آپ پر اترا ہے اسے پہنچا دیجئے۔

حضرت سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے موقف حج میں لوگوں کے سامنے اپنے آپ کو پیش کرتے ہوئے فرمایا: کوئی شخص ہے جو مجھے اپنی قوم کے پاس لے جائے کہ قریش نے تو مجھے کلام اللہ پہنچانے سے روک دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان عالی شان ہے۔

وَ اِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ اسْتَجَارَکَ فَاَجِرْهُ حَتّٰی یَسْمَعَ کَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ اَبْلِغْهُ مَاْمَنَهٗ ذٰلِکَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا یَعْلَمُوْنَ (التوبة:٦)

ترجمہ کنز الایمان

اور اے محبوب اگر کوئی مشرک آپ سے پناہ مانگے تو اسے پناہ دو کہ وہ اللہ کا کلام سنے پھر اسے اس کی امن کی جگہ پہنچا دو یہ اس لئے کہ وہ نادان لوگ ہیں۔

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا کلام ہے مخلوق نہیں

كلام الله تعالى هو القرآن غير مخلوق كيفما قرء وتلى وكتب، وكيفما تصرفت به قراءة قارء، لفظ لافظ، وحفظ حافظ، هو كلام الله وصفة من صفات ذاته، غير محدث ولا مبدل ولا مغير ولا مؤلف ولا منقوص ولا مصنوع ولا مزاد فيه، منه بدأ تنزيله، وإليه يعود حكمه، كما قال النبى: صلى الله عليه وسلم، فى حديث عثمان بن عفان رضى الله عنه (إن فضل القرآن على سائر الكلام كفضل الله على سائر خلقه. وذلك أن القرآن منه تبارك وتعالى خرج وإليه يعد فمعناه أن تنزيله وبدايته وظهوره منه عز وجل، وإليه يعود حكمه الذى هو العبادات من أداء الأوامر وانتهاء النواهى، لأجله تفعل وتترك، فالأحكام عائدة إليه عز وجل

وقيل: منه بدء حكمًا، وإليه يعود علمًا، وهو كلام الله فى صدور الحافظين وألسن الناطقين وفى أكف الكاتبين وملاحظة الناظرين ومصاحف أهل الإسلام وألواح الصبيان حيثما رؤى ووجد.

ترجمہ

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اسکی مخلوق نہیں ہے، جس طرح بھی اس کو پڑھا جائے، لکھا جائے، اور جس طرح بھی اس کی تلاوت کی جائے، اور جیسا بھی قاریوں کی قرات، تلفظ کرنے والوں کے تلفظ، اور حافظوں کی یادداشت سے اس میں جب بھی اختلاف ہو بہرحال یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے، اور اللہ تعالیٰ کی صفات ذاتیہ میں سے ہے، نہ اس میں حدوث ہے اور نہ تغیر و تبدل ہے، نہ اس میں کمی

www.waseemziyai.com

وپیشی ہوتی ہے نہ کسی انسان کے تالیف وتصنیف کا اس میں دخل ہے۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے نزول کا آغاز ہوا اور اسی کی طرف سے اس کا حکم لوٹے گا۔

حضرت سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قرآن کریم کی فضیلت تمام کتابوں پر ایسی ہے جیسے اللہ تعالیٰ کی فضیلت تمام مخلوق پر ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے نزول قرآن کریم کا آغاز ہوا اور اسی کی طرف سے اس کے حکم کا رجوع ہوگا۔

اس عبارت کا مطلب یہ ہے کہ قرآن کریم کا نزول اور اس کا ظہور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوا، اور قرآن کریم کے تمام احکام اور فرائض کی بجاآوری اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے۔ اور ممنوعات سے بچنا اوران کا ترک کرنا بھی اسی کے لئے ہے، اسی خیال کے تحت بعض حضرات کا کہنا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی کی طرف قرآن کریم کا ظہور حکم کے طور پر ہوا اور اسی کی طرف علم کے طور پر قرآن کریم کا رجوع ہوتا ہے۔

بہرحال قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا کلام ہے، حافظوں کے سینے میں پوشیدہ ہو یا حافظوں کی زبانوں پر یا لکھنے والوں کے ہاتھوں میں یا دیکھنے والوں کی نظر میں، مسلمانوں کے مصحفوں میں ہو یا بچوں کی تختیوں پر، جہاں بھی دیکھا جائے اور پایا جائے وہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔

جو شخص قرآن کو مخلوق کہے اس پر الامام الجیلانی کا فتویٰ

فمن زعم أنه مخلوق أو عبارته أو التلاوة غير المتلو، أو قال: لفظي بالقرآن مخلوق فهو كافر بالله العظيم، ولا يخالط ولا يؤاكل ولا يناكح ولا يجاور، بل يهجر ويهان، ولا يصلى خلفه، ولا تقبل شهادته، ولا تصح ولايته في نكاح وليه، ولا يصلى عليه إذا مات، فإن ظفر به استتيب ثلاثًا كالمرتد، فإن تاب وإلا قتل.

سئل الإمام أحمد بن حنبل رحمه الله عمن قال: لفظي بالقرين مخلوق فقال: كفر.

وقال رحمه الله فيمن قال: القرآن كلام الله ليس بمخلوق، والتلاوة مخلوقه، أو ألفاظنا بالقرآن مخلوقة: هو كافر.

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص قرآن کریم کو مخلوق سمجھتا ہے یا اس کی عبارت یا تلاوت کو قرآن نہیں کہتا یا یہ کہے کہ میرا قرآن کریم کو پڑھنا مخلوق ہے، اللہ تعالیٰ کی قسم! وہ شخص کافر ہے۔

☆......اس کے ساتھ میل جول رکھنا منع ہے۔ ☆......اس کے ساتھ کھانا پینا منع ہے۔ ☆......اس کے ساتھ نکاح جائز نہیں ہے۔ ☆......اس کا ہمسایہ بننا منع ہے، بلکہ اس کو بالکل چھوڑ دیا جائے۔ ☆......اس کے ساتھ کلام کرنا منع ہے۔ ☆......اس کی توہین کی جائے۔ ☆......اس کی امامت میں نماز پڑھنا منع ہے۔ ☆......اس کی گواہی بھی قبول نہیں کی جائے گی۔ ☆......اس کا ولی نکاح ہونا بھی جائز نہیں ہے۔ ☆......اس کے مرنے کے بعد اس کی نماز جنازہ بھی نہ پڑھی جائے۔ ☆......اگر اس کو قابو کرلیا جائے تو اس کو مرتد کی طرح تین بار توبہ کرائی جائے اگر توبہ کرلے تو ٹھیک ورنہ اس کو قتل

www.waseemziyai.com

کر دیا جائے۔

حضرت سیدنا امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے دریافت کیا گیا کہ جو شخص یہ کہے کہ میرا قرآن کو پڑھنا مخلوق ہے تو اس کا کیا حکم ہے؟

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے فرمایا: کہ وہ شخص کافر ہو گیا ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا ایک قول یہ بھی ہے

جو شخص کہتا ہے کہ قرآن کریم کلام اللہ ہے مخلوق نہیں ہے لیکن تلاوت قرآن کریم مخلوق ہے وہ بھی کافر ہو گیا۔

(الغنیۃ لطالبی طریق الحق عزوجل: عبدالقادر بن موسی بن عبداللہ بن جنکی دوست الحسنی، أبو محمد، محیی الدین الجیلانی (۱:۱۴۲)

اس پر احادیث کی شہادت

وروی عن أبی الدرداء رضی اللہ عنہ أنہ سأل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن القرآن فقال: (کلام اللہ غیر مخلوق.

وروی عن عبد اللہ بن عبد الغفار وکان مولی لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عتاقۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: (إذا ذکر القرآن فقولوا: کلام اللہ غیر مخلوق، فمن قال مخلوق فھو کافر.

وعن ابن مسعود وابن عباس رضی اللہ عنھم أنھما فسرا قولہ عز وجل: ﴿قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا غَیْرَ ذِیْ عِوَجٍ لَّعَلَّھُمْ یَتَّقُوْنَ ﴾(الزمر: ۲۸)أنہ غیر مخلوق.

ترجمہ

حضرت سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے قرآن کریم کے بارے میں دریافت کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالی کا کلام ہے، مخلوق نہیں ہے۔

حضرت سیدنا عبداللہ بن عبدالغفار رضی اللہ عنہ جو کہ رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام تھے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالی کو یاد کیا جائے یعنی قرآن کریم کی تلاوت کی جائے تو تم کہو: اللہ تعالی کا کلام ہے مخلوق نہیں ہے۔ جس نے اس کو مخلوق کہا وہ کافر ہے۔

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے قرآن کریم کی اس آیت مبارکہ

﴿قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا غَیْرَ ذِیْ عِوَجٍ لَّعَلَّھُمْ یَتَّقُوْنَ ﴾(الزمر: ۲۸)

ترجمہ کنز الایمان: عربی زبان کا قرآن جس میں اصلاً کجی نہیں کہ کہیں وہ ڈریں۔

لفظ ذی عوج کی تفسیر میں فرمایا کہ یہ غیر مخلوق ہے۔

اہل اسلام کا اجماع

وأجمع المسلمون علی أن من قرأ فاتحۃ الکتاب فی صلاۃ إنہ قارء کتاب اللہ، وأن من حلف أنہ لا یتکلم فقرأ القرآن لم یحنث، فدل علی أنہ لیس بعبارۃ.

www.waseemziyai.com

وقال النبی صلی الله علیه وسلم فی حدیث معاویة بن الحکم رضی الله عنه (إن صلاتنا هذه لا یصلح فیها شیء من کلام الآدمیین، إنما هی القراء ة، والتسبیح، والتهلیل، وتلاوة القرآن.

فأخبر أن تلاوة القرآن هی القرآن، فعلم بذلک أن التلاوة هی المتلو، والله تعالی، ورسوله صلی الله علیه وسلم أمر المؤمنین بالقراء ة فی الصلاة، ونهیا عن الکلام، فلو کانت قراء تنا کلامنا لا کلام الله لکنا مرتکبین للنهی فی الصلاة.

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

☆......کہ اہل اسلام کا اس پر اجماع ہے کہ جس نے نماز میں سورۃ فاتحہ پڑھی ہے اس کو کتاب اللہ کا قاری کہا جائے گا۔☆......جس نے یہ قسم کھائی تھی کہ وہ بات نہ کرے گا پھر اس نے قرآن کریم کی تلاوت کی تو اس پر اس قسم توڑنے کا جرم عائد نہیں ہوگا۔

یہ تمام امور بتاتے ہیں کہ قرآن کریم انسانی عبارت نہیں ہے، حضرت سیدنا معاویہ بن حکیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہماری اس نماز میں نمازیوں کا کوئی کلام درست نہیں ہے، نماز تو صرف قرآن کریم کی تلاوت، تسبیح تہلیل کا نام ہے۔

اس حدیث شریف میں رسول اللہ ﷺ نے تلاوت قرآن کریم کو قرآن کریم فرمایا ہے، اس سے معلوم ہوا کہ تلاوت اور متلو جس کو تلاوت کیا جائے دونوں ایک ہی ہے، اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ نے مسلمانوں کو نماز میں قرات کرنے کا حکم دیا ہے اور بات کرنے سے منع کیا ہے اگر ہماری قرات ہمارا کلام ہو اور اللہ تعالی کا کلام نہ ہو تو پھر ہم نماز کے دوران اس فعل کے کرنے والے ہوں گے جس سے نماز میں منع کیا گیا ہے۔

چوتھی فصل

ایمان اور اسلام

ایمان اور اس کی تعریف اور اس کے احکامات

ونعتقد أن الإیمان قول باللسان، ومعرفة بالجنان، وعمل بالأرکان، یزید بالطاعة وینقص بالعصیان، ویقوی بالعلم ویضعف بالجهل، وبالتوفیق یقع.

کما قال الله عز وجل ﴿وَ اِذَا مَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ فَمِنْهُمْ مَّنْ یَّقُوْلُ اَیُّکُمْ زَادَتْهُ هٰذِهٖۤ اِیْمَانًا فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فَزَادَتْهُمْ اِیْمَانًا وَّهُمْ یَسْتَبْشِرُوْنَ﴾ (رقم الآیة: ١٢٤) وما جاز علیه الزیادة جاز علیه النقصان وقال تعالی: ﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُکِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَ اِذَا تُلِیَتْ عَلَیْهِمْ اٰیٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِیْمَانًا وَّعَلٰی رَبِّهِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ﴾ سورة الانفال: رقم الآیة: ٢) وقوله عز وجل ﴿لِیَسْتَیْقِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ وَ یَزْدَادَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا

www.waseemziyai.com

اِيْمٰنًا ﴾سورة المدثر :رقم الآية : ۳۱)

وما روى عن ابن عباس وأبى هريرة وأبى الدرداء رضى الله عنهم، أنهم قالوا:الإيمان يزيد وينقص وغير ذلك مما يطول شرحه.

وقد أنكرت الأشعرية زيادة الإيمان ونقصانه وهو فى اللغة تصديق القلب المتضمن للعلم بالمصدق به، وهو فى الشريعة:التصديق؛ وهو العلم بالله وصفاته مع جميع الطاعات الواجبات منها والنوافل واجتناب الزلات والمعاصى.

ويجوز أن يقال الإيمان:هو الدين والشريعة والملة؛ لأن الدين هو ما يدان به من الطاعات مع اجتناب المحظورات والمحرمات، وذلك هو صفة الإيمان.

ترجمہ

ہمارا عقیدہ ہے کہ زبان سے اقرار کرنا۔دل سے یقین کرنا اور ارکان پر عمل کرنے کا نام ایمان ہے۔اطاعت سے ایمان بڑھتا ہے اور معصیت سے کم ہوتا ہے،علم سے ایمان میں قوت آتی ہے اور جہالت سے ایمان کمزور ہوتا ہے،اور اللہ تعالی کی توفیق سے وقوع پذیر ہوتا ہے۔

اللہ تعالی کا فرمان عالی شان ہے

﴿وَ اِذَا مَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ اَيُّكُمْ زَادَتْهُ هٰذِهٖٓ اِيْمٰنًا فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَزَادَتْهُمْ اِيْمٰنًا وَّهُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ﴾(رقم الآية:۱۲۴)

اور جب کوئی سورت اترتی ہے تو ان میں کوئی کہنے لگتا ہے کہ اس نے تم میں کس کے ایمان کو ترقی دی تو وہ جو ایمان والے ہیں ان کے ایمان کو اس نے ترقی دی اور وہ خوشیاں منا رہے ہیں۔

﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَ اِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمٰنًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ﴾(سورة الانفال :رقم الآية : ۲)

ایمان والے وہی ہیں کہ جب اللہ کو یاد کیا جائے تو ان کے دل ڈر جائیں اور جب اُن پر اس کی آیتیں پڑھی جائیں ان کا ایمان ترقی پائے اور اپنے رب ہی پر بھروسہ کریں۔

﴿لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَ يَزْدَادَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِيْمٰنًا﴾(سورة المدثر :رقم الآية : ۳۱)

اس لئے کہ کتاب والوں کو یقین آئے اور ایمان والوں کا ایمان بڑھے۔

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت سیدنا ابوھریرہ اور حضرت سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایمان کم بھی ہوتا ہے اور زیادہ بھی ہوتا ہے۔

اس سلسلے میں اس کے علاوہ اور بھی اقوال ہیں

جن کا بیان کرنا مضمون کی طوالت کا باعث ہے،جب کہ اشاعرہ کہتے ہیں کہ ایمان میں کمی وبیشی نہیں ہوتی۔

www.waseemziyai.com

ایمان کی تعریف

لغت میں ایمان کے معنی: جس سے کسی چیز کے تصدیق کرنے اور جس پر یقین ہو اس کو حاصل کرنے کے ہیں، شریعت میں ایمان کا معنی

☆...... پہلا جز: اللہ تعالی کے وجود کا یقین کرنا۔☆...... دوسرا جز: اللہ تعالی کے اسماء وصفات کو پہچاننا اور ان پر یقین رکھنا۔☆...... تیسرا جز: فرائض وواجبات ونوافل ادا کرنا۔☆...... چوتھا جز: گناہوں اور معاصی سے اجتناب کرنا۔

اگر ایمان کو مذہب وشریعت وملت سے موسوم کیا جائے تو جائز ہے اس لئے کہ دین وہی ہے جس کی اتباع کی جائے اور طاعات کے ساتھ محرمات وممنوعات سے اجتناب کیا جائے، یہی ایمان ہے۔

اسلام کی تعریف اور اس کے احکامات

وأما الإسلام: فهو من جملة الإيمان وكل إيمان إسلام، وليس كل إسلام إيمانًا.

لأن الإسلام هو بمعنى الاستسلام والانقياد وكل مؤمن مستسلم منقاد لله تعالى وليس كل مسلم مؤمنًا بالله، لأنه قد يسلم مخافة السيف.

فالإيمان اسم يتناول مسميات كثيرة، أفعالًا وأقوالًا، فيعم جميع الطاعات.

والإسلام عبارة عن الشهادتين مع طمأنينة القلب والعبادات الخمس.

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

اسلام کی تعریف ایمان کے ساتھ اگرچہ کی جاسکتی ہے، کیونکہ ہر ایمان یقیناً اسلام ہے لیکن ہر اسلام ایمان نہیں ہے، اسلام کے معنی مطیع وفرماں بردار ہونے کے ہیں، ہر مومن احکام الٰہی کا مطیع وفرماں بردار ہے لیکن ہر مسلمان اللہ تعالی کی ذات پر ایمان رکھنے والا نہیں ہے، کیونکہ بعض مسلمان تلوار کے خوف سے اسلام قبول کر لیتے ہیں۔

ایمان کا لفظ بہت سی قولی وفعلی صفات پر حاوی ہے، اسکے دائرے میں اللہ تعالی کی تمام عبادتیں شامل ہیں، لفظ اسلام کا مطلب ہے زبان سے کلمہ شہادت ادا کرنا اور دل سے اس کی تصدیق کرنا اور پانچوں نمازیں ادا کرنا۔

امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کی رائے

وقد أطلق الإمام أحمد بن حنبل رحمه الله أن الإيمان غير الإسلام، فذهب إلى الحديث المروى عن ابن عمر رضى الله عنهما أنه قال: حَدَّثَنِي أَبِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ، إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ، شَدِيدُ سَوَادِ الشَّعَرِ، لَا يُرَى عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ، وَلَا يَعْرِفُهُ مِنَّا أَحَدٌ، حَتَّى جَلَسَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ إِلَى رُكْبَتَيْهِ، وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلَى فَخِذَيْهِ، وَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ أَخْبِرْنِي عَنِ الْإِسْلَامِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْإِسْلَامُ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَتُقِيمَ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ، وَتَصُومَ رَمَضَانَ،

www.waseemziyai.com

وَتَحُجَّ الْبَيْتَ إِنِ اسْتَطَعْتَ إِلَيْهِ سَبِيلًا، قَالَ: صَدَقْتَ، قَالَ: فَعَجِبْنَا لَهُ يَسْأَلُهُ، وَيُصَدِّقُهُ، قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِيمَانِ، قَالَ: أَنْ تُؤْمِنَ بِاللهِ، وَمَلَائِكَتِهِ، وَكُتُبِهِ، وَرُسُلِهِ، وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ، قَالَ: صَدَقْتَ، قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِحْسَانِ، قَالَ: أَنْ تَعْبُدَ اللهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ، قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ السَّاعَةِ، قَالَ: مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنْ أَمَارَتِهَا، قَالَ: أَنْ تَلِدَ الْأَمَةُ رَبَّتَهَا، وَأَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُونَ فِي الْبُنْيَانِ، قَالَ: ثُمَّ انْطَلَقَ فَلَبِثْتُ مَلِيًّا، ثُمَّ قَالَ لِي: يَا عُمَرُ أَتَدْرِي مَنِ السَّائِلُ؟ قُلْتُ: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: فَإِنَّهُ جِبْرِيلُ أَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِينَكُمْ.

فقد فرق جبريل عليه السلام بين الإسلام والإيمان بسؤالين فأجاب النبي صلى الله عليه وسلم عنهما بجوابين مختلفين فذهب الإمام أحمد رضي الله عنه إلى حديث الأعرابي حيث قال: (يا رسول الله أعطيت فلانًا ومنعتني فقال له النبي: صلى الله عليه وسلم ذلك مؤمن فقال الأعرابي: وأنا مؤمن: فقال له النبي صلى الله عليه وسلم: أو مسلم أنت؟

وذهب أيضًا إلى قول الله تعالى:

قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَ لٰكِنْ قُوْلُوْۤا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمٰنُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَ اِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَيْـًٔا اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴾سورة الحجرات :رقم الآية ١٤)

ترجمہ

حضرت سیدنا امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ نے ایمان کو اسلام سے الگ قرار دیا ہے حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا، ہم میں سے کوئی شخص اس کو نہیں پہچانتا تھا وہ شخص آتے ہی رسول اللہ ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا اور اپنے زانو کو رسول اللہ ﷺ کے زانوں کے ساتھ ملا کر بیٹھ گیا، اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں گھٹنوں پر رکھ دیئے اور عرض کی: اے محمد ﷺ! اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ اسلام کیا ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے جواب دیا: اسلام یہ ہے کہ تو کلمہ شہادت پڑھے یعنی اشهدُ أنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ الله کہے اور نماز پنجگانہ ادا کرتا رہے، اور زکوۃ ادا کرے اور رمضان کے روزے رکھے، طاقت ہو تو حج بھی ادا کرے۔ یہ سن کر اس شخص نے عرض کیا: اے محمد ﷺ! آپ نے سچ فرمایا ہے۔ اس کے جواب سے لوگ بڑے حیران ہوئے کہ خود ہی سوال کرتا ہے اور خود تصدیق کرتا ہے۔ اس نے پھر عرض کیا: اے محمد ﷺ! مجھے ایمان کے متعلق بتائیے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایمان یہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں، اور اس کی کتابوں، اس کے نبیوں، قیامت اور نیکی اور بدی کی تقدیر پر ایمان لائے۔ اس نے عرض کیا: آپ ﷺ نے سچ فرمایا: اس نے پھر عرض کیا: اے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ! احسان کیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے اس کو جواب دیا: احسان یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اس طرح کہ تم اس کو دیکھ رہے ہو، اگر ایسا نہ ہو سکے تو دل میں یہ ضرور یقین کرو کہ اللہ تعالیٰ تم کو دیکھ رہا ہے۔ اس نے پھر عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ قیامت کے دن کا حال بیان فرمائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کو جواب دیا: قیامت کا حال جس سے دریافت کیا جارہا ہے وہ دریافت کرنے والے سے زیادہ قیامت کا حال نہیں جانتا۔ اس نے پھر عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! قیامت کی کچھ نشانیاں ہی بیان فرمادیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کی علامتوں میں سے ہے کہ لونڈیاں

www.waseemziyai.com

اپنے آقاؤں کو جنیں گی اور مفلس لوگ پاؤں سے ننگے بدن سے برہنہ بکریوں کے چرانے والے، عالیشان محلات میں فخر کرتے ہوئے نظر آئیں گے۔ راوی فرماتے ہیں کہ اس کے بعد ہم کچھ دیر رکے رہے، رسول اللہ ﷺ نے کچھ دیر کے بعد مجھ سے فرمایا: عمر! جانتے ہوئے یہ سائل کون تھا؟ میں نے عرض کیا: اللہ تعالی اور اس کا رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ جبریل امین علیہ السلام تھے، اور تم لوگوں کو دین سکھانے آئے تھے۔

امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث شریف میں حضرت سیدنا جبرائیل علیہ السلام نے ایمان اور اسلام کے متعلق الگ الگ سوال کر کے دونوں میں فرق واضح کر دیا۔

چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے دونوں سوالوں کے الگ الگ جوابات ارشاد فرمائے۔ امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کے پیش نظر ایک اعرابی والی حدیث بھی تھی۔ ایک اعرابی نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے فلاں کو عطا کیا اور مجھے منع فرما دیا۔ اس کے سوال پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ مومن تھا۔ اعرابی نے عرض کیا: میں بھی تو مومن ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم مسلم ہوں۔

امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ اس ارشاد باری تعالی کو بھی سند کے طور پر پیش کرتے ہیں

قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَ لٰكِنْ قُوْلُوْۤا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمٰنُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَ اِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَيْـًٔا اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴾سورة الحجرات :رقم الآية ١٤)

گنوار بولے ہم ایمان لائے تم فرماؤ تم ایمان تو نہ لائے ہاں یوں کہو کہ ہم مطیع ہوئے اور ابھی ایمان تمہارے دلوں میں کہاں داخل ہوا اور اگر تم اللہ تعالی اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرو گے تو تمہارے کسی عمل کا تمہیں نقصان نہ ہوگا بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

ایمان میں اضافے کے آٹھ اسباب

واعلم أن زيادة الإيمان: إنما تكون على التحقيق بعد أداء الأوامر والتهاء النواهى بالتسليم فى القدر، وترك الاعتراض على الله عز وجل فى فعله فى خلقه، وترك الشك فى وعده فى الأقسام والرزق وفى الثقة به، والتوكل عليه، والخروج من الحول والقوة والصبر على البلاء والشكر على النعماء، والتنزيه للحق، وترك التهمة له عز وجل فى سائر الأحوال، وأما بمجرد الصلاة والصوم فلا.

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

ایمان میں اضافہ صرف نماز و روزہ سے نہیں ہوتا بلکہ قلبی یقین کے بعد

☆......اللہ تعالی کے اوامر و نواہی کی پابندی کرنا۔ ☆......تقدیر الہی کو ماننا۔ ☆......اللہ تعالی کے کسی فعل پر اعتراض نہ کرنا۔ ☆......اللہ تعالی نے تقسیم رزق کا جو وعدہ فرمایا ہے اس پر اعتماد رکھنا اور شک نہ کرنا۔ ☆......اللہ تعالی کی ذات پر بھروسہ رکھنا۔ ☆......اپنی طاقت و قوت پر تکیہ نہ کرنا۔ ☆......مصیبتوں پر صبر اور نعمتوں پر شکر بجالانا۔ ☆......اللہ تعالی کو تمام عیوب سے

www.waseemziyai.com

پاک جاننا اور اس پر کسی حال میں کسی قسم کی تہمت نہ لگانا۔

ایمان کے مخلوق ہونے یا نہ ہونے کے متعلق امام الجیلانی کا نظریہ

وسئل الإمام أحمد رحمه الله عن الإيمان أمخلوق هو أم غير مخلوق؟ فقال: من قال إن الإيمان مخلوق فقد كفر؛ لأن في ذلك إيهامًا وتعريضًا بالقرآن، ومن قال إنه غير مخلوق فقد ابتدع؛ لأن في ذلك إيهام أن إماطة الأذى عن الطريق وأفعال الأركان غير مخلوقة فقد أنكر على الطائفتين.

وذكر في الحديث أن النبي: صلى الله عليه وسلم: قال: (الإيمان بضع وسبعون خصلة، أفضلها قول: لا إله الله، وأدناها إماطة الأذى عن الطريق.

وإنما كفر القائل بخلق القرآن، وبدع الآخر لأن مذهبه رحمه الله مبني على أن القرآن إذا لم ينطق بشيء ولم يرو في السنة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم شيء فانقرض عصر الصحابة ولم ينقل أحد منهم قولًا، فالكلام فيه بدعة وحدث.

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ سے کسی نے سوال کیا: ایمان مخلوق ہے یا غیر مخلوق؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس نے ایمان کو مخلوق کہا وہ کافر ہے کیونکہ ایسا کہنے والا لوگوں کو وہم میں مبتلاء کرتا ہے کیونکہ اس قول سے قرآن کریم کے مخلوق ہونے کا وہم پیدا ہوتا ہے، اور اس میں قرآن کریم کے ساتھ ابہام اور تعرض ہے۔ جو یہ کہے کہ ایمان غیر مخلوق ہے وہ بدعتی و بدمذہب ہے اس لئے کہ اس قول سے یہ وہم ہوتا ہے کہ راستے سے اذیت دینے والی چیز کو ہٹانا اور اعضاء کے تمام افعال غیر مخلوق ہیں۔

اس طرح اس جواب سے امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ نے ایک حدیث شریف بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایمان کی ستر سے کچھ زیادہ خصلتیں ہیں، جن میں سب سے افضل کلمہ توحید اور سب سے ادنی خصلت راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا ہے۔

امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کا مسلک یہ ہے کہ جس چیز کا ذکر نہ قرآن کریم میں ہو اور نہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث شریف میں ہو اور نہ ہی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے کوئی اس طرح کی بات ثابت ہو اس میں اپنی طرف سے رائے دینا بدعت ہے اور دین میں نئی بات پیدا کرنا ہے۔

بندوں کے افعال کا خالق کون؟

ونعتقد أن أفعال العباد خلق الله عز وجل وكسب لهم خيرها وشرها، حسنها وقبيحها ما كان منها طاعة ومعصية، لا على معنى أنه أمر بالمعصية، لكن قضى بها وقدرها، وجعلها على حسب قصده.

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ بندے کے تمام اعمال اللہ تعالی کے پیدا کردہ ہیں، اور ان کے کمائے ہوئے ہیں، خواہ نیک ہوں یا بد، اچھے ہوں یا برے جو اعمال طاعت و معصیت کے ہیں اس کا یہ مطلب

www.waseemziyai.com

نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے برائی کا حکم دیا ہے بلکہ یہ معنی ہے اللہ تعالیٰ نے کسی کے گناہگار ہونے کا فیصلہ فرمادیا اور ان کے قصد وارادے کو ان کے افعال مقدر کے مطابق کردیا ہے۔

گناہ کرنے سے مسلمان کافر نہیں ہوتا

ویعتقد أن المؤمن وإن أذنب ذنوبًا كثيرة من الكبائر والصغائر لا يكفر بها وإن خرج من الدنيا بغير توبة إذا مات على التوحيد والإخلاص، بل يرد أمره إلى الله عز وجل إن شاء عفا عنه وأدخله الجنة، وإن شاء عذبه وأدخله النار، فلا يدخل بين الله تعالى وبين خلقه ما لم يخبرنا الله بمصيره.

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارا بھی یہی عقیدہ ہے کہ مومن کتنے ہی گناہ کرے خواہ صغیرہ یا کبیرہ مگر وہ کافر نہیں ہوتا، خواہ توبہ کرے بغیر ہی مرجائے بشرطیکہ توحید وایمان کو ترک نہ کیا ہو۔
اس صورت میں اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہوگا، وہ چاہے تو بخش دے اور جنت میں داخل فرمادے اور چاہے تو اس کو دوزخ میں ڈال کر سزا دے، لہٰذا تمھیں اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے درمیان دخل نہیں دینا چاہئے جب تک کہ اللہ تعالیٰ اس کے انجام کی خبر خود نہ دے۔

گناہگار مومن جہنم میں ہمیشہ نہیں رہے گا

ونعتقد أن من أدخله الله النار بكبيرته مع الإيمان فإنه لا يخلد فيها، بل يخرجه منها. فأن النار فى حقه كالسجن فى الدنيا فيستوفي منه بقدر كبيرته وجريمته، ثم يخرج برحمة الله تعالى ولا يخلد فيها، ولا تلفح وجهه النار ولا تحرق أعضاء السجود منه، لان ذلك محرم على النار، ولا ينقطع طمعه من الله عز وجل فى كل حال مادام فى النار حتى يخرج منها فيدخل الجنة، ويعطى الدرجات على قدر طاعته التى كانت له فى الدنيا.

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جس مومن کو گناہ کبیرہ کی وجہ سے دوزخ میں داخل کرے گا تو وہ دوزخ میں ہمیشہ نہیں رہے گا بلکہ سزا کی مدت پوری ہونے کے بعد دوزخ سے نکال لیا جائے گا۔
دوزخ اس کے لئے جیل کی طرح ہوگی، بقدر گناہ رہنے کے بعد رہائی مل جائے گی، اس کے چہرے پر آگ کی لپٹ نہیں پہنچے گی، اس کے اعضاء سجود کو آگ نہیں جلائے گی، یہ اعضاء آگ پر حرام کردیئے گئے ہیں۔ جب تک وہ دوزخ میں رہے گا اللہ تعالیٰ سے اس کی امید نہیں ٹوٹے گی، آخر کار وہ دوزخ سے نکل کر جنت میں داخل ہوجائے گا، دنیا میں اس نے جیسی اور جس قدر اطاعت کی ہوگی اسی کے موافق اس کو جنت میں درجات دیے جائیں گے۔

قضاء قدر کا بیان

وينبغى أن يؤمن بخير القدر وشره، وحلو القضاء ومره. وأن ما أصابه لم يكن ليخطئه بالحذر، وما أخطاه

www.waseemziyai.com

من الأسباب لم يكن ليصيبه بالطلب، وأن جميع ما كان فى سالف الدهور والأزمان، وما يكون، إلى يوم البعث والنشور بقضاء الله وقدره المقدور، وأنه لا محيص لمخلوق من القدر المقدور الذى خط فى اللوح المسطور، وأن الخلائق لو جهدوا أن ينفعوا المرء بما لم يقضه الله تعالى لم يقدروا عليه، ولو جهدوا أن يضروه لم يقضه الله عليه لم يستطيعوا.

كما ورد فى خبر ابن عباس رضى الله عنهما قال، قال الله تعالى ﴿وَ اِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَ ۚ وَ اِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ ؕ يُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ﴾ (يونس: رقم الآية: ۱۰۷)

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارا عقیدہ ہے کہ جو کچھ گزشتہ کل تک ہوا وہ اللہ تعالیٰ کی قضاء قدر سے ہوا، اور جو کچھ آئندہ قیامت تک ہوگا وہ بھی قضاء قدر سے ہی ہوگا، لوح محفوظ میں اللہ تعالیٰ نے جو تقدیر لکھ دی ہے اس سے کوئی بھی فرد بھاگ نہیں سکتا۔ سخت کوشش کے بعد بھی کوئی شخص قضائے الٰہی کے خلاف کسی کو نہ نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ ہی فائدہ۔

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَ اِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَ ۚ وَ اِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ ؕ يُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ﴾ (يونس: رقم الآية: ۱۰۷)

ترجمہ کنز الایمان:

اور اگر تجھے اللہ تعالیٰ کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کو کوئی ٹالنے والا نہیں اس کے سوا اور اگر تیرا بھلا چاہے تو اس کے فضل کے رد کرنے والا کوئی نہیں۔ اسے پہنچاتا ہے اپنے بندوں پر جسے چاہے اور وہی بخشنے والا مہربان ہے۔

تین احادیث مبارکہ مسئلہ تقدیر میں

حدیث اول

عبد الله بن مسعود قال: ثنا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ: إِنَّ أَحَدَكُمْ يَمْكُثُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا ثُمَّ يَكُونُ عَلَقَةً مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ مَلَكًا بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ فَيَكْتُبُ عَمَلَهُ وَأَجَلَهُ وَرِزْقَهُ وَشَقِيًّا أَمْ سَعِيدًا ثُمَّ يَنْفُخُ فِيهِ الرُّوحَ فَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتَّى مَا يَكُونَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتَّى مَا يَكُونَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أهل النار فَيَدْخُلَ النَّارِ.

ترجمہ

حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے ہر ایک کی تخلیق اس طرح ہوئی ہے

www.waseemziyai.com

کہ چالیس دن ماں کے پیٹ میں بصورت نطفہ رہتا ہے، پھر اتنی ہی مدت وہ منجمد خون کی صورت میں رہتا ہے، پھر اتنی ہی مدت گوشت کے لوتھڑے کی شکل میں رہتا ہے، پھر اس کے بعد اللہ تعالی فرشتے کو ان چار باتوں کے ساتھ اس کے پاس بھیجتا ہے۔

☆......رزق ☆......عمل ☆......سعادت ☆......شقاوت

انسان عمر بھر دوزخیوں والے عمل کرتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور دوزخ کے درمیان ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے، اچانک اللہ تعالی کی تقدیر کا لکھا غالب آ جاتا ہے، اور وہ جنتیوں کے کام کر کے جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔

اسی طرح آدمی عمر بھر جنتیوں والے کام کرتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور جنت کے درمیان صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے اچانک تقدیر کا لکھا غالب آ جاتا ہے اور وہ دوزخیوں کے کام کر کے دوزخ میں داخل ہو جاتا ہے۔

(الحنائیات أبو القاسم الحسین بن محمد بن إبراهیم بن الحسین الدمشقی ،الحنائی (۲:۱۰۶٦)(أضواء السلف)

حدیث ثانی

وعن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة رضى الله عنها عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه قال: إن الرجل ليعمل بعمل أهل الجنة وإنه لمكتوب في الكتاب أنه من أهل النار فإذا كان عند موته تحول فعمل بعمل أهل النار، فمات فدخل النار، وإن الرجل ليعمل بعمل أهل النار وإنه لمكتوب في الكتاب أنه من أهل الجنة، فإذا كان قبل موته عمل بعمل أهل الجنة، فمات فدخل الجنة.

ترجمہ

حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک شخص اہل جنت جیسے کام کرتا ہے مگر لوح محفوظ میں اس کے مقدر میں دوزخ لکھی ہوتی ہے، چنانچہ موت کے قریب پہنچ کر وہ دوزخیوں والے کام کرنے لگ جاتا ہے اور جنتیوں والے کاموں سے پھر جاتا ہے، یہاں تک کہ اس حال میں مر کر دوزخ میں پہنچ جاتا ہے۔

اور کسی کے مقدر میں لکھا ہوتا ہے کہ یہ جنتی ہے، مگر وہ دوزخیوں والے کام کرتا ہے، پھر جب وہ مرنے کے قریب پہنچتا ہے تو ان کاموں کو ترک کر کے اہل جنت جیسے کام کرنے لگ جاتا ہے، یہاں تک کہ اس حال میں وہ مر کر جنت میں چلا جاتا ہے۔

حدیث ثالث

عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ذَاتَ يَوْمٍ جَالِسًا وَفِي يَدِهِ عُودٌ يَنْكُتُ بِهِ، فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: مَا مِنْكُمْ مِنْ نَفْسٍ إِلَّا وَقَدْ عُلِمَ مَنْزِلُهَا مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ فَلِمَ نَعْمَلُ؟ أَفَلَا نَتَّكِلُ؟ قَالَ: لَا، اعْمَلُوا، فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ.

ترجمہ

حضرت سیدنا مولا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک بار ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر تھے، رسول اللہ ﷺ اپنے عصا کے ساتھ زمین کریدر ہے تھے، اچانک سر مبارک اٹھا کر فرمایا: کوئی ایسا نہیں ہے جس کی جگہ دوزخ یا جنت میں مقرر نہ ہو چکی ہو۔ یہ سن کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! کیا ہم متوکل ہو جائیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عمل کرو جس کے لئے اس

www.waseemziyai.com

کو پیدا کیا گیا ہے وہ اس پر آسان کر دیا گیا ہے۔

(صحیح مسلم: مسلم بن الحجاج أبو الحسن القشیری النیسابوری)(۴:۲۰۴۰)

پانچویں فصل

رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالی کا دیدار کیا ہے

رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالی کا دیدار کیا ہے

ونؤمن بأن النبی صلی اللہ علیہ وسلم رأی ربہ عز وجل لیلۃ الإسراء بعینی رأسہ لا بفؤادہ ولا فی المنام. لما روی جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما أنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی قولہ تعالی: ﴿وَلَقَدْ رَاٰہُ نَزْلَۃً اُخْرٰی﴾(النجم: رقم الآیۃ: ۱۳) قال: رأیت ربی جل اسمہ مشافھۃ لاشک فیہ، وفی قولہ تعالی: ﴿عِنْدَ سِدْرَۃِ الْمُنْتَھٰی﴾(النجم: رقم الآیۃ: ۱۴) قال: رأیتہ عند سدرۃ المنتھی حتی تبین لی نور وجھہ.

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارا یہ ایمان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے معراج کی رات اپنے رب تعالی کو جسمانی آنکھوں سے دیکھا دل کی آنکھوں سے نہیں اور نہ ہی خواب میں۔ حضرت سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی

﴿وَلَقَدْ رَاٰہُ نَزْلَۃً اُخْرٰی﴾(النجم: رقم الآیۃ: ۱۳)

ترجمہ کنز الایمان: اور انہوں نے تو وہ جلوہ دو بار دیکھا کی تشریح میں فرمایا: میں نے اپنے رب تعالی کو روبرو دیکھا اس میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے، اور

﴿عِنْدَ سِدْرَۃِ الْمُنْتَھٰی﴾(النجم: رقم الآیۃ: ۱۴)

ترجمہ کنز الایمان: سدرۃ المنتہی کے پاس۔ کی تفسیر میں فرمایا: میں نے اس کو سدرۃ المنتہی کے پاس دیکھا یہاں تک کہ رب تعالی کے چہرے کا نور میرے سامنے ظاہر ہوا۔

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت

www.waseemziyai.com

وقال ابن عباس رضی الله عنهما فی قوله: عز وجل ﴿وَمَا جَعَلْنَا الرُّءْيَا الَّتِيْٓ اَرَيْنٰكَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ﴾ (الإسراء: ٦٠) هی رؤیا عین رأیها النبی صلی الله علیه وسلم لیلة أسری به.

ترجمہ

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اس آیت مبارکہ
﴿وَمَا جَعَلْنَا الرُّءْيَا الَّتِيْٓ اَرَيْنٰكَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ﴾ (الإسراء: ٦٠):
یعنی ہم نے جو آپ کو خواب دیکھایا ہے اس سے ہم نے لوگوں کا امتحان لیا ہے۔
کی تفسیر میں فرمایا: کہ رویا سے مراد آنکھوں سے دیکھنا ہے جو معراج کی رات رسول اللہ ﷺ کو دیکھایا گیا۔

کیا تم اس پر تعجب کرتے ہو؟

حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، ثنا أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: أَتَعْجَبُونَ أَنْ تَكُونَ الْخُلَّةُ لِإِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَالْكَلَامُ لِمُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَالرُّؤْيَةُ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ کیا تم اس پر تعجب کرتے ہو کہ خلت (دوستی) حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو ملی، حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کلام کا شرف ملا اور رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ کا دیدار حاصل ہوا۔
(السنن الکبری: أبو عبدالرحمن أحمد بن شعیب بن علی الخراسانی، النسائی) (۱۰:۲۷۶) (مؤسسۃ الرسالۃ بیروت)

اللہ تعالیٰ کا دیدار دو بار ہوا

وقال ابن عباس رضی الله عنهما رأی محمد صلی الله علیه وسلم ربه عز وجل بعینیه مرتین.

ترجمہ

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کو اپنے سر کی آنکھوں سے دو بار دیکھا۔

الامام عبدالقادر الجیلانی کے نزدیک حدیث عائشہ کا جواب

ولا یعارض هذا ما روی عن عائشة رضی الله عنها من إنکار ذلک، لأنه نفی وهذا إثبات فقدم عند الاجتماع لأن النبی صلی الله علیه وسلم أثبت لنفسه الرؤیة.

ترجمہ

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی مذکورہ بالا روایت ام المومنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی اس حدیث شریف کے خلاف نہیں ہے جس میں رویت (دیدار) کا انکار ہے، کیونکہ اس میں نفی ہے اور مذکورہ بالا حدیث شریف میں اثبات ہے، مثبت کو بالعموم منفی پر مقدم رکھا جاتا ہے اور رسول اللہ ﷺ نے دیدار کا اثبات خود اپنے لئے کیا ہے۔
(الغنیۃ لطالبی طریق الحق عز وجل عبدالقادر بن موسیٰ بن عبداللہ بن جنگی دوست الحسنی، أبو محمد، محیی الدین الجیلانی) (۱:۱۴۲)

ایک بار نہیں گیارہ بار دیدار کیا ہے

www.waseemziyai.com

وقال أبو بكر بن سليمان رأى محمد صلى الله عليه وسلم ربه إحدى عشرة مرة، منها بالسنة تسع مرات في ليلة المعراج حين كان يتردد بين موسى عليه السلام وبين ربه عز وجل يسأله أن يخفف عن أمته الصلاة فنقص خمسًا وأربعين صلاة في تسع مقامات ومرتين بالكتاب.

ترجمہ

حضرت سیدنا ابوبکر بن سلیمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے رب تعالی کا دیدار گیارہ بار کیا ہے نو بار دیکھنے کا ثبوت احادیث شریفہ سے ہے، جبکہ معراج کی شب آپ ﷺ کا نمازوں کی تخفیف کے لئے موسی علیہ السلام اور اللہ تعالی کے درمیان آنا جانا ہوا اور پچاس وقت کی نماز کے بجائے پانچ وقت کی نماز فرض کی گئی، اور دوبار اللہ تعالی کا دیدار قرآن مجید سے ثابت ہوا۔

منکرنکیر

ونؤمن بأن منكرًا ونكيرًا إلى كل أحد ينزلان سوى النبيين.

فيسألانه ويمتحنانه عما يعتقده من الأديان، وهما يأتيان القبر، فيرسل فيه الروح، ثم يقعد، فإذا سئل سلت روحه بلا ألم.

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارا ایمان ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام کے سوا ہر شخص کے پاس قبر میں منکر نکیر آتے ہیں مردے میں روح ڈالی جاتی ہے اور منکر نکیر اس سے سوال کرکے اس کا امتحان لیتے ہیں کہ وہ کس دین کا معتقد تھا؟، مردے کو اٹھا کر بٹھایا جاتا ہے، جب سوال ختم ہوجاتے ہیں تو اس کی روح بغیر تکلیف کے پھر قبض کرلی جاتی ہے۔

(الغنية لطالبی طريق الحق عز وجل عبدالقادر بن موسى بن عبدالله بن جنكی دوست الحسنی، أبو محمد، محيی الدين الجيلانی) (١:١٤٢)

کیا صاحب قبر زائرین کو پہچانتا ہے؟

ونؤمن بأن الميت يعرف من يزوره إذا أتاه، وآكده يوم الجمعة بعد طلوع الفجر قبل طلوع الشمس.

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہمارا ایمان ہے کہ مردہ اپنی قبر پر آنے والوں کو بخوبی پہچانتا ہے، جمعہ کے دن طلوع فجر سے لیکر طلوع آفتاب تک یہ پہچان، یہ شناخت اور زیادہ قوی ہوجاتی ہے۔

(الغنية لطالبی طريق الحق عز وجل: عبدالقادر بن موسى بن عبدالله بن جنكی دوست الحسنی، أبو محمد، محيی الدين الجيلانی) (١:١٤٢)

عذاب قبر حق ہے

والإيمان بعذاب القبر وضغطته واجب لأهل المعاصي والكفر وجميع الخلق سوى النبيين ثم يخفف عن المؤمنين برحمة الله عز وجل، وكذلك النعيم فيه لأهل الطاعة والإيمان، خلاف ما قالت المعتزلة من إنكارهم ذلك، وإنكارهم مسألة منكر ونكير

ودليل أهل السنة على إثبات ذلك، قوله: عز وجل ﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ

www.waseemziyai.com

الدُّنْيَا وَ فِي الْاٰخِرَةِ﴾ (إبراهيم:٢٧)

قيل في التفسير (في الحياة الدنيا)عند خروج الروح، (وفي الآخرة)عند مسألة منكر ونكير.

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ گناہگاروں اور کافروں کے لئے قبر کے دباؤ اور قبر کے عذاب پر ایمان لانا بھی واجب ہے، ایمان داروں اور نیک لوگوں کو قبر میں راحتیں میسر ہوں گی اس پر بھی ایمان رکھنا واجب ہے، معتزلہ اس کے خلاف کہتے ہیں وہ عذاب قبر اور قبر کی راحت اور منکر نکیر کے سوالات کو نہیں مانتے ہیں۔

اہل سنت کے قول کا ثبوت اللہ تعالی کے اس فرمان شریف سے ہوتا ہے

﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ فِي الْاٰخِرَةِ﴾ (إبراهيم:٢٧)

اللہ تعالی ثابت رکھتا ہے ایمان والوں کو حق بات پر دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں۔

اس کی تفسیر میں کہا گیا ہے کہ اس آیت میں دنیاوی زندگی سے مراد روح نکلنے کے وقت یعنی فوت ہونے کا وقت مراد ہے اور آخرت سے مراد قبر میں منکر نکیر کے سوال کا وقت مراد ہے۔

عقیدہ اہل سنت پر یہ حدیث شریف دلیل ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا قُبِرَ أَحَدُكُمْ أَوِ الْإِنْسَانُ أَتَاهُ مَلَكَانِ أَسْوَدَانِ أَزْرَقَانِ يُقَالُ لِأَحَدِهِمَا: الْمُنْكَرُ وَالْآخَرُ: النَّكِيرُ فَيَقُولَانِ لَهُ: مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ مُحَمَّدٍ؟ فَهُوَ قَائِلٌ مَا كَانَ يَقُولُ:

فَإِنْ كَانَ مُؤْمِنًا قَالَ: هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ محمد عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ فَيَقُولَانِ لَهُ: إِنْ كُنَّا لَنَعْلَمُ إنك لتقول ذلك ثم يفسح لَهُ فِي قَبْرِهِ سَبْعُونَ ذِرَاعًا فِي سَبْعِينَ ذِرَاعًا وَيُنَوَّرُ لَهُ فِيهِ فَيُقَالُ لَهُ: نَمْ فَيَنَامُ كَنَوْمَةِ الْعَرُوسِ الَّذِي لَا يُوقِظُهُ إِلَّا أَحَبُّ أَهْلِهِ إِلَيْهِ حَتَّى يَبْعَثَهُ اللّٰهُ مِنْ مَضْجَعِهِ ذَلِكَ

وَإِنْ كَانَ مُنَافِقًا قَالَ: لَا أَدْرِي كُنْتُ أَسْمَعُ النَّاسَ يَقُولُونَ شَيْئًا فَكُنْتُ أَقُولُهُ فَيَقُولَانِ لَهُ: إِنْ كُنَّا لَنَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُولُ ذَلِكَ ثُمَّ يُقَالُ لِلْأَرْضِ الْتَئِمِي عَلَيْهِ فَتَلْتَئِمُ عَلَيْهِ حَتَّى تَخْتَلِفَ فِيهَا أَضْلَاعُهُ فَلَا يَزَالُ مُعَذَّبًا حَتَّى يَبْعَثَهُ اللّٰهُ مِنْ مَضْجَعِهِ ذَلِكَ.

ترجمہ

حضرت سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو قبر میں رکھا جاتا ہے تو کالے رنگ کے نیلی آنکھوں والے دو فرشتے آتے ہیں ان میں ایک کو منکر جبکہ دوسرے کو نکیر کہا جاتا ہے، اور دونوں مردے سے سوال کرتے ہیں تو اس ہستی یعنی محمد ﷺ کے متعلق کیا جانتا ہے؟ میت زندگی میں جو کچھ کہا کرتا تھا وہی بیان کردے گا، میت اگر مومن ہے تو کہے گا اللہ تعالی کے بندے اور اس کے رسول ﷺ ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالی کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ تعالی کے رسول ہیں، اس کا جواب سن کر وہ دونوں فرشتے کہیں گے: ہمیں معلوم تھا کہ تو ایسا ہی کہے گا: اس کے بعد میت کی قبر کو ستر ہاتھ کشادہ کردیا جائے گا، اور قبر روشن کردی جائے گی، پھر وہ دونوں فرشتے

www.waseemziyai.com

کہیں گے: سو جا، میت کہے گی: مجھے اجازت دو کہ میں اپنے اہل عیال کے پاس جا کر خوشخبری دوں، لیکن فرشتے جواب دیں گے: اس دلہن کی طرح سو جا جسے وہی بیدار کرتا ہے جو گھر والوں میں اس کو سب سے زیادہ پیارا ہوتا ہے، چنانچہ وہ سو جائے گا، یہاں تک کہ اللہ تعالی اسے اس کی خواب گاہ سے اٹھائے گا۔

اگر مردہ منافق ہوگا تو سوال کے جواب میں کہے گا: میں نہیں جانتا لوگوں کو جو کچھ کہتے سنتا تھا وہی میں کہہ دیتا تھا، فرشتے کہیں گے: ہم تو پہلے ہی جانتے تھے کہ تو ایسا ہی کہے گا، اس کے بعد وہ زمین کو حکم دیں گے کہ تو اس پر تنگ ہو جا، زمین مردے پر ایسی تنگ ہوگی کہ مردے کی پسلیاں ادھر ادھر نکل جائیں گی، اور وہ ہمیشہ اسی طرح عذاب میں گرفتار رہے گا، یہاں تک کہ اللہ تعالی اس کو اسکی قبر سے اٹھائے گا۔

(الإحسان في تقريب صحيح ابن حبان : محمد بن حبان بن أحمد بن حبان (٧:٣٨٦)(مؤسسة الرسالة، بيروت)

نیک لوگوں کا انجام کیسا ہوگا؟

وتعلقوا أيضا بما روى عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: يَا عُمَرُ كَيْفَ أَنْتَ إِذَا أُعِدَّ لَكَ مِنَ الْأَرْضِ ثَلَاثَةُ أَذْرُعٍ وَشِبْرٌ فِي عَرْضِ ذِرَاعٍ وَشِبْرٍ؟ ثُمَّ قَامَ إِلَيْكَ أَهْلُكَ فَغَسَّلُوكَ وَكَفَّنُوكَ وَحَنَّطُوكَ ثُمَّ حَمَلُوكَ حَتَّى يُغَيِّبُوكَ فِيهِ ثُمَّ يُهِيلُوا عَلَيْكَ التُّرَابَ :ثُمَّ انْصَرَفُوا عَنْكَ :وَأَتَاكَ مُسَائِلُ الْقَبْرِ: مُنْكَرٌ وَنَكِيرٌ أَصْوَاتُهُمَا مِثْلُ الرَّعْدِ الْقَاصِفِ وَأَبْصَارُهُمَا مِثْلُ الْبَرْقِ الْخَاطِفِ قَدْ سَدَلَا شُعُورَهُمَا فَتَلْتَلَاكَ وَتَهَوَّلَاكَ وَقَالَا: مَنْ رَبُّكَ؟ وَمَا دِينُكَ؟ قَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ وَيَكُونُ مَعِي قَلْبِي الَّذِي هُوَ مَعِي الْيَوْمَ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: إِذَنْ أَكْفِيكَهُمَا بِإِذْنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

ترجمہ

مومن کے نیک انجام کے ثبوت کے لئے عطا ابن یسار رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی روایت سے استدلال کیا گیا ہے کہ ان کا کہنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے عمر! اس وقت تیرا کیا حال ہوگا جب تیرے لئے تین ہاتھ ایک بالشت لمبی اور ایک ہاتھ ایک بالشت چوڑی قبر درست کی جائے گی، پھر تیرے گھر والے تجھے غسل دے کر کفن پہنا دیں گے، خوشبو لگا کر جنازہ اٹھائیں گے، پھر دفن کریں گے، اور لوٹ آئیں گے، پھر تیرے پاس قبر میں سوال کرنے والے منکر نکیر آئیں گے، جن کی آوازیں کڑک کی طرح اور آنکھیں چندھیا دینے والی بجلی کی طرح ہوں گی اور انکے بال لٹکے ہوئے ہوں گے اور تجھے ڈرائیں گے اور تجھ سے سوال کریں گے، تیرا رب کون ہے اور تیرا دین کیا ہے؟ حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! یہ دل جو میرے پاس آج ہے کیا یہی دل میرے پاس اس وقت بھی ہوگا؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: تو پھر وہ ان دونوں کے لئے کافی ہوگا۔

(الشريعة: أبو بكر محمد بن الحسين بن عبد الله الآجُرّيّ البغدادي)(٣:١٢٩١)(دار الوطن الرياض/السعودية)

امام الجیلانی رضی اللہ عنہ کا استدلال

وهذا دليل ونص على أن ذلك يكون بعد إعادة الروح، لأن عمر قال أو يكون قلبي، فقال النبي صلى

www.waseemziyai.com

اللہ علیہ وسلم: نعم.

ترجمہ

الامام الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث پاک اس پر دلیل ہے کہ روح بدن میں دوبارہ ڈالی جائے گی کیونکہ حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا تھا کہ کیا میرے ساتھ میرا دل ہوگا؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔

(الغنیۃ لطالبی طریق الحق عز وجل : عبدالقادر بن موسی بن عبداللہ بن جنکی دوست الحسنی ، ابو محمد، محی الدین الجیلانی) (۱:۱۴۳)

مومن اور کافر کا سفر آخرت

أَخْبَرَكُمْ أَبُو عُمَرَ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ زَكَرِيَّا بْنِ حَيُّوَيْهِ، قِرَاءَةً عَلَيْهِ فِي شَهْرِ رَبِيعٍ الْأَوَّلِ سَنَةَ اثْنَتَيْنِ وَثَمَانِينَ وَثَلَاثِمِائَةٍ وَأَنْتَ حَاضِرٌ تَسْمَعُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قِرَاءَةً عَلَيْنَا مِنْ لَفْظِهِ عِنْدَ مَنْزِلِهِ فِي شَهْرِ ذِي الْقِعْدَةِ مِنْ سَنَةِ تِسْعٍ وَثَلَاثِمِائَةٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ الضَّرِيرُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ زَاذَانَ أَبِي عُمَرَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جِنَازَةِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَانْتَهَيْنَا إِلَى الْقَبْرِ، وَلَمَّا يُلْحَدْ لَهُ، فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ كَأَنَّ عَلَى رُءُوسِنَا الطَّيْرَ، فِي يَدِهِ عُودٌ يَنْكُتُ بِهِ فِي الْأَرْضِ، فَرَفَعَ رَأْسَهُ، فَقَالَ: اسْتَعِيذُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ مَرَّتَيْنِ، أَوْ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ إِذَا كَانَ فِي إِقْبَالٍ مِنَ الْآخِرَةِ، وَانْقِطَاعٍ مِنَ الدُّنْيَا، نَزَلَ إِلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ بِيضُ الْوُجُوهِ، كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الشَّمْسُ، مَعَهُمْ كَفَنٌ مِنْ كَفَنِ الْجَنَّةِ، وَحَنُوطٌ مِنْ حَنُوطِ الْجَنَّةِ، فَيَجْلِسُونَ مِنْهُ مَدَّ الْبَصَرِ، ثُمَّ يَجِيءُ مَلَكُ الْمَوْتِ حَتَّى يَجْلِسَ عِنْدَ رَأْسِهِ، فَيَقُولُ: أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ الطَّيِّبَةُ اخْرُجِي إِلَى مَغْفِرَةٍ مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانٍ، فَتَخْرُجُ تَسِيلُ كَمَا تَسِيلُ الْقَطْرَةُ مِنْ فِي السِّقَاءِ، فَيَأْخُذُهَا، فَإِذَا أَخَذَهَا لَمْ يَدَعُوهَا فِي يَدِهِ طَرْفَةَ عَيْنٍ حَتَّى يَأْخُذُوهَا، فَيَجْعَلُوهَا فِي ذَلِكَ الْكَفَنِ، وَفِي ذَلِكَ الْحَنُوطِ، وَيَخْرُجُ مِنْهَا كَأَطْيَبِ نَفْحَةِ مِسْكٍ وُجِدَتْ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ، فَيَصْعَدُونَ بِهَا، وَلَا يَمُرُّونَ بِهَا عَلَى مَلَإٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ إِلَّا قَالُوا: مَا هَذِهِ الرُّوحُ الطَّيِّبَةُ؟ فَيَقُولُونَ: فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ بِأَحْسَنِ أَسْمَائِهِ الَّتِي كَانُوا يُسَمُّونَهُ فِي الدُّنْيَا، حَتَّى يَنْتَهُوا بِهِ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، فَيَسْتَفْتِحُونَ لَهُ، فَيُفْتَحُ لَهُ، فَيُشَيِّعُهُ مِنْ كُلِّ سَمَاءٍ مُقَرَّبُوهَا إِلَى السَّمَاءِ الَّتِي تَلِيهَا، حَتَّى يُنْتَهَى بِهِ إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ، فَيَقُولُ اللَّهُ: اكْتُبُوا كِتَابَ عَبْدِي فِي عِلِّيِّينَ، وَأَعِيدُوهُ فِي الْأَرْضِ، فَإِنِّي مِنْهَا خَلَقْتُهُمْ، وَفِيهَا أُعِيدُهُمْ، وَمِنْهَا أُخْرِجُهُمْ تَارَةً أُخْرَى، قَالَ: فَيُعَادُ رُوحُهُ فِي جَسَدِهِ، وَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهِ، فَيَقُولَانِ لَهُ: مَا دِينُكَ؟ فَيَقُولُ: دِينِيَ الْإِسْلَامُ، فَيَقُولَانِ: مَا هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي بُعِثَ فِيكُمْ؟ فَيَقُولُ: هُوَ رَسُولُ اللَّهِ، فَيَقُولَانِ لَهُ: مَا عَمَلُكَ؟ فَيَقُولُ: قَرَأْتُ كِتَابَ اللَّهِ، فَآمَنْتُ بِهِ وَصَدَّقْتُ، فَيُنَادِي مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ أَنْ صَدَقَ عَبْدِي أَفْرِشُوهُ مِنَ الْجَنَّةِ، وَأَلْبِسُوهُ مِنَ الْجَنَّةِ، وَافْتَحُوا لَهُ بَابًا إِلَى الْجَنَّةِ، فَيَأْتِيهِ مِنْ رَوْحِهَا وَطِيبِهَا، فَيُفْسَحُ لَهُ فِي قَبْرِهِ مَدَّ بَصَرِهِ، وَيَأْتِيهِ رَجُلٌ حَسَنُ الْوَجْهِ طَيِّبُ الرِّيحِ، فَيَقُولُ لَهُ: أَبْشِرْ بِالَّذِي

www.waseemziyai.com

يَسُرُّكَ، وَهٰذَا يَوْمُكَ الَّذِي كُنْتَ تُوعَدُ، فَيَقُولُ لَهُ: مَنْ أَنْتَ؟ فَوَجْهُكَ الْوَجْهُ يَجِيءُ بِالْخَيْرِ، فَيَقُولُ: أَنَا عَمَلُكَ الصَّالِحُ، فَيَقُولُ: رَبِّي أَقِمِ السَّاعَةَ، رَبِّ أَقِمِ السَّاعَةَ ثَلَاثًا، حَتّٰى أَرْجِعَ إِلٰى أَهْلِي وَمَالِي، قَالَ: وَإِنَّ الْعَبْدَ الْكَافِرَ إِذَا كَانَ فِي انْقِطَاعٍ مِنَ الدُّنْيَا، وَإِقْبَالٍ مِنَ الْآخِرَةِ نَزَلَ إِلَيْهِ مِنَ السَّمَاءِ مَلَائِكَةٌ سُودُ الْوُجُوهِ، مَعَهُمُ الْمُسُوحُ فَيَجْلِسُونَ مِنْهُ مَدَّ الْبَصَرِ، ثُمَّ يَجِيءُ مَلَكُ الْمَوْتِ حَتّٰى يَجْلِسَ عِنْدَ رَأْسِهِ، فَيَقُولُ: أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْخَبِيثَةُ، اخْرُجِي إِلٰى سَخَطٍ مِنَ اللّٰهِ وَغَضَبٍ، فَتَفَرَّقُ فِي أَعْضَائِهِ كُلِّهَا، فَيَنْتَزِعُهَا كَمَا يُنْتَزَعُ السَّفُّودُ مِنَ الصُّوفِ الْمَبْلُولِ، فَتَتَقَطَّعُ مَعَهَا الْعُرُوقُ وَالْعَصَبُ، فَيَأْخُذُهَا فَإِذَا أَخَذَهَا لَمْ يَدَعُوهَا فِي يَدِهِ طَرْفَةَ عَيْنٍ حَتّٰى يَأْخُذُوهَا مِنْ يَدِهِ، فَيَجْعَلُوهَا فِي تِلْكَ الْمُسُوحِ، قَالَ: وَيَخْرُجُ مِنْهَا كَأَنْتَنِ رِيحِ جِيفَةٍ وُجِدَتْ عَلٰى وَجْهِ الْأَرْضِ، فَيَصْعَدُونَ بِهَا فَلَا يَمُرُّونَ بِهَا عَلٰى مَلَأٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ إِلَّا قَالُوا: مَا هٰذِهِ الرُّوحُ الْخَبِيثَةُ؟ فَيَقُولُونَ: فُلَانُ ابْنُ فُلَانٍ بِأَقْبَحِ أَسْمَائِهِ الَّتِي كَانَ يُسَمّٰى بِهَا فِي الدُّنْيَا، حَتّٰى يَنْتَهُوا إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَسْتَفْتِحُونَ لَهَا فَلَا يُفْتَحُ لَهَا، ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَلَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ) (الأعراف: ۱۰) ، قَالَ: ثُمَّ يَقُولُ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى: اكْتُبُوا كِتَابَهُ فِي سِجِّينٍ فِي الْأَرْضِ السُّفْلٰى، فَيُطْرَحُ رُوحُهُ طَرْحًا ، ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَأَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَاءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ أَوْ تَهْوِي بِهِ الرِّيحُ فِي مَكَانٍ سَحِيقٍ) (الحج)، قَالَ: فَيُعَادُ رُوحُهُ فِي جَسَدِهِ، فَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهِ فَيَقُولَانِ: مَنْ رَبُّكَ؟ فَيَقُولُ: هَاهَا لَا أَدْرِي، فَيَقُولَانِ لَهُ مَا دِينُكَ؟ فَيَقُولُ: هَا هَا لَا أَدْرِي، فَيَقُولَانِ لَهُ: مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِي بُعِثَ فِيكُمْ؟ فَيَقُولُ: هَا هَا لَا أَدْرِي، فَيُنَادِي مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ: أَنْ كَذَبَ عَبْدِي فَأَفْرِشُوهُ مِنَ النَّارِ، وَأَلْبِسُوهُ مِنَ النَّارِ، وَافْتَحُوا لَهُ بَابًا إِلَى النَّارِ، وَيَدْخُلُ عَلَيْهِ مِنْ حَرِّهَا وَسَمُومِهَا، وَيَضِيقُ عَلَيْهِ قَبْرُهُ، حَتّٰى تَخْتَلِفَ فِيهِ أَضْلَاعُهُ ، قَالَ: وَيَأْتِيهِ رَجُلٌ قَبِيحُ الْوَجْهِ، قَبِيحُ الثِّيَابِ، مُنْتِنُ الرِّيحِ، فَيَقُولُ: أَبْشِرْ بِالَّذِي يَسُوءُكَ، هٰذَا يَوْمُكَ الَّذِي كُنْتَ تُوعَدُ، فَيَقُولُ: مَنْ أَنْتَ؟ فَوَجْهُكَ الْوَجْهُ يَجِيءُ بِالشَّرِّ، فَيَقُولُ: أَنَا عَمَلُكَ السَّيِّءُ، فَيَقُولُ: رَبِّي لَا تُقِمِ السَّاعَةَ، رَبِّ لَا تُقِمِ السَّاعَةَ .

ترجمہ

حضرت سیدنا منہال بن عمرو رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ہم لوگ ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک انصاری کے جنازہ میں گئے تو دیکھا کہ لحد ابھی تک تیار نہیں ہوئی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے ، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم وہیبت کے باعث گرداگرد بیٹھ گئے ، ہم سب ایسے بے حس وحرکت بیٹھے تھے گویا کہ ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دست مبارک میں موجود لکڑی سے زمین کو کریدنے لگے ، پھر سر مبارک اٹھا کر دو یا تین بار فرمایا: میں عذاب قبر سے اللہ تعالی کی پناہ مانگتا ہوں، پھر ارشاد فرمایا: جب بندہ مومن آخرت کی طرف منہ کئے دنیا سے قطع تعلق کرتا ہے تو اس پر گورے رنگ کے فرشتے نازل ہوتے ہیں ان کے چہرے آفتاب کی طرح چمکتے ہیں ، انکے پاس جنت کا کفن اور جنت کی خوشبو ہوتی ہے ، یہ فرشتے اس

www.waseemziyai.com

بندہ مومن سے حد نگاہ تک بیٹھ جاتے ہیں، پھر موت کا فرشتہ آ کر اس کے سر کے پاس بیٹھ جاتا ہے اور کہتا ہے اے آرام پانے والے پاکیزہ نفس! اللہ تعالی کی دی ہوئی خوشنودی اور مغفرت کی طرف آ۔

رسول اللہ ﷺ نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے فرمایا: اس وقت وہ جان اس طرح باہر آ جاتی ہے جیسے برتن سے پانی کا قطرہ بہتا ہے، وہ فرشتے فوراً اس کو لے لیتے ہیں اور پل بھر کے لئے بھی ملک الموت کے ہاتھ میں نہیں چھوڑتے، اسے اس جنت والے کفن اور خوشبو میں لپیٹ لیتے ہیں، وہ خوشبو مشک کی خوشبو سے بہتر ہوتی ہے، اس خوشبو کا وجود روئے زمین پر کہیں بھی نہیں ہے، اس کے بعد وہ فرشتے اس کو لے کر اوپر آسمان پر چڑھتے ہیں، فرشتوں کی جس صف سے بھی گزرتے ہیں سب فرشتے کہتے ہیں: یہ کس کی پاکیزہ ترین خوشبو ہے؟ فرشتے سب سے اچھا نام لے کر بتاتے ہیں کہ یہ فلاں بن فلاں کی روح ہے۔ جب آسمان پر پہنچتے ہیں تو اس کے لئے دروازہ کھل جاتا ہے اور فرشتے اس کا استقبال کرتے ہیں اور اس طرح ساتویں آسمان تک اس کو پہنچایا جاتا ہے۔

اس وقت اللہ تعالی فرماتا ہے: اس بندے کا نامہ اعمال علیین میں لکھو اور اس کو اس زمین کی طرف لے جاؤ جس سے ہم نے اس کو پیدا کیا تھا، چنانچہ روح کو دوبارہ جسم میں لوٹا دیا جاتا ہے، پھر دو فرشتے منکر نکیر آتے ہیں وہ پوچھتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے؟ تیرا دین کیا ہے؟ بندہ مومن کہتا ہے کہ: میرا رب اللہ تعالی ہے، اور میرا دین اسلام ہے، دونوں فرشتے پھر سوال کرتے ہیں: اس ذات والا کے بارے میں کیا کہتے ہو جسے اللہ تعالی نے تم میں مبعوث فرمایا؟ بندہ جواب دیتا ہے وہ اللہ تعالی کے بندے اور اس کے رسول ﷺ ہیں، جو ہمارے پاس حق لے کر آئے، پھر فرشتے سوال کرتے ہیں: تم کو یہ بات کیسے معلوم ہوئی؟ وہ بندہ کہے گا کہ: میں نے اللہ تعالی کی کتاب یعنی قرآن کریم کو پڑھا اس پر ایمان لایا اور اس کی تصدیق کی۔ اس پر آسمان سے ایک پکارنے والا پکارتا ہے: میرے بندے نے سچ کہا ہے۔ اس کے لئے جنتی بچھونا بچھاؤ، اور جنتی لباس پہناؤ اور اس کے لئے جنت کا ایک دروازہ کھول دو۔ اس وقت ایک خوبصورت شخص خوشبو میں بسا ہوا اس کے پاس آ کر کہے گا: تجھے اس خوشی دینے والی چیز کی بشارت ہو یہی وہ دن ہے جس کا تجھ سے وعدہ کیا گیا تھا۔ وہ کہتا ہے کہ تو کون ہے؟ تو وہ آنے والا کہتا ہے کہ میں تیرا عمل صالح ہوں، اس وقت بندہ کہے گا: اے میرے رب! اب قیامت قائم فرما دے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

کہ جب کافر بندہ دنیا کو چھوڑتا ہے اور آخرت کی طرف جاتا ہے تو اس کے لئے آسمان سے دو کالے چہرے والے فرشتے اترتے ہیں، وہ ٹاٹ ساتھ لے کر آتے ہیں اور اس کی حد نگاہ پر جا کر بیٹھ جاتے ہیں، پھر موت کا فرشتہ اس کے سرہانے آ کر بیٹھ جاتا ہے اور کہتا ہے اے خبیث روح! باہر نکل۔ اللہ تعالی کی ناراضگی اور اس کے غضب کی طرف آ۔ روح خوف کی وجہ سے اعضاء میں پھیل جاتی ہے۔

ملک الموت اس روح کو اس طرح کھینچتے ہیں جیسے بھیگی ہوئی اون سے میخ (کیل) کھینچا جاتا ہے، چنانچہ اس کی تمام رگیں اور اعصاب ٹوٹ جاتے ہیں، فرشتے اس کو ٹاٹ میں لپیٹ لیتے ہیں، اس سے سڑے ہوئے مردار کی بدبو آتی ہے، فرشتے اس کو اوپر چڑھا کر لیجاتے ہیں اور فرشتوں کی جس صف سے بھی گزرتے ہیں وہ یہی کہتے ہیں: یہ خبیث بو کہاں سے آئی ہے؟ روح کو لے جانے والے فرشتے اس کا سب سے برا نام لے کر کہتے ہیں: یہ فلاں بن فلاں ہے، جب دنیا کے آسمان کا دروازہ کھولنا چاہتے ہیں تو نہیں کھولا جاتا، اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

www.waseemziyai.com

﴿لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَلَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ﴾(الأعراف: ٤٠)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس کتاب کو سجین میں لکھ دو، اس کے بعد اس کی روح کی طرف پھینک دیا جاتا ہے، یہ ارشاد فرمانے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَكَأَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَاءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ أَوْ تَهْوِي بِهِ الرِّيحُ فِي مَكَانٍ سَحِيقٍ﴾(الحج)

ترجمہ

جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتا ہے اسکا یہی حال ہوتا ہے کہ وہ آسمان سے گرایا جاتا ہے اور پرندے اس کو اچک لیتے ہیں یا ہوا اسکو دور پھینک دیتی ہے۔

یعنی اس کی روح بدن میں لوٹائی جاتی ہے۔ اور دو فرشتے آکر اسکو بٹھا دیتے ہیں اور اس سے دریافت کرتے ہیں کہ: تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے کہ ہائے ہائے مجھے نہیں معلوم۔ فرشتے کہتے ہیں کہ تیرا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے کہ: ہائے ہائے میں نہیں جانتا۔ فرشتے کہتے ہیں: وہ ذات گرامی جو تم میں تشریف لائے تھے ان کے متعلق کیا کہتا ہے؟ تو وہ کہتا ہے: ہائے ہائے میں نہیں جانتا، اس وقت ایک منادی ندا دیتا ہے، میرے بندے نے جھوٹ بولا اس کے لئے آگ کا بستر کردو اور اس کو آگ کے کپڑے پہنادو اور دوزخ کا ایک دروازہ اس کے لئے کھول دو، چنانچہ دوزخ کی کچھ گرمی اور لپٹ اس کی طرف آتی ہے، قبر اتنی تنگ ہو جاتی ہے کہ پسلیاں ادھر ادھر نکل جاتی ہیں اور ایک بدصورت اور بدلباس بدبودار شخص آکر کہتا ہے: تجھے اس تکلیف دہ حالت کی بشارت ہو، یہی وہ دن ہے جس کا تجھ سے وعدہ کیا گیا تھا، وہ کہتا ہے کہ تو کون ہے؟ آنے والا کہتا ہے: میں تیرا عمل بد ہوں، وہ کہتا ہے: پروردگار! قیامت برپا نہ کرنا۔

(الزہد والرقائق لابن المبارک: أبو عبد الرحمٰن عبد اللہ بن المبارک بن واضح الحنظلی: ۴۳۹) (دار الکتب العلمیة بیروت)

جن کو قبروں میں دفن نہیں کیا گیا ان کے عذاب وراحت کی صورت کیا ہوگی؟

فهذه أخبار دالة على إثبات عذاب القبر ونعيمه، فإن اعترضوا عليها فقالوا: كيف القول في المصلوب والمحترق والغريق ومن أكلته السباع فتفرقت بلحمه والطير معها فحصل أجزاء متعددة؟

فيقال لهم إن النبي صلى الله عليه وسلم: ذكر عذاب القبر والمسألة على ما هو معهود وعادة في الخلق أنهم يدفنون في القبور، وإن وجد ميت على هذه الصفة البعيدة النادرة لا يمتنع أن يقال: إن الله يصير روحه إلى الأرض، ثم تضغط وتسئل وتعذب وتنعم، كما أن أرواح الكفار تعذب كل يوم مرتين، غدوة وعشية، حتى تقوم الساعة، ثم تدخل النار مع الأجساد حينئذ، كما قال تعالى:

﴿اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّ عَشِيًّا وَ يَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ اَدْخِلُوْا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ﴾(سورة الغافر: ٤٦)

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ان تمام احادیث شریفہ سے عذاب قبر اور قبر کی راحتیں ثابت ہیں، ایک اعتراض کی صورت یہ ہے کہ کوئی یہ کہے ☆...... جس شخص کو سولی دے دی گئی اور درندے پرندے اس کا گوشت نوچ

www.waseemziyai.com

کر کھا گئے ہوں۔☆...... یا کوئی شخص آگ میں جل گیا ہو☆...... یا کوئی شخص ڈوب گیا ہو☆...... یا کسی درندے نے اس کو کھالیا ہو۔
تو اس کا کیا حال ہوگا؟ یعنی اس پر عذاب کس طرح ہوگا؟

الجواب

اس کا جواب یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عذاب قبر کے بارے میں فرمایا اور قبر میں منکر نکیر کے سوال و جواب کو لوگوں کی عادت وطریقے کے حسب حال بیان فرمایا ہے کہ لوگ مردوں کو قبروں میں دفن کرتے ہیں اگر کسی مردے کے اجزاء پراگندہ ہو جائیں تو اللہ تعالی اس کی روح کو زمین پر بھیجتا ہے۔☆......اگر وہ عذاب کے لائق ہو تو روح کو عذاب ہوتا ہے۔☆......اگر نیک ہو تو روح کو راحت ونعمت میسر ہوتی ہے۔

کافروں کی ارواح کو دن میں دوبار یعنی صبح وشام عذاب دیا جاتا ہے، یہ عذاب قیامت تک نازل ہوتا رہے گا، جب قیامت قائم ہوگی تو ان کو جسموں کے ساتھ دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔

اللہ تعالی کا فرمان عالی شان ہے

اَلنَّارُ یُعْرَضُوْنَ عَلَیْهَا غُدُوًّا وَّ عَشِیًّا وَ یَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ اَدْخِلُوْۤا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ ﴾(سورة الغافر: ۴۶)

ترجمہ کنزالایمان: آگ جس پر صبح وشام پیش کئے جاتے ہیں اور جس دن قیامت قائم ہوگی حکم ہوگا فرعون والوں کو سخت تر عذاب میں داخل کرو۔

(الغنیۃ لطالبی طریق الحق عزوجل : عبدالقادر بن موسی بن عبداللہ بن جنکی دوست الحسنی ،أبو محمد، محیی الدین الجیلانی)(۱۴۶:۱)

شہداء کرام کی ارواح کہاں رہتی ہیں؟

وإن أرواح الشهداء والمؤمنين في حواصل طيور خضر، تسرح في الجنة، وتأوي إلى قناديل من نور تحت العرش ثم تأتي إلى الأجساد عند النفخة الثانية إلى الأرض للعرض والحساب يوم القيامة.

كما روى حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمَّا أُصِيبَ إِخْوَانُكُمْ بِأُحُدٍ جَعَلَ اللَّهُ أَرْوَاحَهُمْ فِي جَوْفِ طَيْرٍ خُضْرٍ، تَرِدُ أَنْهَارَ الْجَنَّةِ، تَأْكُلُ مِنْ ثِمَارِهَا، وَتَأْوِي إِلَى قَنَادِيلَ مِنْ ذَهَبٍ مُعَلَّقَةٍ فِي ظِلِّ الْعَرْشِ، فَلَمَّا وَجَدُوا طِيبَ مَأْكَلِهِمْ، وَمَشْرَبِهِمْ، وَمَقِيلِهِمْ، قَالُوا:مَنْ يُبَلِّغُ إِخْوَانَنَا عَنَّا، أَنَّا أَحْيَاءٌ فِي الْجَنَّةِ نُرْزَقُ لِئَلَّا يَزْهَدُوا فِي الْجِهَادِ، وَلَا يَنْكُلُوا عِنْدَ الْحَرْبِ، فَقَالَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ:أَنَا أُبَلِّغُهُمْ عَنْكُمْ :، قَالَ: فَأَنْزَلَ اللَّهُ:وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْیَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ یُرْزَقُوْنَ ﴾(آل عمران: ۱۶۹)

﴿فَرِحِیْنَ بِمَاۤ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَ یَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِیْنَ لَمْ یَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ﴾ (آل عمران: ۱۷۰)

ترجمہ

www.waseemziyai.com

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ شہیدوں اور مومنین کی روحیں سبز پرندوں کے پوٹوں (حواصل) میں رہتی ہیں، اور جنت کی سیر کرتی ہیں اور عرش کے نیچے نور کی قندیلوں میں لوٹ کر قیام کرتی ہیں۔ دوسری بار صور پھونکے جانے پر وہ حساب وکتاب کے لئے زمین پر اتر کر اپنے اپنے بدنوں میں داخل ہو جائیں گی۔

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تمھارے بھائی غزوہ احد میں شہید ہو گئے ان کی روحوں کو اللہ تعالی نے سبز پرندوں کی پوٹوں (حواصل) میں داخل کر دیا اور وہ جنت میں آزاد پھرتے ہیں اور عرش کے سائے میں سونے کی قندیلوں میں بسیرا کرتے ہیں، جب انہوں نے اچھا کھانا اور اچھا پہننا اور پاکیزہ آرام گاہیں پائیں تو کہنے لگے: کوئی ہمارے بھائیوں کو مطلع کر دے کہ ہم جنت میں زندہ ہیں اور ہمیں رزق دیا جاتا ہے۔ پس وہ جہاد سے گریز اور جنگ سے اعراض نہ کریں، اللہ تعالی نے ان کی خواہش پر فرمایا اور وہ بڑا سچا ہے کہ میں ان کو مطلع کر دوں گا چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی:

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ۭ بَلْ اَحْيَاۗءٌ عِنْدَ رَبِّھِمْ يُرْزَقُوْنَ ﴾(آل عمران: ١٦٩)

ترجمہ کنزالایمان: اور جو اللہ کی راہ میں مارے گئے ہرگز انہیں مردہ نہ خیال کرنا بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں روزی پاتے ہیں۔

﴿فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰىھُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۙ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِھِمْ ۙ اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا ھُمْ يَحْزَنُوْنَ﴾ (آل عمران: ١٧٠)

ترجمہ کنزالایمان: شاد ہیں اس پر جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دیا اور خوشیاں منا رہے ہیں اپنے پچھلوں کی جو ابھی ان سے نہ ملے کہ ان پر نہ کچھ اندیشہ ہے اور نہ کچھ غم۔

(سنن أبي داود: أبوداود سليمان بن الأشعث بن إسحاق الأزدي السِّجِستاني) (٣: ١٥) المكتبة العصرية، صيدا بيروت)

چھٹی فصل

شفاعت کے متعلق الشیخ الامام الجیلانی کا نظریہ

الامام الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

والإيمان بأن الله تعالى يقبل شفاعة نبينا صلى الله عليه وسلم في أهل الكبائر والأوزار واجب. قبل دخول النار عامًا للحساب لجميع أمم المؤمنين، وبعد دخولها لأمته خاصة، فيخرجون منها بشفاعته صلى الله عليه وسلم وغيره من المؤمنين حتى لا يبقى في النار من كان في قلبه مثقال ذرة من الإيمان، ومن قال: لا إله إلا الله محمد رسول الله مرة واحدة في عمره مخلصًا لله عز وجل خلاف ما زعمت القدرية من إنكار ذلك.

www.waseemziyai.com

وفی کتاب اللہ تکذیبھم قال اللہ عز وجل: ﴿فَمَا لَنَا مِنْ شٰفِعِیْنَ﴾(سورۃ الشعراء: ١٠٠)﴿وَلَا صَدِیْقٍ حَمِیْمٍ﴾(سورۃ الشعراء: ١٠١)وقوله عز وجل: فَهَلْ لَّنَا مِنْ شُفَعَآءَ فَیَشْفَعُوْا لَنَآ (الأعراف: ٥٣)وقال اللہ جل جلاله: فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِیْنَ ﴾(سورۃ المدثر: ٤٨)فقد أثبت اللہ تعالی فی الآخرۃ شفاعة، وکذلک فی السنة.

ترجمہ

رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالی نے جو شفاعت کبری کا مقام عطا فرمایا ہے اس پر بھی ایمان لانا واجب ہے، اللہ تعالی حساب کرتے وقت کبیرہ وصغیرہ گناہ کرنے والوں کے حق میں ہمارے نبی ﷺ کی شفاعت قبول فرمائے گا۔

حساب کے وقت دوزخ میں جانے سے پہلے رسول اللہ ﷺ تمام امت کے مومنوں کی شفاعت فرمائیں گے، اور دوزخ میں داخل ہونے والی صرف اپنی امت کی شفاعت فرمائیں گے، جو گناہگار توحید پر رہا ہوگا رسول اللہ ﷺ اور دوسرے اہل ایمان کی شفاعت سے وہ بھی دوزخ میں نہیں رہے گا۔

منکرین شفاعت میں قدریہ وغیرہ ہیں جو کہ رسول اللہ ﷺ کی شفاعت کے منکر ہیں لیکن اللہ تعالی کے ان ارشادات میں ان کے قول کی تکذیب موجود ہے۔

﴿فَمَا لَنَا مِنْ شٰفِعِیْنَ﴾(سورۃ الشعراء: ١٠٠)

تو اب ہمارا کوئی سفارشی نہیں

﴿وَلَا صَدِیْقٍ حَمِیْمٍ﴾(سورۃ الشعراء: ١٠١)

اور نہ کوئی غم خوار دوست۔

﴿فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِیْنَ﴾(سورۃ المدثر: ٤٨)

تو انہیں سفارشیوں کی سفارش کام نہ دے گی۔

ان آیات میں ثابت ہے کہ یوم آخرت شفاعت کا وجود ہوگا، ہر چند کہ کافر اس سے محروم رہیں گے۔

حدیث شفاعت

عن أبی هریرةَ، عن النبیِّ صلی اللہ علیه وسلم قالَ: أنا أولُ مَن تَنشقُّ عنه الأرضُ یومَ القیامةِ، وأنا صاحبُ لواءِ الحمدِ بیدِی ولا فخرَ، وأنا أولُ مَن یدخلُ الجنةَ ولا فخرَ، آخذُ بحلقةِ بابِ الجنةِ فیُؤذنُ لی، فیَستقبلُنی وجهُ الجبارِ عزَّ وجلَّ فأخرُّ له ساجداً، فیقولُ: یا محمدُ، ارفعْ رأسَکَ، واشفعْ تُشفَّعْ، وسَلْ تُعطَ، فارفعُ رأسی فأقولُ: ربِّ أُمتی أُمتی، فیقولُ: اذهبْ فانظرْ مَن وجدتَ فی قلبِهِ زنةَ مثقالٍ مِن الإیمانِ فأخرِجْه، فأذهبُ ثم أرجعُ فآخذُ بحلقةِ بابِ الجنةِ فیؤذنُ لی، فیَستقبلُنی وجهُ الجبارِ عزَّ وجلَّ، فأخرُّ له ساجداً، فیقولُ: یا محمدُ، ارفعْ رأسَکَ، واشفعْ تُشفَّعْ، وسَلْ تُعطَ، فارفعُ رأسی فأقولُ: ربِّ أُمتی أُمتی، فلا أزالُ أرجعُ إلی ربّی عزَّ وجلَّ فیقولُ: اذهبْ، فمَن وجدتَ فی قلبِهِ حبةً مِن الإیمانِ فأخرِجْه، فأُخرجُ مِن أُمتی أمثالَ الجبالِ، ثم یقولُ لی النبیونَ: ارجعْ إلی ربِّکَ فاسألْه، فأقولُ: قد راجعتُ إلی ربّی حتی

www.waseemziyai.com

استحییتُ.

ترجمہ

حضرت سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ☆......قیامت کے دن سب سے پہلے جس کی قبر کھلے گی وہ میں ہوں گا اور مجھے اس پر فخر نہیں۔ ☆......میں ہی اولاد آدم کا سردار ہوں اور مجھے اس پر فخر نہیں ہے۔ ☆......لواء الحمد میرے ہاتھ میں ہوگا اور مجھے اس پر فخر نہیں ہے۔ ☆......سب سے پہلے میں ہی بہشت میں جاؤں گا اور مجھے اس پر فخر نہیں ہے۔ ☆......سب سے پہلے بہشت کی زنجیر میں ہی ہلاؤں گا اور مجھے اس پر فخر نہیں ہے۔ ☆...... مجھے ہی سب سے پہلے بارگاہ خدا میں حاضر ہونے کی اجازت دی جائے گی اور دیدار حق نصیب ہوگا۔ ☆......میں اللہ تعالی کی بارگاہ میں سجدہ میں گر جاؤں گا اور اس وقت اللہ تعالی فرمائے گا: ☆......اے محمد ﷺ! سر اٹھائیں اور شفاعت کریں آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ ☆......سوال کریں آپ ﷺ کا سوال پورا کیا جائے گا۔ میں سر اٹھا کر عرض کروں گا: یارب! امتی امتی۔ میں مسلسل اپنے رب تعالی کی طرف رجوع کئے رہوں گا، اللہ تعالی فرمائے گا جاؤ اور دیکھو جس کے دل میں رائی کے برابر بھی ایمان ہے اس کو دوزخ سے نکال لو، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ میں اپنی امت کے اس قدر لوگوں کو دوزخ سے نکالوں گا کہ وہ پہاڑ کی بلندی کے برابر ہوں گے۔

پھر دوسرے انبیاء علیہم السلام مجھ سے کہیں گے کہ اللہ تعالی کے حضور پھر مغفرت اور بخشش کی دعا کریں تو میں کہوں گا کہ میں اپنے رب تعالی سے اتنی بار سوال کر چکا ہوں کہ اب مجھے سوال کرتے ہوئے شرم آتی ہے۔

(تعظیم قدر الصلاۃ: أبو عبد اللہ محمد بن نصر بن الحجاج المرْوَزی) (۱:۲۷۸) (مکتبۃ الدار المدینۃ المنورۃ)

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت

حَدَّثَنَا العَبَّاسُ العَنبَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: شَفَاعَتِي لِأَهْلِ الكَبَائِرِ مِنْ أُمَّتِي.

ترجمہ

حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: امت محمدیہ کے گناہ کبیرہ کرنے والوں کے لئے میری شفاعت ہوگی۔

(سنن الترمذی: محمد بن عیسی بن سَوْرة بن موسی بن الضحاک، الترمذی، أبو عیسی) (۴:۲۰۳) (دار الغرب الاسلامی بیروت)

حدیث ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَأَبُو كُرَيْبٍ، وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ، فَتَعَجَّلَ كُلُّ نَبِيٍّ دَعْوَتَهُ، وَإِنِّي اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَهِيَ نَائِلَةٌ إِنْ شَاءَ اللهُ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِي لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا.

ترجمہ

www.waseemziyai.com

حضرت سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کی ایک دعا قبول ہوتی ہے چنانچہ ہر نبی نے اپنی دعا کرنے میں عجلت سے کام لیا، لیکن میں نے اپنی دعا کو محفوظ رکھ چھوڑا، تاکہ قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کروں ۔ چنانچہ شفاعت ان شاء اللہ تعالی ان لوگوں کے لئے ہوگی جس نے اپنی زندگی میں اللہ تعالی کے ساتھ کسی اور کو شریک نہ کیا ہو۔ ان شاء اللہ میری دعا اس کے حق میں ضرور قبول ہوگی۔

(صحیح مسلم: مسلم بن الحجاج أبو الحسن القشیری النیسابوری)(۱:۱۸۹) دار إحیاء التراث العربی بیروت)

کتنی امت کی شفاعت ہوگی؟

عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ انہ قال قال رسول اللہ ﷺ: إِنّی لأشفع یَوْم الْقِیَامَة لأَكْثَر مِمَّا عَلَى وَجه الْأَرْض من حجر ومدر.

أخرجه أَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ من حَدِيث بُرَيْدَة بِسَنَد حسن.

ترجمہ

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زمین پر جس قدر پتھر اور ڈھیلے ہیں ان سے بھی زیادہ لوگوں کی قیامت کے دن میں شفاعت کروں گا۔

حضرت سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے سند حسن کے ساتھ امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ اور امام طبرانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے اس کو روایت کیا۔

(المغنی عن حمل الأسفار فی الأسفار: أبو الفضل زین الدین عبد الرحیم العراقی)(۱:۱۹۱۴)(دار ابن حزم، بیروت لبنان)

شفاعت کہاں کہاں ہوگی؟

ولہ صلی اللہ علیہ وسلم: شفاعة فی القیامة عند المیزان وعلی الصراط، وکذلک ما من نبی إلا ولہ شفاعة.

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ کی شفاعت میزان عدل کے پاس بھی ہوگی اور پل صراط پر بھی ہوگی۔

(الغنیۃ لطالبی طریق الحق عزوجل: عبد القادر بن موسی بن عبد اللہ بن جنکی دوست الحسنی، أبو محمد، محیی الدین الجیلانی)(۱:۱۴۸)

دوسرے انبیاء کرام علیہم السلام بھی شفاعت فرمائیں گے

وکذلک ما من نبی إلا ولہ شفاعة. وعن حذیفة رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم أنہ قال: یقول إبراهیم علیہ السلام: یوم القیامة یا رباہ! فیقول اللہ: عز وجل: لبیکاہ، فیقول: یارب أحرقت بنی آدم فیقول: جل وعلا: أخرجوا من النار من کان فی قلبہ مثقال برة أو شعیرة من الإیمان.

www.waseemziyai.com

ترجمہ

اور ایسے ہی دوسرے انبیاء کرام علیہم السلام بھی شفاعت کریں گے۔

حضرت سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حضرت ابراہیم علیہ السلام قیامت کے دن کہیں گے یارب! اللہ تعالی فرمائے گا: لبیک۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام عرض کریں گے: اے میرے اللہ! تو نے اولاد آدم کو جلا دیا: اللہ تعالی فرمائے گا: جس کے دل میں ایک گندم یا جو کے برابر ایمان ہو اس کو آگ سے نکال لو۔

(الغنیۃ لطالبی طریق الحق عزوجل: عبدالقادر بن موسی بن عبداللہ بن جنکی دوست الحسنی ، أبومحمد، محیی الدین الجیلانی)(۱:۱۴۸)

ہرامت کا نیک شخص شفاعت کرے گا

وكذلك للصديقين والصالحين من كل أمة شفاعة.

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اسی طرح ہرامت کے صدیق وصالح شخص کی شفاعت قبول ہوگی۔

صالحین کی شفاعت کا ثبوت

وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم في حديث أبي سعيد الخدري رضى الله عنه لكل نبي عطية، وإني اختبأت عطيتي شفاعة لأمتي، وإن الرجل من أمتي ليشفع للقبيلة فيدخلهم الله تعالى الجنة بشفاعته، وإن الرجل ليشفع لفئام من الناس فيدخلهم الله الجنة بشفاعته، وإن الرجل ليشفع لثلاثة نفر، والرجل لاثنين، وإن الرجل ليشفع لرجل

ترجمہ

حضرت سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہرنبی کو ایک دعا کرنے کا حق دیا گیا ہے اور میں نے اپنی امت کی شفاعت کے لئے اسے محفوظ رکھا ہے۔

☆......میری امت کے لوگ ایسے ہوں گے کہ ایک شخص اپنے قبیلے کی شفاعت کرے گا تو اس کا قبیلہ بخش دیا جائے گا، اور جنت میں داخل ہوگا۔

☆......بعض لوگ ایک جماعت کی شفاعت کریں گے اور ان کی شفاعت سے اللہ تعالی ان کو جنت میں داخل فرمادے گا۔

☆......اسی طرح بعض لوگ تین آدمیوں کی شفاعت کریں گے اور بعض دو آدمیوں کی اور بعض ایک ایک آدمی کی شفاعت کریں گے۔

(الغنیۃ لطالبی طریق الحق عزوجل: عبدالقادر بن موسی بن عبداللہ بن جنکی دوست الحسنی ، أبومحمد، محیی الدین الجیلانی)(۱:۱۴۸)

حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت

www.waseemziyai.com

وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ لیدخل الجنۃ قوم من المسلمین قد عذبوا فی النار برحمۃ اللہ تعالی وشفاعۃ الشافعین

ترجمہ

حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمانوں کے ایک گروہ کو دوزخ کا عذاب دیا جائے گا لیکن اللہ تعالی کی رحمت اور شفاعت کرنے والوں کی شفاعت سے ان کو جنت میں داخل کردیا جائے گا۔

(الغنیۃ لطالبی طریق الحق عزوجل : عبدالقادر بن موسی بن عبداللہ بن جنکی دوست الحسنی ،أبومحمد، محیی الدین الجیلانی)(۱:۱۴۸)

حضرت سیدنا اویس قرنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

وأیضًا فی حدیث أویس القرنی رحمہ اللہ ورضی عنہ المعروف وللہ عز وجل تفضل وتکرم ورحمۃ ومنۃ علی من یشاء من أھل النار فی إخراجھم من النار بعدما احترقوا وصاروا فحمًا.

ترجمہ

حضرت سیدنا اویس قرنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

کہ جب لوگ دوزخ کی آگ سے جل کر کوئلہ ہو چکے ہوں گے تو اللہ تعالی جس پر رحمت فرمائے گا اس کو دوزخ سے نکال کر جنت میں داخل فرمادے گا۔

(الغنیۃ لطالبی طریق الحق عزوجل : عبدالقادر بن موسی بن عبداللہ بن جنکی دوست الحسنی ،أبومحمد، محیی الدین الجیلانی)(۱:۱۴۸)

امام حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

وعن الحسن عن أنس رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم أنہ قال: مازلت أشفع إلی ربی فیشفعنی حتی أقول: یارب شفعنی فیمن قال: لا إلہ إلا اللہ.

فیقول جل وعلا: ھذہ لیست لک یا محمد ولا لأحد، ھذہ لی، وعزتی وجلالی ورحمتی لا أدع فی النار واحدًا یقول: لا إلہ إلا اللہ.

ترجمہ

امام حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں برابر شفاعت کرتا رہوں گا ،میرا رب تعالی میری شفاعت قبول فرماتا رہے گا، یہاں تک کہ میں عرض کروں گا: اے میرے رب! میری شفاعت ہر اس شخص کے لئے قبول فرما، جس نے لا الہ الا اللہ کہا ہو۔ اللہ تعالی فرمائے گا: اے محمد ﷺ! یہ شفاعت نہ آپ کے لئے ہے اور نہ ہی کسی اور کے لئے، مجھے اپنی عزت ورحمت کی قسم لا الہ الا اللہ کے قائل کو آگ میں نہیں چھوڑوں گا۔

(الغنیۃ لطالبی طریق الحق عزوجل : عبدالقادر بن موسی بن عبداللہ بن جنکی دوست الحسنی ،أبومحمد، محیی الدین الجیلانی)(۱:۱۴۸)

www.waseemziyai.com

www.waseemziyai.com

ساتویں فصل

پل صراط اور حوض کوثر

پل صراط پر ایمان لانا واجب ہے

والإيمان بالصراط على جهنم واجب.وهو جسر ممدود على متن جهنم يأخذ من يشاء الله إلى النار، ويجوز من يشاء ويسقط فى جهنم من يشاء .ولهم فى تلك الأحوال أنوار على قدر أعمالهم فهم بين ماش وساع وراكب وزحف وسحب.

ترجمہ

الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پل صراط پر ایمان لانا واجب ہے۔وہ ایک پل ہے جو جہنم کے اوپر واقع ہے،اس کے ہونے پر یقین رکھنا واجب ہے،اللہ تعالی جس شخص کو دوزخ میں ڈالنا چاہے گا اس کو یہ پل پکڑ لے گا اور وہ دوزخ میں گر جائے گا،جسے اللہ تعالی چاہے گا اسے پار اتار دے گا،پل سے گزرنے والوں کو ان کے اعمال کے مطابق نور عطا ہوگا،ان میں سے کچھ چلنے والے ہوں گے اور کچھ دوڑنے والے ہوں گے اور کچھ سوار ہوں گے،اور کچھ زانوں کے بل اور کچھ اپنی سرینوں کے بل گھسٹنے والے ہوں گے۔

(الغنیۃ لطالبی طریق الحق عزوجل : عبدالقادر بن موسی بن عبداللہ بن جنکی دوست الحسنی ،أبو محمد، محیی الدین الجیلانی)(۱:۱۴۹)

پل کا منظر

وقد وصفه النبى صلى الله عليه وسلم بأنه ذو كلاليب فى خبر فيه طول إلى أن قال صلى الله عليه وسلم:ذو كلاليب مثل شوك السعدان، هل تعرفون شوك السعدان؟ قالوا:نعم يا رسول الله، قال:فإنها مثل شوك السعدان غير أنه لا يعلمها إلا الله :عز وجل، فتتخطف الناس، فمنهم موبق بعمله ومنهم المخردل، ثم ينجو المخردل، المرمى المصروع وقيل ذلك للمنقطع أيضًا.

ترجمہ

رسول اللہ ﷺ نے ایک طویل حدیث شریف بیان فرمائی کہ صراط میں ایسے کانٹے ہوں گے جیسے کہ سعدان کے کانٹے، رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے دریافت فرمایا: کیا تم سعدان کے کانٹوں سے واقف ہو؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: جی ہاں۔ یارسول اللہ ﷺ! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ کانٹے سعدان کی طرح ہوں گے جن کی لمبائی کا اندازہ اللہ تعالی کے سوا کسی کو نہیں ہے، یہ کانٹے لوگوں کو کھینچ لیں گے، پس بعض لوگ اپنے اعمال کی وجہ سے ہلاک ہوجائیں گے، اور بعض لوگ گہرے زخم کھائیں گے اور دوزخ میں پھینک دیئے جائیں گے، اور بعض لوگ زخمی ہونے کے بعد نجات پاجائیں گے، اور وہ کانٹے اپنی دھار کے باعث کاٹنے کے لئے بھی ہوں گے۔

(تعظیم قدر الصلاۃ: أبوعبداللہ محمد بن نصر بن الحجاج المَرْوَزِی)(۱:۲۹۲)

قربانی کے جانور پل صراط پر

عَن أبی هُرَیْرَةوقال: صلی الله علیه وسلم اِسْتَفْرِهُوا ضَحایاکُم فإنَّها مَطایاکُم علی الصِّراطِ.

ترجمہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنی قربانی کے جانوروں کو موٹا بناؤ وہ پل صراط پر تمھاری سواریاں ہوں گے۔

(کنز العمال فی سنن الأقوال والأفعال: علاء الدین القادری الشاذلی)(۵:۸۸)(مؤسسۃ الرسالۃ)

پل صراط کی لمبائی

وجاء فی وصف الصراط عنه صلی الله علیه وسلم: أنه أدق من الشعرة وأحر من الجمرة وأحد من السیف، طوله ثلثمائة سنة من سنی الآخرة، یجوزه الأبرار وتزل عنه الفجار، وقیل طوله ثلاثة آلاف سنة من سنی الآخرة.

ترجمہ

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا صراط بال سے زیادہ باریک اور شعلے سے زیادہ گرم اور تلوار سے زیادہ تیز ہے، اس کی لمبائی آخرت کے سالوں کے حساب سے تین سو سال بنتی ہے اور ایک روایت کے مطابق تین ہزار سال بنتی ہے۔

نیک لوگ اس پر جلد گزر جائیں گے اور گناہگار لوگ گر پڑیں گے۔

(الغنیۃ لطالبی طریق الحق عزوجل: عبدالقادر بن موسی بن عبداللہ بن جنکی دوست الحسنی، أبومحمد، محیی الدین الجیلانی)(۱:۱۴۹)

رسول اللہ ﷺ کا حوض کوثر

وأهل السنة یعتقدون أن لنبینا صلی الله علیه وسلم حوضًا فی القیامة. یسقی منه المؤمنون، دون الکافرین، ویکون ذلک بعد جواز الصراط قبل دخول الجنة، من شرب منه شربة لم یظمأ بعدها أبدًا، عرضه مسیرة شهر، ماؤه أشد بیاضًا من اللبن وأحلی من العسل، حوله أباریق علی عدد نجوم السماء، فیه میزابان یصبان من الکوثر، أصله فی الجنة وفرعه فی الوقف.

ترجمہ

www.waseemziyai.com

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اہل سنت وجماعت کا عقیدہ ہے کہ قیامت کے دن ہمارے رسول ﷺ کا ایک حوض ہوگا، جس میں سے اہل ایمان سیراب ہوں گے اور کافر محروم رہیں گے، یہ حوض پل صراط سے گزرنے کے بعد اور جنت میں داخل ہونے سے پہلے آپ ﷺ کو عطا کیا جائے گا، اس کا پانی ایک بار پینے سے کبھی بھی پیاس نہیں لگے گی۔

حوض کوثر کی چوڑائی ایک ماہ کی مسافت کے بقدر ہوگی، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا، اس کے چاروں طرف کوزے ہوں گے، جو شمار میں ستاروں کی مانند ہوں گے، حوض میں دو پرنالے ہوں گے اس میں حوض کوثر سے آکر دو پرنالوں کے دہانے ملتے ہیں، اس کے پانی کا سرچشمہ جنت ہے اور اس کی شاخیں میدان حساب میں ہوں گی۔

(الغنیۃ لطالبی طریق الحق عزوجل : عبدالقادر بن موسی بن عبداللہ بن جنکی دوست الحسنی ،أبو محمد، محیی الدین الجیلانی)(۱:۱۵۰)

حوض کوثر کی لمبائی وچوڑائی

وقد ذكره النبی صلى الله عليه وسلم فی حديث ثوبان رضی الله عنه أنا عند حوضی يوم القيامة، فسئل النبی صلى الله عليه وسلم عن سعة الحوض، فقال: صلى الله عليه وسلم ما بين مقامی هذا إلی عمان، شرابه أشد بياضًا من اللبن وأحلی من العسل، فيه ميزابان من الجنة، أحدهما من ورق والآخر من ذهب، من شرب منه شربة لم يظمأ بعدها أبدًا.

ترجمہ

رسول اللہ ﷺ نے حوض کوثر کا تذکرہ اس حدیث شریف میں فرمایا ہے جو حضرت سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن میں حوض کوثر کے پاس ہوں گا، رسول اللہ ﷺ سے حوض کوثر کی وسعت دریافت کی گئی: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جتنی اس مقام سے عمان تک مسافت ہے اتنی مسافت میرے حوض کوثر کی ہے۔ اس پر کوزے ستاروں کی مانند ہوں گے، اس کا پانی چاندی سے زیادہ سفید ہوگا، جو ایک بار اس کا پانی پی لے گا اس کو کبھی بھی پیاس نہیں لگے گی۔

(الغنیۃ لطالبی طریق الحق عزوجل : عبدالقادر بن موسی بن عبداللہ بن جنکی دوست الحسنی ،أبو محمد، محیی الدین الجیلانی)(۱:۱۵۰)

حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما

وقال صلى الله عليه وسلم فی حديث عبد الله بن عمر رضی الله عنهما: موعدكم حوضی عرضه مثل طوله، وهو أبعد ما بين إيلة إلی مكة، وذلک مسيرة شهر، فيه أباريق أمثال الكواكب، ماؤه أشد بياضًا من الفضة، من ورده فشرب منه لم يظمأ بعدها أبدًا.

ترجمہ

حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم سے ملنے کا مقام میرا حوض کوثر ہے جس کی گہرائی اس کی لمبائی کے برابر ہوگی (یعنی مربع شکل میں ہوگا) مکہ مکرمہ سے ایلیاء تک جتنا فاصلہ ہے اس کی وسعت اس سے بھی زیادہ ہے، یہ فاصلہ ایک ماہ کی مسافت کے بقدر ہے، اس پر کوزے ستاروں کی مانند ہوں گے، اس کا پانی چاندی سے زیادہ سفید ہوگا، جو ایک بار اس

www.waseemziyai.com

کا پانی پی لے گا پھر کبھی بھی اس کو پیاس نہ لگے گی۔

الغنیۃ لطالبی طریق الحق عز وجل : عبدالقادر بن موسی بن عبداللہ بن جنکی دوست الحسنی ،أبو محمد، محیی الدین الجیلانی (۱:۱۵۰)

بدمذہب کو حوض کوثر نہیں ملے گا

وفي حديث آخر عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال: حوضي ما بين عدن وعمان، حافتاه خيام الدر المجوف، وآنيته عدد نجوم السماء، طينة المسك الأذفر، وماؤه أبيض من اللبن وأبرد من الثلج، وأحلى من العسل، من شرب منه شربة لم يظمأ بعدها أبدًا، فيذاد عني يوم القيامة رجال كما تذاد الغريبة من الإبل فأقول: ألا هلم ألا هلم، فيقال لي إنك لا تدرى ما أحدثوا بعدك، فأقول: وما أحدثوا؟ فيقال: إنهم غيروا وبدلوا فأقول ألا سحقًا وبعدًا.

ترجمہ

رسول اللہ ﷺ کا فرمان عالی شان ہے کہ میرا حوض اتنا ہے جتنا عدن سے عمان تک فاصلہ ہے، اس کے دونوں کناروں پر موتیوں کے خیمے نصب ہیں، اور اس کے کوزے تعداد میں آسمان کے ستاروں کے برابر ہیں، اس کی مٹی خالص مشک کی ہے، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور برف سے زیادہ ٹھنڈا اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے، جو اس کو ایک بار پی لے گا اس کو کبھی بھی پیاس نہیں لگے گی۔ قیامت کے دن حوض پر میرے پاس آنے سے کچھ لوگوں کو الگ رکھا جائے گا، جس طرح کوئی اجنبی اونٹ دوسرے اونٹوں سے الگ کر دیا جاتا ہے، میں کہوں گا کہ میرے پاس آؤ، میرے پاس آؤ اس وقت مجھے بتایا جائے گا کہ ان لوگوں نے آپ ﷺ کے بعد نئی نئی باتیں ایجاد کر لی تھیں، اور یہ بھی بتایا جائے گا کہ انہوں نے آپ ﷺ کی تعلیمات کو بدل ڈالا تھا۔ تب میں کہوں گا کہ دور ہو دور ہو۔

الغنیۃ لطالبی طریق الحق عز وجل : عبدالقادر بن موسی بن عبداللہ بن جنکی دوست الحسنی ،أبو محمد، محیی الدین الجیلانی (۱:۱۵۰)

منکرین حوض کو کچھ نہیں ملے گا

وقد أنكرت ذلك المعتزلة فلا يسقون منه، ويدخلون النار وردًا عطشًا إن لم يتوبوا عم مقالتهم وجحودهم الحق ورد الآيات والأخبار والآثار.

وروى عن أنس بن مالك رضى الله عنه يرفعه إلى النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال: من كذب بالشفاعة لم يكن له فيها نصيب ومن كذب بالحوض لم يكن له فيه نصيب.

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ معتزلہ نے رسول اللہ ﷺ کے حوض کوثر کا انکار کیا ہے، اگر یہ لوگ حوض کے انکار سے توبہ نہ کریں گے اور آیات وحدیث اور اقوال صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو رد کرنے سے توبہ نہیں کریں تو دوزخ میں پیاسے داخل ہوں گے۔

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے شفاعت کا انکار کیا اس کو شفاعت نصیب نہیں ہوگی، اور جس نے حوض کی تکذیب کی اس کے نصیب میں اس کا پانی نہیں ہوگا۔

www.waseemziyai.com

الغنیۃ لطالبی طریق الحق عز وجل : عبدالقادر بن موسی بن عبداللہ بن جنکی دوست الحسنی ، أبو محمد، محیی الدین الجیلانی (۱:۱۵۰)

مقام محمود کیا ہے؟

وأهل السنة يعتقدون أن الله يجلس رسوله ونبيه المختار على سائر رسله وأنبيائه معه على العرش يوم القيامة.

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اہل سنت وجماعت کا عقیدہ یہ ہے کہ اللہ تعالی اپنے محبوب ﷺ کو قیامت کے دن اپنے تمام انبیاء کرام علیہم السلام سے بلند تر اپنے قرب میں عرش پر بٹھائے گا۔

حدیث اول

أَبُو الْقَاسِمِ قَالَ: نا أَبُو الْفَتْحِ بْنُ أَبِي الْقَوَارِيرِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَبُو الطَّيِّبِ الْكَاتِبُ، نا يَزِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَادَا قَالَ: نا أَبُو عُثْمَانَ سَعِيدٌ أَخُو إِبْرَاهِيمَ الْقَارِءِ قَالَ: نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي مَسْعُودٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِدْرِيسَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: (عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا) قَالَ: يُجْلِسُهُ مَعَهُ عَلَى السَّرِيرِ.

ترجمہ سند حدیث

ہمیں ابوالقاسم نے خبر دی، ہمیں ابوالفتح بن القواریر نے، ہمیں محمد بن جعفر ابوالطیب الکاتب نے بیان کیا، ہمیں یزید بن محمد الباد نے بیان کیا، انہوں نے کہا: ہمیں ابوعثمان جو ابراہیم کے بھائی ہیں نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہمیں اسماعیل بن ابومسعود نے عبداللہ بن ادریس سے انہوں نے عبیداللہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی

ترجمہ متن حدیث

رسول اللہ ﷺ نے اس آیت

﴿عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا﴾

کی تشریح میں فرمایا: اللہ تعالی آپ ﷺ کو اپنے قرب میں تخت پر بٹھائے گا۔

(إبطال التأويلات لأخبار الصفات: القاضي أبو يعلى، محمد بن الحسين بن محمد بن خلف ابن الفراء (۱:۴۷۶)

حدیث ثانی

أَبُو الْقَاسِمِ قَالَ: عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ التَّمَّارُ قَالَ: أَبُو بَكْرٍ عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي مَعْمَرٍ، نا يُوسُفُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَرْبِ بْنِ الْحَكَمِ الْأَشْعَرِيُّ الْبَصْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي أَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَقَامِ الْمَحْمُودِ فَقَالَ: وَعَدَنِي رَبِّي الْقُعُودَ عَلَى الْعَرْشِ.

ترجمہ سند حدیث

www.waseemziyai.com

ہمیں ابوالقاسم نے خبردی، انہوں نے علی بن عمر بن علی التمار نے خبردی، انہوں نے ابوبکر عمر بن احمد بن ابومعمر سے خبردی، ہمیں یوسف بن احمد بن حرب بن الحکم الاشعری البصری نے خبردی، انہوں نے کہا: ہمیں ابواحمد بن حرب نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد ماجد سے انہوں نے حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما سے بیان کیا:

ترجمہ متن حدیث

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے مقام محمود کے بارے میں دریافت کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے رب تعالی نے مجھے عرش پر بٹھانے کا وعدہ فرمایا ہے۔

إبطال التأويلات لأخبار الصفات: القاضي أبويعلى محمد بن الحسين بن محمد بن خلف ابن الفراء (۱:۴۷۶)

حدیث ثالث

أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ، قَالَ: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي صَفْوَانَ الثَّقَفِيُّ، قَالَ: ثنا يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ، قَالَ: ثنا سَلْمُ بْنُ جَعْفَرٍ مِنْ أَهْلِ صَنْعَاءَ قَالَ: ثنا سَعِيدٌ الْجُرَيْرِيُّ، قَالَ: ثنا سَيْفٌ السَّدُوسِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ، قَالَ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ جِيءَ بِنَبِيِّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُقْعِدَ بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ عَلَى كُرْسِيِّهِ ، فَقُلْتُ: يَا أَبَا مَسْعُودٍ، إِذَا كَانَ عَلَى كُرْسِيِّهِ، فَلَيْسَ هُوَ مَعَهُ، قَالَ: وَيْلَكُمْ، هَذَا أَقَرُّ حَدِيثٍ لِعَيْنَيَّ فِي الدُّنْيَا.

ترجمہ

حضرت سیدنا سیف الدوسی رحمۃ اللہ تعالی علیہ حضرت سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب قیامت کا دن ہوگا تب رسول اللہ ﷺ کو لایا جائے گا پھر آپ ﷺ کو اللہ تعالی کی بارگاہ میں کرسی پر بٹھایا جائے گا، (راوی کہتے ہیں کہ میں نے ان سے ایک سوال کیا جس کے جواب میں حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم پر افسوس ہے یہ حدیث دنیا میں میرے لئے سب سے زیادہ آنکھوں کی ٹھنڈک کا باعث ہے (یہ بات میرے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک کا سامان ہے کہ قیامت کے دن رسول اللہ ﷺ اللہ تعالی کی کرسی پر جلوہ فرما ہوں گے)

(السنة: أبوبكر أحمد بن محمد بن هارون بن يزيد الخَلَّال البغدادي الحنبلي (۱:۲۱۱) دار الراية الرياض

حدیث رابع

وَأَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ صَدَقَةَ، قَالَ: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي صَفْوَانَ الثَّقَفِيُّ، قَالَ: ثنا يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ الْعَنْبَرِيُّ، قَالَ: ثنا سَلْمُ بْنُ جَعْفَرٍ الْبَكْرَاوِيُّ مِنْ وَلَدِ أَبِي بَكْرَةَ، قَالَ: ثنا سَعِيدٌ الْجُرَيْرِيُّ، قَالَ: ثنا سَيْفٌ السَّدُوسِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَلَامٍ قَالَ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ جِيءَ بِنَبِيِّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يُجْلِسَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ ، قَالَ: فَقُلْتُ: يَا أَبَا مَسْعُودٍ، فَإِذَا أَجْلَسَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَهُوَ مَعَهُ، قَالَ: وَيْلَكَ، مَا سَمِعْتُ حَدِيثًا قَطُّ أَقَرَّ لِعَيْنَيَّ مِنْ هَذَا الْحَدِيثِ، حِينَ عَلِمْتُ أَنَّهُ يُجْلِسُهُ مَعَهُ.

ترجمہ

حضرت سیدنا سیف الدوسی رحمۃ اللہ تعالی علیہ حضرت سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب قیامت

www.waseemziyai.com

کا دن ہوگا تب رسول اللہ ﷺ کو لایا جائے گا پھر آپ ﷺ کو اللہ تعالی کی بارگاہ میں کرسی پر بٹھایا جائے گا، (راوی کہتے ہیں کہ میں نے ان سے ایک سوال کیا جس کے جواب میں حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم پر افسوس ہے کہ جب سے میں نے یہ حدیث شریف سنی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اللہ تعالی کی کرسی پر جلوہ فرما ہوں گے تب سے میرے لئے اس حدیث شریف سے زیادہ آنکھوں کو ٹھنڈک دینے والی کوئی بات نہیں ہے، یعنی جب سے میں نے یہ جانا ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالی جب اپنی شان کے مطابق کرسی پر جلوہ فرما ہوگا تو رسول اللہ ﷺ بھی اللہ تعالی کے ساتھ جلوہ فرما ہوں گے۔

(السنة: أبو بكر أحمد بن محمد بن هارون بن يزيد الخَلّال البغدادي الحنبلي (١:٢١١) دار الراية الرياض

حساب برحق ہے

ويعتقد أهل السنة أن الله تعالى يحاسب عبده المؤمن يوم القيامة، ويدنيه منه فيضع كنفه عليه حتى يستره من الناس.

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اہل سنت وجماعت کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالی مومن کو حساب کے لئے جب بلائے گا تو اسے اپنے قریب فرمائے گا اور اپنی شان کے لائق اس پر اپنا دست کرم رکھے گا، یہاں تک کہ اسے اور لوگوں سے چھپالے گا۔

بندہ مومن پر کرم کی بارش

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُهْزَاذَ، قَالَ: ثنا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: حَدَّثَنِي مَطَرٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بَابَاهُ، قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا أَطُوفُ، بِالْبَيْتِ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ إِذْ عَرَضَ لَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ، مَا سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي النَّجْوَى؟ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ دَعَا اللَّهُ بِعَبْدِهِ، فَيَضَعُ كَنَفَهُ عَلَيْهِ، فَيَقُولُ: أَلَمْ تَعْمَلْ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا ذَنْبَ كَذَا وَكَذَا؟ فَيَقُولُ الْعَبْدُ: بَلَى: يَا رَبِّ، فَيَقُولُ: فَإِنِّي قَدْ سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا، وَغَفَرْتُ ذَلِكَ الْيَوْمَ.

ترجمہ سند حدیث

ہمیں محمد بن قہزاذ نے یہ حدیث شریف بیان کی، انہوں نے کہا: ہمیں علی بن الحسین نے یہ حدیث شریف بیان کی، انہوں نے کہا: مجھے میرے والد ماجد نے یہ حدیث شریف بیان کی، انہوں نے کہا: مجھے مطر نے عبدالرحمن بن باباہ سے بیان کی،

ترجمہ متن حدیث

وہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ طواف کررہا تھا، اچانک ایک شخص ان کے سامنے آیا اور اس نے عرض کی: جناب! کیا آپ نے سرگوشی کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے کچھ سنا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ میں نے

www.waseemziyai.com

رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: کہ قیامت کے دن بندہ مومن کو لایا جائے گا اس پر اللہ تعالی اپنا دست کرم رکھے گا، یہاں تک کہ اس کو لوگوں سے چھپا لے گا، اور بندہ مومن سے کہے گا: کیا تم نے یہ بھی گناہ کیا اور یہ بھی گناہ کیا؟

بندہ مومن اقرار کرے گا اور عرض کرے گا کہ کیوں نہیں۔ اور دل میں سوچے گا کہ میں ہلاک ہو گیا، مگر اللہ تعالی فرمائے گا: مرے بندے یہ تیرے گناہ ہیں چونکہ میں نے دنیا میں انہیں چھپائے رکھا اور آج میں نے تمھیں بخش دیا۔

(البعث: أبو بكر بن أبي داود، عبد الله بن سليمان بن الأشعث الأزدي السجستاني: ٣٦)

حساب لینے کا مطلب کیا ہے؟

ومعنى المحاسبة: تعريف الله تعالى عبده بمقادير ثواب الأعمال وعذابه بقراء ة سيئاته أو حسناته وما له وما عليه.

وقد أنكرت المعطلة المحاسبة، وقد كذبهم الله تعالى بقوله: ﴿إِنَّ إِلَيْنَآ إِيَابَهُمْ ،ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ﴾ (سورة الغاشية: ٢٥، ٢٦)

ترجمہ

حساب لینے کے معنی یہ ہیں کہ بندے کے سامنے برائیوں اور نیکیوں کی فہرست پڑھ کر اس کو اس کے اعمال کی جزا و سزاء کی مقدار سے آگاہ کیا جائے گا، اور جو چیز اس کو نقصان پہنچانے والی ہے اس سے اس کو خبر دار کیا جائے گا۔

معتزلہ حساب لینے کے منکر ہیں، وہ اللہ تعالی کے اس ارشاد مبارک کی تکذیب کرتے ہیں۔

﴿إِنَّ إِلَيْنَآ إِيَابَهُمْ ،ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ﴾ (سورة الغاشية: ٢٥، ٢٦)

بے شک ہماری ہی طرف ان کا پھرنا ہے، پھر بے شک ہماری ہی طرف ان کا حساب ہے۔

الغنية لطالبی طریق الحق عز وجل: عبد القادر بن موسى بن عبد الله بن جنكي دوست الحسني، أبو محمد، محيي الدين الجيلاني (١:١٥٢)

آٹھویں فصل

میزان برحق ہے

میزان برحق ہے

ويعتقد أهل السنة أن لله تعالى ميزانًا يزن فيه الحسنات والسيئات يوم القيامة، له كفتان ولسان.

وقد أنكرت المعتزلة مع المرجئة والخوارج ذلك، فقال: إن معنى الميزان: العدل دون موازنة الأعمال، وفي كتاب الله وسنة رسوله تكذيبهم، قال الله تعالى: ﴿وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْـًٔا وَ اِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَابِهَا وَكَفٰى بِنَا حٰسِبِيْنَ﴾ (الأنبياء: ٤٧) (الأنبياء: ٤٧)، وقال تعالى: ﴿وَ تَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ،فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُه ،فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ،وَ اَمَّا مَنْ

www.waseemziyai.com

خَفَّتْ مَوٰزِيْنُه، فَاُمُّه هَاوِيَةٌ ﴾سورة القارعة : ٦ . ٩)

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اہل سنت و جماعت کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ اللہ تعالی نے ایک میزان عدل بھی قائم کر رکھا ہے، جس میں قیامت کے دن لوگوں کی نیکیاں اور برائیاں تولی جائیں گی، اس کی ساخت اس طرح سے ہے کہ اس کے دو پلڑے اور ڈنڈی ہوگی، اور فرقہ معتزلہ اور فرقہ مرجیہ اور خوارج اس کے منکر ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ میزان کا معنی اعمال کو تولنا نہیں ہے بلکہ عدل وانصاف کرنا ہے، حالانکہ اللہ تعالی کے قرآن کریم میں اور رسول اللہ ﷺ کی سنت میں ان کی تکذیب کی گئی ہے۔

﴿وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْـًٔا وَ اِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا وَكَفٰى بِنَا حٰسِبِيْنَ ﴾(الأنبياء : ٤٧)

اور ہم عدل کی ترازو رکھیں گے قیامت کے دن تو کسی جان پر کچھ ظلم نہ ہوگا اور اگر کوئی چیز (ف) رائی کے دانہ کے برابر ہو تو ہم اسے لے آئیں گے اور ہم کافی ہیں حساب کو

﴿: وَ تَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ،فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوٰزِيْنُه ،فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ،وَ اَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوٰزِيْنُه، فَاُمُّه هَاوِيَةٌ ﴾سورة القارعة : ٦ . ٩)

اور پہاڑ ہوں گے جیسے دھنکی اون، تو جس کی تولیں بھاری ہوئیں، وہ تو من مانتے عیش میں ہیں اور جس کی تولیں ہلکی پڑیں، وہ نیچا دکھانے والی گود میں ہے۔

امام الجیلانی رضی اللہ عنہ کا معتزلہ کو جواب

والعدل لا يوصف بالخفة والثقل، وإنما هو بيد الرحمن جل جلاله؛ لأنه هو الذى يتولى حسابهم،

ترجمہ

تول کا ہلکا یا بھاری ہونا یہ عدل کی صفت نہیں ہے، یہ میزان اللہ تعالی کے دست قدرت میں ہوگا، کیونکہ بندوں کا حساب اللہ تعالی نے اپنے ہاتھ میں رکھا ہے۔

اب ان کے جواب میں کچھ احادیث شریفہ نقل کی جاتی ہیں۔

حدیث اول

ثنا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، ثنا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ، ثنا ابْنُ جَابِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ بُسْرَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ، يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيَّ، يَقُولُ: أَخْبَرَنِي نَوَّاسُ بْنُ سَمْعَانَ الْكِلَابِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الْمِيزَانُ بِيَدِ الرَّحْمَنِ، يَرْفَعُ قَوْمًا، وَيَخْفِضُ آخَرِينَ.

ترجمہ سند حدیث

ہمیں ہشام بن عمار رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث شریف بیان کی، ہمیں صدقہ بن خالد نے یہ حدیث شریف بیان کی، ہمیں ابن جابر نے یہ حدیث شریف بیان کی، انہوں نے کہا: میں نے بسر بن عبید اللہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں نے ابوادریس الخولانی سے سنا وہ

www.waseemziyai.com

فرماتے تھے کہ مجھے نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ نے خبر دی، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

ترجمہ متن حدیث

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن ترازو اللہ تعالی کے ہاتھ میں ہوگی، وہی بعض لوگوں کو بلندی عطا فرمائے گا اور بعض لوگوں کو پستی۔

(السنة: أبو بكر بن أبي عاصم وهو أحمد بن عمرو بن الضحاك بن مخلد الشيباني (١:٣٤٣) المكتب الإسلامي بيروت)

حدیث ثانی

لما روى عن حذيفة بن اليمان رضى الله عنهما: قال: إن جبرائيل عليه السلام صاحب الميزان، فيقول له ربه زن يا جبريل بينهم فيرجح بعضهم على بعض.

ترجمہ

حضرت سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ترازو حضرت سیدنا جبریل امین علیہ السلام کے ہاتھ میں ہوگی، اللہ تعالی حضرت سیدنا جبرائیل علیہ السلام سے فرمائے گا، اے جبریل! ان کا تول کرو، جب وہ اعمال تولیں گے تو بعض کے پلڑے بھاری ہوں گے اور بعض کے ہلکے۔

حدیث ثالث

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّ: تُوضَعُ الْمَوَازِينُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيُؤْتَى بِالرَّجُلِ، فَيُوضَعُ فِي كِفَّةٍ، فَيُوضَعُ مَا أُحْصِيَ عَلَيْهِ، فَتَمَايَلَ بِهِ الْمِيزَانُ، قَالَ: فَيُبْعَثُ بِهِ إِلَى النَّارِ، فَإِذَا أُدْبِرَ بِهِ إِذَا صَائِحٌ يَصِيحُ مِنْ عِنْدِ الرَّحْمَنِ، يَقُولُ: لَا تَعْجَلُوا، لَا تَعْجَلُوا، فَإِنَّهُ قَدْ بَقِيَ لَهُ، فَيُؤْتَى بِبِطَاقَةٍ فِيهَا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ،، فَتُوضَعُ مَعَ الرَّجُلِ فِي كِفَّةٍ، حَتَّى يَمِيلَ بِهِ الْمِيزَانُ.

ترجمہ سند حدیث

ہمیں قتیبہ نے یہ حدیث شریف بیان کی، ہمیں ابن لہیعہ نے یہ حدیث شریف بیان کی، انہوں نے عامر بن یحیی سے انہوں نے ابوزاہد سے، انہوں نے عبداللہ بن عمرو العاص سے بیان کی، وہ فرماتے ہیں:

ترجمہ متن حدیث

کہ حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن ترازو رکھی جائے گی، ایک شخص کو لایا جائے گا، اسے ترازو کے ایک پلڑے میں رکھا جائے گا، اور دوسرے پلڑے میں اس کے تمام اعمال کو رکھا جائے گا، اعمال کا پلڑا اگر ہلکا ہوا تو اسے دوزخ کی طرف لے جائیں گے اس وقت آواز دینے والا آواز دے گا: اسے دوزخ میں لے جانے میں جلدی نہ کرو، اس کی ایک چیز کا وزن نہیں ہوا، چنانچہ ایک چیز لائی جائے گی، جس پر لا الہ الا اللہ لکھا ہوگا اس کو اس کے نامہ اعمال کے نیکیوں والے پلڑے میں

www.waseemziyai.com

رکھ دیا جائے گا، اس کی وجہ سے وہ پلڑا جھک جائے گا اور اسے جنت میں بھیجنے کا حکم دے دیا جائے گا۔

(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد: أبو الحسن نور الدين علي بن أبي بكر بن سليمان الهيثمي (۱۰:۸۲) مكتبة القدسي، القاهرة)

حدیث رابع

أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ، بِقِرَاءَتِي عَلَيْهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ حَيَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادِ بْنِ أَنْعَمَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ: يُؤْتَى بِرَجُلٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى الْمِيزَانِ ثُمَّ يُؤْتَى بِتِسْعَةٍ وَتِسْعِينَ سِجِلًّا كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهَا مَدُّ الْبَصَرِ، فِيهَا خَطَايَاهُ وَذُنُوبُهُ فَتُوضَعُ فِي كِفَّةِ الْمِيزَانِ، ثُمَّ يُخْرَجُ لَهُ قِرْطَاسٌ مِثْلُ أَنْمُلَةِ الْأُصْبُعِ فِيهَا شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، فَتُوضَعُ فِي كِفَّةِ الْمِيزَانِ الْأُخْرَى فَتَرْجَحُ بِخَطَايَاهُ وَذُنُوبِهِ.

ترجمہ سند حدیث

ہمیں ابواحمد محمد بن علی بن محمد نے میرے ان پر پڑھنے پر خبر دی، انہوں نے کہا: ہمیں ابومحمد عبداللہ بن محمد بن جعفر بن حیان نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہمیں ابراہیم بن محمد بن الحسن نے یہ حدیث شریف بیان کی، انہوں نے کہا: ہمیں عمر بن سعید نے یہ حدیث شریف بیان کی، انہوں نے کہا: ہمیں ابن وہب نے خبر دی، انہوں نے کہا: مجھے عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم نے ابوعبدالرحمٰن الحبلی سے خبر دی، انہوں نے عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے خبر دی۔

ترجمہ متن حدیث

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن ایک شخص کو لایا جائے گا میزان کی طرف پھر اس کے ننانوے دفتر اعمال کے لائے جائیں گے اور ان میں سے ہر ایک کی لمبائی حد نگاہ تک ہوگی، ان میں گناہ وخطائیں ہوں گی، پھر اسے میزان پر رکھا جائے گا، پھر اس میں سے ایک ورقہ نکالا جائے گا جو کہ انگلی کے پورے کی طرح ہوگا، اس میں

﴿لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ﴾

کی گواہی لکھی جائے گی، پھر دوسرے پلڑے میں سارے گناہ رکھے جائیں گے تو یہ کلمہ والا پلڑا بھاری ہو جائے گا۔

(ترتيب الأمالي الخميسية للشجري: بن الحسين بن إسماعيل بن زيد الحسني الشجري الجرجاني (۱:۲۶) دار الكتب العلمية، بيروت لبنان

اعمال کے وزن میں لوگوں کی تین اقسام ہیں

والناس في موازنة الأعمال على ثلاثة أضرب:

منهم من ترجح حسناته على سيئاته، فيؤمر به إلى الجنة، ومنهم من ترجح سيئاته على حسناته، فيؤمر به إلى النار.

ومنهم من لا ترجح إحداهما على الأخرى، فهم أصحاب الأعراف، ثم ينالهم الله برحمته إذا شاء

www.waseemziyai.com

فيدخلهم الجنة. فهو قوله: عز وجل: ﴿وَعَلَى الْأَعْرَافِ رِجَالٌ يَعْرِفُونَ كُلًّا بِسِيمَاهُمْ﴾ (الأعراف: ٤٦) والذى يوزن صحائف أعمالهم على ما ذكرنا من تسعة وتسعين سجلًا وطريق ذلك النقل والسمع.

وأما المقربون فيدخلون الجنة بغير حساب، كما جاء فى الحديث:

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَدْخُلُ مِنْ أُمَّتِي الْجَنَّةَ سَبْعُونَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ: قَالَ: فَقَالَ عُكَّاشَةُ بْنُ مُحْصَنٍ: ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ، فَقَالَ آخَرُ: ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ. على نص الحديث المشهور

وأما الكافرون فيدخلون النار بغير حساب، ومن المؤمنين من يحاسب حسابًا يسيرًا ثم يؤمر به إلى الجنة على ما تقدم

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اعمال کے تول کے حساب سے تین طرح کے اہل حساب ہوں گے۔☆......وہ لوگ جن کی نیکیاں برائیوں سے زیادہ ہوں گی، انکو جنت میں جانے کا حکم ہوگا۔☆......وہ لوگ جن کے گناہ نیکیوں پر غالب آجائیں گے، ان کو دوزخ میں جانے کا حکم ہوگا۔☆......وہ لوگ جن کی نیکیاں اور گناہ برابر ہوں گے یہ لوگ اعراف والے ہوں گے پھر جب اللہ تعالیٰ چاہے گا ان کو جنت میں داخل فرمادے گا۔

﴿وَعَلَى الْأَعْرَافِ رِجَالٌ يَعْرِفُونَ كُلًّا بِسِيمَاهُمْ﴾ (الأعراف: ٤٦)

(اور اعراف پر کچھ مرد ہوں گے کہ دونوں فریق کو ان کی پیشانیوں سے پہچانیں گے) کا مطلب یہی ہے۔

کہ مقرب بندے بغیر حساب کے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

حدیث شریف:

ہمیں محمد بن جعفر نے خبر دی، ہمیں شعبہ نے محمد بن زیاد سے خبر دی وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے ستر ہزار لوگ جنت میں بغیر حساب کے داخل ہوں گے، حضرت سیدنا عکاشہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ میرے لئے بھی دعا کردیں اللہ تعالیٰ مجھے بھی انہیں میں کردے، تو رسول اللہ ﷺ نے ان کے لئے دعا فرمادی: اے اللہ! عکاشہ کو ان میں کردے، تو ایک اور شخص نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! میرے لئے بھی دعا کردیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عکاشہ تم پر سبقت لے گئے ہیں۔

جیسا کہ حدیث شریف میں ہے

حَدَّثَنَا عَبْدَانُ بْنُ أَحْمَدَ، ثنا دُحَيْمٌ، ثنا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى، ثنا جَعْفَرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ سَمُرَةَ، حَدَّثَنِي خُبَيْبُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ سَمُرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَمُرَةَ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ أُمَّتِي أُمَّةٌ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ، بَيْنَهُمْ سَبْعُونَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ.

www.waseemziyai.com

www.waseemziyai.com

ترجمہ سند حدیث

ہمیں عبدان بن احمد نے یہ حدیث شریف بیان کی، ہمیں دحیم بن حسان نے یہ حدیث شریف بیان کی، ہمیں سلیمان بن موسی نے یہ حدیث شریف بیان کی، ہمیں جعفر بن سعد بن سمرہ نے یہ حدیث شریف بیان کی، مجھے خبیب بن سلیمان بن سمرہ نے اپنے والد ماجد سے یہ حدیث شریف بیان کی، وہ اپنے والد ماجد حضرت سیدنا سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ

ترجمہ متن حدیث

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے ستر ہزار لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور وہ بھی بغیر حساب کے۔

(المعجم الکبیر: سلیمان بن أحمد بن أیوب أبو القاسم الطبرانی (۲۶۹:۷) مکتبۃ ابن تیمیۃ القاہرۃ)

نویں فصل

جنت اور دوزخ کا بیان

اہل سنت و جماعت کا نظریہ

ویعتقد أهل السنة أن الجنة والنار مخلوقتان، وهما الداران أعدهما الله تعالى.
إحداهما للنعيم والثواب لأهل الطاعة والإيمان، والأخرى للعقاب والنكال لأهل المعاصي والطغيان، وهما منذ خلقهما الله تعالى باقيتان لا تفنيان أبدًا، وهي الجنة التي كان فيها آدم وحواء عليهما السلام وإبليس اللعين، ثم أخرجا منها، القصة المشهورة.
وقد أنكرت المعتزلة ذلك، فأما الجنة فلا يدخلونها، وأما النار فلعمري هم فيها خالدون مخلدون لإنكارهم ولحكمهم بذلك للمؤمن الموحد المطيع لله عز وجلسبعين سنة بكبيرة واحدة، وفي كتاب الله العزيز عز وجلوسنة رسول الله صلى الله عليه وسلم تكذيبهم قال الله عز وجل: ﴿وَسَارِعُوٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ﴾ سورة آل عمران: ۱۳۳)
﴿وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْٓ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ﴾ سورة آل عمران: ۱۳۱) وما كان معدًا كان موجودًا يعلمه كل عاقل فعلم أنهما مخلوقتان.

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اہل سنت و جماعت کا عقیدہ ہے کہ جنت و دوزخ دونوں وجود رکھتی ہیں۔ یہ دو گھر ہیں، جنہیں اللہ تعالی نے بنایا ہے، ان میں سے ایک اطاعت گزاروں اور اہل ایمان کے لئے ہے۔ اور دوسرا گناہگاروں اور نافرمانوں کی سزا و عذاب کے لئے ہے۔ یہ دونوں مقام ازل سے ہیں اور ابد تک رہیں گے۔ کبھی فنا نہیں ہوں گے، یہ وہی جنت ہے جس میں حضرت سیدنا آدم علیہ السلام اور حضرت سیدتنا حواء رضی اللہ عنہا تھے، اور ابلیس بھی وہیں تھا، جس نے مارے حسد

کے ان کونکلوادیا، بلکہ خود اس کو بھی وہاں سے نکال دیا گیا، فرقہ معتزلہ جنت ودوزخ کے وجود سے انکاری ہیں، یہ لوگ جنت میں داخل نہیں ہوں گے۔

مجھے اپنی جان کی قسم! یہ لوگ ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے، جو مومن موحد ستر برس تک اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتا رہا صرف ایک گناہ کبیرہ کی وجہ سے دوزخ کا مستحق قرار دیا گیا۔

قرآن وحدیث میں ان لوگوں کے باطل عقیدہ کو جھوٹا قرار دیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان عالی شان ہے۔

﴿وَسَارِعُوٓا اِلٰی مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ﴾سورة آل عمران (۱۳۳:

اور دوڑو اپنے رب کی بخشش اور ایسی جنت کی طرف جس کی چوڑان میں سب آسمان وزمین آ جائیں پرہیزگاروں کے لئے تیار رکھی ہے۔

اور دوسری جگہ فرمایا:

﴿وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیٓ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ﴾(سورة آل عمران : ۱۳۱)

اور اُس آگ سے بچو جو کافروں کے لئے تیار رکھی ہے۔

ہر سمجھنے والا جانتا ہے کہ جو چیز تیار ہو چکی ہے وہ یقیناً وجود رکھتی ہے، اس سے ثابت ہوا کہ جنت ودوزخ پیدا ہو چکے ہیں۔

نہر کوثر رسول اللہ ﷺ کی ملکیت ہے

لما روی أحمد عَن حميد الطَّوِيل عَن أنس رَفعه: دخلت الْجنَّة فَإِذا فِيهَا نهر حافتاه خيام اللُّؤْلُؤ فَضربت بِيَدِي مجْرى مَائه فَإِذا مسك أذفر، فَقَالَ جِبْرِيل، عَلَيْهِ السَّلَام: هَذَا الْكَوْثَر الَّذِي أعطاك الله تَعَالَى.

ترجمہ

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے وہاں ایک نہر بہتی ہوئی دیکھی جس کے دونوں کناروں پر موتیوں کے خیمے تھے، چلتے ہوئے پانی کو ہاتھ لگا کر دیکھا تو وہ خالص مشک تھا، میں نے جبریل امین سے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ تو جبریل امین علیہ السلام نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! یہ وہی کوثر نہر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو عطا فرمائی ہے۔

(عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری: أبو محمد محمود بن أحمد بن موسى بن أحمد بن حسين الغيتابى الحنفى بدر الدين العينى (۲۵:۱۷۲)

جنت کی بناوٹ کیسی ہے؟

حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعْدَانُ الْجُهَنِيُّ، عَنْ أَبِي مُجَاهِدٍ الطَّائِيِّ، عَنْ أَبِي مُدِلَّةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَخْبِرْنَا عَنِ الْجَنَّةِ، مَا بِنَاؤُهَا؟ قَالَ: لَبِنَةٌ مِنْ ذَهَبٍ، وَلَبِنَةٌ مِنْ فِضَّةٍ، مِلَاطُهَا الْمِسْكُ الْأَذْفَرُ، حَصْبَاؤُهَا الْيَاقُوتُ وَاللُّؤْلُؤُ، وَتُرْبَتُهَا الْوَرْسُ وَالزَّعْفَرَانُ، مَنْ يَدْخُلُهَا يَخْلُدُ لَا يَمُوتُ، وَيَنْعَمُ لَا

www.waseemziyai.com

يَبْأَسُ، لَا يَبْلَى شَبَابُهُمْ، وَلَا تُخَرَّقُ ثِيَابُهُمْ.

ترجمہ سند حدیث

ہمیں وکیع نے یہ حدیث شریف بیان کی، ہمیں سعدان الجہنی نے ابومجاہد الطائی سے بیان کی، انہوں نے ابومدلہ سے بیان کی، انہوں نے حضرت سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی:

ترجمہ متن حدیث

حضرت سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! ہمیں جنت اوراس کی بناوٹ کے بارے ارشادفرمائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: جنت کی ایک اینٹ سونے اورایک اینٹ چاندی کی ہے، جس کے لئے خالص مشک کا گارا استعمال کیا گیا ہے، اس کے سنگریزے یاقوت اورموتی کے ہیں، اس کی زمین زعفران اورورس کی طرح خوشبودار ہے، جوشخص جنت میں داخل ہوگا وہ ہمیشہ اس میں رہے گا، جنت میں رہنے والے کوکبھی بھی موت نہیں آئے گی، ہمیشہ سکھ سے رہے گا۔ اورکوئی دکھ نہیں پہنچے گا۔ اہل جنت کے لباس کبھی بھی نہ پھٹیں گے۔ نہ ان کی جوانی بڑھاپے میں تبدیل ہوگی، اوروہ سداجوان رہیں گے۔

(المعجم الأوسط: سليمان بن أحمد بن أيوب بن مطير اللخمي الشامي، أبو القاسم الطبراني (٧: ١٤٥)

الامام الجیلانی رضی اللہ عنہ کا استدلال

فهذا دليل على كونهما مخلوقتين، وأن نعيم الجنة دائم لا يفنى، كما قال الله تعالى: ﴿تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ اُكُلُهَا دَآئِمٌ وَّظِلُّهَا تِلْكَ عُقْبَى الَّذِيْنَ اتَّقَوْا ﴾سورة الرعد: ٣٥)﴿لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّ لَا مَمْنُوْعَةٍ ﴾سورة الواقعة: ٣٣)

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادرالجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث شریف اس پردلیل ہے کہ جنت دوزخ پیداہوچکے ہیں اور جنت کی راحت ونعمتیں ہمیشہ رہنے والی ہیں، جوکبھی بھی فنانہ ہوں گی۔

اللہ تعالی کا فرمان عالی شان ہے۔

﴿لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّ لَا مَمْنُوْعَةٍ ﴾(سورة الواقعة: ٣٣)

جونہ ختم ہوں اورنہ روکے جائیں۔

﴿تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ اُكُلُهَا دَآئِمٌ وَّظِلُّهَا تِلْكَ عُقْبَى الَّذِيْنَ اتَّقَوْا ﴾(سورة الرعد: ٣٥)

ترجمہ کنزالایمان: احوال اس جنت کا کہ ڈروالوں کے لئے جس کا وعدہ ہے اس کے نیچے نہریں بہتی ہیں اس کے میوے ہمیشہ اوراس کا سایہ۔

www.waseemziyai.com

(الغنیۃ لطالبی طریق الحق عزوجل : عبدالقادر بن موسی بن عبداللہ بن جنکی دوست الحسنی ، أبو محمد، محیی الدین الجیلانی (۱:۱۵۵))

حور جنت کی نعمت ہے

ومن نعيمها الحور العين خلقهن الله تعالى فى الجنة للبقاء ، لا يفنين ولا يمتن كما قال الله عز وجل ﴿فِيهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ﴾(سورة الرحمن : ٥٦)﴿حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِى الْخِيَامِ﴾(سورة الرحمن : ٧٢)

وروت أم سلمة زوج النبى صلى الله عليه وسلم قال: قلت: يا رسول الله، أخبرنى عن قول الله عز وجل ﴿كَاَمْثٰلِ اللُّؤْلُوَ الْمَكْنُوْنِ﴾(سورة الواقعة :٢٣) قال: صفاؤهن كصفاء الدر فى الأصداف إلى أن قال: يقلن نحن الخالدات فلا نموت أبدًا، ونحن الناعمات فلا نبأس أبدًا، ونحن المقيمات فلا نظعن أبدًا، ونحن الراضيات فلا نسخط أبدًا، وهن فى دار حق ولا يقلن إلا حقًا، والنبى صلى الله عليه وسلم صادق لا يقول إلا حقًا فقد أخبر أنهن خالدات لا يمتن أبدًا.

ترجمہ

جنت کی نعمتوں میں سے بڑی آنکھوں والی حوریں بھی شامل ہیں، اللہ تعالی نے ان کو ہمیشہ جنت میں رہنے کے لئے پیدا کیا۔ نہ وہ فنا ہوں گی اور نہ ہی انہیں موت آئے گی، جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان عالی شان ہے۔

﴿فِيهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ﴾(سورة الرحمن : ٥٦)

ان بچھونوں پر وہ عورتیں ہیں کہ شوہر کے سوا کسی کو آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتیں ان سے پہلے انہیں نہ چھوا کسی آدمی اور نہ جن نے۔

﴿حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِى الْخِيَامِ﴾(سورة الرحمن : ٧٢)

حوریں ہیں خیموں میں پردہ نشین۔

حضرت سیدہ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! مجھے اللہ تعالی کے اس فرمان شریف کے بارے میں ارشاد فرمائیں۔

﴿كَاَمْثٰلِ اللُّؤْلُوَ الْمَكْنُوْنِ﴾(سورة الواقعة :٢٣)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جیسے چھپے رکھے ہوئے موتی۔ وہ اس قدر صاف وشفاف ہوں گے جیسا کہ سیپ کے اندر موتی ہوتا ہے، اس کے بعد فرمایا: حوریں کہیں گی: ہم ہمیشہ رہنے والی ہیں، ہم کبھی بھی نہ مریں گی، ہم خوش رہنے والی ہیں، کبھی بھی ناراض نہ ہوں گی، آپ ﷺ نے مزید فرمایا: حوریں سچے گھر میں ہوں گی، سچی بات کہیں گی: رسول اللہ ﷺ ہمیشہ سچ فرمایا کرتے تھے حق بات کے سوا کبھی بھی کچھ نہیں فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حوریں ہمیشہ رہیں گی، ان کو کبھی بھی موت نہ آئے گی۔

(الغنیۃ لطالبی طریق الحق عزوجل : عبدالقادر بن موسی بن عبداللہ بن جنکی دوست الحسنی ، أبو محمد، محیی الدین الجیلانی (۱:۱۵۵))

جنتی کی گھر والی

حَدَّثَنَا الحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ

www.waseemziyai.com

مُرَّةَ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تُؤْذِي امْرَأَةٌ زَوْجَهَا فِي الدُّنْيَا، إِلَّا قَالَتْ زَوْجَتُهُ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ: لَا تُؤْذِيهِ، قَاتَلَكِ اللَّهُ، فَإِنَّمَا هُوَ عِنْدَكِ دَخِيلٌ يُوشِكُ أَنْ يُفَارِقَكِ إِلَيْنَا.

ترجمہ سند حدیث

ہمیں الحسن بن عرفہ نے یہ حدیث شریف بیان کی، انہوں نے کہا: ہمیں اسماعیل بن عیاش نے بحیر بن سعد سے بیان کی، انہوں نے خالد بن معدان سے روایت کی، انہوں نے کثیر بن مرہ الحضرمی سے روایت کی، انہوں نے حضرت سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کی،

ترجمہ متن حدیث

انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دنیا میں جب بھی کوئی عورت اپنے شوہر کو ایذا دیتی ہے تو حورعین میں سے وہ حور جو جنت میں اس مرد کی بیوی ہوگی، اس عورت سے کہتی ہے: اللہ تعالی تجھے ہلاک کرے، اس کو تکلیف نہ دے، یہ تو تیرے پاس مہمان ہے، عنقریب تجھ سے جدا ہو کر میرے پاس آجائے گا۔

(سنن الترمذی: محمد بن عیسی بن سَوْرۃ بن موسی بن الضحاک، الترمذی، أبو عیسی (۲:۴۶۸) دار الغرب الاسلامی بیروت

جنت ودوزخ کے وجود پر امام الجیلانی کا آخری کلام

فإذا ثبت أنهما لا يفنيان وما فيهما أبدًا فلا يخرج الله تعالى من الجنة أحدًا، ولا يسلط على أهلها الموت فيها، ولا يزول عنهم نعيمها فهم في كل يوم في مزيد نعيم أبد الآباد.

وتمام نعيمهم أن الله عز وجل يأمر بالموت فيذبح على صورة كبش أملح بين الجنة والنار، وينادى المنادى: يا أهل الجنة خلود ولا موت، ويا أهل النار خلود ولا موت، على ما ورد به الخبر الصحيح عن النبي صلى الله عليه وسلم.

ترجمہ

اس حدیث شریف سے یہ ثابت ہوا کہ جنت ودوزخ فنا نہیں ہوں گے، اور نہ ہی وہ چیزیں فنا ہوں گی جو جنت اور دوزخ میں ہیں۔ جو اس میں داخل ہوں گے ان کو پھر وہاں سے نہیں نکالا جائے گا، اور نہ ہی اللہ تعالی اہل جنت پر موت مسلط کرے گا۔ اور نہ ہی جنت کی راحت کو زوال ہوگا، جنتی ہمیشہ ہمیشہ بڑھتی ہوئی راحتوں میں ہوں گے، اللہ تعالی کے حکم سے جنت ودوزخ کی درمیانی دیوار پر موت کو ذبح کردیا جائے گا، اور ایک منادی پکار کر کہے گا: اے اہل جنت! اب تم ہمیشہ زندہ رہو گے اور تم کو کبھی بھی موت نہیں آئے گی، اور اہل النار! تم ہمیشہ زندہ رہو گے اور مرو گے نہیں۔

(الغنیۃ لطالبی طریق الحق عزوجل: عبدالقادر بن موسی بن عبداللہ بن جنکی دوست الحسنی، أبو محمد، محیی الدین الجیلانی (۱:۱۵۵)

www.waseemziyai.com

www.waseemziyai.com

مرکز العلوم الاسلامیہ (رجسٹرڈ)

دوسرا باب

نبوت وخلافت کے بیان میں

اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مشاجرات کے متعلق امام الجیلانی رضی اللہ عنہ کا نظریہ

پہلی فصل

رسول اللہ ﷺ کی عظمت وشان کے بارے میں کیا عقیدہ ہونا چاہئے؟

رسول اللہ ﷺ کی نبوت ورسالت کے عامہ ہونے کا بیان

ويعتقد أهل الإسلام قاطبة أن محمد بن عبد الله بن عبد المطلب بن هاشم رسول الله، وسيد المرسلين وخاتم النبيين عليهم السلام، وأنه مبعوث إلى الناس كافة وإلى الجن عامة.

قرآنی دلائل

كما قال الله عز وجل: ﴿وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّ نَذِيْرًا وَّ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ﴾سورة السباء :۲۸)

وقال تعالى: ﴿وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ﴾سورة الانبياء :۱۰۷)

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تمام اہل اسلام کا یہ عقیدہ ونظریہ ہے کہ حضرت سیدنا محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم ﷺ ورضی اللہ عنہم اللہ تعالی کے رسول اور تمام رسولوں کے سردار اور اللہ تعالی کے آخری نبی ہیں۔اور آپ ﷺ سب انسانوں اور سب جنوں کے نبی ہیں۔

اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا ہے

☆......وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّ نَذِيْرًا وَّ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ﴾سورة السباء :۲۸)

اور اے محبوب! ہم نے تم کو نہ بھیجا مگر ایسی رسالت سے جو تمام آدمیوں کو گھیرنے والی ہے خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا لیکن بہت لوگ نہیں جانتے۔

www.waseemziyai.com

☆......وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿سورۃ الانبیاء :۱۰۷)

اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لئے۔

حدیث شریف بھی گواہ ہے

أَخْبَرَنَا أَبُو الْفَتْحِ هِلَالُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ الْحَفَّارُ بِبَغْدَادَ أنا الْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَيَّاشٍ الْقَطَّانُ، ثنا أَبُو الْأَشْعَثِ، ثنا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، ح: وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ الْحَافِظُ، ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ، ثنا أَبُو الْمُثَنَّى، ثنا مُسَدَّدٌ، ثنا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، ثنا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ، عَنْ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ فَضَّلَنِي عَلَى الْأَنْبِيَاءِ . أَوْ قَالَ: أُمَّتِي عَلَى الْأُمَمِ بِأَرْبَعٍ: أَرْسَلَنِي إِلَى النَّاسِ كَافَّةً وَجَعَلَ الْأَرْضَ كُلَّهَا لِي وَلِأُمَّتِي طَهُورًا وَمَسْجِدًا فَأَيْنَمَا أَدْرَكَتِ الرَّجُلَ مِنْ أُمَّتِي الصَّلَاةُ فَعِنْدَهُ مَسْجِدُهُ وَعِنْدَهُ طَهُورُهُ: وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ يَسِيرُ بَيْنَ يَدَيَّ مَسِيرَةَ شَهْرٍ يُقْذَفُ فِي قُلُوبِ أَعْدَائِي وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ :لَفْظُ حَدِيثِ أَبِي الْأَشْعَثِ

ترجمہ سند حدیث

ہمیں ابوالفتح ہلال بن محمد بن جعفر الحفار نے بغداد معلّٰی میں یہ حدیث شریف بیان کی، ہمیں الحسین بن یحییٰ بن عیاش القطان نے خبردی، ہمیں ابوالاشعث نے بیان کی، ہمیں یزید بن زریع نے بیان کی، اور ہمیں ابوعبداللہ الحافظ نے خبردی، ہمیں ابوبکر بن اسحاق نے خبردی، ہمیں ابوالمثنی نے بیان کی، ہمیں مسدد نے بیان کی، ہمیں یزید بن زریع نے بیان کی۔ ہمیں سلیمان التیمی نے یسار سے روایت کی انہوں نے ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔

ترجمہ متن حدیث

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالی نے مجھے تمام انبیاء کرام علیہم السلام پر چار وجوہ سے فضیلت عطا فرمائی، یا فرمایا کہ میری امت کو بقیہ امتوں پر فضیلت عطا فرمائی، ایک تو یہ کہ مجھے تمام لوگوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا۔ اور تمام زمین کو میرے لئے اور میری امت کے لئے پاک کرنے والی اور مسجد بنا دیا ہے، یعنی جہاں بھی میرے امتی کو نماز کا وقت ملے وہ وہیں پر ہی نماز ادا کر لے، اور رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی کہ ایک مہینہ کی مسافت تک اگر میرا دشمن ہو تو اس پر رعب طاری کر دیا جاتا ہے، اور میرے لئے مال غنیمت حلال کر دیا گیا ہے۔

(السنن الکبری: أحمد بن الحسین بن علی بن موسی الخُسْرَوْجِردی الخراسانی، أبوبکر البیہقی (۱:۳۴۰) دار الکتب العلمیۃ، بیروت لبنات

رسول اللہ ﷺ کے معجزات کا بیان

وأنه صلى الله عليه وسلم أعطى من المعجزات ما أعطى غيره من الأنبياء وزيادة، وقد عدها بعض أهل العلم ألف معجزة.

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو وہ تمام معجزات دیئے گئے ہیں جو آپ ﷺ

www.waseemziyai.com

کے علاوہ کسی کو نہیں دیے گئے ،بعض اہل علم نے ان معجزات کی تعداد ایک ہزار بتائی ہے۔

(الغنیۃ لطالبی طریق الحق عزوجل : عبدالقادر بن موسی بن عبداللہ بن جنکی دوست الحسنی ،ابو محمد، محی الدین الجیلانی (۱:۶۵۱)

قرآن کریم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عظیم معجزہ ہے

منها القرآن المنظوم على وجه مخصوص مفارق لجميع أوزان كلام العرب ونظمه وترتيبه وبلاغته وفصاحته على وجه جاوز فصاحة كل فصيح، وبلاغة كل بليغ، وعجزت العرب أن تأتى بمثله، ولا بسورة منه كما قال الله تعالى:﴿قُلْ فَأْتُوا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهِ مُفْتَرَيٰتٍ﴾سورة هود :۱۳)فلم يأتوا، ثم قال تعالى﴿فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّنْ مِّثْلِهِ﴾سورة البقرة : ۲۳)فعجزوا عن ذلک مع براعتهم وفصاحتهم على أهل زمانهم، وانقطعوا فظهر فضله عليهم، فلذلک صار القرآن معجزة له صلى الله عليه وسلم، كالعصا فى حق موسى عليه السلام لأن موسى بعث فى زمن السحرة الحذاق فى صنعتهم، فتلقفت عصا موسى عليه السلام ما سحروا به أعين الناس وخيلوه إليهم:﴿فَغُلِبُوْا هُنَالِکَ وَانْقَلَبُوْا صٰغِرِيْنَ﴾سورة الاعراف :۱۱۹)﴿وَ أُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ﴾سورة الاعراف :۱۲۰)وكإحياء عيسى عليه السلام الموتى، وإبراءه الأكمه والأبرص لأنه عليه السلام بعث فى زمن الناس فيه أطباء حذاق، يوقفون الأعلال والأسقام التى لا تبرأ ببراعتهم فى حذق الصنعة، فانقادوا إليه وأمنوا به لمجاوزته فى الصنعة عليهم وبراعته فى المعجزة فيما تعاطوه منه. ففصاحة القرآن وإعجازه معجزة للنبى صلى الله عليه وسلم كالعصا وإحياء الموتى فى حق موسى وعيسى عليهما السلام.

ترجمہ

قرآن کریم کی عبارت کی ترتیب ایسے نرالے طریقہ پر ہے جو کلام عرب کے تمام اسالیب بیان اوران کے نظم وترتیب سے جدا ہے ،اس کی ترتیب وترکیب اس کی فصاحت وبلاغت ہر فصیح وبلیغ اور ہر فصاحت وبلاغت سے بلند تر ہے ،اہل عرب اس کی سورت کی مانند پیش کرنے سے عاجز ہوگئے ۔

اللہ تعالی کا فرمان عالی شان ہے

☆......﴿قُلْ فَأْتُوا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهِ مُفْتَرَيٰتٍ﴾سورة هود :۱۳)ت

تم فرماؤ کہ تم ایسی بنائی ہوئی دس سورتیں لے آؤ۔

جب وہ لوگ نہ لاسکے تو پھر اللہ تعالی نے فرمایا:

☆......﴿فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّنْ مِّثْلِهِ﴾سورة البقرة : ۲۳)

تو اس جیسی ایک سورت تو لے آؤ۔

چنانچہ عرب ایک سورت بھی لانے سے عاجز تھے پورا قرآن کریم لانا تو بڑی بات تھی ،باوجود یکہ ان کی فصاحت وبلاغت تمام عالم سے بڑھ کر تھی ،فصحائے عرب گنگ ہوگئے اور اپنی زبانیں کٹوا بیٹھے ،اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت تمام لوگوں پر ظاہر ہوگئی ،اور قرآن

www.waseemziyai.com

کریم رسول اللہ ﷺ کا ایک عظیم معجزہ قرار پایا۔

☆......جیسے حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام کا عصا مبارک۔

حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام ایسے زمانے میں مبعوث ہوئے تھے کہ ہر طرف ساحروں کا رعب و دبدبہ تھا اور جادوگروں کا شہرہ تھا۔

حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام سے جب ان ساحروں کا مقابلہ ہوا تو انہوں نے اپنے جادو کے کمالات دیکھائے تو حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام عصا مبارک نے اژدھا بن کر ان رسیوں کے سانپوں کو نگل لیا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا

☆......﴿فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوْا صٰغِرِيْنَ﴾سورة الاعراف: ۱۱۹)

تو یہاں وہ مغلوب پڑے اور ذلیل ہو کر پلٹے۔

☆......﴿وَ اُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ﴾سورة الاعراف: ۱۲۰)

اور جادوگر سجدے میں گرا دیئے گئے۔

☆......یا حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام مردوں کو زندہ کرتے تھے اور مادرزاد اندھوں اور کوڑھ میں مبتلاء لوگوں کو شفاء دیتے تھے۔

کیونکہ حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی بعثت ہی ایسے زمانے میں ہوئی تھی جو بڑے بڑے ہر فن اطباء کا دور تھا، لوگ ان کے سامنے ایسے لاعلاج مریضوں کو پیش کرتے تھے جو حاذق طبیبوں سے علاج سے شفایاب نہیں ہو سکے تھے، حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا یہ معجزہ دیکھ کر وہ فرمانبردار ہو گئے اور ان پر ایمان لے آئے، اسلئے کہ حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام ان طب اور مہارت فن میں سب سے آگے بڑھ گئے تھے اور صاحب معجزہ ثابت ہوئے۔

چنانچہ قرآن کریم کی فصاحت، اس کا اعجاز رسول اللہ ﷺ کا معجزہ ہے، بالکل اسی طرح جیسے حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام کا عصا مبارک اور حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا مردوں کو زندہ کرنا معجزہ تھا۔

(الغنیۃ لطالبی طریق الحق عزوجل: عبدالقادر بن موسیٰ بن عبداللہ بن جنکی دوست الحسنی، أبو محمد، محیی الدین الجیلانی (۱:۱۵۶)

رسول اللہ ﷺ کے دوسرے معجزات

ومن معجزاته عليه الصلاة والسلام نبع الماء من بين أصابعه وإطعام الزاد القليل للخلق الكثير، وكلام الذراع المسموم، وقوله: لا تأكل مني فإني مسموم، وانشقاق القمر، وحنين الجذع، وكلام البعير، ومجيء الشجرة إليه، وغير ذلك مما يبلغ ألف معجزة على ما ذكروا.

ترجمہ

☆......رسول اللہ ﷺ نے اپنی مبارک انگلیوں سے پانی کے چشمے جاری فرمائے۔ ☆......رسول اللہ ﷺ نے تھوڑا کھانا بہت سے لوگوں کو کھلا دیا۔ ☆......بکری کے زہریلے گوشت کا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کلام کرنا اور یہ کہنا کہ آپ ﷺ مجھے نہ کھائیں کہ مجھ میں

www.waseemziyai.com

زہر ملایا گیا ہے۔☆......رسول اللہ ﷺ نے چاند کے دو ٹکڑے کر دئے۔☆......اونٹ کا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کلام کرنا۔☆......کھجور کے خشک تنے کا رسول اللہ ﷺ کے فراق میں رونا۔☆......درخت کا رسول اللہ ﷺ کی طرف چل کر حاضر خدمت ہونا۔ اور اسی طرح کے بے شمار معجزات اللہ تعالی نے آپ ﷺ کو عطا فرمائے ہیں، جن کی تعداد ایک ہزار تک پہنچتی ہے۔

(الغنية لطالبي طريق الحق عزوجل : عبدالقادر بن موسى بن عبدالله بن جنكي دوست الحسني، أبو محمد، محيي الدين الجيلاني (١:١٥٧)

دوسری فصل

رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں عقائد ونظریات

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں کون افضل؟

ويعتقد أهل السنة أن أمة نبينا محمد صلى الله عليه وسلم خير الأمم أجمعين، وأفضلهم أهل القرن الذين شاهدوه وآمنوا به وصدقوه وبايعوه وتابعوه وقاتلوا بين يديه ومدوه بأنفسهم وأموالهم وعزروه ونصروه.

وأفضل أهل القرون أهل الحديبية الذين بايعوه بيعة الرضوان وهم ألف وأربعمائة رجل.

وأفضلهم أهل بدر وهم ثلاثمائة وثلاثة عشر رجلًا عدد أصحاب طالوت.

وأفضلهم الأربعون أهل دار الخيزران الذين كملوا بعمر بن الخطاب.

وأفضلهم العشرة الذين شهد لهم النبي صلى الله عليه وسلم بالجنة وهم: أبو بكر وعمر وعثمان وعلى وطلحة والزبير وعبد الرحمن بن عوف وسعد وسعيد وأبو عبيدة بن الجراح.

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی امت تمام امتوں سے افضل ہے۔

ان میں اس زمانے کے لوگ تمام لوگوں سے بہتر اور اولی ہیں جنہوں نے ☆......رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی۔☆......اور آپ ﷺ کی تصدیق کی۔☆......اور آپ ﷺ کی پیروی کی۔☆......آپ ﷺ کی معیت میں جہاد کیا۔☆......اپنا مال اور اپنی جانیں قربان کیں۔

ان سب لوگوں میں افضل کون؟

☆......حدیبیہ والے ان میں افضل ہیں، جنہوں نے ایک درخت کے نیچے رسول اللہ ﷺ کے دست مبارک پر بیعت کی، ان کی

www.waseemziyai.com

تعداد ایک ہزار چار سو ہے۔☆......اہل حدیبیہ میں افضل اہل بدر ہیں، جن کی تعداد تین سو تیرہ ہے۔ جو اصحاب بدر کہلاتے ہیں اور ان کی تعداد اصحاب طالوت کے برابر ہے۔☆......ان تین سو تیرہ اصحاب بدر میں افضل وہ دار الخیز ران والے اصحاب ہیں جن کی تعداد بشمول حضر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ چالیس ہو جاتی ہے۔☆......ان چالیس میں افضل وہ دس اصحاب ہیں جن کے جنتی ہونے کی بشارت رسول اللہ ﷺ نے دی اور ان کے جنتی ہونے کی گواہی بھی رسول اللہ ﷺ نے ہی دی۔

وہ دس اصحاب جن کو عشرہ مبشرہ کہا جاتا ہے ان کے اسماء مبارکہ

☆......حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ☆......حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ☆......حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ ☆......حضرت سیدنا مولا علی رضی اللہ عنہ ☆......حضرت سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ ☆......حضرت سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ ☆......حضرت سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ ☆......حضرت سیدنا سعد رضی اللہ عنہ ☆......حضرت سیدنا سعید رضی اللہ عنہ ☆......حضرت سیدنا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ۔

(الغنیۃ لطالبی طریق الحق عزوجل : عبدالقادر بن موسی بن عبداللہ بن جنکی دوست الحسنی ،أبو محمد، محیی الدین الجیلانی (۱:۱۵۷)

عقیدہ حق چار یار

وأفضل هؤلاء العشرة الأبرار الخلفاء الراشدون الأربعة الأخيار. وأفضل الأربعة أبو بكر ثم عمر ثم عثمان ثم علي رضي الله تعالى عنهم.

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ان میں خلفاء راشدین افضل ہیں۔ اور ان چاروں میں ☆......حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ افضل ہیں ☆......پھر حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ افضل ہیں۔☆......پھر حضرت سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ افضل ہیں۔☆......پھر حضرت سیدنا مولا علی رضی اللہ عنہ افضل ہیں۔

(الغنیۃ لطالبی طریق الحق عزوجل : عبدالقادر بن موسی بن عبداللہ بن جنکی دوست الحسنی ،أبو محمد، محیی الدین الجیلانی (۱:۱۵۷)

خلفاء راشدین کی مدت خلافت

ولهؤلاء الأربعة الخلافة بعد النبي صلى الله عليه وسلم ثلاثون سنة ولي منها أبو بكر رضي الله عنه سنتين وشيئًا، وعمر رضي الله عنه عشرًا، وعثمان رضي الله عنه اثنتي عشرة، وعلي رضي الله عنه تسعًا، ثم وليها معاوية تسعة عشرة سنة، وكان قبل ذلك ولاه عمر الإمارة على أهل الشام عشرين سنة.

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ان چاروں حضرات نے رسول اللہ ﷺ کے وصال شریف کے بعد مجموعی طور پر تیس سال تک خلافت کے فرائض سرانجام دیئے ،☆......حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دو سال سے کچھ اوپر۔☆......حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے دس سال۔☆......حضرت سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے بارہ سال۔☆......حضرت سیدنا مولا علی رضی اللہ عنہ نے چھ سال

www.waseemziyai.com

تک مسند خلافت پر متمکن رہے۔ان کے بعد حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو نو سال تک خلافت کا ولی بنا دیا گیا اس سے پہلے حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو شام کا امیر بنایا تھا، اس عہدے پر آپ رضی اللہ عنہ بیس سال تک فائز رہے۔

(الغنية لطالبی طريق الحق عز وجل : عبدالقادر بن موسى بن عبدالله بن جنكی دوست الحسنی ، أبو محمد، محيی الدين الجيلانی (١:١٥٧)

تیسری فصل

امیر المومنین خلیفہ بلافصل حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت

خلافت حضرت سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ

وأما خلافة أبی بكر الصديق رضی الله عنه فباتفاق المهاجرين والأنصار كانت.

وذلک أنه لما توفی رسول الله صلى الله عليه وسلم قامت خطباء الأنصار فقالو:منا أمير ومنكم أمير، فقام عمر بن الخطاب رضی الله عنه فقال:يا معشر الأنصار ألستم تعلمون أن النبی صلى الله عليه وسلم أمر أبا بكر أن يؤم الناس؟ فقالوا:بلى، قال:فأيكم تطيب نفسه أن يتقدم أبا بكر؟ قالوا:معاذ الله أن نتقدم أبا بكر.

أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الشَّافِعِيُّ بِبَغْدَادَ إِمْلَاءً فِي الْجَامِعِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ سَنَةَ تِسْعٍ وَأَرْبَعِينَ وَثَلَاثِمِائَةٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي الْعَوَّامِ الرِّيَاحِيُّ سَنَةَ سِتٍّ وَسَبْعِينَ وَمِائَتَيْنِ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رُجُوعُ الْأَنْصَارِ يَوْمَ سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ لِكَلَامٍ قَالَهُ عُمَرُ أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ أَتَعْلَمُونَ أَنَّ الرَّسُولَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَأَيُّكُمْ تَطِيبُ نَفْسُهُ أَنْ يُزِيلَهُ عَنْ مَقَامٍ أَقَامَهُ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا كُلُّنَا لَا تَطِيبُ أَنْفُسُنَا أَنْ نُزِيلَهُ عَنْ مَقَامٍ أَقَامَهُ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

وفی لفظ آخر قال عمر رضی الله تعالى عنه:فأيكم تطيب نفسه أن يزيله عن مقام أقامه فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم؟ فقالوا كلهم:كلنا لا تطيب أنفسنا، نستغفر الله، فاتفقوا مع المهاجرين فبايعوه بأجمعهم، وفيهم علی والزبير. ولهذا فی النقل الصحيح:لما بويع أبو بكر الصديق رضی الله تعالى عنه قام ثلاثًا يقبل على الناس يقول:يا أيها الناس أقلتكم بيعتی هل من كاره؟ فيقوم علی رضی الله عنه فی أوائل الناس فيقول:لا نقيلک ولا نستقيلک أبدًا، قدمک رسول الله صلى الله عليه وسلم فمن

www.waseemziyai.com

یؤخرک. وبلغنا عن الثقات أن عليًا رضى الله عنه كان أشد الصحابة قولًا فى إمامة أبى بكر رضى الله عنه وروى أن عبد الله بن الكراء دخل على على بعد قتال الجمل وسأله: هل عهد إليک رسول الله صلى الله عليه وسلم فى هذا الأمر شيئًا؟ فقال: نظرنا فى أمرنا فإذا الصلاة عضد الإسلام.

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: لَمَّا مَرِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ، أَتَاهُ بِلَالٌ فَأَذَّنَهُ بِالصَّلَاةِ فَقَالَ: يَا بِلَالُ، قَدْ بَلَّغْتَ فَمَنْ شَاءَ فَلْيُصَلِّ، وَمَنْ شَاءَ فَلْيَدَعْ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَمَنْ يُصَلِّي بِالنَّاسِ؟ قَالَ: مُرُوا أَبَا بَكْرٍ، فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ.

وكان النبى صلى الله عليه وسلم يتكلم فى شأن أبى بكر رضى الله عنه فى حال حياته بما يتبين للصحابة أنه أحق الناس بالخلافة بعده.

ترجمہ

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلافت کے منصب پر مہاجرین وانصار کے اتفاق رائے سے فائز ہوئے تھے، رسول اللہ ﷺ کے وصال شریف کے بعد انصار میں سے چند مقررین نے اپنی تقریروں میں کہا: ایک امیر ہم سے ہو اور ایک امیر مہاجرین میں سے ہو۔

لیکن حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے جواب میں فرمایا: اے گروہ انصار! کیا تم واقف نہیں ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو امامت کرنے کا حکم دیا تھا؟ انصار نے بیک زبان ہو کر کہا: یہ سچ ہے۔

حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بتاؤ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بہتر کوئی شخص ہے جو آپ رضی اللہ عنہ سے آگے بڑھے؟ کون ہے وہ شخص جس کا دل چاہتا ہے کہ وہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے آگے بڑھے؟ انصار نے کہا: معاذ اللہ! ہم حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے آگے بڑھیں یہ کیسے ہوسکتا ہے؟۔

ایک دوسری روایت میں یوں ہے کہ حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم میں سے کس کا جی چاہتا ہے کہ وہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو جس مقام پر رسول اللہ ﷺ نے کھڑا کیا تھا وہاں سے ان کو ہٹا دے؟

سب نے باتفاق کہا: ہم یہ نہیں چاہتے۔ ہم اللہ تعالی سے معافی چاہتے ہیں، اس کے بعد انصار ومہاجرین متفق ہوگئے اور سب نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کرلی۔ بیعت کرنے والوں میں حضرت سیدنا مولا علی رضی اللہ عنہ بھی تھے۔

ایک صحیح روایت میں ہے کہ بیعت مکمل ہوجانے کے بعد حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تین دن تک مسلسل لوگوں سے مخاطب ہو کر فرماتے رہے: لوگو! میں تمھاری بیعت واپس کرتا ہوں۔ کیا تم میں سے کوئی میری بیعت کو ناپسند کرتا ہے؟ اس کے جواب میں حضرت سیدنا مولا علی رضی اللہ عنہ سب سے آگے کھڑے ہو کر فرماتے تھے کہ نہ ہم آپ سے بیعت واپس لیتے ہیں اور نہ ہی ہم کبھی بیعت لینے کی خواہش کریں گے، اس لئے کہ آپ رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ نے آگے کیا ہے، اب آپ رضی اللہ عنہ کو پیچھے کون کرسکتا ہے؟۔

معتبر راویوں کا بیان ہے کہ حضرت سیدنا مولا علی رضی اللہ عنہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی امامت کے حق میں سب

www.waseemziyai.com

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے سخت تھے۔

ایک روایت ہے کہ جنگ جمل کے بعد عبداللہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا مولاعلی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا آپ رضی اللہ عنہ سے امر خلافت کے سلسلے میں رسول اللہ ﷺ نے کوئی عہد کیا تھا؟ تو حضرت سیدنا مولاعلی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے اس بارے میں بہت غور وخوض کیا اور اس نتیجے پر پہنچا کہ نماز اسلام کا رکن ہے پس ہم نے اپنی دنیا کے لئے اس چیز کو پسند کیا جو رسول اللہ ﷺ نے ہمارے دین کے لئے پسند فرمائی، اس لئے ہم نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اپنا رہبر بنالیا، یہ اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی علالت کے دوران انہیں اپنی جگہ امام بنایا۔

حضرت سیدنا بلال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ ہر نماز کے وقت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر نماز کی اطلاع دیا کرتے تھے، رسول اللہ ﷺ ان کو فرمایا کرتے تھے کہ ابوبکر صدیق کو کہو کہ وہ نماز پڑھادیں۔

رسول اللہ ﷺ نے اپنی حیات مبارکہ میں بھی حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شان میں ایسی گفتگو فرمایا کرتے تھے کہ جس سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو یوں معلوم ہوتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہی خلافت کے سب سے زیادہ حقدار ہیں۔

(التمہید لما فی الموطأ من المعانی والأسانید: أبو عمر یوسف بن عبداللہ بن محمد بن عبدالبر بن عاصم النمری القرطبی (۲۲: ۱۲۷)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی خلافت باہمی اتفاق سے طے پائی تھی

وخلافة الأئمة الأربعة كانت باختيار الصحابة واتفاقهم ورضاهم، ولفضل كل واحد منهم في عصره وزمانه على من سواه من الصحابة ولم تكن بالسيف والقهر والغلبة والأخذ ممن هو أفضل منه.

ترجمہ

خلفاء راشدین نے خلافت تلوار کے زور پر یا جبر کے ذریعے حاصل نہیں کی تھی، نہ ہی اپنے فضل سے چھینی تھی، بلکہ ان کو اپنے معاصرین پر فضیلت حاصل تھی، اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اتفاق انتخاب اور رضامندی سے انکو خلافت ملی تھی۔

(الغنیۃ لطالبی طریق الحق عزوجل: عبدالقادر بن موسی بن عبداللہ بن جنکی دوست الحسنی، أبو محمد، محیی الدین الجیلانی (۱: ۱۵۷)

دوسرے خلفاء کی خلافت کی تصدیق

وكذلك في حق عمر وعثمان وعلي رضي الله عنهم أن كل واحد منهم أحق بالأمر في عصره وزمانه.

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ، يَعْنِي: الْفَرَّاءُ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ يُثَيْعٍ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَنْ يُؤَمَّرُ بَعْدَكَ؟ قَالَ: إِنْ تُؤَمِّرُوا أَبَا بَكْرٍ تَجِدُوهُ أَمِينًا زَاهِدًا فِي الدُّنْيَا، رَاغِبًا فِي الْآخِرَةِ، وَإِنْ تُؤَمِّرُوا عُمَرَ تَجِدُوهُ قَوِيًّا أَمِينًا لَا يَخَافُ فِي اللَّهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ، وَإِنْ تُؤَمِّرُوا عَلِيًّا وَلَا أُرَاكُمْ فَاعِلِينَ تَجِدُوهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا يَأْخُذُ بِكُمُ الطَّرِيقَ الْمُسْتَقِيمَ.

www.waseemziyai.com

ترجمہ

حضرت سیدنا الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اسی طرح کی روایات دوسرے خلفاء راشدین کے بارے میں آئی ہیں، جن سے ان اصحاب رضی اللہ عنہم کی خلافت کے بارے میں تصدیق ہوتی ہے، ان روایات میں سے ایک روایت حضرت سیدنا مولا علی رضی اللہ عنہ سے یوں ہے کہ

حضرت سیدنا مولا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا گیا: یارسول اللہ ﷺ! ہم آپ ﷺ کے بعد کس کو خلیفہ بنائیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

☆......اگر تم ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو امیر بناؤ گے تو ان کو امانت دار، دنیا سے بے رغبت اور آخرت کا طالب پاؤ گے۔

☆......اگر تم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو امیر بناؤ گے تو ان کو طاقتور اور ایسا امانت دار پاؤ گے جو اللہ تعالیٰ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا اندیشہ نہیں کرے گا۔

☆......اگر تم حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ کو امیر بناؤ گے تو ان کو ہدایت یافتہ اور ھدایت دینے والا پاؤ گے۔

(فضائل الصحابۃ: ابوعبداللہ أحمد بن محمد بن حنبل بن ہلال بن أسد الشیبانی (۱:۴۳۱)

چنانچہ اس حدیث مبارکہ کی بناء پر حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اجماع ہو گیا۔

(الغنیۃ لطالبی طریق الحق عزوجل: عبدالقادر بن موسیٰ بن عبداللہ بن جنکی دوست الحسنی، أبومحمد، محیی الدین الجیلانی (۱:۱۵۹)

حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کا نظریہ

وقد روی عن إمامنا أبی عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل رحمه الله رواية أخرى: إن خلافة أبی بكر رضی الله عنه ثبتت بالنص الخفی والإشارة، وهذا مذهب الحسن البصری وجماعة من أصحاب الحديث رحمهم الله.

وجه هذه الرواية ما روی عن أبی هريرة رضی الله عنه عن النبی صلی الله عليه وسلم أنه قال: لما عرج بی إلی السماء سألت ربی عز وجل أن يجعل الخليفة من بعدی علی بن أبی طالب، فقالت الملائكة: يا محمد إن الله يفعل ما يشاء! الخليفة من بعدك أبو بكر.

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ سے ایک روایت ہے کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت مشیت الٰہی سے ثابت ہے اور یہی مذہب امام حسن بصری رضی اللہ عنہ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت کا ہے۔

اس روایت کی وجہ سے کہ حضرت سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب مجھے معراج ہوئی تو میں نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کی: میرے بعد علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنادے، اس پر فرشتوں نے عرض کی: اے محمد ﷺ!

www.waseemziyai.com

اللہ تعالیٰ وہی کرتا ہے جو چاہتا ہے۔ آپ ﷺ کے بعد آپ کے خلیفہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔

(الغنیۃ لطالبی طریق الحق عزوجل : عبدالقادر بن موسی بن عبداللہ بن جنکی دوست الحسنی ،أبومحمد، محیی الدین الجیلانی (۱۵۹:۱)

حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کی مدت

وقال علیه الصلاة والسلام فی حدیث ابن عمر رضی الله عنهما: الذی بعدی أبو بکر لا یلبث بعدی إلا قلیلًا.

ترجمہ

حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:: وہ شخص جو میرے بعد کم عرصہ زندہ رہیں گے وہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔

(الغنیۃ لطالبی طریق الحق عزوجل : عبدالقادر بن موسی بن عبداللہ بن جنکی دوست الحسنی ،أبومحمد، محیی الدین الجیلانی (۱۵۹:۱)

رسول اللہ ﷺ نے خود خلافت صدیقی کا عہد لیا

وعن مجاهد رحمه الله قال: قال لی علی بن أبی طالب رضی الله عنهما: خرج النبی صلی الله علیه وسلم: من دار الدنیا حتی عهد إلی أن أبا بکر یلی من بعدی، ثم عمر من بعده، ثم عثمان من بعده ثم علی من بعده.

ترجمہ

حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت سیدنا مولا علی رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: رسول اللہ ﷺ اس دنیا سے اس وقت تک تشریف نہیں لے گئے جب تک آپ ﷺ نے مجھ سے عہد نہیں لے لیا، کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ امیر ہوں گے اور ان کے بعد حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ہوں گے اور ان کے بعد حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور ان کے بعد میں ابن ابی طالب (رضی اللہ عنہ)۔

(الغنیۃ لطالبی طریق الحق عزوجل : عبدالقادر بن موسی بن عبداللہ بن جنکی دوست الحسنی ،أبومحمد، محیی الدین الجیلانی (۱۶۰:۱)

چوتھی فصل

خلفاء ثلاثہ کی خلافت کا بیان

حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خلافت

وأما خلافة عمر بن الخطاب رضی الله عنه، فإنها کانت باستخلاف أبی بکر له رضی الله عنه، فانقادت الصحابة إلی بیعته وسموه أمیر المؤمنین، فقال عبد الله بن عباس رضی الله عنهما: قالوا لأبی بکر رضی

www.waseemziyai.com

اللہ عنہ: ما تقول لربک غدًا إذا لقيته وقد استخلفت علينا عمر وقد عرفت فظاظته؟ فقال: أقول استخلفت عليهم خير أهلک.

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خلافت اس بناء پر قائم ہوئی کہ ان کو حضرت سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے خلیفہ مقرر فرمایا۔اس کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے مبارک ہاتھ پر بیعت کرلی۔اور امیر المومنین کا خطاب دیدیا۔

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ نے حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا ہے حالانکہ آپ ان کی سخت مزاجی سے واقف ہیں، کل آپ اللہ تعالیٰ کو کیا جواب دیں گے؟ تو حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جواب دوں گا کہ تیرے بندوں میں سب سے بہتر کو میں نے لوگوں کا امیر بنایا تھا۔

(الشریعۃ: أبو بکر محمد بن الحسین بن عبداللہ الآجُرِّیُّ البغدادی (۴:۱۷۳۹)

(الغنیۃ لطالبی طریق الحق عزوجل: عبدالقادر بن موسی بن عبداللہ بن جنکی دوست الحسنی، أبو محمد، محیی الدین الجیلانی (۱:۱۶۰)

خلافت حضرت سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

وأما خلافة عثمان بن عفان رضى الله عنه، فكانت أيضًا عن اتفاق الصحابة رضى الله عنهم، وذلک أن عمر رضى الله عنه أخرج أولاده عن الخلافة، وجعلها شورى بين ستة نفر، وهم طلحة، الزبير، سعد بن أبى وقاص، عثمان، على، وعبد الرحمن ابن عوف، فأخرج طلحة، والزبير، وسعد أنفسهم منها، فبقيت بين على، عثمان، وعبد الرحمن.

فقال عبد الرحمن لعلى وعثمان: أنا أختار أحدكما لله ورسوله وللمؤمنين، فأخذ بيد على رضى الله عنه: فقال: عليک عهد الله وميثاقه وذمته وذمة رسوله إن أنا بايعتک لتنصحن لله ولرسوله وللمؤمنين، ولتسيرن بسيرة رسول الله وأبى بكر وعمر، فخاف على ألا يقوى على ما قووا عليه فلم يجبه.

ثم أخذ بيد عثمان فقال له مثل ما قال لعلى، فأجابه عثمان على ذلک، فمسح يد عثمان فبايعه، وبايع على رضى الله عنه معه، ثم بايع الناس أجمع.

فصار عثمان بن عفان خليفة من بين الستة باتفاق الكل.

فكان إمامًا حقًا إلى أن مات، ولم يوجد فيه أمر يوجب الطعن فيه ولا فسقه ولا قتله، خلاف ما قالت الروافض تبًا لهم.

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خلافت بھی صحابہ کرام

www.waseemziyai.com

رضی اللہ عنہم کے اتفاق رائے سے عمل میں آئی۔ حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنی اولاد کو خلافت سے الگ رکھتے ہوئے چھ اصحاب کی مجلس مشاورت قائم فرمائی، کہ وہ نئے خلیفہ کا انتخاب کریں۔

مجلس مشاورت کے ارکان کے اسماء مبارکہ

☆......حضرت سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ ☆......حضرت سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ ☆......حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

☆......حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ ☆......حضرت سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ☆......حضرت سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ۔

حضرت سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے اپنے آپ کو خلافت کی امیدواری سے الگ کرلیا، صرف چار حضرات باقی رہ گئے، حضرت سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا مولا علی رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے کہا: میں اللہ تعالی اور اللہ تعالی کے رسول ﷺ اور مسلمانوں کے لئے تم میں سے کسی ایک کو منتخب کرلوں گا، پھر آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا مولا علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر کہا: اے علی! تم پر اللہ تعالی کے عہد و میثاق، ذمہ داری اور اللہ تعالی کے رسول ﷺ کے ذمے کی پاسداری لازم ہے، جس وقت میرے ہاتھ پر بیعت کرلو اس وقت تمھیں اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ اور تمام مسلمانوں کی خیر خواہی کرنا ہوگی، اور رسول اللہ ﷺ، حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی سیرت پر چلنا ہوگا۔

حضرت سیدنا مولا علی رضی اللہ عنہ نے اس خیال سے کہ میری ذات میں مذکورہ پیشرو حضرات جیسی طاقت نہیں آپ رضی اللہ عنہ نے اس دعوت امارت کو قبول کرنے سے انکار فرمادیا۔ آپ رضی اللہ عنہ کے انکار کرنے پر حضرت سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر وہی گفتگو فرمائی جو حضرت سیدنا مولا علی رضی اللہ عنہ سے فرما چکے تھے، حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اس دعوت کو قبول فرمالیا، چنانچہ حضرت سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کرلی، اس کے بعد حضرت سیدنا مولا علی رضی اللہ عنہ نے بھی حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ مبارک پر بیعت کرلی، پھر دوسرے دن بیعت عام لی گئی، اس طرح اتفاق رائے سے حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ خلیفہ مقرر ہوگئے، اور شہادت تک امام برحق رہے، دوران خلافت آپ رضی اللہ عنہ سے کوئی ایسی بات سرزد نہیں ہوئی جو طعن و تشنیع یا آپ رضی اللہ عنہ کے فسق کا سبب ہو، یا اس سے آپ رضی اللہ عنہ کے قتل کا باعث یا شہادت کا جواز پیدا ہوسکے، جبکہ رافضیوں کا نظریہ اس کے برعکس ہے اللہ تعالی ان کو برباد کرے۔

(الغنیۃ لطالبی طریق الحق عز وجل عبدالقادر بن موسی بن عبداللہ بن جنکی دوست الحسنی، أبو محمد، محیی الدین الجیلانی (۱:۱۶۰)

حضرت سیدنا مولا علی رضی اللہ عنہ کی خلافت کا بیان

وأما خلافة علی رضی اللہ عنه بعد عثمان فکانت عن اتفاق الجماعة وإجماع الصحابة، لما روی وَأَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو يَحْيَى الْعَطَّارُ، قَالَ: ثنا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقُ، قَالَ: ثنا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ،

www.waseemziyai.com

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ عَلِيٍّ إِذْ أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: إِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَقْتُولٌ السَّاعَةَ، فَقَامَ عَلِيٌّ وَقُمْتُ مَعَهُ فَأَخَذْتُ بِوَسَطِهِ تَخَوُّفًا عَلَيْهِ، فَقَالَ لِي: خَلِّ لَا أُمَّ لَكَ، فَانْطَلَقَ حَتَّى أَتَى الدَّارَ وَقَدْ قُتِلَ الرَّجُلُ، فَرَجَعَ عَلِيٌّ فَأَتَى دَارَهُ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ النَّاسُ فَقَالُوا: إِنَّ هَذَا الرَّجُلَ قَدْ قُتِلَ وَلَا بُدَّ لِلنَّاسِ مِنْ خَلِيفَةٍ، وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا أَحَقَّ بِهَا مِنْكَ قَالَ: إِنْ أَبَيْتُمْ عَلَيَّ فَإِنَّ بَيْعَتِي لَا تَكُونُ سِرًّا، وَلَكِنْ أَخْرُجُ إِلَى الْمَسْجِدِ، فَمَنْ شَاءَ أَنْ يُبَايِعَنِي بَايَعَنِي قَالَ: فَخَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَبَايَعَهُ النَّاسُ.

فقال لهم علي: لا تريدوني فإني لكم وزير خير من أمير، قالوا: والله لا نعلم أحدًا أحق بها منك، قال رضي الله عنه: فإن أبيتم علي فإن بيعتي لا تكون سرًا، ولكن أخرج إلى المسجد، فمن شاء أن يبايعني بايعني.

قال: فخرج رضي الله عنه إلى المسجد فبايعه الناس، فكان إمامًا حقًا إلى أن قتل رضي الله عنه، خلاف ما قالت الخوارج إنه لم يكن إمامًا قط تبًا لهم إلى آخر الدهر.

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا مولا علی رضی اللہ عنہ کی خلافت بھی جماعت کے اتفاق اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اجماع سے ہوئی، حضرت ابن بطہ رضی اللہ عنہ نے حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کی ہے، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس زمانے میں حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ محصور تھے، میں حضرت سیدنا مولا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا کہ ایک شخص نے آکر کہا کہ: عنقریب امیر المومنین حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو شہید کردیا جائے گا، حضرت سیدنا مولا علی رضی اللہ عنہ یہ سن کر فوراً کھڑے ہوگئے، میں نے اس وقت آپ رضی اللہ عنہ کی حفاظت کی غرض سے آپ رضی اللہ عنہ کی کمر پکڑ لی، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے چھوڑ دو، پھر حضرت سیدنا مولا علی رضی اللہ عنہ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لے گئے، اس وقت حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ شہید ہوچکے تھے، حضرت سیدنا مولا علی رضی اللہ عنہ وہاں سے واپس آکر اپنے مکان میں داخل ہوئے اور اندر سے دروازہ بند کرلیا، لوگوں نے آکر دروازہ پر دستک دی اور آپ رضی اللہ عنہ کے گھر میں داخل ہوکر آپ رضی اللہ عنہ کو خبر دی کہ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو شہید کردیا گیا ہے اور اہل اسلام کو ایک خلیفہ کی ضرورت ہے، اور اس وقت آپ رضی اللہ عنہ سے زیادہ خلافت کا حقدار ہماری نظر میں کوئی بھی نہیں ہے، حضرت سیدنا مولا علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: مجھے خلیفہ بنانے کا خیال ترک کردو، میں امیر ہونے سے بہتر تمہارے لئے وزیر ہوں، لوگوں نے جواب دیا: اللہ تعالی کی قسم! آپ رضی اللہ عنہ سے خلافت کا زیادہ حقدار ہم اور کسی کو نہیں جانتے، حضرت سیدنا مولا علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا؛ اگر تم نہیں مانتے تو میری بیعت پوشیدہ طور پر نہیں ہوگی، میں مسجد میں جاتا ہوں جو میری بیعت کرنا چاہے وہاں آکر میری بیعت کرے، یہ فرما کر آپ رضی اللہ عنہ مسجد نبوی شریف میں آگئے اور لوگوں نے آپ رضی اللہ عنہ کی ہاتھ پر بیعت کرلی۔ شہادت کے وقت تک آپ رضی اللہ عنہ امام برحق رہے۔ خارجیوں کا قول اس کے خلاف ہے اللہ تعالی ان کو برباد کرے، ان کا کہنا ہے کہ حضرت سیدنا مولا علی رضی اللہ عنہ کبھی بھی امام برحق نہ تھے۔

www.waseemziyai.com

(الغنية لطالبي طريق الحق عزوجل عبدالقادر بن موسى بن عبدالله بن جنكي دوست الحسني، أبو محمد، محيي الدين الجيلاني (١:١٦٠)

جنگ جمل کے متعلق الامام الجیلانی رضی اللہ عنہ کا نظریہ

وأما قتاله رضي الله عنه لطلحة والزبير وعائشة ومعاوية رضي الله عنهم فقد نص الإمام أحمد رحمه الله على الإمساك عن ذلك، وجميع ما شجر بينهم من منازعة ومنافرة وخصومة.
لأن الله تعالى يزيل ذلك من بينهم يوم القيامة، كما قال عز وجل: ﴿وَنَزَعْنَا مَا فِیْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰی سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِیْنَ﴾ سورة الحجر: ٤٧) ولأن عليًا رضي الله عنه كان على الحق في قتالهم.
لأنه كان يعتقد صحة إمامته على ما بينا من اتفاق أهل الحل والعقد من الصحابة على إمامته وخلافته، فمن خرج عن ذلك بعد وناصبه حربًا كان باغيًا خارجًا على الإمام فجاز قتاله، ومن قاتله من معاوية وطلحة والزبير طلبوا ثأر عثمان بن عفان خليفة الحق المقتول ظلمًا، والذين قتلوه كانوا في عسكر على رضي الله عنه، فكل ذهب إلى تأويل صحيح، فأحسن أحوالنا الإمساك في ذلك، وردهم إلى الله عز وجل وهو أحكم الحاكمين وخير الفاصلين، والاشتغال بعيوب أنفسنا وتطهير قلوبنا من أمهات الذنوب وظواهرنا من موبقات الأمور.

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اب رہا یہ معاملہ کہ حضرت سیدنا مولاعلی رضی اللہ عنہ کی حضرت سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ اور ام المومنین حضرت سیدتنا عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ جنگ ہوئی، تو حضرت سیدنا امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ نے اس سلسلے میں صراحت فرمائی ہے کہ اس معاملے میں بلکہ ان تمام اختلافات ونزاعات کے بارے میں خاموش رہاجائے جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان واقع ہوئے، کیونکہ قیامت کے دن اللہ تعالی ان کے باہمی تنازعات کو دور کردے گا۔

اللہ تعالی کا فرمان عالی شان ہے

﴿وَنَزَعْنَا مَا فِیْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰی سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِیْنَ﴾ سورة الحجر: ٤٧)
اور ہم نے ان کے سینوں میں جو کچھ کینے تھے سب کھینچ لئے آپس میں بھائی ہیں تختوں پر روبرو بیٹھے۔

اس کے علاوہ یہ بات بھی ہے کہ اہل حل وعقد مدینہ منورہ نے حضرت سیدنا مولاعلی رضی اللہ عنہ کی خلافت پر اتفاق کرلیا تھا، حضرت سیدنا مولاعلی رضی اللہ عنہ کو خود اپنی خلافت کے صحیح ہونے کا یقین تھا، اور مخالفین سے جنگ کرنے میں آپ رضی اللہ عنہ حق پر تھے، اس لئے کہ جو بھی اطاعت امیر سے باہر ہوا اور لڑائی کا جھنڈا بلند کیا وہ باغی ہوگیا اور باغی سے جنگ کرنا جائز تھا، رہا حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ کا معاملہ تو وہ بھی حق پر تھے، کیونکہ وہ بھی خلیفہ مظلوم حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا بدلہ لینا چاہتے تھے اور قاتل حضرت سیدنا مولاعلی رضی اللہ عنہ کے لشکر میں موجود تھے۔

www.waseemziyai.com

پس ہر فریق کے پاس جنگ کے جواز کی ایک وجہ موجود تھی ،لھذا ہمارے لئے اس سلسلے میں سکوت (خاموشی) سب سے اچھی بات ہے ،ان کے معاملے کو اللہ تعالی کے سپرد کرنا چاہئے ،جو سب سے بڑا حاکم اور بہترین فیصلہ کرنے والا ہے ،ہمارا کام تو یہ ہے ہم اپنے عیبوں پر نظر ڈالیں اور اپنے قلوب کو گناہوں سے اور اپنی ظاہری حالتوں کو تباہی انگیز کاموں سے پاک وصاف رکھیں۔

(الغنیۃ لطالبی طریق الحق عز وجل عبدالقادر بن موسی بن عبداللہ بن جنکی دوست الحسنی ،أبو محمد ،محیی الدین الجیلانی (۱:۱۶۰)

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت

وأما خلافة معاوية بن أبي سفيان رضي الله عنه فثابتة صحيحة بعد موت علي رضي الله عنه وبعد خلع الحسن بن علي رضي الله عنهما نفسه من الخلافة وتسليمها إلى معاوية لرأى رآه الحسن ومصلحة عامة تحققت له، وهي حقن دماء المسلمين وتحقيق قول النبي صلى الله عليه وسلم في الحسن رضي الله عنه:

حَدَّثَنَا صَدَقَةُ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى، عَنِ الحَسَنِ، سَمِعَ أَبَا بَكْرَةَ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَلَى المِنْبَرِ وَالحَسَنُ إِلَى جَنْبِهِ، يَنْظُرُ إِلَى النَّاسِ مَرَّةً وَإِلَيْهِ مَرَّةً، وَيَقُولُ: ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ، وَلَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ المُسْلِمِينَ.

(صحيح البخاري: محمد بن إسماعيل أبو عبدالله البخاري الجعفي (۵:۲۶)

فوجبت إمامته بعقد الحسن له، فسمي عامه عام الجماعة، لارتفاع الخلاف بين الجميع واتباع الكل لمعاوية رضي الله عنه، لأنه لم يكن هناك منازع ثالث في الخلافة.

وخلافته مذكورة في قول النبي صلى الله عليه وسلم، وهو ما روى عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال: تدور رحى الإسلام خمسًا وثلاثين سنة أو ستًا وثلاثين أو سبعًا وثلاثين.

والمراد بالرحى، في هذا الحديث القوة في الدين والخمس السنين الفاضلة من الثلاثين فهي من جملة خلافة معاوية إلى تمام تسع عشرة سنة وشهور، لأن الثلاثين كملت بعلي رضي الله عنه كما بينا.

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا مولا علی رضی اللہ عنہ کی شہادت اور حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کے خلافت سے دستبردار ہونے کے بعد حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے لئے امر خلافت صحیح وثابت ہے ،حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کے اس اقدام سے رسول اللہ ﷺ کا وہ فرمان صحیح ثابت ہو گیا جس میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا:

ترجمہ سند حدیث

ہمیں صدقہ نے یہ حدیث شریف بیان کی ،ہمیں ابن عیینہ نے یہ حدیث شریف بیان کی ،ہمیں ابو موسی بن الحسن سے ،انہوں نے ابو بکرہ سے سنا:

www.waseemziyai.com

ترجمہ متن حدیث

وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر تشریف فرما دیکھا اس حال میں کہ رسول اللہ ﷺ کے پہلو میں حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے، رسول اللہ ﷺ ایک بار لوگوں کی طرف نگاہ مبارک فرماتے تو ایک بار امام حسن رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھتے، اور فرمایا: یہ میرا بیٹا سردار ہے، اللہ تعالی اس کے ذریعے سے مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں میں صلح کروائے گا۔

حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کے صلح کرنے سے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت واجب ہوگئی، اس سال کا نام عام الجماعت یعنی جماعت کا سال رکھا گیا تھا، اس لئے کہ مسلمانوں کا اختلاف ختم ہو گیا اور سب نے حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے رجوع کرلیا اور خلافت کے لئے کوئی تیسرا مدعی نہ رہا، حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت کا ذکر رسول اللہ ﷺ کے اس ارشاد میں موجود ہے:

میرے بعد اسلام کی چکی پینتیس، چھتیس یا سینتیس سال تک گھومے گی۔

تیس سال سے اوپر کی جو پانچ سال کی مدت ہے وہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی مدت خلافت میں آتی ہے، تیس سال تو حضرت سیدنا مولا علی رضی اللہ عنہ تک پورے ہو گئے تھے۔

الغنیۃ لطالبی طریق الحق عز وجل عبد القادر بن موسی بن عبد اللہ بن جنکی دوست الحسنی، أبو محمد، محی الدین الجیلانی (۱:۱۶۱)

پانچویں فصل

اہل بیت اطہار و صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے متعلق نظریات

امہات المومنین رضی اللہ عنہن کے متعلق امام الجیلانی کا نظریہ

ونحسن الظن بنساء النبی صلی اللہ علیہ وسلم أجمعین، ونعتقد أنهن أمهات المؤمنین.

وأن عائشة رضی اللہ عنها أفضل نساء العالمین وبرأها اللہ تعالی من قول الملحدین فیها بما یقرأ ویتلی إلی یوم الدین.

ترجمہ

الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی تمام ازواج مطہرات کے ساتھ حسن ظن رکھتے ہیں اور ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ وہ سب مسلمانوں کی مائیں امہات المومنین ہیں، ام المومنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا دنیا کی تمام عورتوں سے افضل ہیں، اللہ تعالی نے قرآن کریم کے ذریعے تہمت لگانے والوں کے قول سے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کی پاکی کا اظہار فرمایا ہے۔

(الغنیۃ لطالبی طریق الحق عز وجل عبد القادر بن موسی بن عبد اللہ بن جنکی دوست الحسنی، أبو محمد، محی الدین الجیلانی (۱:۱۶۱)

www.waseemziyai.com

سیدہ کائنات رضی اللہ عنہا کے متعلق الامام الجیلانی کا نظریہ

وکذلک فاطمة بنت نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ورضی اللہ تعالی عنها وعن بعلها وأولادها أفضل نساء العالمین، ویجب موالاتها ومحبستها کما یجب ذلک فی حق أبیها صلی اللہ علیہ وسلم قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم:

وَإِنَّمَا فَاطِمَةُ بِضْعَةٌ مِنِّي يُرِيبُنِي مَا يُرِيبُهَا وَيُؤْذِينِي مَا يؤذيها.

ترجمہ

الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اور ایسا ہی حضرت سیدتنا فاطمہ رضی اللہ عنہا جو کہ رسول اللہ ﷺ کی شہزادی ہیں، اللہ تعالی ان سے راضی ہو اور ان کے شوہر اور ان کی اولاد امجاد سے راضی ہو، آپ رضی اللہ عنہا تمام جہان کی عورتوں سے افضل ہیں، جس طرح آپ رضی اللہ عنہا کے والد ماجد رسول اللہ ﷺ کی محبت واجب ہے اسی طرح آپ رضی اللہ عنہا کے ساتھ محبت واجب ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فاطمہ میرے جسم کا ٹکڑا ہے، جس چیز سے اس کو تکلیف پہنچتی اس چیز سے مجھے بھی تکلیف پہنچتی ہے

(مجلس من أمالی أبی نعیم الأصبهانی: أبو نعیم أحمد بن عبد اللہ بن أحمد بن إسحاق بن موسی بن مهران الأصبهانی (۴۳)

عظمت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور امام الجیلانی

فهذا القرن هم الذین ذکرهم اللہ عز وجل فی کتابه وأثنی علیهم، فهم المهاجرون الأولون والأنصاء الذین صلوا إلی القبلتین.

قال اللہ تعالی فیهم: ﴿وَ مَا لَكُمْ اَلَّا تُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ لِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ لَا يَسْتَوِيْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَ قٰتَلَ اُولٰٓئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِيْنَ اَنْفَقُوْا مِنْ بَعْدُ وَ قٰتَلُوْا وَ كُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴾سورة الحدید: ۱۰)

وقال جل وعلا: ﴿وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَ لَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَ لَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْـًٔا وَ مَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴾سورة النور: ۵۵)

وقال تعالی: ﴿مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَ الَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَ مَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْاَهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴾سورة الفتح: ۲۹)

ترجمہ

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی وہ عظمت وفضیلت ہے جن کا ذکر اللہ تعالی نے قرآن کریم میں فرمایا ہے اور ان کی تعریف کی ہے، یہی مہاجرین وانصار رضی اللہ عنہم ہیں جنہوں نے دو قبلوں کی جانب منہ کر کے نماز ادا کی، ان کے بارے میں اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا ہے

www.waseemziyai.com

وَ مَا لَكُمْ اَلَّا تُنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ لِلّٰهِ مِیْرٰثُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ لَا یَسْتَوِیْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَ قٰتَلَ اُولٰٓئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِیْنَ اَنْفَقُوْا مِنْ بَعْدُ وَ قٰتَلُوْا وَ كُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ﴿سورة الحدید: ۱۰)

اور تمہیں کیا ہے کہ اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرو حالانکہ آسمانوں اور زمین میں سب کا وارث اللہ ہی ہے تم میں برابر نہیں وہ جنہوں نے فتح مکہ سے قبل خرچ اور جہاد کیا وہ مرتبہ میں ان سے بڑے ہیں جنہوں نے بعد فتح کے خرچ اور جہاد کیا اور ان سب سے اللہ جنت کا وعدہ فرما چکا اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔

ایک اور مقام پر فرمایا

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِی الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَ لَیُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِیْنَهُمُ الَّذِی ارْتَضٰى لَهُمْ وَ لَیُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا یَعْبُدُوْنَنِیْ لَا یُشْرِكُوْنَ بِیْ شَیْـًٔا وَ مَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿سورة النور: ۵۵)

اللہ نے وعدہ دیا ان کو جو تم میں سے ایمان لائے اور اچھے کام کئے کہ ضرور انہیں زمین میں خلافت دے گا جیسی ان سے پہلوں کو دی اور ضرور ان کے لئے جمادے گا ان کا وہ دین جو ان کے لئے پسند فرمایا ہے اور ضرور ان کے اگلے خوف کو امن سے بدل دے گا میری عبادت کریں میرا شریک کسی کو نہ ٹھہرائیں اور جو اس کے بعد ناشکری کرے تو وہی لوگ بے حکم ہیں۔

اور دوسری جگہ فرمایا

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَ الَّذِیْنَ مَعَهٗ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا سِیْمَاهُمْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَ مَثَلُهُمْ فِی الْاِنْجِیْلِ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْاَهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ یُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِیَغِیْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِیْمًا ﴿سورة الفتح: ۲۹)

محمد اللہ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھ والے کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں نرم دل تو انہیں دیکھے گا رکوع کرتے سجدے میں گرتے اللہ کا فضل و رضا چاہتے ان کی علامت ان کے چہروں میں ہے سجدوں کے نشان سے یہ ان کی صفت توریت میں ہے اور ان کی صفت انجیل میں جیسے ایک کھیتی اس نے اپنا پٹھا نکالا پھر اسے طاقت دی پھر دبیز ہوئی پھر اپنی ساق پر سیدھی کھڑی ہوئی کسانوں کو بھلی لگتی ہے تاکہ ان سے کافروں کے دل جلیں۔ اللہ نے وعدہ کیا ان سے جو ان میں ایمان اور اچھے کاموں والے ہیں بخشش اور بڑے ثواب کا۔

(الغنیۃ لطالبی طریق الحق عز وجل عبد القادر بن موسی بن عبد اللہ بن جنکی دوست الحسنی، أبو محمد، محیی الدین الجیلانی (۱:۱۶۱)

شان صحابہ بزبان ائمہ اہل بیت کرام رضی اللہ عنہم

حَدَّثَنَا الْحَسَنُ قثنا لُؤْلُؤُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَبُو بَكْرٍ الْعَوْفِيُّ قَالَ :نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَلِيٍّ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: (مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ)(الفتح: ۲۹)، قَالَ: مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ (وَالَّذِينَ مَعَهُ) (الفتح: ۲۹) أَبُو بَكْرٍ، (أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ)(الفتح: ۲۹) عُمَرُ، (رُحَمَاءُ

www.waseemziyai.com

بَيْنَهُمْ)(الفتح: ٢٩)عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ، (تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا)(الفتح: ٢٩)عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، (يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا)(الفتح: ٢٩)، طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ، (سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِنْ أَثَرِ السُّجُودِ)(الفتح: ٢٩)عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ وَسَعْدٌ، (ذَلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنْجِيلِ كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْأَهُ فَآزَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوَى عَلَى سُوقِهِ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ)(الفتح: ٢٩)الْمُؤْمِنُونَ الْمُحِبُّونَ لَهُمْ، (لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ)(الفتح: ٢٩)الْمُبْغِضُونَ لَهُمْ، (وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا)(الفتح: ٢٩)

ترجمہ سند حدیث

ہمیں الحسن قتثنا لولو بن عبداللہ بن ابوبکر العوفی نے یہ حدیث شریف بیان کی، انہوں نے کہا: ہمیں محمد بن عبدالرحمٰن نے یہ حدیث شریف بیان کی، انہوں نے جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ سے بیان کی، انہوں نے اپنے والد ماجد امام باقر رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث شریف بیان کی، انہوں نے اپنے دادا رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث شریف بیان کی، انہوں نے حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث شریف بیان کی

ترجمہ متن حدیث

انہوں نے اللہ تعالی کے اس فرمان شریف

☆......(مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ)(الفتح: ٢٩)

انہوں نے فرمایا کہ اس سے مراد رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی ہے،

☆......(وَالَّذِينَ مَعَهُ)(الفتح: ٢٩)

اس سے مراد حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ذات مراد ہے،

☆......(أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ)(الفتح: ٢٩)

سے حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی ذات مراد ہے،

☆......(رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ)(الفتح: ٢٩)

سے حضرت سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی ذات مراد ہے۔

☆......(تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا)(الفتح: ٢٩)

سے مراد حضرت سیدنا مولا علی رضی اللہ عنہ کی ذات مراد ہے،

☆......(يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا)(الفتح: ٢٩)

سے حضرت سیدنا طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہما کی ذات مراد ہے،

☆......(سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِنْ أَثَرِ السُّجُودِ)(الفتح: ٢٩)

سے مراد عبدالرحمٰن بن عوف اور سعد رضی اللہ عنہما کی ذات مراد ہے،

www.waseemziyai.com

☆......(ذٰلِکَ مَثَلُھُمْ فِی التَّوْرَاۃِ وَمَثَلُھُمْ فِی الْاِنْجِیلِ کَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْأَہٗ فَآزَرَہٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰی عَلٰی سُوقِہٖ یُعْجِبُ الزُّرَّاعَ)(الفتح: ۲۹)

سے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کے ساتھ محبت کرنے والے لوگ مراد ہیں،

☆......(لِیَغِیظَ بِھِمُ الْکُفَّارَ)(الفتح: ۲۹)

یعنی کفار سے مراد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ بغض رکھنے والے ہیں۔

☆......(وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِینَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْھُمْ مَغْفِرَۃً وَأَجْرًا عَظِیمًا)(الفتح: ۲۹)

(فضائل الصحابۃ: أبو عبداللہ أحمد بن محمد بن حنبل بن ہلال بن أسد الشیبانی (۱:۴۳۴)

چھٹی فصل

مشاجرات صحابہ کرام کے متعلق امام الشیخ عبدالقادر الجیلانی کا نظریہ

مشاجرات صحابہ کرام کے متعلق امام الجیلانی کا نظریہ

واتفق أھل السنۃ علی وجوب الکف عما شجر بینھم، والإمساک عن مساوئھم، وإظھار فضائلھم ومحاسنھم، وتسلیم أمرھم إلی اللہ عز وجل علی ما کان وجری من اختلاف علی وطلحۃ والزبیر وعائشۃ ومعاویۃ رضی اللہ عنھم علی ما قدمنا بیانہ، وإعطائہ کل ذی فضل فضلہ،

کما قال اللہ عز وجل:﴿وَ الَّذِیْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِھِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَ لِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَ لَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّکَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ﴾سورہ الحشر: ۱۰)

وقال تعالی:تِلْکَ اُمَّۃٌ قَدْ خَلَتْ لَھَا مَا کَسَبَتْ وَلَکُمْ مَّا کَسَبْتُمْ وَلَا تُسْئَلُوْنَ عَمَّا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ﴾سورۃ البقرہ: ۱۳۴)

ترجمہ

اہل سنت وجماعت کا اتفاق ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان ہونے والے اختلاف کے بارے میں بحث اور گفتگو سے گریز کیا جائے ،صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں بدگمانی اور بدزبانی سے دامن کو بچانا چاہیے ،ان کے فضائل ومناقب بیان کئے جائیں جیسا کہ حضرت سیدنا مولا علی رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدتنا ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے درمیان جو اختلافی معاملہ رونما ہوا ہے اس کو اللہ تعالی کے سپرد کر دینا چاہیے ،ہر صحابی رضی اللہ عنہم کی فضیلت اور بزرگی کو تسلیم کرنا چاہیے۔

اللہ تعالی کا فرمان عالی شان ہے

www.waseemziyai.com

☆......﴿وَ الَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَ لِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمٰنِ وَ لَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ﴾سورہ الحشر : ١٠))

اور وہ جو ان کے بعد آئے عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے اور ہمارے دل میں ایمان والوں کی طرف سے کینہ نہ رکھ اے رب ہمارے بیشک تو ہی نہایت مہربان رحم والا ہے۔

☆......تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ وَلَا تُسْئَلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾سورۃ البقرہ :١٣٤)

یہ ایک امت ہے کہ گزر چکی ان کے لئے ہے جو انہوں نے کمایا اور تمہارے لئے ہے جو تم کماؤ اور ان کے کاموں کی تم سے پرسش نہ ہوگی۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ إِسْمَاعِيلُ، ثَنَا أَحْمَدُ، ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا ذُكِرَ أَصْحَابِي فَأَمْسِكُوا، وَإِذَا ذُكِرَ الْقَدَرُ فَأَمْسِكُوا، وَإِذَا ذُكِرَ النُّجُومُ فَأَمْسِكُوا.

ترجمہ سند حدیث

ہمیں ابوعلی اسماعیل نے خبردی، ہمیں احمد نے یہ حدیث شریف بیان کی، ہمیں عبدالرزاق نے خبردی، ہمیں معمر نے ابن طاوس سے انہوں نے اپنے والد ماجد رضی اللہ عنہ سے بیان کیا، انہوں نے کہا:

ترجمہ متن حدیث

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب بھی میرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ذکر کیا جائے تو تم رک جاؤ۔

(الإبانة الكبرى لابن بطة: أبوعبداللہ عبیداللہ بن محمد بن محمد بن حمدان العُكْبَرى المعروف بابن بَطّة العكبرى (٤:٣٠٨)

میرے صحابہ کرام کو برا نہ کہو

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ الْأُبُلِّيُّ قثنا أَبُو عَوَانَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي، فَلَوْ أَنْفَقَ أَحَدُكُمْ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا أَدْرَكَ مُدَّ أَحَدِهِمْ، وَلَا نَصِيفَهُ.

ترجمہ سند حدیث

ہمیں محمد بن محمد نے یہ حدیث شریف بیان کی، انہوں نے کہا: ہمیں شیبان بن فروخ نے بیان کیا، انہوں نے ابوعوانہ سے انہوں نے الاعمش سے بیان کیا، انہوں نے ابوصالح سے بیان کیا، انہوں نے حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا،

ترجمہ متن حدیث

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو گالی نہ دو اگر تم میں سے کوئی شخص بھی احد پہاڑ کے برابر سونا اللہ تعالی کی

www.waseemziyai.com

راہ میں خرچ کرے جب بھی اس کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ایک مد بلکہ آدھے مد کے برابر بھی اجرنہیں ملے گا۔

(فضائل الصحابۃ : أبوعبداللہ أحمد بن محمد بن حنبل بن ہلال بن أسد الشیبانی (۱:۳۶۵)

میرے صحابہ کرام کے اختلاف میں نہ پڑو

إیاکم وما شجر بین أصحابی، فلو أنفق أحدکم مثل أُحد ذھبًا ما بلغ مد أحدھم ولا نصیفه

ترجمہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مابین ہونے والے واقعات کے بارے میں اپنی زبان کوروکو یعنی کسی کو برانہ کہو۔

جس نے میری زیارت کی اس کومبارک ہو

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ: حَدَّثَتْنِي مَيْمُونَةُ بِنْتُ حُجْرٍ قَالَتْ: حَدَّثَتْنِي عَمَّتِي أُمُّ يَحْيَى بِنْتُ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: طُوبَى لِمَنْ رَآنِي، وَمَنْ رَأَى مَنْ رَآنِي ثَلَاثًا.

ترجمہ سندحدیث

ہمیں محمد بن عبداللہ الحضرمی نے یہ حدیث شریف بیان کی ، انہوں نے کہا؛ مجھے میمونہ بن حجر نے یہ حدیث شریف بیان کی ،انہوں نے کہا: مجھے میری پھوپھوام یحیی بنت عبدالجبار بن وائل سے حضرت سیدنا علقمہ بن وائل سے انہوں نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ،وہ کہتے ہیں:

ترجمہ متن حدیث

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مبارک ہواس کوجس نے میری زیارت کی ، اوراس کوبھی مبارک ہوجس نے میری زیارت کرنے والے کی زیارت کی۔

(المعجم الکبیر: سلیمان بن أحمد بن أیوب بن مطیر اللخمی الشامی، أبوالقاسم الطبرانی (۲۲:۲۰)

صحابہ کرام کے دشمن پرلعنت ہو

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قثنا أَبُو عِمْرَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْوَرْكَانِيُّ قَالَ: أنا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْثَرَ أَبِي زُبَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي، فَمَنْ سَبَّهُمْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ.

ترجمہ سندحدیث

ہمیں عبداللہ نے یہ حدیث شریف بیان کی، ہمیں ابوعمران محمد بن جعفرالورکانی نے یہ حدیث شریف بیان کی ،انہوں نے کہا: ہمیں ابوالاحوص نے بیان کی، انہوں نے عبثر ابوزبید نے بیان کی انہوں نے محمد بن خالد سے بیان کی، انہوں نے عطاء سے انہوں نے کہا:

ترجمہ متن حدیث

www.waseemziyai.com

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو گالی نہ دو جس نے بھی میرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو گالی دی اس پر اللہ تعالی کی لعنت ہو۔

(فضائل الصحابۃ: أبو عبد اللہ أحمد بن محمد بن حنبل بن ہلال بن أسد الشیبانی (۱:۳۶۵)

دشمنان صحابہ کرام کے ساتھ نماز نہ پڑھو

حدثنا أحمدُ حدثنا عبيدُ اللهِ بنُ سعدٍ حدثنا الوليدُ بنُ الفضلِ العنزيُّ حدثنا إبراهيمُ بنُ سعدٍ، عن بشرٍ الحنفيّ، عن أنسِ بنِ مالكٍ قالَ: قالَ النبيُّ صلى الله عليه وسلم: إنَّ اللهَ اختارَني واختارَ لي أصحابي، فجعَلَهم أنصاري وجعَلَهم أصهاري، وإنَّه سيجيءُ في آخرِ الزمانِ قومٌ يَنتقصُونهم، ألا فلا تُواكِلوهم، ألا فلا تُشارِبوهم، ألا فلا تُناكِحوهم، ألا ولا تَنكِحوا إليهم، ولا تُصلُّوا معهم، ألا ولا تُصلُّوا عليهم، عليهم حلّت لعنةُ اللهِ.

ترجمہ

ہمیں احمد نے یہ حدیث شریف بیان کی، ہمیں عبید اللہ بن سعد نے یہ حدیث شریف بیان کی، ہمیں الولید بن الفضل العنزی نے بیان کی، ہمیں ابراہیم بن سعد نے بشر الحنفی سے بیان کی، انہوں نے حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بیان کی،

ترجمہ متن حدیث

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالی نے مجھے چن لیا ہے اور میرے لئے میرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو چن لیا ہے، ان کو میرے لئے انصار و رشتہ دار بنایا، آخر زمانے میں ایک ایسا گروہ پیدا ہوگا جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مرتبے کو کم کرے گا، خبردار! ان کے ساتھ کبھی بیٹھ کر کھانا نہ کھانا، اور نہ ہی ان کے ساتھ نکاح کرنا، اور نہ ہی ان کے ساتھ نماز پڑھنا، اور نہ ہی ان کی نماز جنازہ ادا کرنا اور ایسے لوگوں پر لعنت کرنا جائز ہے۔

(الکبائر: لشمس الدین أبی عبد اللہ محمد بن أحمد بن عثمان بن قایماز الذہبی: ۲۳۸) دار الندوۃ الجدیدۃ بیروت

حضرت سیدنا سفیان بن عیینہ کا فرمان

وقال سفيان بن عيينة رحمه الله من نطق في أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم بكلمة فهو صاحب هوى.

ترجمہ

حضرت سیدنا سفیان بن عیینہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہ میں سے کسی ایک کے بارے میں کوئی ایک لفظ بد کہے تو وہ گمراہ اور بے دین ہے۔

(الغنیۃ لطالبی طریق الحق عز وجل عبد القادر بن موسی بن عبد اللہ بن جنکی دوست الحسنی، أبو محمد، محیی الدین الجیلانی (۱:۱۶۴)

www.waseemziyai.com

ساتویں فصل

عظمت صحابہ بزبان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

بیعت الرضوان والوں کی شان

حَدَّثَنَا حُجَيْنٌ، وَيُونُسُ، قَالَا: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: لَا يَدْخُلُ النَّارَ أَحَدٌ مِمَّنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ.

ترجمہ سند حدیث

ہمیں حجین اور یونس نے یہ حدیث شریف بیان کی، ان دونوں نے کہا: ہمیں لیث بن سعد نے حضرت ابوالزبیر سے یہ حدیث شریف بیان کی، انہوں نے حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی:

ترجمہ متن حدیث

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: درخت حدیبیہ کے نیچے جس نے مجھ سے بیعت کی وہ کبھی بھی دوزخ میں نہیں جائے گا۔

(الإحسان في تقريب صحيح ابن حبان: محمد بن حبان، التميمي، أبو حاتم، الدارمي، البُستي (۱۱:۲۷))

اے اہل بدر تم جو چاہو کرو

حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، أَخْبَرَهُ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللَّهَ قَدِ اطَّلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ: اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ.

ترجمہ سند حدیث

ہمیں ابن عیینہ نے یہ حدیث شریف بیان کی، انہوں نے عمرو سے انہوں نے الحسن بن محمد سے بیان کی، انہوں نے عبید اللہ بن ابورافع سے بیان کی، انہوں نے حضرت سیدنا مولا علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی:

ترجمہ متن حدیث

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کی حالت کو دیکھ کر فرمایا: جو چاہو کرو میں نے تمھیں بخش دیا ہے۔

(الكتاب المصنف في الأحاديث والآثار: أبو بكر بن أبي شيبة، عبد الله بن محمد العبسي (۶:۳۹۷))

میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں

أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، ثَنَا أَبُو شِهَابٍ، عَنْ حَمْزَةَ الْجَزَرِيِّ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَثَلُ أَصْحَابِي مَثَلُ النُّجُومِ يُهْتَدَى بِهِ فَأَيُّهُمْ أَخَذْتُمْ بِقَوْلِهِ اهْتَدَيْتُمْ.

www.waseemziyai.com

ترجمہ سندحدیث

مجھے احمد بن یونس نے خبردی ،ہمیں ابوشہاب نے حمزہ الجزری سے یہ حدیث شریف بیان کی ،انہوں نے نافع سے بیان کی ، انہوں نے حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی:

ترجمہ متن حدیث

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ستاروں کی مانند ہیں تم ان میں سے جس کا بھی دامن تھام لوگے تو ہدایت پاجاؤ گے۔

(المنتخب من مسند عبد بن حميد: أبو محمد عبد الحميد بن حميد بن نصر الكَسّي: ٢٥٠)

اہل علاقہ کے لئے صحابی کی شفاعت

حَدَّثنا أَبُو كُرَيب، قَال: حَدَّثنا عُثمَان بن ناجية، قَال: حَدَّثنا عَبد اللَّهِ بْنُ مُسْلِمٍ أَبُو طَيْبَةَ الْخُرَاسَانِيُّ، قَال: حَدَّثنا عَبد اللَّهِ بْنِ بُرَيدة، عَن أَبيهِ، رَضِي اللَّهُ عَنهُ، قَال: قَالَ رَسُول اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيه وَسَلَّم: مَنْ مَاتَ مِنْ أَصْحَابِي بِأَرْضٍ فَهُوَ شَفِيعٌ لِتِلْكَ الأَرْضِ وَقَائِدٌ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، أَوْ قَالَ: شَفِيعًا لأَهْلِ تِلْكَ الأرض يوم القيامة.

ترجمہ سندحدیث

ہمیں ابوکریب نے یہ حدیث شریف بیان کی ،انہوں نے کہا: ہمیں عثمان بن ناجیہ نے یہ حدیث شریف بیان کی ،انہوں نے کہا: ہمیں عبداللہ بن مسلم ابوطیبہ الخراسانی نے یہ حدیث شریف بیان کی ،انہوں نے کہا: ہمیں عبداللہ بن بریدہ نے اپنے والد ماجد رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث شریف بیان کی:

ترجمہ متن حدیث

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس زمین پر میرا کوئی صحابی فوت ہوگا اس زمین والوں کے لئے قیامت کے دن شفیع بنایا جائے گا یا یہ فرمایا کہ وہ اس زمین والوں کے لئے شفیع ہوگا۔اوران کا قائد ہوگا۔

(مسند البزار المنشور باسم البحر الزخار: أبو بكر أحمد بن عمرو بن عبد الخالق بن خلاد بن عبيد الله العتكي المعروف بالبزار(١٠:٣٠٨)

آٹھویں فصل

کچھ مسائل کے بارے میں الشیخ عبدالقادرالجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

حاکم وقت کے متعلق امام الجیلانی رضی اللہ عنہ کا نظریہ

وأهل السنة أجمعوا على السمع والطاعة لائمة المسلمين وابتاعهم، والصلاة خلف كل بر منهم وفاجر،

www.waseemziyai.com

والعادل منهم والجائر، ومن ولوه ونصبوه واستنابوه، وألا ينزلوا أحدًا من أهل القبلة بجنة ولا نار، مطيعًا كان أو عاصيًا، رشيدًا كان أو غاويًا أو عاتيًا إلا أن يطلع منه على بدعة وضلالة.

ترجمہ

اور اہل سنت وجماعت کا اس بات پر اجماع ہے کہ ائمہ مسلمین اور ان کی پیروی کرنے والوں کا حکم سننا اور ماننا واجب ہے، اور ہر نیک وبد عادل وظالم حاکم کی اقتداء کرنا اور ان لوگوں کی اقتداء میں نماز ادا کرنا جائز ہے جو ایسے حکمرانوں کی طرف سے مامور ہوں۔

اہل سنت وجماعت کا اس بات پر بھی اجماع ہے کہ اہل قبلہ میں سے کسی کے قطعی جنتی یا دوزخی ہونے کا حکم نہیں لگانا چاہئے، خواہ وہ مطیع ہو یا گناہ گار، نیک راہ ہو یا گمراہ ہو کوئی حکم نہ لگایا جائے، صرف اس صورت میں جبکہ اس کی بدعت وگمراہی کے بارے میں معلوم ہوجائے، تب ہی حکم لگایا جاسکتا ہے۔

(الغنیۃ لطالبی طریق الحق عزوجل عبدالقادر بن موسی بن عبداللہ بن جنکی دوست الحسنی، أبو محمد، محیی الدین الجیلانی (۱:۱۶۴)

معجزات وکرامات کے متعلق امام الجیلانی کا نظریہ

وأجمعوا على تسليم المعجزات للأنبياء، والكرامات للأولياء.

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اہل اسلام کا اجماع ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام کے معجزات اور اولیاء کرام کی کرامات کو تسلیم کرنا واجب ہے۔

(الغنیۃ لطالبی طریق الحق عزوجل عبدالقادر بن موسی بن عبداللہ بن جنکی دوست الحسنی، أبو محمد، محیی الدین الجیلانی (۱:۱۶۴)

مہنگائی کے متعلق امام الجیلانی رضی اللہ عنہ کا نظریہ

وأن الغلاء والرخص من قبل الله، لا من أحد من خلقه من السلاطين والملوک، ولا من الكواكب كما زعمت القدرية والمنجمون.

ترجمہ

اشیاء کا مہنگا اور سستا ہونا یہ اللہ تعالی کی طرف سے ہے، نہ ہی کسی طرف ستارے کے سبب ہے اور نہ ہی بادشاہوں اور زمانے کے حاکموں کی نحوست یا برکت کی وجہ سے ہے۔ جیسا کہ نجومیوں اور قدریوں کا نظریہ ہے۔

(الغنیۃ لطالبی طریق الحق عزوجل عبدالقادر بن موسی بن عبداللہ بن جنکی دوست الحسنی، أبو محمد، محیی الدین الجیلانی (۱:۱۶۴)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالی شان ہے

ثنا عبيد الله بن فضالة النسوي ثنا الْعَبَّاسُ بْنُ بَكَّارٍ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ عَمِّهِ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عليه وآله وَسَلَّمَ: الْغَلاءُ وَالرُّخْصُ جُنْدَانِ مِنْ جُنُودِ اللَّهِ تَعَالَى اسْمُ أَحَدِهِمَا رَغْبَةٌ وَاسْمُ الآخَرِ رَهْبَةٌ فَإِذَا أراد الله أن يغلبه قَذَفَ الرَّغْبَةَ فِي صُدُورِ التُّجَّارِ فَحَبَسُوهُ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُرَخِّصَهُ قَذَفَ الرَّهْبَةَ فِي صُدُورِ التُّجَّارِ فَأَخْرَجُوا مَنْ أَيْدَهُمْ.

www.waseemziyai.com

ترجمہ سند حدیث

ہمیں عبید اللہ بن فضالہ النسوی نے یہ حدیث شریف بیان کی، ہمیں العباس بن بکار نے یہ حدیث شریف بیان کی، ہمیں عبداللہ بن المثنی نے اپنے چچا ثمامہ بن عبداللہ سے بیان کی، انہوں نے عبداللہ بن انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی:

ترجمہ متن حدیث

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گرانی اور ارزانی (کسی چیز کا مہنگا ہونا یا سستا ہونا) اللہ تعالی کے دو لشکر ہیں ایک کا نام: طمع اور دوسرے کا نام ہیبت ہے، اللہ تعالی کو جب گرانی منظور ہوتی ہے تو اس وقت اللہ تعالی تاجروں کے دلوں میں لالچ ڈال دیتا ہے اور وہ چیز کو روک لیتے ہیں اور جب اللہ تعالی کو ارزانی منظور ہو تو اللہ تعالی تاجروں کے دلوں میں اپنا خوف پیدا کر دیتا ہے تو وہ چیزوں کو اپنے ہاتھوں سے باہر نکال دیتے ہیں۔ یعنی جمع شدہ اجناس کو فروخت کر دیتے ہیں۔

(مشیخۃ ابن شاذان الصغری: الحسن بن أحمد بن إبراہیم أبو علی البزّ از: ۵۴) مکتبۃ الغرباء الأثریۃ المدینۃ المنورۃ السعودیۃ

نویں فصل

اہل سنت و جماعت کی پیروی اور بد مذہب سے دوری رکھنے کا بیان

اہل سنت و جماعت کی پیروی لازم ہے

والأولی للعاقل المؤمن الکیس أن یتبع ولا یبتدع، ولا یغالی ویعمق وتکلف لئلا یضل ویزل فیھلک.

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اور عقل مند اور دانا بندے کے لئے بہتر ہے کہ وہ اہل سنت و جماعت کی اتباع کرے، اور بدعت سے بچے، اور دین میں حد سے نہ بڑھے اور نہ ہی گہرائی میں جائے، نہ بناوٹ سے کام لے، کیونکہ ایسا کرنے سے گمراہ ہونے کا اندیشہ ہے۔ اور کہیں اس کے قدم راہ حق سے ہٹ نہ جائیں اور وہ ہلاکت کا باعث نہ بنے۔

(الغنیۃ لطالبی طریق الحق عز وجل عبد القادر بن موسی بن عبد اللہ بن جنکی دوست الحسنی، أبو محمد، محیی الدین الجیلانی (۱:۱۶۴)

سنت اور جماعت کی تعریف

فأما الآن فلا فعلی المؤمن اتباع السنۃ والجماعۃ، فالسنۃ ما سنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، والجماعۃ ما اتفق علیہ أصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی خلافۃ الأئمۃ الأربعۃ الخلفاء الراشدین المھدیین رحمۃ اللہ علیھم أجمعین.

ترجمہ

www.waseemziyai.com

سنت: رسول اللہ ﷺ کے طریقے کو کہتے ہیں جو رسول اللہ ﷺ نے شروع فرمایا اور اس پر گامزن رہے، جماعت اسے کہتے ہیں جس پر چاروں خلفاء راشدین کے دور خلافت میں رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عامل رہے۔

(الغنیۃ لطالبی طریق الحق عز وجل عبدالقادر بن موسی بن عبداللہ بن جنکی دوست الحسنی، أبو محمد، محیی الدین الجیلانی (۱:۱۶۵)

سنت کی پیروی ہی کافی ہے

أَخْبَرَنَا يَعْلَى، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: اتَّبِعُوا وَلَا تَبْتَدِعُوا، فَقَدْ كُفِيتُمْ.

ترجمہ

ہمیں یعلی نے خبر دی، ہمیں الاعمش نے حبیب سے انہوں نے ابوعبدالرحمٰن سے یہ حدیث شریف بیان کی، وہ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تم رسول اللہ ﷺ کی سنت کی اتباع کرو اور بدعت سے بچو یہی تمہارے لئے کافی ہے

(سنن الدارمی: أبو محمد عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن الفضل بن بَہرام بن عبدالصمد الدارمی، التمیمی السمرقندی (۱:۲۸۸)

حضرت سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا فرمان

حَدِيث مُعَاذ بن جبل: قال معاذ بن جبل رضی الله عنه: إياك ومُغَمِضاتِ الْأُمُور. وأن تقول للشيء ما هذا؟.

ترجمہ

حضرت سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی حدیث شریف میں ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم پوشیدہ باتوں کا کھوج لگانے سے بچو اور یہ بات مت کہو کہ ایسا کیوں ہے۔

(غریب الحدیث: أبو عُبید القاسم بن سلّام بن عبداللہ الہروی البغدادی (۴:۴۰۹)

اب وہ لوگ ذرا غور کریں کہ جو بات بات پر کہتے ہیں ایسا کیوں ہے اور یہ کیوں ہے؟

بدمذہبوں سے دور رہنے کا حکم

وألا يكاثر أهل البدع ولا يدانيهم، ولا يسلم عليهم، لأن إمامنا أحمد بن حنبل رحمه الله قال: من سلم على صاحب بدعة فقد أحبه.

ولقول النبي صلى الله عليه وسلم: حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، أَنْبَأَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، أَنْبَأَ ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ، عَنِ ابْنِ الْهَادِ، أَنَّ الْوَلِيدَ بْنَ أَبِي هِشَامٍ، حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَنْ تُؤْمِنُوا حَتَّى تَحَابُّوا أَفَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى مَا تَحَابُّوا عَلَيْهِ؟ قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ تَحَابُّوا، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتَّى تَرَاحَمُوا قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ كُلُّنَا رَحِيمٌ قَالَ: إِنَّهُ لَيْسَ بِرَحْمَةِ أَحَدِكُمْ وَلَكِنْ رَحْمَةُ الْعَامَّةِ رَحْمَةُ الْعَامَّةِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ.

www.waseemziyai.com

ولا يجالسهم ولا يقرب منهم ولا يهنيهم فى الأعياد وأوقات السرور، ولا يصلى عليهم إذا ماتوا، ولا يترحم عليهم إذا ذكروا بل يباينهم ويعاديهم فى الله عز وجل، معتقدًا ومحتسبًا بذلك الثواب الجزيل والأجر الكثير.

ترجمہ

دانا شخص کے لئے لازم ہے کہ وہ بدمذہب کے ساتھ دوستی نہ رکھے، نہ ان کے ساتھ محبت رکھے اور نہ ہی قربت اختیار کرے، نہ ان کو سلام کرے، امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس نے کسی بدمذہب کو سلام کیا تو گویا اس کے ساتھ محبت رکھتا ہے۔

یہ بھی لازم ہے کہ بدمذہبوں کا ہم نشین نہ بنے، نہ ان کے پاس جائے اور نہ ہی ان کی عیدوں اور خوشی کے مواقع پر مبارک دے، نہ ان کے جنازے کی نماز پڑھے، جب ان کا ذکر آجائے تو ان کے لئے دعائے رحمت بھی نہ کرے، اور ان سے الگ رہے، اور محض اللہ تعالی کے لئے ان سے دشمنی رکھے۔

بدمذہبوں کے مذہب کے باطل ہونے کا یقین رکھے اس پر اجر وثواب کا یقین رکھے۔

بدمذہب کو سلام کرنے کا وبال

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ سَلْمٍ الْخُتَّلِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ الْأَبَّارِ، ثنا أَبُو زِيَادٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ نَافِعٍ ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ خَالِدٍ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الرَّقِّيُّ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ خَالِدٍ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ حَيَّانَ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ رَبَاحٍ ثنا مَرْجَا بْنُ وَدَاعٍ، ثنا الْحُسَيْنُ، قَالُوا: عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ، عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْرَضَ عَنْ صَاحِبِ بِدْعَةٍ بِوَجْهِهِ بُغْضًا لَهُ فِي اللهِ مَلَأَ اللهُ قَلْبَهُ أَمْنًا وَإِيمَانًا وَمَنْ نَهَى عَنْ صَاحِبِ بِدْعَةٍ أَمَّنَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْفَزَعَ الْأَكْبَرَ وَمَنْ سَلَّمَ عَلَى صَاحِبِ بِدْعَةٍ وَلَقِيَهُ بِالْبُشْرَى وَاسْتَقْبَلَهُ بِالْبُشْرَى فَقَدِ اسْتَخَفَّ بِمَا أَنْزَلَ اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ترجمہ سند حدیث

ہمیں احمد بن جعفر بن سلم نے یہ حدیث شریف بیان کی، ہمیں احمد بن الابار نے یہ حدیث شریف بیان کی، ہمیں ابوزیاد عبد الرحمن بن نافع نے یہ حدیث شریف بیان کی، ہمیں الحسین بن خالد نے یہ حدیث شریف بیان کی

اور ہمیں محمد بن ابراہیم نے یہ حدیث شریف بیان کی، ہمیں الحسن بن عبد اللہ الرقی نے یہ حدیث شریف بیان کی، ہمیں محمد بن الولید ان نے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا: عبدالعزیز بن ابورواد نے یہ حدیث شریف بیان کی، انہوں نے نافع سے انہوں نے حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی:

ترجمہ متن حدیث

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص بدمذہب سے اس کے ساتھ اللہ تعالی کی خاطر منہ موڑ لے اللہ تعالی اس کے دل کو امن و ایمان کے ساتھ بھر دے گا، اور جو شخص بدمذہب کو روکے تو اللہ تعالی اس کو قیامت کے دن کی ہولناکی سے محفوظ رکھے گا، اور جو شخص بدمذہب کو سلام

www.waseemziyai.com

کرے اور اس کے ساتھ خوشی خوشی ملے اس نے رسول اللہ ﷺ کے دین مبارک کی توہین کی ہے۔

(حلیۃ الأولیاء وطبقات الأصفیاء: أبو نعیم أحمد بن عبد اللہ بن أحمد بن إسحاق بن موسی بن مہران الأصبہانی (۸:۱۹۹)

بدمذہب کی نیکیاں قبول نہیں ہوتیں

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مَنْصُورٍ الْحَنَّاطُ، عَنْ أَبِي زَيْدٍ، عَنْ أَبِي الْمُغِيرَةِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَبَى اللَّهُ أَنْ يَقْبَلَ عَمَلَ صَاحِبِ بِدْعَةٍ حَتَّى يَدَعَ بِدْعَتَهُ.

ترجمہ

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالی نے بدمذہب کے عمل کو قبول کرنے سے انکار کیا ہے جب تک وہ بدعقیدگی کو نہ چھوڑ دے۔

(سنن ابن ماجہ: ابن ماجۃ أبو عبد اللہ محمد بن یزید القزوینی، وماجۃ اسم أبیہ یزید (۱:۱۹) دار إحیاء الکتب العربیۃ

بدمذہب سے دوستی رکھنے والے کا حال

وَقَالَ الْفُضَيْلُ: مَنْ أَحَبَّ صَاحِبَ بِدْعَةٍ أَحْبَطَ اللَّهُ عَمَلَهُ وَأَخْرَجَ نُورَ الْإِسْلَامِ مِنْ قَلْبِهِ.

ترجمہ

حضرت سیدنا فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ جو شخص بدمذہب کے ساتھ دوستی رکھتا ہے اس کے نیک اعمال ضائع کردیے جاتے ہیں، اللہ تعالی اس کے دل سے نور ایمان نکال دیتا ہے۔

(المجالس الوعظیۃ: شمس الدین محمد بن عمر بن أحمد السفیری الشافعی (۱:۳۹۸) دار الکتب العلمیۃ، بیروت لبنان

حضرت سیدنا فضیل بن عیاض کا فرمان

ثنا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: سَمِعْتُ الْفُضَيْلَ، يَقُولُ: : لَأَنْ آكُلَ عِنْدَ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ آكُلَ عِنْدَ صَاحِبِ بِدْعَةٍ فَإِنِّي إِذَا أَكَلْتُ عِنْدَهُمَا لَا يُقْتَدَى بِي وَإِذَا أَكَلْتُ عِنْدَ صَاحِبِ بِدْعَةٍ اقْتَدَى بِي النَّاسُ أُحِبُّ أَنْ يَكُونَ بَيْنِي وَبَيْنَ صَاحِبِ بِدْعَةٍ حِصْنٌ مِنْ حَدِيدٍ وَعَمَلٌ قَلِيلٌ فِي سُنَّةٍ خَيْرٌ مِنْ عَمَلِ صَاحِبِ بِدْعَةٍ وَمَنْ جَلَسَ مَعَ صَاحِبِ بِدْعَةٍ لَمْ يُعْطَ الْحِكْمَةَ وَمَنْ جَلَسَ إِلَى صَاحِبِ بِدْعَةٍ فَاحْذَرْهُ وَصَاحِبُ بِدْعَةٍ لَا تَأْمَنْهُ عَلَى دِينِكَ وَلَا تُشَاوِرْهُ فِي أَمْرِكَ وَلَا تَجْلِسْ إِلَيْهِ فَمَنْ جَلَسَ إِلَيْهِ وَرَّثَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ الْعَمَى وَإِذَا عَلِمَ اللهُ مِنْ رَجُلٍ أَنَّهُ مُبْغِضٌ لِصَاحِبِ بِدْعَةٍ رَجَوْتُ أَنْ يَغْفِرَ اللهُ لَهُ وَإِنْ قَلَّ عَمَلُهُ فَإِنِّي أَرْجُو لَهُ لِأَنَّ صَاحِبَ السُّنَّةِ يَعْرِضُ كُلَّ خَيْرٍ وَصَاحِبُ الْبِدْعَةِ لَا يَرْتَفِعُ لَهُ إِلَى اللهِ عَمَلٌ وَإِنْ كَثُرَ عَمَلُهُ.

ترجمہ

حضرت سیدنا فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ ☆...... یہودی یا عیسائی کے ساتھ بیٹھ کر کھانا یہ میرے لئے پسندیدہ ہے اس سے کہ میں کسی بدمذہب کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھاؤں کیونکہ جب میں کسی یہودی یا عیسائی کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھاؤں گا تو کوئی

www.waseemziyai.com

بھی میری پیروی نہیں کرے گا اور جب میں کسی بدمذہب کے ساتھ بیٹھ کرکھانا کھاؤں گا تو لوگ میری پیروی کریں گے ۔ ☆......اور میں یہ چاہتا ہوں کہ میرے اور بدمذہب کے درمیان ایک لوہے کا قلعہ ہو۔☆......تھوڑا عمل سنت کے مطابق بدمذہب کی ساری عبادت سے افضل ہے۔☆......جو شخص بدمذہب کے ساتھ بیٹھا اس کو حکمت نہیں دی جائے گی۔☆......جو شخص بدمذہب کے ساتھ بیٹھے اس کے ساتھ بھی نہ بیٹھو۔☆......بدمذہب سے اپنے دین کو محفوظ نہ سمجھ۔☆......بدمذہب سے کبھی بھی مشورہ نہ لو ۔☆......جو شخص بدمذہب کے ساتھ بیٹھے گا اللہ تعالی اس پر اندھاپن ملسط کردے گا۔☆......جب اللہ تعالی دیکھتا ہے کہ اس کا کوئی بندہ بدمذہب کے ساتھ دشمنی رکھتا ہے تو اللہ تعالی اس کو بخش دیتا ہے اگرچہ اس کی نیکیاں کم ہی کیوں نہ ہوں۔☆......بدمذہب کا کوئی بھی عمل اللہ تعالی کی بارگاہ میں نہیں پہنچتا اگرچہ بہت زیادہ ہی کیوں نہ ہو۔

(طبقات الحنابلة : أبو الحسین ابن أبي یعلی، محمد بن محمد (۲:۲۴۳)

بدمذہب جس راستے پر چل رہا ہو

قال الفضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ :وإذا رأیت مبتدعا فی طریق فخذ طریقا آخر.

ترجمہ

حضرت سیدنا فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تو یہ دیکھے کہ کوئی بدمذہب کسی راستے پر آرہا ہے تو تجھ پر لازم ہے کہ تو وہ راستہ چھوڑ کر دوسرا راستہ اختیار کرلے۔

(الغنیة لطالبی طریق الحق عزوجل عبد القادر بن موسی بن عبد اللہ بن جنکی دوست الحسنی ،أبو محمد، محیی الدین الجیلانی (۱:۱۶۶)

بدمذہب کا جنازہ پڑھنے کا وبال

وقال فضیل بن عیاض رحمه الله سمعت سفیان بن عیینة رحمه الله یقول:من تبع جنازة مبتدع لم یزل فی سخط الله تعالی حتی یرجع.

ترجمہ

حضرت سیدنا فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیدنا سفیان بن عیینہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص کسی بدمذہب کے جنازے کے ساتھ جاتا ہے تو جب تک وہ لوٹ کر واپس نہیں آتا اس پر اللہ تعالی کا غضب نازل ہوتا رہتا ہے۔

(الغنیة لطالبی طریق الحق عزوجل عبد القادر بن موسی بن عبد اللہ بن جنکی دوست الحسنی ،أبو محمد، محیی الدین الجیلانی (۱:۱۶۶)

(شذرات الذہب فی أخبار من ذہب : عبد الحی بن أحمد بن محمد ابن العماد العکری الحنبلی، أبو الفلاح (۴:۱۶۲)

بدمذہب کے متعلق حدیث شریف

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ:مَا كَتَبْنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا القُرْآنَ وَمَا فِي هَذِهِ الصَّحِيفَةِ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: المَدِينَةُ حَرَامٌ مَا بَيْنَ عَائِرٍ إِلَى كَذَا، فَمَنْ أَحْدَثَ حَدَثًا أَوْ آوَى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالمَلَائِكَةِ

www.waseemziyai.com

وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لا يُقْبَلُ مِنهُ عَدلٌ وَلا صَرفٌ، وَذِمَّةُ المُسلِمِينَ وَاحِدَةٌ، يَسعَى بِهَا أَدنَاهُم، فَمَنْ أَخفَرَ مُسلِمًا، فَعَلَيهِ لَعنَةُ اللّهِ وَالمَلائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجمَعِينَ، لا يُقبَلُ مِنهُ صَرفٌ وَلا عَدلٌ، وَمَنْ وَالَى قَومًا بِغَيرِ إِذنِ مَوَالِيهِ، فَعَلَيهِ لَعنَةُ اللّهِ وَالمَلائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجمَعِينَ، لا يُقبَلُ مِنهُ صَرفٌ وَلا عَدلٌ.

ترجمہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے دین میں کوئی بات ایجاد کی یا کسی بدمذہب کو پناہ دی اس پر اللہ تعالی کی اور اس کے فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت۔ اللہ تعالی اس کے فرض قبول فرماتا ہے اور نہ ہی نفل کو قبول فرماتا ہے۔ ملخصا۔

(صحیح البخاری: محمد بن إسماعیل أبوعبداللہ البخاری الجعفی (۴:۱۰۲)

ابوایوب السجستانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں

وعن أبی أیوب السجستانی رحمه الله أنه قال: إذا حدثت الرجل بالسنة فقال دعنا من هذا وحدثنا بما فی القرآن، فاعلم أنه ضال.

ترجمہ

حضرت سیدنا ابوایوب السجستانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ اگر تم کسی سے رسول اللہ ﷺ کی حدیث شریف بیان کرو اور وہ کہے اس کو رہنے دو قرآن میں جو کچھ ہے تو وہ بیان کرو سمجھ لو وہ گمراہ ہے۔

(الغنیۃ لطالبی طریق الحق عز وجل عبدالقادر بن موسی بن عبداللہ بن جنکی دوست الحسنی، أبو محمد، محیی الدین الجیلانی (۱:۱۶۶)

اہل بدعت کی علامات

واعلم أن لأهل البدع علامات يعرفون بها

☆......فعلامة أهل البدعة الوقيعة فی أهل الأثر ☆......وعلامة الزنادقة تسميتهم أهل الأثر: بالحشوية، ويريدون إبطال الآثار. ☆......وعلامة القدرية تسميتهم أهل الأثر: مجبرة. ☆......وعلامة الجهمية تسميتهم أهل السنة: مشبهة. ☆......وعلامة الرافضة تسميتهم أهل الأثر: ناصبة. ☆......وكل ذلك عصبية وغياظ لأهل السنة، ولا اسم لهم إلا اسم واحد وهو أصحاب الحديث.

ولا يلتصق بهم ما لقبهم به أهل البدع، كما لم يلتصق بالنبی صلى الله عليه وسلمتسمية كفار مكة له ساحرًا وشاعرًا ومجنونًا ومفتونًا وكاهنًا، ولم يكن اسمه عند الله وعند ملائكته وعند إنسه وجنه وسائر خلقه إلا رسولًا نبيًا بريًا من العاهات كلها.

وقال الله تعالى فی القرآن الكريم ﴿اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَبِيْلًا﴾ سورة الاسراء: ۴۸)

هذا آخر ما ألفنا فی باب معرفة الصانع والاعتقاد على مذهب أهل السنة والجماعة على وجه الاختصار والقدرة.

www.waseemziyai.com

ترجمہ

اہل بدعت کی بہت زیادہ نشانیاں ہیں جن سے ان کی پہچان ہوتی ہے، ان کی پہچان یہ ہے کہ ☆......وہ محدثین کی غیبت کرتے ہیں ۔☆......محدثین کو حشویہ کہتے ہیں ۔☆......محدثین کو حشویہ قرار دینا زندیق لوگوں کی علامت ہے، اس سے ان کا مقصد احادیث شریفہ کو باطل قرار دینا ہے۔☆......فرقہ قدریہ کی شناخت یہ ہے کہ وہ اہل سنت و جماعت کو مشتبہ قرار دیتے ہیں ۔☆......رافضیوں کی شناخت یہ ہے کہ وہ اہل الآثار محدثین کو ناصبی کہتے ہیں۔

یہ تمام باتیں اہل سنت کے ساتھ ان کے تعصب اور ان کی دشمنی کے باعث ہیں، حالانکہ ان محدثین کا تو صرف اور صرف ایک ہی نام ہے اور وہ ہے اصحاب الحدیث۔

بدمذہبوں نے ان کے جو نام رکھے ہیں وہ ہرگز ان کے شان کے لائق نہیں ہیں، اور نہ ہی ان سے وہ موسوم ہیں۔

اس طرح کفارِ مکہ رسول اللہ ﷺ کو جادوگر، شاعر، مجنون، مفتون، کاہن وغیرہ کہتے رہتے تھے، جبکہ آپ ﷺ اللہ تعالی اور اس کے فرشتوں اور انسانوں اور جنوں اور تمام مخلوق کے نزدیک ان تمام عیبوں سے پاک رسول اور نبی ہیں۔

اللہ تعالی کا فرمان عالی شان ہے

﴿اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَبِيْلًا﴾سورة الاسراء :۴۸)

دیکھو انہوں نے تمہیں کیسی تشبیہیں دیں تو گمراہ ہوئے کہ راہ نہیں پا سکتے۔

(الغنیۃ لطالبی طریق الحق عزوجل عبدالقادر بن موسی بن عبداللہ بن جنگی دوست الحسنی، أبو محمد، محی الدین الجیلانی (۱:۱۶۷)

www.waseemziyai.com

حضور غوث اعظم بحیثیت فقیہ اعظم

فقہی مسائل میں الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کا نکتہ نظر اور مسائل خلافیہ کے متعلق آپ کے نظریات

تقلید شخصی اور حضرت الشیخ الجیلانی رضی اللہ عنہ

حضرت فیض ملت مولانا فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ الحمدللہ حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ مقلد تھے، غیر مقلد نہ تھے، اس کی وہی وجہ تھی کہ ائمہ اربعہ کی تقلید پر جمیع امت کا اجماع ہو چکا تھا، پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اپنا نانا کریم محمد مصطفیٰ ﷺ کے امت میں افتراق ونفاق کا دروازہ ہمیشہ کے لئے بند کر دیا، تاکہ آنے والی نسل کو یہ یقین ہو کہ یہ جب اتنا بہت بڑا غوث تقلید شخصی کا نہ صرف قائل بلکہ عامل ہے تو پھر اس سے جو بھی پھرے گا وہ شذ شذ فی النار کا مصداق ہوگا ورنہ آپ رضی اللہ عنہ چاہتے تو اپنے اجتہاد سے آیات و احادیث سے ہزاروں مسائل کا استنباط فرماتے، لیکن امت کے حال پر ترس کھا کر شیرازہ بکھیرنے کی بجائے تقلید کے باب کو اور مضبوط تر بنا دیا، ورنہ بہجۃ الاسرار میں ہے کہ حضرت سیدنا الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ مجتہد فی المذہب تھے، آپ رضی اللہ عنہ اجتہاد کرتے تھے، ان کا اجتہاد کبھی تو مسلک شافعی پر ہوتا اور کبھی مسلک حنبلی پر ہوتا تھا، اور یہ مشہور ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ مذہب حنبلی پر تھے، اور بغداد معلّٰی میں اکثریت علماء حنابلہ کی تھی، چونکہ امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ بغداد معلّٰی میں رہے، اس لئے ان کی تعلیمات کا اثر زیادہ تھا، امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کا مزار اقدس بھی بغداد معلّٰی میں ہے، پہلے حضرت سیدنا امام شافعی رضی اللہ عنہ بھی بغداد معلّٰی میں رہے، پھر حضرت سیدنا امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کو بغداد معلّٰی میں چھوڑ کر مصر تشریف لے گئے۔

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے بعض فقہی مسائل میں اختلاف رکھتے تھے، چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی کتاب میں بہت سے مقامات پر لکھا کہ قال الامام احمد، قال امامنا احمد بن حنبل۔ آپ رضی اللہ عنہ امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کے بہت بڑے مداح تھے۔ (کیا غوث اعظم وہابی تھے؟:۱۴)

تقلید کے متعلق غیر مقلدین کا نظریہ

مولوی محمد یحییٰ گوندلوی غیر مقلد نے لکھا ہے کہ

اس سے معلوم ہوا کہ یہ شخصی نسبتیں (تقلید شخصی) غلط ہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ایسی نسبتوں کا حکم نہیں دیا، ایسی شخصی نسبتوں سے دین میں ایسا اختلاف پیدا ہوا جس نے اصل حقیقت کو ہی دبا دیا، کتاب وسنت کی بجائے شخصی آراء کو ہی دین سمجھ لیا گیا۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ فَاِنْ تَنٰزَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَی اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ کُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِکَ خَیْرٌ وَّ اَحْسَنُ تَاْوِیْلًا ﴿سورۃ النساء : ۵۹﴾

اے ایمان والو حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا اور ان کا جو تم میں حکومت والے ہیں پھر اگر تم میں کسی بات کا جھگڑا اٹھے تو اُسے اللہ اور رسول کے حضور رجوع کرو اگر اللہ و قیامت پر ایمان رکھتے ہو یہ بہتر ہے اور اس کا انجام سب سے اچھا۔

کا حکم عملاً نسیاً منسیا بن کررہ گیا اور شخصی آراء پر فخر ہونے لگا، اور اسی کشمکش میں کتاب وسنت کو پس پشت ڈال دیا گیا۔

www.waseemziyai.com

عقیدہ اہل حدیث از مولوی محمد یحی گوندلوی: ۴۲) مطبوعہ جامعہ خاتم النبیین سمبڑیال سیالکوٹ پاکستان

اب غور فرمائیں ان کے نزدیک تقلید کرنے والا شخص قرآن وحدیث کو پس پشت ڈالنے والا ہے، تو حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ تو تقلید کرنے والے تھے اور وہ بھی حضرت سیدنا امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کی، تو الشیخ الجیلانی رضی اللہ عنہ قرآن وحدیث کو پس پشت ڈالنے والے ہوئے، تو پھر یہ کس منہ سے کہتے ہیں کہ پیران پیر ہمارے ہیں؟

اور یہ بھی یاد رہے کہ یہی غیر مقلد حضرات تقلید شخصی کو شرک فی الطاعت کہتے ہیں، جب تقلید شخصی شرک فی الطاعت ہے تو یہ کس منہ سے حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کو اپنا ہم مذہب کہتے ہیں؟

عقیدہ توسل اور حضرت الشیخ الجیلانی رضی اللہ عنہ کا نظریہ

اللهم إني أتوجه إليک بنبيک عليه سلامک نبي الرحمة، يا رسول الله إني أتوجه بک إلى ربي ليغفر لي ذنوبي.

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص مدینہ منورہ میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہو تو رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں یوں عرض کرے:

اے اللہ! میں تیری طرف متوجہ ہوتا ہے رسول اللہ ﷺ کے وسیلہ جلیلہ کے ساتھ، جو نبی رحمت ہیں، یارسول اللہ ﷺ! میں متوجہ ہوتا ہوں آپ کے توسل سے اپنے رب تعالی کی طرف تاکہ وہ میرے گناہ بخش دے۔

(الغنیۃ لطالبی طریق الحق (۱:۳۶)

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے وصال شریف کے بعد رسول اللہ ﷺ کو یارسول اللہ ﷺ کہنا اور آپ ﷺ کے وسیلہ سے دعا مانگنا سکھا رہے ہیں، مگر یہ غیر مقلدین تو اس کو شرک کہتے ہیں۔

غیر مقلدین کا نظریہ توسل

مولوی محمد یحیی گوندلی غیر مقلد نے لکھا ہے

صحیح اہل سنت (یعنی وہابی) لوگ اہل بدعت کی مروجہ وسیلہ کو غلط سمجھتے ہیں، کیونکہ اس میں غیر اللہ کو ایسا اختیار دیا جاتا ہے، جس کا وہ اختیار نہیں رکھتا، اہل بدعت کے وسیلہ سے مراد یہ ہے کہ کسی فوت شدہ کا واسطہ لاکر دعا کی قبولیت کا عقیدہ رکھنا، جیسا کہ دعا میں یہ کہنا کہ اے اللہ! میری یہ دعا فلاں کے وسیلہ یا فلاں کے صدقے سے، یا بحق فلاں اور بحق جا فلاں قبول کر۔

اہل بدعت اپنی دعاؤں میں فوت شدگان حضرات کی ذات کو وسیلہ بناتے ہیں، جبکہ اسلام میں کسی بھی فوت شدہ کی ذات وسیلہ نہیں بنائی جاتی، کیونکہ وسیلہ اعمال کا ہے ذات کا نہیں۔

(عقیدہ اہل حدیث از مولوی محمد یحی گوندلوی: ۱۲۳)

اب غور فرمائیں کہ حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ تو تعلیم فرمارہے ہیں کہ جب تم رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ

www.waseemziyai.com

www.waseemziyai.com

میں جاؤ تو یوں دعا کرو کہ اے اللہ! میرے نبی ﷺ کے وسیلہ سے میری دعا قبول فرما اور ان غیر مقلدین کے نزدیک یہ شرک ہے، یا تو یہ اس عمل کو شرک کہنا چھوڑ دیں یا پھر حضرت سیدنا الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کا اپنا کہنا چھوڑ دیں۔

بارگاہ رسالت ﷺ میں حاضری اور الشیخ الجیلانی کا نظریہ

فإذا من الله تعالى عليه بالعافية، وقدم المدينة، فالمستحب له أن يأتي مسجد النبي صلى الله عليه وسلم، وليقل عند دخول المسجد.

ترجمہ

جب اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے تندرستی اور خیر و عافیت کے ساتھ دیار حبیب ﷺ مدینہ منورہ میں پہنچ جائے، تو مسجد نبوی شریف میں داخل ہوتے ہوئے یہ درود شریف پڑھے

﴿اللهم صل على محمد وعلى آل محمد، وافتح لي أبواب رحمتك، وكف عني أبواب عذابك، الحمد لله رب العالمين.﴾

ترجمہ

اے اللہ! ہمارے آقا و مولا حضرت سیدنا محمد ﷺ اور آپ ﷺ کی آل پاک پر رحمتیں نازل فرما، اور میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے، اور مجھ پر اپنے عذاب کے دروازے بند کردے، تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔

چہرہ رسول اللہ ﷺ کی طرف کرے

ثم يأتي القبر، وليكن بحذائه بينه وبين القبلة، ويجعل جدار القبلة خلف ظهره والقبر أمامه تلقاء وجهه والمنبر عن يساره، وليقم مما يلي المنبر.

ترجمہ

پھر رسول اللہ ﷺ کے روضہ انور پر حاضر ہو، اور منبر شریف کے قریب اس طرح کھڑا ہو کہ منبر شریف بائیں ہاتھ پر ہو، اور اپنا منہ رسول اللہ ﷺ کے روضہ انور کی طرف کرے، اور پشت کعبہ مشرفہ کی طرف ہو، اس طرح رسول اللہ ﷺ کا روضہ انور زائر اور کعبہ مشرفہ کے درمیان میں ہو جائے گا۔ پھر بارگاہ رسالت ﷺ میں یوں دعا کرے۔

یہ حضرت سیدنا الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کا نظریہ ہے کہ زائر اپنا منہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ کی طرف رکھے جبکہ غیر مقلدین لوگوں کو پکڑ پکڑ کر رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ کی طرف پیٹھ کرنے کی تبلیغ کرتے ہیں اور ان کا منہ روضہ انور سے موڑتے ہیں۔ یہ غیر مقلدین اپنا منہ بھی رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ کی طرف کر لیں یا پھر حضرت سیدنا الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کو اپنا ہم مذہب کہنا چھوڑ دیں۔

اور یہ درود شریف پڑھے

وليقل: السلام عليك أيها النبي ورحمة الله وبركاته، اللهم صل على محمد وعلى آل محمد كما صليت على إبراهيم إنك حميد مجيد، اللهم آت سيدنا محمدًا الوسيلة والفضيلة والدرجة الرفيعة

وابعثه المقام المحمود الذي وعدته، اللهم صل على روح محمد في الأرواح، وعلى جسده في الأجساد، كما بلغ رسالتك وتلا آياتك وصدع بأمرك وجاهد في سبيلك وأمر بطاعتك ونهى عن معصيتك، وعادى عدوك ووالى وليك وعبدك حتى أتاه اليقين.

اللهم إنك قلت في كتابك لنبيك ﴿وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا﴾ سورة النساء : ٦٤)

وإني أتيت بيتك تائبًا من ذنوبي مستغفرًا، فأسألك أن توجب لي المغفرة كما أوجبتها لمن أتاه في حياته، فاقر عنده بذنبه فدعا له نبيه فغفرت له.

اللهم إني أتوجه إليك بنبيك عليه سلامك نبي الرحمة، يا رسول الله إني أتوجه بك إلى ربي ليغفر لي ذنوبي، اللهم إني أسألك بحقه أن تغفر لي وترحمني، اللهم أجعل محمدًا أول الشافعين وأنجح السائلين وأكرم الأولين والآخرين.

اللهم كما آمنا به ولم نره وصدقناه ولم نلقه فأدخلنا مدخله واحشرنا في زمرته، وأوردنا حوضه واسقنا بكاسه مشربًا رويًا صافيًا سائغًا هنيئًا لا نظمأ بعده أبدًا غير خزايًا ولا ناكثين ولا مارقين ولا جاحدين ولا مرتابين، ولا مغضوب علينا ولا ضالين، واجعلنا من أهل شفاعته.

ترجمہ

اے اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ آپ پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت و برکت نازل ہو، اے اللہ! محمد ﷺ اور آپ ﷺ کی اولاد پر بھی رحمتیں نازل فرما، جس طرح تو نے حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام پر رحمت نازل فرمائی، بے شک تو ہی تعریف کے لائق ہے، اے اللہ! ہمارے آقا ﷺ کو ہمارے لئے وسیلہ بنا، اور دنیا آخرت میں ان کا مقام بلند فرما، اور انہیں مقام محمود عطا فرما جس کا تو نے ان کے ساتھ وعدہ کیا ہے، اے اللہ! عالم ارواح میں حضرت سیدنا محمد ﷺ کی روح مبارک پر اور عالم اجسام پر آپ ﷺ کے جسم مبارک پر ایسی رحمت نازل فرما جیسا کہ انہوں نے تیرا پیغام پہنچایا، اور تیری آیات کی تلاوت فرمائی اور تیرے حکم کے مطابق حق کو باطل سے الگ کیا، تیری راہ میں جہاد کیا، تیری اطاعت کا حکم دیا اور تیری نافرمانی سے روکا، اور تیرے دشمن کو دشمن جانا اور تیرے دوست کو دوست بنایا، اور اپنے وصال شریف تک تیری عبادت میں مصروف رہے، اے اللہ! تو نے اپنی آخری کتاب میں رسول اللہ ﷺ سے فرمایا:

﴿وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا﴾ سورة النساء : ٦٤)

اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ میں تیرے رسول ﷺ کے پاس اپنے گناہوں سے توبہ کرتا ہوں، اور معافی کا طلبگار ہو کر حاضر ہوا ہوں، اور تجھ سے التجاء کرتا ہوں کہ تو میرے لئے بخشش و مغفرت کو اسی طرح واجب کر دے جس طرح تو نے ان لوگوں کے لئے واجب کر دی تھی جو تیرے محبوب ﷺ کی ظاہری زندگی میں حاضر ہو کر معافی کے طلبگار ہوئے اور رسول اللہ ﷺ نے بھی ان کے لئے مغفرت طلب فرمائی۔

www.waseemziyai.com

www.waseemziyai.com

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص مدینہ منورہ میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوتو رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں یوں عرض کرے:

اے اللہ! میں تیری طرف متوجہ ہوتا ہے رسول اللہ ﷺ کے وسیلہ جلیلہ کے ساتھ، جو نبی رحمت ہیں، یارسول اللہ ﷺ! میں متوجہ ہوتا ہوں آپ کے توسل سے اپنے رب تعالی کی طرف تاکہ وہ میرے گناہ بخش دے۔

اے اللہ! رسول اللہ ﷺ کو شفاعت کرنے والوں میں سب سے پہلا شفاعت کرنے والا بنا، اور سب سائلوں میں زیادہ کامیاب بنا، اولین وآخرین میں سب سے زیادہ عزت والا بنا، اے اللہ! جس طرح ان پر بن دیکھے ایمان لائے اور بن ملے ان کی تصدیق کی تو ہمیں کو اس جگہ داخل فرمانا جہاں تو ان کو داخل فرمائے، اور ہمارا حشر انہیں کے گروہ میں فرمانا اور ہمیں ان کے حوض پر پہنچانا اور آپ ﷺ کے پیالے سے ایسا پانی پلا کر سیراب فرما جو پیاس کو دور کرنے والا لذیذ اور خوشگوار ہو، جس کے بعد ہم کبھی پیاسے نہ ہوں اور نہ ہی کبھی پریشان حال ہوں۔ (الغنیۃ لطالبی طریق الحق (۱:۳۶)

منبر مبارک سے برکت حاصل کرنا کیسا؟

وإن أحب أن يتمسح بالمنبر تبركًا به.

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ یہ مستحب ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے منبر مبارک کو تبرک حاصل کرنے کے لئے مس کیا جائے۔ (الغنیۃ لطالبی طریق الحق (۱:۳۶)

یہ ہے حضرت سیدنا الشیخ الامام الجیلانی رضی اللہ عنہ کا نظریہ کہ رسول اللہ ﷺ کے آثار سے برکت حاصل ہوتی ہے اور ان اشیاء کو اللہ تعالی نے بابرکت بنایا ہے، اور دوسری طرف ان نام نہاد اہل حدیث کو دیکھیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے آثار شریفہ کو مٹانے کی کونسی کسر چھوڑی ہے؟

مزارات اولیاء اللہ کے پاس دعا کرنا کیسا؟

وأن يأتي قبور الشهداء ويزورهم .فعل ذلك وأكثر الدعاء هناك.

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد مدینہ منورہ میں موجود شہداء کرام کے مزارات پر حاضری دے اور وہاں خوب دعائیں مانگے۔ (الغنیۃ لطالبی طریق الحق (۱:۳۶)

بوقت رخصت حاضری دے

ثم إذا أراد الخروج من المدينة أتى مسجد النبي صلى الله عليه وسلم وتقدم إلى القبر وسلم على رسول الله .صلى الله عليه وسلم .وفعل كما فعل أولًا، وودعه وسلم على صاحبيه كذلك ثم قال:
اللهم لا تجعل آخر العهد مني بزيارة قبر نبيك، وإذا توفيتني فتوفني على محبته وسنته آمين يا أرحم الراحمين .وخرج سالمًا إن شاء الله.

ترجمہ

جب مدینہ منورہ سے رخصت ہونے کا ارادہ ہو تو رسول اللہ ﷺ کی مسجد شریف میں حاضر ہو اور روضہ انور کے سامنے بیٹھ کر رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں درود وسلام کا ھدیہ پیش کرے، جس طرح پہلی حاضری کے موقع پر پیش کیا تھا، درود وسلام پیش کرنے کے بعد رسول اللہ ﷺ سے رخصت ہونے کی اجازت طلب کرے، پھر دونوں صحابہ کرام رضی اللہ عنہما پر سلام پیش کرے، اور یہ دعا کرے۔

اللهم لا تجعل آخر العهد مني بزيارة قبر نبيك، وإذا توفيتني فتوفني على محبته وسنته آمين يا أرحم الراحمين. وخرج سالمًا إن شاء الله.

ترجمہ

اے اللہ! اپنے محبوب ﷺ کے مزار انور کی زیارت کو میرے لئے آخری زیارت نہ بنانا، اور جب میرا آخرت وقت آئے تو آپ ﷺ کی محبت اور آپ ﷺ کی سنت مبارک پر موت آئے۔ اے سب سے زیادہ رحم فرمانے والے! تو میری التجاء کو قبول فرما۔

(الغنیۃ لطالبی طریق الحق (۳۶:۱))

اہل قبور کو ایصال ثواب کے متعلق الشیخ الجیلانی کا نظریہ

ويقرأ إحدى عشرة مرة: قل هو الله أحد وغيرها من القرآن، ويهدي ثواب ذلك لصاحب القبر وهو أن يقول: اللهم إن كنت قد أثبتني على قراءة هذه السورة، فإني قد أهديت ثوابها لصاحب هذا القبر، ثم يسأل الله حاجته.

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ گیارہ بار سورہ اخلاص اور مزید کچھ آیات مبارکہ پڑھے اور اس کا ثواب صاحب قبر کو پیش کرے اور یہ دعا کرے۔

اللهم إن كنت قد أثبتني على قراءة هذه السورة، فإني قد أهديت ثوابها لصاحب هذا القبر.

ترجمہ

اے اللہ! تو نے جو ان آیات کریمہ کا ثواب عطا فرمایا ہے یقیناً میں نے اس کا ثواب اس قبر والے کے لئے پیش کر دیا ہے۔
اس کے بعد اللہ تعالی کی بارگاہ میں اپنی حاجت پیش کرے۔

(الغنیۃ لطالبی طریق الحق (۹۱:۱))

ایصال ثواب کے متعلق غیر مقلدین کا نظریہ

مولوی عبدالستار غیر مقلد لکھتے ہیں کہ قرآن کریم پڑھنے کا ثواب مردوں کو نہیں پہنچتا، کیونکہ یہ مردوں کا عمل اور کسب نہیں ہے، یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی امت کو اس کا حکم نہیں دیا، نہ اشارۃً نہ صراحۃً اس کی رہنمائی فرمائی ہے، اور نہ ہی اس کی ترغیب دی ہے، بلکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی یہ عمل منقول نہیں ہے، اگر میت کے لئے قرآن خوانی کوئی کار خیر ہوتا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنھم اس سعادت کو حاصل کرنے کے لئے ہم سے پیش پیش ہوتے، عبادت اور اعمال خیر میں صرف نصوص پر انحصار کیا جاتا ہے، عقل وقیاس کو اس

www.waseemziyai.com

میں قطعاً کوئی دخل نہیں ہے، ہاں دعا اور صدقہ وخیرات کے متعلق شارع علیہ السلام کی طرف سے واضح نصوص ہیں، کہ ان کا ثواب میت کو پہنچتا ہے۔

میت کو ثواب پہنچانے کے لئے رسول اللہ ﷺ نے جن امور کی نشاندہی کی ہے، ان میں قرآن خوانی کا ذکر نہیں ہے، اور نہ ہی اس کا وجود عہد صحابہ اور تابعین (رضی اللہ عنہم) میں ملتا ہے۔

(فتاوی اصحاب الحدیث از مولوی عبدالستار (۱:۱۷۵)

اب غور کریں حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے عقائد پر کون ہے، اہل سنت یا غیر مقلدین؟ اہل سنت تو حضرت پیر صاحب رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے عقائد پر عمل کرتے ہوئے رات دن اپنے فوت شدگان کو ایصال ثواب کرتے رہتے ہیں، اور یہ غیر مقلدین کن کے عقائد کے پیروکار ہیں جو رات دن اس مستحب عمل کو روکنے کے لئے فتوی داغتے رہتے ہیں۔

تعویذ کے متعلق الشیخ الجیلانی کا نظریہ

بخار کا تعویذ

ويكتب للمحموم ويعلق عليه ما روى عن الإمام أحمد بن حنبل رحمه الله أنه قال: حممت فكتب لى من الحمى بسم الله الرحمن الرحيم بسم الله وبالله محمد رسول الله ﴿قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّ سَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ﴾ سورة الانبياء : رقم الآية ٦٩) ﴿وَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ﴾ سورة الانبياء : رقم الآية ٧٠)

اللهم رب جبريل وميكائيل وإسرافيل اشف صاحب هذا الكتاب بحولك وقوتك وجبروتك، يا أرحم الراحمين.

ترجمہ

بخار کے لئے تعویذ لکھ کر گلے میں ڈالنا چاہئے، حضرت سیدنا امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ مجھے بخار ہو گیا تو میرے لئے بخار کا یہ تعویذ لکھا گیا۔

بسم الله الرحمن الرحيم بسم الله وبالله محمد رسول الله ﴿قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّ سَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ﴾ سورة الانبياء : رقم الآية ٦٩) ﴿وَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ﴾ سورة الانبياء : رقم الآية ٧٠) اللهم رب جبريل وميكائيل وإسرافيل اشف صاحب هذا الكتاب بحولك وقوتك وجبروتك، يا أرحم الراحمين.

ترجمہ

اللہ تعالی کے نام سے شروع جو بڑا مہربان اور نہایت رحم فرمانے والا ہے، اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ،

قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّ سَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ﴾ سورة الانبياء : رقم الآية ٦٩) وَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ ﴾ سورة الانبياء : رقم الآية ٧٠)

www.waseemziyai.com

ہم نے فرمایا اے آگ ہو جا ٹھنڈی اور سلامتی ابراہیم پر اور انہوں نے اس کا بُرا چاہا تو ہم نے انہیں سب سے بڑھ کر زیاں کار کر دیا۔

حضرت جبرائیل علیہ سلام، حضرت میکائیل علیہ السلام اور حضرت اسرافیل علیہ السلام کے رب! اس پناہ مانگنے والے (اس تعویذ پہننے والے) کو اپنی قدرت کاملہ کے صدقہ شفاء عطا فرما۔ اے سب سے زیادہ رحم فرمانے والے۔

(الغنیۃ لطالبی طریق الحق (۱:۹۳)

وضع حمل کا تعویذ

وقال بعض أصحابنا يكتب للمرأة إذا عسرت عليها الولادة فی جام أو آنية نظيفة (بسم الله الرحمن الرحيم لا إله إلا الله الحليم الكريم، سبحان الله رب العرش العظيم) ﴿اَلْحَمْدُ لِلهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ سورة الفاتحه : ۱)، ﴿كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰهَا﴾ سورة النازعات : ۴۶)، (كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوْعَدُوْنَ لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ بَلٰغٌ فَهَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴾ سورة الاحقاف : ۳۵)، ثم يغسل ويسقى منه، وينضح ما بقی منه علی صدرها.

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے علماء حنابلہ رحمۃ اللہ تعالی علیہم کا کہنا ہے کہ جب کسی عورت کے لئے بچہ پیدا ہونے میں دشواری ہو رہی ہو تو وضع حمل میں آسانی کے لئے کسی پیالے یا کسی دوسرے پاک برتن میں یہ کلمات لکھ کر پانی سے دھو کر وہ پانی اس خاتون کو پلائے جائیں۔ اور کچھ پانی اس کے سینہ پر چھڑک دیا جائے۔

وہ کلمات یہ ہیں

﴿اَلْحَمْدُ لِلهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ سورة الفاتحه : ۱)

سب خوبیاں اللہ کو جو مالک سارے جہان والوں کا۔

﴿كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰهَا﴾ سورة النازعات : ۴۶)

گویا جس دن وہ اسے دیکھیں گے دنیا میں نہ رہے تھے مگر ایک شام یا اس کے دن چڑھے۔

(كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوْعَدُوْنَ لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ بَلٰغٌ فَهَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴾ سورة الاحقاف : ۳۵)

تو کون ہلاک کئے جائیں گے مگر بے حکم لوگ۔

(الغنیۃ لطالبی طریق الحق (۱:۹۳)

تعویذ کے متعلق غیر مقلدین کا نظریہ

مولوی عبد الستار غیر مقلد لکھتے ہیں

شریعت اسلامیہ نے روحانی وجسمانی مصائب وآلام سے شفاء یابی کے لئے دم کرانے کو جائز قرار دیا ہے، اور اس کی ترغیب دی

www.waseemziyai.com

ہے، اس کے متعلق بہت واضح اور صحیح احادیث منقول ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ خود بھی دم کیا کرتے تھے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی تلقین کیا کرتے تھے، تعویذات لکھ کر لٹکانے یا اسے دھو کر پینے کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے کوئی اجازت قولی یا عملی منقول نہیں ہے۔

(فتاوی اصحاب الحدیث از مولوی عبدالستار (۲:۵۱)

اب بتائیں حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے عقائد کا پیروکار کون ہے؟ اہل سنت و جماعت یا غیر مقلدین؟

الامام الجیلانی کے نزدیک فاتحہ خلف الامام فرض نہیں۔

وروی إمامنا أبو عبد الله أحمد رحمه الله فی رسالة له بإسناده عن أبی موسى الأشعری رضی الله عنه صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم. أنه قال: إن رسول الله صلى الله عليه وسلم، علمنا صلاتنا وعلمنا ما نقول فيها، قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إذا كبر الإمام فكبروا، وإذا قرأ فانصتوا، وإذا قال: (غير المغضوب عليهم ولا الضالين) فقولوا: آمين.

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں امام ابوعبداللہ احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ نے اپنے رسالہ میں اپنی سند کے ساتھ یہ حدیث شریف نقل کی ہے کہ حضرت سیدنا ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب امام تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو، اور جب امام قرات کرنے لگے تو تم خاموش ہو جاؤ، اور جب امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو۔

(مسند الإمام أحمد بن حنبل: أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني (۱۵:۴۰۸)

(الغنیۃ لطالبی طریق الحق (۲:۲۰۳)

فاتحہ خلف الامام کے متعلق غیر مقلدین کا نظریہ

مولوی عبدالستار غیر مقلد لکھتے ہیں

نماز کی ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ پڑھنا ضروری ہے کیونکہ اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی، مقتدیوں کو امام کے پیچھے خواہ وہ بلند آواز سے قرات کرے یا آہستہ سورۃ فاتحہ پڑھنا ضروری ہے۔

(فتاوی اصحاب الحدیث از مولوی عبدالستار (۲:۱۴۳)

الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرما رہے ہیں کہ امام کی اقتداء میں فاتحہ کا پڑھنا فرض نہیں ہے، امام جب قرات کرے تو مقتدی خاموش ہو جائے، لیکن غیر مقلدین کا نظریہ ہے کہ امام کے پیچھے بھی فاتحہ پڑھنا فرض ہے۔

تراویح کی رکعات کے متعلق الشیخ الامام الجیلانی کا نظریہ

ويستحب لها الجماعة والجهر بالقراءة لأن النبي صلى الله عليه وسلم صلاها كذلك فی تلك الليالی، ويكون ابتداؤها فی الليلة التی تكون صبحتها رمضان، لأنها ليلة من شهر رمضان، ولأن النبی

www.waseemziyai.com

صلى الله عليه وسلم كذلك صلاها، ويكون فعلها بعد صلاة الفرض، وبعد ركعتي سنة بتسليمة، لأن النبي صلى الله عليه وسلم هكذا صلاها وهي عشرون ركعة يجلس عقيب كل ركعتين، ويسلم، فهي خمس ترويحات، كل أربعة منها ترويحة، وينوي في كل ركعتين،أصلي ركعتي التراويح المسنونة إمامًا كان أو مأمومًا.

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مستحب ہے کہ نماز تراویح باجماعت ادا کی جائے اور اس میں تلاوت بھی بلند آواز کے ساتھ کی جائے، اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز تراویح اسی طرح ادا فرمائی تھی ،نماز تراویح کا آغاز اسی رات سے کرنا چاہیۓ جس رات کو ماہ رمضان المبارک کا چاند نظر آجائے ،اس لئے کہ وہ رات ماہ رمضان المبارک کی رات ہوتی ہے ،اور اس لئے بھی کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کو اسی طرح ادا فرمایا،عشاء کی نماز کے فرضوں اور سنتوں کے بعد تراویح ہونی چاہیے ۔رسول اللہ ﷺ کا مبارک معمول یہی تھا،تراویح کی بیس رکعات ہیں، ہر دو رکعات کے بعد سلام پھیرنا چاہیۓ ،بیس رکعت کے پانچ ترویحہ ہیں ،یعنی ہر چار رکعت کا ایک ترویحہ ہے، ہر چار رکعت کے بعد کچھ دیر کا وقفہ ضروری ہے، اس دوران تسبیح تراویح پڑھی جاتی ہے، ہر دو رکعت کے شروع میں اس طرح نیت کرے کہ میں دو رکعت تراویح مسنونہ ادا کر رہا ہوں ،نماز خواہ تنہا پڑھ رہا ہو یا جماعت کے ساتھ ہر صورت میں نیت کرنا مستحب ہے۔

(الغنیۃ لطالبی طریق الحق (۲:۲۵)

تارک نماز توبہ کرنے کے بعد کیسے نمازیں پڑھے؟

أما الطاعات فإن كان ترك صلاة فلم يصلها البتة أو صلاها بغير شرائطها وغير أركانها، مثل أن صلاها من غير وضوء ، أو من غير وضوء مختل من شرط كالنية، أو بعض واجباته كالمضمضة والاستنشاق وغسل الوجه وغير ذلك من الأعضاء ، أو صلى في ثوب نجس أو حرير أو غصب أو على أرض مغصوبة فإنه يقضيها جميعًا من حين بلوغه إلى حين توبته، فيشتغل بقضاء الفرائض أولًا، ولا يزال يصليها إلى أن يضيق وقت صلاة الحاضرة ثم يصلي الحاضرة أداء ، ثم يشتغل بقضاء الفوائت هكذا إلى أن يأتي على آخرها.

فإذا حضرت الجماعة صلاها مع الجماعة، وينويها قضاء ، ثم يصلي على عادته حتى إذا تضايق وقت التي صلاها مع الإمام صلاها وحده أداء ، كل ذلك إنما يفعله احتياطًا لتحصيل الترتيب في القضاء إذ هو واجب عندنا، فإن نوى مع الإمام أداء جماعة سومح ورخص له في ذلك، ولا يعيدها مرة أخرى والصحيح هو الأول.

ترجمہ

اور طاعات اور عبادات میں، اس طرح غور کرے کہ اس نے کتنی نمازیں اس کی شرائط اور ارکان کے بغیر ادا کی ہیں، اور کتنی نمازیں

www.waseemziyai.com

سرے سے پڑھی ہی نہیں ہیں، اور کتنی نمازیں بغیر وضو کے ادا کی ہیں اور کتنی نمازیں ناکارہ وضو کے ساتھ ادا کی ہیں، مثلاً وضو میں نیت نہیں کی تھی یا یہ کہ وضو کے واجبات کو ترک کیا تھا، کلی نہیں کی، ناک میں پانی نہیں چڑھایا، پیر نہیں دھوئے اور ٹال دیئے، ناپاک کپڑوں یا ریشمی لباس یا غصب ہوئے کپڑوں اور مغصوبہ زمین پر نماز ادا کی۔

اب ایسا شخص جو سن بلوغت کے دن سے اپنی توبہ کے دن تک تمام فرائض کی قضا کرے، سب سے پہلے ان تمام فرائض کو ادا کرنے میں مصروف ہو جو اس سے قضا ہوئے ہیں، اور اس وقت تک قضا ادا کرتا رہے، جب تک موجود وقت کی نماز کا وقت نہ آ جائے، موجود نماز کا وقت آ جانے پر اسے ادا کرے، پھر قضا ادا کرنا شروع کر دے، یہاں تک کہ تمام نمازیں ادا ہو جائیں، جب جماعت ہونے لگے تو اس کے ساتھ بھی قضاء کی نیت سے شامل ہو جائے، جماعت کے بعد پھر حسب معمول تنہاء لوٹاتا رہے، یہاں تک کہ جب اس وقت کی نماز کا وقت تنگ ہونے لگے تو موجودہ وقت کی نماز ادا کرنے کی نیت سے تنہاء ادا کر لے۔ اور امام کے ساتھ پڑھی جانے والی نماز کو فوت شدہ نماز کی قضا قرار دے لے، قضاء میں یہ تمام احتیاط اس لئے کرے کہ اسے ترتیب حاصل ہو جائے، اس لئے کہ ہمارے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے نزدیک قضا واجب ہے، اگرچہ وقتی نماز جماعت سے امام کے ساتھ ادا کی نیت سے پڑھ لی ہے تو اس کی ادا ہے، موجودہ وقت کی نماز تنہا لوٹانے کی ضرورت نہیں ہے، مگر زیادہ صحیح پہلی صورت ہی ہے۔

کبھی ادا کرنے والا اور کبھی ترک کرنے والا کیا کرے؟

فإن كان فى عمره الماضى مخلطًا فى دينه من الذين قال الله تعالى فى حقهم:

﴿وَ اٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صٰلِحًا وَّاٰخَرَ سَیِّئًا عَسَى اللّٰهُ اَنْ یَّتُوْبَ عَلَیْهِمْ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ﴾ سورة التوبه: ١٠٢)

تارة يغلب عليه الإيمان فيحسن العمل من صلاته وصيامه والتحرز من النجاسات والمحرم فى الشرع ويحتاط لدينه، وأخرى تغلبه الشقاوة وتزيين الشيطان فينجس فى صلاته ويتساهل فى شرائطها وأركانها وواجباتها، فيأتى ببعضها ويترك بعضًا، أو يصلي يومًا ويترك أيامًا، أو يصلى من صلاة يوم وليلة صلاة أو صلاتين ويترك باقيها، فليجتهد وليتحر فى ذلك، فما تيقن أنه أتى بها على التمام والكمال على وجه يسوغ فى الشرع لم يقضها ويقضى الباقى، وإن نظر لنفسه وأرتكب العزيمة والأشد فقضى الجميع كان ذلك أحتياطًا وخيرًا قدمه لنفسه، وكفارة وترقيعًا لكل ما فرط من سائر الأوامر يوم القيامة، ودرجات فى الجنة إذا مات على التوبة والإسلام والسنة.

ترجمہ

لیکن اگر اس کا شمار ان لوگوں میں ہے جن کے متعلق اللہ تعالی نے فرمایا ہے

﴿وَ اٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صٰلِحًا وَّاٰخَرَ سَیِّئًا عَسَى اللّٰهُ اَنْ یَّتُوْبَ عَلَیْهِمْ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ﴾ سورة التوبه: ١٠٢)

اور کچھ اور ہیں جو اپنے گناہوں کے مقر ہوئے اور ملایا ایک کام اچھا اور دوسرا بُرا قریب ہے کہ اللہ ان کی توبہ قبول کرے بیشک اللہ

www.waseemziyai.com

بخشنے والا مہربان ہے۔

یعنی جب ان لوگوں پر ایمان کا غلبہ ہوتا ہے تو نماز روزہ خوب اچھی طرح ادا کرتے ہیں نجاست اور حرام شرعی سے اچھی طرح بچتے ہیں اور اپنے دین میں احتیاط کرتے ہیں اور جب ان پر بدبختی کا غلبہ ہوتا ہے تو ان کو شیطان بہکاتا ہے، وہ نماز میں کوتاہی اور اس کی شرائط اور ارکان ادا کرنے میں کاہلی اور سستی برتتے ہیں، کچھ ادا کرتے ہیں اور کچھ ترک کر دیتے ہیں، یا کسی دن نماز ادا کی تو کسی دن ترک کر دی، یا دن رات میں ایک دو نمازیں ادا کر لیں، باقی ترک کر دیں نہیں پڑھیں۔

ان کے لئے اس صورت میں لازم یہ ہے کہ خوب کوشش کر کے یقین کے مرتبے تک پہنچے اور نمازوں کو تمام وکمال طریقے سے جسطرح شریعت نے مشروع کی ہے بجالائے، یعنی ترتیب حاصل کرنے کی کوشش کرے ورنہ جس نماز کے کمال ادا کرنے کا یقین ہو اس کو دوبارہ نہ لوٹائے لیکن اگر اولی اور بہتر کا آرزومند ہے تو اس میں اگرچہ بہت دشواری ہے مگر سب نمازیں لوٹائے، اس صورت میں ادا کی تکمیل اور تعمیل میں جو کوتاہی واقع ہوئی ہے اس کی درستگی ہو جائے گی، اور یہ نمازیں ان احکام میں کوتاہی کا کفارہ بن جائیں گی جو اس سے سرزد ہو چکی ہیں۔

مثلاً کبھی جھوٹ بولا تھا یا ناجائز طریقے سے روزی کمائی تھی تو ان گناہوں کا کفارہ ان نمازوں سے ادا ہو جائے گا، ایسی صورت میں جنت کے اندر اس کے مراتب بلند ہوں گے بشرطیکہ توبہ کی حالت میں اسلام اور رسول اللہ ﷺ کی سنت پر اس کی موت واقع ہو۔

سنت موکدہ اور تہجد کی قضاء کرے

وإذا فرغ من قضاء الفرائض ومد الله في أجله، وأمهل في مدته، ووفقه لخدمته، ورضيه لطاعته، وأقامه في أهل محبته، وأنقذه من ضلالته، وأخرجه من مرافقه الشيطان ومتابعته ومن ركوب الهوى، وملاذ نفسه، فأدبره من دنياه، وأقبله على أخراه، فليشتغل حينئذ بقضاء السنن المؤكدات وما يتعلق بكل صلاة على مما ذكرناه في الفرائض.

ثم بعد ذلك يجتهد في التهجد وصلاة الليل والأوراد التي نشير إليها في آخر الكتاب إن شاء الله تعالى.

ترجمہ

اور جب تائب فوت شدہ فرائض کی قضاء کرنے کے بعد فارغ ہو جائے تو اللہ تعالی اس کو مہلت اور عمر عطا فرمائے اور اپنی طاعت اور بندگی کی توفیق عطا فرمائے اور اپنی طاعات کے لئے اس کو منتخب فرمائے اور اس کو استقامت عطا کرے، اپنے محبت کرنے والوں میں اس کو شامل کر لے اور اس کو ذلالت اور گمراہی سے بچائے اور اس کو شیطان کی پیروی اور اس کی دوستی اور رہوا وہوس کی لذت محفوظ رکھے اور دنیا سے اس کا منہ موڑ کر اس کو آخرت کی طرف متوجہ کرے تو اس کے لئے لازم ہے کہ موکدہ سنتوں کو ادا کرنے میں توجہ دے، جو موکدہ سنتیں فوت ہوگئیں ہیں ان کی قضاء پوری کرے اور فوت شدہ متعلقات نماز کو ادا کرنے میں اسی طرح مشغول ہو جس کی تفصیل فرائض کے ضمن میں بیان کی جا چکی ہے اس کے بعد وہ تہجد اور رات کی نماز اور اوراد و وظائف میں مشغول ہو جائے جن کا ذکر ان شاء اللہ تعالی کتاب

www.waseemziyai.com

کے آخر میں کیا جائے گا۔

داڑھی کی مقدار کے متعلق الشیخ رضی اللہ عنہ کا نظریہ

أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنِي قَاسِمٌ قَالَ حَدَّثَنِي الْخُشَنِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي سفيان قال حدثني بن أبى نجيح عن مجاهد قال رأيت بن عُمَرَ قَبَضَ عَلَى لِحْيَتِهِ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ قَالَ لِلْحَجَّامِ خُذْ مَا تَحْتَ الْقَبْضَةِ۔

ترجمہ سند حدیث

ہمیں عبدالوارث نے خبر دی، انہوں نے کہا: مجھے قاسم نے یہ حدیث شریف بیان کی، انہوں نے کہا: مجھے الخشنی نے یہ حدیث شریف بیان کی، انہوں نے مجھے محمد بن ابوعمر العدنی نے یہ حدیث شریف بیان کی، انہوں نے کہا: مجھے سفیان نے یہ حدیث شریف بیان کی، انہوں نے کہا مجھے ابونجیح نے یہ حدیث شریف بیان کی، اور انہوں نے کہا۔

ترجمہ متن حدیث

حضرت سیدنا مجاہد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یوم النحر کو داڑھی پکڑ کر حجام کو فرما رہے ہیں کہ جو ایک مشت سے زائد ہے اسے کاٹ دو۔

(الاستذکار: أبو عمر یوسف بن عبداللہ بن محمد بن عبدالبر بن عاصم النمری القرطبی (۳۱۸:۴)

(الغنیۃ لطالبی طریق الحق (۴۲:۱)

دوسری روایت

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَالِفُوا الْمُشْرِكِينَ، وَفِّرُوا اللِّحَى، وَأَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا حَجَّ أَوِ اعْتَمَرَ قَبَضَ عَلَى لِحْيَتِهِ، فَمَا فَضَلَ أَخَذَهُ.

ترجمہ سند حدیث

ہمیں محمد بن منہال نے یہ حدیث شریف بیان کی، ہمیں یزید بن زریع نے یہ حدیث شریف بیان کی، ہمیں عمر بن محمد بن زید نے حضرت سیدنا نافع سے روایت کی انہوں نے حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

ترجمہ متن حدیث

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مشرکین کی مخالفت کرو، داڑھیاں بڑھاؤ اور مونچھوں کو پست کرو، حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب بھی حج کرتے یا عمرہ کرتے تو اپنی داڑھی مبارک کو پکڑتے اور حجام کو فرماتے کہ جو ایک مشت سے زائد ہے اس کو کاٹ دو۔

(صحیح البخاری: محمد بن إسماعیل أبو عبداللہ البخاری الجعفی (۱۶۰:۷)

(الغنیۃ لطالبی طریق الحق (۴۲:۱)

www.waseemziyai.com

داڑھی کے متعلق اہل سنت و غیر مقلدین کا نظریہ

حضرت فیض ملت مولانا فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ داڑھی کا رکھنا رسول اللہ ﷺ کی سنت کے علاوہ مرد کے لئے زینت بھی ہے، یہی وجہ ہے کہ حضرت سیدنا آدم علیہ السلام سے لیکر زمانہ رسالت مآب ﷺ تک کسی کو اعتراض نہ تھا، یہاں تک کہ غیر مسلموں کے پیشواؤں کو بھی داڑھی والا پایا گیا، انگریز نے محض اسلام دشمنی میں اس کی مخالفت میں ایڑی چوٹی کا زور لگایا، جس میں کسی حد تک وہ کامیاب ہوگیا، لیکن مسلمانوں کے تمام فرقے اس کی اہمیت پر متفق رہے ہے، صرف حد بندی میں اختلاف رہا اہل سنت و جماعت اور دیوبندی علماء قبضہ (یعنی ایک مشت) کے قائل تھے، اور غیر مقلدین قبضہ کی پابندی کے خلاف رہے، مودودی نے آکر تمام حدیں توڑ دیں، اب اس کی تقلید میں اہل سنت کے بعض ٹیڈی مجتہد اس کے ساتھ گٹھ جوڑ کر رہے ہیں، یہ ان کی حرماں نصیبی ہے۔

اہل سنت متقدمین و متاخرین متفق ہیں کہ مٹھی بھر داڑھی رکھنا سنت ہے، اس کے بعد صرف جائز ہے، علماء کرام اور مشائخ عظام کی اکثریت اسی مٹھی بھر کی قائل و عامل ہے، بعض جواز پر بھی عمل کرتے رہے، غیر مقلدین صرف اہل سنت کی ضد میں جواز کے قائل ہیں مودودی نے نیا راستہ نکال کر کہا کہ مٹھی سے کم بھی جائز ہے، آجکل فیشنی مولوی اور پیر سنی عموماً اور مودودی جماعت کے افراد اسی بات کے قائل و عامل ہیں۔

یاد رہے کہ احکام لحیہ کی روایات کے میں مطلق ''اعفوا اللحی'' داڑھیاں بڑھاؤ۔ اور رسول اللہ ﷺ کے حلیہ مبارکہ میں بھی آپ کے لئے ''کث اللحیہ'' انبوہ دار داڑھی مبارک والے کا لفظ موجود ہے۔

(کیا غوث اعظم وہابی تھے؟:۴) از مولانا فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ تعالی علیہ

زبانی نیت کے متعلق الشیخ الامام الجیلانی کا نظریہ

امامت و نماز کی نیت

وينبغي للإمام ألا يدخل في الصلاة ولا يكبر حتى ينوى الإمامة بقلبه، وإن تلفظ ذلك بلسانه كان أحسن.

ترجمہ

امام کے لئے مناسب ہے کہ وہ تب تک تکبیر نہ کہے جب تک وہ امامت کے نیت دل سے نہ کرلے، اگر وہ یہ نیت اپنی زبان سے کرلے تو بہت بہتر ہے۔

(الغنیۃ لطالبی طریق الحق (۱:۴۲)

وضو و تیمم کی نیت زبانی کرنا

فإن ذكر ذلك بلسانه مع اعتقاده بقلبه كان قد أتى بالأفضل.

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دل میں بھی اعتقاد ہو اور زبانی بھی نیت کرے تو یہ بہت

www.waseemziyai.com

افضل ہے۔

(الغنیۃ لطالبی طریق الحق (۱:۱۴))

غسل کی نیت زبانی کرنا

فإن تلفظ به مع اعتقاده بقلبه كان أفضل.

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دل میں بھی اعتقاد ہو اور زبانی بھی نیت کرے تو یہ بہت افضل ہے۔

(الغنیۃ لطالبی طریق الحق (۱:۶۷))

نماز جنازہ کی نیت زبانی کرنا

ثم يصلي على الميت. وصفتها أن يقول: أصلي على هذا الميت فرضًا على الكفاية.

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر میت پر نماز جنازہ پڑھے اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ زبانی یہ کہے میں نیت کرتا ہوں اس میت پر نماز جنازہ فرض کفایہ ادا کرنے کی۔

(الغنیۃ لطالبی طریق الحق (۱:۲۲۴))

نماز میں زبانی نیت کے متعلق غیر مقلدین کا نظریہ

مولوی عبدالستار حماد غیر مقلد لکھتا ہے کہ

نیت دل کا فعل ہے، نماز کے آغاز میں نیت کے وقت دل کی زبان سے ترجمانی کرنا رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں ہے، اگر کوئی ایسا کرتا ہے تو یہ طریقہ رسول اللہ ﷺ کے طریقہ کے خلاف ہے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین عظام رضی اللہ عنہم سے ایسا کرنا ثابت نہیں ہے، جیسا کہ دیگر اعمال کرتے وقت صرف دل کا ارادہ اور عزم کافی سمجھا جاتا ہے، اسی طرح نماز کے لئے بھی دل سے نیت ہونی چاہئے، اور اسی نیت پر اعمال کی صحت کا دارومدار ہے، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے کہ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔

(فتاویٰ اصحاب الحدیث (۱:۱۰۳))

نتیجہ:

اب بتائیں کہ حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ تو زبانی نیت کو افضل فرمارہے ہیں، اور یہ غیر مقلدین اسی نیت کو بدعت کہہ رہے ہیں، قارئین کرام ان دونوں عبارتوں سے بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے نظریات پر عمل کرنے والے اہل سنت و جماعت ہیں یا غیر مقلدین؟

www.waseemziyai.com

www.waseemziyai.com

پانچویں صدی کے مجدد اعظم

حضرت الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ بحیثیت مجدد اعظم

پہلی فصل

اللہ تعالیٰ نے مخلوق کی ہدایت کے لئے انبیاء کرام علیہ السلام کا سلسلہ جاری فرمایا اور سب سے آخر میں رسول اللہ ﷺ کو امام الانبیاء وخاتم المرسلین بنا کر بھیجا، جن کے بعد نبیوں کی آمد کا سلسلہ منقطع ہو گیا، مگر خلق خدا کی ہدایت کا کام وارثین انبیاء یعنی علماء ربانیین اور اولیاء کاملین کے ذریعہ ہمیشہ جاری رہا اور اس کا بیان امام جلال الدین سیوطی کی نقل کردہ حدیث شریف میں ہے کہ ہر صدی کے آخر میں کچھ امور رونما ہوتے ہیں، اس لحاظ سے رب تعالیٰ نے اپنی رحمت کاملہ سے ہر صدی کے آخر میں ایسے مرد کامل یا مردان کمال کو مبعوث فرمایا جو دین میں در آنداز خرابیوں کا ازالہ فرماتے ہیں۔ اس ضمن میں حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی یہ حدیث پاک ہے جو امام ابو داؤد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی سنن میں نقل کی ہے۔

حدیث مجدد

حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ شَرَاحِيلَ بْنِ يَزِيدَ الْمُعَافِرِيِّ، عَنْ أَبِي عَلْقَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، فِيمَا أَعْلَمُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :إِنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ لِهَذِهِ الامَّةِ عَلَى رَأْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ يُجَدِّدُ لَهَا دِينَهَا.

ترجمہ سند حدیث

ہمیں سلیمان بن داؤد المہری نے یہ حدیث شریف بیان کی، ہمیں ابن وہب نے خبر دی، مجھے سعید بن ابی ایوب نے شراحیل بن یزید المعافری سے خبر دی، انہوں نے ابو علقمہ رضی اللہ عنہ سے خبر دی، انہوں نے حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے خبر دی۔

ترجمہ متن حدیث

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس امت کے واسطے ہر صدی کے شروع میں کسی ایک شخص کو بھیجے گا تاکہ وہ امت کے واسطے دین کی تجدید کرے۔

(سنن أبي داود : أبو داود سليمان بن الأشعث بن إسحاق بن بشير بن شداد بن عمرو الأزدي السِّجِسْتاني (۴:۱۰۹)

مجدد اللہ تعالیٰ کی طرف عطیہ سے ہوتا ہے

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر کس طرح مہربان ہے کہ اپنے پیارے محبوب ﷺ کو بھیج کر نجات کی راہوں سے باخبر کر دیا، سفید وسیاہ سے واقف کر دیا، ساتھ ہی ان کی رکھوالی اور نگہداشت کے لئے علماء حق کی جماعت مقرر کر دیا، مگر اس کے باوجود ہر صدی کے اختتام پر جب حالات دگرگوں ہونے لگتے ہیں تو حق و باطل میں فرق کرنا ایک مشکل امر قرار پاتا ہے، تو اللہ تعالیٰ خاص اپنی جانب سے مجددین کو بھیج دیتا ہے، تاکہ ان کی ھدایت کے ذریعے خدا تعالیٰ کے بندے حق سے آشنا ہو سکیں، حق و باطل میں امتیاز کر سکیں اور فتنوں سے نجات پا کر صراط مستقیم پر گامزن ہو سکیں۔

بعثت کا مطلب

www.waseemziyai.com

رسول اللہ ﷺ کے فرمان شریف میں '' اِنَّ اللّٰہَ یَبْعَثُ '' کا ٹکڑا بتا رہا ہے کہ سینکڑوں اور ہزاروں کی تعداد میں لوگ پیدا ہوتے رہتے ہیں، مگر مجدد کی آمد عام لوگوں کی طرح نہیں ہوتی، بلکہ وہ گمراہی اور فتنوں کی دلدل میں پھنسے لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ کا عطیہ ہوتے ہیں۔ اور لوگ پیدا ہوتے ہیں مگر ان نفوس قدسیہ کو اللہ تعالیٰ بھیجتا ہے، پھر لفظ 'بعث' پر غور کرنے سے پتا چلتا ہے کہ ''تجدید'' کا حامل شخص ''عَلٰی رَاْسِ مِائَۃٍ'' پیدا نہیں ہوگا بلکہ پیدا تو اس سے پہلے ہی ہو چکا ہوگا، البتہ ''عَلٰی رَاْسِ مِائَۃٍ'' یعنی اختتام صدی پر اپنا تجدیدی کام شروع کردے گا اور اپنے کاموں کی بنیاد پر مرجع اہل علم اور مشار الیہ ہو جائے گا، اس لئے کہ لفظ ''یبعث'' بعث سے ماخوذ ہے، جس کا لغوی معنی ہے کسی کام کے لئے اٹھ کھڑا ہونا، امادہ کار ہو جانا، اہل عرب کہتے ہیں (بعثہ علی شئی .وبعثہ علی الامر ای حملہ علی فعلہ واقامہ.) یعنی کسی چیز پر مبعوث کرنے کا مطلب ہے کسی کام کے کرنے پر برانگیختہ کرنا۔

بعث کا شرعی معنی

بعث کا شرعی معنی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پیغام کی تبلیغ اور اس کی نشر و اشاعت میں لگ جانا اور دین کی خدمت کا جو کام سپرد ہے اس میں مشغول ہو جانا، یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے انبیاء کرام علیہم السلام کی بعثت عموماً ان کی ولادت سے چالیس سال بعد ہوتی ہے، معلوم ہوا کہ ولادت اور ہے اور بعثت اور ہے، ان دونوں میں فرق کو سامنے رکھتے ہوئے آسانی سے یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ ''رَاْسِ مِائَۃٍ'' پر مجدد کی پیدائش نہیں ہوگی بلکہ بعثت ہوگی، یعنی وہ ''رَاْسِ مِائَۃٍ'' سے پہلے پیدا ہوگا بلکہ علوم ظاہری و باطنی سے سرفراز ہو چکا ہوگا اور اختتام صدی کے وقت اس کا تجدیدی کام منصۂ شہود پر ہوگا۔

''رَاْسِ مِائَۃٍ'' سے مراد اختتام صدی ہے یا ابتدائے صدی؟

اس مسئلہ میں امام عبد الرؤف المناوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے علاوہ سب کہتے ہیں کہ ''رَاْسِ مِائَۃٍ'' سے مراد اختتام صدی ہے، عقلی و نقلی اعتبار سے کس کے موقف کو ترجیح حاصل ہونی چاہیے، اس کے لئے امام المناوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا یہ قول پڑھیں

(علی رأس) أی أول ورأس الشیء أعلاه ورأس الشهر أوله.

ترجمہ

علی رَاْس سے مراد آغازِ صدی ہے اس لئے کہ اہل عرب ''راس الشئ'' بول کر شئی کا بالائی حصہ اور ''راس الشہر'' بول کر ابتدائے ماہ مراد لیتے ہیں۔

(فیض القدیر شرح الجامع الصغیر: زین الدین محمد المدعو بعبد الرؤوف بن تاج العارفین الحدادی ثم المناوی القاہری (۱:۹)

گو کہ امام مناوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ''رَاْسِ مِائَۃٍ'' کے معنی آغازِ صدی بیان فرما رہے ہیں، اور لغوی اعتبار سے یہ ترجمہ درست بھی ہے، مگر یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ اس کے لغوی معنی محض ابتدائے صدی ہی نہیں بلکہ اختتام صدی بھی ہیں، اور یہاں حدیث شریف میں یہی معنی ثانی مراد ہیں، اس لغوی پہلو پر کلام سے پہلے ہم ''رَاْسِ مِائَۃٍ'' سے متعلق چند مفید باتیں کر رہے ہیں۔

ملا علی قاری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دونوں معنی بیان کیے ہیں مگر انتہائیہ کو ابتدائیہ پر جو مقدم کیا ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ

www.waseemziyai.com

''رَاْسِ مِائَۃ'' بمعنی اختتامِ صدی ان کے نزدیک راجح ہے، ان کی عبارت ملاحظہ فرمائیں۔

(عَلَى رَأْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ) : أَيِ :انْتِهَائِهِ أَوِ ابْتِدَائِهِ.

ترجمہ

ہر صدی کے شروع میں یعنی اس کی ابتداء یا اس کی انتہاء میں۔

(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح :علی بن (سلطان) محمد، أبو الحسن نور الدین الملا الهروی القاری (۱:۳۲۱)

علامہ طاہر پٹنی المتوفی سنہ (۹۸۶ھ) فرماتے ہیں:

والمراد من انتقضت المائة وهو حي عالم مشهور .

یعنی ''رَاْسِ مِائَۃ'' پر مبعوث ہونے کا مطلب یہ ہے کہ صدی جب ختم ہو تو وہ شخص باحیات اور شہرت یافتہ عالم دین ہو۔

(مجمع بحار الانوار لعلامہ طاہر فتنی رحمۃ اللہ تعالی علیہ (۱:۶۴۵)

امام اعظم رضی اللہ عنہ مجدد کیوں نہیں؟

ہوسکتا ہے کہ کسی کے ذہن میں یہ خلجان ہو کہ حضرت سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سنہ (۱۵۰ھ۔۷۰ھ) کو مجددین کی فہرست میں کیوں نہیں شمار کیا گیا ہے؟ حالانکہ ایک مجدد کو جن صفات کا حامل ہونا چاہئے ان میں سے کسی بھی صورت میں آپ رضی اللہ عنہ کم نظر نہیں آتے بلکہ آپ رضی اللہ عنہ تو مجتہد مطلق ہیں، جو مجدد سے اوپر کا ایک درجہ ہے، پھر مقلد مسلک حنفی حضرت سیدنا امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ جب ''رَاْسِ مِائَۃ'' ۲۸ سال پا کر مجدد تسلیم کئے جاسکتے ہیں تو پھر بانی مسلک حنفی حضرت سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کو مجدد کیوں نہیں کہہ سکتے، انہوں نے تو اٹھائیس ہی نہیں بلکہ ایک قول کے مطابق تیس سال پائے ہیں، شائد اس سلسلے میں امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی ذات عصبیت کی نظر ہوگئی؟

اس کا جواب یہ ہے کہ تحقیق حال کئے بغیر کسی پر عصبیت پر الزام لگا دینا درست نہیں ہے، وہ بھی محدثین وفقہاء کرام جیسی عظیم اور تقدس مآب ہستیوں پر، اس سلسلے میں درست بات یہ ہے کہ مجدد شماری کا جو پیمانہ محققین کے نزدیک ہے اس کے تحت آپ رضی اللہ عنہ نہیں آتے، کیونکہ ''رَاْسِ مِائَۃ'' ختم ہونے کو ہو اور مجدد اپنے دینی کاموں کی بنیاد پر مشہور ومعروف مشار الیہ اور مرجع خواص وعوام ہو چکا ہو بعث علی رَاْسِ مِائَۃ۔ کا یہی مطلب ہے۔

اور امام اعظم رضی اللہ عنہ کا یہی حال ہے کہ صدی ختم ہو رہی ہے اور آپ رضی اللہ عنہ اپنے آبائی پیشہ سے منسلک تھے، وہ تو محدث شعبی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے جب آپ رضی اللہ عنہ کے اندر چھپے ہوئے علم وفضل کے جوہر کو پہچان کر تحصیل علم کا مشورہ دیا تو آپ رضی اللہ عنہ ۹۹ ہجری میں علم کی طرف راغب ہوئے اور جہد پیہم وعمل مسلسل اور خداداد صلاحیتوں کو بروئے کار لاکر اپنے معاصرین مجتہدین پر فائق ہو گئے، ظاہر ہے کہ جب حدیث شریف میں ''بعث علی رَاْسِ مِائَۃ'' آیا ہے تو صرف ولادت علی رَاْسِ مِائَۃ یا وجود علی رَاْسِ مِائَۃ کو بنیاد بنا کر مجدد کیوں کہا جائے گا؟۔

کیا مجدد کے دور میں اس سے بڑا عالم ہوسکتا ہے؟

www.waseemziyai.com

ایسا ہوسکتا ہے کہ اس صدی میں مجدد سے بھی بڑا عالم اور عظیم فقیہ خدمت دین میں مصروف ہو، مرجع انام بھی ہو، اس کے باوجود کسی ایک شرط کے فوت ہونے کی وجہ سے اس کا شمار مجددین میں نہ ہو، اس سے یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ یہ تو اس کی توہین ہوگئی کہ اس کے ہوتے ہوئے اس سے کم رتبہ شخص کو مجدد تسلیم کرلیا گیا، حضرت سیدنا امام جلال الدین السیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

قد یکون فی اثناء المائة من ھو افضل من المجدد علی راسھا کذارائیته لبعض المتاخرین .

ترجمہ

یعنی کبھی دورانِ صدی ایسا شخص بھی ہوتا ہے جو "راُسِ مائۃ" پر تجدیدی کام کرنے والے سے بہتر ہوتا ہے، بعض متاخرین کی تحریر میں میں نے اس بات کی صراحت دیکھی ہے۔

(مرقاۃ الصعود لامام السیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (۱:۱۰۶۵) مطبوعہ دار ابن حزم بیروت لبنان)

راُسِ مائۃ پر مجدد بھیجنے کا راز کیا ہے؟

ہوسکتا ہے کہ کسی کے ذہن میں یہ بات آئے کہ صدی کے اختتام پر ہی مجدد کی بعثت کیوں ہوتی ہے؟ اور ابتدائے صدی یا وسط صدی میں اس بات کا اہتمام کیوں نہیں کیا جاتا؟ آخر اس میں حکمت کیا ہے؟

اس کا جواب یہ ہے کہ ماہرین تاریخ انسانیت کا یہ متفقہ فیصلہ ہے کہ ہر سو سال کے بعد دنیا کے بہت سے حالات ومعاملات عموماً تغیر پذیر ہوجاتے ہیں، انسان کا مذاق ومعیار بدلنے لگتا ہے، زبان وادب میں نمایاں تبدیلیاں پیدا ہوجاتی ہیں، ایک نسل کا خاتمہ ہوجاتا ہے، دوسری نسل اس کی جگہ سنبھال لیتی ہے، جس کی تائید وتصدیق اس حدیث پاک سے ہوجاتی ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے اپنی عمر شریف کے آخری ایام میں ایک رات عشاء کی نماز پڑھائی، سلام پھیرنے کے بعد جب فارغ ہوئے تو کھڑے ہوکر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ تمھیں آج کی اہمیت بتاتا ہوں، اس رات سے سو سال کے آخر تک روئے زمین پر رہنے والا کوئی شخص زندہ نہیں رہے گا۔

فکر ومزاج کی تبدیلی کا دائرہ چونکہ وسیع سے وسیع تر ہوتا رہتا ہے اور نئے پیدا شدہ حالات میں ہمہ گیر قیادت ورہنمائی بسا اوقات شخص واحد کے لئے نہایت دشوار ہوجاتی ہے، اسلئے علماء کرام کی ہدایات وتشریح کے مطابق علم وفضل، دین ودیانت، زہد وورع، فکری قوت، استعداد واستقامت وعزیمت جیسے صفات کے حامل متعدد اصحاب تجدید دین واحیائے ملت وقت واحد میں بھی اپنی تجدیدی خدمات سرانجام دیتے رہے ہیں اور دیتے رہیں گے۔

(امام احمد رضا اور جدید افکار ونظریات: مولانا یاسین اختر مصباحی: ۶۸) دار القلم دہلی)

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا کلام

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ :مَا كَانَ منذ كَانَتِ الدُّنْيَا رأس مائة سنة، إلا كَانَ عند رأس المائة أمر.

www.waseemziyai.com

ترجمہ

حضرت سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب سے دنیا قائم ہے ہمیشہ ہر صدی کے اختتام پر کوئی نہ کوئی سنگین معاملہ رونما ہوتا ہے۔

(تفسیر القرآن العظیم لابن أبی حاتم : أبو محمد عبدالرحمن بن محمد الحنظلی ، الرازی ابن أبی حاتم (۸: ۲۶۴۷)

امام سیوطی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث شریف سے مجھے یہی سمجھ میں آتا ہے کہ ہر صدی کا اختتام اپنے جلو میں کوئی نہ کوئی سخت آزمائش لئے نمودار ہوتا ہے، جس سے نمٹنے کے لئے اللہ تعالی کوئی عظیم عطیہ عطا فرماتا ہے، یہ عظیم عطیہ وہی ''مجدد'' ہوتا ہے ،جس کو اللہ تعالی اپنی مذہب کی تجدید واحیاء کے لئے مبعوث فرماتا ہے، یہ مجدد بندگان خدا کے لئے رحمت الہی بن کر جلوہ گر ہوتا ہے ،اور صدی کی سنگین آزمائشوں کی وجہ سے دین میں در آئی خرابی اور نقصان کی تلافی کرتا ہے۔

حضرت امام ابوداؤد رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے اس حدیث شریف کو ''کتاب الملاحم'' میں ذکر کیا ہے، اس سے بھی یہی اشارہ ملتا ہے کہ ''رَاْسِ مِائَۃ'' میں کوئی عظیم فتنہ واقع ہوتا ہے، جس کے دفاع کے لئے مخصوص صفات کے حامل شخصیات کو مبعوث فرماتا رہتا ہے، آخری زمانہ میں جب دجال کا خروج ہوگا وہ گھڑی بھی اختتام صدی کی ہوگی ، چونکہ ''رَاْسِ مِائَۃ'' میں ابھرنے والے فتنوں میں سب سے خطرناک فتنہ دجال کا فتنہ ہوگا، لھذا اس کے مقابلے کے لئے اللہ تعالی نے اسی طرح کے مجدد جناب حضرت عیسی علیہ السلام کا انتخاب فرمایا ہے، جو گزشتہ سارے مجددین حضرات پر اپنی خصوصیت کی بناء پر فائق ہیں۔

اب ذیل میں ہم اس بات پر روشنی ڈالنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ کس صدی میں کن کن فتنوں نے سر اٹھایا اور اللہ تعالی نے ان کے دفاع میں کن کن مقدس شخصیات کو مبعوث فرمایا۔

پہلی صدی

جب حجاج بن یوسف الثقفی المتوفی (۹۶ ھ) کے ظلم وستم سے انسانیت لرز اٹھی اور اس کے فساد نے بڑوں بڑوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیا، تو اللہ تعالی نے حضرت سیدنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے ذریعے پھر سے اس مذہب مہذب کی تجدید فرمائی۔

دوسری صدی

دوسری صدی میں خلیفہ مامون رشید ایک عظیم فتنہ بن کر کھڑا ہوا، جس نے مسئلہ خلق قرآن اور دوسری بہت سی اعتقادی بدعات زیر بحث لا کر علماء وقت کو آزمائشوں سے دوچار کر دیا، یہ فتنہ اس قدر سنگین ثابت ہوا کہ اس سے پڑھی لکھی آبادیاں بھی نہ بچ سکیں، جنھوں نے قرآن کریم کو مخلوق نہ مانا انہیں زدوکوب کیا گیا، قید وبند کی صعوبتوں سے دوچار ہوئے ، بلکہ بہت سے اللہ تعالی کے نیک بندوں کو تو جان سے بھی ہاتھ دھونے پڑے، ایسے نازک حالات میں اللہ تعالی نے حضرت سیدنا امام شافعی رضی اللہ عنہ کو بھیج کر لوگوں کے ایمان وعقیدہ کی حفاظت فرمائی۔ آپ رضی اللہ عنہ سب سے پہلے وہ شخص ہیں جنھوں نے خلق قرآن کے قول پر فسق کا فتوی دیا اور قائل کی تکفیر فرمائی۔

تیسری صدی

تیسری صدی پر نظر ڈالتے ہیں تو قرامطہ کا فتنہ نظر آتا ہے، جو بہت سے ممالک میں فتنہ وفساد پھیلانے کے بعد مکہ مکرمہ میں داخل

www.waseemziyai.com

ہوا اور مسجد حرام کو حاجیوں کے خون سے رنگین کر دیا، اللہ تعالیٰ کے ان مہمانوں کو بے دریغ قتل کر کے لاشوں کو زمزم کے کنویں میں ڈال دیا، حجر اسود کی بے حرمتی کی، اسے توڑ ڈالا، پھر لے کر اپنے شہر آ گئے، بیس سال سے زائد عرصہ تک یہ مقدس پتھر کعبہ مشرفہ سے جدا ہو کر ان کے پاس پڑا رہا، پھر تیس ہزار دینار کے عوض خرید کر بعد میں اپنی جگہ نصب کیا گیا۔

چوتھی صدی

چوتھی صدی کا مطالعہ کریں تو ہم کو حاکم بامر اللہ کا فتنہ نظر آئے گا، بلکہ بعض اعتبار سے دیکھیں تو یہ فتنہ فتنہ حجاج سے بھی زیادہ شر انگیز تھا، کیونکہ حجاج نے کبھی اپنے لئے سجدہ کو روا نہیں رکھا، مگر اس فتنہ کا اقتضا یہ تھا کہ جب جب خطبے میں حاکم بامر اللہ کا نام آئے لوگ سجدہ ریز ہو جائیں، اس طرح کی بہت سی خرافات تاریخ کے صفحات میں درج ہیں، جنہیں حاکم بامر اللہ نے فروغ دیا ہے، اس اتفاق کا ذکر بھی تعجب سے خالی نہ ہوگا کہ سنہ (۴۰۷ھ) میں ایک طرف رکن یمانی کعبہ معظمہ سے علیحدہ ہو گیا تو دوسری طرف رسول اللہ ﷺ کے مزار اقدس کی دیوار مبارک زمین پر تشریف لے آئی، اور تیسرا حادثہ یہ ہوا کہ مسجد اقصیٰ کا بڑا قبہ صحرہ بیت المقدس پر آ گرا۔

پانچویں صدی

پانچویں صدی کے حالات کا آپ جائزہ لیں تو بہت سے انقلابات میں سے ایک یہ بھی نظر آئے گا کہ شام کے بہت سے اسلامی شہروں پر فرنگیوں کا تسلط قائم ہو گیا، بیت المقدس کے پاسبانوں کے ساتھ فرنگیوں نے ایسا خونی کھیل کھیلا کہ ستر ہزار سے زائد افراد نے جام شہادت نوش فرمالیا، جبکہ بچے کھچے مسلمانوں نے شام سے بھاگ کر عراق میں پناہ لی، اس طرح بیت المقدس فرنگیوں کے چنگل میں آ گیا، بعد ازاں حضرت سیدنا سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ان سے آزاد کروایا۔

چھٹی صدی

چھٹی صدی ہجری میں تاتاریوں کا خروج ہوا، جن کے ذریعے مسلمانوں کی ایسی جانی و مالی تباہی و بربادی ہوئی کہ پہلے نہ دیکھی گئی تھی، سالہا سالوں کی محنتوں سے تیار علمی اثاثہ جات ان درندہ صفت لوگوں کے ہاتھوں دریا کے نظر ہو گئے، تاریخ کے صفحات میں تاتاریوں کی ساری کارگزاریاں آج بھی محفوظ ہیں۔

ساتویں صدی

ساتویں صدی ہجری میں دیار مصر و شام میں ''غلاء'' اور ''فناء'' نامی دو فتنوں نے سر ابھارا، جنہوں نے گدھے، کتے اور خچر کے گوشت کھانے میں اس قدر رغبت دکھلائی کہ اس وقت یہ تینوں جانور بہت کم رہ گئے، اس صدی میں تاتاریوں نے بھی شام کے بعض شہروں میں قہر ڈھائے۔

آٹھویں صدی

آٹھویں صدی ہجری میں تیمور لنگ کا وجود اسلام کے لئے خطرناک ثابت ہوا۔

نویں صدی

امام سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ جس دور میں ہم سانس لے رہے ہیں ان میں تین قابل ذکر حادثات مجھے نظر آتے ہیں

www.waseemziyai.com

، پہلا یہ کہ جزیرہ اندلس کے چند شہر جیسے غرناطہ وغیرہ فرنگیوں کے چنگل میں آگئے ، دوسرا سنی نام کے خارجیوں کا ایک جتھا نکلا، جو تکرور کے باشندوں کو بیس سال تک مشق ستم بناتا رہا، یہاں تک کہ سنہ (۹۵۷ھ) میں اللہ تعالی نے اس کو ہلاک کر دیا، تیسرا حادثہ یہ ہے کہ روئے زمین میں جہالت عام ہوگئی ، اور تمام علاقے حقیقی وفنی علماء کے وجود سے خالی ہو گئے ہیں، یہ اتنا بڑا حادثہ ہے کہ اس سے پہلے یہ بات نہ پائی گئی تھی۔

(التنبئة بمن يبعثه الله على رأس كل مائة لا مام جلال الدين السيوطی رحمۃ اللہ تعالی علیہ: ۷۷،۸۷) مطبوعہ بیروت لبنان

تجدید کا مفہوم کیا ہے؟

تجدید عربی زبان میں ''باب تفعیل'' کا مصدر ہے، اس کا معنی ہے''تازہ کرنا'' نیا کرنا اور جدت پیدا کرنا۔

رسول اللہ ﷺ کا فرمان شریف ہے ﴿يُجَدِّدُ لَهَا دِينَهَا﴾ یعنی مجدد کا کام یہ ہے کہ وہ امت کے لئے دین کو تازہ اور صاف وشفاف بنادے۔

اس کی شرح میں امام عبدالرؤف المناوی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں

ما اندرس من أحكام الشريعة وما ذهب من معالم السنن وخفى من العلوم الدينية الظاهرة والباطنة ،

ترجمہ

یعنی مجدد کا کام یہ ہے کہ شرعی احکام جومٹ چکے ہیں، سنتوں کے آثار جو ختم ہو گئے ہیں اور دینی علوم ظاہری ہوں، یا کہ باطنی جو پردہ خفا میں چلے گئے ہیں ان کا احیاء کرے۔

(فیض القدیر شرح الجامع الصغیر : زین الدین محمد المدعو بعبد الرؤوف بن تاج العارفین المناوی القاہری (۱:۹)

علقمی نے ''سراج منیر'' میں تجدید کا مفہوم یوں لکھا ہے

احياء مااندرس من العمل بالكتاب والسنة والامر بمقتضاهما.

ترجمہ

یعنی کتاب اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی سنت پر جو عمل ہونا بند ہو گیا ہے اس کو زندہ کرنے اور ان دونوں کے مقتضا کا حکم دینے کا نام تجدید ہے

(تذکرہ مجددین اسلام :۳۹) مطبوعہ مکتبہ قادری لاہور

حضرت سیدنا ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں

يُبَيِّنُ السُّنَّةَ مِنَ الْبِدْعَةِ وَيُكْثِرُ الْعِلْمَ وَيُعِزُّ أَهْلَهُ وَيَقْمَعُ الْبِدْعَةَ وَيَكْسِرُ أَهْلَهَا.

ترجمہ

یعنی مجدد کا کام یہ ہے کہ وہ سنت کو بدعت سے ممتاز کرے، علم میں اضافہ کرے، اور اہل علم کو عزت وقوت دے، اور بدعت اور اہل بدعت کی بیخ کنی کرے۔

www.waseemziyai.com

(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح : علی بن (سلطان) محمد، أبو الحسن نور الدین الملا الہروی القاری (۱:۳۲۱)
خلاصہ یہ ہے کہ مجدد وہی ہوگا جو علوم دینیہ سے واقف ہو اور ساتھ ہی رات دن اپنی توانائیاں سنتوں کے احیاء اور اس کی نشر و اشاعت میں صرف کرنے اور اہل سنت کی نصرت و حمایت میں لگادے، اور بدعتوں کو ختم کرنے اور برے امور کو مٹانے اور اہل بدعت کی سرکوبی کے لئے سرگرم رہے۔

تجدید کا دائرہ کار بڑا وسیع ہے

مذکورہ مفاہیم کو سامنے رکھ کر تجزیہ کریں تو بات سامنے آتی ہے کہ تجدید کا دائرہ بڑا وسیع ہے، محدود نہیں، جیسا کہ بعض لوگوں نے سمجھ رکھا ہے، اس لئے کہ اسلام کو پھیلانے اور سنتوں کو عام کرنے کے مختلف طریقے ہو سکتے ہیں،

☆ بدعتوں کے رد میں کتابیں لکھ کر دنیا کو اس کے خطرات سے آگاہ کیا جائے۔

اس سلسلے میں حجۃ الاسلام امام محمد غزالی رحمۃ اللہ تعالی علیہ التوفی سنہ (۵۰۵ ھ) اور امام فخر الدین محمد بن عمر الرازی رحمۃ اللہ تعالی علیہ التوفی سنہ (۶۰۶ ھ) اور امام جلال الدین السیوطی رحمۃ اللہ تعالی علیہ سنہ (۹۱۱ ھ) اور امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ التوفی سنہ (۱۳۴۰ھ) کے نام لئے جاسکتے ہیں

☆ جن حدود میں حکمرانی ہو وہاں سے بدعتوں کا قلع قمع کیا جائے، اور سنتوں کی نشر و اشاعت کی جائے، اس سلسلے میں حضرت سیدنا عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ التوفی سنہ (۱۰۱ھ) اور حضرت خلیفہ قادر باللہ التوفی سنہ (۴۴۲ ھ)، حضرت خلیفہ مستنظہر باللہ التوفی سنہ (۵۱۲ ھ) اور محیی الدین اورنگ زیب عالمگیر رحمۃ اللہ تعالی علیہ التوفی سنہ (۱۱۱۸ھ) وغیرہ کے نام لئے جاسکتے ہیں۔

☆ اپنے تلامذہ کی ایسی جماعت تیار کر دی جائے جو سنتوں کی اشاعت اور بدعتوں کے استیصال میں سرگرم ہو، اس سلسلے میں شاہ عبد الحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالی التوفی سنہ (۱۰۵۲ھ) اور ملا محب اللہ بہاری رحمۃ اللہ تعالی علیہ التوفی سنہ (۱۱۱۹ھ) اور شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ التوفی سنہ (۱۲۳۹ھ) اور بحر العلوم علامہ عبد العلی فرنگی محلی رحمہ اللہ تعالی التوفی سنہ (۱۲۲۵ھ) نام لئے جاسکتے ہیں۔

☆ ایسے علوم و فنون پر اپنی سچی تحقیقات کی جائیں، زمانہ جن کا محتاج ہو اور جو قرآن و حدیث اور اسلام فہمی میں معین و مددگار ہوں، جیسے صرف و نحو، بلاغت اور لغات عربیہ کی توضیح و تشریح کرنا جن کی روشنی میں علمائے وقت آسانی سے خدمت اسلام کر سکیں، اس سلسلے میں سید مرتضی حسین زبیدی التوفی سنہ (۱۲۰۵ھ) کا نام لیا جاسکتا ہے۔

☆ وعظ و ارشاد کے ذریعے اسلامی افکار کی ترویج و اشاعت کی جائے اور حال و قال ہر اعتبار سے برائیوں کا سد باب کیا جائے۔

اس سلسلے میں حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ تعالی علیہ التوفی سنہ (۲۰۱ ھ) اور سیدنا الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ التوفی سنہ (۵۶۱ ھ) اور حضرت سیدنا خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ تعالی علیہ التوفی سنہ (۶۳۳ ھ) اور حضرت سیدنا خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالی علیہ التوفی سنہ (۷۲۵ ھ) کے نام لئے جاسکتے ہیں۔

☆ ظالم و جابر بادشاہ یا کسی صاحب اقتدار کی ماتحتی میں کسی اسلامی اصول کی بے حرمتی اور پامالی کی جارہی ہو اور باطل افکار

www.waseemziyai.com

ونظریات کو اسلامی ثابت کرنے کی کوشش کی جارہی ہو، اس کے خلاف آواز بلند کر کے لوگوں کے ایمان وعقائد کو محفوظ رکھا جائے، اس سلسلے میں حضرت سیدنا امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالی علیہ التوفی سنہ (۲۴۱ھ) اور حضرت سیدنا مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ تعالی علیہ التوفی سنہ (۱۰۳۴ھ) کے نام لئے جاسکتے ہیں۔

تجدید کے اس عام اور وسیع مفہوم کو علامہ جزری بیان کرتے ہیں

والأولى أن يحمل الحديث على العموم، فإن قوله -صلى الله عليه وسلم :-إن الله يبعث لهذه الأمة على رأس كل مائة سنةٍ من يُجدّد لها دِينَها ولا يلزم منه أن يكون المبعوث على رأس المائة رجلاً واحداً، وإنما قد يكون واحداً، وقد يكون أكثر منه فإن لفظة مَنْ تقع على الواحد والجمع، وكذلك لا يلزم منه أن يكون أراد بالمبعوث :الفقهاء خاصة، كما ذهب إليه بعض العلماء ، فإن انتفاع الأمة بالفقهاء ، وإن كان نفعاً عامّاً في أمور الدين، فإن انتفاعهم بغيرهم أيضاً كثير مثل أولى الأمر، وأصحاب الحديث والقُرّاء والوعّاظ، وأصحاب الطبقات من الزّهاد، فإن كل قوم ينفعون بفنّ لا ينفع به الآخر، إذ الأصل في حِفظِ الدّين حفظُ قانون السياسة، وبث العدل والتناصف الذى به تحقن الدماء ويتمكّن من إقامة قوانين الشرع، وهذا وظيفة أُولى الأمر، وكذلك أصحاب الحديث :ينفعون بضبط الأحاديث التى هى أدلّة الشرع، والقُرّاء ينفعون بحفظ القراء ات وضبط الروايات، والزُّهاد ينفعون بالمواعظ والحث على لزوم التقوى والزهد فى الدنيا.

ترجمہ

تجدید کو عموم پر محمول کرنا اولی ہے، اس لئے کہ لفظ ''(من)'' (حدیث: ﴿من یُجَدِّدُ لَہا دِینَہا﴾
میں واحد وجمع دونوں کے لئے ہے، یہ بھی یاد رہے کہ تجدید دین فقہائے کرام کے ساتھ ہی خاص نہیں اس لئے کہ امت اگر چہ ان حضرات سے زیادہ نفع اندوز ہوتی ہے، تاہم امراء ومحدثین، قراء کرام، واعظین اور پاک باز زاہدوں سے بھی منتفع ہوتی رہتی ہے، کیونکہ

☆ دین اور سیاسی قانون کی حفاظت اور عدل وانصاف قائم کرنا اولوالامر کا کام ہے۔

☆ قراء کرام اور محدثین، حفظ قرآن اور حفظ حدیث یہ دونوں شریعت کے اصول ودلائل ہیں کی خدمات انجام دے کر نفع بخش ثابت ہوتے ہیں۔

☆ اور واعظین اپنے وعظ وارشاد اور تقوی پر قائم رہنے کی تنبیہ وہدایت کے ذریعے امت کو فیض پہنچاتے رہتے ہیں۔

(جامع الأصول فی أحادیث الرسول : مجد الدین أبو السعادات المبارک الشیبانی الجزری ابن الأثیر (۱۱:۳۱۹)

فائدہ:

صاحب جامع الاصول کا نظریہ یہ ہے کہ دین کے ہر ہر شعبے کا علیحدہ علیحدہ مجدد ہوتا ہے، چنانچہ پہلی صدی سے پانچویں صدی تک کے مجددین کی جو فہرست ذکر کی ہے، اس میں نام کے ساتھ اس بات کی بھی صراحت ہے کہ یہ فلاں صدی کے کس شعبے کا مجدد ہے۔

شاہ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا فرمان

www.waseemziyai.com

تجدید دین کا یہ کام صرف علماء کرام اور فقہاء کے ساتھ خاص نہیں بلکہ سلاطین، امراء، قراء، اصحاب حدیث، زاہدوں، عابدوں، علماء نحو، ارباب سیر و تاریخ، نیز اغنیاء و اسخیاء جو علماء و صلحاء پر اور مصارف خیر میں مال خرچ کرتے ہیں اور دین کی ترویج و اشاعت اور تقویت کا سبب بنتے ہیں بلکہ اس میں وہ تمام گروہ بھی شامل ہیں جن کے وجود سے دین کو قوت اور کمال رواج حاصل ہوتا ہے۔

(اشعۃ اللمعات لشیخ الامام عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ (۱:۱۱:۵) مترجم علامہ شرف قادری، مفتی محمد خان قادری لاہوری)

محدثین کرام کی ان تمام گفتگو کا ماحصل یہ ہے کہ تجدید کا مفہوم بڑی وسعت کا حامل ہے اور وہ بھی اس قدر وسیع کہ بقول شیخ محقق رحمۃ اللہ تعالی علیہ اغنیاء و اصفیاء جو مال علماء کرام اور صلحاء پر اور مصارف خیر میں صرف کرتے ہیں وہ سب تجدیدی کام کے تحت آتے ہیں، اب یہ مشیت الہی پر منحصر ہے کہ دین میں درآئی خرابیوں کے استیصال کے لئے کس کو منتخب کرے، خواہ کسی فرد واحد کے ذریعے کام لے لے یا متعدد افراد کے ذریعے کام لے لے۔ یا پھر اس طور پر کہ مروجہ سارے فنون کسی ایک میں جمع کر دے، اور وہ اس کی اشاعت میں لگا رہے، یا شخص واحد کو کسی ایک فن میں ممتاز کر دے، پھر اس مخصوص فن کو اپنی زبان، تدریس، تصنیف وغیرہ سے اس قدر روشن، تابناک بنا کر اور واضح انداز میں پیش کرے، کہ وقت کے علماء کرام اس کی روشنی میں بآسانی مذہبی مسائل و معاملات کا حل ڈھونڈ سکے۔

کیا ایک صدی میں کئی مجدد ہو سکتے ہیں یا نہیں؟

تجدید و احیاء دین کے سلسلے میں جو تحریریں ملتی ہیں، ان سے یہ پتہ چلتا ہے کہ یہ امر شروع سے ہی مختلف فیہ رہا ہے کہ ایک ہی صدی میں ایک ہی مجدد ہوں گے یا کئی ہو سکتے ہیں۔

قول اول

ایک صدی میں صرف ایک ہی مجدد ہوگا، یہ نظریہ ابن عساکر، امام سخاوی رحمۃ اللہ تعالی علیہما وغیرہ محدثین کا ہے، امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالی علیہ گو کہ دو کے قائل ہیں، مگر آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی "کتاب التنبئۃ بمن یبعثہ اللہ علی راس کل مائۃ"۔ مرقاۃ الصعود الی سنن ابی داؤد، اور ستائیس اشعار پر مشتمل مجدد نامہ بنام تحفۃ المہتدین باخبار المجددین، کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ قول اول یعنی ایک صدی میں ایک ہی مجدد ماننا ان کے نزدیک راجح ہے، اس لئے کہ ایک صدی میں دو تین نام آجانے پر "او" کر کے ذکر کرنا شروع کر دیتے ہیں، اس سلسلے میں مورخ ابن عساکر رحمۃ اللہ تعالی علیہ کچھ زیادہ ہی سخت واقع ہوئے ہیں، چنانچہ جہاں اگر کسی محدث نے ایک صدی میں کئی نام شمار کرا دئے تو آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ فوراً راجح مرجوح کی بحث شروع کر کے ایک کو اختیار کر لیتے ہیں، اور بقیہ کے مجدد ہونے کی نفی کر دیتے ہیں۔

ان کے موقف پر یہ دلیل ہے

قَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ : بَلَغَنِي أَنَّهُ يَخْرُجُ فِي كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ بَعْدَ مَوْتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مِنَ الْعُلَمَاءِ يُقَوِّى اللّٰهُ بِهِ الدِّيْنَ.

ترجمہ

حضرت سیدنا سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ ہر سو سال میں مقدم ایک ایسا عالم نکلے گا، جس

www.waseemziyai.com

کے ذریعے اللہ تعالی دین کوتقویت بخشے گا۔

(الناسخ والمنسوخ : أبو جعفر النَّحَّاس أحمد بن محمد بن إسماعيل بن يونس المرادي النحوي (۱۱:۵۱۹)

دوسری روایت

حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ حَيَّانَ، ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَحْمَدَ الْفَارِسِيُّ قَالَ :سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ الشَّيْبَانِيَّ، يَقُولُ :عَنْ حُمَيْدِ بْنِ زَنْجُوَيْهِ قَالَ :سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ، يَقُولُ :يُرْوَى الْحَدِيثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ :إِنَّ اللَّهَ يَمُنُّ عَلَى أَهْلِ دِينِهِ فِي رَأْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ بِرَجُلٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُبَيِّنُ لَهُمْ أَمْرَ دِينِهِمْ وَإِنِّي نَظَرْتُ فِي سَنَةِ مِائَةٍ فَإِذَا رَجُلٌ مِنْ آلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، وَنَظَرْتُ فِي رَأْسِ الْمِائَةِ الثَّانِيَةِ فَإِذَا هُوَ رَجُلٌ مِنْ آلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ الشَّافِعِيُّ.

ترجمہ سند حدیث

ہمیں ابو محمد بن حیان نے یہ حدیث بیان کی ،ہمیں اسحاق بن احمد الفارسی نے یہ حدیث بیان کی ،انہوں نے کہا: میں نے محمد بن خالد بن یزید الشیبانی سے سنا، وہ فرماتے ہیں کہ حمید بن زنجویہ سے بیان کیا۔انہوں نے کہا: میں نے حضرت سیدنا امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالی علیہ کوفرماتے ہوئے سنا:

ترجمہ متن حدیث

رسول اللہ ﷺ سے روایت کی جاتی ہے کہ ہر صدی کے اختتام میں اللہ تعالی اپنے دین والوں پر میرے اہل بیت کے کسی فرد کے ذریعے احسان فرمائے گا جوان کوان کے دینی امور سے روشناس کرائے گا۔

حضرت سیدنا امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک صدی میں دیکھا کہ دین کی تجدید حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے کی اور وہ بھی رسول اللہ ﷺ کی آل میں سے ہیں ،اور دوسری میں دیکھا تو دین کی تجدید حضرت سیدنا امام شافعی رضی اللہ عنہ نے کی اور وہ بھی رسول اللہ ﷺ کی آل میں سے ہیں۔

(حلية الأولياء وطبقات الأصفياء : أبو نعيم أحمد بن عبد الله بن أحمد بن إسحاق بن موسى بن مهران الأصبهاني (۹:۹۷)

امام محمد بن علی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں

وقال بن عَدِيٌّ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ يَقُولُ سَمِعْتُ أَصْحَابَنَا يَقُولُونَ كَانَ فِي الْمِائَةِ الْأُولَى عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَفِي الثَّانِيَةِ مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ الشَّافِعِيُّ.

ترجمہ

حضرت امام ابن عدی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیدنا امام محمد بن علی بن الحسین سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں نے اپنے اصحاب سے سنا وہ کہتے تھے کہ پہلی صدی میں حضرت سیدنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ مجدد ہوئے اور دوسری میں امام شافعی رضی اللہ عنہ مجدد ہوئے۔

www.waseemziyai.com

(عون المعبود شرح سنن أبي داود محمد أشرف بن أمير بن علي بن حيدر، أبو عبد الرحمٰن، شرف الحق، الصديقي، العظيم آبادي (۱۱:۲۶۱)

ان روایات سے یہی پتہ چلتا ہے کہ ہر صدی میں مجدد ایک ہی ہوتا ہے۔

قول ثانی

ایک صدی میں کئی مجدد ہو سکتے ہیں۔

امام بیہقی، مجدالدین ابن الاثیر الجزری، حافظ ابن حجر العسقلانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ وغیرہ اکثر محدثین اسی بات کے قائل ہیں کہ یہاں حدیث میں لفظ ''من'' عام ہے، جو واحد و کثیر سب کو شامل ہوتا ہے۔

حافظ ابن حجر العسقلانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں

حمل بعض الائمة "من "في الحديث على اكثر من الواحد وهوممكن من النسبة لرواية من لكن الرواية التى بلفظ رجل اصرح فى رادة الواحد من الرواية اللتى جات بالفظ من لصلاحية من للواحدفمافوقه .

ترجمہ

یہ جو حدیث شریف میں لفظ من آیا ہے، اس کو بعض ائمہ نے ایک سے زائد پر محمول کیا ہے، من والی روایت کی طرف نسبت کرتے ہوئے، یہ ممکن بھی ہے، لیکن وہ روایت لفظ رجل کے ساتھ آئی ہے وہ واحد مراد لینے کے سلسلے میں زیادہ صریح ہے، بانسبت اس روایت کے جو من کے لفظ سے وارد ہے، کہ من میں وحدت و کثرت دونوں کی صلاحیت موجود ہے۔

(توالی التاسیس لمعالی محمد بن ادریس: ۴۹) بیروت لبنان)

امام ابن حجر رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا اپنا نظریہ

ولكن الذى يتعين فيمن تاخر الحمل على اكثر من الواحد لان فى الحديث اشارة الى ان المجدد المذكوريكون تجديده عاماً فى جميع اهل ذلك العصر ،وهذاممكن فى حق عمر بن عبدالعزيز رضى الله عنه جداً ، ثم فى حق الشافعى ، امامن جاء بعد ذلك فلايعدم من يشاركه فى ذلك .

ترجمہ

لیکن متاخرین میں ''من'' کو ایک سے زیادہ پر محمول کرنا متعین ہے، اس لئے کہ حدیث پاک میں اشارہ ہے اس بات کی طرف کہ مجدد مذکور کی تجدیدی خدمات اس زمانے کے تمام لوگوں میں شائع وذائع ہوں گی، ایسا حضرت سیدنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ پھر امام شافعی رضی اللہ عنہ کے حق میں تو ممکن ہے، مگر ان حضرات کے بعد آنے والوں کو دیکھیں تو تنہا نہ ملیں گے، کار تجدید میں ان کے شرکاء بھی نظر آئیں گے۔

(توالی التاسیس لمعالی محمد بن ادریس: ۴۹) بیروت لبنان)

امام مناوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا نظریہ

ولا مانع من الجمع فقد يكون المجدد أكثر من واحد.قال الذهبى :من هنا للجمع لا للمفرد.

www.waseemziyai.com

ترجمہ

یعنی یہاں جمع ممنوع نہیں کہ مجدد کبھی ایک سے زائد ہوتے ہیں، چنانچہ امام الذہبی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: لفظ من یہاں جمع کے لئے ہے مفرد کے لئے نہیں ہے۔

(فیض القدیر لا مام عبدالرؤف المناوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ (۱:۱۲۴)

امام بدرالدین اہدل فرماتے ہیں

ان المجددقدیکون واحد اواکثر .

ترجمہ

یعنی کبھی مجدد ایک اور کبھی ایک سے زائد ہوتے ہیں۔

(التنبئۃ بمن یبعثہ اللہ علی رأس کل مائۃ لامام جلال الدین السیوطی رحمۃ اللہ تعالی علیہ: ۷۷،۷۸)

امام ابن الاثیر الجزری رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں

من يجدد لها دينها :قد تكلم العلماد فى تأويل هذا الحديث، كل واحد فى زمانه، وأشاروا إلى القائم الذى يجدد للناس على رأس كل مائة سنة، كأن كل قائيل قد مال إلى مذهبه وحمل تأويل الحديث عليه، والأوى أن يحمل الحديث على العموم، فإن قوله -صلى الله عليه وسلم : -إن الله يبعث لهذه الأمة على رأس كل مائة سنة من يجدد لها دينها ولا يلزم منه أن يكون المبعوث على رأس المائة رجلا واحدا، وإنما قد يكون واحدا، وقد يكون أكثر منه فإن لفظه من تقع على الواحد والجمع.

ترجمہ

بعض علماء کرام اس بات کے قائل ہیں کہ اس کو عموم پر محمول کرنا اولی ہے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان شریف الی آخرہ۔۔سے یہ لازم نہیں آتا کہ راس مائۃ پر ایک ہی شخص کی بعثت ہو بلکہ ایک کبھی ایک سے زائد بھی ہوسکتے ہیں،،اس لئے کہ لفظ ''من'' واحد وجمع دونوں کے لئے ہوتا ہے۔

(جامع الأصول فی أحادیث الرسول : مجد الدین أبو السعادات المبارک بن محمد الجزری ابن الأثیر (۱۱:۳۱۹):

اس موقف پر امام الجزری دلیل دیتے ہوئے فرماتے ہیں

وإن كان نفعا عاما فى أمور الدين، فان انتفاعهم بغيرهم أيضا كثير مثل أولى الأمر، وأصحاب الحديث والقراء و الوعاظ، وأصحاب الطبقات من الزهاد، فإن كل قوم ينفعون بفن لا ينفع به الآخر، إذ الأصل فى حفظ الدين حفظ قانون السياسة، وبث العدل والتناصف الذى به تحقن الدماء ويتمكن من إقامة قوانين الشرع، وهذا وظيفة أولى الأمر، وكذلك أصحاب الحديث :ينفعون بضبط الأحاديث التى هى أدلة الشرع، والقراء ينفعون بحفظ القراء ات وضبط الروايات، والزهاد ينفعون بالمواعظ والحث على لزوم التقوى والزهد فى الدنيا، فكل واحد ينفع بغير ما ينفع به الآخر، لكن الذى ينبغى أن يكون المبعوث

www.waseemziyai.com

على رأس المائة :رجلا مشهورا معروفا، مشارا إليه في كل فن من هذه الفنون، فإذا حمل تأويل الحديث على هذا الوجه كان أولى، وأبعد من التهمة، وأشبه بالحكمة، فإن اختلاف الأئمة رحمة، وتقرير أقوال المجتهدين متعين، فإذا ذهبنا إلى تخصيص القول على أحد المذاهب، وأولنا الحديث عليه، بقيت المذاهب الأخرى خارجة عن احتمال الحديث لها، وكان ذلك طعنا فيها.

فالأحسن والأجدر أن يكون ذلك إشارة إلى حدوث جماعة من الأكابر المشهورين على رأس كل مائة سنة يجددون للناس دينهم، ويحفظون مذاهبهم التي قلدوا فيها مجتهديهم وأئمتهم.

ترجمہ

اس لئے کہ امت کا اصل انتفاع امور دین میں ہے، لیکن اس کے سوا دوسرے امور میں بہت انتفاع ہوتا ہے، مثلاً اولوالامر، اہل حدیث، قراء، واعظین، عابد، زاہد، لوگ اپنے اپنے فنون سے ایسا نفع امت کو پہنچاتے ہیں جو دوسروں سے ممکن نہیں ہوتا ہے،

اس لئے حفاظتِ دین میں اصل یہ ہے قانون سیاست کی حفاظت ہو، عدل وانصاف عام ہو کہ اسی سے لوگوں کی جانیں محفوظ ہوتی ہیں اور شریعت کے قوانین برپا کرنے کی قدرت ملتی ہے، اور یہ اولوالامر کی ذمہ داری ہے، اور زہاد اپنے وعظوں سے امت کو نفع پہنچاتے ہیں اور لوگوں کو تقویٰ وطہارت پر ابھارتے ہیں، اور دنیا کو زہد سکھاتے ہیں، بہتر اور ٹھیک بات یہ ہے کہ "من یجدد" سے اکابر مشہورین کی ایک جماعت کے ہر صدی پر ظہور وحدوث کی طرف اشارہ ہو جو لوگوں کے دین کی حفاظت کریں، برائیوں اور خرابیوں کو لادینیت بتا کر دین کی تجدید کریں۔

(جامع الاصول فی أحادیث الرسول : مجدالدین أبوالسعادات المبارک بن محمد الجزری ابن الأثیر (۱۱:۳۱۹)

دوسری فصل

الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی تجدیدی خدمات

آپ رضی اللہ عنہ کی ذات ستودہ صفات نے اپنے علم وعمل، کردار وگفتار اور مواعظ ونصائح سے عالم اسلام کے اس تاریک دور کی اصلاح وفلاح کے لئے جو کارہائے نمایاں انجام دیئے اور دین متین کو جس عروج پر پہنچایا تاریخ کا ورق ورق اس کی گواہی دے رہا ہے۔

الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نے جس دور میں وعظ ونصیحت اور اسلام کی ترویج واشاعت کا کام شروع فرمایا، وہ عہد درحقیقت اسلام کے ماننے والوں کے لئے زوال واخلاقی انحطاط کا دور تھا، اہل بغداد بالخصوص باہمی افتراق وخانہ جنگی میں الجھے ہوئے تھے، علماء آپس میں دست وگریبان تھے، کوئی ایسا قائد نہ تھا جو مسلمانوں کو ایک مرکز پر جمع کر سکے یہ دور درحقیقت التباس وتذبذب کا دور تھا۔ عباسی خلفاء، وسیع وعریض خلافت اسلامیہ کو موت کے کرب میں میں ہاتھ پاؤں مارتے دیکھ رہے تھے۔ ہر شخص ورطہ حیرت میں مبتلاء تھا، باطنیت ورافضیت، دولت عبیدیہ کی وجہ سے جڑیں پکڑ چکی تھی اور اسلام کو اندر ہی اندر سے کھوکھلا کر رہی تھی۔ اور اسلام کا یہی دور اس کی

www.waseemziyai.com

زبوں حالی کا دور تھا، اس وقت الشیخ الامام الجیلانی رضی اللہ عنہ کے دل میں تڑپ پیدا ہوتی ہے کہ کوئی تو ہو جو اسلام کی خدمت کرے اور اہل اسلام کے درد کا مداوا کرے۔

اس مسئلہ کو سمجھنے کے لئے الشیخ الامام الجیلانی رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان شریف پڑھیں

رسول اللہ ﷺ کے دین کی دیواریں گر رہی ہیں، اور اس کی بنیادیں ہل رہی ہیں، اے اہل زمین! آؤ جو گر گیا ہے اس کو مضبوط کریں، جو ڈھ گیا ہے اس کو درست کریں، یہ ایک سے پوری نہیں ہوتی، سب کو ملکر کام کرنا پڑیگا، اے سورج! اور اے دن! اے چاند! تم سب آؤ۔

(الفتح الربانی لشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ: ۶۱ ۷)

بغداد معلی کے حالات

كان الشيخ عبدالقادر رحمة الله عليه يرى الناس ينصتون الى خطبة الخطيب فى يوم الجمعة والى وعظ الوعاظ فى المساجد والمجالس ، ثم يخرجون الى الشوارع والبيوت وكانهم لم يسمعوا شيئا، وكان يرى اصحاب السلطان يقتصرون على جباية الاموال واخذ البيعة لانفسهم ولاولادهم ويرى العلماء يشتغلون بالفتوى والتاليف ويدعون الناس سادرين فى شهواتهم ومخالفتهم ، وهكذااصبح العامة احرارافى تصرفاتهم بغير علم جامحين فى شهواتهم هملاوقطعانالايضبطهم راع وضعفت فى كثير منهم الرغبة فى الطاعات وتقاصرت الهمم وخمدت النفوس وتبين له الفرق اكبير بين الحياة المستقيمة التقية فى جيلان ، وبين الحياة الصاخبة بالمخالفات فى بغداد ، بل بين ماكان يسمعه عن بغداد من انهامدينة الزهاد وبين مايراه فيهااليوم من موبقات ومنكرات ، ان الناس يصلون ، ولكن صلواتهم لاتنهاهم عن الفحشاء والمنكر وانهم يصومون ولكن صيامهم لايزكى انفسهم ولايجعلهم يشعرون بالم الفقراء ولمعدمين وانهم لا ينفقون اموالهم فيماشرع الله تعالى وانهم يسمعون المواعظ ولكنهم لايتاثرون بها، وان العلماء يتكلمون ويعظون ولكنهم لايوثرون .

وكان يمشى فى شوارع بغداد فيرى المنكرات فى كل مكان يرى الكذب والخداع والغش ، يرى عدم الرحمة بالفقير وبالغريب يرى مجالس الخمر والشراب فى كل مكان ويسمع غناء القينات وضرب الاوتار من خلال الابواب .

ترجمہ

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ خطیب کا خطبہ اور واعظ کا وعظ خاموشی سے سن لیتے ہیں مگر جب مجلس سے باہر نکلتے ہیں اور سڑکوں پر یا گھروں میں پہنچ جاتے ہیں تو ایسا لگتا گویا کہ انہوں نے کچھ سنا ہی نہیں اور حکمرانوں کو دیکھا تو صرف محلات بنانے میں لگے ہوئے ہیں اور اپنی اور اپنی اولاد کی حکومت مضبوط کرنے میں مصروف ہیں اور علماء کو دیکھا تو وہ صرف فتوی دینے اور کتابیں لکھنے میں مصروف ہیں اور لوگوں کو انہوں نے چھوڑ دیا وہ شہوات میں اور دین کی مخالفت میں لگے ہوئے ہیں اور عوام اس طرح شتر بے مہار

www.waseemziyai.com

ہو گئے ہیں اور بغیر علم کے جو کچھ دل میں آتا ہے کرتے ہیں اور اپنی شہوات کو پورا کرتے کوئی ان کو منع کرنے والا نہ تھا اور کوئی ان کو سمجھانے والا نہ تھا لوگوں میں نیکی کی رغبت کمزور ہو گئی تھی اور ہمتیں جواب دینے لگی تھیں۔

اب شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے سامنے فرق کھل کر سامنے آیا اس پاک زندگی کا جو جیلان میں لوگوں کو گزارتے دیکھ کر آئے تھے اور اس بغدادی زندگی کا جو گناہوں، شہوات و منکرات میں لوگوں کی زندگی دیکھی باوجود اس کے حضرت الشیخ رضی اللہ عنہ نے شہرت سنی تھی کہ یہ شہر بغداد صوفیاء کرام اور اولیاء عظام کا شہر ہے یہاں کے لوگ نماز تو ادا کرتے تھے مگر ان کی نمازیں ان کو گناہوں اور بے حیائی سے نہ روکتی تھیں اور وہ لوگ روزے تو رکھتے تھے مگر ان کے روزے ان کے نفوس کا تزکیہ نہ کرتے ان کو فقیروں اور غریبوں کا کوئی درد محسوس نہیں ہوتا تھا وہ لوگ اپنے مال کو خرچ تو کرتے تھے مگر کرتے وہاں تھے جہاں خرچ کرنا اللہ تعالی نے منع فرمایا تھا وہ لوگ وعظ سنتے تھے مگر اثر نہ لیتے تھے اور علماء بھی وعظ کہتے تھے مگر ان کے وعظ بھی بے اثر تھے۔

حضرت الشیخ رضی اللہ عنہ بغداد کی سڑکوں پر چلتے ہر جگہ گناہ ہی گناہ ہوتے ہر جگہ جھوٹ ہی جھوٹ اور دغا وفریب ہی آپ دیکھتے کہ غریب کو کوئی پوچھتا ہی نہیں نادار لوگوں کی کوئی سنتا ہی نہیں ہر جگہ نشہ و شراب کی محفلیں سجی تھیں ہر طرف سے گانے والیوں کی آوازیں آتی تھیں باجے اور سارنگیاں بجائی جاتی تھیں۔

(عبدالقادر الکیلانی لمحمد عینی النسخۃ الفرنسیۃ ص ۴۲ مطبوعہ بغداد عراق

(۱) سنت کو اپنانے اور بدعت سے بچنے کا حکم دیا

وكان رضي الله عنه يقول لأصحابه اتبعوا، ولا تبتدعوا وأطيعوا، ولا تخالفوا، واصبروا، ولا تجزعوا، واثبتوا، ولا تتمزقوا، وانتظروا،ولا تيأسوا، واجتمعوا على الذكر، ولا تتفرقوا، وتطهروا عن الذنوب.

ترجمہ

حضرت سیدنا امام عبدالوہاب الشعرانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ اپنے اصحاب کو فرمایا کرتے تھے: تم اتباع کیا کرو، اور بدعت سے پرہیز کرو، اور اطاعت کرو اور مخالفت نہ کرو، اور صبر کرو اور جزع فزع سے بچو، ثابت قدم رہو، اور بکھرو نہ، انتظار کرو اور مایوس نہ ہو، اللہ تعالی کے ذکر کے لئے جمع رہو اور متفرق نہ ہو، اور خود کو گناہوں سے صاف رکھو۔

(لواقح الأنوار في طبقات الأخيار : عبدالوهاب بن أحمد بن علي الحَنَفي ،نسبه إلى محمد ابن الحنفية ،الشَّعراني ،أبو محمد (۱:۱۰۸)

(۲) حقیقت کو شریعت کے تابع کیا

هكذاوفق بين الفقه والتصوف وآخى بين الفقهاء والمتصوفةواخضع الحقيقة للشريعة ، وصفى التصوف من البدع والضلالات التي دخلت عليه وهكذادان له الفقهاء والمتصوفة في زمنه فما كانوايخالفون امره وكانوايدعونه الى القاء دروسه في المدرسة النظامية في بغداد كمارايناامع ان القائمين عليهاالشافعية ، وكان كبار مشائخ الصوفية كعلى بن الهيتي والقليوبي يكنسون امام باب مدرسة ويرشونه بالماء ولايدخلون عليه الابعد الاستئذان منه احتراماوتقديراله .

www.waseemziyai.com

ترجمہ:

اور اسی طرح حضرت الشیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نے فقہ اور تصوف کے درمیان موافقت پیدا کی اور فقہاء وصوفیاء کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا، حقیقت کو شریعت کے طابع کیا اور تصوف کو بدعات وگمراہیوں سے پاک کیا جو اس میں داخل ہو چکی تھیں، اور اسی طرح فقہاء وصوفیاء جو آپ کے مخالف تھے آپ کی قدر کرنے لگے اور آپ کو دعوت دیتے جامعہ نظامیہ میں درس دینے کے لئے آپ تشریف لائیں اور اسی طرح بڑے بڑے شافعی علماء آپ کے ساتھ کھڑے رہے، کبار مشائخ صوفیہ جیسے حضرت علی بن ھیتی اور قلیوبی جیسے بزرگ حضرت الشیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے دروازے کے باہر جھاڑو دیتے اور پانی چھڑکا کرتے تھے آپ کے احترام اور عزت کے پیش نظر جب تک آپ سے اجازت نہ لے لیتے اندر داخل نہ ہوتے تھے۔

(۱) قلائد الجواہر ۱۹

(۲) الشیخ عبدالقادر لجیلانی ص ۲۱۹ مطبوعہ حزب القادریہ لاہور پاکستان

(۳) رفض کا استیصال

الشیخ الامام الجیلانی رضی اللہ عنہ نے تحریر وتقریر کے ذریعے رافضیوں کے غلط عقائد کی پرزور مذمت کی اور عقائد حقہ اہل سنت کی بھرپور حمایت کی، اور یونہی آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے شاگردوں کی ایک جماعت تیار کی جن کا کام یہ تھا کہ وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے گستاخوں کے ساتھ نمٹیں، اور ان شاء اللہ تعالیٰ ہم آگے چل کر حضرت سیدنا ابن نجا الحنبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا تفصیلی تذکرہ کریں گے کہ انہوں نے مصر میں موجود فاطمی حکومت کا تختہ کیسے الٹا اور سلطان زنگی شہید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی حکومت کے لئے کیسے راہ ہموار کی۔ رافضیوں کے خلاف جو الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کا کام ہے وہ آج بھی اس بات کا بین ثبوت اور اس کو الغنیۃ لطالب طریق الحق میں ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔

(۴) ملحد صوفیہ کے خلاف جہاد

یہ وہ لوگ تھے جو مسند مشائخ پر براجمان تھے اور حضرات مشائخ کرام کے اقوال کی غلط اور گمراہ کن تشریحات کر کے عوام الناس کو گمراہ کر رہے تھے، آپ رضی اللہ عنہ نے ان کے خلاف بھرپور مہم چلائی اور یہ واضح کیا کہ یہ گمراہ حضرات مشائخ کرام کے اقوال کو باطنیہ اور ملحد فلاسفہ کے طریق پر بیان کر رہے ہیں۔ اور آپ رضی اللہ عنہ نے ان کی بیخ کنی کے لئے اپنی ساری ہمت صرف فرما دی۔

(۵) بے باک علماء کو تنبیہ

الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نے اس طرح کے بے باک علماء کو دین کا ڈاکو قرار دیا، جس طرح الشیخ الامام الجیلانی رضی اللہ عنہ کے دور میں ابوالفتوح الاسفرائینی وغیرہ ہوئے ہیں، جن کا وعظ روک کر الشیخ الامام الجیلانی رضی اللہ عنہ کا وعظ شروع کروایا گیا اور آپ رضی اللہ عنہ نے دین حق کا جھنڈا اٹھا اور اسلام کی سربلندی کے لئے رات بھر دن کام کیا۔ ایسے لوگوں کے مواعظ سے بجائے ہدایت کے گمراہی پھیل رہی تھی اور لوگ قرآن وحدیث سے دور ہوتے جا رہے تھے، عبادات برائے نام رہ گئیں تھیں۔ جس طرح ماضی میں ابوالفضل وفیضی جیسے بکاؤ ملا گزرے ہیں اسی طرح اس وقت بھی موجود تھے جو حکمرانوں کی سیاہی کو سفیدی میں بدلنے کے کام میں

www.waseemziyai.com

لگے رہتے تھے، اور اس طرح ملا ہمارے دور میں بھی کچھ کم نہیں ہیں، اللہ تعالی ان کے شر سے دین متین کو بچائے۔

(۶) جاہل صوفیوں کی بیخ کنی

آپ رضی اللہ عنہ نے جاہل صوفیوں کو تاکید فرمائی کہ وہ شریعت کی پیروی کریں، جو لوگ شریعت کو طریقت سے الگ کرتے تھے ان کے خلاف آپ رضی اللہ عنہ نے علم جہاد بلند کیا اور رات دن اس بات پر صرف فرمائے اور اس طرح کے جاہل صوفیاء کو شریعت مبارک کا پابند بنا دیا، جس طرح آج ہمارے دور میں ایسے جاہلوں کی کمی نہیں، جو بات بات پہ کہتے ہیں کہ شریعت و طریقت دو الگ الگ چیزیں ہیں، نعوذ باللہ من ذلک۔

تیسری فصل

حضرت الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ بحیثیت محی الدین

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کا دور بڑا ہی افتراق و انتشار کا دور تھا، اخلاقی پستی، دینی بے راہ روی اور شر و فساد کا ہر طرف دور دورہ تھا رعایا سے لیکر امراء، سلاطین تک شرعی احکام کی پامالی میں مبتلاء تھے، اور سبھی ایک ہی حمام میں ننگے تھے، ایسے پر آشوب اور بلاخیز عالم میں اللہ تعالی نے حضرت سیدنا الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کو منصۂ شہود پر جلوہ گر فرمایا، اور امت کے بکھرے ہوئے شیرازہ کو متحد کرنے کا سامان مہیا فرمایا۔

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نے تحریر و تقریر کے ذریعے دین کے احیاء و تجدید کا کارنامہ انجام دیا، اور مذاہب اربعہ کی تہذیب و تبلیغ میں اہم کردار ادا کیا اور یہی وجہ ہے کہ اس عہد کے علماء و مشائخ کرام نے آپ رضی اللہ عنہ کو محی الدین کے عظیم الشان لقب سے موسوم کیا، آپ رضی اللہ عنہ نے نا صرف شرعی احکام پر قائم رہنے کی شدید تلقین فرمائی، بلکہ شریعت کو تصوف و طریقت سے بالکل ہی ہم آہنگ کر دیا، اس کے لئے آپ رضی اللہ عنہ نے صوفیاء کرام اور داعیان اسلام کی ایک بہت بڑی جماعت تیار کر کے مختلف شہروں اور ملکوں میں روانہ فرمائی، اور امت کی رہنمائی کا فریضہ انجام دیا۔

الشیخ الامام الجیلانی رضی اللہ عنہ کے خلفاء مبلغین آپ رضی اللہ عنہ کی حیات مبارکہ میں ہی شام، مصر عرب، یمن اور مغرب میں پہنچ چکے تھے، نیز سلاسل اربعہ مشہورہ کی بنیاد آپ رضی اللہ عنہ کے مبارک عہد میں پڑی اور ان سب کو فیضان آپ رضی اللہ عنہ سے ہی حاصل ہوا، اس طرح آپ رضی اللہ عنہ نے اصلاح ارشاد کا ایک بہت بڑا مرکز قائم کیا، اور جہاں عوام الناس کی اصلاح پر توجہ دی وہیں اپنے عہد کے امراء اور سلاطین کی بھی شرعی کوتاہی پر سرزنش فرمائی، اور راہ راست پر چلنے کی تلقین فرمائی۔

علامہ جامی رحمۃ اللہ تعالی علیہ بیان کرتے ہیں

از شیخ عبد القادر پرسیدند کہ: سبب چہ بود کہ لقب شما "محی الدین" کردند؟ فرمود کہ: درروز

www.waseemziyai.com

جمعه ازبعض سیاحات به بغداد می آمد م پائے برهنه ،به بیماری متغیر اللون نحیف البدن بگذاشتیم ،مرا گفت :السلام علیک یاعبدالقادر!جواب سلام وے باز دادم ، گفت : من آئی انزدیک وے رفتم . گفتم رابازایشان !بازنشاندم ، جسدوے تازه گشت وصورت وے خوب شد ورنگ وے صافی گشت ، از وے بترسیدم . گفت : مراشناسی ؟ گفتم : نه ، گفت : اسلامم ، همچنان شده بودم که اول مرادیدی . مراخدای تعالی به توزنده گردانید . انت محی الدین . وے بگذاشتم وبه مسجد جامع رفتم ، مردے مراپیش آمد ونعلینی پیش پائی من نهادوگفت :یاشیخ محی الدین !چون نماز بگذاردم ، مردم از هر طرف برمن ریختند ودست وپائے مرامی بوسیدندومی گفتند: یامحی الدین !ومراهر گز پیش ازآن این لقب نخوانده بودند.

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ سے کسی نے عرض کیا: حضور! آپ رضی اللہ عنہ کا لقب محی الدین کیسے ہوگیا؟ توالشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ایک بار سیاحت کر کے بغداد معلیٰ کی طرف ننگے پاؤں آرہا تھا کہ میں نے ایک بیمار شخص کو دیکھا کہ جس کا جسم نہایت نحیف تھا اور اس کا رنگ بدلا ہوا تھا، اس نے میرا نام لیکر مجھے سلام کیا اور مجھے اپنے قریب آنے کو کہا: جب میں اس کے قریب ہوا تو اس نے مجھے سہارا دینے کو کہا، میں نے جب اس کو سہارا دیا تو دیکھتے ہی دیکھتے اس کا جسم تندرست ہونے لگا، اور رنگ وصورت میں تروتازگی نظر آنے لگی، میں دیکھ کر ڈرا اس نے مجھ سے پوچھا کہ آپ! مجھے جانتے ہیں؟ میں نے لاعلمی کا اظہار کیا تو کہنے لگا: انا الدین۔ یعنی میں دین اسلام ہوں۔ میں قریب المرگ ہوگیا تھا کہ اللہ تعالی نے مجھے آپ رضی اللہ عنہ کی بدولت از سرنو زندہ کیا پھر میں اس کو چھوڑ کر جامع مسجد میں آیا تو یہاں پر ایک شخص نے مجھ سے ملاقات کی، اور اس نے میرے سامنے جوتے رکھے، اور مجھے یاسیدی محی الدین کہہ کر پکارا۔ پھر جب میں نماز ادا کرنے لگا تو چاروں طرف سے لوگ آکر میرے ہاتھ اور پاؤں چومنے لگے، اور مجھے "یامحی الدین" کہہ کر پکارنے لگے، اس سے پہلے مجھے کبھی کسی نے اس لقب سے نہ پکارا تھا۔

(نفحات الانس لشیخ العلامہ عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فارسی:۳۲۸) مطبوعہ ایران

حضرت پیر سید محمد اکبر شاہ گیلانی مثانوی فرماتے ہیں

رئیس المحدثین علامہ علی قاری رحمۃ اللہ تعالی علیہ اپنی تصنیف نزہۃ الخاطر الفاتر میں بیان فرماتے ہیں کہ غوث الثقلین رضی اللہ عنہ سے ایک مرتبہ لوگوں نے عرض کیا: یاحضرت! ارشاد فرمائیں کہ آپ کا لقب محی الدین کس طرح مشہور ہوگیا؟ آپ رضی اللہ عنہ فرمایا کہ ایک دفعہ میں ایک لمبے سفر کے بعد بغداد آرہا تھا سفر کی وجہ سے مجھے بہت زیادہ تھکاوٹ محسوس ہورہی تھی، اور میں پابرہنہ تھا، اثنائے راہ مجھے ایک بہت ہی ضعیف ونزار آدمی ملا، جس کا چہرہ بیماری کی وجہ سے زرد تھا، اور سخت بیمار معلوم ہوتا تھا، زمین پر لیٹے ہوئے اس نے اشارے سے مجھے اپنے پاس بلایا، اور التجا کی یاسیدی! مجھے اٹھنے کے لئے سہارا دیں، میں نے اس لاغر انسان کو سہارا دے کر جب بٹھا دیا تو وہ بیمار اور لاغر آدمی میرے دیکھتے ہی دیکھتے نہایت طاقتور اور تندرست وتوانا دکھائی دینے لگا، اس پر مجھے بہت زیادہ حیرت ہوئی پھر وہی

www.waseemziyai.com

آدمی مجھ سے مخاطب ہوا اور پوچھنے لگا، یا حضرت! کیا آپ مجھے پہچانتے ہیں؟ حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نے اپنا سر نفی میں ہلایا تو اس اجنبی آدمی نے نہایت غمناک ہو کر عرض کیا: یا حضرت! میں آپ کے پیارے نانا پاک حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا پیارا دین ہوں، میں اپنے ہی ماننے والوں کے ہاتھوں اتنا نحیف و نزار ہو گیا ہوں کہ اب مجھے پہچاننا مشکل ہو گیا ہے، یا حضرت! آپ نے خود ہی مشاہدہ فرما لیا ہے کہ میں آپ کے طفیل تندرست ہو کر پھر سے طاقتور ہو گیا ہوں، گویا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے آپ کے ذریعے سے از سر نو زندگی عطا کی ہے، اس وجہ سے یا سیدی یا حبیبی! آپ کا نام نامی اسم گرامی آج سے حضرت سیدنا محی الدین ہے۔ سید المرسلین خاتم النبیین شافع المذنبین ﷺ کے دین مبین کی آواز مبارک کی تائید و حمایت میں اللہ تعالیٰ کی رضا خوشنودی میں اثر پیدا کیا کہ یا سیدی یا محی الدین کا شور برپا ہو گیا، آپ رضی اللہ عنہ جہاں جاتے آپ کو یا سیدی محی الدین کے خطاب سے پکارا جاتا، چنانچہ جب آپ رضی اللہ عنہ جامع مسجد میں تشریف لے گئے تو سب سے پہلے ایک شخص ملا اور بولا: السلام علیکم یا سیدی محی الدین! حالانکہ اس سے قبل مجھے اس لقب سے کبھی کسی نے یاد نہیں کیا تھا۔

محی الدین ایک حقیقت ہے

حضرت سیدنا الشیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ

اسلام ظاہری افعال و اعمال کا نام ہے۔

ایمان باطنی اعتقادات و تعینات کا نام ہے۔

دین اسلام اور ایمان کا نام ہے یعنی دین ان دونوں کے ملنے سے بنتا ہے، گویا کہ دین بنی نوع انسان کے اعمال و عقائد ظاہری و باطنی اور صوری و معنوی، روحانی و جسمانی کے جامع نظام کا نام ہے، اس نظامِ دین میں اگر تھوڑا سا خلل واقع ہو جائے تو دین میں خامی و کجی واقع ہو جاتی ہے، یعنی انسان صراط مستقیم سے ہٹ جاتا ہے یعنی گمراہ ہو جاتا ہے۔ پھر اس کی راہنمائی کے لئے انبیاء و رسل علیہم السلام مبعوث ہوتے رہے، جن کا سلسلہ خاتم النبیین ﷺ پر آ کر اپنی انتہاء کو پہنچ گیا ہے، حضور پرنور صاحب یوم النشور احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کے بعد یہ رشد و ہدایت کا اہم منصب آپ ﷺ کے نائبین یعنی اولیاء کرام کے سپرد ہو چکا ہے، اب دینی نظام کو جاری رکھنے کے لئے رسول اللہ ﷺ کی امت میں ہر وقت اور ہر دور میں اولیاء اللہ پیدا ہوتے رہتے ہیں، یہ سلسلہ روز قیامت تک جاری رہے گا، امت مسلمہ میں ان مصلحین یا اولیاء اللہ کے بلحاظ علمی ادبی ظاہری و باطنی و روحانی و جسمانی افعال و کردار کے بے شمار درجات ہیں، مثلاً خلیفہ، امام، غوث، قطب، امام، ابدال رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کے علاوہ محدث و مجدد اور مفسرین کو بھی امت کی رہنمائی کے لئے اللہ تعالیٰ پیدا فرماتا رہا ہے، اور یہ سلسلہ ابد تک قائم رہے گا، مگر ظہور صرف ایک ہی محی الدین کا ہوا ہے، اس سے پہلے نہ محی الدین پیدا ہوا تھا اور نہ ہوگا۔ احیائے دین اور اشاعت دین کا کام جو آپ رضی اللہ عنہ نے شروع فرمایا تھا اس کو اللہ تعالیٰ نے بڑی برکت اور نصرت عطا فرمائی ہے، آپ رضی اللہ عنہ کے مریدین، خلفاء تلامذہ اور اولاد پاک کے بے شمار مشائخ کرام اور صوفیاء نے اشاعت دین اور احیائے دین کے لئے ہر محاذ پر بڑی کامیابی سے جنگ لڑی ہے، اور ہر جگہ پر فتح پائی۔

www.waseemziyai.com

احیائے دین

خلافت راشدہ کے بعد حصول اقتدار کی خاطر لوگوں نے اولیاء اللہ اور فقہاء اور ائمہ، صوفیاء اور مشائخ کرام کو حق بات کہنے پر خنجر اور زہر کے بے دریغ استعمال سے قتل کروایا اور درباری ملازمین کو مال وزر دے کر عہدے اور خطابات سے نوازکر ان صالحین کے خلاف بغاوت اور کفر کے فتوے جاری کروائے، اور ان کی پیری کرنے کا حکم دیا جانے لگا، قرآن کریم اور رسول اللہ ﷺ کی حدیث سے دوری کو اہل علم اس طرح بیان فرماتے ہیں۔

(۱) خلافت بغداد اپنی اہمیت کھو چکی تھی، برائے نام خلیفہ عباسی عیاشی اور رنگ رلیوں میں مصروف رہتا تھا، اس کے محلوں میں سینکڑوں کنیزیں ہوتی تھیں، جن کے ساتھ وہ ہر وقت بیٹھا رہتا تھا۔

(۲) اندلس میں بنوامیہ کی حکومت دم توڑ چکی تھی، خلیفہ نت نئی محلاتی سازشوں کا شکار رہتا تھا، اور ملحقہ ریاستوں کے عیسائی بادشاہوں کے ہاتھوں بے بس تھا۔

(۳) مصر میں باطنیہ عقیدہ کے حکمران الحاد و بے دینی کے نظریات پھیلا رہے تھے۔ امام جلال الدین السیوطی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے ان کو دولت خبیثہ کے نام سے پکارا ہے۔

(۴) ہندوستان وافغانستان میں سلطان محمود غزنوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے سب جانشین بھی زوال پذیر تھے، ہندو راجے اور مہاراجے اپنی ذلت آمیز شکستوں کا بدلہ لینے کی تیاریوں میں مصروف تھے، جن سے بادشاہ بالکل بے خبر تھے، گویا کہ سارے عالم اسلام میں طوائف الملوکی کا دور تھا، اس کی وجہ سے مسلمان سیاسی اخلاقی اور معاشی بدحالی کا شکار تھے، آپس میں اخوت اور یگانگت کے تمام اصول وضوابط کو فراموش کر چکے تھے، اب باہمی تفرقہ بازی کو ہوا دینے کے لئے مناظروں اور مشاعروں کا اہتمام کیا جانے لگا، جس میں وہ فریق مخالف کے نجی معاملات تک کو بھی ہدف تنقید بنایا جاتا، اور اس کی عزت پر طرح طرح کے جملے کسے جاتے تھے، ان اجتماعات میں تالیاں بجائی جاتیں اور بھنگڑا ڈالا جاتا اور گالیاں دی جاتیں، لڑائیاں ہوتیں اور قتل ہوتے، اسطرح اشاعت دین تو کیا احیائے دین کے لئے کام کرنا ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہو گیا تھا، ایسے پر آشوب دور میں اللہ تعالی نے حضرت سیدنا الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کا ظہور فرما کر مسلمانوں کو اپنی برکتوں سے مالا مال فرمایا۔ چنانچہ حضرت سیدنا الشیخ الامام الجیلانی رضی اللہ عنہ علوم ظاہری و باطنی میں کمال حاصل کر کے عوام الناس کی رشد و ہدایت میں مصروف ہو گئے، اور دین مبین کی از سر نو تنظیم فرما کر اسے حیات دوام عطا فرمائی۔

سبحان اللہ عزوجل

اشاعت اسلام

علماء دین اور اصحاب سیر کا فرمان ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ کی مجلس میں ہر فرقہ اور مذہب کے لوگ شامل ہوتے تھے، ہزاروں یہود ونصاری نے آپ رضی اللہ عنہ کے دست حق پرست پر اسلام قبول کیا، اور بے شمار مسلمانوں نے آپ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنے عقائد باطلہ سے توبہ کر کے آپ رضی۔ اللہ عنہ کے حلقہ ارادت میں شمولیت اختیار کی، آپ نے مسلمانان عالم کی رہبری اور باشعور رہنمائی کے لئے سلسلہ عالیہ قادریہ کو جاری فرمایا تا کہ عابد زاہد اور باعمل صالح اور متقی اور اولیاء اللہ، فقہاء، اور صوفیاء پیدا ہوتے

www.waseemziyai.com

رہیں ، چنانچہ آپ رضی اللہ تعالی علیہ کی اولاد امجاد اور خلفاء وتلامذہ نے دنیا کے ہر ملک اور ہر شہر اور قصبات میں جا کر درس گاہیں اور خانقاہیں قائم کر کے اشاعت اسلام کے ضمن میں گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔
(خزینۃ العلم والعرفان از پیر سید محمد اکبر شاہ گیلانی مثانوی:۳۸۹،۳۹۳)

حضور فیض ملت مولانا فیض احمد اویسی فرماتے ہیں

جب آپ رضی اللہ عنہ نے دین کو زندہ کر کے اسے نئی جوانی بخشی تو پھر غوث اعظم آپ رضی اللہ عنہ نہ ہوں تو اور کون ہو۔ اپنے بیگانے مانتے ہیں کہ حضور سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کو محی الدین کے پیارے نام سے پکارا جاتا ہے۔
سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ سنہ (۴۸۹ھ) میں خلیفہ مستظہر باللہ عباسی کے عہد میں بغداد معلیٰ میں تشریف لائے اور تیئس سال کی مدت میں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مکی ومدنی زمانہ کا تبلیغ کا عرصہ ہے۔ اللہ تعالی نے آپ رضی اللہ عنہ کی ظاہری وباطنی ہر طرح سے تکمیل فرما کر ''محی الدین'' کے لقب سے ملقب فرما کر مسند ارشاد عنایت فرمائی۔
(غوث اعظم لقب کس کا؟ از مولانا فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ تعالی علیہ:۳۴) انجمن محبان حضور فیض ملت بہاولپور

www.waseemziyai.com

www.waseemziyai.com

الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ بحیثیت محدث اعظم

پہلی فصل

حدیث کی خدمت یا حدیث کے ساتھ ظلم

آج ہر جماعت نے اپنے مطلب کی احادیث یاد کی ہوئی ہیں اور صرف وہی احادیث یاد کرتے ہیں جن کو بوقت ضرورت اپنے مسلک کی حمایت میں پیش کرسکیں، وگرنہ عمل کے لئے کوئی بھی یاد نہیں کرتا، کہ وہ اس لئے احادیث شریفہ کو یاد کریں تا کہ اس پرعمل کریں اس طرح لوگ بہت کم ملتے ہیں۔ آج جتنے غیر مقلدین ہیں ان کو دعوی ہے کہ یہ اہل حدیث ہیں اگر آپ ان سے سوال کرلیں کہ فلاں مسئلہ کے متعلق رسول اللہ ﷺ کا فرمان شریف کیا ہے؟ تو جواب میں خاموشی کے سوا کچھ بھی ہاتھ نہیں آئے گا۔

چارسواحادیث رفع یدین کے متعلق اور۔۔۔

ہماری مسجد شریف میں ایک غیر مقلد نماز پڑھنے آیا اور اس نے سجدہ میں پاؤں اٹھائے ہوئے تھے، میں نے اس کے پاس جا کر اس کو کہا کہ جناب! بخاری شریف میں یہ حدیث شریف ہے۔

﴿حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةٍ، لاَ أَكُفُّ شَعَرًا وَلاَ ثَوْبًا﴾

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں سات ہڈیوں پر سجدہ کروں اور اپنے بال اور کپڑے نہ اڑسوں۔ (یعنی فولڈ نہ کروں)

(صحیح البخاری : محمد بن إسماعیل أبو عبداللہ البخاری الجعفی (۱:۲۶۳)

تو بجائے اس کے کہ وہ تسلیم کرتا وہ مجھے کہنے لگا: رفع یدین کے متعلق رسول اللہ ﷺ کی چارسو احادیث ہیں اور مجھے چالیس احادیث بالاسناد یاد ہیں اگر کہو تو میں تم کو سنادوں؟ تو میں نے اس کے کلام اور اس کے اس رویہ پر ﴿انا للہ وانا الیہ راجعون﴾ پڑھا۔ ہائے افسوس! قوم کو اس طرح حدیث شریف کا دشمن کس نے بنادیا۔

جواب حدیث شریف سے ہو یا؟؟؟

ایک مائی صاحبہ جو کہ عرب شریف سے تعلق رکھتی تھیں نے ایک عالم (جو کہ غیر مقلد) تھے سے کہا کہ فلاں مسئلہ کا جواب چاہئے تو اس نے سوال کیا کہ آپ کو اس کا جواب حدیث شریف سے دوں یا امام مالک رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے قول سے؟ (کیونکہ وہ مائی صاحبہ فقہ مالکی کی ماننے والی تھیں اور وہ عالم غیر مقلد تھے) تو مائی صاحب نے فرمایا: مجھے جواب امام مالک رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے قول سے دیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث شریف کو امام مالک رحمۃ اللہ تعالی علیہ تجھ سے زیادہ جانتے ہیں۔

آج نعوذ باللہ من ذلک ہر شخص کو دعوی ہے کہ وہ امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے بڑا عالم ہے اور ائمہ کرام سے زیادہ اس کو فن حدیث میں درک حاصل ہے۔

www.waseemziyai.com

صحیح مسلم کس کی تصنیف ہے؟

ہمارے کچھ دوست ایک غیر مقلد کو لے آئے، کہنے لگے کہ اس کا دعوی ہے جس طرح حدیث شریف میں سمجھتا ہوں کوئی بھی نہیں سمجھ سکتا۔ جب اس کے ساتھ گفتگو ہوئی تو میں نے اس سے سوال کیا کہ آپ نے صحیح مسلم شریف پڑھی ہے؟ تو اس نے کہا: کئی بار میں نے پڑھ رکھی ہے۔ میں نے پھر اس سے سوال کیا کہ جناب! یہ فرمائیں کہ یہ صحیح مسلم لکھی کس نے ہے؟ تو اس نے جواب دیا کہ یہ حضرت محمد ﷺ نے لکھی ہے۔ اب ہم سر پکڑ کر بیٹھ گئے کہ مولا! کدھر جائیں، ان جاہلوں کو بھی دعوی ہے کہ ہم اہل حدیث ہیں۔

شاہ ابوالحسن فاروقی دہلوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں

اور ہندوستان کے وہابی جو اپنے آپ کو اہل حدیث کہتے ہیں کہ وہ اس قسم کی باتیں بہت زیادہ کرتے ہیں، یہ لوگ عوام الناس کو دھوکہ دیتے ہیں، اور ان پر یہ ظاہر کرتے ہیں کہ تم لوگ ائمہ مجتہدین میں سے کسی امام کے قول کو لیتے ہو اور ہم رسول اللہ ﷺ کے ارشاد گرامی کو لیتے ہیں، حالانکہ ائمہ دین میں سے ہر ایک نے صدق دل سے یہ بات کہی ہے کہ ہم نے جو کچھ کہا ہے وہ قرآن کریم اور حدیث شریف سے لیا ہے، اور اگر قرآن کریم یا حدیث صحیح میں کوئی حکم نہیں ملا ہے تو ہم قیاس کرتے ہیں، اگر ہمارا قول کسی صحیح حدیث شریف کے خلاف ہو تو اس کو چھوڑ دو، اور صحیح حدیث پر عمل کرو، ان ائمہ کے بعد صدہا سال سے جلیل القدر علماء کرام کے اقوال کو پرکھ رہے ہیں اور سر تسلیم خم کر رہے ہیں، آج تک ائمہ مجتہدین میں سے کسی امام کا ایک قول بھی اہل علم کے نزدیک صحیح حدیث شریف کے خلاف ثابت نہیں ہو سکا۔

جو لوگ حدیث کے نام پر ائمہ دین کا استخفاف کرتے ہیں سورج گرہن کی نماز کے متعلق اگر احادیث شریفہ کو دیکھیں تو ان کو یہ روایت بھی ملے گی کہ دوسری نمازوں کی طرح اس نماز میں بھی ہر رکعت میں ایک ہی رکوع ہوا، اور ان کو دو رکوع کی بھی روایت ملے گی، تین کی بھی اور چار کی بھی روایت ملے گی اور پانچ رکوع کی روایت ملے گی، حالانکہ سورج گرہن کی نماز رسول اللہ ﷺ نے ایک بار پڑھائی ہے، اگر رسول اللہ ﷺ نے مختلف اوقات میں چند بار یہ نماز پڑھائی ہوتی تو کہا جا سکتا تھا کہ کسی نماز میں رسول اللہ ﷺ نے ہر رکعت میں ایک رکوع کیا ہے اور کسی میں دو رکوع کیے ہیں اور کسی میں زیادہ رکوع کئے ہیں لیکن ہم یہاں یہ بات نہیں کہہ سکتے اور نہ ہی اہل سنت و جماعت میں سے کوئی شخص کسی صحابی رضی اللہ عنہ کے متعلق یہ کہہ سکتا ہے کہ انہوں نے جھوٹ کہا ہے۔

ائمہ دین نے جس خوبی سے اس اشکال کا حل نکالا ہے یہ انہیں حضرات کا کام ہے۔ رحمھم اللہ تعالی ورضی عنھم۔

ہندوستان میں مدعی حدیث کا ظہور

ہندوستان میں وہابیت کا بیج مولوی اسماعیل دہلوی نے بویا ہے، مولوی اسماعیل نے رفع یدین کے متعلق مختلف روایتیں دیکھیں تو اس کا قائل ہو گیا، حضرت سیدنا شاہ عبدالقادر محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ اور ان کے چچا اور استاد نے ان کے پاس مولوی یعقوب کی معرفت کہلا بھیجا کہ یہ مسئلہ نہ چھیڑو اور فتنہ برپا نہ کرو، مولوی اسماعیل دہلوی نے یہ جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے

﴿عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :مَنْ تَمَسَّکَ بِسُنَّتِي عِنْدَ فَسَادِ أُمَّتِي فَلَهُ أَجْرُ مِائَةِ شَهِيدٍ﴾

کے کیا معنی ہیں؟

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص میری امت میں فساد کے وقت میرے سنت کو مضبوطی سے تھامے تو اس کے لئے سو شہیدوں

www.waseemziyai.com

کا اجر ہے۔

(مشکاۃ المصابیح : محمد بن عبداللہ الخطیب العمری، أبو عبداللہ، ولی الدین، التبریزی (۱:۶۲)

مولوی یعقوب نے یہ جواب سیدنا شاہ عبدالقادر محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو پہنچایا تو شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مولوی یعقوب کو فرمایا: بابا! ہم تو سمجھتے تھے کہ اسماعیل عالم بن گیا ہے مگر وہ تو ایک حدیث شریف کا معنی بھی نہیں سمجھا، یہ حکم تو اس وقت ہے جب سنت، کا مقابل غیر سنت ہو اور ہماری بات اس سنت میں ہو رہی ہے جس کا مقابل خلاف سنت نہیں ہے بلکہ دوسری سنت ہے، اگر رفع یدین سنت ہے تو ارسال بھی سنت ہے (یعنی اگر رفع دین کرنا سنت سے ثابت ہے تو رفع یدین نہ کرنا بھی تو سنت سے ثابت ہے)

(ارواح ثلاثہ از مولوی اشرف علی تھانوی: ۹۴-۹۵)

جوبات حضرت سیدنا شاہ عبدالقادر محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمائی اکثر مدعیان حدیث سے پوشیدہ ہے، یہ لوگ کثرت روایت اور قلت روایت کو دیکھ لیتے ہیں حالانکہ یہ بات صحیح نہیں ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے بعد جب میراث کی بات نکلی تو حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سب کو سنائی

﴿لانورث ماترکناہ صدقۃ﴾

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہماری میراث نہیں دی جاتی بلکہ ہم جو کچھ چھوڑیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی روایت کو تسلیم کیا، ایک جلیل القدر اور ذی علم صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت نہایت وقیع و وزن والی ہے کیونکہ روایت بالمعنی کی صورت میں شائبہ جاتا رہتا ہے کہ سمجھنے میں فرق آ گیا ہو۔

ایک غیر مقلد کا لاجواب ہونا

حضرت سیدنا مولانا فضل الرحمٰن گنج مرادآبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس مولوی ابراہیم (غیر مقلد) آیا اور اس نے اس بات کا اظہار کیا کہ میں اہل حدیث ہوں، حضرت مولانا شاہ فضل الرحمٰن گنج مرادآبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مولوی ابراہیم غیر مقلد سے دریافت کیا کہ رسول اللہ ﷺ سونے کے وقت کونسی دعا پڑھا کرتے تھے؟ تو مولوی صاحب نے کہا: اس وقت یاد نہیں۔ تو پھر مولانا فضل الرحمٰن نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ گھر سے نکلتے وقت کیا پڑھا کرتے تھے؟ مولوی صاحب نے وہی پہلے والا جواب دیا۔ مولانا فضل الرحمٰن نے مختلف اوقات ومقامات کے متعلق دریافت کیا تو مولوی صاحب نے وہی ایک ہی جواب دیا۔ مولانا شاہ فضل الرحمٰن نے فرمایا: کیوں مولانا! آپ نے رسول اللہ ﷺ کی صرف اختلافی احادیث کو یاد کیا ہے لیکن جن احادیث کے متعلق کسی کو کوئی اختلاف نہیں ہے ان کے یاد کرنے کی ضرورت کو عمل بالحدیث کے لئے آپ نے ضروری خیال نہ کیا۔ کیا اسی کا نام عمل بالحدیث ہے؟

(تدوین حدیث سید مناظر احسن گیلانی: ۳۴۹)

حدیث کا دشمن کیسے بنایا جا رہا ہے؟

آج غیر مقلدین نے حدیث پر عمل کے نام پر فساد کھڑا کیا ہوا ہے، ان کا فتنہ پاکستان و ہندوستان سے ہوتا ہوا ملک شام تک جا پہنچا ہے، ملک شام میں بھی انہوں نے آٹھ رکعت تراویح شروع کردی ہیں، اور کہیں پر گھوڑے کی قربانی جائز کہہ دیتے ہیں تو کہیں کوئی

www.waseemziyai.com

نیا مسئلہ کھڑا کر دیا، تقریبا ہر جگہ ان کا فتنہ سادہ لوح لوگوں کو اپنی لپیٹ میں لے رہا ہے، کوشش ان کی یہ ہوتی ہے کہ کسی طرح کوئی فساد ہو لوگ سکون کے ساتھ نماز وروزہ وعبادات نہ کرسکیں۔

سیدنا مجدد الف ثانی احیائے سنت کے متعلق فرماتے ہیں

آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے الشیخ حسن برکی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کو یہ مکتوب روانہ فرمایا اور اس میں لکھتے ہیں:

حضرت حق سبحانہ استقامت کرامت فرماید وبمنتہائے مقاصد علیہ رساند شمہ از رفع بدعتہا نوشتہ بودند چہ نعمتے ست کہ درین طور ظلمات بدعت صاحبدلتے توفیق رفع بدعتے از بدع یابد واحیائے سنتے از سنن نمائد دراحادیث صحاح آمدہ است کہ ہر کہ احیائے سنتے نمائد بعد ازاں کہ عمل بآن سنت مرتفع باشد آنکس راثواب صد شہید است ازین جابزرگی این عمل رادریابند اما این قدردقیقہ رعایت کنندکہ کاربایقاظ فتنہ نہ کشدویک حسنہ باعث ظہور بسیار سئیہ نگردد کہ آخرالزمان است وآن ضعف اسلام است۔

ترجمہ

اللہ تعالی آپ کو استقامت عطا فرمائے اور مقاصد عالیہ میں کامیابی عطا کرے، آپ نے بدعت کو ختم کرنے کے لئے جو کچھ لکھا ہے وہ ٹھیک ہے، یہ ایک بہت بڑی نعمت ہے جو بدعت کے اس دور میں کسی کسی کو نصیب ہوتی ہے کہ وہ کسی بدعت کو مٹائے اور کسی سنت کو رائج کرے۔صحاح کی حدیث شریف ہے۔

﴿عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ :مَنْ تَمَسَّکَ بِسُنَّتِی عِنْدَ فَسَادِ أُمَّتِی فَلَہُ أَجْرُ مِائَۃِ شَہِیدٍ﴾

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص میری امت میں فساد کے وقت میرے سنت کو مضبوطی سے تھامے تو اس کے لئے سو شہیدوں کا اجر ہے۔

(مشکاۃ المصابیح : محمد بن عبداللہ الخطیب العمری، أبو عبداللہ، ولی الدین، التبریزی (۶۲:۱)

رسول اللہ ﷺ کے اس مبارک فرمان سے اس کام کی عظمت کو سمجھا جاسکتا ہے۔البتہ اس بات کا خیال رہے کہ اس کی وجہ سے کوئی فتنہ نہ اٹھے اور کہیں ایک بھلائی بہت سی برائیوں کے پیدا ہونے کا سبب نہ بن جائے، کیونکہ یہ آخری زمانہ ہے اور اسلام کی کمزوری کا دور ہے۔

(مکتوبات مجدد الف ثانی دفتر سوم مکتوب نمبر ۱۰۵) مطبوعہ رؤف اکیڈمی لاہور پاکستان

اب اس سے اندازہ لگائیں حضرت سیدنا مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کیا فرمارہے ہیں کہ ایک نیکی کا اجراء کئی برائیوں کے ایجاد کا سبب نہ بن جائے۔

آج یہی کچھ ہو رہا ہے کہ غیر مقلدین لوگوں کو صرف رفع یدین کی احادیث دکھا کر سنت پر عمل کی ترغیب دیتے ہیں اور لوگ اس کو بڑی خوشی سے اپناتے ہیں پھر ہوتا کیا ہے وہی شخص جو ایک سنت پر عمل کرنے کے لئے ان کے جال میں پھنسا تھا اب آہستہ آہستہ بدمذہب

www.waseemziyai.com

ہو گیا اور رسول اللہ ﷺ کا بے ادب اور گستاخ بھی ہو گیا۔اب بتائیں الشیخ الامام مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا فرمان کہ ایک نیکی کا اجراء کہیں بہت سی برائیوں کے ایجاد کا سبب نہ بن جائے۔

یہ یاد رہے ہمارے نزدیک رفع یدین کرنا بھی رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے مگر سنت منسوخہ اور عدم رفع رسول اللہ ﷺ کی سنت ثابتہ ہے۔

اب غور کریں کہ ایک شخص جب ان کے ہاتھ چڑھتا ہے تو کیسے اس کو کئی برائیوں کا مجموعہ بنا لیتے ہیں۔ پہلے پہلے اس کو سنت کی ترغیب دیتے ہیں کہ رفع یدین کرنا رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے پھر آہستہ آہستہ اسی شخص کو یہ کہتے ہیں کہ عدم رفع والی احادیث سب جھوٹی ہیں۔اب بتائیں وہ شخص رسول اللہ ﷺ کی حدیث شریف کا دشمن بنا کہ نہیں؟ یہ ان کا وار ہے جو کارگر ہو رہا ہے نعرے سنت سے محبت کے مگر درحقیقت دشمن بنایا جا رہا ہے۔

مجدد الف ثانی کی نظر میں یہ کیڑے ہیں

حضرت سیدنا مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں

ناقصے چند احادیث چند یاد گرفته اند واحکام شریعت رامنحصر دران ساخته اند وماورائے معلوم خود راالقی مینمایند وآنچه ایشان ثابت نشده منتفی میسازند.

چون آن کرمے که درسنگے نهان است — زمین وآسمان اوهمان است

ترجمہ

چند ناقصوں نے کچھ احادیث یاد کر لی ہیں اور ساری شریعت کے احکامات کو انہیں میں منحصر جانتے ہیں، اور جن احادیث کو وہ نہیں جانتے یا وہ احادیث جو ان کے نزدیک ثابت نہیں ہیں ان کا انتفاء کرتے ہیں۔

چون آن کرمے که درسنگے نهان است — زمین وآسمان اوهمان است

یہ لوگ اس کیڑے کی طرح ہیں جو پتھر کے اندر چھپا ہوا ہے اس کے لئے اس کی زمین بھی وہی پتھر ہے اور آسمان بھی وہی پتھر ہے۔

(مکتوبات امام ربانی دفتر دوم:۱۶)

یہی حال ہے ان کے جاہلوں کا ہے کہ ہر وہ حدیث جو ان کے مسلک کے خلاف ہو اس کو فوراً سے پہلے موضوع کہہ دیتے ہیں، جس کو کوئی پتہ نہیں ہے وہ بھی احادیث شریفہ پر حکم لگانے میں نڈر ہو گیا ہے۔

حدیث ضعیف کیا ہے؟

ایک شخص جو کہ نائی تھا وہ سعودیہ چلا گیا، جب وہاں سے واپس آیا تو بزعم خود محقق بنا ہوا تھا کہ اس نے کہا: یہاں تو سارے جاہل ہیں میں سعودیہ سے تحقیق کر کے آیا ہوں، لوگ اس کو پکڑ کر میرے پاس لائے تو میں نے اس کو کہا: جناب آپ یہ فرمائیں کہ حدیث ضعیف وصحیح میں کیا فرق ہے اور حدیث کے ضعیف ہونے کی کیا شرائط ہیں؟ اب وہ ''بچارہ نائی'' منہ دیکھنے لگا اور کہنے لگا کہ بس ضعیف تو ضعیف ہی

www.waseemziyai.com

ہوتی ہے اور جو صحیح ہوتی ہے وہ صحیح ہوتی ہے، جب ہم نے زیادہ مجبور کیا تو کہنے لگا کہ ضعیف وہ ہوتی ہے جو ''پرانی'' ہو جائے۔ اب بتائیں یہ تحقیق کا معیار ہے کہ جو نائیوں کا کام کرتا ہے وہ بھی خود محقق ہو گیا اور ائمہ دین کو جاہل اور خود کو محقق کہتا پھرتا ہے، یہ گمراہی کس نے پھیلائی ہے، اور لوگوں کو احادیث کا دشمن کس نے بنایا ہے۔

دوسری فصل

حفظِ حدیث کے متعلق شوق دلانے والی احادیث

جو حدیث یاد کرے اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے

أَخبَرَنَا سُلَيمَانُ بنُ دَاوُدَ الزَّهرَانِيُّ، أَنبَأَنَا إِسمَاعِيلُ هُوَ ابنُ جَعفَرٍ، حَدَّثَنَا عَمرُو بنُ أَبِي عَمرٍو، عَن عَبدِ الرَّحمَنِ بنِ الحُوَيرِثِ، عَن مُحَمَّدِ بنِ جُبَيرِ بنِ مُطعِمٍ، عَن أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ، أَنَّهُ شَهِدَ خُطبَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فِي يَومِ عَرَفَةَ فِي حَجَّةِ الوَدَاعِ: أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي وَاللّٰهِ لَا أَدرِي لَعَلِّي لَا أَلقَاكُم بَعدَ يَومِي هَذَا بِمَكَانِي هَذَا، فَرَحِمَ اللّٰهُ مَن سَمِعَ مَقَالَتِي اليَومَ فَوَعَاهَا، فَرُبَّ حَامِلِ فِقهٍ وَلَا فِقهَ لَهُ، وَرُبَّ حَامِلِ فِقهٍ إِلَى مَن هُوَ أَفقَهُ مِنهُ، وَاعلَمُوا أَنَّ أَموَالَكُم وَدِمَاءَكُم حَرَامٌ عَلَيكُم كَحُرمَةِ هَذَا اليَومِ فِي هَذَا الشَّهرِ فِي هَذَا البَلَدِ، اعلَمُوا أَنَّ القُلُوبَ لَا تَغِلُّ عَلَى ثَلَاثٍ إِخلَاصِ العَمَلِ لِلّٰهِ، وَمُنَاصَحَةِ أُولِي الأَمرِ، وَعَلَى لُزُومِ جَمَاعَةِ المُسلِمِينَ، فَإِنَّ دَعوَتَهُم تُحِيطُ مِن وَرَائِهِم.

إسناده حسن والحديث صحيح.

ترجمہ سند حدیث

ہمیں سلیمان بن داؤد الزہری نے خبر دی، ہمیں اسماعیل وہ ابن جعفر ہیں نے بتایا، ہمیں عمرو بن ابو عمرو نے یہ حدیث شریف عبدالرحمن بن الحویرث سے بیان کی، انہوں نے محمد بن جبیر بن مطعم سے روایت کی، وہ اپنے والد ماجد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ:

ترجمہ متن حدیث

عرفہ کے دن حجۃ الوداع میں وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ کی قسم: مجھے اس کا علم نہیں ہے شاید آج کے بعد میں اس جگہ پر تم سے نہ مل سکوں، اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو آج میری بات سن کر اس کو محفوظ کر لے، کیونکہ بہت سے لوگ صاحب علم کہلاتے ہیں، حالانکہ ان کے پاس علم نہیں ہوتا، اور بعض لوگ اہل علم ہوتے ہیں لیکن دوسرے ان سے زیادہ اہل علم ہوتے ہیں، تم یہ بات جان لو! تمہارے مال، تمہارے خون تمہارے لئے اسی طرح قابل احترام ہیں جیسے آج کا یہ دن قابل احترام ہے، اور یہ مہینہ قابلِ احترام ہے، اور یہ شہر قابل احترام ہے، یہ بات جان لو! دل تین چیزوں کے بارے میں خیانت نہیں

www.waseemziyai.com

کرتا، ایک عمل کا اللہ تعالی کے لئے خالص ہونا، حاکم وقت کے لئے خیر خواہی، اور، مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ رہنا، کیونکہ ان کی دعا بعد والے لوگوں پر بھی محیط ہوتی ہے۔

امام دارمی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے۔

(سنن الدارمی: أبو محمد عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن الفضل بن بَہرام بن عبدالصمد الدارمی، التمیمی السمرقندی (۱:۳۰۱)

جو میری حدیث یاد کرے اللہ تعالی اس کو خوش رکھے

أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: نَضَّرَ اللَّهُ عَبْدًا سَمِعَ مَقَالَتِي فَحَفِظَهَا وَوَعَاهَا وَأَدَّاهَا، فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ غَيْرِ فَقِيهٍ، وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ، ثَلَاثٌ لَا يُغِلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ مُسْلِمٍ: إِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلَّهِ، وَالنَّصِيحَةُ لِلْمُسْلِمِينَ، وَلُزُومُ جَمَاعَتِهِمْ، فَإِنَّ دَعْوَتَهُمْ تُحِيطُ مِنْ وَرَائِهِمْ.

ترجمہ

ہمیں سفیان بن عیینہ نے عبدالملک بن عمیر سے، انہوں نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن مسعود سے، انہوں نے اپنے والد ماجد رضی اللہ عنہ سے خبر دی:

ترجمہ متن حدیث

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالی اس کو خوش رکھے، جو آج میری بات سن کر اس کو محفوظ کر لے، کیونکہ بہت سے لوگ صاحب علم کہلاتے ہیں، حالانکہ ان کے پاس علم نہیں ہوتا، اور بعض لوگ اہل علم ہوتے ہیں لیکن دوسرے ان سے زیادہ اہل علم ہوتے ہیں، تم یہ بات جان لو! تمھارے مال، تمھارے خون، تمھارے لئے اسی طرح قابل احترام ہیں جیسے آج کا یہ دن قابل احترام ہے، اور یہ مہینہ قابل احترام ہے، اور یہ شہر قابل احترام ہے، یہ بات جان لو! دل تین چیزوں کے بارے میں خیانت نہیں کرتا، ایک عمل کا اللہ تعالی کے لئے خالص ہونا، حاکم وقت کے لئے خیر خواہی، اور، مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ رہنا، کیونکہ ان کی دعا بعد والے لوگوں پر بھی محیط ہوتی ہے۔

(المسند: الشافعی أبو عبداللہ محمد بن إدریس بن العباس بن عثمان بن شافع بن عبدالمطلب بن عبد مناف المطلبی القرشی المکی: ۲۴۰)

(مسند الإمام أحمد بن حنبل: أبو عبداللہ أحمد بن محمد بن حنبل بن ہلال بن أسد الشیبانی (۲۱:۶۰)

چالیس احادیث یاد کرنے والا

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا قَالَ: ثنا الْفَضْلُ بْنُ غَانِمٍ، ثنا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ هَارُونَ بْنِ عَنْتَرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ حَفِظَ عَلَى أُمَّتِي أَرْبَعِينَ حَدِيثًا مِنْ أَمْرِ دِينِهَا بَعَثَهُ اللَّهُ تَعَالَى فَقِيهًا وَكُنْتُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَافِعًا وَشَهِيدًا.

ترجمہ سند حدیث

ہمیں ابو بکر عبداللہ بن محمد بن ابو الدنیا نے یہ حدیث شریف بیان کی، انہوں نے کہا: ہمیں الفضل بن غانم نے یہ حدیث شریف

www.waseemziyai.com

بیان کی ، ہمیں عبدالملک بن ہارون بن عنترہ نے اپنے والد ماجد سے انہوں نے اپنے داداجان سے روایت کی ، انہوں نے حضرت سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انہوں نے فرمایا:

ترجمہ متن حدیث

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے چالیس احادیث اپنے دین کے معاملہ میں یاد کیں اللہ تعالی اس کو قیامت کے دن فقیہ اٹھائے گا اور میں خود قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں اور گواہی بھی دوں گا۔

(المجالسة وجواہر العلم: أبو بکر أحمد بن مروان الدینوری المالکی (۷:۱۶۴)

احادیث کا موضوع کیا ہو؟

أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَلِيُّ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، ثنا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْمَرْوَرُوذِيُّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ نَجِيحٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ حَفِظَ عَلَى أُمَّتِي أَرْبَعِينَ حَدِيثًا مِنَ السُّنَّةِ كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

ترجمہ سند حدیث

ہمیں ابوالقاسم علی بن یعقوب بن ابراہیم نے خبر دی ، ہمیں یوسف بن موسی المروزی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے یہ حدیث شریف بیان کی ، ہمیں علی بن حجر نے یہ حدیث شریف بیان کی ، ہمیں اسحاق بن نجیح نے یہ حدیث شریف بیان کی ، انہوں نے جریج سے انہوں نے عطا بن ابورباح سے ، انہوں نے حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ، وہ فرماتے ہیں:

ترجمہ متن حدیث

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے چالیس احادیث جن کا تعلق سنت کے ساتھ ہو یاد کیں میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا۔

(الفوائد: أبو القاسم تمام بن محمد بن عبد اللہ بن جعفر بن عبد اللہ بن الجنید البجلی الرازی ثم الدمشقی (۲۱:۱۴۰)

احادیث یاد کر کے لوگوں کو نفع بھی دے

حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ النَّاقِلُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْحِزَامِيُّ الْكَرْخِيُّ، ثنا دُحَيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَيْرَوَانِيُّ النَّحَّاسُ، ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " :مَنْ حَفِظَ عَلَى أُمَّتِي أَرْبَعِينَ حَدِيثًا يَنْفَعُهُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَا قِيلَ لَهُ :ادْخُلْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتَ.

ترجمہ سند حدیث

ہمیں سعد بن محمد بن ابراہیم الناقل نے یہ حدیث شریف بیان کی ، ہمیں محمد بن عثمان بن ابی شیبہ نے یہ حدیث شریف بیان کی ، ہمیں محمد بن جعفر الحزامی الکرخی نے یہ حدیث شریف بیان کی ، ہمیں دحیم بن محمد القیر وانی النحاس نے یہ حدیث شریف بیان کی ، ہمیں ابوبکر

www.waseemziyai.com

بن عیاش نے یہ حدیث شریف بیان کی، انہوں نے عاصم سے انہوں نے زر سے انہوں نے حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی:

ترجمہ متن حدیث

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے چالیس احادیث یاد کیں اور ان سے لوگوں کو نفع پہنچایا، قیامت کے دن اس کو کہا جائے گا: جنت کے جس دروازے سے چاہو داخل ہو جاؤ۔

(حلیۃ الأولیاء وطبقات الأصفیاء: أبونعیم أحمد بن عبداللہ بن أحمد بن إسحاق بن موسی بن مہران الأصبہانی (۴:۱۹۹)

قیامت کے دن عالم اٹھے گا

أَخْبَرَنَا أَبُو سَعْدٍ الْمَالِينِيُّ، أخبرنا أَبُو أَحْمَدَ بْنُ عَدِيٍّ، أخبرنا أَبُو يَعْلَى، حدثنا عَمْرُو بْنُ حُصَيْنٍ، حدثنا ابْنُ عُلَاثَةَ، حدثنا خُصَيْفٌ عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ حَفِظَ عَلَى أُمَّتِي أَرْبَعِينَ حَدِيثًا فِيمَا يَنْفَعُهُمْ مِنْ أَمْرِ دِينِهِمْ بُعِثَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْعُلَمَاءِ، وَفُضِّلَ الْعَالِمُ عَلَى الْعَابِدِ سَبْعِينَ دَرَجَةً، اللهُ أَعْلَمُ بِمَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ.

ترجمہ سند حدیث

ہمیں ابوسعد المالینی نے خبردی، ہمیں ابواحمد بن عدی نے خبردی، ہمیں ابویعلی نے خبردی، ہمیں عمرو بن حصین نے یہ حدیث شریف بیان کی، ہمیں ابن علاثہ نے یہ حدیث شریف بیان کی، ہمیں خصیف نے مجاہد سے انہوں نے حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث شریف بیان کی:

ترجمہ متن حدیث

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے چالیس احادیث یاد کیں جس سے لوگوں کو ان کے دینی معاملہ میں نفع پہنچائے تو وہ شخص قیامت کے دن علماء کرام کے ساتھ اٹھے گا، عالم کو عابد پر ستر درجے فضیلت حاصل ہے، دو درجوں کے درمیان کتنا فاصلہ ہے یہ اللہ تعالی ہی جانتا ہے۔

(شعب الإیمان: أحمد بن الحسین بن علی بن موسی الخُسْرَوْجِردی الخراسانی، أبوبکر البیہقی (۳:۲۳۹)

احادیث وہ یاد کرے جس کی لوگوں کو ضرورت ہو

أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ ثنا حُمَيْدٌ، ثنا الْحَجَّاجُ بْنُ نُصَيْرٍ، ثنا حَفْصُ بْنُ جَمِيعٍ، عَنْ أَبَانَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ حَفِظَ عَلَى أُمَّتِي أَرْبَعِينَ حَدِيثًا مِمَّا يَحْتَاجُونَ إِلَيْهِ كَتَبَهُ اللَّهُ فَقِيهًا.

ترجمہ سند حدیث

ہمیں الحسین بن سفیان نے خبردی، ہمیں حمید نے یہ حدیث شریف بیان کی، ہمیں حفص بن جمیع نے ابان سے انہوں نے حضرت

www.waseemziyai.com

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث شریف بیان کی:

ترجمہ متن حدیث

وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے چالیس احادیث یاد کیں جن کی لوگوں کو ضرورت ہو تو اللہ تعالی اس کو اپنے ہاں فقیہ لکھ دیتا ہے۔

(کتاب الأربعين : أبو العباس الحسن بن سفيان بن عامر بن عبد العزيز بن النعمان بن عطاء الشيباني الخراساني النسوي:۸۶)

وہ احادیث یاد کرے جن میں حلال وحرام کے مسائل ہوں

حدثنا أبو عمرو السفاقسي قال؛ حدثنا أبو نعيم الأصبهاني قال :حدثنا الحسن بن عبد الله بن سعيد قال؛ حدثنا إسماعيل بن إبراهيم بن غالب قال؛ حدثني أبي قال؛ حدثنا عباد بن صهيب قال؛ حدثنا ابن عجلان عن أبيه عن أبي هريرة قال: قال رسول الله، صلى الله عليه وسلم: (من حفظ على أمتي أربعين حديثاً يبتغي بذلك وجه الله؛ فيه الحلال والحرام، ينذر بالحرام ويبشر بالحلال حشره الله يوم القيامة فقيهاً عالماً.

ترجمہ سند حدیث

ہمیں ابو عمرو السفاقسی نے یہ حدیث شریف بیان کی، انہوں نے کہا: ہمیں ابو نعیم الاصبہانی نے یہ حدیث شریف بیان کی، ہمیں الحسن بن عبداللہ بن سعید نے یہ حدیث شریف بیان کی، ہمیں اسماعیل بن ابراہیم بن غالب نے یہ حدیث شریف بیان کی، انہوں نے کہا: مجھے میرے والد ماجد نے یہ حدیث شریف بیان کی، انہوں نے کہا: ہمیں عباد بن صہیب نے یہ حدیث شریف بیان کی، انہوں نے کہا: ہمیں ابن عجلان نے اپنے والد ماجد سے یہ حدیث شریف بیان کی، انہوں نے حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔

ترجمہ متن حدیث

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے چالیس احادیث یاد کیں، ان کو یاد کرنے کا مقصد اللہ تعالی کو راضی کرنا ہو، اور ان میں حلال وحرام کے مسائل ہوں تاکہ لوگوں کو حرام سے ڈرائے اور حلال کی نوید سنائے تو اللہ تعالی اس کو قیامت کے دن عالم وفقیہ اٹھائے گا۔

(الغنية فهرست شيوخ القاضي عياض: عياض بن موسى بن عياض بن عمرون اليحصبي السبتي، أبو الفضل:۵۵)

۷۲ صدیقوں کا اجر پائے گا

أَخْبَرَنَا بِهِ أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنُ أَحْمَدَ بْنُ مُوسَى بْنُ مَرْدَوَيْهِ الْحَافِظُ، بِأَصْبَهَانَ، حَدَّثَنِي أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ شُجَاعِ بْنِ عَلِيِّ الْمِصْقَلِيُّ، ثنا أَبُو مِسْهَرٍ مَعْرُوفُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَعْرُوفٍ الزَّنْجَانِيُّ، ثَنَا أَبُو الْحَسَنِ إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ الْهَاشِمِيُّ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ فَهْدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى، ثنا حُمَيْدُ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ التَّغْلِبِيُّ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ دَلْهَمَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ حَفِظَ عَلَى أُمَّتِي حَدِيثًا وَاحِدًا مِنْ أَمْرِ دِينِهِمْ أَعْطَاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَجْرَ اثْنَيْنِ وَسَبْعِينَ صِدِّيقًا.

www.waseemziyai.com

ترجمہ سند حدیث

ہمیں ابوبکر احمد بن محمد بن احمد بن موسی بن مردویہ نے اصبہان میں خبر دی، مجھے ابوالحسن علی بن شجاع بن علی المصقلی نے یہ حدیث شریف بیان کی، ہمیں ابومسہر معروف بن محمد بن معروف الزنجانی نے یہ حدیث شریف بیان کی، ہمیں ابوالحسن ابراہیم بن عبدالسلام الہاشمی نے یہ حدیث شریف بیان کی، ہمیں ابراہیم بن فہد نے یہ حدیث شریف بیان کی، ہمیں محمد بن موسی نے یہ حدیث شریف بیان کی، ہمیں حمید نے ابوحمید نے یہ حدی شریف بیان کی، ہمیں عبدالرحمٰن بن دلہم نے حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث شریف بیان کی:

ترجمہ متن حدیث

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے میری صرف ایک حدیث یاد کی اپنے دین کے متعلق تو اللہ تعالی اس کو ۷۲ صدیقین کا اجر عطا فرمائے گا۔

(الأربعون البلدانیۃ لأبی طاہر: أبی طاہر أحمد بن محمد السلفی: ۳۷)

جو ایک سنت کو قائم کرے اور ایک بدعت کو ختم کرے

وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ بْنِ شَهْرَيَارَ الْأَصْبَهَانِيُّ، بِهَا، ثنا أَبُو مُحَمَّدٍ هِبَةُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنُ الْحُسَيْنِ النَّيْسَابُورِيُّ، إِمْلَاءً، ثنا الْحَاكِمُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ، أنا أَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّغَانِيُّ، بِمَرْوٍ، ثنا أَبُو رَجَاءٍ مُحَمَّدُ بْنُ حَمْدَوَيْهِ، ثنا الْعَلَاءُ بْنُ مَسْلَمَةَ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ يَحْيَى التَّيْمِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُسَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَدَّى إِلَى أُمَّتِي حَدِيثًا وَاحِدًا يُقِيمُ بِهِ سُنَّةً، وَيَرُدُّ بِهِ بِدْعَةً، فَلَهُ الْجَنَّةُ.

ترجمہ سند حدیث

ہمیں ابوعلی احمد بن محمد بن الفضل بن شہریار الاصبہانی نے یہ حدیث شریف اصبہان میں ہی بیان کی، ہمیں ابومحمد ہبۃ اللہ بن محمد بن الحسین نیشاپوری نے املاء کروائی، ہمیں الحاکم ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ الحافظ نے یہ حدیث شریف بیان کی، ہمیں ابوعلی الحسینبن محمد الصغانی نے یہ حدیث شریف مرو میں بیان کی، ہمیں ابورجاء محمد بن حمدویہ نے یہ حدیث شریف بیان کی، ہمیں العلاء بن مسلمہ نے یہ حدیث شریف بیان کی، انہوں نے اسماعیل بن یحیی التیمی سے، انہوں نے سفیان الثوری سے، انہوں نے لیث سے انہوں نے طاوس سے، انہوں نے حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انہوں نے فرمایا:

ترجمہ متن حدیث

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے میری امت تک ایک حدیث شریف پہنچائی جس کے ساتھ سنت قائم ہو اور بدعت ختم ہو جائے تو اس کے لئے جنت ہے۔

(الأربعون البلدانیۃ لأبی طاہر: أبی طاہر أحمد بن محمد السلفی: ۳۷)

www.waseemziyai.com

کتنا علم ہو تو انسان عالم بن جاتا ہے؟

ثنا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الصَّفَّارُ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ السُّيُوطِيُّ، ثنا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ هَارُونَ بْنِ عَنْتَرَةَ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ :سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَدُّ الْعِلْمِ إِذَا بَلَغَهُ الرَّجُلُ كَانَ فَقِيهًا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ حَفِظَ عَلَى أُمَّتِي أَرْبَعِينَ حَدِيثًا مِنْ أَمْرِ دِينِهَا بَعَثَهُ اللَّهُ فَقِيهًا وَكُتِبَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَافِعًا وَشَفِيعًا

ترجمہ سند حدیث

ہمیں ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ الصفار نے یہ حدیث شریف بیان کی، ہمیں ابراہیم بن اسماعیل السیوطی نے یہ حدیث شریف بیان کی، ہمیں عمرو بن محمد نے یہ حدیث شریف بیان کی، ہمیں عبدالملک بن ہارون بن عنزہ نے اپنی والدہ ماجدہ سے روایت کی، انہوں اپنے دادا جان سے روایت کی، انہوں نے حضرت سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کی:

ترجمہ متن حدیث

حضرت سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں سوال کیا گیا کہ یارسول اللہ ﷺ! انسان کے پاس کتنا علم ہو تو وہ فقیہ بن سکتا ہے؟ تو کریم آقا ﷺ نے فرمایا: چالیس احادیث یاد کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن فقیہ اٹھائے گا اور وہ قیامت کے دن شافع وشفیع لکھا جائے گا۔

(الأربعون البلدانية: مسافر بن محمد بن حاجی الدمشقی: ۷)

جو دو احادیث یاد کرے

ابْنِ نَاصِرِ الدِّينِ، إِلَى الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ تَعَلَّمَ حَدِيثَيْنِ اثْنَيْنِ يَنْفَعُ بِهِمَا نَفْسَهُ، أَوْ يُعَلِّمُهُمَا غَيْرَهُ فَيَنْتَفِعُ بِهِمَا كَانَ خَيْرًا مِنْ عِبَادَةِ سِتِّينَ سَنَةً.

ترجمہ

ابن ناصر حضرت سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے دو احادیث یاد کیں، جن سے اس نے نفع اٹھایا اس نے کسی اور کو یاد کروا دیں پھر اس نے ان سے نفع اٹھایا تو اس کے لئے ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے۔

(الأحاديث الأربعون المتباينة الأسانيد والمتون: محمد بن عبد اللہ الدمشقی الشافعی، شمس الدین، الشہیر بابن ناصر الدین: ۱۷)

www.waseemziyai.com

تیسری فصل

رسول اللہ ﷺ کی حدیث شریف کے ادب کا بیان اور بے ادبی کرنے والوں کا انجام

رسول اللہ ﷺ کی حدیث کا مذاق اڑانے والے کا حال

أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي ابْنُ عَجْلَانَ، عَنِ الْعَجْلَانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :بَيْنَمَا رَجُلٌ يَتَبَخْتَرُ فِي بُرْدَيْنِ، خَسَفَ اللَّهُ بِهِ الْأَرْضَ، فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِيهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَقَالَ لَهُ فَتًى قَدْ سَمَّاهُ وَهُوَ فِي حُلَّةٍ لَهُ :يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، أَهَكَذَا كَانَ يَمْشِي ذَلِكَ الْفَتَى الَّذِي خُسِفَ بِهِ؟ ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهِ، فَعَثَرَ عَثْرَةً كَادَ يَتَكَسَّرُ مِنْهَا، فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ :لِلْمَنْخَرَيْنِ، وَلِلْفَمِ، (إِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِينَ)

ترجمہ

ہمیں عبداللہ بن صالح نے خبردی، مجھے اللیث نے بیان کیا، مجھے ابن عجلان نے عجلان سے بیان کیا، اورانہوں نے حضرت سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا: حضرت سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک بار ایک شخص اپنی دو چادروں پر اتراتے ہوئے چل رہا تھا، اللہ تعالی نے اس کو زمین میں دھنسا دیا، اور وہ قیامت تک زمین میں دھنستا رہے گا، حاضرین میں سے ایک نوجوان نے جس کا نام راوی نے بیان کیا تھا، اسی قسم کا کپڑا پہنے ہوئے تھا، وہ بولا: اے ابوھریرہ رضی اللہ عنہ! کیا وہ نوجوان اس طرح چل رہا تھا، جس کو زمین میں دھنسا دیا گیا، پھر اس نوجوان نے اپنے ہاتھ کو جھٹکا اور وہ گر گیا، اور قریب تھا کہ اس کی کوئی چیز ٹوٹ جاتی، تو حضرت سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ نے اس کے نتھنوں اور اس کے منہ کیطرف اشارہ کر کے فرمایا:

(إِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِينَ)

ترجمہ

بے شک مذاق اڑانے والوں کے لئے تمھاری طرف سے ہم کافی ہیں۔

(جمع الفوائد من جامع الأصول ومجمع الزّوائد: محمد بن محمد بن سليمان بن الفاسى بن طاهر السوسى الرودانى المغربي المالكى (۳:۳٦۱)

حدیث پر عمل نہ کرنے والے کے ساتھ کیا کرنا چاہیئے؟

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ، حَدَّثَنَا هَارُونُ هُوَ ابْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي قَيْسٍ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ، عَنْ خِرَاشِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ :رَأَيْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَتًى يَخْذِفُ .فَقَالَ لَهُ شَيْخٌ، لَا تَخْذِفْ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْخَذْفِ فَغَفَلَ الْفَتَى، وَظَنَّ أَنَّ الشَّيْخَ لَا يَفْطِنُ لَهُ، فَخَذَفَ، فَقَالَ لَهُ الشَّيْخُ، أُحَدِّثُكَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنِ الْخَذْفِ ثُمَّ تَخْذِفُ؟ وَاللَّهِ لَا أَشْهَدُ لَكَ

www.waseemziyai.com

3/3

جَنَازَةٍ، وَلَا أَعُودُكَ فِي مَرَضٍ، وَلَا أُكَلِّمُكَ أَبَدًا .فَقُلْتُ لِصَاحِبٍ لِي يُقَالُ لَهُ مُهَاجِرٌ :انْطَلِقْ إِلَى خِرَاشٍ فَاسْأَلْهُ، فَأَتَاهُ، فَسَأَلَهُ عَنْهُ فَحَدَّثَهُ.

ترجمہ

ہمیں محمد بن حمید نے خبر دی، ہمیں ہارون وہ ابن المغیرہ ہیں نے عمرو بن قیس سے بیان کیا، انہوں الزبیر بن عدی سے بیان کیا، انہوں نے خراش بن جبیر سے بیان کیا: وہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک نوجوان کو مسجد میں دیکھا کہ وہ کنکریوں کے ساتھ کھیل رہا تھا، ایک بزرگ نے اس کو فرمایا: کنکریوں کے ساتھ نہ کھیلو، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کنکریوں کے ساتھ کھیلنے سے منع کرتے ہوئے سنا ہے، وہ نوجوان اپنے کام میں مصروف رہا، اس نے یہ سمجھا کہ وہ بزرگ اس کو نہیں دیکھ رہے، اور ویسے ہی وہ کھیلتا رہا، اس بزرگ نے اس کو کہا: میں نے تم کو رسول اللہ ﷺ کی حدیث شریف بیان کی ہے، کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس کام سے منع کرتے ہوئے سنا ہے اور تم پھر بھی اس کے ساتھ کھیل رہے ہو، اللہ تعالی کی قسم! اب اگر تم مرجاؤ تو میں تمھارے جنازے میں بھی شریک نہیں ہوں گا، اور اگر تم بیمار ہوئے تو تمھاری عیادت کے لئے بھی نہیں آؤں گا، اور تم سے کبھی بھی نہیں بولوں گا، زبیر نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے ساتھی جس کا نام مہاجر تھا سے کہا: کہ چلو خراش کی طرف چلتے ہیں اور ان سے اس کے متعلق دریافت کرتے ہیں، پھر وہ ان کے پاس آئے اس کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے پھر ہمیں یہ بات بیان کی۔

(المسند الجامع :حققه ورتبه وضبط نصه :محمود محمد خلیل (۱۸:۵۹۰)

حدیث کے مقابلے میں کسی کا قول بیان کرنا کیسا؟

أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ بَشِيرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ " :حَدَّثَ ابْنُ سِيرِينَ، رَجُلًا بِحَدِيثٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَجُلٌ :قَالَ فُلَانٌ :كَذَا وَكَذَا .فَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ "أُحَدِّثُكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَتَقُولُ :قَالَ فُلَانٌ وَفُلَانٌ :كَذَا وَكَذَا، لَا أُكَلِّمُكَ أَبَدًا .

ترجمہ

ہمیں مروان بن محمد نے بیان کیا، ہمیں سعید بن بشیر نے حضرت قتادہ سے بیان کیا، وہ فرماتے ہیں کہ حضرت امام ابن سیرین رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے ایک شخص کے سامنے رسول اللہ ﷺ کی کوئی حدیث شریف بیان کی، تو اس نے کہا: فلاں نے یہ بات کہی ہے۔ امام ابن سیرین رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے فرمایا: میں تم کو رسول اللہ ﷺ کی حدیث شریف سنا رہا ہوں اور تم کہتے ہو کہ فلاں یہ کہتا ہے، آج کے بعد میں تمھارے ساتھ کبھی بھی بات نہیں کروں گا۔

(إتحاف المهرة بالفوائد المبتكرة من أطراف العشرة: أبو الفضل أحمد بن علي بن محمد بن أحمد بن حجر العسقلاني (۱۹:۴۲۷)

رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے مقابلے میں کسی امام کا قول قبول نہیں ہے اور ہمارے ائمہ کے اس کے متعلق بہت سے اقوال موجود ہیں لیکن افسوس کہ آج رسول اللہ ﷺ کے فرمان شریف کے مقابلے میں کفار کے قول نقل کیے جاتے ہیں۔ چہ معنی دارد؟

www.waseemziyai.com

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا جلال

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :إِذَا اسْتَأْذَنَتْ أَحَدَكُمُ امْرَأَتُهُ إِلَى الْمَسْجِدِ، فَلَا يَمْنَعْهَا فَقَالَ فُلَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: إِذًا وَاللَّهِ أَمْنَعُهَا، فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ ابْنُ عُمَرَ فَشَتَمَهُ شَتِيمَةً لَمْ أَرَهُ شَتَمَهَا أَحَدًا قَبْلَهُ، ثُمَّ قَالَ :أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُولُ :إِذًا وَاللَّهِ أَمْنَعُهَا.

ترجمہ

ہمیں محمد بن کثیر نے الامام الاوزاعی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے بیان کیا، انہوں نے الزہری سے بیان کیا، انہوں نے سالم سے بیان کیا، وہ حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کسی کی بیوی مسجد جانے کی اجازت مانگے تو اس کو منع نہ کرو، راوی بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ایک بیٹے کھڑے ہوئے اور بولے: اللہ تعالی کی قسم میں تو اپنی بیوی کو ضرور منع کروں گا، حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس کی طرف متوجہ ہوئے اور اس کو وہ گالی دی جو میں نے ان کو کسی اور گالی دیتے ہوئے نہیں سنا، اور فرمایا میں تم کو رسول اللہ ﷺ کی حدیث شریف سنا رہا ہوں اور تم یہ کہتے ہو کہ میں اللہ تعالی کی قسم اس کو روکوں گا۔

(سنن الدارمی: أبو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمن بن الفضل بن بَہرام بن عبد الصمد الدارمی، التمیمی السمرقندی (۱:۴۰۸)

حدیث کے مقابلے میں اپنا خیال بیان کرنے والو کو جواب

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ، حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ مَعْرُوفٍ، عَنْ أَبِي الْمُخَارِقِ، قَالَ :ذَكَرَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ دِرْهَمَيْنِ بِدِرْهَمٍ فَقَالَ فُلَانٌ :مَا أَرَى بِهَذَا بَأْسًا :يَدًا بِيَدٍ .فَقَالَ عُبَادَةُ :أَقُولُ :قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَتَقُولُ :لَا أَرَى بِهِ بَأْسًا، وَاللَّهِ لَا يُظِلُّنِي وَإِيَّاكَ سَقْفٌ أَبَدًا

ترجمہ

ہمیں محمد بن حمید نے خبر دی، ہمیں ہارون بن المغیرہ نے معروف سے، انہوں نے ابوالمخارق سے بیان کیا، حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک درہم کے عوض میں دو درہموں کی لین دین سے منع کیا ہے، تو ایک شخص نے کہا: میرے خیال میں اگر یہ ہاتھوں ہاتھ لین دین ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے، تو حضرت سیدنا عبادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے تم کو رسول اللہ ﷺ کی حدیث شریف سنائی ہے اور تم یہ کہتے ہو کہ میرے خیال میں اس میں کوئی حرج نہیں ہے؟ اللہ تعالی کی قسم! آج کے بعد میں اور تم کبھی بھی ایک چھت کے نیچے اکٹھے نہیں ہوں گے۔

(سنن الدارمی: أبو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمن بن الفضل بن بَہرام بن عبد الصمد الدارمی، التمیمی السمرقندی (۱:۴۰۸)

حدیث پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے ٹانگ ٹوٹ گئی

أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ، حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَرْمَلَةَ، قَالَ :جَاءَ رَجُلٌ إِلَى سَعِيدِ بْنِ

www.waseemziyai.com

الْمُسَيَّبِ يُوَدِّعُهُ بِحَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ فَقَالَ لَهُ :لَا تَبْرَحْ حَتَّى تُصَلِّيَ، فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :لَا يَخْرُجُ بَعْدَ النِّدَاءِ مِنَ الْمَسْجِدِ إِلَّا، مُنَافِقٌ، إِلَّا رَجُلٌ أَخْرَجَتْهُ حَاجَةٌ، وَهُوَ يُرِيدُ الرَّجْعَةَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَقَالَ: إِنَّ أَصْحَابِي بِالْحَرَّةِ قَالَ :فَخَرَجَ، قَالَ :فَلَمْ يَزَلْ سَعِيدٌ يُولَعُ بِذِكْرِهِ، حَتَّى أُخْبِرَ أَنَّهُ وَقَعَ مِنْ رَاحِلَتِهِ فَانْكَسَرَتْ فَخِذُهُ.

ترجمہ

ہمیں ابوالمغیرہ نے بیان کیا، ہمیں الاوزاعی نے بیان کیا، ہمیں عبدالرحمٰن بن حرملہ نے بیان کیا، ایک شخص حضرت سیدنا سعید بن میتب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، جس کو انہوں نے حج یا عمرہ کے لئے الوداع کہنا تھا، حضرت سیدنا سعید بن میتب رضی اللہ عنہ نے ان کو فرمایا: کہ تم نماز ہونے تک یہیں رک جاؤ، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اذان ہونے کے بعد مسجد سے باہر صرف منافق جاتا ہے یا پھر وہ شخص جاتا ہے جس کو کوئی کام ہو اور اس نے واپس بھی آنا ہو، وہ شخص بولا کہ میرے ساتھی ''حرہ'' میدان میں میرا انتظار کر رہے ہیں، راوی بیان کرتے ہیں کہ وہ شخص چلا گیا، راوی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیدنا سعید بن میتب رضی اللہ عنہ کو اس کے حوالے سے پریشانی لاحق رہی، یہاں تک کہ ان کو یہ بتایا گیا کہ وہ شخص اپنی اونٹنی سے گر گیا ہے اور اس کی ران کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔

(سنن الدارمی: أبو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمٰن بن الفضل بن بَہرام بن عبد الصمد الدارمی، التمیمی السمرقندی (۱:۴۱۰)

چوتھی فصل

حدیث شریف کے حصول کے لئے سفر کرنا

حدیث شریف کے سماع کے لئے استاد کا انتظار کرتے

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، قَالَ :لَقَدْ أَقَمْتُ بالمدينة ثَلَاثًا مَا لِي حَاجَةٌ، إِلَّا وَقَدْ فَرَغْتُ مِنْهَا، إِلَّا أَنَّ رَجُلًا كَانُوا يَتَوَقَّعُونَهُ، كَانَ يَرْوِي حَدِيثًا، فَأَقَمْتُ حَتَّى قَدِمَ فَسَأَلْتُهُ.

ترجمہ

ہمیں محمد بن عیسیٰ نے خبر دی، ہمیں حماد بن زید نے ایوب سے انہوں نے ابو قلابہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے مدینہ منورہ میں تین دن قیام کیا، میرا جو کام تھا وہ ہو گیا اور اس سے فارغ ہو گیا، البتہ ایک صاحب ایسے تھے کہ جن سے توقع تھی کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث شریف بیان کرتے ہیں تو میں ان کے انتظار میں وہیں رک گیا، جب وہ آئے تو ان سے حدیث کے متعلق دریافت کیا۔

(إتحاف المہرة بالفوائد المبتکرة من أطراف العشرة: أبو الفضل أحمد بن علی بن محمد بن أحمد بن حجر العسقلانی (۱۹:۴۲۷)

www.waseemziyai.com

ایک حدیث شریف کے لئے ایک شہر سے دوسرے کا شہر کا سفر

أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ عبد الرحمن بن يزيد بْنِ جَابِرٍ، قَالَ :سَمِعْتُ بُسْرَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ، يَقُولُ :إِنْ كُنْتُ لَأَرْكَبُ إِلَى الْمِصْرِ مِنَ الْأَمْصَارِ فِي الْحَدِيثِ الْوَاحِدِ، لِأَسْمَعَهُ

ترجمہ

ہمیں الحکم بن المبارک نے خبردی ،ہمیں الولید نے ابن جابر سے بیان کیا، انہوں نے کہا: ہم نے حضرت سیدنا بسر بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کوفرماتے ہوئے سنا: میں صرف ایک حدیث شریف کو سننے کے لئے ایک شہر سے دوسرے شہر کا سفر کرتا رہا ہوں۔

(فتح الباری شرح صحیح البخاری:: أحمد بن علی بن حجر أبوالفضل العسقلانی الشافعی (۱۹۲:۱)

بصرہ سے مدینہ منورہ کا سفر

أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ، أنبانا أَبُو قَطَنٍ عَمْرُو بْنُ الْهَيْثَمِ، عَنْ أَبِي خَلْدَةَ،عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ :إِنْ كُنَّا نَسْمَعُ الرِّوَايَةَ بِالْبَصْرَةِ عَنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ نَرْضَ، حَتَّى رَكِبْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ، فَسَمِعْنَاهَا مِنْ أَفْوَاهِهِمْ.

ترجمہ

ہمیں عمرو بن زرارہ نے خبردی ،ہمیں ابوقطن عمرو بن الہیثم نے ابوخلدہ سے انہوں نے ابوالعالیہ سے بیان کیا، وہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے حوالے سے بصرہ میں کچھ احادیث شریفہ سنیں، تو ہم کوسکون نہیں ہوا یہاں تک کہ ہم نے مدینہ منورہ جاکر خود صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے سنیں۔

(إتحاف المہرة بالفوائد المبتکرة من أطراف العشرة: أبوالفضل أحمد بن علی بن محمد بن أحمد بن حجر العسقلانی (۱۹:۲۲۷)

طلب علم کے لئے کتنا سفر کرنا چاہیے

أَخْبَرَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ التُّسْتَرِيِّ، قَالَ " :قَالَ دَاوُدُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :قُلْ لِصَاحِبِ الْعِلْمِ يَتَّخِذُ عَصًا مِنْ حَدِيدٍ، وَنَعْلَيْنِ مِنْ حَدِيدٍ، وَيَطْلُبِ الْعِلْمَ حَتَّى تَنْكَسِرَ الْعَصَا، وَتَنْخَرِقَ النَّعْلَانِ .

ترجمہ

ہمیں نعیم بن حماد نے خبردی ،ہمیں بقیہ نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن التستری نے بیان کیا م انہوں نے کہا: حضرت سیدنا داؤد علیہ السلام نے فرمایا:علم حاصل کرنے والے کو کہہ دو کہ وہ لوہے کا عصا بنوالے ،اور جوتے بھی لوہے کے بنوائے اور علم حاصل کرنا شروع کردے یہاں تک کہ وہ عصا ٹوٹ جائے اور وہ جوتے بھی ٹوٹ جائیں۔

(سنن الدارمی: أبومحمد عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن الفضل بن بہرام بن عبدالصمد الدارمی، التمیمی السمرقندی (۱:۴۶۵)

استاد کے گھر کا دروازہ نہ بجاتے

أَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ مَالِكٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، مِنْ

www.waseemziyai.com

آلِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ :قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، "طَلَبْتُ الْعِلْمَ، فَلَمْ أَجِدْهُ أَكْثَرَ مِنْهُ فِي الْأَنْصَارِ، فَكُنْتُ آتِي الرَّجُلَ، فَأَسْأَلُ عَنْهُ، فَيُقَالُ لِي :نَائِمٌ،فَأَتَوَسَّدُ رِدَائِي، ثُمَّ أَضْطَجِعُ حَتَّى يَخْرُجَ إِلَى الظُّهْرِ "، فَيَقُولُ :مَتَى كُنْتَ هَاهُنَا يَا ابْنَ عَمِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَأَقُولُ :مُنْذُ طَوِيلٍ، فَيَقُولُ :بِئْسَ مَا صَنَعْتَ .هَلَّا أَعْلَمْتَنِي؟ فَأَقُولُ :أَرَدْتُ أَنْ تَخْرُجَ إِلَيَّ، وَقَدْ قَضَيْتَ حَاجَتَكَ.

ترجمہ

ہمیں مخلد بن مالک نے خبر دی، ہمیں یحییٰ بن سعید الاموی نے بیان کیا، ہمیں الحجاج نے حصین بن عبدالرحمٰن سے، انہوں نے آل سعد بن معاذ سے بیان کیا، انہوں نے کہا: ہمیں حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے علم حاصل کیا اور سب سے زیادہ اسے انصار سے حاصل کیا، میں کسی صاحب کے ہاں آتا تھا ان کے بارے میں دریافت کرتا تھا تو مجھے بتایا جاتا کہ وہ سو رہے ہیں تو میں اپنی چادر سر کے نیچے رکھ کر لیٹ جاتا، یہاں تک کہ وہ دوپہر کے وقت باہر تشریف لاتے تو دریافت کرتے، اے رسول اللہ ﷺ کے چچازاد! آپ کب سے یہاں ہیں؟ میں جواب دیتا کہ کافی دیر ہوگئی ہے، تو وہ یہ فرماتے کہ آپ نے بہت برا کیا، آپ نے مجھے بتا کیوں نہیں دیا، تو میں یہ جواب دیتا کہ میری یہ خواہش تھی کہ آپ خود باہر تشریف لائیں، پہلے اپنے کاموں سے فارغ ہو لیں۔

(سنن الدارمی: أبو محمد عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن الفضل بن بہرام بن عبدالصمد الدارمی، التمیمی السمرقندی (۱: ۴۶۵)

ایک حدیث کے لئے مصر کا سفر

أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، "أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رَحَلَ إِلَى فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ بِمِصْرَ، فَقَدِمَ عَلَيْهِ وَهُوَ يَمُدُّ لِنَاقَةٍ لَهُ، فَقَالَ: مَرْحَبًا، قَالَ :أَمَا إِنِّي لَمْ آتِكَ زَائِرًا، وَلَكِنْ سَمِعْتُ أَنَا وَأَنْتَ حَدِيثًا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رَجَوْتُ أَنْ يَكُونَ عِنْدَكَ مِنْهُ عِلْمٌ .قَالَ :كَذَا وَكَذَا .

ترجمہ

ہمیں یزید بن ہارون نے خبر دی، ہمیں الجریری نے عبداللہ بن بریدہ سے بیان کیا، رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک صحابی حضرت سیدنا فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کے پاس گئے، وہ اس وقت مصر میں مقیم تھے، وہ ان کے پاس آئے اور اپنی اونٹنی کو ان کی طرف بڑھایا، انہوں نے خوش آمدید کہا، وہ بولے میں آپ کے پاس آپ کی زیارت کرنے نہیں آیا، بلکہ میں نے اور آپ نے رسول اللہ ﷺ کی ایک حدیث شریف سنی تھی، مجھے امید ہے کہ وہ آپ کو یاد ہوگی، انہوں نے جواب دیا: ہاں وہ حدیث شریف اس طرح تھی۔

(سنن الدارمی: أبو محمد عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن الفضل بن بہرام بن عبدالصمد الدارمی، التمیمی السمرقندی (۱: ۴۶۵)

www.waseemziyai.com

پانچویں فصل

اہل علم کا زوال اور اہل دنیا کی بخیلی

اہل علم و اہل دنیا کا حال

أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا رَوْحٌ، حَدَّثَنَا حَجَّاجُ الْأَسْوَدُ، قَالَ :قَالَ ابْنُ مُنَبِّهٍ، كَانَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِيمَا مَضَى، يَضِنُّونَ بِعِلْمِهِمْ عَنْ أَهْلِ الدُّنْيَا، فَيَرْغَبُ أَهْلُ الدُّنْيَا فِي عِلْمِهِمْ، فَيَبْذُلُونَ لَهُمْ دُنْيَاهُمْ .وَإِنَّ أَهْلَ الْعِلْمِ الْيَوْمَ بَذَلُوا عِلْمَهُمْ لِأَهْلِ الدُّنْيَا، فَزَهِدَ أَهْلُ الدُّنْيَا فِي عِلْمِهِمْ، فَضَنُّوا عَلَيْهِمْ بِدُنْيَاهُمْ.

ترجمہ

ہمیں یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا، ہمیں روح نے بیان کیا، ہمیں حجاج الاسود نے بیان کیا، انہوں نے کہا: ابن منبہ نے بیان کیا، گزشتہ زمانے میں اہل علم اپنے علم کی وجہ سے دنیا داروں کے معاملے میں بخیل ہوتے تھے، تو اہل دنیا ان کے علم کی وجہ سے ان کی طرف راغب ہوتے تھے، اور اپنا دنیاوی مال و دولت ان پر خرچ کرتے تھے، آج کے اہل علم اپنا علم دنیا والوں پر خرچ کرتے ہیں لیکن دنیا داران کے علم سے بے نیاز ہیں، اور اپنی دنیاوی مال و دولت کے معاملے میں ان سے بخیلی کرتے ہیں۔

(مختصر تاریخ دمشق لابن عساکر محمد بن مکرم بن علی، ابو الفضل، جمال الدین ابن منظور الافریقی (۲۶:۳۹۳)

ایک عالم دین کا ایک خلیفہ کے ساتھ گفتگو کا انداز

أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْكُمَيْتِ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ وَهْبٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مُوسَى، قَالَ "مَرَّ سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بِالْمَدِينَةِ وَهُوَ يُرِيدُ مَكَّةَ، فَأَقَامَ بِهَا أَيَّامًا، فَقَالَ: هَلْ بِالْمَدِينَةِ أَحَدٌ أَدْرَكَ أَحَدًا، مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالُوا لَهُ :أَبُو حَازِمٍ .فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ، قَالَ لَهُ :يَا أَبَا حَازِمٍ مَا هَذَا الْجَفَاءُ؟ قَالَ :أَبُو حَازِمٍ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، وَأَيُّ جَفَاءٍ رَأَيْتَ مِنِّي؟ قَالَ :أَتَانِي وُجُوهُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ وَلَمْ تَأْتِنِي، قَالَ :يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، أُعِيذُكَ بِاللَّهِ أَنْ تَقُولَ مَا لَمْ يَكُنْ، مَا عَرَفْتَنِي قَبْلَ هَذَا الْيَوْمِ، وَلَا أَنَا رَأَيْتُكَ،قَالَ :فَالْتَفَتَ سُلَيْمَانُ الزُّهْرِيِّ، فَقَالَ :أَصَابَ الشَّيْخُ وَأَخْطَأْتُ، قَالَ :سُلَيْمَانُ يَا أَبَا حَازِمٍ مَا لَنَا نَكْرَهُ الْمَوْتَ؟ قَالَ :لِأَنَّكُمْ أَخْرَبْتُمُ الْآخِرَةَ، وَعَمَّرْتُمُ الدُّنْيَا، فَكَرِهْتُمْ أَنْ تَنْتَقِلُوا مِنَ الْعُمْرَانِ إِلَى الْخَرَابِ، قَالَ :أَصَبْتَ يَا أَبَا حَازِمٍ، فَكَيْفَ الْقُدُومُ غَدًا عَلَى اللَّهِ؟ قَالَ: أَمَّا الْمُحْسِنُ، فَكَالْغَائِبِ يَقْدَمُ عَلَى أَهْلِهِ، وَأَمَّا الْمُسِيءُ، فَكَالْآبِقِ يَقْدَمُ عَلَى مَوْلَاهُ، فَبَكَى سُلَيْمَانُ وَقَالَ: لَيْتَ شِعْرِي مَا لَنَا عِنْدَ اللَّهِ؟ قَالَ :اعْرِضْ عَمَلَكَ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ، قَالَ :وَأَيُّ مَكَانٍ أَجِدُهُ؟ قَالَ :(إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ، وَإِنَّ الْفُجَّارَ لَفِي جَحِيمٍ) ، قَالَ سُلَيْمَانُ :فَأَيْنَ رَحْمَةُ اللَّهِ يَا أَبَا حَازِمٍ؟ قَالَ :أَبُو حَازِمٍ رَحْمَةُ اللَّهِ قَرِيبٌ مِنَ الْمُحْسِنِينَ، قَالَ لَهُ سُلَيْمَانُ :يَا أَبَا حَازِمٍ، فَأَيُّ عِبَادِ اللَّهِ أَكْرَمُ؟ قَالَ :أُولُو الْمُرُوءَةِ

www.waseemziyai.com

وَالنَّهْيِ، قَالَ لَهُ سُلَيْمَانُ :يَا أَبَا حَازِمٍ، فَأَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ؟ قَالَ أَبُو حَازِمٍ :أَدَاءُ الْفَرَائِضِ مَعَ اجْتِنَابِ الْمَحَارِمِ، قَالَ لَهُ سُلَيْمَانُ :فَأَيُّ الدُّعَاءِ أَسْمَعُ؟ قَالَ أَبُو حَازِمٍ :دُعَاءُ الْمُحْسَنِ إِلَيْهِ لِلْمُحْسِنِ، قَالَ :فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ :لِلسَّائِلِ الْبَائِسِ، وَجُهْدُ الْمُقِلِّ لَيْسَ فِيهَا مَنٌّ وَلَا أَذًى، قَالَ :فَأَيُّ الْقَوْلِ أَعْدَلُ؟ قَالَ : قَوْلُ الْحَقِّ عِنْدَ مَنْ تَخَافُهُ أَوْ تَرْجُوهُ، قَالَ :فَأَيُّ الْمُؤْمِنِينَ أَكْيَسُ؟ قَالَ :رَجُلٌ عَمِلَ بِطَاعَةِ اللَّهِ وَدَلَّ النَّاسَ عَلَيْهَا، قَالَ :فَأَيُّ الْمُؤْمِنِينَ أَحْمَقُ؟ قَالَ :رَجُلٌ انْحَطَّ فِي هَوَى أَخِيهِ وَهُوَ ظَالِمٌ، فَبَاعَ آخِرَتَهُ بِدُنْيَا غَيْرِهِ، قَالَ لَهُ سُلَيْمَانُ انحنُ فِيهِ؟ قَالَ :يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، أَوَ تُعْفِينِي؟ قَالَ لَهُ سُلَيْمَانُ :لَا، وَلَكِنْ نَصِيحَةٌ تُلْقِيهَا إِلَيَّ، قَالَ :يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، إِنَّ آبَاءَكَ قَهَرُوا النَّاسَ بِالسَّيْفِ، وَأَخَذُوا هَذَا الْمُلْكَ عَنْوَةً عَلَى غَيْرِ مَشُورَةٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، وَلَا رِضًا لَهُمْ حَتَّى قَتَلُوا مِنْهُمْ مَقْتَلَةً عَظِيمَةً، فَقَدِ ارْتَحَلُوا عَنْهَا، فَلَوْ شَعَرْتَ مَا قَالُوهُ، وَمَا قِيلَ لَهُمْ؟ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ جُلَسَائِهِ :بِئْسَ مَا قُلْتَ يَا أَبَا حَازِمٍ، قَالَ أَبُو حَازِمٍ :كَذَبْتَ، إِنَّ اللَّهَ أَخَذَ مِيثَاقَ الْعُلَمَاءِ لَيُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ وَلَا يَكْتُمُونَهُ .قَالَ لَهُ سُلَيْمَانُ :فَكَيْفَ لَنَا أَنْ نُصْلِحَ؟ قَالَ :تَدَعُونَ الصَّلَفَ، وَتَمَسَّكُونَ بِالْمُرُوءَةِ وَتَقْسِمُونَ بِالسَّوِيَّةِ، قَالَ لَهُ سُلَيْمَانُ :كَيْفَ لَنَا بِالْمَأْخَذِ بِهِ؟ قَالَ أَبُو حَازِمٍ :تَأْخُذُهُ مِنْ حِلِّهِ، وَتَضَعُهُ فِي أَهْلِهِ، قَالَ لَهُ سُلَيْمَانُ :هَلْ لَكَ يَا أَبَا حَازِمٍ أَنْ تَصْحَبَنَا، فَتُصِيبَ مِنَّا وَنُصِيبَ مِنْكَ؟ قَالَ : أَعُوذُ بِاللَّهِ، قَالَ لَهُ سُلَيْمَانُ :وَلِمَ ذَاكَ؟ قَالَ :أَخْشَى أَنْ أَرْكَنَ إِلَيْكُمْ شَيْئًا قَلِيلًا، فَيُذِيقَنِي اللَّهُ ضِعْفَ الْحَيَاةِ، وَضِعْفَ الْمَمَاتِ، قَالَ لَهُ سُلَيْمَانُ :ارْفَعْ إِلَيْنَا حَوَائِجَكَ؟ قَالَ :تُنْجِينِي مِنَ النَّارِ، وَتُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ. قَالَ سُلَيْمَانُ :لَيْسَ ذَاكَ إِلَيَّ، قَالَ أَبُو حَازِمٍ :فَمَا لِي إِلَيْكَ حَاجَةٌ غَيْرُهَا، قَالَ :فَادْعُ لِي، قَالَ أَبُو حَازِمٍ : اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ سُلَيْمَانُ وَلِيَّكَ، فَيَسِّرْهُ لِخَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَإِنْ كَانَ عَدُوَّكَ، فَخُذْ بِنَاصِيَتِهِ إِلَى مَا تُحِبُّ وَتَرْضَى، قَالَ لَهُ سُلَيْمَانُ :قَطُّ، قَالَ أَبُو حَازِمٍ :قَدْ أَوْجَزْتُ وَأَكْثَرْتُ إِنْ كُنْتَ مِنْ أَهْلِهِ، وَإِنْ لَمْ تَكُنْ مِنْ أَهْلِهِ فَمَا يَنْفَعُنِي أَنْ أَرْمِيَ عَنْ قَوْسٍ لَيْسَ لَهَا وَتَرٌ؟ قَالَ لَهُ سُلَيْمَانُ :أَوْصِنِي .قَالَ " :سَأُوصِيكَ وَأُوجِزُ :عَظِّمْ رَبَّكَ وَنَزِّهْهُ، أَنْ يَرَاكَ حَيْثُ نَهَاكَ، أَوْ يَفْقِدَكَ حَيْثُ أَمَرَكَ ."فَلَمَّا خَرَجَ مِنْ عِنْدِهِ، بَعَثَ إِلَيْهِ بِمِائَةِ دِينَارٍ، وَكَتَبَ إِلَيْهِ :أَنْ أَنْفِقْهَا وَلَكَ عِنْدِي مِثْلُهَا كَثِيرٌ .قَالَ :فَرَدَّهَا عَلَيْهِ وَكَتَبَ إِلَيْهِ :يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، أُعِيذُكَ بِاللَّهِ أَنْ يَكُونَ سُؤَالُكَ إِيَّايَ هَزْلًا، أَوْ رَدِّي عَلَيْكَ بَذْلًا، وَمَا أَرْضَاهَا لَكَ، فَكَيْفَ أَرْضَاهَا لِنَفْسِي؟وَكَتَبَ إِلَيْهِ " :إِنَّ مُوسَى بْنَ عِمْرَانَ :لَمَّا وَرَدَ مَاءَ مَدْيَنَ، وَجَدَ عَلَيْهَا رِعَاءً يَسْقُونَ، وَوَجَدَ مِنْ دُونِهِمْ جَارِيَتَيْنِ تَذُودَانِ، فَسَأَلَهُمَا، فَقَالَتَا (لَا نَسْقِي، حَتَّى يُصْدِرَ الرِّعَاءُ، وَأَبُونَا شَيْخٌ كَبِيرٌ، فَسَقَى لَهُمَا، ثُمَّ تَوَلَّى إِلَى الظِّلِّ، فَقَالَ رَبِّ إِنِّي لِمَا أَنْزَلْتَ إِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ، فَقِيرٌ) وَذَلِكَ أَنَّهُ كَانَ جَائِعًا خَائِفًا لَا يَأْمَنُ، فَسَأَلَ رَبَّهُ، وَلَمْ يَسْأَلِ النَّاسَ، فَلَمْ يَفْطِنِ الرِّعَاءُ، وَفَطِنَتِ الْجَارِيَتَانِ، فَلَمَّا رَجَعَتَا إِلَى أَبِيهِمَا، أَخْبَرَتَاهُ بِالْقِصَّةِ، وَبِقَوْلِهِ، فَقَالَ أَبُوهُمَا - وَهُوَ شُعَيْبٌ - هَذَا رَجُلٌ جَائِعٌ، فَقَالَ لِإِحْدَاهُمَا :اذْهَبِي فَادْعِيهِ، فَلَمَّا أَتَتْهُ، عَظَّمَتْهُ، وَغَطَّتْ وَجْهَهَا، وَقَالَتْ (إِنَّ أَبِي يَدْعُوكَ لِيَجْزِيَكَ أَجْرَ مَا سَقَيْتَ لَنَا)فَشَقَّ عَلَى مُوسَى حِينَ ذُكِرَتْ :أَجْرَ مَا سَقَيْتَ لَنَا، وَلَمْ يَجِدْ بُدًّا مِنْ أَنْ يَتْبَعَهَا، إِنَّهُ كَانَ بَيْنَ الْجِبَالِ جَائِعًا مُسْتَوْحِشًا، فَلَمَّا تَبِعَهَا،

www.waseemziyai.com

هَبَّتِ الرِّيحُ فَجَعَلَتْ تُصَفِقُ ثِيَابَهَا عَلَى ظَهْرِهَا، فَتَصِفُ لَهُ عَجِيزَتَهَا، وَكَانَتْ ذَاتَ عَجُزٍ، وَجَعَلَ مُوسَى يُعْرِضُ مَرَّةً، وَيَغُضُّ أُخْرَى، فَلَمَّا عِيلَ صَبْرُهُ، نَادَاهَا :يَا أَمَةَ اللَّهِ، كُونِي خَلْفِي، وَأَرِينِي السَّمْتَ بِقَوْلِكِ، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَى شُعَيْبٍ، إِذْ هُوَ بِالْعَشَاءِ مُهَيَّأً، فَقَالَ لَهُ شُعَيْبٌ :اجْلِسْ يَا شَابُّ فَتَعَشَّ .فَقَالَ لَهُ مُوسَى :أَعُوذُ بِاللَّهِ، فَقَالَ لَهُ شُعَيْبٌ :لِمَ؟ أَمَا أَنْتَ جَائِعٌ؟ قَالَ :بَلَى، وَلَكِنِّي أَخَافُ أَنْ يَكُونَ هَذَا عِوَضًا لِمَا سَقَيْتُ لَهُمَا، وَأَنَا مِنْ أَهْلِ بَيْتٍ لَا نَبِيعُ شَيْئًا مِنْ دِينِنَا بِمِلْءِ الْأَرْضِ ذَهَبًا .فَقَالَ لَهُ شُعَيْبٌ :لَا، يَا شَابُّ، وَلَكِنَّهَا عَادَتِي، وَعَادَةُ آبَائِي، نُقْرِي الضَّيْفَ، وَنُطْعِمُ الطَّعَامَ، فَجَلَسَ مُوسَى، فَأَكَلَ .فَإِنْ كَانَتْ هَذِهِ الْمِائَةُ دِينَارٍ عِوَضًا لِمَا حَدَّثْتُ، فَالْمَيْتَةُ، وَالدَّمُ، وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ، فِي حَالِ الِاضْطِرَارِ أَحَلُّ مِنْ هَذِهِ، وَإِنْ كَانَ لِحَقٍّ فِي بَيْتِ الْمَالِ، فَلِي فِيهَا نُظَرَاءُ، فَإِنْ سَاوَيْتَ بَيْنَنَا، وَإِلَّا فَلَيْسَ لِي فِيهَا حَاجَةٌ .

ترجمہ

ضحاک بن موسی بیان کرتے ہیں سلیمان بن عبدالملک کا گزر مدینہ منورہ سے ہوا، وہ مکہ مکرمہ جانا چاہ رہا تھا، اس نے کچھ دن مدینہ منورہ میں قیام کیا، اور دریافت کیا: کیا مدینہ منورہ میں کوئی ایسے صاحب موجود ہیں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا زمانہ پایا ہو؟ لوگوں نے کہا: کہ ابوحازم ہیں۔ سلیمان نے ان کو پیغام بھجوایا جب وہ ان کے پاس آئے تو سلیمان نے ان کو کہا: اے ابوحازم! یہ زیادتی ہے، ابوحازم نے دریافت کیا: اے امیر المومنین! آپ نے میری طرف سے کونسی زیادتی دیکھی ہے؟ سلیمان نے کہا: میرے پاس مدینہ منورہ کے تمام بڑے لوگ آئے ہیں لیکن آپ میرے پاس نہیں آئے، ابوحازم نے جواب دیا: اے امیر المومنین! میں اس بارے میں آپ کو اللہ تعالی کی پناہ میں دیتا ہوں کہ آپ وہ بات کریں جو نہیں ہوئی، آج کے دن سے پہلے آپ مجھ سے واقف نہیں تھے، اور میں نے آپ کو نہیں دیکھا ہوا تھا، تو میں کیوں آپ کے پاس آتا؟

راوی بیان کرتے ہیں پھر سلیمان بن عبدالملک امام محمد شہاب الزہری رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی طرف متوجہ ہوا، اور بولا یہ بزرگ ٹھیک کہہ رہے ہیں، مجھ سے ہی غلطی ہوئی ہے،

سلیمان نے کہا: اے ابوحازم! ہم موت کو ناپسند کیوں کرتے ہیں؟

انہوں نے جواب دیا اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ نے اپنی آخرت خراب کی ہوئی ہے اور دنیا کو آباد کیا ہوا ہے، اس لئے آپ اس بات کو ناپسند کرتے ہیں، کسی آباد چیز سے کسی تباہ حال چیز کی طرف جائیں۔

سلیمان نے کہا: اے ابوحازم! آپ نے ٹھیک کہا ہے، کل ہم اللہ تعالی کی بارگاہ میں کیسے حاضر ہوں گے؟

ابوحازم نے جواب دیا: نیک آدمی تو یوں آئے گا جیسے گھر سے غیر موجود شخص اپنے گھر واپس آتا تھا، اور گناہ گار یوں آئے گا جیسے کوئی بھاگا ہوا غلام اپنے آقا کے پاس آتا ہے۔

سلیمان رو پڑا اور کہنے لگا: ہائے افسوس! اللہ تعالی کی بارگاہ میں جانے کے لئے ہمارے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔

ابوحازم نے کہا: آپ اپنا عمل اللہ تعالی کی کتاب پر پیش کریں۔

www.waseemziyai.com

سلیمان نے سوال کیا: میں کس جگہ انہیں پا سکتا ہوں؟

ابو حازم نے کہا: بے شک نیک لوگ جنت میں ہوں گے اور گناہ گار لوگ دوزخ میں ہوں گے۔

سلیمان نے دریافت کیا: اے ابو حازم! اللہ تعالی کی رحمت کہاں ہوگی؟

ابو حازم نے جواب دیا کہ اللہ تعالی کی رحمت نیک لوگوں کے ساتھ ہوگی۔

سلیمان نے ان سے کہا: اے ابو حازم! اللہ تعالی کے بندوں میں سب سے زیادہ معزز کون ہے؟

انہوں نے جواب دیا: جو مروت اور سمجھ کا مالک ہو۔

سلیمان نے ان سے کہا: اے ابو حازم! سب سے افضل عمل کونسا ہے؟

ابو حازم نے جواب دیا: حرام چیزوں سے اجتناب کے ساتھ ساتھ فرائض ادا کرنا۔

سلیمان نے دریافت کیا: کونسی دعا زیادہ قبول ہوتی ہے؟

ابو حازم نے جواب دیا: جس شخص کے ساتھ احسان کیا گیا ہو وہ اپنے محسن کے لئے جو دعا کرتا ہے۔

سلیمان نے دریافت کیا: کونسا صدقہ افضل ہے؟

ابو حازم نے جواب دیا: جو مصیبت زدہ شخص کو دیا جائے اور جو کوئی غریب شخص کو دے جس میں احسان نہ جتایا جائے اور تکلیف نہ دی جائے۔

سلیمان نے دریافت کیا: کونسی بات عدل کے زیادہ قریب ہے؟

ابو حازم نے جواب دیا: جس بات سے تم خوفزدہ ہو یا جب تمہیں کوئی امید ہو اس وقت حق بات کرنا۔

سلیمان نے دریافت کیا: سب سے زیادہ عقلمند کونسا مومن ہے؟

ابو حازم نے جواب دیا: وہ شخص جو اللہ تعالی کی کتاب پر عمل کرے اور لوگوں کی اس طرف رہنمائی کرے۔

سلیمان نے سوال کیا: کونسا مومن سب سے زیادہ احمق ہے؟

ابو حازم نے جواب دیا: جو شخص اپنے بھائی کی نفسانی خواہش میں شریک ہو کر ظلم کا ارتکاب کرے، یوں وہ دوسرے شخص کی دنیا کے عوض میں اپنی آخرت کو فروخت کر دے گا۔

سلیمان نے ان کو کہا: کہ آپ نے ٹھیک کہا ہے۔ ہم جس حال میں ہیں اس کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟

ابو حازم نے کہا: اے امیر المومنین! کیا آپ مجھ سے درگزر کریں گے؟

سلیمان نے ان کو کہا: نہیں، بلکہ یہ ایک نصیحت ہوگی جو آپ کی طرف سے میری طرف آئے گی۔

ابو حازم نے کہا: اے امیر المومنین! آپ کے آباؤ اجداد نے تلواروں کے ذریعے لوگوں کو مغلوب کیا، انہوں نے مسلمانوں کے مشورے کے بغیر زبردستی حکومت پر قبضہ کیا۔ اہل اسلام کی اس میں کوئی رضامندی نہیں تھی، انہوں نے بہت سے مسلمانوں کو قتل کیا، اور بہت سے لوگ ان کی وجہ سے دنیا سے رخصت ہو گئے، کاش کہ آپ جان سکتے کہ انہوں نے کیا کہا اور ان سے کیا کہا گیا۔

www.waseemziyai.com

راوی بیان کرتے ہیں: حاضرین میں سے ایک شخص نے ابو حازم سے کہا: اے ابو حازم! آپ نے بہت غلط بات کہی ہے۔

ابو حازم نے کہا: تم جھوٹ بول رہے ہو۔ بے شک اللہ تعالی نے علماء کرام سے یہ پختہ عہد لیا ہے کہ وہ لوگوں کو سامنے حق کو واضح طور پر بیان کریں گے، اور ان سے چھپائیں گے نہیں۔

سلیمان نے ان سے کہا: اب ہم اس چیز کو ٹھیک کیسے کر سکتے ہیں؟

ابو حازم نے جواب دیا: آپ لوگ تکبر چھوڑ دیں اور مروت اختیار کریں، اور برابری کی بنیاد پر تقسیم کریں۔

سلیمان نے ان سے کہا: ٹیکس وصول کرنے کے بارے میں ہمارے لئے کتنی گنجائش ہے؟

ابو حازم نے جواب دیا: آپ اسے مناسب طور پر وصول کر سکتے ہیں اور اس کے مستحق لوگوں پر خرچ کر سکتے ہیں۔

سلیمان نے کہا: اے ابو حازم: کیا یہ ہو سکتا ہے کہ آپ ہمارے ساتھ رہیں، تا کہ ہمیں آپ سے فائدہ ہو؟ اور ہم بھی آپ کو کچھ فائدہ پہنچا دیں گے۔

ابو حازم نے جواب دیا: میں اللہ تعالی کی پناہ مانگتا ہوں۔

سلیمان نے ان سے کہا: ایسا کیوں کہہ رہے ہو؟

ابو حازم نے جواب دیا کہ مجھے یہ ڈر ہے کہ میں آپ کی طرف تھوڑا سا جھکوں گا جس کے نتیجے میں اللہ تعالی مجھے زندگی میں اور مرنے کے بعد دگنا عذاب دے گا۔

سلیمان نے ان سے کہا: آپ اپنی ضروریات بتائیں۔

ابو حازم نے جواب دیا: آپ مجھے جہنم سے نجات دلوا کر جنت میں داخل کروا دیں۔

سلیمان نے کہا: میں ایسا کیسے کر سکتا ہوں؟

ابو حازم نے کہا: مجھے آپ سے کوئی کام نہیں ہے۔

سلیمان نے کہا: میرے لئے دعا کرو۔

ابو حازم نے دعا کی: اے اللہ! اگر سلیمان تیرا دوست ہے تو اس کو دنیا آخرت میں بھلائی کے ذریعے خوش کر دے، اور اگر یہ تیرا دشمن ہے تو اس کی پیشانی پکڑ کر اس کو اس طرف لے جا جس سے تو راضی ہو جائے اور جیسا تجھے پسند ہو۔

سلیمان نے کہا: بس اتنا ہی؟

ابو حازم نے فرمایا: میں نے مختصر الفاظ میں وسیع مفہوم رکھنے والی دعا کر دی، اگر تم اس کے اہل ہوئے اور اگر تم اس کے اہل نہ ہوئے تو مجھے کیا فائدہ؟ اگر میں کمان کے ذریعے کوئی ایسا تیر پھینکوں جس پر پھل ہی نہ لگا ہو؟

سلیمان نے کہا: آپ مجھے کوئی وصیت فرمائیں۔

ابو حازم نے فرمایا: میں تم کو وصیت کرتا ہوں اور مختصر الفاظ میں کروں گا: تم اپنے رب تعالی کو عظیم جانو، اور اسے اس بات سے پاک رکھو کہ وہ تمہیں کسی ایسے معاملے میں دیکھے جس سے اس نے تم کو منع کیا ہے، یا کسی ایسی جگہ پر تم کو غیر موجود پائے جس جگہ

www.waseemziyai.com

موجود ہونے کا تمھیں اس نے حکم دیا ہے۔

جب سلیمان ان کے پاس سے اٹھ کر گیا تو ان کی خدمت میں ایک سو دینار بھیجے اور ساتھ یہ تحریری بھیجی، آپ ان کو خرچ کیجئے، میری طرف سے آپ کو ان جیسے اور بھی بہت ملیں گے۔

راوی بیان کرتے ہیں کہ ابوحازم نے وہ پیسے واپس کر دیئے اور جوابی خط میں یہ لکھا: اے امیر المومنین! میں آپ کو اس بات سے اللہ تعالی کی پناہ میں دیتا ہوں کہ آپ مزاق کے طور پر مجھ سے کچھ مانگیں یا آپ تذلیل کے طور پر کچھ واپس لیں، جس چیز سے میں آپ کے لئے راضی نہیں ہوں، اس سے اپنے لئے کیسے راضی ہو سکتا ہوں۔

ابوحازم نے سلیمان کو خط میں لکھا: حضرت موسی علیہ السلام جب مدین کے چشمہ پر آئے تو وہاں انہوں نے کچھ لوگوں کو بکریوں کو پانی پلاتے ہوئے دیکھا، دو لڑکیاں ان سے کچھ ہٹ کر کھڑی ہوئی تھیں، حضرت موسی علیہ السلام نے ان دونوں سے سوال کیا، تو انہوں نے جواب دیا: ہم اس وقت تک پانی حاصل نہیں کر سکتے جب تک یہ لوگ اپنے جانوروں کو پانی نہیں پلا لیتے۔ کیونکہ ہمارے والد ماجد عمر رسیدہ ہیں، حضرت موسی علیہ السلام نے ان دونوں کو پانی لا کر دیا، اور پھر سائے میں آ کر تشریف فرما ہوئے، اور بولے اے میرے اللہ! تو میری طرف جو بھلائی نازل کرے گا میں اس کا محتاج ہوں، اس کی وجہ یہ تھی کہ اس وقت آپ علیہ السلام کو بھوک لگی ہوئی تھی اور اس وقت خوف بھی تھا، کیونکہ آپ امن کی حالت میں نہیں تھے، لیکن انہوں نے اپنے رب تعالی سے مانگا، انہوں نے لوگوں سے سوال نہیں کیا، بکریوں کے چرواہوں کو اس بات کا پتہ نہیں چل سکا، لیکن وہ دونوں لڑکیاں یہ بات سمجھ گئیں، جب وہ دونوں اپنے والد ماجد کے پاس گئیں تو انہیں یہ واقعہ سنایا اور ان کی یہ بات بھی ان کو بتائی، تو ان کے والد ماجد جو کہ حضرت سیدنا شعیب علیہ السلام تھے یہ کہا: کہ اس کو بھوک لگی ہوگی، پھر انہوں نے اپنی ایک بیٹی کو فرمایا: تم جاؤ اور اس کو بلا کر لاؤ۔ جب وہ لڑکی ان کے پاس آئی تو اس نے حضرت موسی علیہ السلام کی تعظیم کی، اور اپنا چہرہ چھپا لیا اور یہ بولی: میرے والد ماجد نے آپ کو بلایا ہے، آپ نے ہمیں جو پانی لا کر دیا ہے اس کا بدلہ آپ کو دینا چاہتے ہیں، جب اس لڑکی نے یہ بات ذکر کی (آپ نے ہمیں جو پانی لا کر دیا ہے اس کا بدلہ آپ کو دینا چاہتے ہیں) اس بات سے حضرت موسی علیہ السلام کو بہت تکلیف ہوئی لیکن اس وقت ان کے پاس اور کوئی چارہ نہیں تھا، کہ اس لڑکی کے پیچھے چلے جائیں، کیونکہ وہ اس وقت پہاڑی سلسلے کے درمیان تھے، بھوک بھی لگی ہوئی تھے اور وحشت بھی محسوس ہو رہی تھی، اس لئے ان کے پیچھے چل پڑے، جب وہ اس کے پیچھے چلے تو ہوا چل پڑی، جس کے نتیجے میں اس مائی صاحبہ کے کپڑے اڑنے کا خطرہ ہوا تو حضرت موسی علیہ السلام نے اس لڑکی کو فرمایا: اے اللہ تعالی کی بندی تم میرے پیچھے چلو اور مجھے زبانی طور پر راستے کے بارے میں بتاتی جاؤ، جب حضرت موسی علیہ السلام حضرت شعیب علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اسوقت رات کا کھانا تیار تھا، حضرت شعیب علیہ السلام نے فرمایا: اے نوجوان بیٹھ جاؤ اور کھانا کھاؤ، حضرت موسی علیہ السلام نے فرمایا: میں اللہ تعالی کی پناہ مانگتا ہوں۔ حضرت شعیب علیہ السلام نے فرمایا: وہ کیوں؟ کیا تم کو بھوک نہیں لگی ہوئی؟ حضرت موسی السلام نے جواب دیا: ہاں۔ لیکن مجھے اس بات کا خطرہ ہے کہ یہ اس چیز کا معاوضہ ہوگا جو میں نے ان لڑکیوں کو پانی لا کر دیا تھا، میں ایسے گھرانے سے تعلق رکھتا ہوں جس کے لوگ تمام روئے زمین کے برابر سونے کے عوض کوئی نیکی فروخت نہیں کرتے، حضرت شعیب علیہ السلام نے فرمایا: اے نوجوان! نہیں۔ لیکن میری اور میرے اباؤ اجداد کی یہ عادت ہے کہ ہم مہمان نوازی

www.waseemziyai.com

کرتے ہیں، لوگوں کو کھانا کھلاتے ہیں، تو حضرت موسیٰ علیہ السلام تشریف فرما ہوئے اور کھانا تناول فرمالیا۔

ابو حازم نے سلیمان کو لکھا: آپ نے یہ جو سو دینار بھیجے ہیں، اگر تو اس چیز کا معاوضہ ہے جو میں نے آپ سے باتیں کی تھیں تو مردار اور خنزیر کا گوشت اضطرار کی حالت میں اس سے زیادہ حلال ہے، اور اگر یہ بیت المال کے حق کی وجہ سے ہے تو ان کے اور بھی بہت سے مستحق ہیں، اگر تو آپ ہم سب میں برابر تقسیم کرتے ہیں تو ٹھیک ہے وگرنہ مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں۔

(موسوعۃ الرقائق والأدب: یاسر بن أحمد بن محمود بن أحمد بن أبی الحمد الکویس الحمدانی (۱:۳۳۴۹))

چھٹی فصل

الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ سے مروی احادیث

رسول اللہ ﷺ سفر کی ابتداء جمعرات کو فرماتے تھے

قَرَأْتُ عَلَى أَبِي الْعَبَّاسِ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمَانَ الْحَنْبَلِيِّ بِبَغْدَادَ :أَخْبَرَكُمْ أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ ثَامِرِ بْنِ حُصَيْنٍ، أَخْبَرَنَا أَبُو طَالِبِ عَبْدُ اللَّطِيفِ بْنُ محمد القطيعي وَقَرَأْتُ عَلَى أَبِي الْفَضْلِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ الْحَمَوِيِّ بِدِمَشْقَ :أَخْبَرَكُمْ أَبُو إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَاسِطِيُّ، أَخْبَرَنَا أَبُو محمد عبد الله بن احمد بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ قُدَامَةَ الْفَقِيهُ وَأَبُو طَالِبِ بْنُ الْقَطِيعِيِّ، قَالَ :أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الْقَادِرِ بْنُ أَبِي صَالِحِ الْجِيلِيُّ، أَخْبَرَنَا أَبُو غَالِبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ الْبَاقِلانِيُّ، أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ شَاذَانَ، أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ -يَعْنِي ابْنَ سَلْمَانَ -النَّجَّادَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ -يَعْنِي ابْنَ مُكْرِمٍ -حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ " :قَلَّمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا إِلا يَوْمَ الْخَمِيسِ .

ترجمہ سند حدیث

حضرت سیدنا امام الذہبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابو العباس احمد بن محمد بن سلمان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر بغداد معلّٰی میں پڑھا، تم کو ابو الحسن علی بن ثامر بن حصین نے خبر دی، ہمیں ابو طالب عبد اللطیف بن محمد القطیعی نے خبر دی، میں نے ابو الفضل بن اسماعیل بن الحموی پر دمشق میں پڑھا، تم کو ابو اسحاق ابراہیم بن علی الواسطی نے خبر دی، ہمیں ابو محمد عبد اللہ بن احمد بن محمد بن قدامہ الفقیہ، اور ابو طالب القطیعی نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہمیں ابو محمد عبد القادر بن ابی صالح الجیلانی رضی اللہ عنہ نے خبر دی، ہمیں ابو غالب محمد بن الحسن بن احمد الباقلانی نے خبر دی، ہمیں ابو علی الحسن بن احمد بن شاذان نے خبر دی، ہمیں احمد یعنی ابن سلمان النجاد نے خبر دی، مجھے الحسن یعنی ابن مکرم نے حدیث شریف بیان کی، ہمیں عثمان بن عمر نے یہ حدیث شریف بیان کی، ہمیں یونس نے الزہری سے، انہوں نے ابن کعب بن مالک سے، انہوں نے اپنے والد ماجد رضی اللہ عنہ سے روایت کی:

www.waseemziyai.com

ترجمہ متن حدیث

رسول اللہ ﷺ جب بھی سفر کا ارادہ فرمایا تو جمعرات کو ہی سفر فرماتے تھے۔

(ذیل طبقات الحنابلة : زین الدین عبد الرحمٰن بن أحمد بن رجب بن الحسن، السلامی، البغدادی، ثم الدمشقی، الحنبلی (۲:۱۹۸)

(مسند الإمام أحمد بن حنبل : أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشیبانی (۲۵:۵۹) :

(المنتخب من مسند عبد بن حمید : أبو محمد عبد الحمید بن حمید بن نصر الکَسّی ویقال له : الکَشّی بالفتح والإعجام (۱:۴۶)

بنی اسرائیل کے ایک بادشاہ کی توبہ کا قصہ

أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الْخَالِقِ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ بِبَعْلَبَكَّ، أَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ قُدَامَةَ سَنَةَ إِحْدَى عَشْرَةَ وَسِتِّمَائَةٍ، أَخْبَرَنَا شَيْخُ الْإِسْلَامِ مُحْيِي الدِّينِ أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الْقَادِرِ بْنُ أَبِي صَالِحٍ الْجِيلِيُّ، أَنَا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ الْمُظَفَّرِ التَّمَّارُ، أنا أَبُو عَلِيِّ بْنِ شَاذَانَ، أنا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ نَجِيحٍ، أنا يَعْقُوبُ بْنُ يُوسُفَ الْقَزْوِينِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ، ثنا عَمْرُو بْنُ أَبِي قَيْسٍ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ : إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ اسْتَخْلَفُوا خَلِيفَةً عَلَيْهِمْ بَعْدَ مُوسَى، فَقَامَ يُصَلِّي فِي الْقَمَرِ، فَوْقَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ، فَذَكَرَ أُمُورًا كَانَ صَنَعَهَا، فَخَرَجَ فَتَدَلَّى بِسَبَبٍ، فَأَصْبَحَ السَّبَبُ مُعَلَّقًا فِي الْمَسْجِدِ وَقَدْ ذَهَبَ، فَانْطَلَقَ حَتَّى أَتَى قَوْمًا عَلَى شَطِّ الْبَحْرِ، فَوَجَدَهُمْ يَصْنَعُونَ لَبِنًا فَسَأَلَهُمْ كَيْفَ يَأْخُذُونَ هَذَا اللَّبِنَ؟ قَالَ : فَأَخْبَرُوهُ، فَلَبَّنَ مَعَهُمْ، وَكَانَ يَأْكُلُ مِنْ عَمَلِ يَدَيْهِ، فَإِذَا كَانَ حِينُ الصَّلَاةِ تَطَهَّرَ فَصَلَّى . فَرَفَعَ ذَلِكَ الْعُمَّالُ إِلَى قَهْرَمَانِهِمْ، إِنَّ فِينَا رَجُلًا يَفْعَلُ كَذَا وَكَذَا . فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ، فَأَبَى أَنْ يَأْتِيَهُ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ إِنَّهُ جَاءَهُ بِنَفْسِهِ يَسِيرُ عَلَى دَابَّتِهِ، فَلَمَّا رَآهُ فَرَّ وَاتَّبَعَهُ، فَسَبَقَهُ وَقَالَ : انْظُرْنِي أُكَلِّمْكَ . قَالَ : فَقَامَ حَتَّى كَلَّمَهُ، فَأَخْبَرَهُ خَبَرَهُ، فَلَمَّا أَخْبَرَهُ خَبَرَهُ، وَأَنَّهُ كَانَ مَلِكًا، وَأَنَّهُ فَرَّ مِنْ رَهْبَةِ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ، قَالَ : لَأَظُنُّ أَنِّي لَاحِقٌ بِكَ . قَالَ : فَلَحِقَهُ فَعَبَدَا اللَّهَ حَتَّى مَاتَا بِرَمْلَةِ مِصْرَ .

قَالَ عَبْدُ اللَّهِ : لَوْ كُنْتُ ثَمَّ لَاهْتَدَيْتُ إِلَى قَبْرَيْهِمَا مِنْ صِفَةِ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم الّتی وصف .

(تاریخ الإسلام ووفیات المشاهیر والأعلام : شمس الدین أبو عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان بن قَایْماز الذهبی (۳۹:۹۸)

(مسند البزار المنشور باسم البحر الزخار : أبو بکر أحمد بن عمرو بن عبد الخالق بن خلاد بن عبید الله العتکی المعروف بالبزار (۵:۳۵۸)

(الرقة والبکاء لابن قدامة : أبو محمد موفق الدین عبد الله بن أحمد بن محمد بن قدامة الجماعیلی المقدسی الحنبلی ابن قدامة المقدسی (۹۰)

(کتاب التوابین : أبو محمد موفق الدین عبد الله بن أحمد بن محمد بن قدامة الجماعیلی المقدسی ثم الدمشقی الحنبلی ابن قدامة المقدسی (۳۷)

رسول اللہ ﷺ کی دعائیں

أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْقَادِرِ بْنُ أَبِي صَالِحِ بْنِ جَنْكِي دُوَسْتَ أَبُو مُحَمَّدٍ الْجِيلِيُّ، إِمَامُ الْحَنَابِلَةِ وَشَيْخُهُمْ، مِنْ أَهْلِ جِيلَانَ، فِي كِتَابِهِ إِلَيَّ مِنْ بَغْدَادَ، سَنَةَ تِسْعٍ وَخَمْسِينَ وَخَمْسِ مِائَةٍ، أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ الْمُظَفَّرِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَوْسَنَ التَّمَّارُ، أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيِّ بْنُ شَاذَانَ، أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ نَجِيحٍ، حَدَّثَنَا

www.waseemziyai.com

جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاكِرٍ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ :أَنَّهُ صَلَّى

صَلاةً فَخَفَّفَ فِيهَا، فَلَمَّا صَلَّى الصَّلاةَ، ذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ :لَقَدْ دَعَوْتُ بِدَعَوَاتٍ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ، صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ :ثُمَّ انْطَلَقَ عَمَّارٌ، فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَأَتْبَعَهُ، قَالَ :وَهُوَ أَبِي، فَسَأَلَهُ عَنِ الدُّعَاءِ، فَقَالَ :اللَّهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبَ، وَقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ، أَحْيِنِي مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي، وَتَوَفَّنِي إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي، وَأَسْأَلُكَ خَشْيَتَكَ فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، وَأَسْأَلُكَ كَلِمَةَ الْحَقِّ فِي الرِّضَا وَالْغَضَبِ، وَأَسْأَلُكَ نَعِيمًا لا يَبِيدُ، وَأَسْأَلُكَ قُرَّةَ عَيْنٍ لا تَنْقَطِعُ، وَأَسْأَلُكَ الرِّضَا عِنْدَ الْقَضَاءِ، وَأَسْأَلُكَ بَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ، وَأَسْأَلُكَ النَّظَرَ إِلَى وَجْهِكَ، وَالشَّوْقَ إِلَى لِقَائِكَ، فِي غَيْرِ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ، وَلا فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ، اللَّهُمَّ زَيِّنَّا بِزِينَةِ الإِيمَانِ، وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُهْتَدِينَ .

ترجمہ سند حدیث

ہمیں الشیخ الامام عبدالقادر بن ابی صالح بن جنگی دوست ابومحمد الجیلانی رضی اللہ عنہ جو حنابلہ کے امام اور ان کے شیخ ہیں، آپ رضی اللہ تعالی عنہ کا تعلق اہل جیلان سے ہیں، نے مجھے سنہ (۵۵۹ ھ) میں جو تحریر لکھی اس میں مجھے خبر دی، ہمیں ابوبکر احمد بن المظفر بن الحسین بن سوسن التمار نے خبر دی، ہمیں ابوعلی بن شاذان نے خبر دی، ہمیں ابوبکر محمد بن العباس بن نجیح نے خبر دی، ہمیں جعفر بن محمد بن شاکر نے یہ حدیث شریف بیان کی، ہمیں عفان نے یہ حدیث شریف بیان کی، ہمیں حماد بن زید نے یہ حدیث شریف بیان کی، ہمیں عطاء بن السائب نے اپنے والد ماجد سے یہ حدیث شریف بیان کی، انہوں نے حضرت سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت کی:

ترجمہ متن حدیث

حضرت سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے نماز ادا کی اور نماز زیادہ لمبی نہیں پڑھی، جب انہوں نے نماز ادا کر لی تو میں نے ان سے ذکر کیا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ میں نے کچھ دعائیں رسول اللہ ﷺ سے سنی تھیں وہ میں مانگتا ہوں، جب حضرت سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نماز ادا کر کے روانہ ہونے لگے تو میرے والد ماجد یعنی حضرت سیدنا سائب بن یزید رضی اللہ عنہ نے ان کو فرمایا کہ تم مجھے بھی وہ دعائیں بتاؤ جو رسول اللہ ﷺ پڑھا کرتے تھے تو حضرت سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے یہ دعا پڑھ کر سنائی:

﴿اللَّهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبَ، وَقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ، أَحْيِنِي مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي، وَتَوَفَّنِي إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي، وَأَسْأَلُكَ خَشْيَتَكَ فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، وَأَسْأَلُكَ كَلِمَةَ الْحَقِّ فِي الرِّضَا وَالْغَضَبِ، وَأَسْأَلُكَ نَعِيمًا لا يَبِيدُ، وَأَسْأَلُكَ قُرَّةَ عَيْنٍ لا تَنْقَطِعُ، وَأَسْأَلُكَ الرِّضَا عِنْدَ الْقَضَاءِ، وَأَسْأَلُكَ بَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ، وَأَسْأَلُكَ النَّظَرَ إِلَى وَجْهِكَ، وَالشَّوْقَ إِلَى لِقَائِكَ، فِي غَيْرِ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ، وَلا فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ، اللَّهُمَّ زَيِّنَّا بِزِينَةِ الإِيمَانِ، وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُهْتَدِينَ .﴾

(المشیخۃ البغدادیۃ للأموی : رَشِیدُ الدِّینِ، أَبُو العَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ المُفَرَّج بن عَلِیّ بنِ عَبْدِ العَزِیزِ بنِ مَسْلَمَۃَ الدِّمَشْقِیّ (۴۸)

(رؤیۃ اللہ : أبوالحسن علی بن عمر بن أحمد بن مہدی بن مسعود بن النعمان بن دینار البغدادی الدارقطنی :۲۵۶)

اللہ تعالیٰ کے عرش کا سایہ کس کو ملے گا؟

أخبرنَا الشَّيخ عبد الْقَادِر بن أبي صَالح أخبرنَا أَحْمد المظفر أخبرنَا الْحسن بن أَحْمد بن شَاذان أخبرنَا مُحَمَّد بن الْعَبَّاس بن نجيح حَدثنَا إِبْرَاهِيم بن إِسْحَاق حَدثنَا مُسَدّد حَدثنَا يحيى بن سعيد وَحَمَّاد بن زيد عَن عبيد الله بن عمر عَن خبيب عَن حَفْص بن عَاصِم عَن أبي هُرَيْرَة عَن النَّبِي صلى الله عَلَيْهِ وَسلم قَالَ :سَبْعَة يظلهم الله فِي (ظله)يَوْم لَا ظلّ إِلَّا ظله رجلَيْنِ تحابا فِي الله عز وَجل واجتمعا على ذَلِك وتفرقا عَلَيْهِ. وفي رواية سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ، يَوْمَ لاَ ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ :الإِمَامُ العَادِلُ، وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ رَبِّهِ، وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي المَسَاجِدِ، وَرَجُلاَنِ تَحَابَّا فِي اللَّهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ، وَرَجُلٌ طَلَبَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ، فَقَالَ :إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ، وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ، أَخْفَى حَتَّى لاَ تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِينُهُ، وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ .

ترجمہ سند حدیث

امام ابن قدامہ المقدسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ہمیں الشیخ الامام عبدالقادر بن ابوصالح الجیلانی رضی اللہ عنہ نے خبردی، ہمیں احمد بن المظفر نے خبردی، ہمیں الحسن بن احمد بن شاذان نے خبردی، ہمیں محمد بن العباس بن نجیح نے خبردی، ہمیں ابراہیم بن اسحاق نے یہ حدیث شریف بیان کی ہمیں مسدد نے یہ حدیث شریف بیان کی، ہمیں یحیی بن سعید نے اور حماد بن زید نے عبیداللہ بن عمر سے انہوں نے خبیب سے انہوں نے حفص بن عاصم سے یہ حدیث شریف بیان کی، انہوں نے حضرت سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی:

ترجمہ متن حدیث

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سات بندوں کو اللہ تعالیٰ اپنے عرش کا سایہ عطا فرمائے گا جس دن کوئی سایہ نہ ہوگا، ان میں وہ دو بندے جو آپس میں اللہ تعالیٰ کے لئے محبت رکھتے ہوں گے، جب جمع ہوں تو بھی اللہ تعالیٰ کے لئے اور جب جدا ہوں تو بھی اللہ تعالیٰ کے لئے، اور دوسری روایت یوں کہ اللہ تعالیٰ سات بندوں کو اپنے عرش کے سایہ میں جگہ عطا فرمائے گا، جس دن کوئی سایہ نہ ہوگا، وہ حاکم جو عدل کرنے والا ہو، وہ جوان جو اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف رہتا ہو، اور وہ نوجوان جس کا دل مسجد کے ساتھ متعلق رہتا ہو، اور وہ دو بندے جو اللہ تعالیٰ کے لئے محبت کرتے ہوں، جب جمع ہوں تو بھی اللہ تعالیٰ کے لئے اور جب جدا ہوں تو بھی اللہ تعالیٰ کے لئے، ایک وہ شخص جس کو کوئی عورت جو حسب و جمال والی ہو بلائے اور یہ کہے کہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں، اور ایک وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کے لئے مال خرچ کرے یہاں تک کہ داہنے ہاتھ سے دے تو بائیں ہاتھ کو بھی پتا نہ چلے، اور ایک وہ شخص جو تنہائی میں بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کو یاد کرے اور آنسو بہائے۔

(المتحابین فی اللہ : أبو محمد موفق الدین عبداللہ بن أحمد بن محمد بن قدامۃ الجماعیلی المقدسی ثم الدمشقی الحنبلی، الشہیر بابن قدامۃ المقدسی:۵۵)

(صحیح البخاری : محمد بن إسماعیل أبو عبداللہ البخاری الجعفی (۱:۱۳۳)دارطوق النجاۃ

محبّ محبوب کے ساتھ ہی ہوگا

أخبرنَا شيخ الْإِسْلَام أَبُو مُحَمَّد عبد الْقَادِر بن أبي صَالح الجيلي قَالَ أخبرنَا أَبُو بكر أَحْمد بن المظفر

www.waseemziyai.com

التمار أخبرنَا أَبُو عَلِيّ بن شَاذان أخبرنَا مُحَمَّد بن الْعَبَّاس بن نجيح حَدثنَا يزِيد بن الباداء أخبرنَا الْهَيْثَم بن الْمُهلب حَدثنَا الْمعَافى حَدثنَا يحيى بن أبي أنيسَة عَن عَاصِم عَن زرعَن صَفْوَان بن عَسَّال قَالَ: خرجنَا مَعَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم وَرَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم أَمَام الركب وَنحن خَلفه إِذا أَعْرَابِي خلف الْقَوْم جهوري الصَّوْت يَقُول يَا مُحَمَّد فَقَالَ النَّبِي صلى الله عَلَيْهِ وَسلم هاؤم فَقَالَ كَيفَ ترى فِي رجل أحب قوما وَلما يلْحق بهم قَالَ ذَلِك مَعَهم.

ترجمہ سند حدیث

ہمیں شیخ الاسلام ابو محمد عبد القادر ابن ابو صالح الجیلانی رضی اللہ عنہ نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہمیں ابو بکر احمد بن المظفر التمار نے خبر دی، ہمیں ابو علی شاذان نے خبر دی، ہمیں محمد بن العباس بن نجیح نے خبر دی، ہمیں یزید بن الباداء نے خبر دی، ہمیں الہیثم بن المہلب نے خبر دی، ہمیں المعافی نے یہ حدیث شریف بیان کی، ہمیں یحییٰ بن انیسہ نے عاصم سے انہوں نے حضرت زر سے انہوں نے حضرت سیدنا صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے روایت کی:

ترجمہ متن حدیث

حضرت سیدنا صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ باہر نکلے، کریم آقا ﷺ سواروں کے آگے آگے چل رہے تھے ہم رسول اللہ ﷺ کے پیچھے چل رہے تھے کہ پیچھے سے ایک دیہاتی جس کی آواز بہت بلند تھی، اس نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! تو رسول اللہ ﷺ نے اس کو آگے بلایا تو اس نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ اس شخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں کہ کسی قوم کے ساتھ محبت رکھے مگر ان سے ملا نہ ہو؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ بھی انہیں کے ساتھ ہی ہوگا۔

(تحابین فی اللہ: أبو محمد موفق الدین عبد اللہ بن أحمد بن محمد بن قدامة الجماعیلی المقدسی ثم الدمشقی الحنبلی، الشہیر بابن قدامة المقدسی: ۲۹)

(حدیث شعبة - مخطوط: محمد بن العباس بن نجیح، أبو بکر البزاز (۱:۵)

میرے صحابہ کرام کو گالی نہ دو

أَخْبَرَنَا وَالِدِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ أَخْبَرَنَا أَبُو غَالِبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ الْبَاقِلَانِيُّ الْكَرَجِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ شَاذَانَ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ السَّمَّاكِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا أَدْرَكَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ.

ترجمہ سند حدیث:

ہم کو ہمارے والد سیدنا الشیخ عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا جبکہ یہ حدیث ان کے سامنے پڑھی جارہی تھی اور میں سن رہا تھا، ہمیں ابو غالب محمد بن الحسن بن احمد بن الحسن باقلانی کرجی نے بتایا، ہمیں ابو علی الحسن بن احمد بن ابراہیم بن شاذان نے بتایا، ہمیں عثمان بن احمد السماک نے بتایا، یہ حدیث ہم سے احمد بن عبد الجبار نے بیان کی، ہم سے ابو معاویہ نے بیان کی، اعمش سے، ابو صالح

www.waseemziyai.com

سے، حضرت سیدنا ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ترجمہ متن حدیث

میرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو برا نہ کہو، کیونکہ مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے، اگر تم میں سے کوئی احد پہاڑ جتنا سونا بھی خرچ کردے تو بھی میرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے خرچ کیے گئے ایک سیر یا آدھے سیر کے برابر نہ ہوگا۔

(الأربعون الكيلانية: عبدالرزاق بن عبدالقادر الكيلاني، البغدادي، الحلبي، تاج الدين، أبوالفرج (۱:۸)

(صحيح البخاري (محمد بن إسماعيل أبوعبدالله البخاري الجعفي (۵:۸)

نماز قصر صدقہ ہے اس کو قبول کرو

اخبرناالشيخ الجليل المسند زين الدين ابوبكر محمدبن الامام الحافظ تقى الدين ابى الطاهر اسماعيل بن عبدالله بن عبدالمحسن الانباطى بقراتى عليه غير مرة ،قلت له : اخبرك الشيخ الامام العالم موفق الدين ابومحمدعبدالله ابن محمدبن احمدبن احمدبن محمد بن قدامه المقدسى قراة عليه وانت تسمع فى ذى القعدة سنة عشروستمائة بجامع دمشق فاقربه . فقال : نعم . قال : اخبرناالامام تاج العارفين محى الدين ابومحمدعبدالقادربن ابى صالح الجيلى رضى الله عنه قراة عليه وانااسمع فى شهر ربيع الاول سنة احدى وستين وخمسمائة ببغداد . قال اخبرناابوغالب محمدبن الحسن بن احمدبن الحسين الباقلانى ببغدادبجامع القصر . قال اخبرناالشيخ ابوعلى الحسن بن احمدبن ابراهيم بن الحسن بن احمد بن شاذان البزازقال اخبرناعثمان بن احمد وميمون بن اسحاق ابوسهل بن زياد . قالوا: حدثنااحمدبن عبدالجبار حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَمَّارٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بَابَيْهِ عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ، قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ(لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ، إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَفْتِنَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا) فَقَدْ أَمِنَ النَّاسُ، فَقَالَ :عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتُ مِنْهُ، فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَ صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللهُ بِهَا عَلَيْكُمْ، فَاقْبَلُوا صَدَقَتَهُ.

ترجمہ سند حدیث

ہمیں الشیخ الجلیل المسند زین الدین ابوبکر محمد بن امام الحافظ تقی الدین ابوطاہر اسماعیل بن عبداللہ بن عبدالمحسن الانباطی نے یہ حدیث شریف بیان کی اور میں نے ان کے سامنے کئی بار پڑھی ہے، میں نے ان سے کہا: کہ کیا آپ کو الشیخ الامام العالم موفق الدین امام محمد عبداللہ بن محمد بن احمد بن محمد بن قدامہ المقدسی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے خبر دی، ایسے حال میں کہ ان کے سامنے پڑھا گیا ہو اور آپ نے سنا ہو، ماہ ذوالقعدہ سنہ ۶۱۰ ھ) جامع دمشق میں تو الشیخ الامام ابن قدامہ نے اقرار کیا، اور کہا: کہ ہاں ہم کو خبر دی الشیخ الامام تاج العارفین محی الدین ابو محمد عبدالقادر ابن ابوصالح الجیلانی رضی اللہ عنہ نے جب ان کی جناب میں پڑھا جا رہا تھا اور میں خود سن رہا تھا، ماہ ربیع الاولی سنہ (۵۶۱ ھ) میں بغداد میں کہا: خبر دی ہم کو ابوغالب محمد بن الحسن بن احمد بن الحسین بن محمد بن شاذان البزاز نے کہا: خبر دی ہم کو عثمان بن

www.waseemziyai.com

www.waseemziyai.com

احمد میمون بن اسحاق ابوسہل بن زیاد نے ان سب نے کہا: کہ بیان کیا ہم سے احمد بن عبدالجبار نے، ہم سے ابن ادریس نے بیان کی، انہوں نے ابن جریج سے بیان کیا، انہوں نے ابن عمار سے بیان کیا، انہوں نے عبداللہ تاسہ سے، وہ یعلی بن امیہ سے، انہوں نے کہا: میں نے حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرض کی: اس آیت میں ہے

﴿وَ اِذَا ضَرَبْتُمْ فِی الْاَرْضِ فَلَیْسَ عَلَیْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ یَّفْتِنَكُمُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا اِنَّ الْكٰفِرِیْنَ كَانُوْا لَكُمْ عَدُوًّا مُّبِیْنًا﴾

ترجمہ کنزالایمان

اور جب تم زمین میں سفر کرو تو تم پر گناہ نہیں کہ بعض نمازیں قصر سے پڑھو اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ کافر تمہیں ایذا دیں گے بے شک کفار تمہارے کھلے دشمن ہیں۔

اب تو لوگ بے خوف ہوگئے ہیں، حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے بھی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کی تھی، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ صدقہ ہے، اللہ تعالیٰ نے تم کو عطا فرمایا ہے اور تم اس کو قبول کرلو۔

(بہجۃ الاسرار لشیخ الامام نورالدین ابی الحسین علی بن یوسف بن الجریر شطنوفی: ۲۳۸) مطبوعہ موسسۃ الشرف لاہور پاکستان

(المسند: الشافعی أبوعبداللہ محمد بن إدریس بن العباس بن عثمان بن شافع بن عبدالمطلب بن عبدمناف المطلبی القرشی المکی (۱:۲۴)

بندہ مومن کی روح

اخبرنا الشیخ الجلیل المسند زین الدین ابوبکر محمدبن الامام الحافظ تقی الدین ابی الطاهر اسماعیل بن عبدالله بن عبدالمحسن الانباطی بقراتی علیه غیر مرة ،قلت له : اخبرک الشیخ الامام العالم موفق الدین ابومحمدعبدالله ابن محمدبن احمدبن محمد بن قدامه المقدسی قراة علیه وانت تسمع بجامع دمشق فاقربه . فقال : نعم . قال : اخبرنا الامام تاج العارفین محی الدین ابومحمدعبدالقادربن ابی صالح الجیلی رضی الله عنه قراة علیه وانااسمع ببغداد . قال اخبرناابوغالب محمدبن الحسن بن احمدبن الحسین الباقلانی ببغدادبجامع القصر . قال اخبرناالشیخ ابوعلی الحسن بن احمدبن ابراهیم بن الحسن بن احمد بن شاذان البزاز قال اخبرنااحمد بن سلیمان ، قال حدثناالحسن بن مکرم قال: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ :أَخْبَرَنَا یُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ أَبِیهِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ " :إِنَّمَا نَسَمَةُ الْمُسْلِمِ طَیْرٌ یَعْلُقُ بِشَجَرِ الْجَنَّةِ حَتَّى یُرْجِعَهُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِلَى جَسَدِهِ یَوْمَ یَبْعَثُهُ .

ترجمہ سند حدیث

ہمیں الشیخ الجلیل المسند زین الدین ابوبکر محمد بن امام الحافظ تقی الدین ابوطاہر اسماعیل بن عبداللہ بن عبدالمحسن الانباطی نے یہ حدیث شریف بیان کی اور میں نے ان کے سامنے کئی بار پڑھی ہے، میں نے ان سے کہا: کہ کیا آپ کو الشیخ الامام العالم موفق الدین ابا محمد عبداللہ بن محمد بن احمد بن محمد بن قدامہ المقدسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خبر دی، ایسے حال میں کہ ان کے سامنے پڑھا گیا ہو اور آپ نے

سنا ہو، میں تو الشیخ الامام ابن قدامہ نے اقرار کیا، اور کہا: کہ ہاں ہم کو خبر دی الشیخ الامام تاج العارفین محی الدین ابو محمد عبد القادر ابن ابو صالح الجیلانی رضی اللہ عنہ نے جب ان کی جناب میں پڑھا جا رہا تھا اور میں خود سن رہا تھا، میں نے بغداد میں کہا خبر دی ہم کو ابو غالب محمد بن الحسن بن احمد بن الحسین بن محمد بن شاذان البزاز نے کہا: کہ وہ کہتے ہیں کہ ہم کو احمد بن سلیمان نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہمیں الحسن بن مکرم نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہمیں عثمان بن عمر نے یہ حدیث شریف بیان کی، انہوں نے کہا: ہمیں یونس نے زہری سے، انہوں نے عبد الرحمٰن بن کعب سے انہوں نے اپنے والد ماجد سے روایت کی

ترجمہ متن حدیث

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن کی روح ایک پرندہ ہوگی جو کہ جنت کے دروازے میں لٹکتا ہوگا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کے جسم اس دن لوٹائے گا جس دن اس کو اٹھائے گا۔

(بہجۃ الاسرار الشیخ الامام نور الدین ابی الحسین علی بن یوسف بن الجریر شطنوفی: ۲۳۸)

(مسند الإمام أحمد بن حنبل : أبو عبد اللہ أحمد بن محمد بن حنبل بن ہلال بن أسد الشیبانی (۲۵:۵۵)

روزہ دار کی جزا اللہ تعالیٰ کے ہاں ہے

اخبرنا الشیخ الجلیل المسند زین الدین ابوبکر محمد بن الامام الحافظ تقی الدین ابی الطاہر اسماعیل بن عبداللہ بن عبدالمحسن الانباطی بقراتی علیه غیر مرة ،قلت له : اخبرک الشیخ الامام العالم موفق الدین ابو محمد عبداللہ ابن محمد بن احمد بن محمد بن قدامه المقدسی قراۃ علیه وانت تسمع بجامع دمشق فاقربه . فقال : نعم . قال : اخبرنا الامام تاج العارفین محی الدین ابو محمد عبدالقادر بن ابی صالح الجیلی رضی اللہ عنه قراۃ علیه وانا اسمع ببغداد . قال اخبرنا ابو غالب محمد بن الحسن بن احمد بن الحسین الباقلانی ببغداد بجامع القصر . قال اخبرنا الشیخ ابو علی الحسن بن احمد بن ابراهیم بن الحسن بن احمد بن شاذان البزاز، قال حدثنا احمد ، قال حدثنا الحسن بن مکرم ، حدثنا یزید بن هارون ، اخبرنا شعبة عن محمد بن زیاد عن ابی هریرة عن النبی ﷺ

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ :إِنَّ الصَّوْمَ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ إِنَّ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَيْنِ إِذَا أَفْطَرَ فَرِحَ، وَإِذَا لَقِيَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فَرِحَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَخَلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ .

ترجمہ سند حدیث

ہمیں الشیخ الجلیل المسند زین الدین ابوبکر محمد بن امام الحفاظ تقی الدین ابو طاہر اسماعیل بن عبداللہ بن عبدالمحسن الانباطی نے یہ حدیث شریف بیان کی اور میں نے ان کے سامنے کئی بار پڑھی ہے، میں نے ان سے کہا: کہ کیا آپ کو الشیخ الامام العالم موفق الدین امام محمد عبداللہ بن محمد بن احمد بن محمد بن قدامہ المقدسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خبر دی، ایسے حال میں کہ ان کے سامنے پڑھا گیا ہو اور آپ نے سنا ہو، تو الشیخ الامام ابن قدامہ نے اقرار کیا، اور کہا: کہ ہاں ہم کو خبر دی الشیخ الامام تاج العارفین محی الدین ابو محمد عبد القادر ابن ابو صالح

www.waseemziyai.com

الجیلانی رضی اللہ عنہ نے جب ان کی جناب میں پڑھا جارہا تھا اور میں خود سن رہا تھا، میں بغداد میں کہا خبر دی ہم کو ابو غالب محمد بن الحسن بن احمد بن الحسین بن محمد بن شاذان البزاز نے کہا: ہمیں احمد نے یہ حدیث شریف بیان کی، انہوں نے کہا: ہمیں الحسن بن مکریم نے یہ حدیث شریف بیان کی، انہوں نے کہا: ہمیں یزید بن ہارون نے یہ حدیث شریف بیان کی، انہوں نے کہا: ہمیں شعبہ نے، انہوں نے محمد بن زیاد سے انہوں نے حضرت سیدنا ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ رسول اللہ ﷺ سے روایت فرماتے ہیں:

ترجمہ متن حدیث

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ اللہ تعالی نے فرمایا: ہر عمل کے لئے کفارہ ہے اور روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا اور روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالی کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی بہتر ہے۔

(بهجة الاسرار الشيخ الامام نور الدين ابي الحسين علي بن يوسف بن الجرير شطنوفي :٢٣٩)

(مسند الإمام أحمد بن حنبل : أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني (١٥: ١٨٧)

ہر چیز سے بہتر ذکر اللہ ہے

اخبرنا الشيخ الجليل المسند زين الدين ابوبكر محمدبن الامام الحافظ تقى الدين ابى الطاهر اسماعيل بن عبدالله بن عبدالمحسن الانباطى بقراتى عليه غير مرة ،قلت له : اخبرك الشيخ الامام العالم موفق الدين ابومحمدعبدالله ابن محمدبن احمدبن محمد بن قدامه المقدسى قراة عليه وانت تسمع بجامع دمشق فاقربه . فقال : نعم . قال : اخبرنا الامام تاج العارفين محى الدين ابومحمدعبدالقادربن ابى صالح الجيلى رضى الله عنه قراة عليه وانااسمع ببغداد . قال اخبرناابوغالب محمدبن الحسن بن احمدبن الحسين الباقلانى ببغدادبجامع القصر . قال اخبرناالشيخ ابوعلى الحسن بن احمدبن ابراهيم بن الحسن بن احمد بن شاذان البزاز،حدثناعثمان بن احمدوعبدالله بن بريه واحمد بن يحيى الآدمى وميمون بن اسحاق قالوا : حدثنااحمدبن عبدالجبار : حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَأَنْ أَقُولَ سُبْحَانَ اللهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَاللهُ أَكْبَرُ، أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ.

ترجمہ سند حدیث

ہمیں الشیخ الجلیل المسند زین الدین ابو بکر محمد بن امام الحافظ تقی الدین ابو طاہر اسماعیل بن عبد اللہ بن عبد المحسن الانباطی نے یہ حدیث شریف بیان کی اور میں نے ان کے سامنے کئی بار پڑھی ہے، میں نے ان سے کہا: کہ کیا آپ کو الشیخ الامام العالم موفق الدین امام محمد عبد اللہ بن محمد بن احمد بن محمد بن قدامہ المقدسی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے خبر دی، ایسے حال میں کہ ان کے سامنے پڑھا گیا ہو اور آپ نے سنا ہو، تو الشیخ الامام ابن قدامہ نے اقرار کیا، اور کہا: کہ ہاں ہم کو خبر دی الشیخ الامام تاج العارفین محی الدین ابو محمد عبد القادر ابن ابو صالح الجیلانی رضی اللہ عنہ نے جب ان کی جناب میں پڑھا جارہا تھا اور میں خود سن رہا تھا، میں نے بغداد میں کہا: خبر دی ہم کو ابو غالب محمد بن الحسن بن احمد بن الحسین بن محمد بن شاذان البزاز نے کہا: ہمیں عثمان بن احمد، عبد اللہ بن احمد بن بریہ، احمد بن یحیی الآدمی، و میمون بن اسحاق نے

www.waseemziyai.com

کہا: ہمیں احمد بن عبد الجبار نے یہ حدیث بیان کی ،ہمیں ابو معاویہ نے الاعمش سے ،انہوں نے ابو صالح سے روایت کی ،انہوں نے حضرت سیدنا ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی:

ترجمہ متن حدیث

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس جس چیز پر سورج طلوع ہوتا ہے ہر اس چیز سے زیادہ پسندیدہ میرے نزدیک یہ ہے کہ میں سبحان اللہ، الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ واللہ اکبر۔ پڑھا کروں۔

(بہجۃ الاسرار الشیخ الشطنوفی: ۲۴۰)

(الکتاب المصنف فی الأحادیث والآثار : أبو بکر بن أبی شیبۃ ،عبداللہ بن محمد بن ابراہیم بن عثمان بن خواستی العبسی (۶:۵۳)

قبر کے اوپر بیٹھنے کا گناہ

اخبرنا الشیخ الجلیل المسند زین الدین ابوبکر محمدبن الامام الحافظ تقی الدین ابی الطاھر اسماعیل بن عبداللہ بن عبدالمحسن الانباطی بقراتی علیہ غیر مرۃ ،قلت لہ : اخبرک الشیخ الامام العالم موفق الدین ابو محمدعبداللہ ابن محمدبن احمدبن محمد بن قدامہ المقدسی قراۃ علیہ وانت تسمع بجامع دمشق فاقربہ . فقال : نعم . قال : اخبرناالامام تاج العارفین محی الدین ابو محمدعبدالقادربن ابی صالح الجیلی رضی اللہ عنہ قراۃ علیہ وانااسمع ببغداد . قال اخبرناابوغالب محمدبن الحسن بن احمدبن الحسین الباقلانی ببغدادبجامع القصر . قال اخبرناالشیخ ابوعلی الحسن بن احمدبن ابراھیم بن الحسن بن احمد بن شاذان البزاز،حدثنااحمد، حدثناالحسن بن مکرم ، حدثناعلی بن عاصم ، اخبرناسھیل بن ابی صالح عن ابیہ عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَأَنْ يَجْلِسَ أَحَدُكُمْ عَلَى جَمْرَةٍ حَتَّى تَحْرِقَ ثِيَابَهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَجْلِسَ عَلَى قَبْرٍ.

ترجمہ سند حدیث

ہمیں الشیخ الجلیل المسند زین الدین ابو بکر محمد بن امام الحفاظ تقی الدین ابو طاہر اسماعیل بن عبداللہ بن عبد المحسن الانباطی نے یہ حدیث شریف بیان کی اور میں نے ان کے سامنے کئی بار پڑھی ہے ،میں نے ان سے کہا: کہ کیا آپ کو الشیخ الامام العالم موفق الدین امام محمد عبداللہ بن محمد بن احمد بن محمد بن قدامہ المقدسی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے خبر دی ،ایسے حال میں کہ ان کے سامنے پڑھا گیا ہوا اور آپ نے سنا ہو، تو الشیخ الامام ابن قدامہ نے اقرار کیا، اور کہا: کہ ہاں ہم کو خبر دی الشیخ الامام تاج العارفین محی الدین ابو محمد عبد القادر ابن ابو صالح الجیلانی رضی اللہ عنہ نے جب ان کی جناب میں پڑھا جارہا تھا اور میں خود سن رہا تھا، میں نے بغداد میں کہا: خبر دی ہم کو ابو غالب محمد بن الحسن بن احمد بن الحسین بن محمد بن شاذان البزاز نے کہا:

ہمیں احمد نے یہ حدیث شریف بیان کی ،ہمیں الحسن بن مکرم نے یہ حدیث شریف بیان کی ،ہمیں علی بن عاصم نے یہ حدیث شریف بیان کی ،ہمیں سہیل بن ابو صالح نے اپنے والد ماجد سے یہ حدیث شریف روایت کی انہوں نے حضرت سیدنا ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی:

www.waseemziyai.com

ترجمہ متن حدیث

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کسی کا انگارہ پر بیٹھنا جس سے کپڑے جل جائیں اور پھر اس کی جلد تک اس کا اثر پہنچ جائے البتہ اس سے بہتر ہے کہ وہ اپنی بھائی کی قبر پر بیٹھے۔

(بہجۃ الاسرار الشیخ الامام نور الدین ابی الحسین علی بن یوسف بن الجریر شطنوفی: ۲۴۱)

(مسند أبی داود الطیالسی : أبو داود سلیمان بن داود بن الجارود الطیالسی البصری (۴:۶ ۲۷)

شعبان المعظم کے روزوں کی فضیلت

اخبرنا الشیخ الامام قاضی القضاۃ شیخ الشیوخ شمس الدین ابو عبداللہ محمد بن الامام العالم عماد الدین ابو اسحاق ابراھیم بن عبدالواحد المقدسی بقرائتی علیه . قال اخبرنا الشیخ الامام ابو القاسم ھبۃ اللہ بن المنصوری نقیب الھاشمیین رحمۃ اللہ تعالی علیھم اجمعین قال اخبرنا الشیخ الامام شیخ الامام محی الدین عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ بن ابی صالح الجیلی رضی اللہ عنہ اجاز ، قال اخبرنا الشیخ نصر ابو محمد بن البناء عن والدہ ابی علی الحسن قال اخبرنا ابو الحسن علی بن احمد بن عمر بن حفص المقری تابعا ابی الفتح الحافظ . اخبرنا ابو بکر محمد عبداللہ الشافعی اخبرنا اسحاق بن الحسن ،اخبرنا عبداللہ بن مسلمه، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهَا قَالَتْ :كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ لَا يُفْطِرُ، وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ لَا يَصُومُ، وَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهْرٍ قَطُّ إِلَّا رَمَضَانَ، وَمَا رَأَيْتُهُ فِي شَهْرٍ أَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ فِي شَعْبَانَ.

ترجمہ سند حدیث

ہمیں الشیخ الامام قاضی القضاۃ شیخ الشیوخ شمس الدین ابو عبداللہ محمد بن الامام العالم عماد الدین ابو اسحاق ابراہیم بن عبدالواحد المقدسی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے میرے پڑھنے پر خبر دی، انہوں نے فرمایا: ہمیں الشیخ الامام ابو القاسم ہبۃ اللہ بن المنصوری نقیب الہاشمیین رحمۃ اللہ تعالی علیہم اجمعین نے خبر دی ، انہوں نے فرمایا: ہمیں الشیخ الامام عبدالقادر بن ابو صالح الجیلانی رضی اللہ عنہ نے خبر دی، انہوں نے فرمایا: ہمیں الشیخ نصر ابو محمد بن البناء نے اپنے والد ماجد سے خبر دی، انہوں نے کہا: ہمیں ابو الحسن علی بن احمد بن عمر بن حفص المقری نے ابو الفتح الحافظ کی اتباع کرتے ہوئے خبر دی۔

ہمیں ابو بکر محمد عبداللہ الشافعی نے خبر دی ،ہمیں اسحاق بن الحسن نے خبر دی ،ہمیں عبداللہ بن مسلمہ نے خبر دی، انہوں نے مالک سے انہوں نے ابو النضر سے جو حضرت عمر بن عبید اللہ کے غلام ہیں ، انہوں نے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے جو کہ رسول اللہ ﷺ کی زوجہ محترمہ ہیں روایت کیا۔

www.waseemziyai.com

ترجمہ متن حدیث

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ بے شک انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ روزے رکھتے تھے حتیٰ کہ ہم کہتے ہیں کہ اب افطار نہ کریں گے، اور افطار کیا کرتے تھے حتیٰ کہ ہم کہتے تھے روزہ نہ رکھیں گے اور میں نے کبھی بھی رسول اللہ ﷺ کو نہ دیکھا کہ پورا مہینہ روزہ رکھا ہو سوائے ماہ رمضان کے اور میں نے آپ ﷺ کو شعبان سے بڑھ کر کسی اور مہینے میں زیادہ روزے رکھتے نہیں دیکھا۔

(بہجۃ الاسرار لشیخ الامام نور الدین ابی الحسین علی بن یوسف بن الجریر شطنوفی: ۲۴۱)

(الموطأ: مالک بن أنس بن مالک بن عامر الأصبحی المدنی (۲:۴۴۴)

جنت کی ساخت کیسی ہے؟

اخبرنا الشیخ المفید شرف الدین ابو محمد الحسن بن علی بن عیسی بن الحسن بن علی اللخمی بقرائتی علیه قال اخبرنا ابو عباس احمد بن ابی الفتح المفرج بن ابی الحسن علی الدمشقی ، عن الشیخ الامام العارف تاج العارفین ابی محمد محیی الدین عبدالقادر بن ابی صالح الجیلی رضی الله عنه .واخبرنا عالیاً اشیاخ الاجلاء الامام العالم ،صفی الدین ابو الصفاء خلیل بن ابی بکر بن محمد المراغی والشیخ الصالح بقیة السلف ابو محمد عبدالواحد بن علی بن احمد القرشی والمسند ابو بکر محمد بن الامام الحافظ ابی الظاهر اسماعیل بن عبدالله الانماطی قراة علیه وانا اسمع قالوا: اخبرنا الامام ابو النصر موسی ابن الامام جمال الاسلام اوحد الانام ، قدوة العارفین محیی الدین بی محمد عبدالقادر الجیلی رضی الله عنه قال: اخبرنا ابو الوقت عبدالاول بن عیسی الهروی قراة علیه ونحن نسمع ،فی سنة (ثلث وخمسین وخمسمائة) قال : اخبرنا ابو عبدالرحمن بن محمد بن المظفر الدائودی قراة علیه وانا اسمع ، قال :اخبرنا ابو محمد عبدالله بن احمد بن حمویه السرخسی قراة علیه قال : اخبرنا ابراهیم بن حریم الشاشی ، قال : حدثنا عبد بن حمید بن نصر قال حدثنا سلیمان بن دائود عن زهیر بن معاویة قال حدثنا سعد ابو مجاهد الطائی ،حدثنی ابو المدلی مولی بن ام المومنین عائشة رضی الله عنهما أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ :قُلْنَا :يَا رَسُولَ اللَّهِ، كُنَّا إِذَا كُنَّا عِنْدَكَ أَوْ إِنَّا إِذَا كُنَّا عِنْدَكَ رَقَّتْ قُلُوبُنَا وَكُنَّا مِنَ الْأَبْرَارِ . وَإِنَّا إِذَا فَارَقْنَاكَ أَعْجَبَتْنَا الدُّنْيَا وَشَمَمْنَا النِّسَاءَ وَالْأَوْلَادَ،فَقَالَ :لَوْ تَكُونُوا أَوْ لَوْ أَنَّكُمْ تَكُونُوا عَلَى حَالٍ أَوْ عَلَى الْحَالِ الَّتِي أَنْتُمْ عَلَيْهِ عِنْدِي لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلَائِكَةُ بِأَكُفِّكُمْ وَلَزَارَتْكُمْ فِي بُيُوتِكُمْ،وَلَوْ لَمْ تُذْنِبُوا لَجَاءَ اللَّهُ بِقَوْمٍ يُذْنِبُونَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ قَالَ :قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، حَدِّثْنَا عَنِ الْجَنَّةِ مَا بِنَاؤُهَا؟ قَالَ:لَبِنَةٌ مِنْ ذَهَبٍ وَلَبِنَةٌ مِنْ فِضَّةٍ ,بَلَاطُهَا الْمِسْكُ الْأَذْفَرُ وَحَصْبَاهَا اللُّؤْلُؤُ وَالْيَاقُوتُ وَتُرَابُهَا الزَّعْفَرَانُ ،مَنْ يَدْخُلُهَا يَنْعَمُ لَا يَبْأَسُ وَيَخْلُدُ لَا يَمُوتُ ,لَا تَبْلَى ثِيَابُهُ، وَلَا يَفْنَى شَبَابُهُ,ثَلَاثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمْ :الْإِمَامُ الْعَادِلُ، وَالصَّائِمُ حِينَ يُفْطِرُ، وَدَعْوَةُ الْمَظْلُومِ، تُحْمَلُ عَلَى الْغَمَامِ وَيُفْتَحُ لَهَا أَبْوَابُ السَّمَوَاتِ، وَيَقُولُ لَهَا الرَّبُّ:وَعِزَّتِي لَأَنْصُرَنَّكِ وَلَوْ بَعْدَ حِينٍ .

www.waseemziyai.com

ترجمہ سند حدیث

ہمیں الشیخ المفید شرف الدین ابومحمد الحسن بن علی بن عیسی بن الحسن بن علی اللخمی نے میرے ان پر پڑھنے پر خبر دی، انہوں نے کہا: ہمیں ابوعباس احمد بن ابوالفتح المفرج بن ابوالحسن علی الدمشقی نے خبر دی، انہوں نے الشیخ الامام العارف باللہ تاج العارفین ابومحمد محیی الدین عبدالقادر بن ابوصالح الجیلانی رضی اللہ عنہ سے خبر دی۔ اور ہمیں الشیخ الامام صفی الدین ابوالصفاء خلیل بن ابوبکر بن محمد المراغی، الشیخ الصالح بقیۃ السلف ابومحمد عبدالواحد بن علی بن احمد القرشی، المسند ابوبکر محمد بن الامام الحافظ ابوالطاہر اسماعیل بن عبداللہ الانماطی نے میرے پڑھنے پر خبر دی، ان سے میں نے سنا، انہوں نے فرمایا: ہمیں ابوالنصر موسی بن الامام جمال الاسلام اوحد الانام قدوۃ العارفین محی الدین عبدالقادر بن ابوصالح الجیلانی رضی اللہ عنہ نے خبر دی، انہوں نے فرمایا: ابوالوقت عبدالاول بن عیسی الہروی نے میرے ان پر سنہ (۵۵۳ھ) میں پڑھنے پر خبر دی، اور ہم سن رہے تھے، انہوں نے کہا: ہمیں ابوعبدالرحمٰن بن محمد بن المظفر الداؤدی نے میرے ان پر پڑھنے پر خبر دی اور میں سن رہا تھا، انہوں نے کہا: ہمیں ابومحمد عبداللہ بن احمد بن حمویہ نے السرخسی نے میرے ان پر پڑھنے پر خبر دی، انہوں نے فرمایا: ہمیں ابراہیم بن حریم الشاشی نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہمیں عبد بن حمید بن نصر نے خبر دی، انہوں نے کہا: سلیمان بن داؤد نے زہیر سے ہم کو یہ حدیث شریف بیان کی، انہوں نے کہا: ہمیں سعد ابومجاہد الطائی نے یہ حدیث شریف بیان کی، مجھے ابوالمدلی مولا بن ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے یہ حدیث شریف بیان کی، کہ انہوں نے حضرت سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے:

ترجمہ متن حدیث

ہم نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! جب ہم آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں تو ہمارے دل نرم ہوتے ہیں اور ہم اہل آخرت سے ہوتے ہیں، اور جب ہم آپ ﷺ سے علیحدہ ہوتے ہیں اور جب اپنی عورتوں اور بچوں سے ملتے ہیں تو ہم کو دنیا اچھی معلوم ہوتی ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ مجھ اس ذات کی قسم ہے، جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے اگر تم اسی حال پر رہو جس حال پر میرے پاس ہوتے ہو تو فرشتے آ کر تمھارے ساتھ مصافحہ کریں، اور تمھارے گھروں میں آ کر تمھارے ساتھ ملاقات کریں، اور اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تعالی ایسی قوم کو لائے جو گناہ کرے اور مغفرت مانگے، پھر اس کو اللہ تعالی بخش دے،

ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! ہم کو جنت کے متعلق کچھ فرمائیں، اس کی ساخت کیسی ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کی ایک اینٹ سونے کی اور ایک اینٹ چاندی کی، اس کے کنکر موتی اور یاقوت کے ہیں، اس کا گارا مشک اور مٹی زعفران کی ہے، جو شخص اس میں داخل ہوگا وہ تروتازہ رہے گا، پرانا نہ ہوگا اور ہمیشہ رہے گا، نہ مرے گا اور نہ ہی اس کے کپڑے پرانے ہوں گے اور نہ ہی اس کی جوانی فنا ہوگی۔ تین شخص ہیں جن کی دعا قبول ہی ہوتی ہے، ایک روزہ دار کی، جب وہ افطار کرے، دوسرا عادل بادشاہ کی، تیسرا مظلوم کی دعا۔ اس کی دعا بادلوں پر اٹھائی جاتی ہے، اس کے لئے آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں، اور اللہ تعالی فرماتا ہے مجھ کو اپنے عزت وجلال کی قسم ہے کہ تم کو فتح دوں گا اگرچہ ایک مدت کے بعد ہو۔

(بہجۃ الاسرار لشیخ الامام نورالدین ابی الحسین علی بن یوسف بن الجریر شطنوفی: ۲۴۱)

(مسند الشامیین: سلیمان بن أحمد بن أیوب بن مطیر اللخمی الشامی، أبوالقاسم الطبرانی (۴:۴۵۳)

www.waseemziyai.com

کیا اسلام میں صرف دو عیدیں ہیں؟

اخبرنا الشیخ المفید شرف الدین ابومحمد الحسن بن علی بن عیسی بن الحسن بن علی اللخمی بقرائتی علیه قال اخبرنا ابوعباس احمدبن ابی الفتح المفرج بن ابی الحسن علی الدمشقی ، عن الشیخ الامام العارف تاج العارفین ابی محمدمحیی الدین عبدالقادربن ابی صالح الجیلی رضی الله عنه .
واخبرنا عالیاً اشیاخ الاجلاء الامام العالم ،صفی الدین ابوالصفاء خلیل بن ابی بکر بن محمدالمراغی والشیخ الصالح بقیة السلف ابومحمدعبدالواحد بن علی بن احمدالقرشی والمسندابوبکر محمد بن الامام الحافظ ابی الظاهر اسماعیل بن عبدالله الانماطی قراة علیه وانااسمع قالوا : اخبرناالامام ابوالنصر موسی ابن الامام جمال الاسلام اوحد الانام ، قدوة العارفین محیی الدین بی محمدعبدالقادرالجیلی رضی الله عنه قال :اخبرناابوالوقت عبدالاول بن عیسی الهروی قراة علیه ونحن نسمع ،فی سنة (ثلث وخمسین وخمسمائة) قال : اخبرناابوعبدالرحمن بن محمدبن المظفر الدائودی قراة علیه وانااسمع ، قال :اخبرناابومحمدعبدالله بن احمدبن حمویه السرخسی قراة علیه قال : اخبرناابراهیم بن حریم الشاشی ، قال :
وحَدَّثَنِی عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، أَخْبَرَنَا أَبُو عُمَيْسٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، قَالَ :جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ إِلَى عُمَرَ، فَقَالَ :يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ آيَةٌ فِي كِتَابِكُمْ تَقْرَءُونَهَا، لَوْ عَلَيْنَا نَزَلَتْ، مَعْشَرَ الْيَهُودِ، لَاتَّخَذْنَا ذَلِكَ الْيَوْمَ عِيدًا، قَالَ :وَأَيُّ آيَةٍ؟ قَالَ :(الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ، وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي، وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا)، فَقَالَ عُمَرُ :إِنِّي لَأَعْلَمُ الْيَوْمَ الَّذِي نَزَلَتْ فِيهِ، وَالْمَكَانَ الَّذِي نَزَلَتْ فِيهِ، نَزَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَاتٍ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ.

ترجمہ سند حدیث

ہمیں الشیخ المفید شرف الدین ابومحمد الحسن بن علی بن عیسی بن الحسن بن علی اللخمی نے میرے ان پر پڑھنے پر خبر دی، انہوں نے کہا: ہمیں ابوعباس احمد بن ابوالفتح المفرج بن ابوالحسن علی الدمشقی نے خبر دی، انہوں نے الشیخ الامام العارف باللہ تاج العارفین ابومحمد محی الدین عبدالقادر بن ابوصالح الجیلانی رضی اللہ عنہ سے خبر دی۔
اور ہمیں الشیخ الامام صفی الدین ابوالصفاء خلیل بن ابوبکر بن محمد المراغی ، الشیخ الصالح بقیۃ السلف ابومحمد عبدالواحد بن علی بن احمد القرشی ، المسند ابوبکر محمد بن الامام الحافظ ابوالطاہر اسماعیل بن عبداللہ الانماطی نے میرے پڑھنے پر خبر دی، ان سے میں نے سنا، انہوں نے فرمایا: ہمیں ابوالنصر موسی بن الامام جمال الاسلام اوحد الانام قدوۃ العارفین محی الدین عبدالقادر بن ابوصالح الجیلانی رضی اللہ عنہ نے خبر دی، انہوں نے فرمایا: ابوالوقت عبدالاول بن عیسی الہروی نے میرے ان پر سنہ (۵۵۳ھ) میں پڑھنے پر خبر دی، اور ہم سن رہے تھے، انہوں نے کہا: ہمیں ابوعبدالرحمٰن بن محمد بن المظفر الداؤودی نے میرے ان پر پڑھنے پر خبر دی اور میں سن رہا تھا، انہوں نے کہا: ہمیں ابومحمد عبداللہ بن احمد بن حمویہ نے السرخسی نے میرے ان پر پڑھنے پر خبر دی، انہوں نے فرمایا: ہمیں ابراہیم بن حریم الشاشی نے خبر دی،

www.waseemziyai.com

انہوں نے کہا: ہمیں عبد بن حمید بن نصر نے خبر دی، ہمیں جعفر بن عون نے خبر دی، ہمیں ابو عمیس نے قیس بن مسلم سے خبر دی، انہوں نے طارق بن شہاب سے خبر دی، انہوں نے کہا:

ترجمہ متن حدیث

حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک یہودی شخص آیا اور اس نے عرض کی: امیر المومنین! ایک آیت تمھارے قرآن کریم میں ہے جس کو تم پڑھتے ہو، یہودی کہتے ہیں۔ اگر ہم پر یہ سورت نازل ہوتی تو ہم اس دن کو عید کا دن بناتے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ کونسی آیت ہے؟ تو اس نے کہا: وہ یہ آیت ہے۔

﴿الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ، وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي، وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا﴾

آج کے دن ہم نے تمھارے لئے تمھارا دین مکمل کر دیا۔

تب حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک میں اس دن کو جس دن یہ آیت نازل ہوئی اور اس جگہ کو جس جگہ یہ آیت نازل ہوئی تھی خوب جانتا ہوں۔ عرفات میں میں یہ آیت نازل ہوئی تھی اور اس دن جمعۃ المبارک کا دن تھا (یعنی ہماری اس دن دو عیدیں تھیں ایک تو عرفہ کا دن اور دوسرا جمعہ کا دن)

(بہجۃ الاسرار الشیخ الامام نور الدین ابی الحسین علی بن یوسف بن الجریر شطنوفی: ۲۴۱)

(صحیح مسلم: مسلم بن الحجاج أبو الحسن القشیری النیسابوری (۴: ۲۳۱۳)

نماز ادا کرنے سے کون سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں؟

اخبرنا الشیخ المفید شرف الدین ابو محمد الحسن بن علی بن عیسی بن الحسن بن علی اللخمی بقرائتی علیه قال اخبرنا ابو عباس احمد بن ابی الفتح المفرج بن ابی الحسن علی الدمشقی، عن الشیخ الامام العارف تاج العارفین ابی محمد محیی الدین عبد القادر بن ابی صالح الجیلی رضی الله عنه.

واخبرنا عالیاً اشیاخ الاجلاء الامام العالم، صفی الدین ابو الصفاء خلیل بن ابی بکر بن محمد المراغی والشیخ الصالح بقیة السلف ابو محمد عبد الواحد بن علی بن احمد القرشی والمسند ابو بکر محمد بن الامام الحافظ ابی الظاهر اسماعیل بن عبد الله الانماطی قراة علیه وانا اسمع قالوا: اخبرنا الامام ابو النصر موسی ابن الامام جمال الاسلام اوحد الانام، قدوة العارفین محیی الدین بی محمد عبد القادر الجیلی رضی الله عنه قال: اخبرنا ابو الوقت عبد الاول بن عیسی الهروی قراة علیه ونحن نسمع، فی سنة (ثلث وخمسین وخمسمائة) قال: اخبرنا ابو عبد الرحمن بن محمد بن المظفر الدائودی قراة علیه وانا اسمع، قال: اخبرنا ابو محمد عبد الله بن احمد بن حمویه السرخسی قراة علیه قال: اخبرنا ابراهیم بن حریم الشاشی، قال: حَدَّثَنِي أَبُو الْوَلِيدِ، ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ عُثْمَانَ، فَدَعَا بِطَهُورٍ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: مَا مِنَ امْرِءٍ مُسْلِمٍ تَحْضُرُهُ صَلَاةٌ مَكْتُوبَةٌ فَيُحْسِنُ وُضُوءَهَا وَخُشُوعَهَا وَرُكُوعَهَا إِلَّا كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا قَبْلَهَا

www.waseemziyai.com

مِنَ الذُّنُوبِ مَا لَمْ تُؤتَ كَبِيرَةٌ، وَذَلِكَ الدَّهْرَ كُلَّهُ.

ترجمہ سند حدیث

ہمیں الشیخ المفید شرف الدین ابو محمد الحسن بن علی بن عیسی بن الحسن بن علی اللخمی نے میرے ان پر پڑھنے پر خبر دی، انہوں نے کہا: ہمیں ابو عباس احمد بن ابو الفتح المفرج بن ابو الحسن علی الدمشقی نے خبر دی، انہوں نے الشیخ الامام العارف باللہ تاج العارفین ابو محمد محی الدین عبد القادر بن ابو صالح الجیلانی رضی اللہ عنہ سے خبر دی۔

اور ہمیں الشیخ الامام صفی الدین ابو الصفاء خلیل بن ابو بکر بن محمد المراغی، الشیخ الصالح بقیۃ السلف ابو محمد عبد الواحد بن علی بن احمد القرشی، المسند ابو بکر محمد بن الامام الحافظ ابو الطاہر اسماعیل بن عبد اللہ الانماطی نے میرے پڑھنے پر خبر دی، ان سے میں نے سنا، انہوں نے فرمایا: ہمیں ابو النصر موسی بن الامام جمال الاسلام اوحد الانام قدوۃ العارفین محی الدین عبد القادر بن ابو صالح الجیلانی رضی اللہ عنہ نے خبر دی، انہوں نے فرمایا: ابو الوقت عبد الاول بن عیسی الہروی نے میرے ان پر سنہ (۵۵۳ھ) میں پڑھنے پر خبر دی، اور ہم سن رہے تھے، انہوں نے کہا: ہمیں ابو عبد الرحمٰن بن محمد بن المظفر الداؤدی نے میرے ان پر پڑھنے پر خبر دی اور میں سن رہا تھا، انہوں نے کہا: ہمیں ابو محمد عبد اللہ بن احمد بن حمویہ نے السرخسی نے میرے ان پر پڑھنے پر خبر دی، انہوں نے فرمایا: ہمیں ابراہیم بن حریم الشاشی نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہمیں عبد بن حمید بن نصر نے خبر دی، ہمیں ابو الولید نے یہ حدیث شریف بیان کی، ہمیں اسحاق بن سعید بن عمرو بن سعید بن العاص نے بیان کی، انہوں نے کہا: مجھے میرے والد ماجد نے اپنے والد ماجد سے روایت کی وہ فرماتے ہیں

ترجمہ متن حدیث

فرماتے ہیں کہ میں حضرت سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا آپ رضی اللہ عنہ نے پانی طلب فرمایا، پھر فرمایا: کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب نماز کا وقت آجائے اور مسلمان شخص اچھی طرح وضو کرے اور نماز خشوع و خضوع کے ساتھ ادا کرے، اس سے پہلے جتنے اس سے گناہ سرزد ہوئے ہوں سارے کے سارے معاف ہو جاتے ہیں جب تک کہ وہ گناہ کبیرہ نہ کرے اور یہ سارے زمانے کی بات ہے۔

(بہجۃ الاسرار الشیخ الامام نور الدین ابی الحسین علی بن یوسف بن الجریر شطنوفی: ۲۴۱)

(المنتخب من مسند عبد بن حمید: أبو محمد عبد الحمید بن حمید بن نصر الکَسّی ویقال له: الکَشّی بالفتح والإعجام (۱:۴۹)

معجزہ شق القمر

اخبرنا الشیخ المفید شرف الدین ابو محمد الحسن بن علی بن عیسی بن الحسن بن علی اللخمی بقرائتی علیه قال اخبرنا ابو عباس احمد بن ابی الفتح المفرج بن ابی الحسن علی الدمشقی، عن الشیخ الامام العارف تاج العارفین ابی محمد محیی الدین عبد القادر بن ابی صالح الجیلی رضی الله عنه. واخبرنا عالیاً اشیاخ الاجلاء الامام العالم، صفی الدین ابو الصفاء خلیل بن ابی بکر بن محمد المراغی والشیخ الصالح بقیة السلف ابو محمد عبد الواحد بن علی بن احمد القرشی والمسند ابو بکر محمد بن

www.waseemziyai.com

الامام الحافظ ابی الظاهر اسماعيل بن عبدالله الانماطی قراة عليه وانااسمع قالوا: اخبرناالامام ابو النصر موسى ابن الامام جمال الاسلام اوحد الانام ، قدوة العارفين محيى الدين بى محمدعبدالقادر الجيلى رضى الله عنه قال :اخبرناابو الوقت عبدالاول بن عيسى الهروى قراة عليه ونحن نسمع ،فى سنة (ثلث وخمسين وخمسمائة) قال : اخبرناابوعبدالرحمن بن محمدبن المظفر الداؤدى قراة عليه وانااسمع ، قال :اخبرناابومحمدعبدالله بن احمدبن حمويه السرخسى قراة عليه قال : اخبرناابراهيم بن حريم الشاشى ، قال :

حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ :سَأَلَ أَهْلُ مَكَّةَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَةً، فَانْشَقَّ الْقَمَرُ بِمَكَّةَ مَرَّتَيْنِ، فَنَزَلَتْ (اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ)، إِلَى قَوْلِهِ: (سِحْرٌ مُسْتَمِرٌّ) يَقُولُ :ذَاهِبٌ.هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

وَفِي رِوَايَة عبد الله بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُول اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسلم شقتين فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْهَدُوا.

ترجمہ سند حدیث

ہمیں الشیخ المفید شرف الدین ابومحمد الحسن بن علی بن عیسی بن الحسن بن علی اللخمی نے میرے ان پر پڑھنے پر خبر دی، انہوں نے کہا: ہمیں ابوعباس احمد بن ابوالفتح المفرج بن ابوالحسن علی الدمشقی نے خبر دی، انہوں نے الشیخ الامام العارف باللہ تاج العارفین ابومحمد محی الدین عبدالقادر بن ابوصالح الجیلانی رضی اللہ عنہ سے خبر دی۔

اور ہمیں الشیخ الامام صفی الدین ابوالصفاء خلیل بن ابوبکر بن محمد المراغی ، الشیخ الصالح بقیۃ السلف ابومحمد عبدالواحد بن علی بن احمد القرشی ، المسند ابوبکر محمد بن الامام الحافظ ابوالظاہر اسماعیل بن عبداللہ الانماطی نے میرے پڑھنے پر خبر دی، ان سے میں نے سنا، انہوں نے فرمایا: ہمیں ابوالنصر موسی بن الامام جمال الاسلام اوحد الانام قدوۃ العارفین محی الدین عبدالقادر بن ابوصالح الجیلانی رضی اللہ عنہ نے خبر دی، انہوں نے فرمایا: ابوالوقت عبدالاول بن عیسی الہروی نے میرے ان پر سنہ (۵۵۳ھ) میں پڑھنے پر خبر دی، اور ہم سن رہے تھے، انہوں نے کہا: ہمیں ابوعبدالرحمٰن بن محمد بن المظفر الداؤدی نے میرے ان پر پڑھنے پر خبر دی اور میں سن رہا تھا، انہوں نے کہا: ہمیں ابومحمد عبداللہ بن احمد بن حمویہ نے السرخسی نے میرے ان پر پڑھنے پر خبر دی ، انہوں نے فرمایا: ہمیں ابراہیم بن حریم الشاشی نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہمیں عبد بن حمید بن نصر نے خبر دی،

ہمیں عبدالرزاق نے معمر سے روایت کی ، انہوں نے قتادہ سے روایت کیا، انہوں نے حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

ترجمہ متن حدیث

حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اہل مکہ نے رسول اللہ ﷺ سے معجزہ طلب کیا، پس مکہ مکرمہ میں دو بار شق قمر ہوا اور یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی۔

www.waseemziyai.com

﴿اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَ انْشَقَّ الْقَمَرُ وَ اِنْ یَّرَوْا اٰیَةً یُّعْرِضُوْا وَ یَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ﴾

ترجمہ کنزالایمان:

پاس آئی قیامت اور شق ہو گیا چاند اور اگر دیکھیں کوئی نشانی تو منھ پھیرتے اور کہتے ہیں یہ تو جادو ہے چلا آتا۔

ذاہب کہتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے مبارک عہد میں دو بار چاند ٹکڑے ہوا اور رسول اللہ ﷺ نے ان کو فرمایا: گواہ بن جاؤ۔

(بہجۃ الاسرار لشیخ الامام نورالدین ابی الحسین علی بن یوسف بن الجریر شطنوفی: ۲۴۱)

(سنن الترمذی: محمد بن عیسی بن سَورۃ بن موسی بن الضحاک، الترمذی، ابو عیسی (۵:۲۵۰)

لیلۃ القدر

وفي الغنية للقطب الرباني الشيخ عبد القادر الكيلاني قدس سره روى عن ابن عباس -رضى الله عنهما -أنه قال " :إذا كان ليلة القدر يأمر الله سبحانه وتعالى جبريل -عليه السلام -أن ينزل إلى الأرض ومعه سكان سدرة المنتهى سبعون ألف ملك، ومعهم ألوية من نور، فإذا هبطوا إلى الأرض ركز جبريل -عليه السلام -لواء ه والملائكة ألويتهم فى أربع مواطن :عند الكعبة، وعند قبر النبى -صلى الله عليه وسلم -، وعند مسجد بيت المقدس، وعند مسجد طور سيناء، ثم يقول جبريل -عليه السلام تفرقوا، فيتفرقون فلا تبقى دار ولا حجرة ولا بيت ولا سفينة فيها مؤمن أو مؤمنة إلا دخلت الملائكة فيها، إلا بيت فيه كلب أو خنزير أو خمر أو جنب من حرام أو صورة، فيسبحون ويقدسون ويهللون ويستغفرون لأمة محمد -صلى الله عليه وسلم -، حتى إذا كان وقت الفجر يصعدون إلى السماء، فيستقبلهم سكان السماء الدنيا فيقولون لهم :من أين أقبلتم؟ فيقولون :كنا فى الدنيا، لأن الليلة ليلة القدر لأمة محمد -صلى الله عليه وسلم -، فقال سكان سماء الدنيا :ما فعل الله بحوائج أمة محمد؟ فيقول جبريل -عليه السلام -إن الله غفر لصالحيهم وشفعهم فى طالحيهم، فترفع ملائكة سماء الدنيا أصواتهم بالتسبيح والتقديس والثناء على رب العالمين شكرًا لما أعطاه الله هذه الأمة من المغفرة والرضوان، ثم تشيعهم ملائكة سماء الدنيا إلى السماء الثانية، ثم كذلك سماء بعد سماء إلى السابعة، ثم يقول جبريل -عليه السلام :-يا سكان السموات ارجعوا، فترجع ملائكة كل سماء إلى مواضعهم، ويرجع سكان سدرة المنتهى إلى السدرة، فيقول سكان السدرة :أين كنتم؟ فيجيبون مثل ما أجابوا أهل السماء الدنيا، فترفع سكان السدرة أصواتهم بالتسبيح والتقديس، فتسمع جنة المأوى، ثم جنة النعيم، ثم جنة عدن، ثم الفردوس، فيسمع عرش الرحمن، فيرفع العرش صوته

بالتسبيح والتهليل والثناء على رب العالمين شكرًا لما أعطى هذه الأمة، فيقول الله -عز وجل -وهو

www.waseemziyai.com

أعلم :یا عرشي لم رفعت صوتک؟ فیقول :إلهي بلغني أنک قد غفرت البارحة لصالحي أمة محمد -صلى الله عليه وسلم -وشفعت صالحيها في طالحيها، فيقول الله تعالى :صدقت يا عرشي، ولأمة محمد عندي من الكرامة ما لا عين رأت ولا أذن سمعت ولا خطر على قلب بشر.

ترجمہ

حضرت الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب لیلۃ القدر آتی ہے تو اللہ تعالی جبریل امین علیہ السلام کو زمین پر اترنے کا حکم ارشاد فرماتا ہے۔ حضرت سیدنا جبریل امین علیہ السلام کے ساتھ سدرۃ المنتہی پر رہنے والے ستر ہزار فرشتے بھی اترتے ہیں، جن کے پاس نوری جھنڈے ہوتے ہیں۔ زمین پر نازل ہونے کے بعد حضرت جبریل امین علیہ السلام اور دوسرے فرشتے اپنے اپنے جھنڈے چار جگہوں پر گاڑ دیتے ہیں۔

☆ خانہ کعبہ کے پاس،

☆ رسول اللہ ﷺ کے مزار اقدس کے پاس

☆ مسجد بیت المقدس کے پاس

☆ مسجد طور سینا کے پاس۔

اس کے بعد جبریل امین علیہ السلام فرشتوں کو فرماتے ہیں کہ تم زمین پر پھیل جاؤ، فرشتے زمین پر پھیل جاتے ہیں، کوئی گھر، کوئی کمرہ، کوئی کشتی، کوئی کوٹھڑی ایسی نہیں رہتی جہاں مومن مرد یا مومنہ عورت موجود ہو اور وہاں پر فرشتے نہ جاتے ہوں، البتہ جس گھر میں کتا، خنزیر، تصویر یا کوئی پلید انسان موجود ہو جس کی پلیدگی زنا کے سبب ہو تو وہاں پر فرشتے داخل نہیں ہوتے، داخل ہونے کے بعد سب فرشتے تسبیح وتہلیل، تقدیس میں مصروف ہو جاتے ہیں، اور رسول اللہ ﷺ کی امت کے لئے استغفار کرتے ہیں، تمام رات وہاں رہ کر فجر کے وقت لوٹ جاتے ہیں۔ آسمانِ دنیا کے رہنے والے فرشتے ان سے پوچھتے ہیں کہ آپ کہاں سے آئے ہیں؟ فرشتے جواب دیتے ہیں کہ ہم دنیا میں تھے، کیونکہ یہ رات امت محمدیہ کے لئے شب قدر تھی۔ وہی فرشتے پھر ان سے سوال کرتے ہیں اللہ تعالی نے ان کی حاجتوں کے متعلق کیا فرمایا ہے؟ اس وقت جبریل امین علیہ السلام فرماتے ہیں:

اللہ تعالی نے نیک اعمال کرنے والوں کو بخش دیا ہے اور گناہگاروں کے لئے نیکوکاروں کی شفاعت کو قبول فرمالیا ہے۔

یہ سنتے ہی آسمان دنیا کے فرشتے اپنی اپنی آواز میں تسبیح وتہلیل کرنا شروع کردیتے ہیں اور اس امر پر اللہ تعالی کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اللہ تعالی نے رسول اللہ ﷺ کی امت کی مغفرت فرمادی ہے۔ اور اپنی رضامندی کا اظہار فرمایا ہے۔

اس کے بعد آسمان دنیا کے فرشتے ان کے ساتھ دوسرے آسمان تک جاتے ہیں، اس کے بعد حضرت جبریل امین علیہ السلام ان کو فرماتے ہیں تم لوٹ جاؤ، پھر آسمان دنیا والے فرشتے اپنی اپنی جگہ لوٹ جاتے ہیں سدرۃ المنتہی کے رہنے والے فرشتے بھی لوٹ جاتے ہیں، سدرۃ المنتہی کے رہنے والے ان سے دریافت کرتے ہیں کہ تم کہاں گئے تھے؟ یہ بھی آسمان دنیا کے رہنے والے فرشتوں کی طرح جواب دیتے ہیں، ان کا جواب سن کر سدرۃ المنتہی کے رہنے والے فرشتے بھی تسبیح وتہلیل میں اور اللہ تعالی کی حمد وثنا میں مصروف ہو جاتے ہیں

www.waseemziyai.com

،ان کی آوازیں جنت الماوی سنتی ہے، اس کی آواز جنت النعیم سنتی ہے، اس کی آواز جنت عدن سنتی ہے، اس کی آواز جنت الفردوس سنتی ہے ،اوراس کی آوازعرش معلیٰ تک جاتی ہے، وہ بھی اللہ تعالی کی تسبیح میں مصروف ہو جاتا ہے، اوران انعامات پر اللہ تعالی کا شکر بجالاتا ہے جو اللہ تعالی نے رسول اللہ ﷺ کی امت پر فرمائے۔

پھر اللہ تعالی عرش کو فرماتا ہے کہ اے میرے عرش! تو نے اپنی آواز کیوں بلند کی؟ وہ عرض کرتا ہے کہ اے میرے رب! مجھے علم ہوا ہے کہ تو نے رسول اللہ ﷺ کی امت کے نیکوں کو بخش دیا ہے اور گناہگاروں کے حق میں ان کی شفاعت کو قبول فرمالیا ہے۔

اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے اے میرے عرش! تو ٹھیک کہتا ہے میرے نزدیک رسول اللہ ﷺ کی امت کی اتنی عزت واکرام ہے کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھی اور نہ ہی کسی کان نے سنی اور نہ ہی کسی کے دل میں خیال گزرا۔

(روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم والسبع الثانی : محمود الآلوسی أبو الفضل (۳۰:۱۵۰)

(الغنیۃ لطالبی طریق الحق عزوجل : عبدالقادر بن موسی بن عبداللہ، أبو محمد، محیی الدین الجیلانی، أو الکیلانی، أو الجیلی (۲:۱۷)

نوٹ : ہماری کتاب مشکوۃ الجیلانی جو کہ حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی ''الفتح الربانی'' میں موجود احادیث شریفہ کی تخریج وتحقیق پر مشتمل ہے طبع ہو چکی ہے۔ اور الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی مرویات کی تحقیق پر مزید کام جاری ہے۔ ان شاء اللہ عزوجل بہت آپ کے ہاتھوں میں ہوگا۔

www.waseemziyai.com

www.waseemziyai.com

حضور غوث اعظم بحیثیت مفتی اعظم

مرکز العلوم الاسلامیہ (رجسٹرڈ)

پہلی فصل

سائلین و مفتیان کرام کیلئے اداب

جتنا سوال ہوا تنا ہی جواب دیا جائے

أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ: كَانَ إِبْرَاهِيمُ إِذَا سُئِلَ عَنْ شَيْءٍ لَمْ يُجِبْ فِيهِ إِلَّا جَوَابَ الَّذِي سُئِلَ عَنْهُ.

ترجمہ

ہمیں عبداللہ بن سعید نے خبردی، ہمیں ابواسامہ نے الاعمش سے بیان کیا، وہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے جب بھی سوال کیا جاتا تھا تو اتنا ہی جواب دیتے جتنا سوال کیا جاتا تھا۔

(سنن الدارمی: أبو محمد عبداللہ بن عبدالرحمن بن الفضل بن بہرام بن عبدالصمد الدارمی، التمیمی السمرقندی (۱:۲۵۶)

فتوی دینے میں جری ہونا منع ہے

أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَجْرَؤُكُمْ عَلَى الْفُتْيَا، أَجْرَؤُكُمْ عَلَى النَّارِ.

ترجمہ

ہمیں ابراہیم بن موسی نے خبردی، ہمیں عبداللہ بن مبارک نے سعید بن ابوایوب سے، جبکہ انہوں نے عبیداللہ بن ابوجعفر سے بیان کیا، وہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے فتوی دینے کے مقابلے میں وہی جری ہوگا جو جہنم کے بارے میں سب سے زیادہ جری ہوگا۔

(الآداب الشرعیۃ والمنح المرعیۃ: محمد بن مفلح بن محمد بن مفرج، أبو عبداللہ، شمس الدین المقدسی الرامینی ثم الصالحی الحنبلی (۲:۲۰)

بلا دلیل فتوی دینے کا گناہ کس پر؟

أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ، حَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ عَمْرٍو الْمَعَافِرِيُّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضى الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أُفْتِيَ بِفُتْيَا مِنْ غَيْرِ ثَبْتٍ، فَإِنَّمَا إِثْمُهُ عَلَى مَنْ أَفْتَاهُ.

ترجمہ

ہمیں عبداللہ بن یزید نے خبردی، ہمیں سعید بن ابوایوب نے بیان کیا، مجھے بکر بن عمرو المعافری نے ابوعثمان مسلم بن یسار سے بیان کیا، انہوں نے حضرت سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص بلا دلیل فتوی دے گا اس کا گناہ فتوی دینے والے کے سر ہوگا۔

(مسند الإمام أحمد بن حنبل: أبو عبداللہ أحمد بن محمد بن حنبل بن ہلال بن أسد الشیبانی (۱۴:۱۷)

www.waseemziyai.com

www.waseemziyai.com

دلائل میں ترتیب ضروری ہے

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ، حَدَّثَنَا مَيْمُونُ بْنُ مِهْرَانَ، قَالَ: كَانَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، إِذَا وَرَدَ عَلَيْهِ الْخَصْمُ نَظَرَ فِي كِتَابِ اللَّهِ، فَإِنْ وَجَدَ فِيهِ مَا يَقْضِي بَيْنَهُمْ، قَضَى بِهِ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي الْكِتَابِ، وَعَلِمَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ الْأَمْرِ سُنَّةً، قَضَى بِهِ، فَإِنْ أَعْيَاهُ، خَرَجَ فَسَأَلَ الْمُسْلِمِينَ وَقَالَ: أَتَانِي كَذَا وَكَذَا، فَهَلْ عَلِمْتُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي ذَلِكَ بِقَضَاءٍ؟ فَرُبَّمَا اجْتَمَعَ إِلَيْهِ النَّفَرُ كُلُّهُمْ يَذْكُرُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ قَضَاءً: فَيَقُولُ أَبُو بَكْرٍ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ فِينَا مَنْ يَحْفَظُ عَلَى نَبِيِّنَا، صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِنْ أَعْيَاهُ أَنْ يَجِدَ فِيهِ سُنَّةً مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، جَمَعَ رُءُوسَ النَّاسِ وَخِيَارَهُمْ فَاسْتَشَارَهُمْ، فَإِذَا اجْتَمَعَ رَأْيُهُمْ عَلَى أَمْرٍ، قَضَى بِهِ.

ترجمہ

ہمیں محمد بن صلت نے خبر دی، ہمیں زہیر نے جعفر بن برقان سے بیان کیا، ہمیں میمون بن مہران نے بیان کیا، انہوں نے کہا: کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں جب کوئی شخص مسئلہ لے کر آتا تو آپ رضی اللہ عنہ کتاب اللہ سے رہنمائی لیتے تھے، اگر وہ مسئلہ کتاب اللہ میں مل جاتا جس کی وجہ سے لوگوں کے درمیان فیصلہ کر سکتے تو اسی کے مطابق فیصلہ کر دیتے تھے، اگر کتاب اللہ میں وہ مسئلہ موجود نہ ہوتا تو اس میں رسول اللہ ﷺ کی سنت کے مطابق فیصلہ کرتے تھے، اگر یہ بھی نہ ہوتا تو اہل اسلام سے اس کے متعلق دریافت کیا کرتے تھے، اور فرمایا کرتے تھے کہ میرے پاس فلاں فلاں شخص کو لے آؤ، اور یہ بھی فرماتے تھے کہ کیا تم کو اس کے متعلق علم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کے بارے میں کچھ فرمایا ہو، بعض اوقات ایسا بھی ہوتا کہ جو لوگ جمع ہوتے وہ اس بات کا ذکر کرتے تھے کہ اس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کا کیا فیصلہ ہے، تو حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: ہر طرح کی حمد اس اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جس نے ہمارے درمیان ایسے افراد رکھے ہیں جو ہمارے نبی ﷺ کے فرامین کا علم رکھتے ہیں، لیکن اگر رسول اللہ ﷺ کی سنت کے متعلق پتا نہ چل سکتا تھا تو حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سمجھدار اور بزرگ لوگوں کو جمع فرماتے اور ان سے مشورہ فرمایا کرتے تھے، جس معاملہ میں ان کی رائے متفق ہوتی اس پر فیصلہ کر دیتے تھے۔

(المعجم فی أسامی شیوخ أبی بکر الإسماعیلی: أبو بکر أحمد بن إبراہیم بن إسماعیل بن العباس بن مرداس الإسماعیلی الجرجانی (۱: ۴۱۷)

ائمہ دین کا قول بھی حجت ہے

أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، وَعَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ، قَالَ: كَانَ عَلَى امْرَأَتِي اعْتِكَافُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، فَسَأَلْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ، وَعِنْدَهُ ابْنُ شِهَابٍ، قَالَ: قُلْتُ عَلَيْهَا صِيَامٌ. قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: لَا يَكُونُ اعْتِكَافٌ إِلَّا بِصِيَامٍ: فَقَالَ لَهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: أَعَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: لَا. قَالَ: فَعَنْ أَبِي بَكْرٍ؟ قَالَ: لَا؟ قَالَ: فَعَنْ عُمَرَ؟ قَالَ: لَا. قَالَ: فَعَنْ عُثْمَانَ؟ قَالَ: لَا. قَالَ عُمَرُ: مَا أَرَى عَلَيْهَا صِيَامًا. فَخَرَجْتُ فَوَجَدْتُ طَاوُسًا وَعَطَاءَ بْنَ أَبِي رَبَاحٍ، فَسَأَلْتُهُمَا، فَقَالَ طَاوُسٌ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، لَا يَرَى عَلَيْهَا صِيَامًا إِلَّا أَنْ تَجْعَلَهُ عَلَى نَفْسِهَا. قَالَ: وَقَالَ عَطَاءٌ

ذَلِکَ رَأْیِی :إسناده صحيح

ترجمہ

ہمیں ابراہیم بن موسی اور عمرو بن زرارہ نے عبدالعزیز بن محمد سے بیان کیا، انہوں نے ابو سہیل سے بیان کیا، وہ فرماتے ہیں کہ میری گھر والی پر مسجد حرام میں تین دن کا اعتکاف لازم تھا تو میں نے اس کے متعلق حضرت سیدنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ سے سوال کیا، تو اس وقت ان کے پاس امام ابن شہاب رحمۃ اللہ تعالی علیہ بھی موجود تھے، ابو سہیل کہتے ہیں میں نے یہ خیال کیا کہ اس عورت پر روزہ رکھنا بھی لازم ہے، ابن شہاب رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے فرمایا: کہ روزے کے بغیر اعتکاف نہیں ہوتا، حضرت سیدنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت فرمایا: کہ کیا یہ بات رسول اللہ ﷺ سے منقول ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ نہیں، آپ رضی اللہ عنہ نے پھر سوال کیا کہ کیا یہ بات حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے منقول ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ نہیں۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا یہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ نہیں۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے سوال کیا کہ کیا یہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ نہیں۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے خیال میں اس پر روزے رکھنا فرض نہیں ہے۔ ابو سہیل بیان کرتے ہیں کہ میں جب وہاں سے نکلا تو میری ملاقات حضرت طاؤس اور عطا بن ابی رباح رضی اللہ عنہما سے ہوئی تو میں نے ان سے سوال کیا، تو طاؤس نے جواب دیا کہ ایسی عورت پر روزہ لازم نہیں ہے، جبکہ اس نے خود روزے کی بھی منت مان لی ہو تو روزہ لازم ہے، عطا نے جواب دیا کہ میری بھی یہی رائے ہے۔

امام دارمی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث شریف صحیح ہے۔

(الصحیح المسند من آثار الصحابۃ فی الزہد والرقائق والأخلاق والأدب: عبداللہ بن فہد الخلیفی (۱۴:۳)

ایسی چیز کے متعلق سوال کرنا جو پیش نہ آئی ہو

أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ يَزِيدَ الْمِنْقَرِيُّ، حَدَّثَنِي أَبِي، قَالَ :جَاءَ رَجُلٌ يَوْمًا إِلَى ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ لَا أَدْرِي مَا هُوَ، فَقَالَ لَهُ:ابْنُ عُمَرَ:لَا تَسْأَلْ عَمَّا لَمْ يَكُنْ، فَإِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رِضْوَانُ اللَّهِ عَلَيْهِ يَلْعَنُ مَنْ سَأَلَ عَمَّا لَمْ يَكُنْ.

ترجمہ

ہمیں مسلم بن ابراہیم نے خبر دی، ہمیں حماد بن یزید المنقری نے یہ حدیث شریف بیان کی مجھے میرے والد ماجد نے یہ حدیث شریف بیان کی، وہ کہتے ہیں کہ ایک دن ایک شخص حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنما کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے ایسی چیز کے متعلق سوال کیا جس کا مجھے پتہ نہیں چل سکا کہ وہ کیا معاملہ تھا، حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کہ ایسا سوال نہ کیا کرو جو ابھی پیش نہ آیا ہو۔ کیونکہ میں نے حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو ایسے شخص پر لعنت کرتے ہوئے سنا ہے جو ایسے سوالات کرے جو چیز ابھی پیش نہ آئی ہو۔

(جامع بیان العلم وفضلہ: أبو عمر یوسف بن عبداللہ بن محمد بن عبدالبر بن عاصم النمری القرطبی (۱۰۵۴:۲)

www.waseemziyai.com

اگر مسائل نہ ہوں تو؟

أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ سُفْيَانَ، أَنْبَأَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ، أَخْبَرَنِي رَجَاءُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، قَالَ :حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ مُسْلِمٍ الْقُرَشِيِّ، قَالَ : كُنْتُ مَعَ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ بِمَرْجِ الدِّيبَاجِ فَرَأَيْتُ مِنْهُ خَلْوَةً، فَسَأَلْتُهُ عَنْ مَسْأَلَةٍ فَقَالَ لِي:مَا تَصْنَعُ بِالْمَسَائِلِ؟ قُلْتُ: لَوْلَا الْمَسَائِلُ، لَذَهَبَ الْعِلْمُ :قَالَ:لَا تَقُلْ ذَهَبَ الْعِلْمُ، إِنَّهُ لَا يَذْهَبُ الْعِلْمُ مَا قُرِءَ الْقُرْآنُ، وَلَكِنْ لَوْ قُلْتَ يَذْهَبُ الْفِقْهُ.

ترجمہ

ہمیں العباس بن سفیان نے خبردی، ہمیں زید بن حباب نے بتایا، مجھے رجاء بن ابوسلمہ نے خبردی، انہوں نے کہا: مجھے خالد بن حازم نے ہشام بن مسلم القرشی سے روایت کی وہ فرماتے ہیں: میں ابن محیریز کے ہمراہ مرج الدیباج میں تھا، جب میں نے ان کو تنہا دیکھا تو، میں نے ان سے ایک سوال کیا: انہوں نے مجھے فرمایا: تم مسائل کا کیا کروگے؟ تو میں نے عرض کیا: اگر مسائل نہ ہوں تو علم رخصت ہوجائے گا، انہوں نے فرمایا: تم یہ نہ کہو کہ علم رخصت ہوجائے گا جب تک قرآن کریم پڑھاجاتا رہے گا تب تک علم رخصت نہ ہوگا، البتہ تم یہ کہہ سکتے ہو کہ ''فقہ'' رخصت ہوجائے گی۔

(سنن الدارمی: أبومحمد عبداللہ بن عبدالرحمن بن الفضل بن بَہرام بن عبدالصمد الدارمی، التمیمی السمرقندی (۱:۲۴۶)

ہر سوال کا جواب دینا ضروری نہیں

أَخْبَرَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ عَمِّهِ، قَالَ: خَرَجْتُ مِنْ عِنْدِ إِبْرَاهِيمَ، فَاسْتَقْبَلَنِي حَمَّادٌ، فَحَمَّلَنِي ثَمَانِيَةَ أَبْوَابٍ، مَسَائِلَ :فَسَأَلْتُهُ، فَأَجَابَنِي عَنْ أَرْبَعٍ وَتَرَكَ أَرْبَعًا.

ترجمہ

ہمیں سلم بن جنادۃ نے خبردی، ہمیں ابن ادریس نے اپنے چچا سے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ میں ابراہیم کے پاس سے اٹھ کر آیا تو میرا سامنا حضرت سیدنا حماد رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے ہوا، تو میں نے آٹھ مسائل یاد کیے ہوئے تھے، میں نے ان سے پوچھے تو انہوں نے چار کے جوابات دیئے اور چار کے نہ دیئے۔

(سنن الدارمی: أبومحمد عبداللہ بن عبدالرحمن بن الفضل بن بَہرام بن عبدالصمد الدارمی، التمیمی السمرقندی (۱:۲۴۷)

اس سے وہ لوگ عبرت پکڑیں جو اگر سوال کا جواب نہ دے سکیں تو اپنی بے عزتی سمجھتے ہیں اور ہر صورت میں غلط بتادیتے ہیں کہ کہیں لوگ یہ نہ کہیں کہ اس کو علم نہیں ہے۔

فتوی دینے سے ڈرتے تھے

أَخْبَرَنَا قَبِيصَةُ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبْجَرَ، عَنْ زُبَيْدٍ، قَالَ: مَا سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ شَيْءٍ إِلَّا عَرَفْتُ الْكَرَاهِيَةَ فِي وَجْهِهِ.

ترجمہ

ہمیں قبیصہ نے خبردی، ہمیں سفیان نے عبدالملک بن ابجر سے روایت کی اور انہوں نے زبید سے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے

www.waseemziyai.com

جب بھی حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے سوال کیا تو میں نے ان کے چہرے پر ناپسندیدگی کے آثار دیکھے۔

(إبطال الحيل: بوعبدالله عبيدالله بن محمد بن محمد بن حمدان العُكْبَرِی المعروف بابن بَطَّة العكبری:٦٣)

ہر بات پے فتوی دینے والا کون؟

حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْبَزَّارُ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ : قَالَ : حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : مَنْ أَفْتَى النَّاسَ فِي كُلِّ مَا يَسْتَفْتُونَهُ فَهُوَ مَجْنُونٌ .

ترجمہ

ہمیں ابوعلی محمد بن احمد بن البزاز نے یہ بیان کیا، ہمیں عبداللہ بن احمد بن حنبل نے بیان کیا، انہوں نے کہا: مجھے میرے والد ماجد یعنی امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے بیان کیا، وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں عبدالرحمن نے سفیان سے، انہوں نے الاعمش سے بیان کیا، انہوں نے ابووائل سے بیان کیا، انہوں نے حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کیا، وہ فرماتے ہیں کہ جو شخص لوگوں کو ہر معاملے میں فتوی دے دیتا ہے وہ دیوانہ ہوتا ہے۔

(إبطال الحيل: بوعبدالله عبيدالله بن محمد بن محمد بن حمدان العُكْبَرِی المعروف بابن بَطَّة العكبری:٦٣)

امام شعبی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا عمل

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي زَائِدَةَ، قَالَ : مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَكْثَرَ أَنْ يَقُولَ إِذَا سُئِلَ عَنْ شَيْءٍ لَا عِلْمَ لِي بِهِ مِنَ الشَّعْبِيِّ.

ترجمہ

ہمیں محمد بن احمد نے خبر دی، ہمیں اسحاق بن منصور نے بیان کیا، انہوں نے عمر بن ابی زائدہ سے بیان کیا، انہوں نے کہا: جب بھی کسی سے سوال کیا جاتا تو اتنا کوئی بھی نہ کہتا تھا کہ مجھے اس کا علم نہیں جتنا حضرت سیدنا امام شعبی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کہا کرتے تھے۔

(تاریخ دمشق: أبوالقاسم علی بن الحسن بن ہبۃ اللہ المعروف بابن عساکر (۲۵:۳۶۵)

طلاق کے مسائل بتانے میں ڈرتے تھے

أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ، أَنْبَأَنَا أَحْمَدُ بْنُ بَشِيرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ إِيَاسٍ، قَالَ : قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ مَا لَكَ لَا تَقُولُ فِي الطَّلَاقِ شَيْئًا؟ قَالَ : مَا مِنْهُ شَيْءٌ إِلَّا قَدْ سَأَلْتُ عَنْهُ، وَلَكِنِّي أَكْرَهُ أَنْ أُحِلَّ حَرَامًا، أَوْ أُحَرِّمَ حَلَالًا.

ترجمہ

ہمیں عبداللہ بن سعید نے خبر دی، ہمیں احمد بن بشیر نے بیان کیا، ہمیں شعبہ نے جعفر بن ایاس نے بیان کیا، انہوں نے کہا: میں نے سیدنا سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے عرض کی: کہ آپ رضی اللہ عنہ طلاق کے متعلق فتوی کیوں نہیں دیتے؟ تو انہوں نے فرمایا: اس معاملے کے ہر پہلو کے بارے میں مجھ سے سوال کیا جاتا ہے، لیکن میں یہ بات ناپسند کرتا ہوں کہ کسی حرام کو حلال یا حلال کو حرام قرار دے

www.waseemziyai.com

دوں۔

(سنن الدارمی: أبو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمن بن الفضل بن بَہرام بن عبد الصمد الدارمی، التمیمی السمرقندی (۱:۲۴۷)

آج تو ہر غیر مقلد چاہے جتنا جاہل ہی کیوں نہ ہو وہ طلاق کے مسائل بتانے میں جری ہو چکا ہے، اللہ تعالی ان کے شر سے محفوظ رکھے۔

کوئی اور فتوی دے دے

أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، قَالَ :سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى، يَقُولُ:لَقَدْ أَدْرَكْتُ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ عِشْرِينَ وَمِائَةً مِنَ الْأَنْصَارِ، وَمَا مِنْهُمْ مِنْ أَحَدٍ يُحَدِّثُ بِحَدِيثٍ إِلَّا وَدَّ أَنَّ أَخَاهُ كَفَاهُ الْحَدِيثَ، وَلَا يُسْأَلُ عَنْ فُتْيَا إِلَّا وَدَّ أَنَّ أَخَاهُ كَفَاهُ الْفُتْيَا.

ترجمہ

ہمیں ابونعیم نے خبر دی، ہمیں سفیان نے عطاء بن سائب سے بیان کیا، انہوں نے کہا: میں نے عبدالرحمن بن ابی لیلی سے سنا، وہ فرماتے تھے کہ میں نے اسی مسجد شریف میں ایک سو بیس انصاری صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کو پایا، ان میں سے کوئی ایک بھی حدیث شریف بیان نہیں کرتا تھا، ان میں سے ہر ایک کی یہی خواہش ہوتی تھی کہ اس کا کوئی اور بھائی حدیث شریف بیان کر دے، اور ان سے جب کوئی فتوی طلب کیا جاتا تو ان کی یہی خواہش ہوتی کہ ان کا کوئی اور بھائی فتوی دے دے۔

(تلبیس إبلیس: جمال الدین أبو الفرج عبد الرحمن بن علی بن محمد الجوزی: ۱۰۸)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا خوف میں مبتلا ہونا

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ مِسْعَرٍ قَالَ: أَخْرَجَ إِلَيَّ مَعْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ كِتَابًا، فَحَلَفَ لِي بِاللَّهِ أَنَّهُ خَطُّ أَبِيهِ، فَإِذَا فِيهِ :قَالَ عَبْدُ اللَّهِ :وَالَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا كَانَ أَشَدَّ عَلَى الْمُتَنَطِّعِينَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَا رَأَيْتُ أَحَدًا كَانَ أَشَدَّ عَلَيْهِمْ مِنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَإِنِّي لَأَرَى عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ أَشَدَّ خَوْفًا عَلَيْهِمْ أَوْ لَهُمْ.

ترجمہ

ہمیں محمد بن قدامہ نے خبر دی، ہمیں ابو اسامہ نے مسعر سے بیان کیا، وہ فرماتے ہیں کہ معن بن عبدالرحمن نے ایک تحریر میرے سامنے نکالی، اور میرے سامنے اللہ تعالی کے نام کی قسم اٹھا کر یہ فرمایا: یہ میرے والد ماجد کا خط ہے، اس میں یہ تحریر تھا کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس ذات کی قسم جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں، جو مبالغہ آمیزی کرتے ہیں ان کے متعلق رسول اللہ ﷺ سب سے زیادہ سخت تھے، پھر رسول اللہ ﷺ کے بعد حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ زیادہ سخت تھے، اور حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ان لوگوں کے متعلق سب سے زیادہ خوف میں مبتلاء تھے۔

(مسند ابن أبی شیبۃ ا: بوبکر بن أبی شیبۃ، عبد اللہ بن محمد بن ابراہیم بن عثمان بن خواستی العبسی (۱:۲۸۴)

www.waseemziyai.com

مفتی پر لازم ہے کہ وہ سائل کو نصیحت بھی کرے

أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَاضِرٍ الْأَزْدِيِّ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقُلْتُ أَوْصِنِي: فَقَالَ: نَعَمْ، عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللَّهِ، وَالِاسْتِقَامَةِ، اتَّبِعْ وَلَا تَبْتَدِعْ.

ترجمہ

ہمیں ابونعیم نے خبردی، ہمیں زمعہ بن صالح نے عثمان بن حاضر الازدی سے بیان کیا، وہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کی: مجھے کوئی نصیحت فرمائیں، تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم پر اللہ تعالی کا خوف لازم ہے، اور استقامت کو لازم کرلو، رسول اللہ ﷺ کی حدیث شریف کی پیروی کرو اور بدعت کو ترک کردو۔

(شرح السنۃ: محیی السنۃ، أبو محمد الحسین بن مسعود بن محمد بن الفراء البغوی الشافعی (۱:۲۱۴)

سنت کو اختیار کرو اور بدعت سے پرہیز کرو

أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ، حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ قَبْلَ أَنْ يُقْبَضَ، وَقَبْضُهُ أَنْ يَذْهَبَ أَهْلُهُ، أَلَا وَإِيَّاكُمْ وَالتَّنَطُّعَ، وَالتَّعَمُّقَ، وَالْبِدَعَ، وَعَلَيْكُمْ بِالْعَتِيقِ.

ترجمہ

ہمیں ابوالمغیرہ نے خبردی، ہمیں الاوزاعی نے یحیی بن ابوکثیر سے، انہوں نے ابوقلابہ سے بیان کیا، وہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: علم کو اس کے قبض ہونے سے پہلے حاصل کرلو، اور اس کا قبض ہونا یہ ہے کہ اہل علم دنیا سے رخصت ہوجائیں گے، اور مبالغہ آمیز باتیں کرنے سے بچو، اور بال کی کھال اتارنے والوں سے دور رہو، بدمذہبوں سے دور رہو، اور اپنے اوپر سنت کی پیروی لازم کرلو۔

(نضرۃ النعیم فی مکارم أخلاق الرسول الکریم صلی اللہ علیہ وسلم (۹:۴۳۴۷)

غلط سوال کرنے کا انجام

أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ: أَنَّ رَجُلًا يُقَالُ لَهُ صَبِيغٌ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَجَعَلَ يَسْأَلُ عَنْ مُتَشَابِهِ الْقُرْآنِ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَقَدْ أَعَدَّ لَهُ عَرَاجِينَ النَّخْلِ، فَقَالَ: مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ: أَنَا عَبْدُ اللَّهِ صَبِيغٌ، فَأَخَذَ عُمَرُ عُرْجُونًا مِنْ تِلْكَ الْعَرَاجِينِ، فَضَرَبَهُ وَقَالَ: أَنَا عَبْدُ اللَّهِ عُمَرُ، فَجَعَلَ لَهُ ضَرْبًا حَتَّى دَمِيَ رَأْسُهُ، فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، حَسْبُكَ، قَدْ ذَهَبَ الَّذِي كُنْتُ أَجِدُ فِي رَأْسِي.

ترجمہ

ہمیں ابوالنعمان نے خبردی، ہمیں حماد بن زید نے بیان کیا، ہمیں یزید بن حازم نے بیان کیا، انہوں نے سلیمان بن یسار نے بیان کیا، ایک شخص جس کا نام صبیغ تھا وہ مدینہ منورہ آیا اور قرآن کریم کے متشابہات کے متعلق سوالات کرنے لگا، حضرت سیدنا عمر بن خطاب

www.waseemziyai.com

رضی اللہ عنہ نے اس کی طرف ایک شخص کو بھیجا اور اس کے لئے کچھ کھجور کے درخت کی سوٹیاں تیار کر لیں، حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا کہ تم کون ہو؟ اس نے جواب دیا: میں اللہ تعالی کا بندہ صبیغ ہوں، تو حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ان سوٹیوں میں سے ایک سوٹی پکڑی اور اس کو مار کر کہا: کہ میں بھی اللہ تعالی کا بندہ عمر ہوں، حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ لگا تار اس کو مارتے رہے، یہاں تک کہ اس کے سر میں سے خون نکلنے لگا، وہ بولا اے امیر المومنین! اتنا ہی کافی ہے، کہ میرے دماغ میں جو فتور تھا وہ رخصت ہو گیا ہے۔

(تاریخ دمشق: أبو القاسم علی بن الحسن بن ہبۃ اللہ المعروف بابن عساکر (۲۳:۴۱۱)

کاش کہ آج کوئی حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا غلام کھڑا ہو جس طرح آج غیر مقلدین آیات متشابہات کے متعلق کلام کرتے ہیں ان کی مرمت کرتا، آج جس کو بھی دیکھو وہ علامہ بنا ہوا ہے اور طرح طرح کی باتیں کر کے لوگوں کو گمراہ کر رہا ہے۔

ایسے لوگوں کے ساتھ بیٹھنا بھی منع ہے

أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، أَخْبَرَنِي ابْنُ عَجْلَانَ، عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ صَبِيغًا الْعِرَاقِيَّ جَعَلَ يَسْأَلُ عَنْ أَشْيَاءَ مِنَ الْقُرْآنِ فِي أَجْنَادِ الْمُسْلِمِينَ حَتَّى قَدِمَ مِصْرَ، فَبَعَثَ بِهِ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَلَمَّا أَتَاهُ الرَّسُولُ بِالْكِتَابِ فَقَرَأَهُ فَقَالَ: أَيْنَ الرَّجُلُ؟ فَقَالَ: فِي الرَّحْلِ، قَالَ عُمَرُ: أَبْصِرْ أَنْ يَكُونَ ذَهَبَ فَتُصِيبَكَ مِنِّي بِهِ الْعُقُوبَةُ الْمُوجِعَةُ، فَأَتَاهُ بِهِ، فَقَالَ عُمَرُ تَسْأَلُ مُحْدَثَةً، فَأَرْسَلَ عُمَرُ إِلَى رَطَائِبَ مِنْ جَرِيدٍ، فَضَرَبَهُ بِهَا حَتَّى تَرَكَ ظَهْرَهُ دَبِرَةً، ثُمَّ تَرَكَهُ حَتَّى بَرَأَ، ثُمَّ عَادَ لَهُ، ثُمَّ تَرَكَهُ حَتَّى بَرَأَ، فَدَعَا بِهِ لِيَعُودَ لَهُ، قَالَ: فَقَالَ صَبِيغٌ: إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ قَتْلِي، فَاقْتُلْنِي قَتْلًا جَمِيلًا، وَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ أَنْ تُدَاوِيَنِي، فَقَدْ وَاللَّهِ بَرَأْتُ، فَأَذِنَ لَهُ إِلَى أَرْضِهِ، وَكَتَبَ إِلَى أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنْ لَا يُجَالِسَهُ أَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، فَاشْتَدَّ ذَلِكَ عَلَى الرَّجُلِ، فَكَتَبَ أَبُو مُوسَى إِلَى عُمَرَ: أَنْ قَدْ حَسُنَتْ تَوْبَتُهُ، فَكَتَبَ عُمَرُ: أَنِ ائْذَنْ لِلنَّاسِ بِمُجَالَسَتِهِ.

ترجمہ

ہمیں عبد اللہ بن صالح نے خبر دی، مجھے اللیث نے بیان کیا، مجھے ابن عجلان نے حضرت نافع جو کہ حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے غلام تھے سے بیان کیا، وہ فرماتے ہیں کہ ایک صبیغ عراقی نامی شخص نے مسلمانوں کے لشکر میں قرآن کریم کے متعلق بعض سوالات کیا کرتا تھا، وہ مصر آیا تو حضرت سیدنا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے اسے حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ہاں روانہ فرمایا، جب قاصد حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کا خط لے کر آیا تو اسے حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اسے پڑھ لیا، تو دریافت فرمایا کہ یہ شخص کہاں ہے؟ تو قاصد نے جواب دیا کہ وہ پڑاؤ میں ہے، تو حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس کا خیال رکھنا کہ وہ کہیں غائب نہ ہو جائے، میں اس کو سخت سزا دوں گا، پھر اس شخص کو حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا گیا، تو حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ تم نئے قسم کے سوالات کرتے ہو؟ پھر حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے لکڑی کے ڈنڈے منگوائے، اور ان کے ذریعے اس کی پٹائی کی اور اس کی پشت کو زخمی کر دیا، پھر اس کو چھوڑ دیا، جب وہ ٹھیک ہو گیا تو دوبارہ اس کو اسی

www.waseemziyai.com

طرح مارا، پھر اس کو چھوڑ دیا جب وہ ٹھیک ہوگیا تو پھر اس کو بلایا تا کہ دوبارہ اس کو ماریں تو کہنے لگا: اگر آپ قتل کرنا چاہتے ہیں کہ تو اچھے طریقے سے قتل کریں، اگر میرا علاج کرنا چاہتے ہیں تو اللہ تعالی کی قسم میں اب ٹھیک ہوگیا ہوں، حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو اجازت دے دی تا کہ وہ اپنے علاقہ میں چلا جائے، حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ کوئی بھی مسلمان اس کے پاس نہ بیٹھے، یہ بات اس کے لئے بڑی پریشانی کا باعث بنی، پھر حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ اس شخص نے اچھی طرح توبہ کرلی ہے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ اب تم لوگوں کو اس کے پاس بیٹھنے کی اجازت دے سکتے ہو۔

(نضرۃ النعیم فی مکارم أخلاق الرسول الکریم صلی اللہ علیہ وسلم (۹: ۳۷۴۱)

دوسری فصل

حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے افتاء کی شان

عراقی علماء کرام کی رائے

وكان يفتي على مذهب الإمام الشافعي، والإمام أحمد بن حنبل رضى الله عنهما، وكانت فتواه تعرض على العلماء بالعراق فتعجبهم أشد الإعجاب فيقولون سبحان من أنعم عليه.

ترجمہ

حضرت سیدنا الامام عبدالوہاب الشعرانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نقل فرماتے ہیں کہ الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ حضرت سیدنا امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدنا امام الشافعی رضی اللہ عنہ کے مذہب کے موافق فتوی دیا کرتے تھے، جب آپ رضی اللہ عنہ کا فتوی عراقی علماء کرام کی خدمت میں پیش ہوتا تو بہت زیادہ حیران ہوتے اور وہ کہتے تھے کہ پاک ہے وہ ذات جس نے ان پر یعنی الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ پر اتنا انعام کیا۔

(لواقح الأنوار فی طبقات الأخیار: عبدالوہاب بن أحمد بن علی الحنفی، نسبہ إلی محمد ابن الحنفیۃ، الشعرانی، أبو محمد (۱: ۱۰۸)

کتنی مدت تک فتوی دیا؟

حضرت سیدنا امام الشیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا عبدالوہاب بن الشیخ الامام الجیلانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نے سنہ (۵۲۸ھ/۵۶۱ھ) نے تینتیس سال تک درس وتدریس فرمائی اور اتنی ہی مدت تک فتوی جاری فرمایا۔

(اخبار الاخیار الشیخ عبدالحق محدث دہلوی: ۱۵) مطبوعہ نوریہ رضویہ لاہور پاکستان

www.waseemziyai.com

فتوی کی ریاست آپ رضی اللہ عنہ کے سپرد تھی

قال الإما م ابن قدامة المقدسی :دخلنا بغداد سنة إحدى وستين وخمسمائة فإذا الشيخ عبد القادر بها انتهت إليه بها علما وعملا وحالا واستفتاء ، وكان يكفى طالب العلم عن قصد غيره من كثرة ما اجتمع فيه من العلو والصبر على المشتغلين وسعة الصدر .كان ملء العين وجمع الله فيه أوصافاً جميلة وأحوالاً عزيزة، وما رأيت بعده مثله ولم أسمع عن أحد يحكى من الكرامات أكثر مما يحكى عنه، ولا رأيت احداً يعظمه الناس من أجل الدين أكثر منه.

ترجمہ

الشیخ الامام ابن قدامہ المقدسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم سنہ (۵۶۱ھ) میں بغداد معلٰی آئے تو الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ پر علم، عمل اور استفتاء کی اخیر تھی، طالب علم آپ رضی اللہ عنہ کے علم اور طلبہ پر شفقت اور طلبہ کے لئے دل کی کشادگی کو دیکھ کر کہیں اور جانے کا نام بھی نہ لیتے تھے، اللہ تعالیٰ نے الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ میں اوصاف جمیلہ و احوال عزیزہ جمع فرمادیئے تھے۔ میں نے ان کے بعد کوئی بندہ ان جیسا نہیں دیکھا، اور نہ ہی میں نے جتنی کرامات ان کی سنی ہیں کسی اور کی سنیں، اور نہ ہی میں نے کوئی انسان ایسا دیکھا کہ جس کی دین کی وجہ سے عزت کی جاتی ہو اور آپ رضی اللہ عنہ سے زیادہ ہو۔

(قلائد الجواہر لا مام محمد بن یحیی التادفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ: ۶)

رات آنے سے پہلے پہلے فتوے لکھ دیئے جاتے تھے

اخبرنا ابو القاسم عمر البزار: قالوا: كانت الفتاوى تاتى الشيخ الامام عبدالقادر الجيلانى رضى الله عنه من بلاد العراق وغيريه ، ومارئيناه يبيت عنده فتوى ليطالع عليها او يفكر فيها بل يكتب عليها عقيب قرائتها.

ترجمہ

حضرت امام ابوالحسن الشطنو فی الشافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نقل کرتے ہیں کہ ہمیں ابوالقاسم البزار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خبر دی کہ علماء عراق نے کہا ہے کہ الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عراق اور عراق سے باہر کے ملکوں سے فتاوی آیا کرتے ہیں، ہم نے کبھی بھی نہ دیکھا کہ وہ فتوی رات کو آپ کے پاس رہا ہو، تاکہ آپ رضی اللہ عنہ مطالعہ فرمائیں یا اس میں غور وفکر کریں بلکہ پڑھنے کے بعد اس کا جواب فوراً لکھ دیا کرتے تھے۔

(بہجۃ الاسرار و معدن الانوار الشیخ الامام ابوالحسن الشطنو فی: ۲۲۴) مطبوعہ موسسۃ الشرف لاہور پاکستان

کسی نے آپ رضی اللہ عنہ کے فتوی سے اختلاف نہیں کیا

حضرت سیدنا امام الشیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ علماء عراق اور گردونواح کے علماء اور دنیا کے گوشے گوشے سے آپ رضی اللہ عنہ کے پاس فتوے آیا کرتے تھے، حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ بغیر مطالعہ و بلا تفکر کے جواب بالصواب عطا فرمایا کرتے تھے، حاذق علماء کرام اور بڑے بڑے علماء کرام کو آپ رضی اللہ عنہ کے فتوے کے خلاف کچھ کہنے کی ہمت

www.waseemziyai.com

نہ ہوتی تھی۔

(اخبار الاخیار الشیخ عبد الحق محدث دہلوی:۱۵)

وہ فتویٰ جس کے جواب سے علماء کرام قاصر ہو گئے

ورفع إليه سؤال في رجل حلف بالطلاق الثلاث إنه لا بد أن يعبد الله عز وجل عبادة ينفرد بها دون جميع الناس في وقت تلبسه بها فماذا يفعل من العبادات فأجاب على الفور يأتي مكة ويخلى له المطاف، ويطوف سبعاً وحده، وينحل يمينه فاعجب علماء العراق، وكانوا قد عجزوا عن الجواب عنها.

ترجمہ

حضرت سیدنا الامام عبد الوہاب الشعرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نقل فرماتے ہیں کہ الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بلادِ عجم سے ایک عجیب سوال آیا کہ ایک شخص نے تین طلاقوں کی قسم اس طور پر کھائی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی ایسی عبادت کرے گا کہ جس وقت وہ عبادت میں مشغول ہوگا تو لوگوں میں سے کوئی بھی شخص وہ عبادت نہ کرتا ہوگا، اگر وہ ایسا نہ کر سکے تو اس کی بیوی کو تین طلاقیں واقع ہو جائیں گی، تو ایسی صورت میں کونسی عبادت کرنی چاہیے؟

عراقی علماء کرام اس سوال کے جواب میں حیران رہ گئے اس کا جواب نہ دے سکنے کا اعتراف کرنے لگے، حضرت سیدنا الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نے اس کا جواب فوراً عطا فرمایا کہ وہ شخص مکہ مکرمہ چلا جائے اور طواف کی جگہ صرف اپنے لئے خالی کرائے اور تنہا سات مرتبہ طواف کر کے اپنی قسم کو پورا کر لے۔ پس اس جواب سے علماء عراق کو بہت زیادہ تعجب ہوا جس کا جواب دینے سے وہ عاجز آ چکے تھے۔

(لواقح الأنوار في طبقات الأخيار: عبد الوہاب بن أحمد بن علي الحنفي، نسبه إلى محمد ابن الحنفية، الشعراني، أبو محمد (۱:۱۰۸)

ایک سو فقہاء کرام کا امتحان لینے کے لئے آنا

ولما اشتهر أمره في الآفاق اجتمع مائة فقيه من أذكياء بغداد يمتحنونه في العلم فجمع كل واحد له مسائل، وجاء إليه فلما استقر بهم المجلس أطرق الشيخ فظهرت من صدره بارقة من نور فمرت على صدور المائة فمحت ما في قلوبهم فبهتوا، واضطربوا، وصاحوا صيحة، واحدة، ومزقوا ثيابهم، وكشفوا رؤوسهم ثم صعد الكرسي. وأجاب الجميع عما كان عندهم فاعترفوا بفضله.

ترجمہ

حضرت سیدنا الامام عبد الوہاب الشعرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نقل فرماتے ہیں کہ الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی جب شہرت ہوئی تو بغداد معلّٰی کے اجل فقہاء کرام میں سے ایک سو فقہاء کرام آپ رضی اللہ عنہ کے علم مبارک کا امتحان لینے کی غرض سے حاضر ہوئے، اور ان فقہاء میں سے ہر ایک فقیہ بہت سے پیچیدہ مسائل لے کر حاضرِ خدمت ہوا، جب سب فقیہ بیٹھ گئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی گردن مبارک جھکا لی اور آپ رضی اللہ عنہ کے سینہ مبارک سے نور کی ایک کرن ظاہر ہوئی جو ان سب فقہاء کرام کے سینوں پر پڑی

www.waseemziyai.com

،جس سے ان کے دلوں میں جو جو سوالات تھے سب کے سب سلب ہوگئے ، وہ سخت پریشان ومضطرب ہوئے ، سب نے ملکر زور سے چیخ ماری اور اپنے کپڑے پھاڑ ڈالے اور اپنی پگڑیاں پھینک دیں۔ اس کے بعد حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کرسی پر جلوہ افروز ہوئے اور تمام سوالوں کے جوابات ارشاد فرمائے ، جس پر سب فقہاء کرام نے آپ رضی اللہ عنہ کے علم وفضل کا اعتراف کیا۔

(لواقح الأنوار فی طبقات الأخیار : عبدالوهاب بن أحمد بن علی الحنفی ،نسبه إلی محمد ابن الحنفیة ،الشعرانی ،أبو محمد (۱:۱۰۸)

علماء کرام کس بات پر تعجب کرتے تھے؟

اخبرنا ابو القاسم عمر البزار وکانت فتاواہ تعرض علی علماء العراق ، فما کان یعجبهم صوابه فیها اشد من تعجبهم من سرعة جوابه عنها.

ترجمہ

حضرت امام ابو الحسن الشطنوفی الشافعی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نقل کرتے ہیں کہ ہمیں ابو القاسم البزار رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے خبر دی کہ الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے لکھے ہوئے فتاوی جب علماء عراق کی خدمت میں جب پیش ہوتے تو ان کو اتنا تعجب فتوی کے درست ہونے پر نہ ہوتا جتنا تعجب فتوی جلدی لکھے جانے پر ہوتا تھا۔

(بہجۃ الاسرار ومعدن الانوار الشیخ الامام ابو الحسن الشطنوفی :۲۲۴)

عراقی مسند افتاء کے صدر نشین

قال الامام ابو الحسن الشطنوفی رحمة الله تعالی علیه اخبرنا الشیخ الامام ابو الفرج عبدالرحمن بن الامام ابی یعلی نجم الدین بن الحنبلی قال : سمعت والدی رحمة الله تعالی علیه یقول : کان الشیخ محی الدین عبدالقادر الجیلانی رضی الله عنه ، ممن سلم الیه علم الفتاوی بالعراق فی وقته .

ترجمہ

حضرت امام ابو الحسن الشطنوفی الشافعی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نقل کرتے ہیں میں نے الشیخ ابو الفرج عبدالرحمن بن امام ابو یعلی نجم الدین بن الحنبلی رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے کہا: میں نے اپنے والد ماجد رحمۃ اللہ تعالی علیہ کو فرماتے ہوئے سنا وہ کہا کرتے تھے: کہ الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سے تھے کہ جن کی طرف عراق میں علم فتاوی ان کے وقت میں سپرد کر دیا گیا تھا۔

(بہجۃ الاسرار ومعدن الانوار الشیخ الامام ابو الحسن الشطنوفی :۲۲۴)

رویت باری تعالی کے متعلق ایک اہم مسئلہ کا حل

ورفع له شخص ادعی أنه یری الله عز وجل بعینی رأسه فقال :أحق ما یقولون عنک .فقال :نعم فانتهره، ونهاه عن هذا القول، وأخذ علیه أن لا یعود إلیه فقیل للشیخ أمحق هذا أم مبطل فقال هذا محق ملبس علیه، وذلک أنه شهد ببصیرته نور الجمال .ثم خرق من بصیرته إلی بصره لمعة فرأی بصره ببصیرته، وبصیرته یتصل شعاعها بنور شهوده فظن أن بصره رأی ما شهده ببصیرته، وإنما رأی بصره ببصیرته فقط، وهو لا یدری قال الله تعالی مرج البحرین یلتقیان بینهما برزخ لا یبغیان، وکان جمع من

www.waseemziyai.com

المشايخ، وأكابر العلماء حاضرين هذه الواقعة فاطربهم سماع هذا الكلام، ودهشوا من حسن إفصاحه عن حال الرجل، ومزق جماعة ثيابهم، وخرجوا عرايا إلى الصحراء.

ترجمہ

حضرت سیدنا امام عبدالوہاب الشعرانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ بیان کیا جاتا ہے کہ فلاں شخص اور ان کے مرید کا نام لیا کہ یہ کہتا ہے کہ وہ اللہ تعالی کو سر کی آنکھوں سے دیکھتا ہے، حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نے اس کو بلایا۔ اور اس سے اس کے متعلق استفسار فرمایا، تو اس نے جواب دیا، کہ ہاں میں اللہ تعالی کو اپنی آنکھوں سے دیکھتا ہوں۔ تو الشیخ الامام الجیلانی رضی اللہ عنہ نے اس کو جھڑکا اور یہ کہنے سے اس کو منع کیا، اور اس سے اس امر کا وعدہ لیا کہ وہ آئندہ یہ بات نہ کرے گا۔

آپ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ کیا وہ اس امر میں حق پر ہے؟ یا باطل پر ہے؟ تو الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ وہ سچا ہے، مگر اس کو شبہ ہو گیا ہے، اور یہ اس لئے کہ اس نے اپنی دل کی آنکھ سے نور جمال کو دیکھا ہے، پھر اس کی باطنی آنکھ سے اس کی ظاہری آنکھ کی طرف ایک روزن ظاہر ہوا، تب اس کی آنکھ نے اس کی بصیرت سے دیکھا کہ اس کی شعاع اس کے نور شہود سے متصل ہے اور گمان کر لیا کہ اس کی آنکھ نے وہ دیکھا جس کو اس کی بصیرت نے دیکھا تھا حالانکہ اس کی آنکھ نے اس کی بصیرت سے دیکھا تھا، لیکن اس کو معلوم نہ تھا، اللہ تعالی فرماتا ہے دو سمندروں کو چھوڑ دیا کہ وہ ملتے ہیں، ان کے درمیان ایک پردہ ہے وہ ایک دوسرے پر غلبہ نہیں کرتے۔

اللہ تعالی اپنے ارادے سے اپنی مہربانیوں کے ہاتھوں پر جلال و جمال کے انوار کو اپنے بندوں کے دلوں کی طرف بھیجتا ہے، پس ان سے وہ بات لیتا ہے جو کہ مصور صورتوں سے لیتا ہے اور کوئی نقصان نہیں ہوتا، اس کی پرے اس کی بزرگی کی ایک چادر ہے، اس کو پھاڑنے کی کوئی سبیل نہیں ہے۔

وہ کہتے ہیں کہ مشائخ کرام اور علماء عظام کی ایک جماعت وہاں موجود تھی، سوان کو اس کلام نے خوش کر دیا، اور اس شخص کے حال کی عمدہ وضاحت سے حیران رہ گئے، بعض نے تو کھڑے ہو کر کپڑے پھاڑ دئے اور جنگل کو ننگے پاؤں بھاگ گئے۔

(لواقح الأنوار فی طبقات الأخیار: عبدالوہاب بن أحمد بن علی الحنفی، نسبہ إلی محمد ابن الحنفیۃ، الشعرانی، أبو محمد (۱:۱۰۸)

خاتون کو چھینک کا جواب دینا کیسا؟

وَقَالَ الشَّيْخُ عَبْدُ الْقَادِرِ :وَيَجُوزُ لِلرَّجُلِ تَشْمِيتُ الْمَرْأَةِ الْبَرْزَةِ وَالْعَجُوزِ وَيُكْرَهُ لِلشَّابَّةِ الْخَفِرَةِ.

ترجمہ

الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مرد کے لئے جائز ہے کہ وہ بوڑھی عورت کو چھینک کا جواب دے اور جوان عورت کو چھینک کا جواب دینا مکروہ ہے۔

(الآداب الشرعیۃ والمنح المرعیۃ: محمد بن مفلح بن محمد بن مفرج، أبو عبداللہ، شمس الدین المقدسی الرامینی ثم الصالحی الحنبلی (۲:۳۴۱)

www.waseemziyai.com

تیسری فصل

ہم اس فصل میں وہ مسائل بیان کرتے ہیں جن میں ابن تیمیہ نے الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے بیان کردہ مسائل سے استدلال کیا ہے۔

یہ بھی یاد رہے کہ اس فصل میں چونکہ فقہی مسائل بیان کیے جا رہے ہیں اور یہ مسائل حضرت سیدنا امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کی فقہ کے مطابق ہوں گے، ان مسائل کو لیکر کوئی بھی اہل سنت و جماعت حنفیہ پر اعتراض نہیں کرسکتا۔

غیر نبی پر درود پڑھنے کے حوالے سے شیخ کے کلام سے استدلال

هَلْ يَجُوزُ أَنْ يُصَلَّى عَلَى غَيْرِ النَّبِيِّ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-، بِأَنْ يُقَالَ: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى فُلَانٍ؟
الْجَوَابُ: الْحَمْدُ لِلَّهِ. قَدْ تَنَازَعَ الْعُلَمَاءُ: هَلْ لِغَيْرِ النَّبِيِّ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- أَنْ يُصَلَّى عَلَى غَيْرِ النَّبِيِّ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- مُفْرَدًا؟ عَلَى قَوْلَيْنِ: أَحَدُهُمَا: الْمَنْعُ، وَهُوَ الْمَنْقُولُ عَنْ مَالِكٍ، وَالشَّافِعِيِّ، وَاخْتِيَارِ جَدِّي أَبِي الْبَرَكَاتِ. وَالثَّانِي: أَنَّهُ يَجُوزُ وَهُوَ الْمَنْصُوصُ عَنْ أَحْمَدَ، وَاخْتِيَارِ أَكْثَرِ أَصْحَابِهِ: كَالْقَاضِي، وَابْنِ عَقِيلٍ، وَالشَّيْخِ عَبْدِ الْقَادِرِ. وَاحْتَجُّوا بِمَا رُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ لِعُمَرَ: صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ.

ترجمہ

سوال: کیا نبی ﷺ کے علاوہ کسی پر درود شریف پڑھنا جائز ہے کہ یہ کہا جائے اے اللہ فلاں پر درود بھیج؟۔

الجواب: تمام تعریفیں اللہ تعالی کے لئے ہیں، اس مسئلہ میں علماء کرام کا اختلاف ہے کہ نبی ﷺ کے علاوہ کسی پر درود شریف پڑھنا جائز ہے کہ نہیں۔ اس مسئلہ میں دو قول ہیں: ایک قول یہ ہے کہ منع ہے اور یہی امام مالک، شافعی، اور میرے جد محترم ابوالبرکات سے منقول ہے۔ دوسرا مذہب یہ ہے کہ جائز ہے اور یہی منصوص ہے امام احمد بن حنبل، اور آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے اکثر اصحاب سے جیسے قاضی، ابن عقیل اور الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہم سے، انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی اس حدیث شریف سے دلیل پکڑی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فرمایا: صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ۔ اے عمر! اللہ تعالی کی رحمتیں ہوں تم پر۔

(الفتاوی الکبری لابن تیمیۃ: تقی الدین أبو العباس أحمد بن عبدالحلیم بن أبی القاسم بن محمد ابن تیمیۃ الحرانی الحنبلی الدمشقی (۲:۲۰۲)

سلام کے آداب کے متعلق شیخ کا قول

وقال الشيخ عبد القادر: ولا ينزع يده حتى ينزع الآخر يده إذا كان هو المبتدى.

ترجمہ

الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی سلام میں ابتدا کرے تو جب تک دوسرا ہاتھ نہ چھوڑے یہ بھی اپنا ہاتھ نہ کھینچے۔

(المستدرک علی مجموع فتاوی شیخ الاسلام: تقی الدین أبو العباس أحمد بن عبدالحلیم بن تیمیۃ الحرانی (۱:۳۰)

www.waseemziyai.com

کھانے کی ابتداء اور انتہاء نمک پر ہو

قال الشيخ عبد القادر وغيره :يكره الأكل على الطريق .قال :ويستحب أن يبدأ بالملح، ويختم به.

ترجمہ

شیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ راستے میں بیٹھ کر کھانا کھانا مکروہ ہے اور یہ بھی فرماتے ہیں کہ کھانے کی ابتداء اور انتہاء نمک پر کرنی چاہیے۔

(المستدرک علی مجموع فتاوی شیخ الاسلام : تقی الدین أبو العباس أحمد بن عبد الحلیم بن تیمیۃ الحرانی (۴:۲۱۱)

چوتھی بار چھینکنے والے کو جواب دینا کیسا؟

فإن عطس رابعة لم يشمته ذكره السامرى وقدمه فى الرعاية، وهو الذى ذكره الشيخ عبد القادر ومذهب مالك وغيره.

ترجمہ

اگر چھینکنے والا چوتھی بار چھینک دے تو اس کو جواب نہ دیا جائے یہی السامری نے ذکر کیا ہے اور یہی الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نے کہا ہے اور یہی مذہب امام مالک رضی اللہ عنہ کا ہے۔

(المستدرک علی مجموع فتاوی شیخ الاسلام : تقی الدین أبو العباس أحمد بن عبد الحلیم بن تیمیۃ الحرانی (۳:۲۹۹)

دعوت کا کھانا کس کی ملک ہوتا ہے؟

قال الشيخ عبد القادر :والشيخ تقى الدين أيضا :يأكل الضيف على ملك صاحب الطعام على وجه الإباحة، وليس ذلك بتمليك .

ترجمہ

الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ اور الشیخ تقی الدین کہتے ہیں کہ مہمان صاحب الطعام کی ملک پر کھانا کھائے گا اباحت کی بنا پر کیونکہ صاحب الطعام نے اس کے لئے مباح کر دیا ہے اس لئے صرف اباحت کی بناء پر وہ کھانا مہمان کی ملک نہ ہوگا۔

(المستدرک علی مجموع فتاوی شیخ الاسلام : تقی الدین أبو العباس أحمد بن عبد الحلیم بن تیمیۃ الحرانی (۴:۲۱۳)

امام ابن مفلح نقل کرتے ہیں

وَقَالَ الشَّيْخُ عَبْدُ الْقَادِرِ إِنَّهُ يُكْرَهُ أَنْ يُلْقِمَ مَنْ حَضَرَ مَعَهُ قَالَ، لِأَنَّهُ يَأْكُلُ مِلْكَ صَاحِبِهِ عَلَى وَجْهِ الْإِبَاحَةِ وَلَيْسَ ذَلِكَ بِتَمْلِيكٍ،

ترجمہ

الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مہمان کا کسی کو کھانے کا ایک لقمہ بھی دینا مکروہ ہے کہ کیونکہ وہ کھانا صاحب دعوت نے اس کے لئے مباح قرار دیا ہے نا کہ اس کی ملکیت کیا ہے۔

(الآداب الشرعیۃ والمنح المرعیۃ : محمد بن مفلح بن محمد بن مفرج، أبو عبد اللہ، شمس الدین المقدسی الرامینی ثم الصالحی الحنبلی (۳:۱۹۰)

www.waseemziyai.com

ایک حدیث شریف پر کلام

وعن أنس رضى الله عنه أنَّ النّبِيّ -صلى الله عليه وسلم -جَاءَ إِلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَجَاءَ بِخُبْزٍ وَزَيْتٍ فَأَكَلَ، ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ -صلى الله عليه وسلم :-أَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُونَ وَأَكَلَ طَعَامَكُمُ الأَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلَائِكَةُ .وكلامه في الترغيب يقتضي أنه جعل هذا الكلام دعاء واستحب الدعاء به لكل من أكل طعامه .وعلى قول الشيخ عبد القادر إنما يقال هذا إذا أفطر عنده فيكون خبرًا .قال الشيخ تقي الدين :وهو الأظهر .انتهى كلامه.

ترجمہ

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حضرت سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے ہاں تشریف لے گئے ، انہوں نے کریم نبی ﷺ کی خدمت میں زیتون کا تیل اور روٹی پیش کی ، جس کو رسول اللہ ﷺ نے تناول فرمایا، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: روزے داروں نے تمھارے ہاں روزہ افطار کیا اور نیک لوگوں نے تمھارے ہاں کھانا کھایا اور اللہ تعالی کے فرشتوں نے تم پر درود بھیجا۔

ابن تیمیہ نے کہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا یہ کلام ترغیب دلانے کے لئے ہے کہ اس کلام کو دعا بنایا جائے (تب اس کا ترجمہ یوں ہوگا کہ تمھارے ہاں روزہ دار افطاری کرتے رہیں اور نیک لوگ تمھارے ہاں کھانا کھاتے رہیں اور اللہ تعالی کے فرشتے تم پر درود بھیجتے رہیں) رسول اللہ ﷺ نے یہ بات پسند فرمائی ہے کہ جو بندہ کسی کے ہاں کھانا کھائے تو پھر وہ صاحب الطعام کو دعا بھی دے۔

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے نزدیک رسول اللہ ﷺ کا یہ کلام خبر ہے۔(ترجمہ پھر وہی بنے گا جو ہم نے کیا ہے) اور یہی کلام یعنی الشیخ الامام الجیلانی رضی اللہ عنہ کا کلام ہی اظہر ہے اور یہی امام تقی الدین رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے کہا ہے۔

(المستدرک علی مجموع فتاوی شیخ الاسلام : تقی الدین أبو العباس أحمد بن عبدالحلیم بن تیمیۃ الحرانی (۴:۲۱۴)

امام احمد بن حنبل کے عقیدے کو چھوڑ کر کوئی ولی نہیں ہوسکتا

بل قد قيل للشيخ عبد القادر الجيلي قدس الله روحه هل كان لله ولي على غير اعتقاد أحمد بن حنبل؟ فقال :لا كان ولا يكون والاعتقاد إنما أضيف إلى أحمد لأنه أظهره وبينه عند ظهور البدع وإلا فهو كتاب الله وسنة ورسوله حظ أحمد منه كحظ غيره من السلف :معرفته والإيمان به وتبليغه والذب عنه كما قال بعض أكابر الشيوخ الاعتقاد لمالك والشافعي ونحوهما من الأئمة.

ترجمہ

الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ کیا امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کے عقیدہ کو ترک کر کے کوئی ولی ہوسکتا ہے؟ تو الشیخ الامام الجیلانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہ ہوا ہے اور نہ ہی ہوگا۔

ابن تیمیہ نے الشیخ الامام الجیلانی رضی اللہ عنہ کے قول کی شرح کرتے ہوئے کہا ہے کہ: یہاں جو الشیخ الجیلانی رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا ہے کہ ہر ولی کے لئے امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالی عنہ کے عقیدہ پر ہونا لازم ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ

کے زمانے میں جب بدعت و بدعقیدگی ظاہر ہوئی تو آپ نے احقاق حق فرمایا وگرنہ کتاب اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی سنت تو وہی ہے جو سلف کے پاس تھی کہ اللہ تعالی کی معرفت، اور اس پر ایمان لانا اور اس کتاب وسنت کی تبلیغ کرنا اور اس کا دفاع کرنا، جیسا کہ بعض مشائخ کرام نے اعتقاد میں امام مالک وشافعی رضی اللہ عنہما اور ان جیسے ائمہ کا نام لیا ہے۔

(درء تعارض العقل والنقل :تقی الدین أبو العباس أحمد بن عبد الحلیم ابن تیمیۃ الحرانی الحنبلی الدمشقی (۵:۵)

نومسلم پر کیا واجب ہے؟

ولهذا قال غير واحد ممن تكلم فى أول الواجبات، كالشيخ عبد القادر وغيره :أول واجب على الداخل فى ديننا هو الشهادتان .واتفق المسلمون على أن الصبى إذا بلغ مسلماً، لم يجب عليه عقب بلوغه تجديد الشهادتين.

ترجمہ

ابن تیمیہ نے کہا ہے کہ بہت سے مشائخ کرام نے فرمایا ہے کہ جو شخص مسلمان ہو اس پر پہلی چیز کیا واجب ہے، جیسے الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص ہمارے دین میں داخل ہو اس پر شہادتین واجب ہیں، اور اہل اسلام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جو بچہ مسلمان ہو اور بالغ ہو جائے اس پر تجدید شہادتین واجب نہیں ہے۔

(درء تعارض العقل والنقل : تقی الدین أبو العباس أحمد بن عبد الحلیم ابن تیمیۃ الحرانی الحنبلی الدمشقی (۸:۸)

(مجموع الفتاوی : تقی الدین أبو العباس أحمد بن عبد الحلیم بن تیمیۃ الحرانی (۱:۶۷)

لباس کے متعلق الشیخ الجیلانی رضی اللہ عنہ کیا فرماتے ہیں؟

وقال الفقهاء من أصحاب الإمام أحمد وغيره منهم القاضي أبو يعلى وابن عقيل والشيخ أبو محمد عبد القادر الجيلي وغيرهم في أصناف اللباس وأقسامه ومن اللباس المكروه ما خالف زى العرب واشبه زى الأعاجم وعادتهم ولفظ عبد القادر ويكره كل ما خالف زى العرب وشابه زى الأعاجم .

ترجمہ

ابن تیمیہ نے کہا ہے کہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے اصحاب جن میں القاضی ابویعلی، ابن عقیل، الشیخ الامام ابو محمد عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ لباس مکروہ اور اس کی اقسام اور اس لباس کے متعلق جو عربی طرز سے ہٹ کر ہو اور عجمی طرز کے مشابہ ہو اور ان کی عادات کے مطابق ہو کے متعلق بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ حضرت الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہر وہ لباس جو عربی طرز سے ہٹ کر ہو اور عجمی طرز کے مطابق ہو وہ مکروہ ہے۔

(اقتضاء الصراط المستقیم مخالفۃ أصحاب الجحیم : أحمد بن عبد الحلیم بن تیمیۃ الحرانی أبو العباس (۱۳۷)

اب ذرا وہ لوگ غور کریں جو عجمی طرز کو بھی چھوڑ کر انگریزی طرز کے کپڑے پہن رہے ہیں۔

کھانے کے بعد ہاتھ دھونے کے متعلق الشیخ الجیلانی رضی اللہ عنہ کا فرمان

ولا يكره غسل اليدين في الإناء الذي لا أكل فيه لأن النبي صلى الله عليه و سلم فعله وقد نص أحمد

www.waseemziyai.com

على ذلك وقال لم يزل العلماء يفعلون ذلك ونحن نفعله وإنما تنكره العامة وغسل اليدين بعد الطعام مسنون رواية واحدة

وإذا قدم ما يغسل فيه اليد فلا يرفع حتى يغسل الجماعة أيديهم لأن الرفع من زى الأعاجم وكذلك قال الشيخ أبو محمد عبد القادر الجيلي ويستحب أن يجعل ماء اليد في طشت واحدة لما روى في الخبر.

ترجمہ

جس برتن میں کھانا نہ کھانا اس میں ہاتھ دھونے کے متعلق فرماتے ہیں کہ اگر ایسا برتن ہو جس میں کھانا نہ کھایا جاتا ہو تو اس میں ہاتھ دھولیں تو کوئی حرج نہیں ہے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے بھی یہ عمل کیا ہے، اور یہی امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور ان کے اصحاب سے منصوص ہے، اور ہمیشہ سے علماء کرام یہی کرتے آرہے ہیں اور ہم بھی یہی کرتے ہیں مگر عوام اس عمل کو اچھا نہیں جانتے، اور دونوں ہاتھوں کو کھانے کے بعد دھونا بھی مسنون ہے۔

اور جب تھال یا جو بھی برتن ہاتھ دھلانے کے لئے آگے کیا جائے جب تک سب لوگوں کے ہاتھ نہ دھلا دئے جائیں تب اس کو وہاں سے نہ اٹھایا جائے کیونکہ یہ عجمیوں کا طریقہ ہے اور ایسا ہی الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے مستحب ہے کہ سب کے ہاتھ ایک طشت میں دھلائے جائیں کیونکہ ایسا ہی حدیث شریف میں آیا ہے۔

(اقتضاء الصراط المستقیم مخالفۃ أصحاب الجحیم : أحمد بن عبدالحلیم بن تیمیۃ الحرانی أبو العباس (۱۳۷)

ہمیشہ سر منڈا کر رکھنا کیسا؟

وقالوا أيضا ومنهم أبو محمد عبد القادر في تعليل كراهة حلق الرأس على إحدى الروايتين لأن في ذلك تشبها بالأعاجم وقال صلى الله عليه و سلم من تشبه بقوم فهو منهم .

ترجمہ

سر منڈانے کے متعلق علماء کرام نے بھی اسی طرح فرمایا ہے جن میں الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ سے دو روایتیں منقول ہیں، ان میں سے ایک روایت میں سر منڈانے کی علت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اس میں عجمیوں کے ساتھ مشابہت ہے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے جس قوم کے ساتھ مشابہت اختیار کی وہ انہیں میں سے ہے۔

(اقتضاء الصراط المستقیم مخالفۃ أصحاب الجحیم : أحمد بن عبدالحلیم بن تیمیۃ الحرانی أبو العباس (۱۳۷)

کھانے کے آداب کا بیان

قَالَ الشَّيْخ عَبْدُ الْقَادِرِ وَغَيْرُهُ يُكْرَهُ الْأَكْلُ عَلَى الطَّرِيقِ قَالَ :وَيُسْتَحَبُّ أَنْ يَبْدَأَ بِالْمِلْحِ وَيَخْتِمَ بِهِ ِ وَمِنْ الْأَدَبِ أَنْ لَا يُكْثِرَ النَّظَرَ إلَى وُجُوهِ الْآكِلِينَ وَيُكْرَهُ أَكْلُ الْبَقْلَةِ الْخَبِيثَةِ وَهِيَ الثُّومِ وَالْبَصَلُ وَالْكُرَّاثُ لِكَرَاهَةِ رِيحِهِ قَالَ :وَيُكْرَهُ إخْرَاجُ شَيْءٍ مِنْ فِيهِ وَرَدُّهُ إلَى الْقَصْعَةِ قَالَ :وَلَا يَمْسَحُ يَدَهُ بِالْخُبْزِ وَلَا يَسْتَبْدِلُهُ وَلَا يَخْلِطُ طَعَامًا بِطَعَامٍ قَالَ :وَلَا يَجُوزُ لَهُ ذَمُّ الطَّعَامِ وَلَا لِصَاحِبِ الطَّعَامِ اسْتِحْسَانُهُ وَمَدْحُهُ وَلَا

www.waseemziyai.com

تَقْوِيمُهُ؛ لِأَنَّهُ دَنَاءَةٌ كَذَا قَالَ .وَالْقَوْلُ بِالْكَرَاهَةِ أَوْلَى؛ لِأَنَّ فِي الصَّحِيحَيْنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ :مَا عَابَ رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -طَعَامًا قَطُّ كَانَ إذَا اشْتَهَى طَعَامًا أَكَلَهُ، وَإِنْ كَرِهَهُ تَرَكَهُ .

ترجمہ

الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ راستے میں بیٹھ کر کھانا کھانا مکروہ ہے، اور مستحب ہے کہ کھانے کی ابتداء اور انتہاء نمک پر ہو، اور یہ بات بھی مکروہ ہے کہ جو لوگ کھانا کھا رہے ہوں ان کے منہ کی طرف دیکھتا رہے، اور ایسی چیز کھانا جس سے بدبو آئے جیسے پیاز، لہسن وغیرہ مکروہ ہے، اور جو لقمہ منہ میں ڈال لیا ہے اس کو منہ سے باہر نکالنا بھی مکروہ ہے اور اس کو دوبارہ کھانے کے برتن میں ڈال دینا بھی مکروہ ہے، اور آپ رضی اللہ عنہ یہ بھی فرماتے ہیں کہ اپنے ہاتھ کو روٹی کے ساتھ صاف کرنا اور کھانے کو آپس میں ملا دینا بھی مکروہ ہے، جس نے کھانا بنایا ہے اس کا کھانے کی بلاوجہ تعریف کرنا مکروہ ہے اور مہمان کا کھانے کی مذمت کرنا بھی مکروہ ہے، کیونکہ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کبھی بھی کسی کھانے کو عیب نہ لگایا کرتے تھے اگر خواہش ہوتی تو تناول فرماتے وگرنہ ترک فرما دیتے تھے۔

(الآداب الشرعیۃ والمنح المرعیۃ : محمد بن مفلح بن محمد بن مفرج، أبو عبد اللہ، شمس الدین المقدسی الرامینی ثم الصالحی الحنبلی (۳:۲۱۰)

بدمذہبوں کی مخالفت کرنے کے متعلق الشیخ الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

بل قد ذكر طوائف من الفقهاء من أصحاب الشافعي وأحمد وغيرهما كراهة أشياء لما فيها من التشبه بأهل البدع مثل ما قال غير واحد من الطائفتين ومنهم عبد القادر رضى الله عنه .

ترجمہ

بلکہ امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما کے اصحاب فرماتے ہیں کہ بہت سی چیزیں اس وجہ سے مکروہ ہوتی ہیں کہ ان میں بدمذہبوں کے ساتھ مشابہت پائی جاتی ہے، دونوں ائمہ کرام کے اصحاب میں سے الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ بھی ہیں جو یہ فرماتے ہیں کہ بدمذہبوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرنا منع ہے۔

(اقتضاء الصراط المستقیم لمخالفۃ أصحاب الجحیم : أحمد بن عبد الحلیم بن تیمیۃ الحرانی أبو العباس (۱۳۷)

توحید کی معرفت لازم ہے

الشيخ الإمام أبو محمد عبد القادر بن أبى صالح الجيلانى "قال فى كتاب "الغنية "أما معرفة الصانع بالآيات والدلالات على وجه الاختصار فهو أن يعرف ويتيقن أن الله واحد أحد.

ترجمہ

الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ اپنی کتاب "الغنیہ" میں فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی معرفت آیات و دلالات کے ساتھ علی الاختصار واجب ہے کہ وہ پہچانے اور یہ یقین حاصل کرے کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے۔

(العقیدۃ الحمویۃ الکبری : شیخ الاسلام ابن تیمیۃ :۶۳)

نوٹ اب یہاں سے دوسرے ائمہ کرام نے جو مسائل الشیخ الامام الجیلانی رضی اللہ عنہ سے بیان کیے ہیں ان کو بیان کیا جائے گا۔

www.waseemziyai.com

میاں بیوی کے آپسی معاملات لوگوں میں بیان کرنا کیسا؟

كُرِهَ (تَحَدُّثُهُمَا بِمَا جَرَى بَيْنَهُمَا) وَلَوْ لِضَرَّتِهَا (وَحَرَّمَهُ)الشَّيْخُ عَبْدُ الْقَادِرِ الْكِيلَانِيُّ فِي الْغُنْيَةِ (لِأَنَّهُ مِنْ إفْشَاءِ السِّرِّ ،وَإِفْشَاءُ السِّرِّ حَرَامٌ ...

ترجمہ

میاں بیوی کے آپسی معاملات کو لوگوں کے سامنے بیان کرنا مکروہ ہے اور الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نے الغنیہ میں لکھا ہے کہ یہ حرام ہے کیونکہ یہ راز کو افشاء کرنا اور کسی کا راز کسی کو بیان کرنا حرام ہے۔

(مطالب أولی النہی فی شرح غایۃ المنتہی مصدر الکتاب : موقع الإسلام (۱۵:۴۵۶)

http://www.al-islam.com

تہمت کے متعلق ایک اہم مسئلہ

قَالَ أَحْمَدُ :إذَا قَذَفَ ثُمَّ تَابَ لَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَقُولَ قَدْ قَذَفْتُك هَذَا يَسْتَغْفِرُ اللَّهَ بَلْ قَالَ الْقَاضِي أَبُو يَعْلَى (وَالشَّيْخُ عَبْدُ الْقَادِرِ الْكِيلَانِيُّ) (يَحْرُمُ إعْلَامُهُ) لِأَنَّ فِيهِ إيذَاءً صَرِيحًا .

ترجمہ

حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص کسی پر الزام لگادے پھر توبہ کرلے تو اس کے لئے جائز نہیں ہے کہ اس کو بتائے کہ میں نے تم پر تہمت لگائی تھی، یہ اللہ تعالی سے استغفار کرے، القاضی ابو یعلی اور الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس کو بتانا حرام ہے کیونکہ اس میں اس کو بالصراحت ایذا دینا ہے۔

(مطالب أولی النہی فی شرح غایۃ المنتہی مصدر الکتاب : موقع الإسلام (۱۵:۴۵۶)

علامہ شمس الحق عظیم آبادی لکھتے ہیں

وقال الشيخ العابد الزاهد عبدالقادر الجيلاني في غنية الطالبين ووقتها قبل الزوال في الوقت الذي تقام فيه صلاة العيد .

ترجمہ

الشیخ، العابد الزاہد عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نے اپنی کتاب غنیۃ الطالبین میں لکھا ہے کہ نماز عید کا وقت زوال سے قبل ہے، اسی وقت میں نماز عید قائم کی جائے گی۔

(عون المعبود شرح سنن أبی داود : محمد شمس الحق العظیم آبادی أبو الطیب (۳:۳۰۰)

نمازوں کے اوقات پہچاننے کا طریقہ

قال الشيخ العارف عبدالقادر الجيلاني في غنية الطالبين فإذا أردت أن تعرف ذلك فقس الظل بأن تنصب عمودا أو تقوم قائما في موضع من الأرض مستويا معتدلا ثم علم على منتهى الظل بأن تخط خطا ثم انظر أينقص أو يزيد فإن رأيته ينقص علمت أن الشمس لم تزل بعد وإن رأيته قائما لا يزيد ولا ينقص

www.waseemziyai.com

فذلک قیامها وهو نصف النهار لا تجوز الصلاة حينئذ فإذا أخذ الظل فی الزیادة فذلک زوال الشمس فقس من حد الزیادة إلی ظل ذلک الشیء الذی قست به طول الظل فإذا بلغ إلی اخر طوله فهو اخر وقت الظهر انتهی

وقد أطال رحمه الله كلاما حسنا .

(عون المعبود شرح سنن أبي داود : محمد شمس الحق العظیم آبادی أبو الطیب (۳:۰۰۳)

مرید کے کھانے کے متعلق الشیخ الجیلانی کا نظریہ

قَوْلِ الشَّيْخِ عَبْدِ الْقَادِرِ طَعَامُ الشَّيْخِ مُبَاحٌ لِلْمُرِيدِ وَطَعَامُ الْمُرِيدِ حَرَامٌ فِي حَقِّ الشَّيْخِ لِصَفَاءِ حَالِهِ وَعُلُوِّ رُتْبَتِهِ.

ترجمہ

الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ شیخ کا کھانا مرید کے حق میں مباح ہے اور مرید کا کھانا شیخ کے حق میں حرام ہے، اس کے صفائے حال اور علو مرتبہ کی وجہ سے۔

(الآداب الشرعیة والمنح المرعیة : محمد بن مفلح بن محمد بن مفرج، أبو عبد الله، شمس الدین المقدسی الرامینی ثم الصالحی الحنبلی (۱:۱۰۸)

قیام تعظیمی کا حکم

ذَكَرَ الشَّيْخُ عَبْدُ الْقَادِرِ :لَا يُسْتَحَبُّ الْقِيَامُ إِلَّا لِلْإِمَامِ الْعَادِلِ وَالْوَالِدَيْنِ وَأَهْلِ الْعِلْمِ وَالدِّينِ وَالْوَرَعِ وَالْكَرَمِ وَالنَّسَبِ وَكَذَا قَالَ :وَيُكْرَهُ لِأَهْلِ الْمَعَاصِي وَالْفُجُورِ .

ترجمہ

الشیخ الامام الجیلانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عادل بادشاہ، والدین، علماء کرام، اصحاب تقوی، اور اہل نسب کے لئے قیام مستحب ہے، اور اسی طرح یہ بھی فرمایا ہے کہ اہل معاصی اور گناہ گاروں کے لئے قیام مکروہ ہے۔

الآداب الشرعیة والمنح المرعیة : محمد بن مفلح بن محمد بن مفرج، أبو عبد الله، شمس الدین المقدسی الرامینی ثم الصالحی الحنبلی (۱:۴۰۶)

فساق کو سلام کرنا کیسا؟

فِيمَنْ يَلْعَبُ بِالشِّطْرَنْجِ :مَا هُوَ أَهْلٌ أَنْ يُسَلَّمَ عَلَيْهِ، وَهَذَا مَعْنَى كَلَامِ الشَّيْخِ عَبْدِ الْقَادِرِ وَغَيْرِهِ وَأَنَّهُ لَا يُسَلِّمُ عَلَى الْمُتَلَبِّسِينَ بِالْمَعَاصِي قَالَ الشَّيْخُ عَبْدُ الْقَادِرِ وَإِنْ سَلَّمُوا هُمْ عَلَيْهِ رَدَّ عَلَيْهِمْ .

ترجمہ۔

الشیخ الامام الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو لوگ شطرنج کھیل رہے ہوں وہ اس کے اہل نہیں ہیں کہ ان کو سلام کیا جائے اور الشیخ الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اسی طرح ہر گناہ کے کاموں میں ملوث لوگوں کا حکم ہے، آپ رضی اللہ عنہ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اگر وہ سلام میں ابتداء کریں تو جواب دے دیا جائے۔

(الآداب الشرعیة والمنح المرعیة : محمد بن مفلح بن محمد بن مفرج، أبو عبد الله، شمس الدین المقدسی الرامینی ثم الصالحی الحنبلی (۳:۳۷۳)

www.waseemziyai.com

لوگوں کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھنا

قَالَ الشَّيْخ عَبْدُ الْقَادِرِ -رَحِمَهُ اللّٰهُ- يُكْرَهُ الصَّفِيرُ وَالتَّصْفِيقُ.
وَيُكْرَهُ الِاتِّكَاءُ الَّذِي يَخْرُجُ بِهِ عَنْ مُسْتَوَى الْجُلُوسِ لِأَنَّهُ تَجَبُّرٌ وَإِهْوَانٌ بِالْجُلَسَاءِ إِلَّا مَعَ الْعُذْرِ.

ترجمہ

الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سیٹی بجانا اور تالیاں بجانا مکروہ ہے، اور اسی لوگوں کی موجودگی میں بلا عذر ٹیک لگانا بھی مکروہ ہے۔

(الآداب الشرعیۃ والمنح المرعیۃ : محمد بن مفلح بن محمد بن مفرج، أبو عبد اللہ، شمس الدین المقدسی الرامینی ثم الصالحی الحنبلی (۳:۵۷۴)

شبِ جمعہ افضل یا لیلۃ القدر؟

وعن الشيخ عبد القادر الكيلاني رضى الله عنه فى الغنية رجح جماعة من العلماء تفضيل ليلة الجمعة على القدر لأنها تتكرر فثوابها اكثر

ترجمہ

الشیخ الامام الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ علماء کرام کی جماعت نے جمعۃ المبارک کی رات کو لیلۃ القدر پر فضیلت دی ہے کیونکہ یہ ایک تو بار بار آتی ہے اور دوسرا یہ کہ اس کا ثواب زیادہ ہے۔

(نزہۃ المجالس ومنتخب النفائس : عبد الرحمٰن بن عبد السلام الصفوری (۱:۱۳۰) : المطبعۃ الکاستلیۃ ۔ مصر

نماز کے بعد دعا نہ مانگنے والا

ذكر الشيخ عبد القادر الجيلانى رضى الله عنه فى الغنية إذا انصرف العبد من الصلاة ولم يحضر الدعاء تقول الملائكة انظروا إلى هذا العبد الذى استغنى عن الله.

ترجمہ

الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی بندہ نماز ادا کر کے دعا کئے بغیر چلا جاتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں کہ دیکھو یہ کون ہے جو اللہ تعالیٰ سے اتنا مستغنی ہو گیا ہے؟۔

(نزہۃ المجالس ومنتخب النفائس : عبد الرحمٰن بن عبد السلام الصفوری (۱:۱۳۰) : المطبعۃ الکاستلیۃ ۔ مصر

وحی والہام میں فرق

فرق الشيخ عبد القادر الكيلانى بين ما تسمعه الأنبياء وبين ما تسمعه الأولياء، بأن وحى الأنبياء يسمى كلاماً، وإلهام الأولياء يسمى حديثاً، فالكلام يلزم تصديقه، ومن رده كفر، والحديث من رده لم يكفر.

ترجمہ

الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نے اس کلام میں جو اللہ تعالیٰ کے انبیاء کرام علیہ السلام سنتے ہیں اور اس کلام میں جس کو اولیاء کرام سنتے ہیں میں فرق کیا ہے، جو انبیاء کرام علیہ السلام سنیں اس کو ''الکلام'' کہتے ہیں اور اس کا منکر کافر ہے اور جو اولیاء اللہ سنیں اس کو

www.waseemziyai.com

ا ''الحدیث'' کہتے ہیں اور اس کا منکر کافر نہیں ہے۔

(أنموذج اللبیب فی خصائص الحبیب (فتح الکریم القریب شرح أنموذج اللبیب (عبد الرحمٰن بن أبی بکر، جلال الدین السیوطی: ۳۳)

(سبل الہدی والرشاد، فی سیرۃ خیر العباد، وذکر فضائلہ وأعلام نبوتہ وأفعالہ وأحوالہ فی المبدأ والمعاد: محمد بن یوسف الصالحی الشامی (۱۰: ۴۸۸)

آدابِ دعا

قال الشيخ عبد القادر الجيلاني رحمه الله :بعض الآداب التي يجب مراعاتها عند الدعاء فقال: والأدب في الدعاء أن يمد يديه ويحمد الله ويصلي على النبي صلى الله عليه وسلم ثم يسأل حاجته.

ترجمہ

الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دعا کے بعض آداب یہ ہیں کہ جن کی رعایت کرنا واجب ہے، وہ یہ کہ دعا کے وقت اپنے ہاتھوں کو اٹھائے، اور رسول اللہ ﷺ کی ذات مبارک پر درود شریف پڑھے، پھر دعا کرے اور اللہ تعالی سے اپنی حاجت طلب کرے۔

(عصر الدولۃ الزنکیۃ :علی محمد محمد الصَّلَّابی: ۲۷۰))

www.waseemziyai.com

www.waseemziyai.com

حضور سیدنا غوث اعظم بحیثیت مفسر اعظم

مرکز العلوم الاسلامیہ (رجسٹرڈ)

پہلی فصل

﴿اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ﴾ کی تفسیر

علماء کرام کے نزدیک آیت کا مفہوم

اللہ تعالی کا فرمان عالی شان ہے

فی قوله تعالی: ﴿یٰاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ وَّ اُنْثٰی وَ جَعَلْنٰکُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰکُمْ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ﴾ سورة الحجرات : ١٣)

اختلف العلماء رحمهم الله فی معنی التقوی وحقیقة المتقی.

ترجمہ

اللہ تعالی کا فرمان عالی شان ہے

﴿یٰاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ وَّ اُنْثٰی وَ جَعَلْنٰکُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰکُمْ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ﴾ سورة الحجرات : ١٣)

اے لوگو ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہیں شاخیں اور قبیلے کیا کہ آپس میں پہچان رکھو بیشک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ جو تم میں زیادہ پرہیز گار ہے بیشک اللہ جاننے والا خبردار ہے۔

علماء کرام نے تقوی کے معنی اور متقی کی حقیقت کے بارے میں اختلاف کیا ہے یعنی علماء کرام کے اقوال مختلف ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کا فرمان عالی شان

فالمنقول عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال: جماع التقوی فی قوله عز وجل: ﴿اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسٰنِ وَ اِیْتَآیِٔ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَ الْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ﴾ سورة النحل : ٩٠)

ترجمہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مکمل تقوی اللہ تعالی کے اس ارشاد میں ہے۔

﴿اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسٰنِ وَ اِیْتَآیِٔ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَ الْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ﴾ سورة النحل : ٩٠)

بیشک اللہ حکم فرماتا ہے انصاف اور نیکی اور رشتہ داروں کے دینے کا اور منع فرماتا ہے بے حیائی اور بری بات اور سرکشی سے تمہیں نصیحت فرماتا ہے کہ تم دھیان کرو۔

(الکشف والبیان عن تفسیر القرآن: احمد بن محمد بن ابراہیم الثعلبی، ابو اسحاق (١:١٤٢)

www.waseemziyai.com

پہلی فصل

﴿اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ﴾ کی تفسیر

علماءکرام کے نزدیک آیت کا مفہوم

اللہ تعالیٰ کا فرمان عالی شان ہے

فی قولہ تعالی:﴿یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ وَّ اُنْثٰی وَ جَعَلْنٰکُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ﴾سورۃ الحجرات : ۱۳)

اختلف العلماء رحمهم الله فی معنی التقوی وحقیقة المتقی.

ترجمہ

اللہ تعالیٰ کا فرمان عالی شان ہے

﴿یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ وَّ اُنْثٰی وَ جَعَلْنٰکُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ﴾سورۃ الحجرات : ۱۳)

اے لوگو ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہیں شاخیں اور قبیلے کیا کہ آپس میں پہچان رکھو بیشک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ جو تم میں زیادہ پرہیز گار ہے بیشک اللہ جاننے والا خبردار ہے۔

علماءکرام نے تقویٰ کے معنی اور متقی کی حقیقت کے بارے میں اختلاف کیا ہے یعنی علماءکرام کے اقوال مختلف ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کا فرمان عالی شان

فالمنقول عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال: جماع التقوی فی قوله عز وجل:﴿اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَ اِیْتَآیِٔ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَ الْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ﴾سورۃ النحل : ۹۰)

ترجمہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مکمل تقویٰ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد میں ہے۔

﴿اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَ اِیْتَآیِٔ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَ الْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ﴾سورۃ النحل : ۹۰)

بیشک اللہ حکم فرماتا ہے انصاف اور نیکی اور رشتہ داروں کے دینے کا اور منع فرماتا ہے بے حیائی اور بری بات اور سرکشی سے تمہیں نصیحت فرماتا ہے کہ تم دھیان کرو۔

(الکشف والبیان عن تفسیر القرآن: أحمد بن محمد بن إبراہیم الثعلبی ، أبو إسحاق (۱:۱۴۲)

www.waseemziyai.com

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا فرمان

قال ابن عباس: المتقی الذی یتقی الشرک والکبائر والفواحش.

ترجمہ

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ہے کہ ہر وہ شخص متقی ہے جو شرک سے بچے اور کبیرہ گناہوں سے بچے اور فحش کاموں سے بچے۔

(الکشف والبیان عن تفسیر القرآن: أحمد بن محمد بن إبراہیم الثعلبی، أبو إسحاق (۱:۱۴۲)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا فرمان

وقال ابن عمر: التَّقوَی ألا تری نفسک خیراً من احد.

ترجمہ

حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تقوی یہ ہے کہ تو اپنے آپ کو کسی سے بھی افضل نہ کہے۔

(اللباب فی علوم الکتاب: أبو حفص سراج الدین عمر الحنبلی الدمشقی النعمانی (۱:۲۷۶)

امام حسن البصری رضی اللہ عنہ کا فرمان

وقال الحسن المتقی الذی یقول لکل من رآہ ھذا خیر منی.

ترجمہ

ہر وہ شخص متقی ہے جو کسی دوسرے شخص کو دیکھے تو یہ کہے کہ یہ مجھ سے بہتر ہے۔

(الکشف والبیان عن تفسیر القرآن: أحمد بن محمد بن إبراہیم الثعلبی، أبو إسحاق (۱:۱۴۲)

حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ کا قول

وقال عمر بن الخطّاب لکعب الأحبار حدثنی عن التقوی، فقال: ھل أخذت طریقاً ذا شَوْکٍ؟ قال: نعم، قال: فما عملت فیہ؟ قال: حذرت وشمّرت، قال کعب: ذلک التّقوی.

ترجمہ

حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ سے فرمایا: مجھے تقوی کے بارے میں کچھ فرمائیں! تو انہوں نے فرمایا: کیا آپ کبھی خاردار راہ سے گزرے ہیں؟ تو حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں۔ تو حضرت کعب الاحبار رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا: تو آپ نے کیا کیا تھا؟ تو حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں دامن سمیٹتے ہوئے گزرا ہوں۔

حضرت سیدنا کعب الاحبار رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہی حال تقوی کا ہے۔

(جامع العلوم والحکم: زین الدین عبدالرحمن بن أحمد بن رجب بن الحسن، السلامی، البغدادی، ثم الدمشقی، الحنبلی (۲:۴۷۲)

کسی شاعر نے کہا ہے

خلِّ الذُّنوبَ صَغِیرَھا وکَبِیرَھا فَھُوَ التُّقَی

www.waseemziyai.com

وَاصْنَعْ كَمَاشٍ فَوْقَ أَرْ ضِ الشَّوْكِ يَحْذَرُ مَا يَرَى

لَا تَحْقِرَنَّ صَغِيرَةً إِنَّ الْجِبَالَ مِنَ الْحَصَى

چھوڑ دے گناہوں کو وہ چھوٹے ہوں یا بڑے اسی کا نام تقوی ہے، چلنے والا جس طرح خیال رکھتا ہے زمین کے کانٹوں سے جو اسے نظر آتے ہیں، کسی چھوٹے گناہ کو چھوٹا نہ سمجھ، بے شک پہاڑ چھوٹے کنکروں سے بنا ہے۔

(جامع العلوم والحکم: زین الدین عبد الرحمٰن بن أحمد بن رجب بن الحسن، السَلامی، البغدادی، ثم الدمشقی، الحنبلی (۲:۴۷۲)

حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کا فرمان

وقال عمر بن عبد العزيز رحمه الله تعالى: ليس التقى صيام النهار وقيام الليل والتخليط فيما بين ذلك، ولكن التقوى ترك ما حرم الله وأداء ما افترض الله، فما رزق الله بعد ذلك فهو خير إلى خير.

ترجمہ

حضرت سیدنا عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دن کو روزہ رکھنا اور رات کو قیام کرنا اور ان کے درمیان نامناسب اعمال کرنے کا نام تقوی نہیں ہے، تقوی تو یہ ہے کہ اللہ تعالی کی حرام کردہ اشیاء سے بچے اور جو فرض کیا ہے اس پر عمل کرے، اس کے بعد اللہ تعالی تجھے جو رزق عطا فرمائے گا وہ خیر ہی خیر ہو گا۔

(الغنیۃ لطالبی طریق الحق عز وجل عبد القادر بن موسی بن عبد اللہ بن جنکی دوست الحسنی، أبو محمد، محیی الدین الجیلانی (۱:۲۷۰)

طلق بن حبیب رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا قول

وقيل لطلق بن حبيب: أجمل لنا التقوى، فقال: التقوى عمل بطاعة الله على نور من الله رجاء لثواب الله حياء من الله.

ترجمہ

طلق بن حبیب رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے سوال کیا گیا کہ تقوی کیا ہے؟ تو آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے تقوی کی تعریف بیان فرمائی، کہ اللہ تعالی کی دی ہوئی روشنی میں ثواب کی امید پر اللہ تعالی سے شرم کرتے ہوئے احکام الٰہی کی اطاعت اور اس پر عمل کرنا تقوی ہے۔

(الغنیۃ لطالبی طریق الحق عز وجل عبد القادر بن موسی بن عبد اللہ بن جنکی دوست الحسنی، أبو محمد، محیی الدین الجیلانی (۱:۲۷۰)

تقوی کا ایک معنی یہ بھی کیا گیا ہے

وقيل: التقوى: ترك معصية الله على نور من الله مخافة عقاب الله.

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تقوی یہ ہے کہ اللہ تعالی کے دیئے ہوئے نور کے مطابق اس کے عذاب سے ڈرتے ہوئے گناہ کو ترک کر دینا تقوی ہے۔

(الغنیۃ لطالبی طریق الحق عز وجل عبد القادر بن موسی بن عبد اللہ بن جنکی دوست الحسنی، أبو محمد، محیی الدین الجیلانی (۱:۲۷۰)

www.waseemziyai.com

بکر بن عبید اللہ کا قول

وقال بکر بن عبد اللہ رحمہ اللہ: لا یکون الرجل تقیًا حتی یکون نفی المطعم وتقی الغضب.

ترجمہ

فرماتے ہیں کہ انسان اس وقت متقی نہیں ہوسکتا جب تک اس کا کھانا حرام اور مشتبہ سے پاک نہ ہو، اور وہ غضب سے بچنے کی کوشش نہ کرے۔

(الغنیۃ لطالبی طریق الحق عز وجل عبد القادر بن موسی بن عبد اللہ بن جنکی دوست الحسنی ،أبو محمد، محیی الدین الجیلانی (۱:۲۷۰)

حضرت سیدنا عمر بن عبد العزیز کا قول

وقال عمر بن عبد العزیز أیضًا رحمہ اللہ: المتقی ملجم کالمحرم فی الحرم.

ترجمہ

حضرت سیدنا عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ متقی کو لگام دی گئی ہے، جس طرح حرم میں احرام باندھنے والے کو یعنی جس طرح محرم پر بہت سی حلال اشیاء حرام ہو جاتی ہیں، اسی طرح متقی کے لئے بہت اشیاء سے بچنا ضروری ہے۔

(الغنیۃ لطالبی طریق الحق عز وجل عبد القادر بن موسی بن عبد اللہ بن جنکی دوست الحسنی ،أبو محمد، محیی الدین الجیلانی (۱:۲۷۱)

حضرت سیدنا شہر بن حوشب رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا قول

وقال شہر بن حوشب رحمہ اللہ: المتقی الذی یترک ما لا بأس بہ حذرًا من الوقوع فیما فیہ بأس.

ترجمہ

حضرت سیدنا شہر بن حوشب رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ متقی وہ ہے جو ایسے کام کو ترک کردے جس کے کرنے میں کچھ مضائقہ نہ ہو، اور اس کا یہ ترک اس خوف سے ہو کہ وہ کسی خطرے والے کام میں نہ پڑ جائے۔

(الغنیۃ لطالبی طریق الحق عز وجل عبد القادر بن موسی بن عبد اللہ بن جنکی دوست الحسنی ،أبو محمد، محیی الدین الجیلانی (۱:۲۷۱)

حضرت سیدنا فضیل بن عیاض اور سفیان ثوری کا قول

وقال سفیان الثوری وفضیل رحمہما اللہ: ہو الذی یحب للناس ما یحب لنفسہ.

ترجمہ

حضرت سیدنا سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالی علیہ اور حضرت سیدنا فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ متقی وہ ہے جو لوگوں کے لئے وہ چیز پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ کیونکہ متقی وہی ہے جو دوسروں کے لئے دل میں زیادہ وسعت رکھتا ہے (اس طرح جیسے اپنے لئے)

(الغنیۃ لطالبی طریق الحق عز وجل عبد القادر بن موسی بن عبد اللہ بن جنکی دوست الحسنی ،أبو محمد، محیی الدین الجیلانی (۱:۲۷۱)

www.waseemziyai.com

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا قول

وقال الجنيد بن محمد: ليس المتقي الذي يحب للناس ما يحب لنفسه، إنما المتقي الذي يحب للناس أكثر مما يحب لنفسه، أتدرون ما وقع لأستاذي سري السقطي رحمه الله؟ سلم عليه ذات يوم صديق له، فرد عليه السلام وهو عابس لم يتبشش له، فقلت له في ذلك، فقال: بلغني أن المرء المسلم إذا سلم على أخيه ورد عليه أخوه قسمت بينهما مائة رحمة تسعون منها لأبشهما وعشرة للآخرة فأحببت أن يكون له التسعون.

ترجمہ

حضرت سیدنا جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ متقی وہ ہے جو چیز اپنے لئے پسند کرتا ہے وہی چیز دوسروں کے لئے بھی پسند کرے ،اور فرماتے ہیں کہ متقی وہ ہے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے وہی چیز دوسروں کے لئے زیادہ پسند کرے ۔تم جانتے ہو میرے استاد حضرت سیدنا سری سقطی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے ساتھ کیا واقعہ پیش آیا۔ ایک دن کسی دوست نے آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ کو سلام کیا، آپ نے ان کے سلام کا جواب دے دیا، لیکن آپ نے تیوری چڑھائے رکھی اور شگفتہ روئی کا اظہار نہیں کیا، میں نے عرض کیا: اس کی کیا وجہ ہے؟ تو آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے فرمایا: مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی کو سلام کرتا ہے اور وہ جواب دیتا ہے تو دونوں پر سو رحمتیں تقسیم کی جاتی ہیں ،نوے اس شخص کو ملتی ہیں جو زیادہ شگفتہ رو ہوتا ہے، اور دس دوسرے کو دی جاتی ہیں ،میرا یہ رویہ اس لئے رہا کہ یہ نوے رحمتیں اس کو مل جائیں۔

(الغنية لطالبی طریق الحق عزوجل عبدالقادر بن موسی بن عبداللہ بن جنکی دوست الحسنی ،أبو محمد، محیی الدین الجیلانی (۱:۲۷۱)

دوسری فصل

تقوی کے متعلق اقوال ائمہ

☆......محمد بن علی الترمذی فرماتے ہیں

وقال محمد بن علي الترمذي رحمه الله: هو الذي لا خصم له.

ترجمہ

متقی وہ ہے جس سے لڑنے والا کوئی نہ ہو۔

(الكشف والبيان عن تفسير القرآن: أحمد بن محمد بن إبراہیم الثعلبی ،أبو إسحاق (۱:۱۴۳)

☆......حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں

وقال سري السقطي رحمه الله: هو الذي يبغض نفسه.

ترجمہ

www.waseemziyai.com

متقی وہ ہے جو اپنے نفس سے بغض رکھتا ہو۔

(الکشف والبیان عن تفسیر القرآن: أحمد بن محمد بن إبراہیم الثعلبی ،أبو إسحاق (۱:۱۴۳))

☆......حضرت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا قول

وقال الشبلی رحمه الله: هو الذی یتقی ما دون الله.

ترجمہ

متقی وہ ہے جو اللہ تعالی کے سوا ہر چیز سے بچے۔

(الکشف والبیان عن تفسیر القرآن: أحمد بن محمد بن إبراہیم الثعلبی ،أبو إسحاق (۱:۱۴۳))

☆......محمد بن خفیف رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا قول

وقال محمد بن خفیف رحمه الله: التقوی مجانبة کل ما یبعدک عن الله.

ترجمہ

ہر وہ چیز جو تجھے اللہ تعالی سے دور کردے اس سے کنارہ کش ہونے کا نام تقوی ہے۔

(الکشف والبیان عن تفسیر القرآن: أحمد بن محمد بن إبراہیم الثعلبی ،أبو إسحاق (۱:۱۴۳))

☆......القاسم بن القاسم کا قول

وقال القاسم بن القاسم رحمه الله: هو المحافظة علی آداب الشریعة.

ترجمہ

فرماتے ہیں کہ تقوی یہ ہے کہ شریعت کے آداب کی حفاظت کی جائے۔

(الکشف والبیان عن تفسیر القرآن: أحمد بن محمد بن إبراہیم الثعلبی ،أبو إسحاق (۱:۱۴۳))

☆......حضرت سفیان ثوری کا قول

وقال الثوری رحمه الله: هو الذی یتقی الدنیا وآفاتها.

ترجمہ

فرماتے ہیں متقی وہ جو دنیا اور اس کی آفات سے بچنے والا ہو۔

(الکشف والبیان عن تفسیر القرآن: أحمد بن محمد بن إبراہیم الثعلبی ،أبو إسحاق (۱:۱۴۳))

☆......حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا قول

وقال أبو یزید رحمه الله: هو التورع عن جمیع الشبهات. وقال أیضًا: المتقی من إذا قال قال لله، وإذا سکت سکت لله، وإذا ذکر ذکر لله.

ترجمہ

فرماتے ہیں کہ تمام شبہات سے بچنے کا نام تقوی ہے۔ اور یہ بھی فرمایا کہ تقوی یہ ہے کہ جو کچھ تو کہے اللہ تعالی کے لئے کہے،

www.waseemziyai.com

متقی وہ ہے جو اپنے نفس سے بغض رکھتا ہو۔

(الکشف والبیان عن تفسیر القرآن: أحمد بن محمد بن إبراہیم الثعلبی، أبو إسحاق (۱:۱۴۳))

☆......حضرت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا قول

وقال الشبلی رحمہ اللہ: ہو الذی یتقی ما دون اللہ.

ترجمہ

متقی وہ ہے جو اللہ تعالی کے سوا ہر چیز سے بچے۔

(الکشف والبیان عن تفسیر القرآن: أحمد بن محمد بن إبراہیم الثعلبی، أبو إسحاق (۱:۱۴۳))

☆......محمد بن خفیف رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا قول

وقال محمد بن خفیف رحمہ اللہ: التقوی مجانبۃ کل ما یبعدک عن اللہ.

ترجمہ

ہر وہ چیز جو تجھے اللہ تعالی سے دور کردے اس سے کنارہ کش ہونے کا نام تقوی ہے۔

(الکشف والبیان عن تفسیر القرآن: أحمد بن محمد بن إبراہیم الثعلبی، أبو إسحاق (۱:۱۴۳))

☆......القاسم بن القاسم کا قول

وقال القاسم بن القاسم رحمہ اللہ: ہو المحافظۃ علی آداب الشریعۃ.

ترجمہ

فرماتے ہیں کہ تقوی یہ ہے کہ شریعت کے آداب کی حفاظت کی جائے۔

(الکشف والبیان عن تفسیر القرآن: أحمد بن محمد بن إبراہیم الثعلبی، أبو إسحاق (۱:۱۴۳))

☆......حضرت سفیان ثوری کا قول

وقال الثوری رحمہ اللہ: ہو الذی یتقی الدنیا وآفاتہا.

ترجمہ

فرماتے ہیں متقی وہ جو دنیا اور اس کی آفات سے بچنے والا ہو۔

(الکشف والبیان عن تفسیر القرآن: أحمد بن محمد بن إبراہیم الثعلبی، أبو إسحاق (۱:۱۴۳))

☆......حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا قول

وقال أبو یزید رحمہ اللہ: ہو التورع عن جمیع الشبہات. وقال أیضًا: المتقی من إذا قال قال للہ، وإذا سکت سکت للہ، وإذا ذکر ذکر للہ.

ترجمہ

فرماتے ہیں کہ تمام شبہات سے بچنے کا نام تقوی ہے۔ اور یہ بھی فرمایا کہ تقوی یہ ہے کہ جو کچھ تو کہے اللہ تعالی کے لئے کہے،

www.waseemziyai.com

☆......ابوالقاسم کا قول

وقال أبو القاسم رحمه الله :هي حسن الخلق.

ترجمہ

فرماتے ہیں کہ حسن خلق کا نام تقوی ہے۔

(الکشف والبیان عن تفسیر القرآن: أحمد بن محمد بن إبراہیم الثعلبی ،أبو إسحاق (۱:۱۴۳)

☆......اور ایک قول یہ بھی ہے

وقيل :المتقي هو الذي يتقي متابعة هواه.

ترجمہ

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ جو شخص اپنے خواہشات کا تابع دار نہیں ہے وہی متقی ہے۔

(الکشف والبیان عن تفسیر القرآن: أحمد بن محمد بن إبراہیم الثعلبی ،أبو إسحاق (۱:۱۴۳)

مرد کا تقوی تین چیزوں میں ہے

وقال بعضهم: يستدل على تقوى الرجل بثلاث: بحسن التوكل فيما لم ينل، وحسن الرضا فيما قد نال، وحسن الصبر على ما فات.

ترجمہ

بعض حضرات کا قول ہے کہ مرد کا تقوی تین چیزوں سے معلوم ہوتا ہے، جو چیز اس کو نہ ملے اس تک نہ پہنچے، اس پر توکل اختیار کرنا، جو چیز اس کو مل گئی ہے اس پر راضی رہے، جو چیز اس کے ہاتھ سے چلی گئی اس پر خوبصورتی کے ساتھ صبر کرے۔

الکشف والبیان عن تفسیر القرآن: أحمد بن محمد بن إبراہیم الثعلبی ،أبو إسحاق (۱:۱۴۳)

اہل تقوی کی چند نشانیاں

وقال مالك رحمه الله: حدثني وهب بن كيسان أن بعض فقهاء أهل المدينة كتب إلى عبد الله بن الزبير رضي الله عنهما: إن لأهل التقوى علامات يعرفون بها: الصبر على البلاء، والرضا بالقضاء، والشكر عند النعماء، والتذلل لأحكام القرآن.

ترجمہ

حضرت سیدنا مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے وہب بن کیسان نے کہا: مدینہ منورہ کے کسی فقیہ نے حضرت سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا: کہ اہل تقوی کی چند نشانیاں ہوتی ہیں، ان کی ذریعے ان کی پہچان ہوتی ہے۔

☆......مصیبت پر صبر کرنا۔ ☆......احکام الہی پر راضی بارضا رہنا۔ ☆......نعمتوں کا شکر کرنا۔ ☆......اللہ تعالی کے احکامات کی اطاعت اور فرمانبرداری کرتے رہنا۔

(الغنیۃ لطالبی طریق الحق عز وجل عبدالقادر بن موسی بن عبداللہ بن جنکی دوست الحسنی ،أبو محمد، محیی الدین الجیلانی (۱:۲۷۲)

www.waseemziyai.com

7/7

نفس سے حساب فہمی بھی تقوی ہے

وقال میمون بن مهران: لا يكون الرجل تقيا حتى يكون أشدّ محاسبة لنفسه من الشريك الشحيح والسلطان الجائر.

ترجمہ

حضرت میمون بن مہران کہتے ہیں کوئی بھی شخص اس وقت تک متقی نہیں ہوسکتا جب تک وہ اپنے نفس سے اس سے بھی زیادہ حساب فہمی نہ کرے جس طرح ایک بخیل شریک تجارت اپنے شریک سے یا ایک ظالم بادشاہ اپنے دیوان سے۔

(الکشف والبیان عن تفسیر القرآن: أحمد بن محمد بن إبراہیم الثعلبی ،أبو إسحاق (۱:۱۴۳)

تقوی سے پہلے کی منازل

وقال أبو تراب رحمه الله: بين يدى التقوى خمس عقبات من لا يجاوزها لا ينالها وهى: اختيار الشدة على النعمة، واختيار القوة على الفصول، واختيار الذل على العز، واختيار الجهد على الراحة، واختيار الموت على الحياة.

ترجمہ

حضرت ابوتراب نے فرمایا: منزل تقوی سے پہلے پانچ گھاٹیاں آتی ہیں جب تک توان کو عبور نہیں کرے گا تب تک منزل تقوی تک نہیں پہنچ سکتا۔

☆......نعمت پر فقر کو ترجیح دینا۔ ☆......رزق کی کثرت پر بقدر کفایت کو ترجیح دینا۔ ☆......ذلت کو عزت پر ترجیح دنیا۔

☆......رنج کو راحت پر ترجیح دینا۔ ☆......موت کو زندگی پر ترجیح دینا۔

الکشف والبیان عن تفسیر القرآن: أحمد بن محمد بن إبراہیم الثعلبی ،أبو إسحاق (۱:۱۴۳)

☆......تقوی کے منتہی مقام تک رسائی

وقال بعضهم: لا يبلغ الرجل سنام التقوى إلا إذا كان بحيث لو جعل ما فى قلبه على طبق فطاف به فى السوق لم يستحِ من شيء مما عليه.

ترجمہ

اور بعض مشائخ کرام نے فرمایا: کہ آدمی جب تک ایسے مقام پر نہ پہنچ جائے کہ اس کی دلی آرزوؤں اور خواہشات کو طشت میں رکھ کر بازار میں پھرانے کے لئے کہا جائے تو اس کو کوئی جھجک محسوس نہ ہو۔(کیونکہ اس کے خیالات اور آرزئیں خلاف تقوی نہیں ہوں گی۔ اس وقت وہ تقوی کی چوٹی پر پہنچ سکتا ہے ورنہ اس کی وہاں تک رسائی نہیں ہوسکتی۔

(الکشف والبیان عن تفسیر القرآن: أحمد بن محمد بن إبراہیم الثعلبی ،أبو إسحاق (۱:۱۴۳)

☆......باطن کی صفائی ہی تقوی ہے

وقيل: التقوى أن تزين سرك للحق كما تزين علانيتك للخلق.

www.waseemziyai.com

ترجمہ

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ جس طرح تم اپنے ظاہر کو مخلوق کے لئے آراستہ کرتے ہو اسی طرح اپنے باطن کو سرِ حق سے آراستہ کرو یہی تقوی ہے۔

(الكشف والبيان عن تفسير القرآن: أحمد بن محمد بن إبراهيم الثعلبي ،أبو إسحاق (۱:۱۴۳))

☆......حضرت سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ کا فرمان

وقال أبو الدرداء رضي الله عنه:

يريد المرء أن يعطى مناه ويأبى الله إلا ما أرادا
يقول المرء فائدتي وماله وتقوى الله أفضل ما استفاد

ترجمہ

بندہ چاہتا ہے کہ اس کی مراد حاصل ہو جائے اور اللہ تعالی صرف وہی کرتا ہے جو وہ چاہتا ہے۔

بندہ کہتا ہے کہ یہ میرا فائدہ ہے اور یہ میرا مال ہے، حالانکہ وہ جن چیزوں سے نفع اٹھانا چاہتا ہے ان سے تقوی بہتر ہے۔

(الكشف والبيان عن تفسير القرآن: أحمد بن محمد بن إبراهيم الثعلبي ،أبو إسحاق (۱:۱۴۳))

تقوی تمام نیکیوں کی اصل ہے

أَخْبَرَكُمْ أَبُو عُمَرَ بْنُ حَيْوَيْهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَقِيلُ بْنُ مُدْرِكٍ، يَرْفَعُهُ إِلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَجُلًا أَتَاهُ، وَقَالَ: أَوْصِنِي يَا أَبَا سَعِيدٍ، فَقَالَ لَهُ أَبُو سَعِيدٍ: سَأَلْتَ عَمَّا سَأَلْتُ عَنْهُ مَنْ قَبْلَكَ، قَالَ: أُوصِيكَ بِتَقْوَى اللَّهِ، فَإِنَّهَا رَأْسُ كُلِّ شَيْءٍ، وَعَلَيْكَ بِالْجِهَادِ، فَإِنَّهُ رَهْبَانِيَّةُ الْإِسْلَامِ، وَعَلَيْكَ بِذِكْرِ اللَّهِ، وَتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ، فَإِنَّهُ رَوْحُكَ فِي أَهْلِ السَّمَاءِ، وَذِكْرُكَ فِي أَهْلِ الْأَرْضِ، وَعَلَيْكَ بِالصَّمْتِ إِلَّا فِي حَقٍّ، فَإِنَّكَ بِهِ تَغْلِبُ الشَّيْطَانَ.

ترجمہ سند حدیث

تم کو ابو عمر بن حیویہ نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہمیں یحیی نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہمیں الحسین نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہمیں عبداللہ نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہمیں اسماعیل بن عیاش نے خبر دی، انہوں نے کہا: مجھے عقیل بن مدرک نے یہ حدیث شریف بیان کی،

ترجمہ متن حدیث

حضرت سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی:

یا رسول اللہ ﷺ! مجھے کچھ نصیحت فرمائیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالی سے ڈرتے رہو، یہ تمام بھلائیوں کا مجموعہ ہے اور جہاد کے پابند رہو یہ اسلام کی رہبانیت ہے، اللہ تعالی کی یاد پابندی سے کرو یہ تمہارے لئے روشنی ہے۔

www.waseemziyai.com

اورقرآن کریم کی تلاوت کثرت کے ساتھ کرو، تو تمھاری روح اہل آسمان کے ساتھ ہوگی اور تمھارا ذکر اہل زمین میں ہوگا، اور تمھارے لئے سوائے حق بات کہنے کے خاموش رہنا لازم ہے، بے شک اسی سے تم شیطان پر غلبہ پا جاؤ گے۔

(الزہد والرقائق لابن المبارک: أبو عبد الرحمن عبد اللہ بن المبارک بن واضح الحنظلی، الترکی ثم المرْوزی: ۲۸۹)

☆......صاحب تقوی مومن کی شان

وعن ابن هرمز نافع بن هرمز رحمه الله قال: سمعت أنسًا رضى الله عنه يقول: قيل يا محمد من آل محمد؟ قال: كل تقي.

ترجمہ

ابن ہرمز نافع رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا: وہ فرماتے ہیں کہ کسی شخص نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ کی آل کون ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر مومن متقی میری آل ہے۔

(بریقۃ محمودیۃ فی شرح طریقۃ محمدیۃ وشریعۃ نبویۃ فی سیرۃ أحمدیۃ محمد بن محمد بن مصطفیٰ بن عثمان، أبو سعید الخادمی الحنفی (۱:۳۰۳۷۳)

☆......تقوی کی اصل کیا ہے؟

فالتقوى جماع الخيرات. وحقيقة الاتقاء: التحرز بطاعة الله عز وجل عن عقوبته: يقال: اتقى فلان بترسه.

وأصل التقوى: اتقاء الشرك، ثم بعده اتقاء المعاصي والسيئات، ثم بعده اتقاء الشبهات، ثم يدع بعده الفضلات.

وجاء في تفسير قوله تعالى: (اتقوا الله حق تقاته) (آل عمران: ١٠٢) هو أن يطاع فلا يعصى، ويذكر فلا ينسى، ويشكر فلا يكفر.

ترجمہ

تقوی تمام خوبیوں کا مجموعہ ہے، اور تقوی کی حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالی کی فرمانبرداری کے ساتھ ساتھ اللہ تعالی کے عذاب سے بچا رہے۔

عربیوں کا محاورہ ہے کہ (اتقی فلان بترسہ) فلاں شخص نے اپنی ڈھال سے پناہ لی۔

☆......تقوی کی اصل شرک سے بچنا۔ ☆......گناہ سے بچنا۔ ☆......شبہات سے بچنا۔ ☆......فضول اور بیکار باتوں کو ترک کرنا ہے۔

☆......(اتقوا الله حق تقاته) (آل عمران: ١٠٢)

اللہ تعالی سے ایسے ڈرو جتنا ڈرنے کا حق ہے۔

کی تفسیر میں بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالی کی اطاعت کی جائے۔

www.waseemziyai.com

☆......اور اللہ تعالی کی نافرمانی نہ کی جائے۔☆......اس کا ذکر کیا جائے۔☆......فراموش نہ کیا جائے۔☆......اس کا شکر کیا جائے۔☆......ناشکری نہ کی جائے۔

(الغنیة لطالبی طریق الحق عز وجل عبد القادر بن موسی بن عبد اللہ بن جنکی دوست الحسنی ،أبو محمد، محیی الدین الجیلانی (۱:۳۷۳)

☆......تقوی کے علاوہ کوئی توشہ نہیں ہے

وقال سهل بن عبد الله رحمه الله: لا معين إلا الله، ولا دليل إلا رسول الله، ولا زاد إلا التقوى، ولا عمل إلا الصبر عليه.

ترجمہ

حضرت سیدنا سہل بن عبداللہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالی کے علاوہ کوئی مددگار نہیں ہے اور رسول اللہ ﷺ کے علاوہ کوئی رہنماء نہیں ہے تقوی کے سوا کوئی توشہ نہیں ہے، صبر کرنے کے سوا کوئی عمل نہیں ہے۔

(الغنیة لطالبی طریق الحق عز وجل عبد القادر بن موسی بن عبد اللہ بن جنکی دوست الحسنی ،أبو محمد، محیی الدین الجیلانی (۱:۳۷۳)

(الترغیب والترہیب: إسماعیل بن محمد بن الفضل بن علی القرشی الطلیحی التیمی الأصبہانی، أبو القاسم، الملقب بقوام السنة (۲:۲۹۴)

☆......امام کتانی کا قول

أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيُّ قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ الرَّازِيَّ يَقُولُ :سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ الْكَتَّانِيَّ قال: قسمت الدنيا على البلوى، وقسمت الجنة على التقوى، ومن لم يحكم بينه وبين الله التقوى والمراقبة لم يصل إلى الكشف والمشاهدة.

ترجمہ

امام کتانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ دنیا کو مصیبتوں پر تقسیم کیا گیا ہے اور جنت کو تقوی پر تقسیم کیا گیا ہے اور جو شخص اپنے اور اللہ تعالی کے درمیان تقوی اور مراقبہ کو کام میں نہ لائے وہ کشف و مشاہدہ تک نہیں پہنچ سکتا ہے۔

(الغنیة لطالبی طریق الحق عز وجل عبد القادر بن موسی بن عبد اللہ بن جنکی دوست الحسنی ،أبو محمد، محیی الدین الجیلانی (۱:۳۷۳)

(کتاب الزہد الکبیر : أحمد بن الحسین بن علی بن موسی الخُسْرَوْجِردی الخراسانی، أبو بکر البیہقی (۱:۳۶۶)

تقوی یہ ہے

وقال النصر أباذي أيضًا: من لزم التقوى اشتاق إلى مفارقة الدنيا، لأن الله تعالى يقول:

﴿وَ لَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴾ سورة الانعام : ۳۲)

ترجمہ

حضرت نصر آبادی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے فرمایا کہ تقوی یہ ہے کہ بندہ ماسوائے ہر چیز سے گریز کرے، اور یہ بھی فرماتے ہیں کہ جس شخص نے تقوی اختیار کرلیا وہ دنیا چھوڑنے کا مشتاق ہو گیا۔ اسی لئے اللہ تعالی نے فرمایا:

﴿وَ لَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴾ سورة الانعام : ۳۲)

www.waseemziyai.com

اور بے شک پچھلا گھر بھلا ان کے لئے جو ڈرتے ہیں تو کیا تمہیں سمجھ نہیں۔

(الغنیۃ لطالبی طریق الحق عزوجل عبد القادر بن موسی بن عبد اللہ بن جنکی دوست الحسنی ،أبو محمد، محیی الدین الجیلانی (۱:۲۷۳)

☆......اور یہ بھی کہا گیا ہے

وقال بعضهم: من تحقق في التقوى هون الله على قلبه الإعراض عن الدنيا.

ترجمہ

بعض مشائخ کرام نے فرمایا کہ جس کا تقوی درست ہو گیا اللہ تعالی اس کے لئے دل سے دنیا کی کنارہ کشی کو سہل (آسان) بنا دیتا ہے۔

☆......اللہ تعالی سے دور کرنے والی اشیاء کو ترک کرنا

وقال أبو عبد الله الروذباري: التقوى مجانبة ما يبعدك عن الله تعالى.

ترجمہ

حضرت سیدنا ابو عبد اللہ روذباری رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا قول ہے کہ تقوی یہ ہے ہر اس چیز کو ترک کردینے کا نام ہے جو تجھے اللہ تعالی سے دور کرنے والی ہے۔

(الغنیۃ لطالبی طریق الحق عزوجل عبد القادر بن موسی بن عبد اللہ بن جنکی دوست الحسنی ،أبو محمد، محیی الدین الجیلانی (۱:۲۷۳)

حضرت ذوالنون مصری کا قول

وقال ذو النون المصري رحمه الله تعالى: التقي من لا يدنس ظاهره بالمعارضات، ولا باطنه بالغلالات، ويكون واقفًا مع الله تعالى موقف الاتفاق.

ترجمہ

حضرت سیدنا ذوالنون مصری رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ جو اپنے ظاہر کو مخالف شرع باتوں سے اور اپنے باطن کو اللہ تعالی سے غافل رکھنے والی باتوں سے آلودہ نہ کریں، موقف الاتفاق میں اللہ تعالی کے ساتھ کھڑا ہوگا۔

(الغنیۃ لطالبی طریق الحق عزوجل عبد القادر بن موسی بن عبد اللہ بن جنکی دوست الحسنی ،أبو محمد، محیی الدین الجیلانی (۱:۲۷۳)

متقی کا ظاہر و باطن

وقال ابن عطية رحمه الله تعالى: للمتقي ظاهر وباطن، فظاهره محافظة الحدود، وباطنه النية والإخلاص.

ترجمہ

حضرت سیدنا امام ابن عطیہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ متقی کے لئے ظاہر بھی اور باطن بھی ہے، اس کا ظاہر شرعی حدود کی محافظت ہے اور اس کا باطن حسن نیت اور اخلاص ہے۔

(الغنیۃ لطالبی طریق الحق عزوجل عبد القادر بن موسی بن عبد اللہ بن جنکی دوست الحسنی ،أبو محمد، محیی الدین الجیلانی (۱:۲۷۳)

www.waseemziyai.com

خوبصورت زندگی

وقال أيضا ذو النون المصرى رحمه الله تعالى :لا عيش إلا مع رجال تحن قلوبهم للتقوى وترتاح بالذكر.

ترجمہ

اوراسی طرح امام الذنون المصری رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ زندگی اسی کی ہے جوایسے مردان حق کے ساتھ ہوجن کے دل تقوی کے آرزومند ہوں اوراللہ تعالی کے ذکر میں خوشحال ہوں۔

(الغنیۃ لطالبی طریق الحق عزوجل عبدالقادر بن موسی بن عبداللہ بن جنکی دوست الحسنی ،أبومحمد، محیی الدین الجیلانی (۱:۲۷۳)

تقوی کیا ہے؟

وقال أبو حفص رحمه الله تعالى :التقوى فى الحلال المحض لا غير.

ترجمہ

امام ابوحفص رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ تقوی حلال محض کواختیارکرنے میں ہے۔اس کے علاوہ کسی دوسری چیز میں نہیں ہے۔

(الغنیۃ لطالبی طریق الحق عزوجل عبدالقادر بن موسی بن عبداللہ بن جنکی دوست الحسنی ،أبومحمد، محیی الدین الجیلانی (۱:۲۷۳)

اصل سرمایہ تقوی ہے

وقال أبو الحسين الزنجانى رحمه الله تعالى :من كان رأس ماله التقوى كلت الألسن عن وصف ربحه.

ترجمہ

امام ابوالحسین النزجانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ جس کا سرمایہ تقوی ہے اس کی تعریف سے زبانیں گنگ ہیں۔

(الغنیۃ لطالبی طریق الحق عزوجل عبدالقادر بن موسی بن عبداللہ بن جنکی دوست الحسنی ،أبومحمد، محیی الدین الجیلانی (۱:۲۷۳)

امام واسطی کاقول

وقال الواسطى رحمه الله تعالى :التقوى أن يتقى من تقواه، يعنى من رؤية تقواه.

ترجمہ

امام الواسطی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ اپنے تقوی کی دید سے پرہیزکرے۔ایسی صورت پیدانہ کرے کہ اس کے تقوی کے اظہار کے مواقع پیداہوں، اوراس کی نگاہوں سے گزرے لوگ اس کے سامنے تقوی کی تعریف کریں۔

(الغنیۃ لطالبی طریق الحق عزوجل عبدالقادر بن موسی بن عبداللہ بن جنکی دوست الحسنی ،أبومحمد، محیی الدین الجیلانی (۱:۲۷۳)

امام ابن سیرین کاعمل

وروى أن ابن سيرين رحمه الله تعالى اشترى أربعين جبًا سمنًا فأخرج غلامه فارة من جب، فسأله من أى جب من الجبات أخرجتها؟ فقال :لا أدرى، فصبها كلها.

ترجمہ

www.waseemziyai.com

امام ابن سیرین رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ آپ نے گھی کے چالیس کُپے خریدے تو ان کے غلام نے ان میں سے ایک کپے سے ایک چوہا نکالا تو آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے اپنے غلام سے دریافت کیا کہ یہ کس کپے سے نکلا ہے؟ تو غلام نے عرض کیا: مجھے یاد نہیں رہا، تو آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے تمام کپوں کا گھی پھینک دیا۔

(الغنیۃ لطالبی طریق الحق عز وجل عبد القادر بن موسی بن عبد اللہ بن جنکی دوست الحسنی ، أبو محمد، محیی الدین الجیلانی (۱:۴۷)

قرض پر نفع لینا بھی سود ہے

وروی عن بعض الأئمة أنه كان لا يجلس فى ظل شجرة غريمه ويقول :جاء فى الخبر "كل قرض جر نفعًا فهو ربًا.

ترجمہ

بعض ائمہ رحمۃ اللہ تعالی علیہم کا یہ معمول تھا کہ وہ اپنے مقروض کے درخت کے سایہ میں بھی نہیں بیٹھتے تھے، اور فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان شریف ہے جس قرض سے کچھ نفع حاصل ہو وہ سود ہے۔

(الغنیۃ لطالبی طریق الحق عز وجل عبد القادر بن موسی بن عبد اللہ بن جنکی دوست الحسنی ، أبو محمد، محیی الدین الجیلانی (۱:۴۷)

حضرت سیدنا بایزید رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا عمل

وقيل :إن أبا يزيد رحمه الله تعالى غسل ثوبًا فى الصحراء مع صاحب له، فقال لصاحبه، نعلق الثياب على جدران الكروم، فقال :لا نغرز الوتد فى جدار الناس، فقال :نعلقه على الشجر، فقال: لا إنه يكسر الأغصان، فقال :تبسطه على الأذخر، فقال :لا إنه علف الدواب لا نستره عنها، قيل: فولى ظهره إلى الشمس والقميص على ظهره ووقف حتى جف جانبه، ثم قلبه حتى جف الجانب الآخر.

ترجمہ

حضرت سیدنا بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے ایک بار اپنے ایک رفیق کے ساتھ کپڑے دھوئے، کپڑے دھونے کے بعد ان کے ایک ساتھی نے عرض کیا: کہ ان کپڑوں کو انگور کی بیل پر پھیلا دیں، آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے فرمایا: ہم لوگوں کی دیوار میں میخ نہیں گاڑتے، ساتھی نے عرض کیا: اچھا درخت سے لٹکا دیں؟ آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے فرمایا: نہیں اس کی ٹہنیاں ٹوٹ جائیں گی۔

تو اس نے عرض کی: پھر اذخر کے گھاس پر پھیلا دیں؟ تو آپ نے فرمایا: یہ چوپاؤں کا چارہ ہے ہم جانوروں سے اسے نہیں چھپا سکتے، کپڑے پھیلانے سے گھاس چھپ جائے گی، آخر کار آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے اپنی پیٹھ پر کپڑے ڈال لیئے اور سورج کی طرف پیٹھ کر کے کھڑے ہو گئے، جبکہ کپڑے ایک رخ سے سوکھ گئے تو ان کو لٹ دیا پھر دوسرا رخ بھی سوکھ گیا، اس طرح سے آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے کپڑے خشک کر لئے۔

(الغنیۃ لطالبی طریق الحق عز وجل عبد القادر بن موسی بن عبد اللہ بن جنکی دوست الحسنی ، أبو محمد، محیی الدین الجیلانی (۱:۴۷)

www.waseemziyai.com

حضرت سیدنا ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا عمل

وعن إبراهيم بن أدهم رحمه الله تعالى أنه قال :بت ليلة تحت صخرة بيت المقدس، فلما كان بعض الليل نزل ملكان، فقال أحدهما لصاحبه :من هاهنا؟ فقال الآخر :إبراهيم بن أدهم، فقال :ذاك الذى حط الله درجة من درجاته، فقال :لم ذلك؟ قال :لأنه اشترى بالبصرة التمر، فوقعت تمرة من تمر البقال على تمره، فقال إبراهيم :فمضيت إلى البصرة واشتريت التمر من ذلك الرجل وأوقعت تمرة على تمره، ورجعت إلى بيت المقدس ونمت تحت الصخرة، فلما كان بعض الليل إذا أنا بملكين نزلا من السماء ، فقال أحدهما لصاحبه :من هاهنا؟ قال الآخر :إبراهيم بن أدهم، فقال :ذاك الذى رد الشيء إلى مكانه ورفعت درجته.

ترجمہ

حضرت سیدنا ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک رات صخرہ بیت المقدس کے نیچے ٹھہر گیا کچھ رات گئے دو فرشتے اترے، ایک نے دوسرے سے کہا: یہاں کون ہے؟ تو اس نے جواب دیا کہ ابراہیم بن ادہم ہیں۔ پہلے فرشتے نے کہا: یہ وہی ابراہیم بن ادہم ہے جس کے مراتب میں سے اللہ تعالیٰ نے ایک مرتبہ کم کر دیا ہے، دوسرے نے کہا: کیا وجہ ہوئی؟ تو اس نے جواب دیا کہ ابراہیم نے بصرہ میں کچھ چھوہارے خریدے تھے، میوہ فروش کے چھوہاروں میں سے ایک چھوہارا تول کے علاوہ ان کے چھوہاروں میں گر گیا تھا، تو انہوں نے وہ رکھ لیا۔

حضرت سیدنا ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ سنتے ہی میں بصرہ واپس آیا، تو اسی دکاندار سے چھوہارے خریدے اور ایک چھوہارا دکاندار کے چھوہاروں میں رکھ دیا، پھر بیت المقدس لوٹ آیا اور صخرہ کے نیچے آکر سویا، رات گئے وہی دونوں فرشتے وہاں اترے، اور ایک نے دوسرے سے پوچھا: یہاں کون ہے؟ تو دوسرے نے جواب دیا: ابراہیم ابن ادہم ہے، تو پہلے فرشتے نے کہا: یہ وہی شخص ہے جس نے چھوہارے کو اس کی جگہ واپس رکھ دیا اور اس کا ایک درجہ جو کم ہوا تھا وہ اس کو واپس کر دیا گیا۔

(الغنیۃ لطالبی طریق الحق عز وجل عبد القادر بن موسیٰ بن عبد اللہ بن جنکی دوست الحسنی ، أبو محمد، محیی الدین الجیلانی (۱:۴:۲۷)

تقویٰ کی اقسام

وقيل :التقوى على وجوه :تقوى العامة :ترك الشرك بالخالق، وتقوى الخاصة :ترك الهوى بترك المعاصي ومخالفة النفس فى سائر الأحوال، وتقوى خاص الخاص من الأولياء :ترك الإرادة فى الأشياء والتجرد فى النوافل من العبادات والتعلق بالأسباب، والركون إلى ما سوى المولى، ولزوم الحال والمقام، وامتثال الأمر فى جميع ذلك مع إحكام الفرائض.

وتقوى الأنبياء عليهم الصلاة والسلام لا يتجاوزهم غيب فى غيب، فهو من الله وإلى الله، يأمرهم وينهاهم، ويوقفهم ويؤدبهم ويهذبهم ويطيبهم ويطبهم، ويكلمهم ويحدثهم، ويرشدهم ويهديهم، ويعطيهم ويهنيهم، ويطلعهم ويبصرهم، لا مجال للعقل فى ذلك، فهم فى معزل عن البشر بل عن

www.waseemziyai.com

الملائكة أجمع، إلا فيما يتعلق بالحكم الظاهر والأمر المبين الموضوع للأمة وعوام المؤمنين، فإنهم يشاركون الخلق في ذلك، وينفردون عنهم فيما سوى ذلك.
وقد يعطى بعض ذلك الكرام من الأبدال والخلص من الأولياء، فتقصر عباراتهم عن ذكر ذلك، فلا تظهر إلى الوجود ولا تدرك بالسمع والحس إلا ما يغلب على اللسان، فتبدر من ذلك كلمة أو كلمات، ثم يتداركه الله بالسكينة والتثبيت وإسبال الستر عليه، فيستيقظ لأمره ويحفظ لسانه ويستغفر الله تعالى مما جرى، ويغير العبارة ويحسن اللفظ على وجه يعقل ويفهم، على ما هو المعهود عند الناس.

ترجمہ

تقوی کئی اقسام ہیں ☆......عوام کا تقوی ☆......خواص کا تقوی ☆......اولیاء خواص کا تقوی ☆......انبیاء کرام علیہم السلام کا تقوی

عوام کا تقوی شرک کو ترک کرنا ہے اور خواص کا تقوی گناہوں کو چھوڑنے کے بعد خواہشات نفس کو ترک کر دینا، اور ہر حال میں نفس کی مخالفت کرنا ہے، ☆......اولیاء خواص کا تقوی ہر چیز میں اپنے ارادے کو ترک کر دینا ہے، ☆......اور نفلی عبادات کو خالص اللہ تعالی کے لئے بجالانا، ☆......اسباب سے دل بستگی ختم کر دینا، ☆......اور ماسوا اللہ کی طرف توجہ اور میلان سے کنارہ کش ہو جانا۔ ☆......حال ومقام کو ترک کر کے تکمیل فرائض کے ساتھ ساتھ تمام باتوں پر اللہ تعالی کے احکامات کی پابندی کرنا۔

انبیاء کرام علیہم السلام کا تقوی

کوئی غیب ان سے غیب میں تجاوز نہیں کرتا (یعنی عالم غیب میں ہر غیب ان کی زندگی کا رہنما ہوتا ہے اور ہر وقت ان کی نظر وحی پر ہوتی ہے، بس یہی تقوی من اللہ (اللہ تعالی کی طرف سے) الی اللہ (اللہ تعالی کی طرف) ہوتا ہے۔ ☆......اللہ تعالی ہی ان کو حکم دیتا ہے۔ ☆......اللہ تعالی ہی ان کو منع فرماتا ہے۔ ☆......وہی ان کو توفیق عطا فرماتا ہے۔ ☆......اور وہی ان کو ادب سکھاتا ہے۔ ☆......وہی ان کو پاکیزہ بناتا ہے۔ ☆......وہی ان کو بیماری سے شفا دیتا ہے ☆......وہی ان سے کلام وگفتگو کرتا ہے ☆......وہی ان کو ہدایت دیتا ہے اور رہنمائی فرماتا ہے۔ ☆......وہی ان کو برکت عطا فرماتا ہے۔ ☆......وہی ان کو آگاہ کرتا ہے۔ ☆......وہی ان کو صاحب بصیرت بناتا ہے۔ ☆......عقل کو اس میں مجال نہیں کہ مداخلت کر سکے۔

انبیاء کرام تمام انسانوں بلکہ فرشتوں سے بھی الگ ہوتے ہیں، البتہ ان امور میں جن کا تعلق امت اور عام مومنین کے جو ظاہری احکام ہیں اور واضح امور ہیں ان میں انبیاء کرام علیہم السلام عام لوگوں کے ساتھ شریک ہیں، ان باتوں کے علاوہ دوسرے امور میں وہ منفرد ہیں، البتہ مخصوص اولیاء کرام اور عظیم المرتبت ابدالوں کو اس تقوی کا کچھ حصہ مل جاتا ہے، یہ حضرات تقوی کی اپنے الفاظ میں تاویل نہیں کر سکتے، نہ ان امور کا ان سے ظہور ہوتا ہے، لوگوں کے فہم وادراک اور حسن سامعہ میں صرف وہی چیز آجاتی ہے جو ان اولیاء کرام کی زبان پر آجاتی ہے۔ پس اکثر ایسا ہوتا ہے بغیر ارادہ اور بے ساختہ کوئی لفظ یا چند الفاظ ان کی زبان سے نکل جاتے ہیں، بس فوراً ہی ان کے اس جوش کو ساکن اور ان کے ہیجان کو ساکت کر دیا جاتا ہے، اور اس پر پردہ ڈال دیا جاتا ہے، اس سکوت وسکون کے بعد فوراً بیدار ہو جاتے ہیں،

www.waseemziyai.com

اور اپنی زبانوں کو بیان سے روک لیتے ہیں، اور جو کچھ ہو چکا ہے یا وہ کہہ چکے ہیں اس کی اللہ تعالی سے معافی مانگتے ہیں، عبادت کو بدل دیتے ہیں، اور اداشدہ الفاظ کو معقول طریقے پر درست کر لیتے ہیں، اس طرح کہ ان کا مفہوم معمول کے مطابق ہو جائے۔

(الغنیۃ لطالبی طریق الحق عزوجل عبدالقادر بن موسی بن عبداللہ بن جنکی دوست الحسنی ، ابومحمد، محیی الدین الجیلانی (۱:۲۷۵)

تقوی کیسے حاصل کیا جائے؟

وطريق التقوى أولًا :التخلص من مظالم العباد وحقوقهم، ثم من المعاصي الكبائر منها والصغائر، ثم الاشتغال بترك ذنوب القلب التي هي أمهات الذنوب وأصولها فمنها يتفرع ذنوب الجوارح من الرياء والنفاق والعجب والكبر والحرص والطمع والخوف من الخلق والرجاء لهم وطلب الجاه والرياسة والتقدم على أبناء جنسه، وغير ذلك مما يطول شرحه.

وإنما يقوى على جميع ذلك بمخالفة الهوى، ثم الاشتغال بترك الإرادة فلا يختار مع الله شيئًا، ولا يدبر مع تدبيره ولا يتخير عليه ولا ينص على وجهة وسبب في رزقه، ولا يعترض عليه عز وجل في حكمه في خلقه، بل يسلم الكل إليه، ويستسلم بين يديه، ويطرح نفسه لديه، فيصير في يد قدرته كالطفل الرضيع في يد ظئره ودايته، والميت في يد غاسله، مسلوب اختياره، منزوع إرادته، فالنجاة كل النجاة في ذلك.

فإن قال قائل :كيف الطريق إلى ذلك؟

قيل له :الطريق إلى ذلك بصدق اللجأ إلى الله عز وجل، والانقطاع إليه، ولزوم طاعته بامتثال أوامره وانتهاء نواهيه، والتسليم في قدره وحفظ الحال، وصيانته حدودها أبدًا.

ترجمہ

حصول تقوی کی ابتدائی صورت یہ ہے کہ☆......سب سے پہلے ان مظالم کی معافی مانگے جو اس نے لوگوں پر کئے ہیں، اور ان کے حقوق کے مطالبات سے عہدہ برآ ہو جائے، ☆......اس کے بعد صغیرہ وکبیرہ گناہوں سے آزادی حاصل کرے۔☆......اپنے دل کے گناہوں کو ترک کرنے میں مشغول ہو کہ دل کے گناہ ہی تمام گناہوں کی اصل بنیاد ہیں۔ دل ہی سے دوسرے اعضاء میں گناہوں کی تحریک ہوتی ہیں، جیسے ☆......ریا و نفاق ☆......عجب وتکبر ☆......حرص وطمع ☆......مخلوق سے امید ☆......جاہ ومرتبہ ☆......اپنے ہم جنسوں پر تفوق و برتری کے گناہ (کہ ان کی جڑ دل ہی ہے) جن کی تفصیل بہت طویل ہے۔ ان تمام گناہوں کو ترک کرنے کی طاقت وخواہشات نفس کی مخالفت کرنے سے پیدا ہوتی ہے۔ پس نفسانی خواہشات کی مخالفت کرے تا کہ تمام قلبی گناہوں کو ترک کرنے کی طرف قدم بڑھا سکے۔ ☆......اللہ تعالی کے حکم کے ہوتے ہوئے (اس کے حکم کے خلاف) کسی چیز کو پسند نہ کرے۔ ☆......اور نہ اللہ تعالی کی تدبیر کے ساتھ اپنی کسی تدبیر کو کام میں لائے، اور نہ ہی اپنی تدبیر کو تدبیر الہی پر ترجیح دے۔ ☆......اپنے رزق میں کسی سبب اور وجہ کو تلاش نہ کرے۔☆......خلق کے انتظام میں اللہ تعالی کے کسی حکم پر اعتراض نہ کرے۔☆......ہر چیز کو اللہ تعالی کے سپرد کردے۔☆......اور اللہ تعالی کا مطیع فرمانبردار ہو جائے۔☆......اپنے آپ کو اس کے حوالے کردے۔☆......اللہ تعالی کے دست قدرت میں ایسا بن جائے جیسے

www.waseemziyai.com

ایک شیر خوار بچہ اپنی ماں کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ یا جیسا مردہ غسال کے ہاتھ میں مسلوب الاختیار ہوتا ہے۔ ☆......بندے کی نجات اور رستگاری صرف اسی طریقے میں ہے۔

اگر کوئی یہ کہے کہ اس طریقے کو کس طرح حاصل کیا جائے تو اسے بتلا دیا جائے کہ اس راستے کے حصول کا مدار ہے

☆...... سچے دل سے اللہ تعالیٰ کی پناہ حاصل کرنا۔ ☆......سب سے الگ ہو کر اللہ تعالیٰ کا ہو جانا۔ ☆......اس کے اوامر ونواہی کی تعمیل کر کے اس کی اطاعت وبندگی کی پابندی کرنا۔ ☆......اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے سپرد کر دینا۔ ☆......اس کی حدود کی حفاظت کرنا۔ ☆...... ہمیشہ اپنے حال کی نگہداشت کرنا۔

(الغنیۃ لطالبی طریق الحق عزوجل عبد القادر بن موسی بن عبد اللہ بن جنکی دوست الحسنی ،أبو محمد، محیی الدین الجیلانی (۱:۲۷۵)

تیسری فصل

نجات کے متعلق مشائخ کرام کی آراء

☆......حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں

واختلفت أقاویل الشیوخ فی النجاۃ: فقال الجنید رحمہ اللہ تعالی: ما نجا من نجا إلا بصدق اللجا إلی اللہ عز وجل، قال اللہ عز وجل: ﴿وَعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا حَتّٰى اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوْا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَيْهِ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوْبُوْا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ﴾سورۃ التوبہ : ۱۱۸)

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نجات کے متعلق مشائخ کرام کی آراء مختلف ہیں، حضرت سیدنا جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ جسے بھی نجات ملی اس کو بغیر اس کے نہیں ملی، جب تک وہ صدق دل سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں نہ آجائے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان عالی شان ہے۔

﴿وَعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا حَتّٰى اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوْا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَيْهِ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوْبُوْا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ﴾سورۃ التوبہ : ۱۱۸)

ترجمہ کنز الایمان

اور ان تین پر جو موقوف رکھے گئے تھے یہاں تک کہ جب زمین اتنی وسیع ہو کر ان پر تنگ ہو گیا اور وہ اپنی جان سے تنگ آئے اور انہیں یقین ہوا کہ اللہ سے پناہ نہیں مگر اسی کے پاس پھر ان کی توبہ قبول کی کہ تائب رہیں بیشک اللہ ہی توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔

(الغنیۃ لطالبی طریق الحق عزوجل عبد القادر بن موسی بن عبد اللہ بن جنکی دوست الحسنی ،أبو محمد، محیی الدین الجیلانی (۱:۲۷۵)

www.waseemziyai.com

☆……حضرت سیدنا رویم رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ

وقال رويم رحمه الله تعالى :ما نجا من نجا إلا بالصدق والتقوى، قال الله عز وجل :﴿وَ يُنَجِّى اللهُ الَّذِينَ اتَّقَوْا بِمَفَازَتِهِمْ لَا يَمَسُّهُمُ السُّوْءُ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ﴾سورة الزمر : ٦١)

ترجمہ

حضرت سیدنا رویم رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ جس نے بھی نجات پائی اس نے صدق وصفاء کے بجز نہیں پائی۔ اللہ تعالی کا فرمان عالی شان ہے۔

﴿وَ يُنَجِّى اللهُ الَّذِينَ اتَّقَوْا بِمَفَازَتِهِمْ لَا يَمَسُّهُمُ السُّوْءُ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ﴾سورة الزمر : ٦١)

اور اللہ بچائے گا پرہیزگاروں کو ان کی نجات کی جگہ نہ انہیں عذاب چھوئے اور نہ انہیں غم ہو۔

(الغنیۃ لطالبی طریق الحق عز وجل عبدالقادر بن موسی بن عبداللہ بن جنکی دوست الحسنی ،أبو محمد، محی الدین الجیلانی (۱:۲۷۶)

☆……امام حریری کا قول

وقال الحريرى رحمه الله :ما نجا من نجا إلا بمراعاة الوفاء، قال الله تعالى :﴿الَّذِينَ يُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللهِ وَلَا يَنْقُضُوْنَ الْمِيْثَاقَ﴾سورة الرعد : ٢٠)

ترجمہ

امام حریری رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ جو نجات صرف اسی نے پائی ہے جس نے اللہ تعالی کے ساتھ کیے ہوئے وعدے کو پورا کیا۔ جیسا اللہ تعالی کا فرمان عالی شان ہے۔

﴿الَّذِينَ يُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللهِ وَلَا يَنْقُضُوْنَ الْمِيْثَاقَ﴾سورة الرعد : ٢٠)

ترجمہ

وہ جو اللہ کا عہد پورا کرتے ہیں اور قول باندھ کر پھرتے نہیں۔

(الغنیۃ لطالبی طریق الحق عز وجل عبدالقادر بن موسی بن عبداللہ بن جنکی دوست الحسنی ،أبو محمد، محی الدین الجیلانی (۱:۲۷۶)

☆……حضرت عطاء فرماتے ہیں

وقال عطاء رحمه الله تعالى :ما نجا من نجا إلا بتحقيق الحياء، قال الله تعالى :

﴿اَلَمْ يَعْلَمْ بِاَنَّ اللهَ يَرٰى﴾سورة العلق : ١٤)

ترجمہ

جب تک حیا نہ ہو تب تک کوئی بھی نجات نہیں پا سکتا۔ جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان عالی شان ہے۔

﴿اَلَمْ يَعْلَمْ بِاَنَّ اللهَ يَرٰى﴾سورة العلق : ١٤)

کیا نہ جانا کہ اللہ دیکھ رہا ہے

(الغنیۃ لطالبی طریق الحق عز وجل عبدالقادر بن موسی بن عبداللہ بن جنکی دوست الحسنی ،أبو محمد، محی الدین الجیلانی (۱:۲۷۶)

www.waseemziyai.com

☆......بعض مشائخ کرام کا قول ہے

قال بعضهم :ما نجا من نجا إلا بالحكم والقضاء السابق في علم الله عز وجل، قال الله تعالى:
﴿إِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰى أُولٰٓئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ﴾سورة الانبياء : ١٠١)

ترجمہ

بعض مشائخ کرام نے فرمایا ہے کہ بغیر حکم الٰہی اور قضائے سابق (جو اللہ تعالیٰ کے علم میں پہلے سے تھی) کسی نجات پانے والے نے نجات نہیں پائی۔اللہ تعالیٰ کا فرمان عالی شان ہے۔
﴿إِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰى أُولٰٓئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ﴾سورة الانبياء : ١٠١)
بیشک وہ جن کے لئے ہمارا وعدہ بھلائی کا ہو چکا وہ جہنم سے دور رکھے گئے ہیں۔
(الغنية لطالبی طریق الحق عز وجل عبد القادر بن موسی بن عبد اللہ بن جنکی دوست الحسنی ، أبو محمد ، محیی الدین الجیلانی (١:٦٧٢)

☆......امام حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا فرمان

وقال الحسن البصری رحمه الله تعالى :ما نجا من نجا إلا بالإعراض عن الدنيا وأهلها، قال الله تعالى :
﴿إِنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّ لَهْوٌ ﴾سورة محمد: ٣٢)
وقد ذكر النبي -صلى الله عليه وسلم" :-أن حب الدنيا رأس كل خطيئة، وما تقرب المتقربون إلى الله بشيء أفضل من أداء ما افترض الله عليك .
وقال:منذ خلقها الله تعالى ما نظر إليها.
وقال الحسن رحمه الله تعالى معناه ما نظر إليها بعين رحمته من مقتها فهي الحجاب العظيم، وبها يتبين الخالص من المعيب، ولا يصلح لمن بقي عليه منها شيء الوصول إلى حلاوة مناجاته سبحانه لأنها ضد الله وضد ما يحب الله.

ترجمہ

امام حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ دنیا اور اہل دنیا سے روگردانی کے بغیر کسی نجات پانے والے کو نجات میسر نہیں ہوئی ہے۔
جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان عالی شان ہے
﴿إِنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّ لَهْوٌ ﴾سورة محمد: ٣٢)
دنیا کی زندگی تو یہی کھیل کود ہے۔
امام حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ بھی فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان عالی شان ہے کہ دنیا کی محبت ہر فساد کی جڑ ہے۔
قربت الٰہی حاصل کرنے والوں کے لئے قرب کے حصول کا ذریعہ ادائے فرض سے بہتر اور کوئی نہیں ہے۔
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

www.waseemziyai.com

جب سے اللہ تعالی نے اس دنیا کو پیدا فرمایا ہے اسے کبھی بھی پسندیدگی کی نظر سے نہیں دیکھا۔

امام حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث شریف تشریح یہ ہے کہ دنیا مکروہ ہے، اللہ تعالی نے اس کی طرف کبھی بھی نگاہ رحمت نہیں فرمائی ۔ یہ دنیا اللہ تعالی اور بندوں کے درمیان بڑا حجاب ہے۔

یہ کھوٹے کھرے کا معیار ہے، جنہیں دنیا سے لگاؤ ہوتا ہے وہ حق تعالی کی مناجات میں لذت نہیں پاتا، اسلئے کہ دنیا اور اس کی پسندیدہ چیزوں کی ضد ہے، اور ضد کو اللہ تعالی دوست نہیں رکھتا۔

(الغنية لطالبی طريق الحق عز وجل عبدالقادر بن موسى بن عبدالله بن جنكى دوست الحسنى ، أبو محمد، محيى الدين الجيلانى (۱:۶۷۲)

توحید و اطاعت کی طرف اللہ تعالی کی دعوت

وقد دعا الله عز وجل خلقه إلى توحيده وطاعته بالوعد والوعيد والترغيب والترهيب، فحذر وأنذر وخوف وزجر أعذارًا إليهم وتأكيدًا للحجة عليهم.

فقال عز وجل:

رُسُلًا مُّبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللهِ حُجَّةٌ بَعْدَ الرُّسُلِ وَكَانَ اللهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴾سورة النساء (۱۶۵)

وقال عز من قائل :﴿وَلَوْ اَنَّآ اَهْلَكْنٰهُمْ بِعَذَابٍ مِّنْ قَبْلِهٖ لَقَالُوْا رَبَّنَا لَوْ لَآ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ نَّذِلَّ وَنَخْزٰى ﴾سورة طه :۱۳۴)

وقال تعالى فى آية أخرى :وقال تعالى :﴿وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا ﴾سورة الاسراء :۱۵)

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِى الصُّدُوْرِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴾سوره يونس :۵۷)

ترجمہ

جس طرح اللہ تعالی نے ثواب کا وعدہ فرمایا ہے اسی طرح عذاب سے بھی ڈرایا ہے، انہیں جنت اور راحت عقبی کی رغبت دلائی ہے اور دوزخ سے ڈرایا ہے اور اسی طرح مخلوق کو اپنی توحید و طاعت کی طرف آنے کی دعوت دی ہے۔ اس ڈرانے دھمکانے اور تنبیہ کرنے کی غرض وغایت یہ ہے کہ حجت پوری ہو جائے۔ اور مخلوق کوئی عذر نہ کر سکے۔ قرآن کریم میں متعدد مقام پر ارشاد فرمایا:

☆......رُسُلًا مُّبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللهِ حُجَّةٌ بَعْدَ الرُّسُلِ وَكَانَ اللهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴾سورة النساء (۱۶۵)

رسول خوشخبری دیتے اور ڈر سناتے کہ رسولوں کے بعد اللہ کے یہاں لوگوں کو کوئی عذر نہ رہے اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔

☆......﴿وَلَوْ اَنَّآ اَهْلَكْنٰهُمْ بِعَذَابٍ مِّنْ قَبْلِهٖ لَقَالُوْا رَبَّنَا لَوْ لَآ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ نَّذِلَّ وَنَخْزٰى ﴾سورة طه :۱۳۴)

اور اگر ہم انہیں کسی عذاب سے ہلاک کر دیتے رسول کے آنے سے پہلے تو ضرور کہتے اے ہمارے رب تو نے ہماری طرف کوئی

www.waseemziyai.com

رسول کیوں نہ بھیجا کہ ہم تیری آیتوں پر چلتے قبل اس کے کہ ذلیل و رسوا ہوتے

☆......﴿وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا ﴾سورة الاسراء :١٥)

اور ہم عذاب کرنے والے نہیں جب تک رسول نہ بھیج لیں۔

☆......﴿يٰاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِى الصُّدُوْرِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴾سورہ یونس :٥٧)

اے لوگو تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت آئی اور دلوں کی صحت اور ہدایت اور رحمت ایمان والوں کے لئے۔

اللہ تعالیٰ کی وعیدیں

وقال جل وعلا فى التخويف والتحذير:﴿وَيُحَذِّرُكُمُ اللهُ نَفْسَه وَاللهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ﴾سورة آل عمران : ٣٠)وقال تبارک وتعالى :﴿وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللهَ يَعْلَمُ مَا فِىْ اَنْفُسِكُمْ فَاحْذَرُوْهُ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ﴾سورة البقرة :٢٣٥)

وقال جلت عظمته :﴿وَاتَّقُوا اللهَ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللهَ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمٌ﴾سورة البقرة : ٢٣١)

وقال جلت قدرته :﴿وَاتَّقُوْنِ يٰاُولِى الْاَلْبَابِ﴾سورة البقرة :١٩٧)

وقال سبحانه وتعالى :﴿وَ اتَّقُوا اللهَ وَاعْلَمُوْا اَنَّكُمْ مُّلٰقُوْهُ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴾سورة البقرة :٢٢٣)

وقال تعالى :﴿وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللهِ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ﴾سورة البقرة : ٢٨١)

وقال تعالى :﴿وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِىْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْـًٔا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ﴾سورة البقرة :١٢٣)

وقال جل جلاله :﴿يٰاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ وَاخْشَوْا يَوْمًا لَّا يَجْزِىْ وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِه وَلَا مَوْلُوْدٌ هُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِه شَيْـًٔا اِنَّ وَعْدَ اللهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللهِ الْغَرُوْرُ ﴾سورة لقمان : ٣٣)

وقال تعالى :﴿يٰاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَىْءٌ عَظِيْمٌ ﴾سورة الحج : ١)

وقال عز وجل :﴿يٰاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً وَاتَّقُوا اللهَ الَّذِىْ تَسَآءَلُوْنَ بِه وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ﴾سورة النساء : ١)

وقال تعالى :﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللهَ وَ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ﴾سورة الاحزاب : ٧٠)

وقال عز وجل :﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَ اتَّقُوا اللهَ اِنَّ اللهَ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴾سورة الحشر :١٨)

وقال تعالى : ﴿وَاتَّقُوا اللهَ اِنَّ اللهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴾سورة المائده : ٢)

وقال تعالى :﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ

www.waseemziyai.com

شِدَادٌ لَّا يَعْصُونَ اللهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَ يَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ﴾سورة التحريم :٦)
وقال عز وجل :﴿اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّ اَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ﴾سورة المومنون:١١٥)
وقال جل وعلا :﴿اَيَحْسَبُ الْاِنْسٰنُ اَنْ يُّتْرَكَ سُدًى ﴾سورة القيامة :٣٦)
وقال تعالى :﴿اَفَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰٓى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا بَيَاتًا وَّهُمْ نَآئِمُوْنَ﴾سورة الاعراف :٩٧)﴿اَوَ اَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰٓى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا ضُحًى وَّهُمْ يَلْعَبُوْنَ ﴾سورة الاعراف :٩٨)

فما جوابك يا مسكين عن هذه الآيات، وما عملك بها؟ فهل انتهيت بها عن إتباع شهواتك الخبيثة المردية لك في الدنيا والآخرة، المخلة لك في دار الشقاء والمهانة التي تحرقك نارها وتنهشك حياتها وتلسعك وتلسنك عقاربها وهوامها، وتأكلك ديدانها، وتضربك زبانيتها وخزانها، ويجدد عليك في كل يوم أنواع عذابها وأنت فيها مع فرعون وهامان ونمرود وقارون والشياطين سواء .

ترجمہ

﴿وَيُحَذِّرُكُمُ اللهُ نَفْسَه وَاللهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ﴾سورة آل عمران : ٣٠)
اور اللہ تمہیں اپنے عذاب سے ڈراتا ہے اور اللہ بندوں پر مہربان ہے۔

﴿وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللهَ يَعْلَمُ مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ فَاحْذَرُوْهُ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ﴾سورة البقرة :٢٣٥)
اور جان لو کہ اللہ تمہارے دل کی جانتا ہے تو اس سے ڈرو اور جان لو کہ اللہ بخشنے والا حلم والا ہے

﴿وَاتَّقُوا اللهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ﴾سورة البقرة : ٢٣١)
اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ اللہ سب کچھ جانتا ہے۔

﴿وَاتَّقُوْنِ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ﴾سورة البقرة :١٩٧)
اور مجھ سے ڈرتے رہو اے عقل والو۔

﴿وَ اتَّقُوا اللهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ مُّلٰقُوْهُ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴾سورة البقرة :٢٢٣)
اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ تمہیں اس سے ملنا ہے اور اے محبوب بشارت دو ایمان والوں کو۔

﴿وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللهِ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ﴾سورة البقرة : ٢٨١)
اور ڈرو اس دن سے جس میں اللہ کی طرف پھرو گے اور ہر جان کو اس کی کمائی پوری بھر دی جائے گی اور ان پر ظلم نہ ہوگا۔

﴿وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْئًا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ﴾سورة البقرة :١٢٣)
اور ڈرو اس دن سے کہ کوئی جان دوسرے کا بدلہ نہ ہوگی اور نہ اس کو کچھ لے کر چھوڑیں اور نہ کافر کو کوئی سفارش نفع دے اور نہ ان کی مدد ہو۔

﴿يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ وَاخْشَوْا يَوْمًا لَّا يَجْزِيْ وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِهٖ وَ لَا مَوْلُوْدٌ هُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِهٖ شَيْئًا اِنَّ

www.waseemziyai.com

8
8

وَعْدَ اللهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَلَا يَغُرَّنَّكُم بِاللهِ الْغَرُوْرُ ﴾سورة لقمان : ٣٣)

اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو اور اس دن کا خوف کرو جس میں کوئی باپ اپنے بچہ کے کام نہ آئے گا اور نہ کوئی کامی بچہ اپنے باپ کو کچھ نفع دے بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے تو ہرگز تمہیں دھوکا نہ دے دنیا کی زندگی اور ہرگز تمہیں اللہ کے حلم پر دھوکہ نہ دے وہ بڑا فریبی۔

﴿يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ ﴾سورة الحج : ١)

اے لوگو اپنے رب سے ڈرو بیشک قیامت کا زلزلہ بڑی سخت چیز ہے۔

﴿يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً وَاتَّقُوا اللهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ﴾سورة النساء : ١)

اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی میں سے اس کا جوڑا بنایا اور ان دونوں سے بہت سے مرد و عورت پھیلا دیئے اور اللہ سے ڈرو جس کے نام پر مانگتے ہو اور رشتوں کا لحاظ رکھو بے شک اللہ ہر وقت تمہیں دیکھ رہا ہے۔

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللهَ وَ لْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَ اتَّقُوا اللهَ اِنَّ اللهَ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴾سورة الحشر :١٨)

اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور ہر جان دیکھے کہ کل کے لئے کیا آگے بھیجا اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللهَ وَ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ﴾سورة الاحزاب : ٧٠)

اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور سیدھی بات کہو۔

﴿وَاتَّقُوا اللهَ اِنَّ اللهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴾سورة المائده : ٢)

اور اللہ سے ڈرتے رہو بے شک اللہ کا عذاب سخت ہے۔

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَ يَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ﴾سورة التحريم :٦)

اے ایمان والو اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں اس پر سخت کرّے فرشتے مقرر ہیں جو اللہ کا حکم نہیں ٹالتے اور جو انہیں حکم ہو وہی کرتے ہیں۔

﴿اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّ اَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ﴾سورة المومنون:١١٥)

تو کیا یہ سمجھتے ہو کہ ہم نے تمہیں بیکار بنایا اور تمہیں ہماری طرف پھرنا نہیں۔

﴿اَيَحْسَبُ الْاِنْسٰنُ اَنْ يُّتْرَكَ سُدًى ﴾سورة القيامة :٣٦)

کیا آدمی اس گھمنڈ میں ہے کہ آزاد چھوڑ دیا جائے گا۔

﴿اَفَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰٓى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا بَيَاتًا وَّهُمْ نَآئِمُوْنَ ﴾سورة الاعراف :٩٧)

کیا بستیوں والے نہیں ڈرتے کہ ان پر ہمارا عذاب رات کو آئے جب وہ سوتے ہوں۔

﴿اَوَ اَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰٓى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا ضُحًى وَّهُمْ يَلْعَبُوْنَ ﴾سورة الاعراف :٩٨)

www.waseemziyai.com

یا بستیوں والے نہیں ڈرتے کہ ان پر ہمارا عذاب دن چڑھے آئے جب وہ کھیل رہے ہوں۔

اے مسکین! ان آیات مذکورہ بالا کے بارے میں تیرا کیا جواب ہے اور ان ارشادات کے مطابق تیرا کیا عمل ہے؟ کیا تو اپنی نفسانی خواہشات کی پیروی سے باز آ گیا ہے، یہ ناپاک خواہشیں دنیا و آخرت میں تجھے ہلاک کرنے والی ہیں، اور تجھے بدبختی اور خواری کی جگہ پر اتارنے والی ہیں، وہ جگہ ایسی ہے جس کی آگ تجھے جلائے گی، اور جس کے سانپ تجھے ڈسیں گے اور بچھو اور اذیت و تکلیف دینے والے چیزیں تجھے اذیت و تکلیف میں دوچار کر دیں گی، اور جہاں سے کیڑے مکوڑے تجھے کھائیں گے اور جہاں کے فرشتے اور نگہبان تجھے سزا دیں گے، ہر دن نیا عذاب ہوگا، وہاں تو فرعون، ہامان اور قارون اور شیطانوں کے ساتھ ہوگا۔

اللہ تعالیٰ ترغیب دیتے ہوئے فرماتا ہے

وقال فی الترغیب :﴿وَ مَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا، وَّ يَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ﴾سورة الطلاق :: ۲، ۳))

وقال تعالى :﴿وَ مَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَ يُعْظِمْ لَهٗۤ اَجْرًا ﴾ الطلاق :: ۵)

وقال تعالى :﴿يٰۤاَيُّهَا الْاِنْسٰنُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ ،الَّذِيْ خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ فَعَدَلَكَ ﴾سورة الانفطار : ۶، ۷)

وقال عز جل :﴿اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ وَلَا يَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَ كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴾سورة الحديد: ۱۶)

فقد رغبک اللہ فیما عندہ وطلب فضله وسعة رحمته وطيب رزقه والاستراحة إليه والطمأنينة لديه، بسلوک سبيل التقوى وملازمته والمواظبة عليه، فبين بذلک الطريق وأضاء لک المحجة، وضمن لک بعد ذلک غفران الذنوب وتكفير السيئات وعظم الأجر والجزاء بقوله عز وجل :﴿وَ مَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَ يُعْظِمْ لَهٗۤ اَجْرًا ﴾سورةُ الطلاق : ۵)

ثم نبهک عن غرتک به ورقدتک عنه، وتعاميک عن طريقه وتصامک عن سماع آياته ومواعظة وزواجره، فقال تعالى :﴿يٰۤاَيُّهَا الْاِنْسٰنُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ ،الَّذِيْ خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ فَعَدَلَكَ ﴾سورة الانفطار : ۶، ۷)

فوصف نفسه بالكريم لئلا تزهد فی معاملته وتنفر عن مقاربته وتشتغل عنه بخليقته، ثم ذكرک بأنه خلقک وأوجدک من عدمک، وأحياک بعد أن لم تكن شيئًا، وأغناک بعد فقرک، وقواک بعد ضعفک، وبصرک فی مصالحک بعد عماک، وعلمک بعد جهلک، وهداک بعد ضلالتک.

فما قعودک يا غافل عن طلب فضله الواسع، وما تثبيطک عن ملازمة طاعته التی تشرفک فی الدنيا وتسعدک فی العقبى، وترفعک فی الدرجات العلى.

أرضيت بالحياة الدنيا من الآخرة، واستبدلت الذی هو أدنی بالذی هو خير، وآثرت،الدنيا وأبناء ها، وما

www.waseemziyai.com

ظهر لک من زينتها التي لا بقاء لها على الفردوس الأعلى، والمرافقة مع الأنبياء والصديقين والشهداء.
أما سمعت قولته عز وجل ﴿اَرَضِيْتُم بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مِنَ الْاٰخِرَةِ فَمَا مَتٰعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِيْلٌ﴾سورة التوبه: ۳۸)وقوله تعالى: ﴿بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا، وَ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّ اَبْقٰى﴾سورة الاعلى: ۱۶، ۱۷)
وقوله تعالى: ﴿فَاَمَّا مَنْ طَغٰى، وَ اٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا، فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَاْوٰى﴾سوره النازعات: ۳۷، ۳۸، ۳۹)

ترجمہ

اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کی ترغیب دیتے ہوئے متعدد مقامات پر فرمایا:

﴿وَ مَنْ يَّتَّقِ اللهَ يَجْعَلْ لَّه مَخْرَجًا، وَّ يَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ﴾سورة الطلاق: ۲، ۳)

اور جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کے لئے نجات کی راہ نکال دے گا۔

اور اسے وہاں سے روزی دے گا جہاں اس کا گمان نہ ہو

﴿وَ مَنْ يَّتَّقِ اللهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَ يُعْظِمْ لَهٗ اَجْرًا﴾ررة الطلاق: ۵)

یہ اللہ کا حکم ہے کہ اس نے تمہاری طرف اتارا اور جو اللہ سے ڈرے۔

﴿يٰاَيُّهَا الْاِنْسٰنُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ، الَّذِيْ خَلَقَكَ فَسَوّٰكَ فَعَدَلَكَ﴾سورة الانفطار: ۶، ۷)

اے آدمی تجھے کس چیز نے فریب دیا اپنے کرم والے رب سے، جس نے تجھے پیدا کیا پھر ٹھیک بنایا پھر ہموار فرمایا۔

﴿اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ وَلَا يَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَ كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ﴾سورة الحديد: ۱۶)

کیا ایمان والوں کو ابھی وہ وقت نہ آیا کہ ان کے دل جھک جائیں اللہ کی یاد اور اس حق کے لئے جو اترا، اور ان جیسے نہ ہوں جن کو پہلے کتاب دی گئی پھر ان پر مدت دراز ہوئی تو ان کے دل سخت ہو گئے اور ان میں بہت فاسق ہیں۔

پھر اس نے تمہاری بھول جانے کی عادت اور غفلت اور اس کے راستے سے ہٹ جانے اور اس کی آیتیں اور نصیحتیں سننے کے باوجود گویا بہرا ہو جانے پر تنبیہ فرمائی اور ارشاد فرمایا:

﴿يٰاَيُّهَا الْاِنْسٰنُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ، الَّذِيْ خَلَقَكَ فَسَوّٰكَ فَعَدَلَكَ﴾سورة الانفطار: ۶، ۷)

اے آدمی تجھے کس چیز نے فریب دیا اپنے کرم والے رب سے، جس نے تجھے پیدا کیا پھر ٹھیک بنایا پھر ہموار فرمایا۔

اللہ تعالیٰ نے اس آیت مبارکہ میں اپنی صفت کریمی کا ذکر فرمایا تا کہ تم اس کے معاملے میں الگ راہ اختیار نہ کرو اس کے قرب سے نفرت نہ کرنے لگو، اور اس سے کنارہ کش ہو کر کسی اور مخلوق کی طرف مائل نہ ہو جاؤ،

پھر اے انسان! تیرا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس نے تجھے پیدا کیا اور عدم سے وجود میں لایا اور زندگی عطا فرمائی، جبکہ تم کچھ بھی نہ تھے، تمہاری بدحالی کے بعد تم کو خوش حال کیا اور تم کمزور تھے تم کو قوت عطا فرمائی، اور تمہارے اندھے پن کے بعد اپنے معاملات میں

www.waseemziyai.com

تمھیں بصیرت عطا کی، جہالت کے بعد تم کو علم کی روشنی عطا فرمائی، گمراہی کے بعد ہدایت عطا فرمائی۔

اے غافل! تو اس کے فضل عظیم کو طلب کرنے میں سستی کر رہا ہے اور اس کی اطاعت کی پابندی سے کاہلی کر رہا ہے۔

اس کی اطاعت تجھے دنیا میں معزز بنا دے گی اور آخرت میں سعادت تیرا نصیب ہوگی۔ اور تیرے بلند درجات کو مزید بلند کر دے گی، کیا تجھے دنیا کی زندگی پسند ہے؟ کیا تو اعلیٰ چیز کے بدلے ادنیٰ کیلئے تیار ہے؟ کیا تو نے دنیا کو اور دنیا والوں کو اس کی اور اس کی ظاہری آرائش و زینت کو جو سب کے سب فنا ہونے والے ہیں فردوس اعلیٰ پر نبیوں اور صدیقوں، شہیدوں کی رفاقت پر ترجیح دے ڈالی۔

﴿وَ مَنْ یَّتَّقِ اللہَ یُکَفِّرْ عَنْہُ سَیِّاٰتِہٖ وَ یُعْظِمْ لَہٗۤ اَجْرًا ﴾سورۃ الطلاق : ۵)

یہ اللہ کا حکم ہے کہ اس نے تمہاری طرف اتارا اور جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کی برائیاں اتار دے گا اور اسے بڑا ثواب دے گا۔

کیا تو نے اللہ تعالیٰ کے ارشادات نہیں سنے

﴿اَرَضِیْتُمْ بِالْحَیٰوةِ الدُّنْیَا مِنَ الْاٰخِرَةِ فَمَا مَتَاعُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا فِی الْاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِیْلٌ ﴾سورۃ التوبہ : ۳۸)

کیا تم نے دنیا کی زندگی آخرت کے بدلے پسند کرلی اور جیتی دنیا کا اسباب آخرت کے سامنے نہیں مگر تھوڑا

﴿بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا، وَ الْاٰخِرَةُ خَیْرٌ وَّ اَبْقٰی ﴾سورۃ الاعلیٰ: ۱۶، ۱۷)

بلکہ تم جیتی دنیا کو ترجیح دیتے ہو، اور آخرت بہتر اور باقی رہنے والی

﴿فَاَمَّا مَنْ طَغٰی ،وَ اٰثَرَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا ،فَاِنَّ الْجَحِیْمَ ہِیَ الْمَاْوٰی ﴾سورہ النازعات:۳۷، ۳۸، ۳۹)

تو وہ جس نے سرکشی کی، اور دنیا کی زندگی کو ترجیح دی۔ تو بے شک جہنم ہی اس کا ٹھکانا ہے۔

www.waseemziyai.com

www.waseemziyai.com

﴿ وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا ﴾

کی تفسیر

مرکز العلوم الاسلامیہ (رجسٹرڈ)

پہلی فصل

تشریح وتفسیر آیت مبارکہ

﴿وَ تُوبُوٓا اِلَی اللّٰہِ جَمِیۡعًا ﴾سورۃ النور : ۳۱)

فی قوله تعالی :﴿وَ تُوبُوٓا اِلَی اللّٰہِ جَمِیۡعًا اَیُّہَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ لَعَلَّکُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ ﴾سورۃ النور: ۳۱)

هذا خطاب للعموم بالتوبة.

وحقيقة التوبة في اللغة :الرجوع، يقال :تاب فلان من كذا :أي رجع عنه، فالتوبة هي الرجوع عما كان مذمومًا في الشرع إلى ما هو محمود في الشرع.

والعلم بأن الذنوب والمعاصي مهلكات مبعدات من الله -عز وجل -ومن جنته، وتركها مقرب إلى الله -عز وجل -وجنته، فكأنه -عز وجل -يقول :ارجعوا إلى من هوى نفوسكم ووقوفكم مع شهواتكم عسى أن تظفروا ببغيتكم عندي في المعاد، وتبقوا في نعيمي في دار البقاء والقرار، وتفلحوا وتفوزوا وتنجوا وتدخلوا برحمتي الجنة العليا المعدة للأبرار، وخاطبهم أيضًا بخطاب الخصوص والاقتضاء فقال تعالى :

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا تُوۡبُوۡۤا اِلَی اللّٰہِ تَوۡبَۃً نَّصُوۡحًا ؕ عَسٰی رَبُّکُمۡ اَنۡ یُّکَفِّرَ عَنۡکُمۡ سَیِّاٰتِکُمۡ وَ یُدۡخِلَکُمۡ جَنّٰتٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِہَا الۡاَنۡہٰرُ ۙ یَوۡمَ لَا یُخۡزِی اللّٰہُ النَّبِیَّ وَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مَعَہٗ ۚ نُوۡرُہُمۡ یَسۡعٰی بَیۡنَ اَیۡدِیۡہِمۡ وَ بِاَیۡمَانِہِمۡ یَقُوۡلُوۡنَ رَبَّنَاۤ اَتۡمِمۡ لَنَا نُوۡرَنَا وَ اغۡفِرۡ لَنَا ۚ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ﴾سورۃ التحریم :۸)

ترجمہ

﴿وَ تُوبُوٓا اِلَی اللّٰہِ جَمِیۡعًا اَیُّہَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ لَعَلَّکُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ ﴾سورۃ النور: ۳۱)

اور اللہ کی طرف توبہ کرواے مسلمانو سب کے سب اس امید پر کہ تم فلاح پاؤ۔

توبہ کے لئے یہ خطاب عام ہے۔

توبہ کے لغوی معنی رجوع کرنا ہے، چنانچہ کہتے ہیں (تاب فلان من کذا) یعنی فلاں شخص اس بات سے باز آگیا۔

شرعی اصطلاح میں ہر شرعی مذموم، ناپسندیدہ سے باز رہ کر شرعی محمود (پسندیدہ کی طرف پلٹ آنے کا نام توبہ ہے۔

یعنی جو چیز شرعاً بری ہے اسے چھوڑ کر اور جو چیز شرعاً اچھی اور پسندیدہ ہے اس کی طرف رجوع کرنے کا نام توبہ ہے۔

اس بات کا یقین رکھنا چاہئے کہ گناہ ونافرمانیاں ہلاکت میں ڈالنے والی ہیں اور اللہ تعالی اور اس کی جنت سے دور کرنے والی ہیں ، گناہوں کو چھوڑنا اللہ تعالی اور اس کی جنت سے قربت کا ذریعہ ہے۔

یہی توبہ ہے گویا کہ اللہ تعالی یہی حکم دے رہا ہے:

اے میرے بندو! خواہشوں کے پیچھے نہ لگو، لالچ اور حرص کو چھوڑ دو اور میری طرف لوٹ آؤ، اس کی بات کی امید رکھو کہ آخرت

www.waseemziyai.com

میں میرے پاس مراد پاؤ گے ، ہمیشہ رہنے والے گھر میں تم میری نعمتوں کے اندر ہمیشہ رہو گے ، فلاح وکامیابی اورنجات سے ہمکنار ہوکر جنت کے ایسے بلند درجے جونیکوکاروں کے لئے تیار کئے گئے ہیں میری رحمت کے ساتھ ان پر فائز ہوں گے۔

اللہ تعالی نے یہ خطاب خاص طوراہل اسلام کے ساتھ فرمایا:

﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَ يُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَ بِاَيْمَانِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَ اغْفِرْ لَنَا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ﴾سورة التحريم :٨)

ترجمہ

اے ایمان والواللہ کی طرف ایسی توبہ کروجوآگے کونصیحت ہوجائے قریب ہے کہ تمہارارب تمہاری برائیاں تم سے اتاردے اور تمہیں باغوں میں لے جائے جن کے نیچے نہریں بہیں جس دن اللہ رسوانہ کرے گا نبی اوران کے ساتھ کے ایمان والوں کوان کا نوردوڑتا ہوگا ان کے آگے اوران کے دہنے عرض کریں گے اے ہمارے رب ہمارے لئے ہمارانور پورا کردے اورہمیں بخش دے بیشک تجھے ہر چیز پر قدرت ہے۔

توبۃ النصوح کامعنی

ومعنى النصوح الخالص لله تعالى الخالي عن الشوائب، مأخوذ من النصاح وهو الخيط.

وهو توبة مجردة لا تتعلق بشي، ولا يتعلق بها شيء ، يكون العبد معها مستقيمًا على الطاعة غير مائل إلى المعصية، لا يروغ كما يروغ الثعلب، ولا يحدث نفسه بعود إلى معصية، ولا ذنب من الذنوب، وأن يترك الذنب لله خالصًا كما ارتكبه للهوى خالصًا حتى يختم له بحسن الخاتمة.

ترجمہ

اورالنصوح کے معنی ہیں ''خالص'' یہاں اس کا مطلب ہے کہ خالص اللہ تعالی کے لئے ،اورلفظ نصوح نصاح سے نکلا ہے،جس کے معنی دھاگے کے ہیں اورتوبۃ النصوح کا مطلب ہے کہ مکمل اللہ تعالی کی طرف اس طرح رجوع ہوکہ وہ مکروفریب کے شائبہ سے خالی ہو،لھذا التوبۃ النصوح وہ خالص توبہ ہے جوناکسی دوسری چیز سے وابستہ ہواورنہ ہی کوئی دوسری چیز اس کے ساتھ متعلق ہو۔بندہ طاعات پر قائم ہوجائے اورگناہ کی طرف مائل نہ ہو۔اللہ تعالی کی طرف خلوص کے ساتھ مائل ہوجائے ،جس طرح کہ اس نے خالصتاً نفسانی خواہش کے تحت گناہ کاارتکاب کیا تھاحتی کہ اس حال میں دنیا سے رخصت ہوجائے۔

گناہوں سے توبہ کرناواجب ہے

فالتوبة من سائر الذنوب واجبة بإجماع الأمة، وقد ذكر الله سبحانه وتعالى التائبين في غير موضع، قال عز من قائل

:﴿إِنَّ اللهَ يُحِبُّ التَّوَّبِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ﴾سورة البقرة: ٢٢٢)

فذكر أنه يحبهم لتوبتهم وتطهرهم من الذنوب المبعدة عنه -عز وجل-، وقال في موضع آخر :

www.waseemziyai.com

﴿اَلتَّـآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السّٰٓئِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ الْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللهِ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾سورة توبه:۱۱۲)

فذكر اسمًا معرفًا يعنى التائبون ثم وصفه بهذه الأوصاف الحميدة، فعلم أن التائب من هذه صفته، فإذا اتصف بها استحق البشارة واسم الإيمان بقوله ﴿وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾سورة توبه:۱۱۲)

ترجمہ

باجماع امت تمام گناہوں سے توبہ کرنا واجب ہے، اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں گناہوں سے توبہ کرنے والوں کا متعدد جگہ ذکر فرمایا ہے۔

﴿اِنَّ اللهَ يُحِبُّ التَّوّٰبِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ﴾سورة البقره:۲۲۲)

اللہ پسند کرتا ہے بہت توبہ کرنے والوں کو اور پسند رکھتا ہے ستھروں کو۔

اس آیت مبارکہ میں یہ صراحت فرمائی ہے کہ توبہ کرنے اور اللہ تعالیٰ سے دور کردینے والے گناہوں سے پاک ہونے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ان کو پسند فرماتا ہے۔

﴿اَلتَّـآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السّٰٓئِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ الْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللهِ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾سورة توبه:۱۱۲)

توبہ والے عبادت والے سراہنے والے روزے والے رکوع والے سجدہ والے بھلائی کے بتانے والے اور برائی سے روکنے والے اور اللہ کی حدیں نگاہ رکھنے والے اور خوشی سناؤ مسلمانوں کو۔

اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں توبہ کرنے والوں کا ذکر کیا ہے، اور پھر ان کے اعلیٰ اور عمدہ اوصاف کا ذکر فرمایا ہے کہ توبہ کرنے والے وہ ہیں جو ان خصوصیات اور اوصاف کے مالک ہیں،

﴿وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾سورة توبه:۱۱۲)

فرما کر بتایا کہ جب بندہ ان اوصاف کا حامل ہوجاتا ہے تو وہ ایمان وبشارت کا مستحق ہوگیا۔

گناہ کبیرہ کی اقسام

والذى عنه التوبة من الذنوب كبائر وصغائر:

أما الكبائر :فقد اختلف فيها العلماء، فقيل :هى ثلاث، وقيل أربع، وقيل سبع، وقيل تسع، وقيل إحدى عشرة.

ترجمہ

گناہ دو قسم کے ہیں: چھوٹے اور بڑے۔

بڑے گناہ کبیرہ یا کبائر اور چھوٹے گناہ صغیرہ یا صغائر کہلاتے ہیں۔

کبیرہ گناہوں کے بارے میں علماء کرام کا اختلاف ہے☆......ان میں سے بعض کہتے ہیں کہ یہ تین ہیں☆......بعض کہتے ہیں

www.waseemziyai.com

کہ چار ہیں۔☆......بعض کے نزدیک سات ہیں۔☆......بعض کے نزدیک نو ہیں۔☆......بعض کے نزدیک گیارہ ہیں۔

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا فرمان ہے

وَأنا الْحُسَيْنُ بْنُ حَيْدَرَهْ، قَالَ :نا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ، قَالَ :نا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ :نا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْعَدَنِيُّ، قَالَ :نا الْحَكَمُ، قَالَ :حَدَّثَنِي عِكْرِمَةُ، قَالَ :سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ الْكَبَائِرِ، أَسَبْعَةٌ هِيَ؟ قَالَ :هِيَ إِلَى سَبْعِينَ أَقْرَبُ مِنْهَا إِلَى سَبْعَةٍ

ترجمہ

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو معلوم ہوا کہ حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ قول معلوم ہوا کہ کبیرہ گناہ صرف سات ہیں تو آپ رضی اللہ عنہما نے فرمایا: سات کے بجائے ستر کہنا بہتر تھا۔

(شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة ؟: أبو القاسم هبة الله بن الحسن بن منصور الطبر ی الرازی اللالکائی (۶:۱۱۱۰)

یہ بھی فرمایا کرتے تھے

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :كُلُّ مَا نَهَى اللہ عَنهُ فَهُوَ كَبِيرَةٌ

ترجمہ

اور آپ رضی اللہ عنہما یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ ہر وہ کام کبیرہ گناہ ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہو۔

(المعجم الکبیر :سلیمان بن أحمد بن أیوب بن مطیر اللخمی الشامی، أبو القاسم الطبرانی (۱۸:۱۴۰)

بعض مشائخ کرام کی رائے یہ ہے

وقيل :إنها مبهمة لا يعرف عددها كليلة القدر وساعة يوم الجمعة، ليعظم جد الناس في طلبها، فكذلك الكبائر ليشتد حذر الناس في ترك الذنوب كلها.

ترجمہ

بعض مشائخ کرام رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کبیرہ گناہ کی تعداد واضح نہیں ہے اور ان کی صحیح تعداد کوئی بھی نہیں جانتا جیسا کہ لیلۃ القدر اور جمعۃ المبارک کے دن کی خاص مقبول ساعتیں کوئی نہیں جانتا۔ اس میں راز یہ ہے کہ لوگ اس کی طلب کے حصول کے لئے زیادہ سے زیادہ راغب ہوں۔ اسی طرح کبیرہ گناہ ہیں جن کی تعداد صحیح واضح نہیں کی گئی، تاکہ لوگ تمام گناہوں سے بچنے کے لئے زیادہ سختی سے کام لیں۔

ہر وعید والا گناہ کبیرہ ہے

وقيل :كل ما أوعد الله عليه بالنار فهو كبيرة.

ترجمہ

بعض مشائخ کرام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم فرماتے ہیں کہ ہر وہ گناہ جس کی سزا میں دوزخ کی وعید ہے وہ گناہ کبیرہ ہے۔

ہر وہ گناہ جس پر حد ہو

وقيل :كل ما أوجب الحد في الدنيا فهو كبيرة.

www.waseemziyai.com

ترجمہ

بعض مشائخ کرام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم فرماتے ہیں کہ ہر وہ کام جس پر شرعی حد اس دنیا میں مقرر کی گئی ہے وہ گناہ کبیرہ ہے۔

گناہ کبیرہ کا تعین

وقد جمعها بعض العلماء بالله -عز وجل -فقال :هی سبع عشرة:

أربع فی القلب وهی :الشرک بالله، والإصرار علی معصیة الله، والقنوط من رحمة الله، والأمن من مکر الله.

وأربع فی اللسان وهی :شهادة الزور، وقذف المحصن، والیمین الغموس وهی التی یحق بها باطل ویبطل بها حق أو یقطع بها مال امرء مسلم باطلا ولو سواکا من أراک، والسحر.

وثلاث فی البطن وهی :شرب الخمر والمسکر من کل شراب، وأکل مال الیتیم، وأکل الربا وهو یعلم به.

واثنتان فی الفرج وهما :الزنا واللواطة.

واثنتان فی الیدین هما :القتل، والسرقة.

وواحدة فی الرجلین وهی :الفرار من الزحف، الواحد من الاثنین، والعشرة من العشرین، والمائة من المائتین.

وواحدة فی جمیع الجسد کله وهی :عقوق الوالدین، وهو ألا تبر قسمهما إذا أقسما علیک، وأن تضربهما إذا سباک، وألا تعطیهما إذا سألاک، وألا تطعمهما إذا جاعا واستطعماک.

ترجمہ

بعض علماء کرام علیہم الرحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ کبیرہ گناہ سترہ ہیں اور ان میں سے

☆......چار کا تعلق دل سے ہے۔☆شرک ☆گناہ پر ہمیشگی ☆اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوسی ☆اللہ تعالیٰ نے جو ڈھیل اور چھوٹ دے رکھی ہے اس سے بے خوف ہو جانا۔☆......چار گناہوں کا تعلق زبان سے ہے☆جھوٹی گواہی دینا☆پاکدامن پر زنا کی تہمت لگانا☆جھوٹی قسم کھانا۔ جھوٹی قسم کھانے کی وجہ سے حق کو باطل اور باطل کو حق قرار دیا جائے یا اس جھوٹی قسم کی وجہ سے کسی مسلمان کا مال مارا جائے خواہ وہ ایک مسواک کے برابر ہی کیوں نہ ہو۔☆جادو☆......تین کبیرہ گناہوں کا تعلق پیٹ سے ہے☆شراب اور نشہ آور اشیاء کو استعمال کرنا۔☆بغیر حق کے یتیم کا مال کھانا☆دانستہ اور جان بوجھ کر سود کھانا☆......دو کبیرہ گناہوں کا تعلق عضو مخصوص سے ہے☆زنا☆اغلام بازی☆......دو کا تعلق ہاتھ سے ہے☆قتل ناحق☆اور چوری کرنا☆......ایک کبیرہ گناہ کا تعلق پاؤں سے ہے☆جہاد میں دشمن کے مقابلے سے بھاگ جانا۔ ایک کا دو مقابلے سے اور دس کا بیس کے مقابلے سے بھاگ جانا، اور سو کا دو سو کے مقابلے سے فرار ہونا۔☆......ایک گناہ کا تعلق تمام بدن سے ہے۔☆ماں باپ کی نافرمانی کرنا (حقوق والدین سے روگردانی) گناہ کبیرہ ہے۔

www.waseemziyai.com

والدین کے کچھ حقوق یہ ہیں

☆......جب وہ تمھارے اعتماد پر قسم کھالیں تو تم ان کی قسم کو پورا کرو۔☆......اگر وہ تم کو گالی دیں تو تم ان کے بدلے میں ان کو نہ مارو۔☆......اگر وہ تم سے کچھ مانگیں تو تم دینے سے انکار نہ کرو۔☆......اگر وہ بھوکے ہوں اور وہ تم سے کھانا مانگیں اور تم ان کو کھلاؤ۔

صغیرہ گناہوں کا تعین

وأما الصغائر فأكثر من أن تحصى، ولا سبيل إلى تحقيق معرفتها وبيان حصرها، لكنا نعلم ذلك بشواهد الشرع وأنوار البصائر، فإن مقصود الشرع سباق الخلق إلى الله -عز وجل -وقربه وجواره بترك الذنوب، كما قال تعالى:

﴿وَذَرُوْا ظٰهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ﴾سورة الانعام : ١٢٠)

ترجمہ

صغیرہ گناہ بے شمار ہیں، ان کی شناخت اور ان کی تعداد کے اظہار کا کوئی طریقہ نہیں ہے، انہیں صرف شرعی شہادت اور بصیرت سے شناخت کیا جاسکتا ہے، شرع شریف کا مقصد تو یہی ہے کہ انسان کا دل گناہوں سے باز رہ کر متوجہ الی اللہ ہوجائے اور اس کو اللہ تعالی کا قرب حاصل ہوجائے۔

اللہ تعالی کا فرمان عالی شان ہے

﴿وَذَرُوْا ظٰهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ﴾سورة الانعام : ١٢٠)

اور چھوڑ دو کھلا اور چھپا گناہ وہ جو گناہ کماتے ہیں۔

مندرجہ گناہ صغیرہ شمار ہوتے ہیں

ومنها النظر إلى مستحسن والقبلة له والمضاجعة معه من غير جماع، والسب لأخيه المسلم والشتم له دون القذف والضرب له، والغيبة والنميمة والكذب، وغير ذلك مما يطول شرحه.

فإذا تاب المؤمن من الكبائر اندرجت الصغائر في ضمنها لقوله تعالى:

﴿اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِيْمًا﴾سورة النساء : ٣١)

ولكن لا يطمع نفسه في ذلك، بل يجتهد في التوبة عن جميع الذنوب كبيرها وصغيرها، كما قال الشاعر:

ترجمہ

☆......کسی اجنبی خوبصورت عورت کو دیکھنا یا کسی خوبصورت مرد کی طرف (جنسی تحریک کے تحت) دیکھنا۔☆......اس کا بوسہ لینا۔☆......اس کے ساتھ لیٹنا مگر جماع نہ کرنا۔☆......مسلمان بھائی کو گالی دینا۔☆......زنا کی تہمت کے علاوہ کسی قسم کی شرم دعار دلانے والی بات کہنا۔☆......کسی کو مارنا۔☆......غیبت کرنا۔☆......چغلی کھانا۔☆......جھوٹ بولنا۔

www.waseemziyai.com

اس کے علاوہ اور بھی بہت سی باتیں ہیں جو صغیرہ گناہوں میں شمار ہوتی ہیں۔ اگر مومن کبیرہ گناہوں سے توبہ کر لیتا ہے تو صغیرہ گناہ بھی اسی ضمن میں آجاتے ہیں۔

اللہ تعالی کا فرمان عالی شان ہے

﴿إِن تَجْتَنِبُوا كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنكُمْ سَيِّآتِكُمْ وَنُدْخِلْكُم مُّدْخَلًا كَرِيمًا﴾سورة النساء : ۳۱)

اگر بچتے رہو کبیرہ گناہوں سے جن کی تمہیں ممانعت ہے تو تمہارے اور گناہ ہم بخش دیں گے اور تمہیں عزت کی جگہ داخل کریں گے۔

لیکن معافی کی اس رعایت سے کسی کو لالچ میں نہ آنا چاہئے بلکہ تمام صغائر و کبائر سے توبہ کرنی چاہئے۔

ایک شاعر نے کہا ہے

خل الذنوب كبيرها وصغيرها — فهو التقي لمن استقام وشمرا

واصنع كماش فوق أرض الشوك — لك ما خلا حتى يحاذر ما يرى

لا تحقرن صغيرة في نفسها — إن الجبال من الحصى لم تحقرا

ترجمہ

وہ جو چھوٹے اور بڑے گناہوں سے پاک ہو گیا تو یہ تقوی اور دینی استقامت میں شمار ہو گا۔

اور اس طرح محتاط رہ کر جیسے کوئی خاردار زمین پر چلنے والا ہوتا ہے، تیرے لئے یہی بہتر ہے کہ تجھے زندگی کی راہ میں جو کانٹا یعنی گناہ نظر آئے تو اس سے پرہیز کرے۔ اور تو صغیرہ گناہوں کو حقیر نہ سمجھ۔ بے شک پہاڑ پتھروں سے ہی بنتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کا فرمان عالی شان

وعن أنس بن مالك -رضي الله عنه -أنه قال :نزل رسول الله -صلى الله عليه وسلم -بواد هو وأصحابه ليس فيه حطب ولا شيء يرونه، فأمرهم أن يحتطبوا، فقالوا :يارسول الله ما نرى حطبًا، قال :لا تحقروا شيئًا تأخذونه، فجعل الرجل يجمع الشيء بعضه إلى بعض حتى جمعوا سوادًا عظيمًا، فقال لأصحابه، ألا ترون، هكذا تكون المحقرات من خير وشر، حتى الذنب الصغير إلى الصغير، والكبير إلى الكبير، والخير إلى الخير، والشر إلى الشر.

وقيل :إن الذنب إذا صغر عند العبد عظم عند الله تعالى، فإذا استعظمه العبد صغر عند الله تعالى، فإنما يستعظم الذنب الصغير العبد المؤمن لعظم إيمانه ونمو معرفته، كما جاء في الحديث عن النبي -صلى الله عليه وسلم -أنه قال :المؤمن يرى ذنبه كالجبل فوقه يخاف أن يقع عليه، والمنافق يرى ذنبه كذباب طائر على أنفه فأطاره.

ترجمہ

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کہ رسول اللہ ﷺ ایک میدان میں تشریف فرما ہوئے وہاں نہ تو لکڑیاں

www.waseemziyai.com

تھیں اور نہ ہی کوئی اور چیز تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دیا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ہمیں یہاں لکڑیاں نظر نہیں آتیں،۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی چیز کو حقیر نہ جانو، جو چیز ملے اسے لے آو، چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ادھر ادھر گئے اور کچھ نہ کچھ لکڑیاں اٹھا لائے اور ایک جگہ جمع کر دیں، چنانچہ ایک بڑا ڈھیر ہو گیا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم کو معلوم نہیں ہے کہ یہی حال اس خیر وشر کا ہے جسے حقیر سمجھا جاتا ہے، چھوٹا چھوٹے سے ملکر اور بڑا بڑے سے ملکر اور خیر خیر سے ملکر اور شر شر سے ملکر ایک انبار ہو جاتا ہے۔

کہا گیا ہے کہ بندہ جب گناہوں کو چھوٹا اور حقیر جانتا ہے تو وہ اللہ تعالی کے نزدیک بڑا ہوتا ہے اور بندہ اس کو بڑا جانتا ہے تو وہ اللہ تعالی کے ہاں چھوٹا ہو جاتا ہے۔ بندہ مومن کا گناہ صغیر کو عظیم گناہ کبیرہ جاننا اس کے ایمان کے بڑے ہونے اور معرفت الہی سے زیادہ قریب ہونے کا باعث ہوتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کا فرمان عالی شان ہے کہ مومن اپنے گناہ کو اپنے اوپر پہاڑ کی طرح سمجھتا ہے اسے ڈر ہوتا ہے کہ کہیں یہ اس کے اوپر گر نہ پڑے اور منافق اپنے گناہ کو ناک پر بیٹھی ہوئی مکھی کی طرح حقیر جانتا ہے جسے وہ ہاتھ سے اڑا دیتا ہے۔

صغیرہ وکبیرہ کے متعلق صوفیاء کرام کا کلام

وقال بعضهم :الذنب الذى لا يغفر قول العبد :ليت كل شيء عملته مثل هذا، وهذا من نقصان إيمانه، وضعف معرفته، وقلة علمه بجلال الله -عز وجل-، ولو كان عنده علم بذلك لرأى الصغير كبيرًا، والحقير عظيمًا، كما أوحى الله تعالى إلى بعض أنبيائه :لا تنظر إلى قلة الهدية وانظر إلى عظم مهديها، ولا تنظر إلى صغر الخطيئة وانظر إلى كبرياء من واجهته بها.

ولهذا قال :من جلت رتبته وعظمت منزلته عند الله -عز وجل -فلا صغيرة بل كل مخالفة كبيرة.

ترجمہ

بعض علماء کرام نے فرمایا ہے کہ یہ نا قابل معافی گناہ ہے کہ انسان کا یہ کہنا کہ کاش میرا عمل ایسا ہی ہوتا گناہ صغیرہ کی طرح ایسا کہنا آدمی کے ضعف ایمان اور معرفت کی کمی اور اللہ تعالی کی عظمت کو نہ جاننے کی دلیل ہے، اسے اللہ تعالی کی عظمت کا کچھ بھی علم ہوتا تو وہ کبھی چھوٹے گناہ کو بڑا اور حقیر کو عظیم جانتا۔

اللہ تعالی نے اپنے کسی نبی علیہ السلام کے پاس وحی بھیجی کہ ہدیہ کے کمی کا خیال نہ کرو بلکہ اس کے بھیجنے والے کی عظمت کا خیال کرو۔

اس لئے کہا گیا ہے کہ جس کی منزلت اور جس کا مرتبہ بارگاہ الہی میں زیادہ ہے وہ کسی گناہ کو حقیر اور چھوٹا نہیں سمجھتا بلکہ ہر اس عمل کو جس سے اللہ تعالی کے حکم کی مخالفت ہوتی ہے کبیرہ جانتا ہے۔

جتنی معرفت زیادہ اتنا گناہ سے بُعد زیادہ

وقال بعض الصحابة لأصحابه من التابعين :إنكم لتعملون أعمالًا هى أدق فى أعينكم من الشعر كنا نعدها على عهد رسول الله -صلى الله عليه وسلم -من الموبقات وإنما قال ذلك لقربه من رسول الله

www.waseemziyai.com

-صلى الله عليه وسلم -ومن الله وه ن جلاله، فيعظم من العالم ما لم يعظم من الجاهل، ويتجاوز عن العامي ما لا يتجاوز عن العارف على قدر ما بينهما من التفاوت في العلم والمعرفة والمنزلة.

ترجمہ

بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے تابعین سے فرمایا: جو گناہ تمھیں بال سے زیادہ باریک اور حقیر نظر آتے ہیں وہی گناہ ہمیں رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں پہاڑ کی طرح ہلاکت خیز نظر آتے تھے۔

اس کی وجہ یہ تھی کہ ان کو رسول اللہ ﷺ اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے قرب حاصل تھا۔ اسی طرح عالم سے جو گناہ سرزد ہوگا وہ بڑا سمجھا جائے گا، اور یہی گناہ اگر جاہل کرے تو صغیر جانا جائے گا، اسی طرح عاصی سے ان باتوں، لغزشوں سے درگزر کیا جائے گا، جن باتوں میں عارف سے درگزر نہیں کیا جاتا اور عارف وعاصی کے علم، مراتب اور معرفت میں جس قدر فرق ہے اس لحاظ سے یہ فرق اور امتیاز ہے۔

توبہ فرض عین ہے

والتوبة فرض عين في حق كل شخص. لا يتصور أن يستغني عنها أحد من البشر؛ لأنه لا يخلو أحد عن معصية الجوارح، فإن خلا عنها فلا يخلو عن الهم بالذنوب بالقلب، وإن خلا عن ذلك فلا يخلو من وسواس الشيطان بإيراد الخواطر المتفرقة المذهلة عن ذكر الله تعالى، فإن خلا عنها فلا يخلو عن غفلة وتقصير في العلم بالله -عز وجل -بصفاته وأفعاله.

كل ذلك على قدر منازل المؤمنين في أحوالهم ومقاماتهم، فلكل حال طاعات وذنوب وحدود وشروط، فحفظها طاعة، وتركها والغفلة عنها ذنب، فيحتاج إلى توبة، وهو الرجوع عن التعريج الذي وجد إلى سنن الطريق المستقيم الذي شرع له، ومقام أقيم فيه، ومنزلة مهدت له، والكل مفتقر إلى التوبة وإنما يتفاوتون في المقادير.

ترجمہ

توبہ ہر مسلمان ومومن پر فرض عین ہے، کیونکہ کوئی شخص بھی خواہ وہ عام آدمی ہو یا کوئی عالم ہاتھ پاؤں کے گناہوں سے خالی نہیں ہے، بفرض محال اگر کوئی ان اعضاء کے گناہ سے خالی ہے تو دل میں ہی اس نے گناہ کیا ہوگا، اور اگر یہ بھی نہ ہوگا تو ان شیطانی وسوسوں سے خالی نہ ہوگا، جو اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل ہوں گے، اور اگر ایسا بھی نہ ہوگا تو اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کی معرفت حاصل کرنے میں کوتاہی اور غفلت برتنے میں کوئی بھی خالی نہیں ہوگا۔

یہ تمام صورتیں اہل ایمان کے احوال ومقامات کے اعتبار سے ان کے مرتبے کے مطابق ہیں، لھذا ہر حال کے لئے طاعات، گناہ اور حدود شرع جدا جدا ہیں، ان ہی حدود کی جو جس کے لئے معین ہے پابندی اور طاعت اور بندگی ہے ان سے لا پرواہی برتنا یا انہیں ترک کرنا گناہ ہے، اس لئے ہر شخص توبہ کا محتاج ہے یعنی وہ اپنے اندر پیدا ہونے والی کج روی ترک کر کے صراط مستقیم کی طرف لوٹ جائے، شریعت نے جو سیدھا راستہ اس کے لئے مقرر کر دیا جو مقام اس کو عطا ہوا ہے اور جو منزل اس کے لئے بنا دی گئی ہے اسی کی طرف متوجہ ہو۔

www.waseemziyai.com

عوام وخواص لوگوں کی توبہ میں فرق

فتوبة العوام من الذنوب، وتوبة الخواص من الغفلة، وتوبة خاص الخواص من ركون القلب إلى ما سوى الله -عز وجل- كما قال ذو النون المصرى -رحمه الله :-توبة العوام من الذنوب، وتوبة الخاص من الغفلة.

وكما قال أبو الحسين النورى :التوبة أن تتوب من كل شيء سوى الله -عز وجل-، فشتان بين تائب يتوب من الزلات، وتائب يتوب من الغفلات، وتائب يتوب من رؤية الحسنات، وتائب يتوب من طمأنينة القلب إلى غير خالق البريات.

فالأنبياء -عليهم السلام- لم يستغنوا عن التوبة، ألا ترى إلى ما روى عن النبى -صلى الله عليه وسلم- أَخْبَرَكُمْ أَبُو عُمَرَ بْنُ حَيَوَيْهِ قَالَ :حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ :حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ، قَالَ :أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ :حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنِ الْأَغَرِّ، أَوْ قَالَ :عَنْ أَغَرِّ مُزَيْنَةَ، قَالَ الْحُسَيْنُ :أَنَا أَشُكُّ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّهُ لَيُغَانُ عَلَى قَلْبِي، فَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ.

ترجمہ

کیونکہ لوگوں کے مراتب مختلف ہیں، اس لئے ہر شخص کی توبہ بھی جداگانا ہے یعنی توبہ کی ضرورت میں فرق نہیں، البتہ نوعیت ومقدار میں فرق ہے۔

☆......عوام کی توبہ صرف گناہوں سے ہوتی ہے۔یعنی وہ گناہ سے توبہ کرتے ہیں۔☆......خواص کی توبہ غفلت سے ہوتی ہے۔اور یہ خاص الخواص لوگوں کی توبہ ہے۔

اللہ تعالی کے سوا کسی اور طرف دل کے میلان سے یعنی مالک دو جہاں کے غیر کی طرف دل کا میلان توبہ کا باعث ہوتا ہے،

☆......جیسا کہ حضرت سیدنا ذوالنون مصری رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے فرمایا: عوام گناہوں سے توبہ کرتے ہیں اور خواص غفلت سے توبہ کرتے ہیں۔

☆......حضرت سیدنا ابوالحسن النوری رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ توبہ یہ ہے کہ اللہ تعالی کے علاوہ ہر چیز سے توبہ کرے۔بس توبہ کرنے والوں کے مابین فرق وامتیاز ہے۔

☆......کچھ لوگ تو گناہوں سے توبہ کرتے ہیں۔

☆......کچھ تائبین ایسے ہیں جو اپنے حسنات یعنی نیکیوں کے دیکھنے سے توبہ کرتے ہیں۔یعنی وہ اپنی نیکیوں کا اظہار اور اعتبار نہیں کرتے۔

☆......کچھ لوگ ایسے ہیں جو غیر اللہ تعالی کی طرف طمانیت قلب سے توبہ کرتے ہیں (یعنی اللہ تعالی کے سوا اگر ان کو طمانیت قلب اور سکون اور آسودگی میسر ہوتی ہے تو ان کے لئے توبہ کا سبب بن جاتی ہے۔)

غور کرنے کا مقام ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام بھی توبہ کرتے رہے ہیں۔

www.waseemziyai.com

حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے دل پر ایک بادل سا آ جاتا ہے تو میں دن رات میں اللہ تعالی سے ستر بار استغفار کرتا ہوں۔

(مسند الإمام أحمد بن حنبل : أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني (۲۹:۳۹۱) مؤسسة الرسالة

حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کی توبہ

وآدم -عليه السلام -لما أكل من الشجرة -القصة المشهورة -تطايرت الحلل عن جسده وبدت عورته وبقى التاج والأكليل على رأسه، فاستحيا أن يرتفعا عنه، فجاء ه جبريل -عليه السلام -فأخذ التاج عن رأسه والإكليل عن جبينه، ونودى هو وحواء :أن اهبطا من جوارى، فإنه لا يجاورنى من عصانى، فالتفت إلى حواء بالحياء وقال لها :هذا أول شؤم المعصية أخرجنا من جوار الحبيب، فأحوجنا إلى التوبة والتضرع والافتقار والاستكانة والذلة من بعد عيش قار، ومن ذلك الملك العظيم والفضل الكبير والعز والدلال وارتفاع المنزلة في أشرف الأمكنة وأطهرها وآمنها وأقربها إلى الله تعالى.

فلو استغنى أحد عن التوبة وآمن من العدو وشؤم النفس ووسواس الشيطان ومكايده، واغتر بشرف المكان وطهارته والقرب إلى الله ودنو منزلته، لكان ذلك حقيقًا بآدم -عليه السلام-، فلم يستغن عن التوبة حتى تاب الله عليه لقوله -عز وجل:-

﴿فَتَلَقّٰى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ﴾سورة البقره : ۳۷)

ترجمہ

حضرت آدم علیہ السلام نے شجرہ ممنوعہ سے کچھ پھل کھایا اور آپ علیہ السلام کے جسم مبارک سے جنتی لباس اتر گیا، آپ علیہ السلام کو اور حضرت حوا علیہا السلام کو حکم ہوا کہ تم اور حوا میرے قرب سے دور ہو جاؤ۔ حضرت سیدنا آدم علیہ السلام نے شرماتے ہوئے حضرت سیدتنا حواء علیہا السلام کی طرف دیکھا، اور فرمایا کہ یہ پہلی شامت ہے، قرب حبیب کی منزل سے ہمیں نکال دیا گیا، آرام و بخشش اور خوشگوار زندگی اور خوشگوار عیش کے بعد تضرع اور الحاء کا محتاج ہونا پڑا ہے، حضرت سیدنا آدم علیہ السلام عظیم سطوت زبردست فضیلت، عزت وناز اور سب سے زیادہ مامون ومحفوظ جگہ پر بلند مرتبہ رکھنے اور اللہ تعالی سے بہت زیادہ قربت رکھنے کے باوجود ہوئی۔

یہاں تک کہ انہوں نے توبہ کی اور اللہ تعالی نے ان کی توبہ کو قبول فرمالیا، جیسا کہ اللہ تعالی نے قرآن کریم میں فرمایا ہے۔

﴿فَتَلَقّٰى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ﴾سورة البقره : ۳۷)

پھر سیکھ لئے آدم نے اپنے رب سے کچھ کلمے تو اللہ نے اس کی توبہ قبول کی بیشک وہی ہے بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان۔

حضرت سیدنا امیر المومنین امام حسن رضی اللہ عنہ کا فرمان

وروى عن الحسن بن على -رضى الله عنهما -أنه قال :لما تاب الله على آدم -عليه السلام -هنته الملائكة فهبط جبريل -عليه السلام -وميكائيل ودردائيل -عليهم السلام -فقالوا :يا آدم قرت عيناك بتوبة الله عليك، فقال آدم -عليه السلام :-يا جبريل فإن كان بعد هذه التوبة سؤال فأين مقامى؟ فأوحى

www.waseemziyai.com

الله إليه :يا آدم ورثت ذريتك التعب والنصب، وورثتهم التوبة، فمن دعاني منهم لبيته كما لبيتك، ومن سألني منهم المغفرة لم أبخل عليه، لأني قريب مجيب يا آدم، وأحشر التائبين من القبور مستبشرين ضاحكين، ودعاؤهم مستجاب.

ترجمہ

حضرت سیدنا امام حسن بن مولا علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب اللہ تعالی نے حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کی توبہ قبول فرمائی، تو فرشتوں نے ان کو مبارک باد پیش کی، اور حضرت سیدنا جبریل علیہ السلام اور حضرت سیدنا میکائیل علیہ السلام اور حضرت سیدنا اسرافیل علیہ السلام نے حاضر ہو کر عرض کیا: اے آدم! آپ کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں، کہ اللہ تعالی نے آپ علیہ السلام کی توبہ قبول فرمالی۔ یہ سن کر حضرت سیدنا آدم علیہ السلام نے فرمایا: اے جبریل! اس توبہ کے قبول کرنے کے بعد اگر باز پرس ہوئی تو میرا ٹھکانہ نہیں، اس وقت وحی نازل ہوئی ارشاد باری تعالی ہوا:

اے آدم! تو نے اپنی نسل کو مشقت، تکلیف اور توبہ کا وارث بنایا ہے، تو اب جو کوئی مجھے پکارے گا میں لبیک فرماؤں گا، جس طرح میں نے تمھارے لئے لبیک کہا اور جو کوئی مجھ سے مانگے گا میں اس کو عطا کرنے میں بخل نہیں کروں گا، کیونکہ میں تو قریب ہوں، اور قبول کرنے والا ہوں، اے آدم! میں گناہوں سے توبہ کرنے والوں کو جنت میں جمع کردوں گا، اور ان کو ان کی قبروں سے شاداں وفرحاں اٹھاؤں گا، اور ان کو ان کی دعاؤں کی قبولیت کے باعث قبروں سے شادکام نکالوں گا۔

حضرت سیدنا نوح علیہ السلام کی توبہ

وكذلك نوح النبي -عليه السلام -الذي أغرق الله تعالى أهل الشرق والغرب بدعوته والغيرة على عرضه، ولتكذيبهم إياه وشدة غضبه عليهم لذلك، وهو آدم الثاني، لأن الخلق من ذريته على ما قيل إنه لم يتوالد من الذين كانوا معه في السفينة من الناس غير أولاده الثلاثة وهم سام وحام ويافث، فالخلق تشعبت منهم ومع هذه المنزلة قال :﴿قَالَ رَبِّ اِنِّيۡۤ اَعُوۡذُ بِکَ اَنۡ اَسۡـَٔلَکَ مَا لَـیۡسَ لِیۡ بِہٖ عِلۡمٌ ؕ وَ اِلَّا تَغۡفِرۡ لِیۡ وَ تَرۡحَمۡنِیۡۤ اَکُنۡ مِّنَ الۡخٰسِرِیۡنَ ﴾سورة هود :۴۷)

ترجمہ

اور ایسا ہی نوح علیہ السلام کا واقعہ ہے، کہ ان کو اپنی آبرو بچانے کے لئے غیرت آئی، کافروں نے جب آپ علیہ السلام کی تکذیب کی تو آپ کو ان پر سخت جلال آیا۔ اور آپ علیہ السلام نے ان کے خلاف دعا کی تو اللہ تعالی نے تمام اہل مشرق اور اہل مغرب تمام دنیا کو غرق کردیا، آپ علیہ السلام ہی آدم ثانی کہلائے، اور آپ علیہ السلام کی نسل سے یہ انسان تمام دنیا میں پھیلے کیونکہ جو لوگ آپ کی کشتی میں ڈوبنے سے محفوظ و مامون رہے ان میں سے آپ کے تینوں فرزند سام، حام اور یافث تھے اور ان کے علاوہ کسی اور کے ہاں کوئی اولاد نہیں ہوئی، اس شان ومرتبہ کے باوجود آپ نے اللہ تعالی کی بارگاہ میں اس طرح دعا کی تھی:

﴿قَالَ رَبِّ اِنِّیۡۤ اَعُوۡذُ بِکَ اَنۡ اَسۡـَٔلَکَ مَا لَـیۡسَ لِیۡ بِہٖ عِلۡمٌ ؕ وَ اِلَّا تَغۡفِرۡ لِیۡ وَ تَرۡحَمۡنِیۡۤ اَکُنۡ مِّنَ الۡخٰسِرِیۡنَ ﴾سورة هود :۴۷)

www.waseemziyai.com

عرض کی اے میرے رب میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ تجھ سے وہ چیز مانگوں جس کا مجھے علم نہیں اور اگر تو مجھے نہ بخشے اور رحم نہ کرے تو میں زیاں کار ہو جاؤں۔

حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی توبہ

وإبراهيم الخليل -عليه السلام -مع جلالة قدره واصطفاء الله له بخلته وجعله أبا الأنبياء والمرسلين، كما روى أنه أخرج من ولده وولده ولده أربعة آلاف نبي عليه وعليهم السلام، قال الله تعالى :﴿وَ جَعَلْنَا ذُرِّيَّته هُمُ الْبَاقِيْنَ ﴾سورة الصافات :٧٧)

حتى نبينا محمد -صلى الله عليه وسلم -من ولده، وموسى وعيسى وداود وسليمان -عليهم السلام- وغيرهم لم يستغن عن التوبة والاستكانة والافتقار إلى الله -عز وجل -فقال

﴿الَّذِیْ خَلَقَنِیْ فَهُوَ یَهْدِیْنِ وَالَّذِیْ هُوَ یُطْعِمُنِیْ وَ یَسْقِیْنِ، وَ اِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ یَشْفِیْنِ ،وَالَّذِیْ یُمِیْتُنِیْ ثُمَّ یُحْیِیْنِ ،وَالَّذِیْٓ اَطْمَعُ اَنْ یَّغْفِرَ لِیْ خَطِیْٓـَٔتِیْ یَوْمَ الدِّیْنِ ﴾سورة هود :٨٢،٧٨)، وقوله عز وجل:﴿رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَیْنِ لَکَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّکَ وَاَرِنَا مَنَاسِکَنَا وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ﴾سورة البقره : ١٢٨)

ترجمہ

حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام ایک جلیل القدر نبی تھے، اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنی دوستی کے لئے منتخب فرمالیا تھا، ان کو نبی اور نبیوں کا باپ بنایا، اور ایک روایت میں آیا ہے کہ ان کی اولاد اور اولاد کی اولاد میں چار ہزار نبی آئے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَ جَعَلْنَا ذُرِّیَّته هُمُ الْبَاقِیْنَ ﴾سورة الصافات :٧٧)

اور ہم نے اس کی اولاد باقی رکھی۔

یہاں تک کہ ہمارے پیارے محبوب سید عالم ﷺ اور حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام اور سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت سیدنا داؤد علیہ السلام اور حضرت سیدنا سلیمان علیہ السلام بھی انہیں کی اولاد میں سے ہیں، اور وہ بایں جلالت شان توبہ اظہار عجز اور اللہ تعالیٰ کے سامنے احتیاج اور بے نیاز نہ تھے، چنانچہ حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے اس طرح مناجات کی:

﴿الَّذِیْ خَلَقَنِیْ فَهُوَ یَهْدِیْنِ وَالَّذِیْ هُوَ یُطْعِمُنِیْ وَ یَسْقِیْنِ، وَ اِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ یَشْفِیْنِ ،وَالَّذِیْ یُمِیْتُنِیْ ثُمَّ یُحْیِیْنِ ،وَالَّذِیْٓ اَطْمَعُ اَنْ یَّغْفِرَ لِیْ خَطِیْٓـَٔتِیْ یَوْمَ الدِّیْنِ ﴾سورة هود :٨٢،٧٨)

وہ جس نے مجھے پیدا کیا تو وہ مجھے راہ دے گا اور وہ جو مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے، اور جب میں بیمار ہوں تو وہی مجھے شفا دیتا ہے، اور وہ مجھے وفات دے گا پھر مجھے زندہ کرے گا اور وہ جس کی مجھے آس لگی ہے کہ میری خطائیں قیامت کے دن بخشے گا۔

﴿رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَیْنِ لَکَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّکَ وَاَرِنَا مَنَاسِکَنَا وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ﴾سورة البقره : ١٢٨)

اے رب ہمارے اور کر ہمیں تیرے حضور گردن رکھنے والا اور ہماری اولاد میں سے ایک امت تیری فرمانبردار اور ہمیں ہماری

www.waseemziyai.com

عبادت کے قاعدے بتا اور ہم پر اپنی رحمت کے ساتھ رجوع فرما بیشک تو ہی ہے بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان۔

حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی توبہ

وموسى -عليه السلام -مع جلالة قدره واصطفاء الله له بالرسالة والكلام واصطناعه لنفسه، وإلقائه المحبة عليه، وتأييده له بالمعجزات الباهرات من اليد والعصا والآيات التسع والأشياء التي كانت له في التيه، من عمود النور بالليل والمن والسلوى وغير ذلك من الآيات التي لم تكن لأحد من الأنبياء قبله﴿قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِاَخِيْ وَاَدْخِلْنَا فِيْ رَحْمَتِكَ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ﴾ (الأعراف: ١٥١)

ترجمہ

حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام ایک جلیل القدر نبی تھے، وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہم کلامی سے سرفراز ہوئے، اور اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے لئے پسند فرمایا۔ اور اپنی محبت ان پر القاء فرمائی، یعنی آپ علیہ السلام کے دل میں اپنی محبت ڈال دی، ظاہری و باطنی معجزات سے آپ علیہ السلام کی تائید فرمائی، جیسے ید بیضاء (چمکتا ہوا ہاتھ) عصاء جو زمین پر ڈالنے سے اژدہا بن جاتا تھا، اور وہ نو نشانیاں جو صحراء تیہ میں عطا ہوئیں، جیسے رات میں نور کا ستون، اور من وسلویٰ کا نزول وغیرہ اور یہ وہ معجزات تھے جو اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام سے پہلے کسی نبی کو عطا نہیں ہوئے تھے مگر آپ علیہ السلام نے بھی اس طرح کی دعا کی تھی۔

﴿قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِاَخِيْ وَاَدْخِلْنَا فِيْ رَحْمَتِكَ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ﴾ (الأعراف: ١٥١)

عرض کی اے رب میرے مجھے اور میرے بھائی کو بخش دے اور ہمیں اپنی رحمت کے اندر لے لے اور تو سب مہر والوں سے بڑھ کر مہر والا۔

حضرت سیدنا داؤد علیہ السلام کی توبہ

وداود النبي -عليه السلام -مع جلالة قدره وإعطاء الله له ذلك الملك العظيم، كان حراسة ثلاثة وثلاثين ألف حارس، وكان إذا قرأ الزبور اصطفت الطير على رأسه، ووقف الماء عن جريانه وحدته، واصطفت الإنس والجن حوله، والسباع والهوام كذلك لا يؤذي بعضها بعضًا، وتسبح الجبال بتسبيحه، وألين له الحديد لرزقه إجلالًا لقدره وصيانة لأمره، بكى أربعين يومًا ساجدًا، حتى نبت العشب من دموعه، فرحمه الله تعالى وتاب عليه، حتى قال -عز وجل
:﴿فَغَفَرْنَا لَهٗ ذٰلِكَ وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَحُسْنَ مَاٰبٍ﴾سورة ص: ٢٥)

ترجمہ

حضرت سیدنا داؤد علیہ السلام ایک جلیل القدر نبی تھے، اللہ تعالیٰ نے ان کو عظیم ملک عطا فرمائے، تیس ہزار افراد ان کے دربان تھے، اور جب زبور کی تلاوت فرماتے تھے تو پرندے ان کے سر پر صف بستہ رک جاتے تھے اور پانی کی روانی بڑھ جاتی تھی، تمام جن وانس، درندے جانور ان کے گرد اس طرح صف باندھ کر کھڑے ہو جاتے تھے کہ ایک دوسرے کو بھی نقصان نہ پہنچاتے تھے، پہاڑ تسبیح کرنے لگتے، ان کی جلالت اور شان کے منصب کی حفاظت کی خاطر آپ علیہ السلام کی عزت افزائی کے لئے، اور روزی فراہم کرنے کے لئے لوہے کو نرم

www.waseemziyai.com

کر دیا گیا، ان تمام کمالات کے باوجود آپ علیہ السلام مسجدے میں چالیس دن تک روئے، یہاں تک کہ آپ علیہ السلام کے آنسوؤں کی نمی سے گھاس اگ آئی، اور اللہ تعالیٰ نے ان پر رحم فرمایا۔ اور ان کی توبہ قبول کرتے ہوئے ارشاد باری تعالیٰ ہوا۔

﴿فَغَفَرْنَا لَهُ ذٰلِكَ وَ اِنَّ لَهُ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَ حُسْنَ مَاٰبٍ﴾سورۃ ص: ۲۵)

تو ہم نے اسے معاف فرمایا اور بیشک اس کے لئے ہماری بارگاہ میں ضرور قرب اور اچھا ٹھکانا ہے۔

حضرت سیدنا سلیمان علیہ السلام کی توبہ

وسليمان بن داود عليهما السلام مع ملكه العظيم وريحه المسخرة له، غدوها شهر ورواحها شهر، والملك الذي لا ينبغي لأحد من بعده، لما عوقب على خطيئته من أجل التمثال الذي عبد في داره أربعين يومًا من غير علمه فسلب ملكه أربعين يومًا فهرب تائهًا على وجهه، وكان يسأل بكفيه فلا يطعم، فإذا قال أطعموني فإني سليمان بن داود شج رأسه وضرب وأهين وكذب، ولقد استطعم يومًا من بيت فطرد وبزقت امرأة في وجهه.

وروى أنه ذات يوم أخرجت عجوز جرة فيها بول وصبته على رأسه، فبقي في الذل على ذلك إلى أن أخرج الله له الخاتم من بطن حوت، فلبسه حتى انتهت الأربعون يومًا من أيام العقوبة، فجاء ت الطير حينئذ فعكفت عليه، وجاء ت الجن والشياطين والوحوش فاجتمعت حوله، فلما عرفه الذين أهانوه وضربوه اعتذروا إليه مما جرى منهم إليه من الإساء ة، فقال: لا ألومكم فيما صنعتم من قبل، ولا أحمدكم الآن فيما تصنعون، فإن هذا أمر من السماء ولابد منه، فتاب الله عليه، ورد إليه ملكه، وأحسن موئله ومرجعه-عليه السلام.-

ترجمہ

حضرت سیدنا سلیمان علیہ السلام عظیم تر بادشاہ ہوئے ہیں، ہوا بھی ان کی فرماں بردار تھی، ایک مہینہ کا راستہ دن کے نصف اول میں اور ایک ایک مہینہ کی راہ دن کے دوسرے نصف میں طے کرلیا کرتے تھے، ان کی ایسی حکومت حاصل تھی کہ ان کے بعد کسی کو حاصل نہیں ہوئی، اس کے باوجود جب ان سے لغزش کی بناء پر عتاب فرمایا گیا، آپ علیہ السلام حیران و پریشان ہوکر جدھر کو رخ ہوا ادھر چلے جاتے اور ہاتھ پھیلا پھیلا کر سوال کرتے تھے مگر کھانے کو کچھ نہیں ملتا تھا، جب وہ کہتے تھے کہ میں سلیمان بن داؤد علیہ السلام ہوں مجھے کچھ نہ کچھ دو تو ان کو تکلیف دی جاتی تھی، اور ان پر پتھر پھینکے جاتے تھے اور طرح طرح سے تکلیف دی جاتی تھی، یہاں تک چالیس دن ایسے ہی رہا بالآخر ایک دن تمام پرندے اور جن وغیرہ آپ علیہ السلام کے جمع ہوگئے اور جو لوگ آپ کو تکلیف دینے والے تھے انہوں نے آپ سے معذرت کی۔

اللہ تعالیٰ ان کی توبہ قبول فرمائی۔

یاد رہے یہ قصہ قرآن و حدیث میں کہیں بھی نہیں ہے بلکہ یہ اسرائیلیات میں سے لگتا ہے۔

www.waseemziyai.com

حضرت سیدنا الشیخ الامام الجیلانی کا درد بھرا خطاب

فإذا كان هؤلاء السادة الكبراء القادة ولاة الخلق والشرع وملوكها وخلفاء الله فى خلقه حالهم كذلك، فما حالك واغترارك يا مسكين، وأنت فى دار الغرور فى إقطاع الشياطين، محيط بك جنود الأعداء من الخلق والهوى والنفس والشهوات والإرادات والوساوس وتزيين الشيطان وتحسينه، واغتررت بالعبادات الطاهرة من :الصوم والصلاة والزكاة والحج، وكف الجوارح عن المعاصى الظاهرة، وباطنك عار عن العبادات الباطنة صفر عنها من :الورع الشافى والتأنى والتقوى والزهد والصبر والرضا والقناعة والتوكل والتفويض واليقين وسلامة الصدر وسخاوة النفس ورؤية المنة والنية والإحسان وحسن الظن وحسن الخلق وحسن المعاشرة وحسن المعرفة وحسن الطاعة والصدق والإخلاص وغير ذلك مما يطول شرحه.

بل أنت مشحون ممتلء بخلال قبيحة وأمهات الذنوب التى منها تتفرع كل محنة وداهية، وكل بلية مهلكة موبقة فى الدنيا والآخرة من :خوف الفقر والسخط لقدر الله -عز وجل-، والاعتراض عليه فى قضائه فى خلقه، والتهمة له فى ذلك، والشك فى وعده، والغل والحقد والحسد والغش، وطلب العلو والمنزلة، وحب الثناء والمحمدة، وحب الجاه فى الدنيا والرضا بها والطمأنينة إليها، والتكبر على عباد الله والتعظيم عليهم، والشمخ بالأنف كما قال تعالى :﴿وَ اِذَا قِيْلَ لَهُ اتَّقِ اللهَ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ فَحَسْبُه جَهَنَّمُ وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ﴾سورة البقره :٢٠٦)

، والغضب والحمية والأنفة، وحب الرياسة والعداوة والبغضاء والطمع والبخل والشح والرغبة والرهبة والفرح والأشر والبطر والتعظيم للأغنياء والاستهانة بالفقراء ، والفخر والخيلاء ، والتنافس فى الدنيا والمباهاة بها، والرياء والسمعة، والإعراض عن الحق استكبارًا، والخوض فيما لا يعنى، وكثرة الكلام من غير نفع، والتيه والصلف، واختبار أحوال الغير، وترك حالتك التى أنت عليها، وجعلت عبادتك فى حفظها، والتملك والاقتدار، والتهاون فى أمر الله، والتوقير للمخلوقين، والمداهنة لهم والعجب بالأعمال، وحب المدح بما لم تفعله، والاشتغال بعيوب الخلق والتعامى عن عيوبك، ونسيان نعمة الله وإضافتها إلى نفسك أو إلى الخلق الذين هم مسخرون وآلة لتلك النعمة، والوقوف مع الظاهر، والتقاعد عن النظر فى الأصول، وحفظ الحدود، ووضع الشىء فى محله، وإيثار الفرح، ونبض الحزن الذى يكون بعدمه خراب القلب، وخروج الخشية منه، وبعده إطفاء نور الحكمة، وبتزايده إيجاب قرب الرب والأنس به والاستماع إليه والفهم منه، والاستغناء به عن جميع البرية، والسعادة الأبدية، والنجاة السرمدية، والنعمة الكلية، ومشحون بالانتصار للنفس إذا نالها الذل الذى دواؤها فيه وسعادتها به، ودخولها فى زمرة أحباب الله تعالى وأصفيائه وخلصائه وشهدائه وعلمائه، والعارفين بمجارى أقداره وأبدال أنبيائه -عليهم السلام-، وبضعف الانتصار للحق جلت عظمته وأنصار دينه وأوليائه القائمين

www.waseemziyai.com

بحجته، الداعين الخلق إلى طاعته، المحذرين لنقمته وتارة بتذكرهم لأيامه، المرغبين في رحمته وجنته، واتخاذ إخوان العلانية مع عداوتك إياهم في السر، والإعراض عن موافقة الأخيار الأبرار المنكسري القلوب والأفئدة، الذين هم جلساء الرحمن جلت عظمته، المطمئنون إليه، الملازمون للشدة، المداومون على الخدمة، المتنعمون بالمنة، المتلبسون بالخلعة، الموسومون بخلصاء الرحمن رب العزة، الآمنون في الدنيا من دوران الدول والفتنة، وفي القبور من شر هول المطلع والضغطة، وفي القيامة من طول الحساب والوحشة، الخالدون في دار البقاء في النعمة والسرور والبهجة والفرحة، المخصوصون فيها بكل ظريف ولطيف في ساعة ولحظة وطرفة.

واغتررت أيضًا بما خولت من الدنيا، وما أطلقت فيها من القضاء، وأرحت من العناء، فأمنت من سلب العطاء والفضل والنعم الذي كان لغيرك، ثم انتقل منه إليك ممن تقدم ومضى، من فرعون وهامان وقارون وشداد وعاد وقيصر وكسرى، من الملوك الخالية والأمم الفانية الذاهبة، الذين تلاعبت بهم الدنيا وغرتهم الأماني، حتى جاء أمر الله وغرهم بالله الغرور، وحيل بينهم وبين ما يشتهون، وجمعوا وفرقوا وقطع بينهم وبين ما خولوا وأزيلوا عن الفرش التي مهدوها لأنفسهم، وأهبطوا عن المنازل التي شيدوها، وأزيلوا عن العز الذي كانوا به ظفروا، وعن الملك الذي ادعوا وخيلوا، فطولبوا بالودائع التي استودعوها، وبالعواري التي استؤمنوها، فجاء هم من الله ما لم

يكونوا احتسبوا، وأوقفوا على مساوء ما علموا، ونوقشوا على دقائق ما اقترفوا، وحبسوا في أضيق الحبوس التي في الدنيا لغيرهم حبسوا، وشددوا بأشد الذي شددوا، وعوقبوا بأبلغ ما عاقبوا، وبالنار أحرقوا، وبأيديهم وأرجلهم فيها بالأغلال غلوا، ومن زقوم وضريع طعموا، ومن حميم سقوا، ومن طينة الخبال ثنوا.

أما كانت لك بهؤلاء الماضين عبرة، وبالمأسورين عن أهاليهم عظة عن ادعاء ملك ما خلقوا، وسكنى ما بنوا وعنه أجلوا، إذ كانوا في بنائهم ذلك جاروا أو ظلموا، فكم من عرض وظهر وخد ورأس حينئذ نالوا وضربوا، وكم من عين مسكين بائس فقير ذليل أبكوا وأدمعوا، وكم من غني ذي حسب أذلوا وأفقروا، وكم من بدعة وسنة سيئة ورسم شرعوا ورسموا، وكم من قلب حكيم لبيب عليهم كسروا وأغضبوا، وكم من دعاء ونحيب وصوت حزين في جنح الليل من أرباب القلوب لظلمهم إلى الرحمن رفعوا، شكاية منهم إليه في كشف ما بهم، إذ هم على الخبير سقطوا، فانتدبت لذلك الملائكة الكرام وإليه بادروا، وإلى الملك العظيم المنصف غير الجائر وصلوا وانتهوا، فنظر العزيز الحكيم العليم بما في صدورهم، والخبير بما يخفون وما يعلنون فيما شكوا ومنه ضجوا فأجابهم العزيز الجليل لأنصرنكم ولو بعد حين. فجعلهم حصيدًا ﴿فَهَلْ تَرٰى لَهُمْ مِّنْ بَاقِيَةٍ﴾ سورة الحاقه:٨)

فقوم بالغرق، وقوم بالخسف، وقوم بالحصب، وقوم بالقتل، وقوم بالمسخ في الصور، وقوم بالمسخ

www.waseemziyai.com

بالمعانی بأن جعل قلوبهم قاسية كالحجارة الصماء، فطبع عليها بطابع الكفر، وختمها بخاتم الشرك والرين والغطاء والظلمة، فلم يلج فيها الإسلام ولا الإيمان، ثم أخذهم أخذة رابية، وبطش بهم بطشة الجبار، ﴿إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِنَا سَوْفَ نُصْلِيهِمْ نَارًا كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُودُهُم بَدَّلْنَاهُمْ جُلُودًا غَيْرَهَا لِيَذُوقُوا الْعَذَابَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَزِيزًا حَكِيمًا﴾سورة انساء : ٥٦)فهم أبدًا في نكال وجحيم وطعام ذي غصة وعذاب أليم

﴿خَالِدِينَ فِيهَا مَا دَامَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ إِلَّا مَا شَاءَ رَبُّكَ إِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيدُ﴾سورة هود :١٠٧)

لا يموتون فيها ومنها لا يخرجون، لا غاية لويلهم ولا منتهى لثبر هم، ولهم فيها معيشة ضنك، لا يتخلص إليهم روح ولا يخرج منهم نفس ولا روح، انقطعت آمالهم وأصواتهم، وتشتت قلوبهم في حلوقهم، وخرست ألسنتهم، وقيل لهم :﴿قَالَ اخْسَئُوا فِيهَا وَلَا تُكَلِّمُونِ﴾سورة المومنون :١٠٨)

فاحذر يا مسكين أن تفعل بأفعالهم، أو تستن بسنتهم، فتقفو آثارهم، فتموت من غير توبة، وتؤخذ على غفلة وغرة، من غير أن تمهد لنفسك عذرًا، وتعد لك جوابًا ومخلصًا، وتقدم بها زادًا ومجازًا، فيحل بك من العذاب والنكال ما حل بهم.

ترجمہ

جب ایسے بڑے بڑے سرداروں، پیشواؤں، اور صاحبان و والیان شرع اور اللہ تعالی کے خلفاء اور نبیوں کا یہ حال ہے بے چارے تیری کیا ہستی! اور اے مسکین! تیرا کا اترانا؟ تو دھوکے کے گھر میں شیطان کے پاس ہے، تجھے تو دشمنوں کا لشکر گھیرے ہوئے ہے، کہیں ہوائے نفس ہے تو کہیں شہوت، کہیں تمنائے ہیں اور تو کہیں وسوسے، کہیں شیطان کی ملمع کاری ہے لیکن تو ظاہری عبادت روزہ، نماز، حج وزکوۃ پر مغرور اور اپنے اعضاء کو ظاہری ڈر سے گناہ سے باز رکھنے پر نازاں ہے حالانکہ تیرا باطن روحانی عبادت سے خالی ہے، اور وہ کامل پرہیزگاری، تقوی، زہد، شکر وصبر ورضا، بقضاء قناعت، توکل وتسلیم، تفویض، یقین، ماسوائے اللہ تعالی سے دل کا بچاؤ، نفس کی سخاوت، احسان شناسی، حسن نیت، حسن سلوک، حسن ظن، حسن اخلاق، حسن صحبت، حسن معرفت، حسن طاعت، صدق واخلاص اور دوسرے محاسن وفضائل اخلاق سے خالی ہیں، اس کے بجائے تیرا باطن بری خصلتوں سے بھر پور ایسے گناہوں میں جکڑا ہوا ہے، کہ جس سے ہر قسم کی تکلیف مصائب، اور دنیا وآخرت میں ہلاک کرنے والی بلائیں پھوٹتی ہیں، یعنی تجھے مفلسی اور محتاجی کا ڈر ہے، اللہ تعالی کی تقدیر سے بیزاری اور ناراضگی قضاء قدر پر اعتراض اور اس سلسلے میں تو اللہ تعالی کی ذات پر بہتان باندھتا ہے، تجھے اس کے وعدوں پر شک ہے، تیرا دل کھوٹ کینہ اور حسد، دھوکہ فریب، جاہ طلبی، خودستائی، دنیا میں منزلت کی آرزو، اور اس پر خوشنودی اور اطمنان قلب، اللہ تعالی کے بندوں پر تکبر کرتا ہے، اور اتراتا ہے، جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان عالی شان ہے

﴿وَإِذَا قِيلَ لَهُ اتَّقِ اللَّهَ أَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْإِثْمِ فَحَسْبُهُ جَهَنَّمُ وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ﴾سورة البقره :٢٠٦)

اور جب اس سے کہا جائے کہ اللہ سے ڈر تو اسے اور ضد چڑھے گناہ کی ایسے کو دوزخ کافی ہے اور وہ ضرور بہت برا بچھونا ہے۔

www.waseemziyai.com

حد سے زیادہ غیظ وغضب، اور عصبیت، عار سرداری کی محبت، اور باہمی عناد، عداوت طمع، بخل، خوف، اترانا، شیخی بگھارنا، دولت مندوں کی تعظیم، مفلسوں کی تحقیر، دنیا پر فخر اور حرص، مباہات، ریا، شیخی کے باعث اپنی ملکیت جتانا، حالانکہ خود خبردی اور اپنی حالت کی نگہ داشت بھی ایک گونا عبادت ہے، اللہ تعالی کے حکموں میں اپنی قوت، اور اپنے زور پر غور کرنا، خلق خدا کی حد سے زیادہ دینی معاملات میں تعظیم کرنا، اور ان کی خاطر سے حق کو چھپانا، اور اپنے اعمال پر مغرور ہونا، جھوٹی تعریف سے خوش ہونا، اور دوسروں کی عیب جوئی کرنا، اور اپنے عیبوں سے چشم پوشی کرنا، اللہ تعالی کی نعمتوں کو فراموش کر دینا، ہر نعمت کی اپنی ذات یا کسی دوسری مخلوق سے نسبت کرنا، حالانکہ تمام مخلوق اللہ تعالی کے احکامات کے تابع ہے اور اسی کی آلہ کار ہے، ظاہر پرستی کرنا، اصول ومقررہ حدود کا خیال نہ کرنا، بے جا کام کرنا، خوشی کو پسند اور غم سے نفرت کرنا، حالانکہ غم اور ملال کے بغیر دل ویران ہے، جو دل اس سے عاری ہیں ان میں حکمت کا فروغ اور نور الہی بجھ جاتا ہے، حالا نکہ حکمت الہی کے نور کی فراوانی سے حق تعالی کی قربت حاصل ہوتی ہے، اللہ تعالی سے دل کا لگاؤ پیدا ہو جاتا ہے۔توجہ کے ساتھ بگوش وہوش اس کا کلام سنتے ہی اس کے احکام کا فہم پیدا ہو جاتا ہے، تمام مخلوق اس سے بے نیاز پیدا ہو جاتی ہے، سعادت دوام، لازوال نجات، اور کامل نعمت میسر آتی ہے، یہی حزن وملال نفس کی فریب کاریوں سے بچانے میں معاون ومددگار ہوتا ہے، کیونکہ جب نفس کو ذلت کا سامنا کرنا پڑتا ہے تو بندہ صبر وشکر کرتا ہے، تو اس کو نیک بختی حاصل ہوتی ہے۔

اللہ تعالی کے دوستوں، اس کے اصفیاء اور محبین اور شہداء کرام اور صالحین علماء کرام، عارفین، انبیاء کرام علیہم السلام کے زمرہ میں اس کو محسوب کیا جاتا ہے، مگر تیرا حال یہ ہے کہ تیرا باطن دین سے تعاون میں سستی کرتا ہے، اور حامیان دین متین اور اولیاء کاملین کو جن کی دعوت خلق. کے لئے حجت ہے، ان کا اللہ تعالی کی اطاعت کی طرف بلانا، اور اللہ تعالی کے عذاب عتاب سے ڈرانا اور اس کی رحمت اور جنت کے وعدے کو یاد دلانا، ان کا کام ہے، ظاہر میں اپنے بھائی قرار دیتا ہے، بھائی کی طرح ان کی محبت کا دعوے دار ہے، مگر باطن میں ان سے مخالفت کرتا ہے، اور نیک اور مقدس لوگوں کی موافقت سے گریز کرتا ہے، حالانکہ ان کے دل اللہ تعالی کی محبت سے چور چور ہیں، وہ اللہ تعالی کے دوست ہیں، اور سارے جہان سے منہ موڑ کر صرف اللہ تعالی کی ذات پر توکل کیے بیٹھے ہیں، شدت کے ساتھ مصائب کو برداشت کرتے ہیں، اطاعت الہی سے کبھی غافل نہیں ہوتے، وہ اللہ تعالی کے احسان کے مرہون اور اس کی دوستی کا خلعت پہنے ہوئے ہیں، ان کا نام اللہ تعالی کے مخلصین میں تحریر ہے۔

دنیا میں امراء دروازوں کا طواف کرنے، دنیاوی فتنوں اور قبروں میں برزخ خوف اور اس کے فشار سے مامون ومصون ہیں، قیامت کے دن ان کو حساب دینے کی وحشت اور ڈر نہیں ہے، وہ جنت میں نعمت وسرور اور تازگی وفرحت کے ساتھ ہمیشہ رہنے والے ہیں۔

تجھ کو دنیا میں جو مال دولت دیا گیا، مصیبتوں سے آزادی دی گئی تکلیف کے بدلے تجھے راحت سے نوازا گیا، جس پر تو فریب خوردہ اور مغرور ہو گیا اور اللہ تعالی کی اس بخشش فضل وکرم کے چھن جانے کا خوف تیرے دل سے جاتا رہا، پھر تجھ سے پہلے دوسروں کو عطا کی گئی تھی اور ان سے منتقل ہو کر تیرے پاس آئی تھی، یہ مال ومنال فرعون، ہامان، قارون اور شداد، عاد قیصر وکسری اور دوسرے بادشاہان ماضی اور اقوام کو حاصل تھا، جو صفحہ ہستی سے مٹ گئیں، یہ دنیا ان کے لئے بازیچہ اطفال بن گئی تھی، امیدوں اور آرزؤں کے فریب میں مبتلاء کر رکھا تھا، اور شیطان نے اللہ تعالی سے ان کو برگشتہ کر رکھا تھا، یہاں تک کہ اللہ تعالی کا حکم آ گیا اور ان کا وہ مال ومنال جس سے

www.waseemziyai.com

ان کی دل چسپیاں وابستہ تھیں ان سے واپس لے لیا گیا، نرم بستروں سے ان کو اٹھا دیا گیا، بلند ایوانوں اور کوشکوں سے ان کو نکالا گیا اور وہ عزت جو ان کو حاصل تھی چھین لی گئی، وہ ملک جس پر ان کو ناز تھا ان کی ملکیت تھا وہ ان سے لے لیا گیا، اور وہ امانتیں، مال و منال دنیا جو عارضی طور پر ان کے پاس رکھی گئی تھیں جس پر ان سے واپس لے لی گئیں، اللہ تعالیٰ کی طرف سے انہیں وہ حکم پہنچا جس کا ان کو گمان تک نہ تھا، یعنی موت کا حکم آ گیا، پھر ان کی بداعمالیاں ان کے سامنے لائی گئیں اور معمولی سے معمولی اعمال کا سختی کے ساتھ محاسبہ کیا گیا، جن تنگ قید خانوں میں وہ دنیا کے اندر دوسروں کو بند کیا کرتے تھے، ان سے بھی زیادہ تنگ و تاریک قید خانوں میں ان کو بند کیا گیا، اور جو سختی دوسروں پر کیا کرتے تھے اس سے کہیں زیادہ تشدد سے ان کو دوچار ہونا پڑا اور جو عذاب وہ دوسروں کو دیتے تھے اس سے بھی زیادہ سخت ان کو دیا گیا، ان کے ہاتھ پیروں کو زنجیروں کے ساتھ جکڑ کر دوزخ میں جلایا گیا، زقوم اور تھوہڑ ان کو کھانے کے لئے دیا گیا، اور پھر کچ لہو اور پیپ پلایا گیا، کیا ان کو عہد ماضی کے ان افراد کے احوال سے تجھے کچھ بھی عبرت حاصل نہیں ہوئی؟

کیا ان لوگوں کے انجام سے یہ نصیحت حاصل نہیں ہوئی؟ جنہیں ان کے گھر والوں سے الگ کر کے قید کر دیا گیا اور تو ان کے ترکہ کا مالک بن بیٹھا ہے اور ان کے بنائے ہوئے مکانوں میں آج آباد ہے، حالانکہ ان کے بانیوں کو ان سے نکال دیا گیا، کیونکہ ان کی تعمیر میں انہوں نے ظلم و ستم کو اپنا شعار بنایا تھا، بہت سے لوگوں کی ان محلات میں توقیر کی گئی تھی، اور بہت سے لوگوں کی تذلیل کی گئی تھی، ان کے رخساروں، پیٹوں اور سروں پر ماری گئی تھی، بہت سی غریب مصیبت زدہ اور بدحال آنکھوں کو رولایا تھا، اور بہت سے شریف متمول افراد کو ان کا سب کچھ چھین کر محتاج بنایا تھا، بہت سی نئی رسمیں جاری کی تھیں اور مذموم طریقے رائج کیے تھے، دانشمندوں اور داناؤں کو پست حوصلہ بنایا، اور ان کے دل توڑے اور اپنے سے ناراض کیا، بہت سے اہل حضرات نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آدھی آدھی رات کو ان کے مظالم کی شکایتیں پیش کیں، آہ وزاری اور فریاد کی تاکہ اللہ تعالیٰ ان حضرات کی مصیبتوں کو دور کر دے، چونکہ اہل دل نے اپنی فریاد سب سے باخبر ہستی اللہ تعالیٰ سے کی تھی، اس لئے معزز فرشتوں نے ان کو ہاتھوں ہاتھ لیا، اور اس عظیم المرتبت شہنشاہ اور سب سے بڑے منصف کے سامنے پیش کر دیا جو ظلم نہیں کرتا، دلوں کی باتیں جاننے والے اور پوشیدہ اور ظاہر سے آگاہ عزیز و حکیم ذات نے ان نیک بندوں کی شکایت اور فریاد پر توجہ فرمائی اور غالب و برتر اس رب العزت نے ان کی دعا کو قبول فرمایا، اور جواب میں فرمایا: میں ضرور ضرور تمھاری مدد کروں گا اگر چہ وہ مدد کچھ دیر بعد ہو، چنانچہ ان ظالموں کو ان کے ظلم کے بدلے میں ایسی کٹی ہوئی کھیتی کر دیا جس کا اب کہیں بھی نشان نہیں ہے۔

☆...... کسی قوم کو پانی میں غرق کر کے ہلاک کر دیا۔☆...... کسی کو زمین میں دھنسا کر فنا کے گھاٹ اتار دیا☆...... کسی پر پتھر برسا کر نیست و نابود کر دیا۔☆...... کسی قوم کو قتل کروا دیا گیا۔☆...... کسی قوم کی شکلیں بگاڑ کر برباد کر دیا گیا۔☆کسی قوم کے دل پتھر کی طرح سخت کر کے ان پر کفر و شرک کی مہر لگا دی۔

چنانچہ ان کے دلوں میں نہ ایمان داخل ہوا اور نہ ہی اسلام، اس کے بعد انہیں سخت پوچھ گوچھ نے پکڑ لیا اور سزا دینے والوں نے سخت گرفت میں لے کر ہلاک کر دینے والی ایسی جگہ پر ان کو ڈال دیا جہاں ان کی کھالیں جھلس جاتی ہیں اور پھر اس کی جگہ دوسری کھال بدل دی جاتی ہے،

﴿اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِاٰیٰتِنَا سَوْفَ نُصْلِیْهِمْ نَارًا كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَیْرَهَا لِیَذُوْقُوا الْعَذَابَ

www.waseemziyai.com

اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَزِیْزًا حَکِیْمًا ﴾سورۃ انساء : ٥٦)

جنہوں نے ہماری آیتوں کا انکار کیا عنقریب ہم ان کو آگ میں داخل کریں گے جب کبھی ان کی کھالیں پک جائیں گی ہم ان کے سوا اور کھالیں انہیں بدل دیں گے کہ عذاب کا مزہ لیں بے شک اللہ غالب حکمت والا ہے۔

اس طرح وہ ہمیشہ عذاب میں دہکتی آگ اور مصیبت میں مبتلاء رہیں گے، کھانے کو وہ کچھ ملے گا جو ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا وہ ہمیشہ ہمیشہ اسی حالت میں رہیں گے جب تک یہ زمین و آسمان موجود ہے، نہ ان کو موت آئے گی اور نہ ہی وہاں سے ان کی جان چھوٹے گی، ان کے عذاب کی نہ کوئی انتہاء ہے اور نہ ہی ان کی ہلاکت کی کوئی حد ہے، دوزخ میں بھی ان کے لئے رسوائی کی زندگی ہے، نہ انہیں وہاں کوئی خوشی میسر آئے گی اور نہ ہی ان کی جان کی خلاصی ہوگی، ان کی ساری امیدیں ٹوٹ جائیں گی اور ان کا رونا دھونا سب بے کار ہوگا اور ان کے دل گلے میں پھنسے ہوں گے، ان کی زبانوں میں بولنے کی سکت نہ ہوگی، ان سے کہا جائے گا: دور ہو جاؤ بات نہ کرو۔

اے مسکین اس عذاب سے ڈر، اگر تو ان کے جیسے اعمال کر رہا ہے تو اور تو ان کی راہ پر چل رہا ہے، ان کی پیروی کرتا ہے، کہیں ایسا ہی نہ ہو کہ تم کو توبہ کرنے سے پہلے موت آجائے اور غفلت کے فریب میں مبتلاء رہ کر تیری ایسی حالت میں پکڑ ہو کہ تو نہ تو اپنے نفس کے لئے کوئی معذرت کر سکے اور نہ ہی کوئی جواب پیش کر سکے، جس سے چھٹکارے کی کوئی صورت پیدا ہو، لھذا نجات کے لئے کوئی تدبیر کر اور اگلی منزل کے لئے کوئی سامان سفر تیار کر، ورنہ وہی عذاب و سختی تیرے لئے بھی ہوگی جو ان کے لئے ہے۔

اور توبہ کی شرطیں اور اس کی نوعیت

في شروط التوبة و كيفيتها .أما شروطها :ثلاثة:

أولها :الندم على ما عمل من المخالفات، وهو قول النبي -صلى الله عليه وسلم :-الندم توبة.

وعلامة صحة الندم :رقة القلب، وغزارة الدمع، ولهذا روى عن النبي -صلى الله عليه وسلم -أنه قال: جالسوا التوابين، فإنهم أرق أفئدة.

والثاني :ترك الزلات في جميع الحالات والساعات.

والثالث :العزم على ألا يعود إلى مثل ما اقترف من المعاصي والخطيئات.

ترجمہ

توبہ کی مندرجہ ذیل تین شرطیں ہیں۔

☆ ... پہلی شرط: احکام الٰہی کے خلاف اعمال یعنی گناہوں پر شرمندگی یا پشیمانی۔ رسول اللہ تعالی کا فرمان عالی شان ہے (الندم توبۃ۔) ندامت اور پشیمانی ہی توبہ ہے، صحیح ندامت اور پشیمانی کی پہچان یہ ہے کہ دل میں رقت پیدا ہو، اور کثرت سے آنسو بہائے جائیں، اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: توبہ کرنے والوں کی مجلس میں بیٹھو کیونکہ وہ لوگ نرم دل ہیں۔

☆ ... دوسری شرط یہ ہے کہ ہر حال میں ہر گھڑی میں گناہوں سے باز رہا جائے۔

☆ ... تیسری شرط یہ ہے کہ معاصی اور خطاؤں دوبارہ ارتکاب نہ کرے۔

www.waseemziyai.com

توبۃ النصوح کا معنی

وهو معنى قول أبى بكر الواسطى حين سئل عن التوبة النصوح فقال :ألا يبقى على صاحبها أثر من المعصية سرًا ولا جهرًا.

من كانت توبته نصوحًا فلا يبالى كيف أمسى وأصبح، فالندم يورث عزمًا وقصدًا، فالعزم ألا يعود إلى مثل ما اقترف من المعاصى لعلمه المستفاد بالندم أن المعاصى حائلة بينه وبين معبوده وبين محاب الدنيا والآخرة ألسليمة من التبعات.

ترجمہ

حضرت سیدنا ابوبکر واسطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے جب توبۃ النصوح کے معنی دریافت کیے گئے تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: گناہگار اور گناہ کا کوئی بیرونی اور اندرونی اثر باقی نہ رہے، جس کی توبہ خالص ہوتی ہے وہ پرواہ نہیں کرتا کہ کس طرح شام ہوتی ہے اور کس طرح صبح ہوتی ہے۔

توبۃ النصوح پشیمانی (گناہ نہ کرنے کا) پختہ ارادہ پیدا کردیتی ہے، پختہ ارادہ اور عزم اس بات کا ہوتا ہے کہ جو گناہ پہلے کئے ہوتے ہیں ان میں دوبارہ مبتلاء نہ ہو، کیونکہ پشیمانی اور ندامت سے اسے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے اور اس کے رب تعالیٰ کے درمیان گناہ حائل ہوجاتے ہیں اور یہ گناہ اسے اس عافت سے روکے رکھتے ہیں، جو دنیا کی محبت اور برے انجام سے محفوظ ہے۔

گناہ سے رزق میں تنگی پیدا ہوتی ہے

كما ورد فى الخبر إن العبد يحرم الرزق الكثير بذنب يصيبه.وفى الخبر الآخر إن الزنا يورث الفقر.

وعن بعض العارفين قال :إذا رأيت التغير والتضييق فى المعيشة والتعسر فى الرزق وتشعب الحال، فاعلم أنك تارك لأمر مولاك تابع لهواك، وإذا رأيت الأيدى تسلطت عليك والألسن وتناولتك الظلمة فى النفس والأهل والمال والولد، فاعلم أنك مرتكب للمناهى ومانع للحقوق ومتجاوز للحدود، وممزق للرسوم.

وإذا رأيت الهموم والغموم والكروب فى القلب قد تراكمت، فاعلم أنك معترض على الرب فيما قدر عليك وقضى لك متهم له فى وعده، ومشرك به خلقه فى أمره، غير واثق به ولا أنت راض بتدبيره فيك وفى خلقه، فإذا علم التائب هذا بالنظر فى حاله والتفكر فيها ندم على ذلك.

ترجمہ

رسول اللہ ﷺ کا فرمان عالی شان ہے کہ گناہ کرنے سے بندہ رزق کثیر سے محروم ہوجاتا ہے چنانچہ زنا افلاس اور غربت کا موجب اور سبب بنتا ہے، بعض عارفین کا قول ہے کہ

☆......جب تم کسی میں کوئی تغیر اور رزق میں تنگی اور پریشانی اور معاشی بدحالی دیکھو تو جان لو کہ وہ اپنے رب تعالیٰ کے حکم کو بجالانے والا نہیں ہے بلکہ وہ ہوائے نفس کا تابع ہے۔

www.waseemziyai.com

☆...... جب تم دیکھو کہ لوگوں کی دراز دستی، زبان درازی تم پر غالب ہے اور ظالموں کا پنجہ تمھاری جان و مال اور اولاد پر مسلط ہے تو سمجھ لو کہ تم ممنوعات اور حقوق العباد میں کوتاہی کرنے والے اور اللہ تعالی کی حدود میں تجاوز کرنے والے اور طریقت کے آداب کو برباد کرنے والے بن گئے ہو۔

☆...... جب تم دیکھو کہ اندوہ وغم اور حزن وملال کے بادل تمھارے دلوں پر منڈلا رہے ہیں تو جان لو کہ تمھارے رب تعالی نے جو تمھارے لئے قضاء وقدر مقرر فرمادی تھی تم اس سے اعراض کر رہے ہو اور اللہ تعالی کے وعدے جھٹلا رہے ہو، تم کو اس پر اعتماد نہیں ہے، جو تدبیر اللہ تعالی نے تمھارے لئے اور اپنی مخلوق کے لئے کی ہے تم اس سے راضی نہیں ہو کہ توبہ کرنے والا جب اپنے حال پر غور وفکر کر کے جان لیتا ہے تو وہ اس پر پشیمان ہوتا ہے۔

ندامت اور شرمندگی کے معنی

ومعنى الندم :توجع القلب عند علمه بفوات محبوبه، فتطول حراته وأحزانه وبكاؤه ونحيبه وانسكاب عبراته، فيعزم على ألا يعود إلى مثل ذلك لما تحقق عنده من العلم بشؤم ذلك، وأنه أضر من السم القاتل والسبع الضارى والنار المحرقة والسيف القاطع "وإن المؤمن لا يلسع من جحر مرتين. فيهرب ضرورة من المعاصى كما يهرب من هذه المضار والمهالك، ففى المعاصى هلاك كلى، وفى الطاعات بقاء كلى، والسلامة الأبدية سعادة دنيوية وأخروية.

ترجمہ

ندامت کے معنی یہ ہیں کہ محبوب کے جدا ہونے سے اس کے دل کو دکھ پہنچتا ہے، دل سے ہوک اٹھتی ہے، اور وہ غم زدہ رہ جاتا ہے، اسی بناء پر اس کا حزن وملال بڑھتا ہے اور اس کی حسرت میں اضافہ ہوتا ہے، وہ بکثرت گریہ وزاری کرتا ہے، اس کے ساتھ وہ وارادہ کر لیتا ہے کہ وہ پھر ایسی حرکت یعنی گناہ نہیں کرے گا۔

گناہ زہر سے زیادہ ہلاکت پہنچانے والا ہے اور وہ حملہ درندے اور جلا دینے والی آگ اور ٹکڑے ٹکڑے کر دینے والی تلوار سے زیادہ نقصان پہنچانے والا ہے۔ مومن کی یہ شان نہیں کہ وہ ایک سوراخ سے دوبارہ ڈسا جائے، لھذا وہ گناہوں سے ضرور بھاگتا ہے اور اس طرح بھاگتا ہے جس طرح مہلک اور مضرر ساں چیزوں سے لوگ بھاگتے ہیں۔ لھذا یہ بات گرہ میں باندھ لینی چاہئے کہ گناہوں کے ارتکاب میں پوری پوری ہلاکت ہے اور اللہ تعالی کی اطاعت میں کلی طور پر ابدی سلامتی کی لذت، جبکہ گناہ ملال وحزن پیدا کرتے ہیں اور بعد میں زحمت و بیماری گناہوں سے عمر کم ہوتی ہے اور لوگوں کو آگ کا ایندھن بننا پڑتا ہے۔

صحت توبہ کی شرط

فيا ليت المعاصى لم تخلق ولم تكن، قرب شهوة ساعة أورثت حزنًا طويلًا وأعقبت داء دويًا وأهدمت عمرًا طويلًا وأوقعت فى النار جبلًا كبيرًا.

وأما المقصد الثانى الذى ينبعث منه، وهو إرادة التدارك، فله تعلق بالحال، وهو موجب ترك كل محظور وهو ملابس له ومداوم عليه، وأداء كل فرض هو متوجه عليه فى الحال، وله تعلق بالماضى وهو

www.waseemziyai.com

تدارک ما فرط بالمستقبل، وهو المداومة على الطاعة وترك المعصية إلى الموت.

فأما شرط صحته فيما يتعلق بالماضي وهو أن يرد فكره إلى أول يوم بلغ فيه السن والاحتلام، فيفتش عما مضى من عمره سنة سنة وشهرًا شهرًا ويومًا يومًا وساعة ساعة ونفسًا نفسًا، فينظر إلى الطاعات ما الذى قصر فيها، وإلى المعاصي ما الذى قارف منها.

ترجمہ

توبہ کا ثمر یہ ہے کہ اسے جذبہ تدارک پیدا ہوتا ہے، صحت توبہ کا تعلق حال اور ماضی دونوں کے ساتھ ہے، حال سے تعلق کا تقاضہ یہ ہے کہ جن ممنوعات اور معاصی کا مرتکب ہو رہا ہے اور جنہیں کرتا چلا آ رہا ہے ان کو ترک کر دے، اور جس فرض کو ادا کرنے کی طرف متوجہ ہے اس کو فوراً ادا کرے۔

ماضی کے ساتھ تعلق یہ ہے کہ زمانہ ماضی میں جس فرض کو ادا کرنے میں جو کوتاہی ہوگئی ہے اس کو اب پورا کرے اور ترک معاصی اور اطاعت پر مرتے دم تک قائم رہے۔

صحت توبہ کا ماضی کے ساتھ تعلق ہونے کی ایک شرط یہ بھی ہے کہ اپنے خیال کو اس دن کی طرف موڑ دے جس دن بالغ ہوا تھا، اور اس دن تک غور کرے جس دن سے اس نے توبہ کی ہے، اور پھر حساب لگائے کہ اس عمر کے کتنے سال، کتنے دن، اور کتنے مہینے اور کتنے سانس گزارے ہیں اور غور کرے کہ اس عرصہ میں اس سے کتنی کوتاہیاں ہوئی ہیں، اور کس قدر معاصی کا ارتکاب ہوا ہے۔

دوسری فصل

اس فصل میں عبادات کی قضاء اور جرم و جنایت کے کفارے کے متعلق کلام ہوگا

تارک نماز توبہ کرنے کے بعد کیسے نمازیں پڑھے؟

أما الطاعات فإن كان ترك صلاة فلم يصلها البتة أو صلاها بغير شرائطها وغير أركانها، مثل أن صلاها من غير وضوء، أو من غير وضوء مختل من شرط كالنية، أو بعض واجباته كالمضمضة والاستنشاق وغسل الوجه وغير ذلك من الأعضاء، أو صلى في ثوب نجس أو حرير أو غصب أو على أرض مغصوبة فإنه يقضيها جميعًا من حين بلوغه إلى حين توبته، فيشتغل بقضاء الفرائض أولًا، ولا يزال يصليها إلى أن يضيق وقت صلاة الحاضرة ثم يصلي الحاضرة أداء، ثم يشتغل بقضاء الفوائت هكذا إلى أن يأتي على آخرها.

فإذا حضرت الجماعة صلاها مع الجماعة، وينويها قضاء، ثم يصلي على عادته حتى إذا تضايق وقت التي صلاها مع الإمام صلاها وحده أداء، كل ذلك إنما يفعله احتياطًا

لتحصيل الترتيب في القضاء إذ هو واجب عندنا، فإن نوى مع الإمام أداء جماعة سومح ورخص له في ذلك، ولا يعيدها مرة أخرى والصحيح هو الأول.

www.waseemziyai.com

ترجمہ

اور طاعات اور عبادات میں، اس طرح غور کرے کہ اس نے کتنی نمازیں اس کی شرائط اور ارکان کے بغیر ادا کی ہیں، اور کتنی نمازیں سرے سے پڑھی ہی نہیں ہیں، اور کتنی نمازیں بغیر وضو کے ادا کی ہیں اور کتنی نمازیں ناکارہ وضو کے ساتھ ادا کی ہیں، مثلاً وضو میں نیت نہیں کی تھی یا یہ کہ وضو کے واجبات کو ترک کیا تھا، کلی نہیں کی، ناک میں پانی نہیں چڑھایا، پیر نہیں دھوئے اور ٹال دیئے، ناپاک کپڑوں یا ریشمی لباس یا غصب کئے کپڑوں اور مغصوبہ زمین پر نماز ادا کی۔

اب ایسا شخص جو سن بلوغت کے دن سے اپنی توبہ کے دن تک تمام فرائض کی قضا کرے، سب سے پہلے ان تمام فرائض کو ادا کرنے میں مصروف ہو جو اس سے قضا ہوئے ہیں، اور اس وقت تک قضا ادا کرتا رہے، جب تک موجودہ وقت کی نماز کا وقت نہ آ جائے، موجودہ نماز کا وقت آ جانے پر اسے ادا کرے، پھر قضا ادا کرنا شروع کر دے، یہاں تک کہ تمام نمازیں ادا ہو جائیں، جب جماعت ہونے لگے تو اس کے ساتھ بھی قضاء کی نیت سے شامل ہو جائے، جماعت کے بعد پھر حسب معمول تنہاء لوٹا تا رہے، یہاں تک کہ جب اس وقت کی نماز کا وقت تنگ ہونے لگے تو موجودہ وقت کی نماز ادا کرنے کی نیت سے تنہاء ادا کر لے۔ اور امام کے ساتھ پڑھی جانے والی نماز کو فوت شدہ نماز کی قضا قرار دے لے، قضاء میں یہ تمام احتیاط اس لئے کرے کہ اسے ترتیب حاصل ہو جائے، اس لئے کہ ہمارے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے نزدیک قضا واجب ہے، اگرچہ وقتی نماز جماعت سے امام کے ساتھ ادا کی نیت سے پڑھ لی ہے تو اس کی ادا ہے، موجودہ وقت کی نماز تنہا لوٹانے کی ضرورت نہیں ہے، مگر زیادہ صحیح پہلی صورت ہی ہے۔

کبھی ادا کرنے والا اور کبھی ترک کرنے والا کیا کرے؟

فإن كان في عمره الماضي مخلطًا في دينه من الذين قال الله تعالى في حقهم:

﴿وَ اٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صٰلِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْهِمْ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ سورة التوبة: ١٠٢)

تارة يغلب عليه الإيمان فيحسن العمل من صلاته وصيامه والتحرز من النجاسات والمحرم في الشرع ويحتاط لدينه، وأخرى تغلبه الشقاوة وتزيين الشيطان فينجس في صلاته ويتساهل في شرائطها وأركانها وواجباتها، فيأتي ببعضها ويترك بعضًا، أو يصلي يومًا ويترك أيامًا، أو يصلي من صلاة يوم وليلة صلاة أو صلاتين ويترك باقيها، فليجتهد وليتحر في ذلك، فما تيقن أنه أتى بها على التمام والكمال على وجه يسوغ في الشرع لم يقضها ويقضي الباقي، وإن نظر لنفسه وأرتكب العزيمة والأشد فقضى الجميع كان ذلك أحتياطًا وخيرًا قدمه لنفسه، وكفارة وترقيعًا لكل ما فرط من سائر الأوامر يوم القيامة ودرجات في الجنة إذا مات على التوبة والإسلام والسنة.

ترجمہ

لیکن اگر اس کا شمار ان لوگوں میں ہے جن کے متعلق اللہ تعالی نے فرمایا ہے

﴿وَ اٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صٰلِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْهِمْ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ

www.waseemziyai.com

رَّحِيمٌ ﴾سورة التوبه : ۱۰۲)

اور کچھ اور ہیں جو اپنے گناہوں کے مقر ہوئے اور ملایا ایک کام اچھا اور دوسرا بُرا قریب ہے کہ اللہ ان کی توبہ قبول کرے بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

یعنی جب ان لوگوں پر ایمان کا غلبہ ہوتا ہے تو نماز روزہ خوب اچھی طرح ادا کرتے ہیں نجاست اور حرام شرعی سے اچھی طرح بچتے ہیں اور اپنے دین میں احتیاط کرتے ہیں اور جب ان پر بدبختی کا غلبہ ہوتا ہے تو ان کو شیطان بہکا تا ہے، وہ نماز میں کوتاہی اور اس کی شرائط اور ارکان ادا کرنے میں کاہلی اور سستی برتتے ہیں، کچھ ادا کرتے ہیں اور کچھ ترک کردیتے ہیں، یا کسی دن نماز ادا کی تو کسی دن ترک کردی، یا دن رات میں ایک دو نمازیں ادا کرلیں، باقی ترک کردیں۔

ان کے لئے اس صورت میں لازم یہ ہے کہ خوب کوشش کرکے یقین کے مرتبے تک پہنچے اور نمازوں کو تمام وکمال طریقے سے جسطرح شریعت نے مشروع کی ہے بجالائے، یعنی ترتیب حاصل کرنے کی کوشش کرے ورنہ جس نماز کے کمال ادا کرنے کا یقین ہو اس کو دوبارہ نہ لوٹائے لیکن اگر اولی اور بہتر کا آرزومند ہے تو اس میں اگرچہ بہت دشواری ہے مگر سب نمازیں لوٹائے، اس صورت میں ادا کی تکمیل اور تعمیل میں جو کوتاہی واقع ہوئی ہے اس کی درستگی ہوجائے گی، اور یہ نمازیں ان احکام میں کوتاہی کا کفارہ بن جائیں گی جو اس سے سرزد ہوچکی ہیں۔

مثلاً کبھی جھوٹ بولا تھا یا ناجائز طریقے سے روزی کمائی تھی تو ان گناہوں کا کفارہ ان نمازوں سے ادا ہوجائے گا، ایسی صورت میں جنت کے اندر اس کے مراتب بلند ہوں گے بشرطیکہ توبہ کی حالت میں اسلام اور رسول اللہ ﷺ کی سنت پر اس کی موت واقع ہو۔

سنت موکدہ اور تہجد کی قضاء کرے

وإذا فرغ من قضاء الفرائض ومد الله في أجله، وأمهل في مدته، ووفقه لخدمته، ورضيه لطاعته، وأقامه في أهل محبته، وأنقذه من ضلالته، وأخرجه من مرافقه الشيطان ومتابعته ومن ركوب الهوى، وملاذ نفسه، فأدبره من دنياه، وأقبله على أخراه، فليشتغل حينئذ بقضاء السنن المؤكدات وما يتعلق بكل صلاة على مما ذكرناه في الفرائض.

ثم بعد ذلك يجتهد في التهجد وصلاة الليل والأوراد التي نشير إليها في آخر الكتاب إن شاء الله تعالى.

ترجمہ

اور جب تائب فوت شدہ فرائض کی قضاء کرنے کے بعد فارغ ہوجائے تو اللہ تعالیٰ اس کو مہلت اور عمر عطا فرمائے اور اپنی طاعت اور بندگی کی توفیق عطا فرمائے اور اپنی طاعات کے لئے اس کو منتخب فرمائے اور اس کو استقامت عطا کرے، اپنے محبت کرنے والوں میں اس کو شامل کرلے اور اس کو ذلالت اور گمراہی سے بچائے اور اس کو شیطان کی پیروی اور اس کی دوستی اور ہوا وہوس کی لذت سے محفوظ رکھے اور دنیا سے اس کا منہ موڑ کر اس کو آخرت کی طرف متوجہ کرے تو اس کے لئے لازم ہے کہ موکدہ سنتوں کو ادا کرنے میں توجہ دے، جو موکدہ

www.waseemziyai.com

سنتیں فوت ہوگئیں ہیں ان کی قضاء پوری کرے اور فوت شدہ متعلقات نماز کو ادا کرنے میں اسی طرح مشغول ہو جس کی تفصیل فرائض کے ضمن میں بیان کی جا چکی ہے اس کے بعد وہ تہجد اور رات کی نماز اور اوراد و وظائف میں مشغول ہو جائے جن کا ذکر ان شاء اللہ تعالیٰ کتاب کے آخر میں کیا جائے گا۔

روزوں کی قضاء

وأما الصوم فإن كان تركه في سفر أو مرض أو أفطر عمدًا في الحضر أو ترك النية ليلًا عمدًا أو سهوًا، فليقض ذلك جميعه، وإن شك في ذلك، فليتحر ويجتهد في ذلك فلقض ما غلب على ظنه تركه، ويترك باقية فلا يقضيه، وإن أخذ بالأحوط فقضى الجميع كان خيرًا له، فيحسب من حين بلوغه إلى حين توبته، فإن كان بين ذلك عشر سنين صام عشرة أشهر، وإن كان اثنتي عشرة سنة صام سنة عن كل سنة شهرًا وهو شهر رمضان.

ترجمہ

تائب کے روزوں کی قضاء کا مسئلہ یہ ہے کہ جس نے سفر یا مرض کی وجہ سے روزہ ترک کر دیا اور قصداً روزہ نہیں رکھا یا رات سے قصداً یا سہواً روزہ چھوڑ دیا یعنی بغیر نیت کے روزہ رکھ لیا تو ایسے تمام روزوں کی قضاء کرے، باقی چھوڑ دے، ہاں اگر احتیاط کے پیش نظر سب کی قضاء کرے تو اس کے لئے زیادہ بہتر ہے۔

اگر ایسا کرے تو سن بلوغت سے توبہ کے دن تک حساب کرے (یعنی تمام روزوں کو شمار کرے) اگر دس سال گزرے ہوں تو دس ماہ کے، اگر بارہ سال گزرے ہوں تو بارہ مہینے کے روزے رکھے، غرض کہ ہر سال کے لئے ایک ماہ کے روزوں کی قضاء ادا کرے (یہ قضا ماہ رمضان کے روزوں کی قضا ہوگی۔

تائب کی زکوۃ کا حکم

وأما الزكاة فيحسب جميع ماله وعدد السنين من أول تمام ملكه لا من زمان بلوغه وعقله، إذا الزكاة واجبة على الصبي والمجنون عندنا، فيخرجها ويدفعها إلى مستحقيها من الفقراء والمساكين وغيرهم، فإن كان قد أدى في بعض السنين وتوانى في بعض حسب ذلك، وأدى المتروك وترك المؤدى على ما تقدم في الصوم والصلاة.

ترجمہ

نماز اور روزوں کی طرح تائب کے لئے زکوۃ کو ادا کرنے کا حساب وقت بلوغت سے نہیں لگایا جائے گا بلکہ اس وقت سے لگایا جائے گا جب سے وہ مالک نصاب ہوا ہے، ہر چند کہ ہمارے نزدیک نابالغ بچے اور دیوانے کے مال پر بھی زکوۃ واجب ہے (بشرطیکہ وہ نصاب کا مالک ہو) اور وہ اس وقت سے تمام سالوں اور کل مال کا حساب کرے، پھر تمام سالوں کی زکوۃ نکال کر فقراء اور مساکین اور حق داروں کو دے دے۔ اگر اس نے بعض سالوں کی زکوۃ ادا کر دی ہے اور بعض سالوں کی زکوۃ ادا نہ کی ہو ان کو ادا کرنے میں سستی کی ہو تو ان سالوں کا حساب کرے جن میں زکوۃ ادا نہیں کی پھر ان سالوں کی زکوۃ ادا کرے جن سالوں کی زکوۃ دی تھی ان کو چھوڑ دے۔ جیسا کہ پہلے

www.waseemziyai.com

نماز اور روزے کے سلسلے میں بیان کیا گیا ہے۔

تائب کے حج کا حکم

وأما الحج فإن كان قد تم شروطه فی حقه فوجب عليه السعی فيه والقصد إليه فتوانی وفرط حتی افتقر واختلت الشرائط فی حقه برهة من الزمان ثم قدر، فعليه الخروج والقصد إليه، وإن لم يجد المال وكان له قدرة علی الخروج ببدنه مع الإفلاس فعليه الخروج، فإن لم يقدر إلا بمال فعليه أن يكتسب من الحلال قدر الزاد والراحلة، فإن لم يقدر علی الكسب فليسأل الناس ليدفعوا إليه من زكاتهم وصدقاتهم ليحج، لأن الحج من السبيل عندنا، وهو واحد من الأصناف الثمانية، وهو قوله عز وجل :(وفی سبيل الله) (التوبة:: ٦٠) فإن مات قبل ذلك مات عاصيًا أثمًا، لأنه فرط فی أداء الحج.

وهو عندنا علی الفور، قال النبی -صلی الله عليه وسلم :-من جد زادًا وراحلة تبلغه البيت فلم يحج فلا عليه أن يموت يهوديًا أو نصرانيًا أو علی ملة''، وفی لفظ آخر(من مات ولم يحج فليمت إن شاء يهوديًا وإن شاء نصرانيًا).

(سنن الدارمی : أبو محمد عبد الله بن عبد الرحمن بن الفضل بن بَہرام بن عبد الصمد الدارمی، التمیمی السمرقندی (۲:۲۲۱۱)

ترجمہ

حج کو ادا کرنے کے بارے میں سمجھے کی یہ بات ہے کہ تائب کے حق میں اگر تمام شرائط پوری ہو جائیں تو اس کو فوراً ادا کر لینا چاہئے سستی اور کوتاہی کے باعث کچھ مدت گزر گئی اور اس دوران حج کی کچھ شرطیں مفقود ہو گئیں یا محتاج ہو گیا لیکن کچھ وقت گزرنے کے بعد استطاعت حاصل ہو گئی تو اس وقت فوراً حج کا ارادہ کر لینا چاہئے اور حج کے سفر پر روانہ ہو جانا چاہئے۔

اگر دوبارہ استطاعت تو حاصل نہ ہوئی لیکن سفر حج کے لئے جسمانی طاقت موجود ہے تب بھی حج کا ارادہ کر لینا اور سفر پر نکل کھڑے ہونا واجب ہے، اور اگر زادراہ موجود نہیں ہے لیکن جسمانی طاقت موجود ہے تو اس پر لازم ہے کہ کسب حلال کرے اور اس سے سفر حج اور سواری وغیرہ کا انتظام کرے، اگر کھانے پر قدرت نہیں ہے تو دوسروں سے امداد طلب کرے تا کہ وہ اپنی زکوۃ اور صدقات سے حج ادا کرنے کے لئے اس کی مدد کریں، اور اسے زکوۃ وصدقات وخیرات سے اس قدر مال مل جائے تا کہ وہ اس سے حج ادا کر سکے۔

مصارف صدقات کے حکم میں اللہ تعالی نے مستحقین کی جو آٹھ اقسام بیان کی ہیں ان میں فی سبیل اللہ بھی ایک قسم ہے، وہ ہمارے نزدیک حج کرنا فی سبیل اللہ کے زمرے میں ہے۔ ایسا شخص اگر حج کے بغیر مر گیا تو گناہگار اور عاصی رہے گا اس لئے کہ اس نے حج کو ادا کرنے میں کوتاہی کی ہے، ہمارے نزدیک صاحب استطاعت ہوتے ہی حج کے لئے روانہ ہو جانا واجب ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جو شخص کعبۃ اللہ تک پہنچنے کیلئے سواری اور زادراہ رکھتا ہے اور پھر وہ حج نہ کرے تو اپنے دین پر نہیں اور کوئی افسوس نہیں کہ وہ یہودی یا نصرانی ہو کر مرے۔

یہ سب کچھ حج کو ادا کرنے کے لئے حکم کی تاکید، تحفظ حج کی احتیاط اور حج کے ضیاع کے اندیشے کے باعث فرمایا گیا ہے۔

www.waseemziyai.com

کفاروں کو ادا کرنے کا بیان

وإن كان عليه كفارات ونذور فعليه الخروج منها والاحتياط فيها والتحرز على ما ذكرنا.

وأما المعاصي فينبغي أن يفتش من أول بلوغه عن سمعه وبصره ولسانه ويده ورجله وفرجه وجميع جوارحه، ثم ينظر في جميع أيامه وساعاته، ويفصل عند نفسه ديوان معاصيه، حتى يطلع على جميع صغائرها وكبائرها، ويتذكرها جميعها برؤية قرنائه الذين كانوا معه فيها وشاركوه في اقترافها، والبقاع التي قارف عليها، والمنازل التي تستر فيها عن الأعين في زعمه، وغفل عن الأعين التي لا تنام ولا تغمض طرفة عين عنه ﴿كِرَامًا كَاتِبِيْنَ ،يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴾سورة الانفطار : ١١،١٢) ﴿مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ ﴾سورة ق:١٨) غفل عن هؤلاء الكرام الحفظة ﴿لَه مُعَقِّبٰتٌ مِّنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَه مِنْ اَمْرِ اللهِ اِنَّ اللهَ لَايُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَابِاَنْفُسِهِمْ وَ اِذَآ اَرَادَ اللهُ بِقَوْمٍ سُوْٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَه وَمَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ ﴾سورة الرعد : ١١)ويحصون عليه أفعاله وأنفاسه، وغفل عن عالم السر وأخفى العليم بذات الصدور، والخبير بما يخفون وما يعلنون، ثم ينظر في ذلك، فإن كانت المعاصي تتعلق بحق الله وهي بينه وبينه لا تتعلق بمظالم العباد كالزنا وشرب الخمر وسماع الملاهي، وكالنظر إلى غير محرم، والقعود في المسجد وهو جنب، ومس المصحف بغير وضوء ، واعتقاد وبدعة، فتوبته عنها بالندم والتحسر والاعتذار إلى الله عز وجل عنها ويحسب مقدارها من حيث الكثرة ومن حيث المدة، ويطلب لكل معصية عنها حسنة تناسبها، فيأتي من الحسنات بمقدار تلك السيئات أخذًا من قوله تعالى :﴿اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ ﴾سورة هود :١١٤)ومن قول النبي -صلى الله عليه وسلم" :-اتق الله حيثما كنت، واتبع السيئة الحسنة تمحها "فتكفير كل سيئة بحسنة من جنسها بما تقارب أن تكون كفارة له دون غيره في التشبيه.

فتكفير شرب الخمر بالتصدق بكل شراب حلال هو أحب إليه ,أطيب عنده، وسماع الملاهي بسماع القرآن وأحاديث رسول الله -صلى الله عليه وسلم-، وحكايات الصالحين، وتكفير القعود في المسجد جنبًا بالاعتكاف فيه من الاشتغال بالعبادة، وتكفير مس المصحف محدثًا بإكرام المصحف وكثرة قراءة القرآن منه وكثرة تلقيه على الطهارة، والاعتبار بما فيه، والاتعاظ، واحترامه والعمل به، وبأن يكتب مصحفًا ويجعله وقفًا على المسلمين ليقرؤوا فيه.

ترجمہ

کفاروں کو ادا کرنا اگر کسی شخص پر لازم ہوں تو سب سے پہلے مذکورہ بالا نمازیں، روزے زکوۃ اور حسب استطاعت حج کو ادا کرنے کے بعد جو کچھ کیا جا چکا ہے اس کے مطابق ضروری ہے کہ ان فرائض وواجبات اور سنن موکدہ کو ادا کرنے کے بعد گناہوں کے بارے میں غور کرے اور سوچے۔

www.waseemziyai.com

☆......بلوغ سے توبہ کے وقت آنکھ، کان، زبان اور پاؤں، ہاتھ آلات جنسی اور دوسرے تمام اعضاء سے کیا کیا گناہ صادر ہوئے ہیں۔☆......اس کے بعد تمام دنوں، گھڑیوں پر غور کرے اور اپنے سامنے اپنے گناہوں کی تفصیل کا دفتر لائے اور تمام گناہوں کا جائزہ لے یہاں تک کہ اپنے صغیرہ وکبیرہ گناہوں سے باخبر ہو جائے، سب اسے یاد آجائیں، اور گناہوں کی یاد ان لوگوں کے دیکھنے سے بھی آجاتی ہے جو گناہوں کے ساتھی اور شریک تھے۔

☆......اور تمام مقامات اور جگہوں کو بھی یاد کرے جہاں اپنے گمان میں اس نے لوگوں کی نگاہوں سے چھپ کر گناہ کئے اور ان آنکھوں کے دیکھنے سے غافل رہا جو نہ سوتی ہیں اور نہ ہی پلک جھپکاتی ہیں، یعنی کراما کاتبین جو نامہ اعمال لکھنے والے فرشتے ہیں، تم جو کچھ کرتے ہو اور جو کچھ منہ سے نکالتے ہو وہ سب جانتے ہیں وہ ہر حال میں بندہ کے پاس اس کے نگہبان ہیں اور بندہ ان عزت والے فرشتوں سے غافل ہے جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا:

﴿كِرَامًا كَاتِبِيْنَ، يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ﴾سورة الانفطار: ۱۱،۱۲)

معزز لکھنے والے۔ کہ جانتے ہیں جو کچھ تم کرو۔

﴿مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ﴾سورة ق:۱۸)

کوئی بات وہ زبان سے نہیں نکالتا کہ اس کے پاس ایک محافظ تیار نہ بیٹھا ہو۔

حالانکہ وہ آگے پیچھے اور دائیں اور بائیں موجود رہتے ہیں اور اللہ تعالی کے حکم سے اس کی نگرانی کرتے ہیں اور ہر فعل اور اس کی ہر سانس کا شمار کرتے رہتے ہیں،

﴿لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ وَ اِذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ وَمَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ﴾سورة الرعد: ۱۱)

آدمی کے لئے بدلی والے فرشتے ہیں اس کے آگے اور پیچھے کہ بحکمِ خدا اس کی حفاظت کرتے ہیں بیشک اللہ کسی قوم سے اپنی نعمت نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنی حالت نہ بدلیں اور جب اللہ کسی قوم سے برائی چاہے تو وہ پھر نہیں سکتی اور اس کے سوا ان کا کوئی حمایتی نہیں۔

بندہ اس اللہ تعالی سے چھپ کر گناہ کرتا ہے جو ہر راز اور بہت ہی پوشیدہ بات کو بھی جانتا ہے جو دلوں کے رازوں سے آگاہ ہے اور ظاہر و باطن اس سے کچھ بھی پوشیدہ نہیں ہے، یعنی تمام ظاہری اور باطنی باتوں سے باخبر ہے۔

پس اپنے گناہوں پر غور کرنا چاہئے اگر وہ محض حقوق اللہ کی نافرمانیاں ہوں اور بندوں کے حقوق سے ان کا کوئی تعلق نہ ہو جیسے زنا اور شراب خوری اور باجا اور گانا سننا اور غیر محرم کی طرف دیکھنا، مسجد شریف میں ناپاکی کی حالت میں بیٹھنا اور بغیر وضو کے قرآن کریم کو چھونا اور کوئی برا عقیدہ نہ رکھنا تو وہ ان گناہوں کی توبہ اس طرح ہوگی کہ ندامت کے ساتھ اللہ تعالی کے حضور میں معذرت خواہ ہو اور ان گناہوں کی تعداد، کثرت اور مدت کو شمار کرکے بقدر ان کے نیکیاں کرے اور ہر گناہ اور معصیت کا بدل اس کی نوعیت کے اعتبار سے نیکیوں سے کرے اللہ تعالی کا فرمان عالی شان ہے کہ

﴿اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ﴾سورة هود: ۱۱۴)

www.waseemziyai.com

بیشک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں یہ نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کو۔

رسول اللہ ﷺ فرمان عالی شان ہے کہ ہر حالت میں اللہ تعالی سے ڈرو اور گناہ کے بدلے میں نیکی کرو کیونکہ نیکی بدی کو زائل کر دیتی ہے، الغرض ہر گناہ کا کفارہ ویسی ہی نیکی یا اس سے ملتی جلتی نیکی کے ذریعے ہوتا ہے۔

☆......مثلاً شراب نوشی کا کفارہ ہر حلال مشروب کے ذریعے ہو سکتا ہے لیکن وہ مشروب ایسا ہو جو اس کے نزدیک نہایت ہی پسندیدہ اور مرغوب ہو۔ ☆......گانے بجانے کا کفارہ یہ ہے کہ قرآن کریم اور رسول اللہ ﷺ کی حدیث اور اللہ تعالی کے نیک بندوں کی حکایات کو سنا جائے۔ ☆......مسجد شریف میں حالت جنابت میں بیٹھے کا کفارہ یہ ہے کہ مسجد شریف میں عبادت میں مشغول ہونے کے علاوہ اعتکاف بھی کرے۔ ☆......قرآن کریم کو بے وضو چھونے کا کفارہ قرآن کریم کی بہت زیادہ عزت و توقیر کرے اور اس کو پڑھے اور باوضو ہو کر اس کو خوب چھوئے اور قرآن کریم کی تعلیمات سے عبرت حاصل کرے اور اس کا اقرار کرے اور ان احکام پر عمل کرے نیز یہ کہ قرآن کریم خود لکھ کر اسے دوسروں کے لئے وقف کر دے۔

حقوق العباد میں کوتاہی کا تدارک کیسے کیا جائے؟

وإن كانت الأذية في الأعراض مثل إن اغتابهم ومشى بينهم بالنميمة وقدح فيهم، فتكفير ذلك بالثناء عليهم إن كانوا من أهل الدين والسنة وإظهار ما يعرف فيهم من خصال الخير في أقرانه وأمثاله في المحافل والمجامع. وتكفير قتل النفوس في حق الله تعالى بإعتاق الرقاب لأن ذلك إحياء للعبد، لأن العبد كالمفقود المعدوم فيما يرجع إلى نفسه، كما قال الله عز وجل:

﴿ضَرَبَ اللهُ مَثَلًا عَبْدًا مَّمْلُوكًا لَّا يَقْدِرُ عَلَىٰ شَيْءٍ وَمَن رَّزَقْنَاهُ مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ يُنفِقُ مِنْهُ سِرًّا وَجَهْرًا هَلْ يَسْتَوُونَ الْحَمْدُ لِلَّهِ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ﴾ سوة النحل: ۷۵)

فكليته لمولاه وتصرفاته وحركاته وسكناته، فهو موجود لسيده، إذ جميع ذلك له، ففي إعتاقه إيجاد، فكان القاتل أعدم عبدًا عابدًا لله تعالى وعطل طاعته له، فجنى على حقه، فأمره بإقامة عبد مثله عابد الله تعالى، ولا يتحقق ذلك إلا يعتقد عن رق العبودية، فيتصرف في نفسه لنفسه من غير مانع ولا حاجر، فيقابل الإعدام بالإيجاد، وهذا في حق الله تعالى.

ترجمہ

اب رہے بندگان خدا۔ ان چیرہ دستی اور ان کی حق تلفی تو ان میں اللہ تعالی کی نافرمانی اور اس کے احکام کی خلاف ورزی ہوتی ہے ، اللہ تعالی نے زنا اور سود، شراب خوری وغیرہ کی طرح بندوں کی حق تلفی کی ممانعت فرمائی ہے، اللہ تعالی کے احکامات کی نافرمانی کا کفارہ تو وہی پشیمانی اور ندامت افسوس اور پھر سے ایسا نہ کرنے کا عہد اور نیکی کرنا ہے لیکن بندوں کے حقوق تلف کرنے کا تدارک اور ان کی تلافی یہ ہے کہ ☆......اگر لوگوں کو دکھ دیا ہے تو ان کے ساتھ بھلائی کرے تا کہ ان کا کفارہ ادا ہو جائے گو یا زیادتیوں اور حق تلفیوں کا کفارہ لوگوں کے ساتھ نیکیاں کرنا اور ان کے لئے دعائے خیر کرنا ہے۔ ☆......اگر وہ شخص جس کو ایذا دی تھی وہ فوت ہو گیا ہے تو اسکے لئے رحمت کی دعا کرے ، اور اس کی اولاد اور اس کے وارثوں کے ساتھ حسن سلوک کرے یہی اس کا کفارہ ہے۔ بشرطیکہ وہ اذیت زبان سے پہنچی

www.waseemziyai.com

ہو یا مار پیٹ سے۔ ☆......اگر اذیت اموال کے غصب کرنے سے پہنچی ہے تو اس کا کفارہ اس طرح ہوگا کہ جو حلال مال اس کے پاس ہے بوجہ اللہ تعالی اس کو صدقہ کر دے۔ ☆......اگر اس کو بے آبرو کیا ہے یعنی کسی کی غیبت کی ہے، چغلی کھائی، عیب جوئی کی ہو تو اس کا کفارہ یہ ہے اگر وہ شخص دیندار اور اہل سنت و جماعت ہو تو اس کے دوستوں اور اس کے احباب کے سامنے مختلف مجلسوں اور محفلوں میں اس کی تعریف و توصیف کرے، اور جو کچھ خوبیاں اس کی معلوم ہوں ان کو بیان کرے۔ ☆......کسی کو قتل کرنا اللہ تعالی کے حق سے متعلق ہے، اس کا کفارہ غلام آزاد کرنا ہے، اس لئے کہ غلام کی آزادی اس کی زندگی ہے گویا کہ اس طرح زندگی بخشا ہوا، کیونکہ غلام اپنے ذاتی حقوق میں بالکل مردے کی طرح ہوتا ہے۔

اللہ تعالی کا فرمان عالی شان ہے

﴿ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا عَبْدًا مَّمْلُوْكًا لَّا يَقْدِرُ عَلٰى شَىْءٍ وَّمَنْ رَّزَقْنٰهُ مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا وَّجَهْرًا هَلْ يَسْتَوٗنَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ﴾سوة النحل : ۷۵)

ترجمہ

اللہ نے ایک کہاوت بیان فرمائی ایک بندہ ہے دوسرے کی مِلک آپ کچھ مقدور نہیں رکھتا اور ایک وہ جسے ہم نے اپنی طرف سے اچھی روزی عطا فرمائی تو وہ اس میں سے خرچ کرتا ہے چُھپے اور ظاہر کیا وہ برابر ہو جائیں گے سب خوبیاں اللہ کو ہیں بلکہ ان میں اکثر کو خبر نہیں۔

اس کی تمام کمائی اس کے مالک کی ہے، اس کے تصرفات و حرکات، سکنات سب اس کے مالک کی ملکیت ہیں، پس اسے آزاد کر دیا گویا اسے نیست سے ہست کر دیا اور مردے کو مجازاً زندہ کر دیا ہے، اسی طرح گویا قاتل ایک عبادت گزار بندے کو معدوم کر دیتا ہے اور اللہ تعالی کی وہ اطاعت جو وہ کرتا ہے اس کے قتل سے معطل ہو جاتی ہے، اس صورت میں وہ اللہ تعالی کا بھی خطا کار ہے، اس صورت میں اللہ تعالی نے اس کو حکم دیا ہے کہ مقتول کے بجائے کسی عبادت گزار بندے کو پیش کر۔ جس کی صورت صرف یونہی ممکن ہے کہ کسی غلام کو غلامی سے نجات دلائے تاکہ وہ پھر بغیر کسی رکاوٹ کے اپنے لئے جو چاہے کرے، اس طرح معدوم کا معاوضہ موجود سے ہو جائے گا۔ گناہ کی یہ تمام کیفیات حقوق اللہ سے تعلق رکھتی ہیں۔

حق تلفی اور قتل خطا

وأما في حق العباد فلا يخلو إما أن يكون في النفوس أو في الأموال أو الأعراض أو القلوب، وهذا هو الإيذاء المحض.

وأما إذا كانت المظلمة في النفوس بأن جرى على يده قتل خطأ، فتوبته بتسليم الدية إلى من يستحقها من مناسب، أو مولى أو الإمام، فهي في عهدة ذلك حتى تصل الدية إليهم، إما من العاقلة، والعاقلة هو القرابة العصيبة، أو الإمام. فإن لم تكن له عاقلة، ولا وجد في بيت المال شيء سقطت، فإن كان هو قادرًا على أدائها ولا عاقلة له، فليس له غير عتق رقبة مؤمنة، فإن تطوع بالدية كان أولى، إذ الدية إنما تجب عندنا على العاقلة، فلا يخاطب بها القاتل وهو

www.waseemziyai.com

الصحیح.

ترجمہ

بندوں کی حق تلفی خواہ وہ جانی ہو یا مالی یا اس کو بے عزت کیا جائے یہ سب کی سب خالص ایذائیں ہیں، جانی حق تلفی کی صورت یہ ہے کہ کسی کو غیر ارادی طور پر قتل کیا جائے، غیر ارادی قتل یعنی قتل خطا کی توبہ کی شکل میں اس کا خون بہا یعنی دیت کو ادا کرنا ہے، مقتول کے ورثاء یا اس کا آقا یا اس کا حاکم وقت اس کو خون بہا کے وصول کرنے کا حق رکھتے ہیں، قتل خطاء میں یعنی بھول کر کسی کو قتل کر دینے میں ہمارے نزدیک قاتل کے خاندان والوں پر دیت ادا کرنا لازم ہے، جب تک خون بہا ادا نہ ہوگا یعنی مستحقین کو نہیں پہنچے گا قاتل ذمہ دار ہے لیکن اگر قاتل کے رشتہ دار عاقلہ نہ ہوں اور قاتل میں دیت کو ادا کرنے کی طاقت نہ ہو تو ایک مسلمان غلام کو آزاد کرے، بہتر یہ ہے کہ قاتل یہ دیت غلام خود اپنی رغبت کے ساتھ ادا کرے اس لئے کہ ہمارے نزدیک دیت کا ادا کرنا اوارثوں کی ذمہ داری ہے، قاتل کا دیت کو ادا کرنے میں کوئی تعلق نہیں ہے، قاتل تو صرف اس صورت میں ایک غلام آزاد کرے گا جبکہ اس کے ورثا نہ ہوں، اور یہ قول صحیح ہے۔

قتلِ خطا اور امام شافعی رضی اللہ عنہ کا نظریہ

وقيل :إنه يجب عليه أداء الدية فى هذه الحالة إذا لم تكن له عاقلة وله يسار، وهو مذهب الشافعي رحمه الله، لأن الدية تجب ابتداء على القاتل، ثم تتحملها عنه العاقلة على وجه التخفيف عنه والنصرة له، والمواساة له فى الغرامة لما بينهما من التوارث، وقد عدمت العاقلة هاهنا، فوجبت عليه، لا سيما وهو فى حالة التوبة والخروج من المظالم والتورع والخلاص عن حقوق الآدميين.

ترجمہ

قتل خطا کے بارے میں امام شافعی رضی اللہ عنہ کا مسلک یہ ہے کہ اگر قاتل صاحب حیثیت ہے اور اس کے ورثاء نہیں ہیں تو قاتل اپنے پاس سے دیت ادا کرے، ان کی دلیل یہ ہے کہ دیت ابتدائی طور پر قاتل ہی پر واجب ہوتی ہے، اس کے رشتہ داروں پر یہ بوجھ تو محض اس کی آسانی اور امداد کیلئے ڈالا جاتا ہے، اور ورثاء اس بوجھ کو بطور تاوان برداشت کرتے ہیں، اس لئے ورثاء عاقلہ اور قاتل میں باہم توارث پایا جاتا ہے، جب عاقلہ نہ ہوں تو اس کو ادا کرنا قاتل کے ذمہ ہے کہ وہ ادا کرے، خصوصاً جب کہ وہ توبہ کی حالت میں ہو، ظلم وتعدی اور گناہوں سے عہدہ برا ہونا چاہتا ہے اور انسانی حقوق کے بارے سے آزاد ہونا چاہتا ہے، اور تقوی کا آرزو مند ہے۔

قتل عمد سے توبہ

وأما إن كان القتل عمدًا فلا يتخلص إلا بالقصاص، وكذلك إن كان دون النفس فى محل يمكن الاقتصاص منه، فإن كان فى النفس، فالكلام مع الوارث، وإن كلن فيما دون النفس فمع المجنى عليه، فإن طابت النفوس بإسقاط ذلك والعفو عنه سقط، وإن طلبوا العفو على مال بذله وتبرأ عن عهدته.

ترجمہ

ارادی طور پر کئے گئے قتل "قتل عمد" قصاص کے بغیر خلاصی ناممکن ہے، اگر قتل نہیں کیا بلکہ ایسے چوٹ لگائی گئی ہے جس سے جان جانے کا خطرہ تھا اور جس کے بدلے میں قصاص لیا جاسکتا ہو تو بدلے کے لئے مضروب کے ورثاء سے بات کی جاسکتی ہے، اگر چوٹ ایسی

www.waseemziyai.com

نہیں کہ جس سے جان جانے خطرہ نہیں تو پھر مضروب سے بات کی جائے، اگر اس کے ورثاء قصاص سے دستبردار ہو جائیں اور اس کو معاف کر دیں تو قصاص ساقط ہو جائے گا، اگر وہ مال لیکر خون بہا معاف کر دیں تو مال ادا کر کے اپنے گناہوں سے نجات حاصل کی جا سکتی ہے۔

نامعلوم قاتل

فإن قتل قتيلًا ولم يعرف أنه هو القاتل كان عليه أن يعترف عند ولي الدم، ويحكمه في روحه، فإن شاء عفا عنه، وإن شاء قتله أو أخذ المال عليه، ولا يجوز له إخفاؤه لأنه لا يسقط بمجرد التوبة، فإن قتل جماعة في أوقات مختلفة ومحال متعددة، وقد تقادم الزمان، ولا يعرف أولياء هم ولا عدد من قتلهم، أحسن توبته وعمله، وأقام على نفسه حد الله بأنواع المجاهدات والتعذيب لها، والعفو عمن ظلمه وآذاه، وأعتق الرقاب، وتصدق بمال، وأكثر النوافل، ليفرق ثواب ذلك عليهم على قدر حقوقهم يوم القيامة، فينجو هو، ويدخل الجنة برحمة الله تعالى التي وسعت كل شيء وهو أرحم الراحمين.

ولا فائدة إذ ذاك في التحدث بما جرى عليه من أنواع القتل والجراحات وقطع الطريق، إذ لا يعثر بأربابها ومستحقيها ليوفيهم أو يستحل منهم، بل يشتغل بما ذكرناه.

ترجمہ

اگر کوئی انسان قتل ہو گیا اور اسکی کوئی خبر نہیں ہے کہ قاتل کون ہے؟ قاتل پر لازم ہے کہ مقتول کے وارثوں کے سامنے قتل کا اقرار اور اعتراف کرے، اور اپنی جان کا اختیار ان کو دے دے، وہ چاہیں تو معاف کر دیں چاہے تو قصاص لے لیں، یا پھر دیت طلب کریں، قتل کا چھپانا جائز نہیں ہے، قتل کا جرم صرف توبہ سے معاف نہیں ہوگا۔

اگر کسی شخص نے ایک جماعت کو مختلف جگہوں پر قتل کیا اور مقتولین کے ورثاء کا علم نہیں ہے، اور نہ ہی مقتولین کی تعداد کا صحیح پتہ ہے تو ایسی صورت میں پکی توبہ کرے، اپنے کردار کو سزا دے، اور اللہ تعالی کی مقرر کردہ سزا اپنی جان کو خود دے، یعنی گونا گوں نفسانی مجاہدے کرے اور جان سوزی کے ساتھ کام کرے۔

اگر کوئی شخص تجھ پر ظلم کرے یا تجھے تکلیف دے تو اپنے کیے ہوئے قتل کے بدلے میں اس کو تو معاف کر دے، غلام آزاد کرے، مال کا صدقہ دے، اور بکثرت نوافل ادا کرے، تا کہ قیامت کے دن اس کے ان نیک اعمال کی جزاء اس کے ان متعدد جرمہائے قتل کے برابر ہو جائے اور اسے عذاب سے نجات حاصل ہو جائے، اللہ تعالی اپنی رحمت سے جنت انعام فرمائے، اس لئے کہ اللہ تعالی سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والا ہے اور اس کی رحمت ہر شئی کو اپنی آغوش میں لیے ہوئے ہے۔

اتفاق سے ایسی صورتحال ہو کہ مقتولین کے ورثاء کے بارے میں کچھ علم نہیں ہے تو لوگوں کے سامنے مقتولین کو مجروح کرنے کی وضاحت یعنی انہیں لوٹنے کی صراحت بے فائدہ ہے۔ ایسے کرنے سے اور ورثاء سے بے خبر کے باعث چونکہ ورثاء کو ان کا حق پہنچا ہی نہیں سکتا، یا ان سے اپنی تقصیر کا عذر بیان کر سکے یا اپنا گناہ معاف کروائے، بلکہ جو کچھ اوپر بیان کیا گیا ہے اس پر عمل کرے۔

نامعلوم افراد کا گناہ

وكذلك إن زنا أو شرب أو سرق، ولا يعرف مالكها، أو قطع الطريق ولا يعرف المقطوع عليه، أو باشر

www.waseemziyai.com

امرأة دون الفرج مما يجب فيه حد الله أو التعزيز، فإنه لا يلزمه في صحة التوبة أن يفضح ويهتك ستره، ويلتمس من الإمام أو الحاكم إقامة الحدود عليه، بل يستتر بستر الله تعالى، ويتوب إلى الله عز وجل فيما بينه وبين الله، ويستغل بأنواع المجاهدات من صيام النهار، والتقلل من المباح واللذات، وقيام الليل، وقراءة القرآن وكثرة التسبيح والتورع، وفير ذلك، قال النبي -صلى الله عليه وسلم :-من أتى بشيء من هذه القاذورات فليستتر بستر الله تعالى عليه، ولا يبدي لنا صفحته، فإن من أبدى لنا صفحته أقمنا عليه حدود الله.

فإن خالف ما قلناه، ورفع أمره إلى الوالي فأقام عليه الحد وقع موقعه وصحت توبته، وتكون مقبولة عند الله، وبريء من عهدة دينه، وتطهر من آثمة ولطخه.

ترجمہ

اسی طرح اگر اس نے زنا کیا، شراب پی لی اور چوری کر لی اور اس کے مالک کو نہیں پہچانتا، ڈاکہ ڈالا لیکن صاحب مال سے واقف نہیں، راستے میں کسی کو لوٹے اور لوٹے جانے والے کی خبر نہیں، یا جماع کے علاوہ کسی اجنبی عورت سے کوئی ایسی حرکت کی جس کی کوئی شرعی سزا نہیں ہے تو ان جرائم سے صحیح توبہ کرے اور وہ گزشتہ واقعات کا ذکر کرتے ہوئے خود اپنے آپ کو شرمسار کرے اور آپ اپنی پردہ دری یا ان جرموں پر حدود شرعی سزائیں قائم کروانے کے لئے امامت وقف یا حاکم کو تلاش کرے، بلکہ اللہ تعالی نے گناہوں پر جو پردہ ڈال دیا ہے اس میں خود کو چھپائے رکھے اور در پردہ اللہ تعالی سے توبہ کرے، نفسانی جہاد کرے، روزے رکھے، مباح چیزوں اور لذتوں سے محظوظ ہونے میں کمی کر دے، تسبیح وتہلیل کی کثرت کرے اور تقوی و پرہیز گاری اختیار کرے۔

رسول اللہ ﷺ کا فرمان عالی شان ہے

ہر کوئی شخص ان گناہوں میں سے کوئی گناہ کر بیٹھے تو اسے چاہئے کہ وہ اللہ تعالی کی پردہ پوشی کے ساتھ اسے پوشیدہ رکھے ،اور ہمارے روبرو اپنے گناہوں کو ظاہر نہ کرے، اگر اس نے اپنے قصور بتا دیئے تو ہم اس پر اللہ تعالی کی حد نافذ کریں گے۔

اور اگر اس نے اس کے برعکس حاکم کے پاس جا کر اپنا جرم پیش کر دیا اور حاکم اس کے لئے سزا تجویز کر دے اسے سزا دے دے تو پھر اس مجرم کی توبہ صحیح اور مقبول ہوگی۔ اور وہ گناہ کی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہو جائے گا اور اس جرم کی نجاست سے اس کو پاکی حاصل ہو جائے گی۔

غصب کردہ مالی حقوق کو ادا کرنا اور توبہ کرنا

وأما الأموال، فإن كان تناول إنسان بغصب أو سرقة أو قطع طريق أو خيانة في عين من وديعة أو عارية أو معاملة بنوع تلبيس، كترويج زائف أو ستر عيب في المبيع، أو نقص أجرة أجير، أو منع أجرته جملة فكل ذلك عليه أن يفتش عنه لا من مدة بلوغه، بل من مدة وجود ذلك بعد بلوغه وعقله وتمييزه، أو قبل بلوغه وهو في حجر وليه ووصيه، واختلط ماله بماله، وتهاون الولي في ذلك، ولم يبال به بأن كان ظالمًا مجازنا في دينه فاختلط ذلك الحرام بمال الصبي تارة من فعل الصبي، وأخرى من ظلم الوصي

www.waseemziyai.com

وجب على الصبي النائب بعد بلوغه تفتيش ذلك، ورد كل حق إلى أهله، وتصفيه ماله من تلك الشبهات والحرام، فليحاسب نفسه على الحبات والذرات من أول يوم جنايته إلى يوم توبته، قبل أن يأتيه الموت على غفلة من غير حساب، وتقوم عليه القيامة على غرة من غير تحصيل ثواب وتهذيب كتاب فيسأل فلا يسمع جوابًا، ويندم فلا ينفعه الندم، ويستعتب فلا يعتب، ويعتذر فلا يعذر، ويستمهل فلا يمهل، ويستشفع فلا يشفع له إذا كان مفرطًا في حال حياته، ومجازفًا في حال يقظته وفطنته، متبصرًا في أمور معاشه، حريصًا في تحصيل شهواته ولذاته، متابعًا لهواه ولشيطانه، معرضًا عن طاعة ربه وجنابة، منبشطًا عن إجابته، متسارعًا في معصيته وخلافه، فلذلك طال في القيامة حسابه، وعظم ويله ونحيبه، وانقطع ظهره، ونكس رأسه، واشتد خجله وحياؤه، وانقطعت حجته وبرهانه، وأخذت حسناته، وتضاعفت سيئاته، وخسرت صفقته وظهر إفلاسه، واشتد عليه غضب ربه ويأخذه، وأخذته الزبانية إلى ما مهد لنفسه من عذاب ربه وأوبقها فأرداها، فساوى من في النار من قارون وفرعون وهامان، إذ مظالم العباد لا تسامح فيها، ولا ترك، وفي الأثر "إن العبد ليوقف بين يدى الله تعالى وله من الحسنات أمثال الجبال، لو سلمت له لكان من أهل الجنان، فيقوم أصحاب المظالم فيكون قد سب عرض هذا وأخذ مال هذا، وضرب هذا، فتقتص حسناته فلا يبقى له شيء ، فتقول الملائكة :يارب فنيت حسناته وبقى طالبون كثيرون، فيقول :ألقوا من سيئاتهم إلى سيئاته، وصكوا له صكًا إلى النار، فيهلك هو بسيئة غيره بطريق القصاص.

فكذلك ينجو المظلوم بحسنة الظالم، إذ ينقل إليه عوضًا مما ظلمه.

ترجمہ

کسی کے مالی حقوق غصب کرنے کی صورت میں صحیح توبہ کس طرح سے ہوگی ، یعنی اگرکسی نے ☆......کسی کا مال چھینا ہے ۔☆......یاچوری کی ہے ۔☆......یاکسی کے مال پر ڈاکہ ڈالا ہے۔☆...... یاکسی کو مالی معاملہ میں دھوکہ دیا ہے ۔☆......خراب مال فروخت کردیا ہے ۔☆...... بیچے جانے والے مال کاعیب چھپایا ہے ۔☆......یا مزدور کی اجرت میں کمی کی ہے ۔☆......یاسرے سے اس کو اجرت ہی نہ دی۔

توان تمام صورتوں میں احتسابی نظرڈالنی چاہئے ،اس کا حساب بالغ ہونے کے وقت سے نہیں بلکہ جب سے قصور پایا گیا اس وقت سے شمار کرے کہ بالغ ہونے سے پہلے یا عقل وشعور پانے کے بعد جبکہ وہ اپنے ولی یاوصی کی پرورش میں تھا، اس کے وصی نے اس کے مال کو اپنے مال میں ملادیا، وصی نے اپنی دینی سستی کے باعث احتیاط نہ کی ، کیونکہ وصی تو خود حق تلفی کرنے والا تھا، اوراس سے دینی قواعد وضوابط کی خلاف ورزی ہوئی ،اس لئے وصی کا حرام مال بچے کے مال میں مل گیا، ایسا کچھ تو وصی کی بدنیتی ناانصافی اور بددیانتی اور ظلم کی وجہ سے ہوا، اور کچھ لڑکے کی ذاتی غفلت یاداشتگی کے باعث مال میں ملاوٹ ہوئی ، بالغ ہونے کے بعدلڑکا جب تائب ہوتو اس پرلازم ہے کہ جانچ پڑتال کرکے لوگوں کے حقوق واپس کردے ، کسی بھی طرح شبہ اورحرام سے پاک کرے ۔

www.waseemziyai.com

جب سے یہ جرم سرزد ہوا تب سے توبہ کے دن تک ذرہ ذرہ کا دل میں حساب لگا لینا چاہئے، ایسا نہ ہو کہ حساب کے بغیر غفلت کے عالم میں موت آجائے اور اس کے لئے حساب کا دن آپہنچے کہ وہ نیکی کرسکا اور نہ ہی اس کا اعمال نامہ پاک ہوا۔ پوچھ گوچھ کے موقع پر خواطر خواہ جواب نہ دے سکا، تو اسوقت پریشانی اور پچھتاوا ہوگا، لیکن پچھتاوے اور پشیمانی سے اسے کچھ بھی فائدہ نہ ہوگا۔

☆......رب تعالی کی رضا حاصل کرنا چاہے مگر اللہ تعالی کے عتاب سے محفوظ نہ ہوگا۔ ☆......مہلت کا طالب ہوگا مگر مہلت نہ ملے گی۔ ☆......کسی سفارشی کو تلاش کرے گا مگر کوئی سفارش کرنے والا نہیں ہوگا۔

ان تمام نتائج بد کا اس وقت سامنا ہوگا جب زندگی میں شرعی حدود سے باہر قدم رکھے گا۔

پسندیدہ چیزوں اور لذتوں کے حصول کے لئے اپنے نفس و شیطان کی پیروی کرے گا، اللہ تعالی کی اطاعت اور اس کی بارگاہ سے منحرف ہوگا،۔ دعوت حق کو قبول کرنے سے پیچھے ہٹے گا، اللہ تعالی کی نافرمانی اور خلاف ورزی کی طرف اس کے قدم تیزی سے بڑھیں گے ،اس لئے قیامت کے دن اسکا حساب و کتاب بہت طویل ہوگا، اور اس کی گریہ وزاری اور واویلا بہت کچھ ہوگا، گناہ کے بارسے اس کی کمر ٹوٹ جائے گی، اس کا سر ندامت سے جھکا ہوگا، شرمندگی اٹھانا پڑے گی، کوئی حجت و دلیل نہیں پیش کی جائے گی، دوزخ کے فرشتے اسے پکڑ کر اس عذاب کی طرف لے جائیں گے جو اس نے خود اپنے لئے پہلے ہی سے تیار کرایا ہوگا، وہ خود ہی اپنے نفس کو ہلاکت میں ڈالنے اور دوزخ میں داخل کرنے کا موجب اور باعث ہوگا، اور قارون و فرعون اور ہامان کے برابر درجے میں دوزخ میں داخل ہوگا، اس لئے کہ حقوق العباد کی طرف روز حساب چشم پوشی نہیں کی جائے گی اور نہ ہی ان سے درگزر کیا جائے گا۔

رسول اللہ ﷺ کا فرمان عالی شان ہے

بندے کو اللہ تعالی کے سامنے کھڑا کیا جائے گا، اس کی نیکیاں پہاڑ کے برابر ہوں گی، اگر وہ نیکیاں باقی بچیں تو یقیناً وہ شخص اہل جنت سے ہوگا، مگر حقوق طلب کرنے والے کھڑے ہوں گے، ☆......اس نے کسی کو گالی دی ہوگی ☆......کسی کا مال مارا ہوگا۔ ☆......کسی کو مارا پیٹا ہوگا۔

ان حقوق کے بدلے یہ نیکیاں ان لوگوں کو دے دی جائیں گی اور اس کے پاس نیکیوں کا کچھ حصہ بھی باقی نہیں رہے گا، اسوقت فرشتے عرض کریں گے: یا اللہ! اس کی نیکیاں تو ختم ہوگئیں اور حقوق العباد کے طالب ابھی باقی ہیں؟ اللہ تعالی فرمائے گا: ان حقوق طلب کرنے والوں کی برائیاں اس کے گناہوں میں شامل کردو، اور اس کو دھکے دیتے ہوئے دوزخ لے جاؤ، الغرض وہ شخص دوسروں کی گناہوں کی وجہ سے دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔ اور ہلاک و تباہ و برباد ہو جائے گا۔

اس طرح مظلوم ظالم کی نیکیوں کے بدلے نجات پا جائیں گے، کیونکہ ظالم کی نیکیاں تاوان کے طور پر مظلوم کے حق میں منتقل کردی جائیں گی۔

اعمال کے دفاتر

وروت عائشة رضي الله عنها عن رسول الله -صلى الله عليه وسلم -أنه قال" :الدواوين ثلاثة :ديوان يغفره الله، وديوان لا يغفره الله، وديوان لا يترك منه شيء .

www.waseemziyai.com

فأما الديوان الذی لا يغفره الله تعالى، فالشرک بالله جل جلاله، قال الله عز وجل :
﴿إِنَّه مَنْ يُشْرِكْ بِاللهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰيهُ النَّارُ﴾سورة المائدة : ٧٢)
وأما الديوان الذی يغفره الله فظلم العبد نفسه فيما بينه وبين ربه.
وأما الديوان الذی لا يترک منه شیء، فظلم العباد بعضهم بعضًا.
وعن أبی هريرة رضی الله عنه (عن النبی -صلى الله عليه وسلم-) أنه قال" :أتدرون من المفلس من أمتی يوم القيامة قالوا :يا رسول الله، المفلس فينا من لا درهم له ولا متاع له، قال النبی-صلى الله عليه وسلمَ-: المفلس من أمتی من يأتی يوم القيامة بصلاته وصيامه، وقد شتم هذا، وقذف هذا، وأكل مال هذا، وسفک دم هذا، وضرب هذا، فيقاص هذا من حسناته، وهذا من حسناته فإذا فنيت حسناته أخذ من خطاياهم فطرحت عليه، ثم طرح فی النار فينبغی للمذنب أن يبادر إلى التوبة.

ترجمہ

ام المومنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اعمال کے تین دفاتر ہوں گے۔

☆......ایک دفتر ایسا ہوگا جس کا لکھا ہوا اللہ تعالی معاف فرمادے گا۔☆......ایک دفتر ایسا ہوگا جس کا لکھا ہوا اللہ تعالی معاف نہیں فرمائے گا۔☆......ایک دفتر کا لکھا بغیر بدلہ لئے معاف نہیں کیا جائے گا۔

وہ دفتر جس کا لکھا ہوا اللہ تعالی معاف نہیں فرمائے گا وہ شرک کا دفتر ہوگا۔

اور اللہ تعالی کا فرمان عالی شان ہے

﴿إِنَّه مَنْ يُشْرِكْ بِاللهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰيهُ النَّارُ﴾سورة المائدة : ٧٢)

بے شک جو اللہ کا شریک ٹھہرائے تو اللہ نے اس پر جنت حرام کردی اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔

اور جس دفتر کا لکھا ہوا اللہ تعالی معاف فرمائے گا وہ حقوق اللہ تعالی ہیں، یعنی وہ ظلم جو اس نے اپنے اوپر اور اپنے رب تعالی کے حقوق کے درمیان اپنی جان پر کیئے ہیں۔

تیسرا دفتر جس کا لکھا ہوا بدلہ کے بغیر نہیں رہے گا، یعنی بندوں کی باہم حق تلفی۔

حدیث شریف

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جانتے ہو کہ قیامت کے دن میری امت میں کون مفلس ہوگا،؟ تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ہم میں سے مفلس وہ ہے جس کے پاس مال و دولت نہ ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں مفلس وہ ہوگا جو اپنے روزوں اور نماز کے ساتھ تو آئے گا لیکن اس نے

☆......کسی کو گالی دی ہوگی۔☆......کسی پر تہمت لگائی ہوگی ☆......کسی کا مال کھایا ہوگا۔☆......کسی کا ناحق خون بہایا ہوگا ☆......کسی کو مارا ہوگا۔

www.waseemziyai.com

پس وہ مظلوم ظالم کی نیکیوں سے بدلہ حاصل کرے اور ظالم کی نیکیاں اس کی ہوں گی اور اگر بدلے کے لئے نیکیاں ختم ہو جائیں گی تو مظلوم کی برائیاں اس کے نامہ اعمال میں لکھ دی جائیں گی، پھر اس مفلس کو دوزخ میں ڈال دیا جائے گا،

اسلئے ظالم کے لئے ضروری ہے کہ توبہ میں جلدی کرے۔

توبہ کرنے میں جلدی کی جائے

وروی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما عن النبی أنه قال: هلك المسوفون؛ يقول سوف نتوب.

وروی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما فی قوله عز وجل:

﴿بَلْ يُرِيْدُ الْإِنْسٰنُ لِيَفْجُرَ اَمَامَه﴾ سورة القيامة: ۵)

يعني يقدم ذنوبه ويؤخر توبته، ويقول: سأتوب حتى يأتي الموت، وهو على شر ما كان عليه فيموت عليه.

وقال لقمان الحكيم لابنه: يا بني لا تؤخر التوبة إلى غد، فإن الموت يأتيك بغتة، فالواجب على كل أحد أن يتوب حين يصبح وحين يمسي.

قال مجاهد رحمه الله: من لم يتب إذا أصبح وأمسى فهو من الظالمين.

ترجمہ

ہر گناہگار کو بلا تاخیر توبہ کر لینی چاہئے کہ حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تاخیر کرنے والے ہلاک ہو گئے جو کہتے تھے کہ ہم کچھ دیر بعد توبہ کر لیں گے۔

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی

﴿بَلْ يُرِيْدُ الْإِنْسٰنُ لِيَفْجُرَ اَمَامَه﴾ سورة القيامة: ۵)

بلکہ آدمی چاہتا ہے کہ اس کی نگاہ کے سامنے بدی کرے۔

اور اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ انسان چاہتا ہے کہ گناہوں کو زیادہ کرتا رہے، اور توبہ میں تاخیر کرتا ہے اور پھر کہے عنقریب توبہ کرلوں گا یہاں تک کہ اسے موت آجاتی ہے اور بدترین حالت میں موت آجاتی ہے۔

حضرت سیدنا لقمان حکیم علیہ السلام ورضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کو فرمایا:

توبہ کو کل پر نہ ٹالنا کیونکہ موت اچانک آجائے گی۔

پس ہر شخص پر لازم ہے کہ وہ صبح وشام توبہ کرتا رہے۔

حضرت سیدنا مجاہد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص صبح وشام توبہ نہ کرے وہ ظالم ہے۔

توبہ کی اقسام

فالتوبة على وجهين:

أحدهما: في حق العباد، وقد ذكرناها.

www.waseemziyai.com

والثاني :بينك وبين الله تعالى فتكون بالاستغفار باللسان والندم بالقلب والإضمار على ألا يعود على ما أشرنا إليه من قبل.

فليجتهد هذا التائب من الظلم، ويبذل جهده في تكثير الحسنات حتى يقتص منه يوم القيامة، فتؤخذ حسناته وتوضع في موازين أرباب المظالم، ولتكن كثرة حسناته بقدر كثرة مظالمه للعباد وإلا هلك بسيئات غيره، وهذا يوجب استغراق جميع العمر في الحسنات لو طال عمره بحسب مدة الظلم، فكيف والموت على الرصد، وربما يكون الأجل قريبًا فتخترمه المنية قبل بلوغ الأمنية، وقبل إخلاص العمل، وتصحيح النية وتصفية اللقمة، فليبادر إلى ذلك، وليبذل الاجتهاد فيكتب جميع ذلك، وأسامي أصحاب المظالم واحدًا واحدًا، وليطف نواحي العالم وأطراف البلاد وأقطارها يطلبهم ليستحلهم وليؤد حقوقهم، فإن لم يجدهم فإلى ورثتهم، وهو مع ذلك خائف من عذاب الله، راج لرحمته تائب مقلع عن جميع ما يكره مولاه،

ومرضاته، فإن أدركته منيته وهو على ذلك فقد وقع أجره على الله، قال عز وجل

﴿وَمَنْ يُّهَاجِرْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَجِدْ فِي الْاَرْضِ مُرٰغَمًا كَثِيْرًا وَّسَعَةً وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا﴾سورة النساء : ١٠٠)

ترجمہ

توبہ کی دو قسمیں ہیں

ایک وہ جس کا تعلق حقوق العباد سے ہے، اس کا تفصیل سے گزشتہ سطور میں ذکر ہو چکا ہے اور دوسری وہ ہے جس کا تعلق بندے اور اللہ تعالیٰ کے حقوق سے ہے، اللہ تعالیٰ کے حقوق سے انحراف اور اتلاف کی توبہ کی شکل یہ ہے کہ زبان سے استغفار کرے اور دل میں شرمندہ ہو اور یہ پختہ ارادہ کرے کہ یہ گناہ جن کا پہلے ذکر ہوا نہیں کرے گا لھذا توبہ کرنے والے کو انتہائی کوشش کرنی چاہیئے اور اپنی پوری طاقت اس پر صرف کر دینی چاہیئے تا کہ اس کی نیکیاں زیادہ ہو جائیں، تا کہ قیامت کے دن اس کی نیکیاں اس سے لے کر مظلوموں کے پلڑے میں رکھ دی جائیں اور یہ خالی ہاتھ نہ رہ جائے۔

چنانچہ بندوں کے جتنے زیادہ حقوق اس کے ذمے ہوں اتنی ہی زیادہ نیکیاں حاصل کرنے میں مصروف ہو، اور توبہ کے بعد باقی رہنے والی زندگی بھی طویل ہو تو خوب نیکیاں کما سکے، ورنہ موت تو گھات میں ہے، اور اکثر موت قریب آجاتی ہے، نیت کی درستگی اور تکمیل آرزو اور اخلاص عمل سے پہلے ہی موت زندگی کا سلسلہ منقطع کر دیتی ہے، اگر ایسی صورت واقع ہو گئی تو تیرا کیا حال ہوگا؟ اسلئے نیکیاں کمانے میں اپنی پوری کوشش کرنی چاہیئے، جن کے حقوق اس کے ہاتھوں شکار ہوئے ان سے معافی طلب کرے اور ان کے حقوق ادا کرے اور اگر وہ نہ ملیں جن کے حقوق تلف کیئے ہیں تو ان کے ورثاء سے رجوع کرے، یہ تمام حقوق ادا کرنے کے بعد بھی اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرتا رہے، اور اسکی رحمت کا امیدوار رہے، اللہ تعالیٰ کی ناپسندیدہ باتوں سے بچتا رہے اور اس کی اطاعت و رضا کے حصول میں لگا رہے، ایسی حالت میں آنے والی موت کا ثواب اللہ تعالیٰ کے ذمے ہوگا۔

www.waseemziyai.com

جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان عالی شان ہے

﴿وَمَنْ يُّهَاجِرْ فِي سَبِيلِ اللهِ يَجِدْ فِي الْاَرْضِ مُرٰغَمًا كَثِيْرًا وَّسَعَةً وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللهِ وَكَانَ اللهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا﴾ سورة النساء : ١٠٠)

اور جو اللہ کی راہ میں گھر بار چھوڑ کر نکلے گا وہ زمین میں بہت جگہ اور گنجائش پائے گا اور جو اپنے گھر سے نکلا اللہ و رسول کی طرف ہجرت کرتا پھر اسے موت نے آلیا تو اس کا ثواب اللہ کے ذمہ پر ہو گیا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

کسی بھی نیکی کو حقیر نہ جانو

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ -وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى -قَالَا :حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ نَفْسًا، فَسَأَلَ عَنْ أَعْلَمِ أَهْلِ الْأَرْضِ فَدُلَّ عَلَى رَاهِبٍ، فَأَتَاهُ فَقَالَ :إِنَّهُ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ نَفْسًا، فَهَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ؟ فَقَالَ :لَا، فَقَتَلَهُ، فَكَمَّلَ بِهِ مِائَةً، ثُمَّ سَأَلَ عَنْ أَعْلَمِ أَهْلِ الْأَرْضِ فَدُلَّ عَلَى رَجُلٍ عَالِمٍ، فَقَالَ :إِنَّهُ قَتَلَ مِائَةَ نَفْسٍ، فَهَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ؟ فَقَالَ :نَعَمْ، وَمَنْ يَحُولُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ التَّوْبَةِ؟ انْطَلِقْ إِلَى أَرْضِ كَذَا وَكَذَا، فَإِنَّ بِهَا أُنَاسًا يَعْبُدُونَ اللهَ فَاعْبُدِ اللهَ مَعَهُمْ، وَلَا تَرْجِعْ إِلَى أَرْضِكَ، فَإِنَّهَا أَرْضُ سَوْءٍ، فَانْطَلَقَ حَتَّى إِذَا نَصَفَ الطَّرِيقَ أَتَاهُ الْمَوْتُ، فَاخْتَصَمَتْ فِيهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ، فَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ :جَاءَ تَائِبًا مُقْبِلًا بِقَلْبِهِ إِلَى اللهِ، وَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الْعَذَابِ :إِنَّهُ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ، فَأَتَاهُمْ مَلَكٌ فِي صُورَةِ آدَمِيٍّ، فَجَعَلُوهُ بَيْنَهُمْ، فَقَالَ :قِيسُوا مَا بَيْنَ الْأَرْضَيْنِ، فَإِلَى أَيَّتِهِمَا كَانَ أَدْنَى فَهُوَ لَهُ، فَقَاسُوهُ فَوَجَدُوهُ أَدْنَى إِلَى الْأَرْضِ الَّتِي أَرَادَ، فَقَبَضَتْهُ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ .

(صحیح مسلم: مسلم بن الحجاج أبو الحسن القشیری النیسابوری (۴:۱۱۲)

فهذا دليل واضح على أن قصده إلى التوبة وسعيه إليها، ونيته لها نافع، ودليل على أنه لا خلاص إلا برجحان ميزان الحسنات ولو بمثقال ذرة، فلا بد للتائب من تكثير الحسنات والنوافل ليرضى بها الخصوم يوم القيامة، وترفع بها الفرائض، كما قال النبي -صلى الله عليه وسلم :-أكثروا من النوافل ترفع بها القرائض. أو كما قال.

ويعقد أيضًا مع الله تعالى عقدًا صحيحًا مؤكدًا، وعهدًا وثيقًا ألا يعود إلى تلك الذنوب، ولا إلى أمثالها ابدًا، ويستعين على ذلك بالعزلة والصمت وقلة الأكل وقلة النوم، وإحراز قوت حلال، والتورع عن الحرام والشبهة، إما بكسب أو بضاعة في يده من إرث، أو سبب حلال، فإن كان فيما ورثه شبهة أو حرام أخرجه ولم يأكل منه ولم يتلبس بشيء منه، فإن رأس المعاصي الحرام، وملاك الدين الحلال والتورع، وتصفية اللقمة، فكل ما ينشأ من الإنسان من خير وشر فمن اللقمة، فالحلال يورث الخير، والحرام يورث الشر، كالقدر إذا طبخ ما فيها واستكمل نضجه تبين الرائحة الفائحة عما فيها، كل إناء

www.waseemziyai.com

ينضح بما فيه.

ترجمہ

صحیح البخاری اور مسلم شریف میں ہے کہ حضرت سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم سے پہلی امتوں میں ایک شخص تھا، جس نے ننانوے قتل کیے تھے، اور اس نے روئے زمین کے سب سے بڑے عالم کے بارے میں دریافت کیا، کسی شخص نے اسے ایک راہب کا پتا بتا دیا، یہ شخص جب اس راہب کے پاس پہنچا اور اس سے دریافت کیا کسی شخص نے ننانوے قتل کیے ہوں تو کیا اس کی توبہ قبول ہو سکتی ہے؟

راہب نے جواب دیا کہ نہیں۔

یہ جواب سن کر اس نے راہب کو بھی قتل کر دیا۔

اس طرح سو قتل پورے کر دینے پر اس نے پھر سب سے بڑے عالم کا پتا معلوم کیا، اس کو پھر ایک عالم کے بارے میں بتا دیا گیا تو یہ شخص وہاں پہنچا اور اس عالم سے دریافت کیا:

میں نے سو قتل کیے ہیں، کیا یہ ممکن ہے کہ میں توبہ کروں تو وہ قبول ہو جائے؟ تو اس عالم نے جواب دیا: ہاں ہو سکتی ہے، تیرے اور تیری توبہ کے درمیان کون حائل ہو سکتا ہے، تو فلاں جگہ چلا جا وہاں کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف ہیں، ان کے ساتھ مل کر تو بھی اللہ تعالیٰ کی عبادت کر۔ اور اپنے علاقے کی طرف لوٹ کر کبھی بھی نہ جانا کیونکہ وہ بری سرزمین ہے۔ چنانچہ یہ شخص بتائی ہوئی جگہ کی طرف روانہ ہو گیا، ابھی اس نے آدھا راستہ ہی طے کیا تھا کہ اس کا آخری وقت آ گیا، رحمت و عذاب کے فرشتوں کے درمیان اس کے لئے اختلاف ہو گیا، رحمت کے فرشتوں نے کہا یہ توبہ کرتا ہوا اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع لایا ہے۔ عذاب کے فرشتوں نے کہا: اس نے کبھی بھی نیکی نہیں کی تھی۔ اسی دوران ایک فرشتہ انسان کی شکل میں آیا اور تمام فرشتوں نے اس کو ثالث بنا لیا۔ اس نے کہا: دونوں طرف کی زمین ناپ لو جو جگہ اس کے قریب ہو وہ اسکے لئے ہے۔ چنانچہ دونوں طرف کی زمین ناپی گئی تو اس طرف کی زمین کم نکلی جس طرف وہ توبہ کرنے جا رہا تھا۔ یعنی اس سے قریب تھی، چنانچہ رحمت کے فرشتوں نے اسے لے لیا۔ ایک روایت میں آیا ہے کہ نیک آبادی کا فاصلہ صرف ایک بالشت کم نکلا۔ دوسری روایت میں ہے کہ گناہوں والی آبادی کو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ اس سے دور ہو جاؤ۔ اور نیک آبادی کو حکم دیا کہ وہ اس سے قریب ہو جا۔ پھر فرمایا: اب دونوں زمینوں کا فاصلہ ناپ لو۔ فرشتوں نے نیک آبادی اس سے قریب پائی یعنی اس کا فاصلہ کم پایا، تو اس کی مغفرت کر دی گئی۔ اور اس امر کی بھی دلیل ہے کہ نیکیوں کا پلڑا وزنی ہونا ضروری ہے اگرچہ ذرہ بھر ہی کیوں نہ ہو۔

پس توبہ کرنے والوں کے لئے نیکیوں کی کثرت ضروری ہے، اور نوافل کی بھی کثرت کرے، تاکہ قیامت کے دن حقوق کے دعوے داروں کو راضی کر سکے، اور اپنے فرائض بھی مرتفع ہو جائیں۔

جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان عالی شان ہے

نفل کی کثرت کرو ان کے ذریعے فرائض بلند کئے جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ سے پختہ اور مستحکم وعدہ اور مضبوط عہد کر لو کہ آج کے بعد یہ اور اس جیسے دوسرے گناہ کبھی بھی نہیں کروں گا۔

اور اس وعدے کو اس طرح تقویت پہنچائے کہ☆......تنہائی اور خاموشی اختیار کرے۔☆......خوراک کم کردے۔☆......حلال روزی کا انتظام کرے۔☆شبہ کی روزی سے بچے۔

خواہ کمائی کرکے یا میراث سے یا کسی اور حلال طریقے سے روزی حاصل کرے، اگر میراث کے مال میں شبہ ہو یا حرام کا جز و ہو تو اس کو دور کردے، اسے نہ کھائے اور نہ ہی پئے اور نہ ہی پہنے کیونکہ گناہوں کی جڑ حرام پر اور دین کی بنیاد حلال روزی پر ہے۔تقوی کے ساتھ حلال اور پاک لقمہ دین کی اصل ہے، انسان میں نیکی اور بدی کی جو خصلت پیدا ہوتی ہے وہ اسی لقمے سے پیدا ہوتی ہے،حلال لقمہ نیکی پیدا کرتا ہے جبکہ حرام لقمہ بدی۔جیسا کہ ہنڈیا اسی چیز کی خوشبو دیتی ہے جو اس کے اندر پکائی جارہی ہے۔

توبہ کے بعد علماء وصلحاء کی صحبت اختیار کرنا

ويكثر مجالسة الفقهاء والعلماء بالله، ليستفيد منهم أمر دينه، ويعرفونه سلوك الطريق إلى الله تعالى، وحسن الأدب في طاعته، والقيام في أمره، وينبهونه على ما خفي عليه من أمر السلوك في طريقه، فلا بد لكل من سلك طريقًا لم يعرفه من دليل يدله، ومرشد يرشده، وهاد يهديه، وقائد يقوده، وستعمل الصدق في جميع ذلك، والإخلاص والجد في المجاهدة، قال الله تعالى :

﴿وَالَّذِيْنَ جٰهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَ اِنَّ اللهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ﴾سورة النعكبوت : ٦٩)

فقد ضمن للمجد الصادق في المجاهدة في طريقه الهداية فإذا صدق في ذلك لا يعدم الهداية، لأن الله لا يخلف الميعاد، وليس بظلام للعبيد، وهو أرحم الراحمين، رء وف رحيم، لطيف بخلقه، بار ببريته، معين وموفق للمقبلين عليه، وداع للمدبرين المولين عنه بألطف الدعاء، يفرح بتوبتهم كالوالدة الشفيقة إذا قدم ولدها من سفره البعيد.

ترجمہ

توبہ کرنے والے کے لئے لازم ہے کہ علماء وصلحاء اور فقہاء کرام کی صحبت میں بیٹھے اور ان سے اپنے دین کے بارے میں سوالات کرتا رہے، اور اللہ تعالی کی راہ میں چلنے کی معرفت حاصل کرے، اللہ تعالی کی اطاعت میں حسن آداب اور دینی امور میں استقامت ان سے سیکھے، علماء کرام تجھے وہ تمام مخفی باتیں سکھائیں گے جو طریقت اور سلوک کے لئے ضروری ہیں، کیونکہ ہر ناواقف راہ کے لئے دلیل راہ کی ضرورت ہوتی ہے، اور ہادی کے لئے ضروری ہے کہ وہ ہدایت کرے، توبہ کرنے والا ان تمام باتوں میں سچائی اور اخلاص اور مجاہدے کو کام میں لائے۔

اللہ تعالی کا فرمان عالی شان ہے

﴿وَالَّذِيْنَ جٰهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَ اِنَّ اللهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ﴾سورة النعكبوت : ٦٩)

اور جنہوں نے ہماری راہ میں کوشش کی ضرور ہم انہیں اپنے راستے دکھادیں گے اور بیشک اللہ نیکوں کے ساتھ ہے۔

یقیناً ہدایت کی راہ میں سچی کوشش کرنے والے کا اللہ تعالی ہادی ہے، جب وہ اس میں صادق ہوگا تو ہدایت کو نایاب نہیں پائے گا، ضرور ہدات پائے گا یہ کہ اللہ تعالی نے اس کا وعدہ فرمایا ہے۔

www.waseemziyai.com

اور اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا، اور نہ ہی بندوں پر ظلم کرتا ہے، اور وہ ارحم الرحمین اور رؤف الرحیم ہے، اور اپنی مخلوق پر مہربانی کرنے والا ہے، اور وہ اپنی طرف متوجہ ہونے والوں کا مددگار اور توفیق دینے والا ہے، اور جو اس سے پیٹھ پھیرتے ہیں، راستہ بدل دیتے ہیں ان کو بھی مہربانی کے ساتھ بلاتا ہے اور ان کی توبہ سے خوش ہوتا ہے، بالکل اسی طرح جیسے ایک مہربان ماں اپنے بیٹے کے طویل سفر سے واپسی پر خوش ہوتی ہے۔

بندے کی توبہ پر اللہ تعالیٰ کی خوشی

وقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَلَّهُ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ أَحَدِكُمْ مِنْ رَجُلٍ بِأَرْضٍ دَوِيَّةٍ مُهْلِكَةٍ مَعَهُ رَاحِلَتُهُ عَلَيْهَا زَادُهُ وَطَعَامُهُ وَشَرَابُهُ وَمَا يُصْلِحُهُ فَأَضَلَّهَا فَخَرَجَ فِي طَلَبِهَا، حَتَّى إِذَا أَدْرَكَهُ الْمَوْتُ قَالَ: أَرْجِعُ إِلَى مَكَانِي الَّذِي أَضْلَلْتُهَا فِيهِ فَأَمُوتُ فِيهِ، فَرَجَعَ إِلَى مَكَانِهِ فَغَلَبَتْهُ عَيْنُهُ فَاسْتَيْقَظَ فَإِذَا رَاحِلَتُهُ عِنْدَ رَأْسِهِ عَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ وَمَا يُصْلِحُهُ ذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَالنُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ترجمہ

رسول اللہ ﷺ کا فرمان عالی شان ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے اس طرح خوش ہوتا ہے جیسے تم میں سے کوئی شخص نہایت خطرناک ویرانے میں سفر کر رہا ہو اور اس کے ساتھ ایک سواری ہو، اور اس پر ضروریات زندگی لدی ہوئی ہو اور وہ جانور سامان سمیت گم ہو جائے، پھر وہ اس کی تلاش میں مارا مارا پھرے کہ جان لبوں پر آ جائے، اس وقت وہ دل میں کہے: اب وہیں چلنا چاہئے جس جگہ سواری گم ہوئی ہے، اور مجھے وہیں مرنا چاہئے، پھر وہ اس جگہ واپس آئے، اس کی آنکھیں سونیند سے بوجھل ہوں، ایک لمحہ کے لئے وہ آنکھ بند کر لے، ایک لمحہ کے بعد جب وہ آنکھیں کھولے تو سواری سامان کے ساتھ اپنے سرہانے کھڑی پائے، اس وقت اس مسافر کی خوشی کا کیا ٹھکانہ ہوگا، بس اس مسافر کی خوشی کی طرح اللہ تعالیٰ کی خوشی ہوتی ہے۔

(سنن الترمذی: محمد بن عیسیٰ بن سَوْرۃ بن موسیٰ بن الضحاک، الترمذی، أبو عیسیٰ (۶۵۹:۴)

حضرت سیدنا مولا علی رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں

قال علي كرم الله وجهه: سمعت أبا بكر الصديق رضي الله عنه، وهو الصادق المصدوق قال: قال رسول الله -صلى الله عليه وسلم: ما من عبد أذنب ذنبًا فقام وتوضأ وصلى واستغفر الله من ذنبه، إلا كان حقًا على الله أن يغفر له: لأنه يقول جل وعلا:

﴿وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَه ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا﴾ سورة النساء: ١١٠)

ترجمہ

حضرت سیدنا مولا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی بندہ اگر کوئی گناہ کرے پھر اٹھ کر وضو کرے اور اپنے گناہوں سے استغفار کرے تو اللہ تعالیٰ پر اس کو بخش دینے کا حق ہو جاتا ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

www.waseemziyai.com

﴿وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَه ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللهَ يَجِدِ اللهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا﴾سورة النساء: ۱۱۰)

اور جو کوئی برائی یا اپنی جان پر ظلم کرے پھر اللہ سے بخشش چاہے تو اللہ کو بخشنے والا مہربان پائے گا۔

چھینے ہوئے مال سے توبہ کرنا

وأما الأموال الحاضرة المغصوبة، فليرد إلى المالك ما يعرف له مالكًا معينًا أو إلى ورثته على ما تقدم، وما لا يعرف له مالكًا معينًا فعليه أن يتصدق به عن صاحبه، فإن اختلط الحرام بالحلال، مثل اختلاط المغصوب بالإرث الحلال، حسب واجتهد فى معرفةمقدار الحرام وتصدق بذلك المقدار، وترك الباقي له ولعياله.

ترجمہ

اگر موجود مال میں کسی سے چھینا ہوا مال بھی شامل ہو تو اس مال کو توبہ سے پہلے یا بعد میں اس کے مالک کو واپس کر دے، اگر مالک نہ مل سکے تو اس کے ورثاء کو واپس کر دے، اور اگر ایسا نہ ہو سکے تو اس مال کو اس کے مالک کی طرف سے صدقہ کر دے۔

حلال مال کے ساتھ اگر حرام مال مل گیا ہے تو احتیاط سے حساب لگائے اور حرام مال کی مقدار جان کر اتنا مال صدقہ کر دے، باقی مال اپنے اور اہل وعیال کے لئے خرچ کرے۔

غیبت سے توبہ کرنا

وأما الأعراض فهو سب الناس وشتمهم مشافهة، وهو الجناية على القلوب، وكذلك غيبتهم، وذكرهم بالقبيح، وما يسوء هم من الغيبة، وهو كل كلام لا يحسن أن يقال له فى وجهه فإذا قاله فى غيبه منه، كان قد اغتابه، فكفارته أن يذكر له ذلك ويستحله، فإن كانوا جماعة فواحدًا واحدًا، ومن مات منهم قبل ذلك، فتدارك ذلك بكثير الحسنات على ما ذكرناه.

كل ذلك إذا بلغتهم الغيبة، وأما إذا لم تبلغهم فلا يجب عليه استحلالهم، بل لا يجوز، لأن فيه إيصال الألم إلى قلوبهم، بل يأتى الذين أغتابهم عندهم فيكذب نفسه عندهم، ويثنى على المغتابين.

ترجمہ

کسی کو گالی دینا یا کسی کو برا کہنا، گویا کہ کسی کی بے عزتی کرنا، یہ دل دکھانے والی بات ہے، اور اسی طرح کسی کو پیٹھ پیچھے برا کہنا، غیبت کرنا یا برائی کے ساتھ کسی کا ذکر اس طرح سے کرنا کہ اگر وہ سنے تو اس کو برا لگے، غیبت میں داخل ہے اس کا بدلہ یا کفارہ یہ ہے کہ جس کی غیبت کی ہے اس سے وہی بات کہہ دے، جو اس کی غیر موجودگی میں کہی گئی ہے اور اس سے اس بات کی معافی مانگے، اگر کسی جماعت کو برا کہا ہے کہ تو اس کے ہر ہر فرد سے معافی مانگے۔ اس جماعت کا کوئی فرد اگر فوت ہو گیا تو مرنے والے کی نیکیوں کا کثرت کے ساتھ ذکر کرے، جس شخص کی غیبت کی ہو اس کی اسے خبر نہ ہو تو ایسی صورت میں اس سے معافی نہ مانگے، اس طرح سے اس کے دل کو تکلیف پہنچے گی، بلکہ جن لوگوں کی موجودگی میں غیبت کی ہو ان کے سامنے خود کو جھوٹا قرار دے، جس کی غیبت کی ہو اس کی تعریف کرے۔

مظالم کا تدارک اور ان کا بدلہ

www.waseemziyai.com

ولا بد أن يعرفه قدر جنايته، ويعرض له في سائر المظالم، ولا يكفي في ذلك الاستحلال المبهم، لجواز أن يكون المظلوم إذا عرف قدر ظلمه على الحقيقة لم تطب نفسه بالإحلال بل يؤخر ذلك ليوم القيامة، ليأخذ بدله من حسناته، أو يحمله من سيئاته، وإن كان من جملة جنايته على الغير ما لو عرفه، وذكره لتأذى بمعرفته، كزناة بجاريته وأهله، أو نيبته باللسان إلى عيب خفي من عيوبه، يعظم أذاه به، فهاهنا لا طريق له إلا أن يستحله مبهمًا، ويبقى عليه له مظلمة ما، فيجبرها بالحسنات كما يجبر له مظلمة الميت والغائب، وكل جناية على الغير لم يعلم بها لو ذكر الجاني له ذلك لم تطب نفسه بالإحلال بسرعة، أو لا يأمن المجني عليه مقابلته بها فق الجاني في ذلك وطريقه أن يتلطف له، ويسعى في مهماته وأغراضه ويظهر من حبه والشفقة عليه ما يستميل به قلبه، فإن الإنسان عبد الإحسان، وكل من نفر بسيئة مال ورجع بحسنة، فإن تعذر ذلك عليه، فالكفارة بتكثير الحسنات، ليجزى بها في يوم القيامة جنايته، فإن الله تعالى يحكم به عليه، ويلزمه قبول حسناته مقابلة لجنايته عليه إذا امتنع من القبول، كمن أتلف في الدنيا مالاً، فجاء بمثله، فامتنع من له الحق عن قبول ذلك، وإبرائه عن ذلك، فإن الحاكم يحكم عليه بالقبض، شاء أم أبى، كذلك الله عز وجل يحكم بذلك في عرصات القيامة، وهو أحكم الحاكمين، وأعدل العادلين.

ترجمہ

جس کی غیبت کی گئی ہے، یا برائی بیان کی گئی ہے اس کے سامنے تمام مظالم کو صراحت اور تفصیل کے ساتھ بیان کرنے اور اس کی مقدار ظاہر کرنے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ ڈھکے چھپے لفظوں سے بتادے کہ تفصیل بیان کرنے کی صورت میں اس کا نفس ظالم کو معاف کرنے پر رضامند نہیں ہوگا بلکہ وہ اسے قیامت کے لئے رکھے گا تاکہ مظلوم اس کا بدلہ اس کی نیکیوں سے لے لے، یا مظلوم کی برائیاں ظالم کے دفتر اعمال میں شامل کردی جائیں، ہاں اگر گناہ اس قسم کا ہے جسے بیان کرنے سے مظلوم کو اذیت پہنچے گی اور اس کا دل دکھے گا، جیسے

☆......اس کی بیوی کے ساتھ یا اس کی لونڈی کے ساتھ زنا کرنے کی خبر۔☆......یا کسی پوشیدہ عیب سے اسے منسوب کیا۔

تو ایسا گناہ اگر کیا ہے تو مبہم طریقے پر معافی مانگے، اس کے سوا کوئی چارہ کار نہیں ہے، اور پھر جو کچھ اس کا رہ جائے اس کا ازالہ نیکیوں کے ساتھ کرے، جیسے میت یا مفقود کی حق تلفی اس کے ازالے کی صورت یہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ نیکیاں کمائے کہ روز قیامت مظلوم اگر اپنے حق کے بدلے ظالم کی نیکیاں لے لے تو تب بھی اس کے پاس اتنی نیکیاں بچ جائیں تاکہ اس ظالم کو جنت میں جگہ مل جائے یعنی بخش دیا جائے۔

اگر صاحب حق کو اپنی حق تلفی کا علم نہ ہو اور گناہگار یا مجرم کو یہ شبہ ہو کہ اگر میں نے صاحب حق کے سامنے اس کی حق تلفی بیان کی تو وہ جلدی معاف نہیں کرے گا، یا پھر مقابلے پر آمادہ ہو جائے گا یا اس کے اظہار کے باعث کسی کی جان کے ضیاع کا اندیشہ ہے تو کفارے کا طریقہ یہ ہے کہ

☆......اس کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرے۔☆......اس کی مشکلات کو دور کرے۔☆......اس کے ضروری کاموں کی تکمیل میں

www.waseemziyai.com

سعی کرے۔

اس طرح محبت وشفقت کے برتاؤ سے اس کا دل اس کی طرف مائل ہو جائے گا کیونکہ انسان احسان کا غلام ہے۔ کیونکہ ہر شخص برائی دیکھ کر بھاگتا ہے اور بچتا ہے اور حسن سلوک کے باعث اس کا دل مائل ہوتا ہے، اگر ایسا طریقہ اختیار کرنا بھی دشوار ہو تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ کثرت کے ساتھ نیکیاں کرے، تاکہ اس کے گناہ کے بدلے میں اس کی نیکیاں بدلہ بن سکیں، مثلاً کسی نے کسی کا مال تلف کر دیا، اور تلف شدہ مال کے بدلے میں اسے دوسرا مال دینا چاہا اور اس نے قبول کرنے سے انکار کر دیا، اور حق اسی طرح باقی رہا، لیکن حاکم حکم دیتا ہے کہ یہ مال قبول کرنا ہوگا، اسی طرح قیامت کے دن اللہ تعالی بدل قبول کرنے کا حکم دے گا، وہ سب سے بڑا حاکم اور سب سے بڑا عادل ہے۔

زہد وتقوی کا راستہ کیسے اختیار کیا جائے؟

فإذا تخلص من مظالم العباد، وتفرغ لعبادة الله تعالى فى خاصته، سلك طريق الورع، لأن به يتخلص العبد فى الدنيا والآخرة من العباد، ومن عذاب الله عزوجل، وبه يخفف عنه الحساب يوم القيامة، فإن الحساب يوم القيامة لحقوق العباد والمعاملات التى جرت فى الدنيا بين الأنام على غير وجه الشرع.

ترجمہ

توبہ کرنے والا جب بندوں کے حقوق سے فارغ ہو جائے اور اس کے ذمہ کوئی ظلم نہ رہے تو خاص طور پر اللہ تعالی کی عبادت میں مصروف ہو جائے اور تقوی کا راستہ اختیار کرے اور تقوی کے باعث بندے کو دنیا اور آخرت میں بندوں کے حقوق اور اللہ تعالی کے عذاب سے نجات حاصل ہوگی، اسی کی بدولت قیامت کے دن اس سے آسان حساب لیا جائے گا، قیامت کے دن بندوں کے حقوق اور انسانوں کے باہمی معاملات کا ضرور حساب ہوگا جو خلاف شریعت سرزد ہو گئے ہیں۔

اپنا حساب خود کرو

ولهذا قال النبى -صلى الله عليه وسلم-: حَاسِبُوا أَنْفُسَكُمْ قَبْلَ أَنْ تُحَاسَبُوا وَزِنُوا أَنْفُسَكُمْ قَبْلَ أَنْ تُوزَنُوا.

ترجمہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنا حساب خود کرو اس سے پہلے کہ تمھارا حساب لیا جائے اور اپنا وزن خود کرو قبل اس کے کہ تمھارا وزن کیا جائے۔

(الکتاب المصنف فی الأحادیث والآثار: أبو بكر بن أبي شيبة، عبد اللہ بن محمد بن إبراہیم بن عثمان بن خواستی العبسی (۷:۹۶)

بندے کے اسلام کی خوبی کیا ہے؟

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، أَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيهِ.

ترجمہ

www.waseemziyai.com

ہمیں علی بن الجعد نے یہ حدیث شریف بیان کی ،ہمیں مالک بن انس رضی اللہ عنہ نے خبر دی،انہوں نے حضرت سیدنا ابن شہاب سے روایت کیا،اورانہوں نے حضرت سیدنا علی بن حسین رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انسان کے اسلام کی خوبی یہ ہے کہ وہ غیر ضروری باتوں کوترک کردے۔

(مسند ابن الجعد : علی بن الجَعْد بن عبید الجَوْہَری البغدادی (۱:۴۲۸)

شک والی چیز کوترک کرنا لازم ہے

حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ :حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ :أَخْبَرَنِي بُرَيْدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا الْحَوْرَاءِ، قَالَ :قُلْتُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا :مَا تَذْكُرُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ :كَانَ يَقُولُ :دَعْ مَا يَرِيبُكَ إِلَى مَا لَا يَرِيبُكَ فَإِنَّ الصِّدْقَ طُمَأْنِينَةٌ وَإِنَّ الْكَذِبَ رِيبَةٌ.

ترجمہ

ہمیں ابوداؤد نے یہ حدیث شریف بیان کی ،انہوں نے کہا: ہمیں شعبہ نے یہ حدیث شریف بیان کی ، مجھے برید بن ابومریم نے خبر دی کہ انہوں نے کہا: میں نے ابوالحوراء سے سناوہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیدنا امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے عرض کی آپ رسول اللہ ﷺ سے کوئی حدیث شریف بیان کرتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ جو بات تم کوشک میں ڈالے اس کوترک کردو،اوراسے اختیار کروجس میں شک وشبہ نہ ہو۔

(مسند أبي داود الطيالسي : أبوداود سليمان بن داود بن الجارود الطيالسي البصرى (۲:۴۹۹) : دارہجر ۔ مصر

مومن ومنافق کا فرق

وقال -صلى الله عليه وسلم :المؤمن وقاف، والمنافق لقاف.وفي موضع آخر :المؤمن فتاش.

ترجمہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن توقف کرنے والا اور منافق عجلت کرنے والا ہوتا ہے اور بے پرواہی کے ساتھ نکلنے والا ہے، یعنی مومن سوچ سمجھ کراس وقت کام کرتا ہے جب اسے شریعت کے مطابق پاتا ہے اوراگر خلاف شرع ہوتو اسے ترک کردیتا ہے۔

اتنی نمازیں ادا کروکہ۔۔۔

وقال -صلى الله عليه وسلم :-لو صليتم حتى تكونوا كالحنايا، وصممتم حتى تكونوا كالأوتار فما ينفعكم إلا الورع الشافي.

ترجمہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ اگر تم اتنی نمازیں ادا کرلو کہ کمان کی طرح تمھاری کمر جھک جائے اوراتنے روزے رکھ لوکہ تانت کی طرح دبلے پتلے ہوجاؤ تب بھی یہ عبادت بغیر تقوی کے تمھیں کچھ نفع نہ دے گی۔

جس کوکوئی پرواہ نہ ہو

وقال -صلى الله عليه وسلم :-من لم يبال من أين مطعمه ومشربه لم يبال الله تعالى من أى باب من النار

www.waseemziyai.com

یدخله.

ترجمہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کو یہ پرواہ نہیں ہے کہ اس کا کھانا پینا کیسا ہے یعنی اس کا حصول حلال ذرائع سے ہوا ہے یا حرام طریقے سے تو اللہ تعالیٰ بھی پرواہ نہیں کرے گا کہ اسے جہنم کے کس دروازے سے داخل کیا جائے۔

جب تک رزق نہ کھالے تب تک مرتا نہیں ہے

عن جابر بن عبد الله رضى الله عنهما عن رسول الله -صلى الله عليه وسلم -أنه قال :أيها الناس إن أحدكم لن يموت حتى يستكمل رزقه فلا تستبقوا الرزق، واتقوا الله وأجملوا فى الطلب، وخذوا ما حل لكم، وذروا ما حرم عليكم.

ترجمہ

حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! کوئی بھی انسان اس وقت تک نہیں مرتا جب تک کہ اپنا رزق نہ کھالے تو تم رزق کی طلب میں سبقت نہ کرو، اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو، اور رزق طلب کرنے میں نیکی کی راہ اختیار کرو، اور جو کچھ تمھارے لئے حلال ہے اسے لے لو اور جو تمھارے لئے حرام ہے اس کو ترک کردو۔

حرام مال سے صدقہ دینا کیسا؟

أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ أَحْمَدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ الْعَبَّاسِ بْنِ خُزَيْمَةَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي الْعَوَّامِ، ثنا الْوَلِيدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْهَمْدَانِيُّ، ثنا أَبَانُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنِ الصَّبَّاحِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَا كَسَبَ رَجُلٌ مَالًا حَرَامًا فَبُورِكَ لَهُ فِيهِ، وَمَا تَصَدَّقَ مِنْهُ فَقُبِلَ مِنْهُ، وَلَا يَتْرُكُهُ خَلْفَ ظَهْرِهِ إِلَّا كَانَ زَادُهُ إِلَى النَّارِ.

ترجمہ

ہمیں ابوعلی احمد بن الفضل بن عباس بن خزیمہ نے خبر دی، ہمیں محمد بن احمد بن ابوالعوام نے یہ حدیث شریف بیان کی، ہمیں الولید بن القاسم الہمدانی نے یہ حدیث شریف بیان کی، ہمیں ابان بن اسحاق نے الصاح بن محمد سے انہوں نے مرہ الہمدانی سے انہوں نے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص حرام مال کمائے اس میں برکت نہیں دی جاتی اور جو حرام مال سے صدقہ دے اس کو قبول نہیں کیا جاتا، اور جو کچھ حرام مال چھوڑ جائے تو وہ اسکے لئے جہنم جانے کا سامان ہوتا ہے۔

(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد: أبو الحسن نور الدين علي بن أبي بكر بن سليمان الهيثمي (۱۰:۲۲۸) مكتبة القدسي، القاهرة

گناہ گناہ کو نہیں مٹاتا

وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ :رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ :قَالَ:الَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ اللَّهَ :عَزَّ وَجَلَّ :قَسَّمَ بَيْنَكُمْ أَخْلَاقَكُمْ كَمَا قَسَّمَ بَيْنَكُمْ أَرْزَاقَكُمْ، وَإِنَّ اللَّهَ :عَزَّ وَجَلَّ ى:طِي الدُّنْيَا مَنْ يُحِبُّ وَمَنْ لَا يُحِبُّ، وَلَا يُعْطِي الدِّينَ إِلَّا مَنْ أَحَبَّ، فَمَنْ أَعْطَاهُ الدِّينَ فَقَدْ أَحَبَّهُ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُسْلِمُ عَبْدٌ حَتَّى

www.waseemziyai.com

يُسْلِمَ قَلْبُهُ وَلِسَانُهُ، وَلا يُؤْمِنُ حَتّٰى يَأْمَنَ جَارُهُ بَوَائِقَهُ : قُلْتُ: وَمَا بَوَائِقُهُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ؟ قَالَ : غِشُّهُ وَظُلْمُهُ، وَلَا يَكْسِبُ مَالًا مِنْ حَرَامٍ فَيُنْفِقُ مِنْهُ فَيُبَارَكُ لَهُ فِيهِ، وَلَا يَتَصَدَّقُ مِنْهُ فَيُقْبَلُ مِنْهُ، وَلَا يَتْرُكُهُ خَلْفَ ظَهْرِهِ إِلَّا كَانَ زَادَهُ إِلَى النَّارِ، إِنَّ اللّٰهَ لَا يَمْحُو السَّيِّئَ بِالسَّيِّئِ، وَلٰكِنَّهُ يَمْحُو السَّيِّئَ بِالْحَسَنِ، إِنَّ الْخَبِيثَ لَا يَمْحُو الْخَبِيثَ.

ترجمہ

حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالی نے تمھارے درمیان اخلاق ایسے تقسیم فرمائے جیسے اس نے تمھارے درمیان رزق کو تقسیم فرمایا، بے شک اللہ تعالی دنیا میں ہر اس بندے کو دیتا ہے جس کے ساتھ محبت کرے نہ کرے، اور دین صرف اسی کو دیتا ہے جس کے ساتھ محبت کرے، اور قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، اور جس کو دین دیتا ہے اس کے ساتھ محبت بھی فرماتا ہے۔ اور قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تب تک کوئی بندہ مسلمان نہیں ہوسکتا جب تک اس کے دل اور زبان سے لوگ محفوظ نہ ہوجائیں، اور تب تک کوئی بھی شخص مومن نہیں ہوسکتا جب تک لوگ اس کی ظلم سے محفوظ نہ ہوجائیں ، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ یہ بوائق کیا ہوتی ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کا ظلم اور تعدی۔ پھر فرمایا: جو شخص حرام مال کمائے اس میں برکت نہیں دی جاتی اور جو حرام مال سے صدقہ دے اس کو قبول نہیں کیا جاتا، اور جو کچھ حرام مال چھوڑ جائے تو وہ اسکے لئے جہنم جانے کا سامان ہوتا ہے۔ بے شک اللہ تعالی برائی کو برائی کے ساتھ نہیں مٹاتا لیکن برائی کو نیکی کے ساتھ مٹادیتا ہے، اور بے شک خبیث خبیث کو نہیں مٹاتا۔ (مجمع الزوائد ومنبع الفوائد: أبو الحسن نور الدین علی بن أبی بکر بن سلیمان الہیثمی (۱۰:۲۲۸)

اللہ تعالی کی عطا پر راضی رہو غنی ہوجاؤ گے

وعن عمران بن الحصين رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال: إن الله تعالى يقول عبدي أد ما افترضت عليك تكن من أعبد الناس، وانه عما ينهيك عنه تكن من أورع الناس، واقنع بما رزقتك تكن من أغنى الناس.

حضرت سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ اے میرے بندو! میں نے تم پر جو کچھ فرض کیا ہے اس کو بجالاؤ، تاکہ تم لوگوں سے بڑھ کر عابد بنو، اور جن باتوں سے میں نے منع کیا ہے، ان سے باز رہو، تاکہ تم لوگوں میں زیادہ متقی بنو۔ اور جتنا رزق میں نے تم کو دیا ہے اس پر قناعت کرو تاکہ تم لوگوں میں سب سے زیادہ غنی بن جاؤ۔

(تنبیہ الغافلین بأحادیث سید الأنبیاء والمرسلین للسمرقندیأبو اللیث نصر بن محمد بن أحمد بن إبراہیم السمرقندی (۱:۲۷۴)

سب سے بڑا عابد کون؟

وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أبي هريرة رضي الله عنه: كن ورعًا تكن من أعبد الناس.

رسول اللہ ﷺ نے حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرمایا: تقوی اختیار کرو تاکہ تم لوگوں میں سب سے زیادہ عابد بن سکو۔

(کنز العمال فی سنن الأقوال والأفعال: علاء الدین علی القادری الشاذلی الہندی (۱۵:۸۸۱)

www.waseemziyai.com

تیسری فصل

تقوی کے متعلق ائمہ کرام کی رائے

☆......امام حسن بصری رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا فرمان عالی شان

وقال الحسن البصری رحمه الله :مثقال ذرة من الورع خير من ألف مثقال من الصوم والصلاة.

ترجمہ

امام حسن بصری رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ تقوی ایک ذرہ ایک ہزار مثقال روزے اور نماز نفل سے بہتر ہے۔

☆......حضرت موسی علیہ السلام کی طرف وحی

وأوحى الله تعالى إلى موسى عليه السلام :لا يتقرب إلى المتقربون بمثل الورع.

ترجمہ

اللہ تعالی نے حضرت موسی علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی: کہ لوگ جس قدر مجھ سے قرب تقوی کے ذریعے حاصل کرتے ہیں اس قدر کسی اور بات کے ذریعے نہیں حاصل کرسکتے۔

☆......اور یہ بھی کہا گیا ہے

وقيل :رد دانق من فضة أفضل عند الله من ستمائة حجة مبرورة، وقيل :سبعين حجة متقبلة.

ترجمہ

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ایک درہم کا چھٹا حصہ مالک کو واپس کردینا اور اس میں خیانت نہ کرنا سو مقبول حجوں سے زیادہ ثواب رکھتا ہے اور ایک روایت میں ستر مقبول حجوں کا ذکر ہوا ہے۔

☆......حضرت سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ کا قول

وقال أبو هريرة رضى الله عنه :جلساء الله تعالى غدًا أهل الورع والزهد

ترجمہ

حضرت سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کل قیامت کے دن اللہ تعالی کا قرب پانے والے متقی لوگ ہوں گے۔

(الإیماء إلی زوائد الأمالی والأجزاء - نبیل سعد الدین سلیم جرّار (۳:۶۳))

☆......حضرت سیدنا عبداللہ بن مبارک کا قول اور عمل

وقال ابن المبارك رحمه الله :ترك فلس من الحرام أفضل من مائة فلس يتصدق به.

روى عن ابن المبارك أنه كان بالشام يكتب الحديث، فانكسر قلمه فاستعار قلمًا، فلما فرغ من الكتابة نسي، فجعل القلم في مقلمته، فلما رجع إلى مرور، رأى القلم وعرفه، فتجهز للقدوم إلى الشام لرد القلم

www.waseemziyai.com

إلى صاحبه.

ترجمہ

حضرت سیدنا عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حرام کا ایک پیسہ ترک کر دینا ایک سو پیسہ صدقہ کرنے سے افضل ہے۔ اور آپ ہی کے بارے میں منقول ہے کہ وہ ملک شام میں حدیث لکھ رہے تھے کہ آپ کا قلم ٹوٹ گیا، انہوں کسی سے عاریۃً قلم مانگا، لکھنے سے جب فارغ ہوئے تو قلم واپس کرنا بھول گئے اور قلم ان کے قلمدان میں ہی رہ گیا، ملک شام سے جب مرو پہنچے تو عاریۃً لیا ہوا قلم اپنے قلمدان میں موجود پایا، تو فوراً خیال آیا، چنانچہ قلم واپس کرنے کے لئے ملک شام کا دوبارہ سفر اختیار کیا اور قلم واپس کر کے واپس آ گئے۔

☆......دل کی حفاظت کرو

حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ، عَنْ عَامِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الحَلاَلُ بَيِّنٌ، وَالحَرَامُ بَيِّنٌ، وَبَيْنَهُمَا مُشَبَّهَاتٌ لاَ يَعْلَمُهَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ، فَمَنِ اتَّقَى المُشَبَّهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ وَعِرْضِهِ، وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ: كَرَاعٍ يَرْعَى حَوْلَ الحِمَى، يُوشِكُ أَنْ يُوَاقِعَهُ، أَلاَ وَإِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى، أَلاَ إِنَّ حِمَى اللَّهِ فِي أَرْضِهِ مَحَارِمُهُ، أَلاَ وَإِنَّ فِي الجَسَدِ مُضْغَةً: إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الجَسَدُ كُلُّهُ، وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الجَسَدُ كُلُّهُ، أَلاَ وَهِيَ القَلْبُ.

ترجمہ

حضرت سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ حرام بھی واضح ہے اور حلال بھی واضح ہے، لیکن ان دونوں کے درمیان بکثرت شبہات ہیں، جنہیں بہت سے لوگ نہیں جانتے لھذا جس نے شبہات سے اپنے آپ کو بچالیا اس نے اپنا دین بچالیا، اور اپنی عزت بچالی۔ جس نے ایسا نہیں کیا وہ حرام میں مبتلاء ہو گیا، جیسے چرواہا بکریاں چراتا ہے اور اس بات کا خیال رکھتا ہے کہ دوسرے کے کھیت میں نہ جانے پائیں، کیونکہ ہر بادشاہ کی محفوظ چراگاہ ہوتی ہے، تو سن لو کہ اللہ تعالیٰ کی محفوظ چراگاہ اس کی حرام کردہ چیزیں ہیں، سنو! جسم میں گوشت کا ایک ایسا ٹکڑا ہے جب وہ درست رہتا ہے تو سارا جسم تندرست رہتا ہے اور جب وہ خراب ہو جاتا ہے تو سارا جسم خراب ہو جاتا ہے۔ جانتے ہو وہ گوشت کا ٹکڑا تمھارا دل ہے۔

(صحیح البخاری: محمد بن إسماعیل أبو عبداللہ البخاری الجعفی (۱:۲۰)

☆......حضرت سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا قول

وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ: لِكُلِّ شَيْءٍ حَدٌّ وَحُدُودُ الْإِسْلَامِ الْوَرَعُ، وَالتَّوَاضُعُ، وَالشُّكْرُ، وَالصَّبْرُ، فَالْوَرَعُ مِلَاكُ الْأُمُورِ، وَالتَّوَاضُعُ بَرَاءَةٌ مِنَ الْكِبْرِ، وَالصَّبْرُ النَّجَاةُ مِنَ النَّارِ، وَالشُّكْرُ الْفَوْزُ بِالْجَنَّةِ.

ترجمہ

حضرت سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہر شئی کی کوئی نہ کوئی حد ہوتی ہے، اسلام کی حد تقویٰ، عاجزی، شکر، صبر، پرہیزگاری ان تمام امور کی جڑ ہے، عاجزی دوزخ سے بچانے والی ہے، اور صبر دوزخ سے بچانے والا ہے اور شکر جنت لے

www.waseemziyai.com

جانے والا ہے۔

(تنبیہ الغافلین بأحادیث سید الأنبیاء والمرسلین للسمرقندی: أبو اللیث نصر بن محمد بن أحمد بن إبراہیم السمرقندی (۴۷۳))

☆......حضرت سیدنا حسن بصری رضی اللہ تعالی کا کمال تعجب

ودخل الحسن البصری رحمه الله مكة، فرأى غلامًا من أولاد علي بن أبي طالب رضي الله عنه قد أسند ظهره إلى الكعبة يعظ الناس فوقف عليه الحسن وقال له: ما ملاك الدين؟ فقال: الورع، فقال: ما آفة الدين؟ قال: الطمع، فتعجب الحسن منه.

ترجمہ

حضرت سیدنا امام حسن بصری رضی اللہ عنہ جب مکہ مکرمہ گئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا مولا علی رضی اللہ عنہ کے ایک صاحبزادے کو دیکھا کہ وہ خانہ کعبہ سے پشت لگائے لوگوں کو نصیحت کر رہے ہیں، حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ رک گئے اور ان سے دریافت کیا:

جناب! یہ فرمائیں دین کا ستون کیا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ تقوی۔ پھر امام حسن بصری رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: دین کو تباہ کرنے والی چیز کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ لالچ۔ یہ سن کر امام حسن بصری رضی اللہ عنہ کو کمال تعجب ہوا۔

(الرسالة القشيرية عبد الكريم بن هوازن بن عبد الملك القشيري (۱:۲۳۶) : دار المعارف، القاهرة

☆......حضرت سیدنا ابراہیم بن ادھم رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا قول

وقال إبراهيم بن أدهم رحمه الله: الورع ورعان، ورع فرض، وورع حذر، فورع الفرض: الكف عن كل معاصي الله، وورع الحذر: الكف عن الشبهات في محارم الله تعالى.

فورع العام من الحرام والشبهة، وهو كل ما كان للخلق عليه تبعة، وللشرع فيه مطالبه، وورع الخاص من كل ما كان فيه الهوى وللنفس فيه شهوة ولذة، وورع خاص الخاص من كل ما كان لهم فيه إرادة ورؤية.

فالعام يتورع في ترك الدنيا، والخاص يتورع في ترك الجنة العليا، وخاص الخاص يتورع في ترك ما سوى الذي خلق وبرأ.

ترجمہ

حضرت سیدنا ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ تقوی کی دو قسمیں ہیں ☆......ایک وہ جو فرض ہے۔☆......وہ جو ڈر اور خوف سے ہے۔

غرض تقوی تو معاصی سے بچنا ہے اور ڈر اور خوف کا تقوی اللہ تعالی کے محرمات میں شبہات سے بچنا ہے، عوام کا تقوی تو حرام اور شبہ کی ان تمام چیزوں سے بچنا ہے جن کا مخلوق کی نظر میں برا انجام اور شریعت کی طرف ان پر مواخذہ ہے اور خواص کا تقوی ان تمام چیزوں سے الگ رہنا ہے جن میں خواہش نفس کا دخل اور نفس کی لذت و رغبت کا شائبہ ہے۔

www.waseemziyai.com

اور جو حضرات خواص الخواص ہیں ان کا تقوی ان چیزوں سے بچنا ہے جن میں انسان کے ارادے اور رائے کو دخل ہو گویا کہ

☆......عوام کا تقوی: ترک دنیا میں ہے۔☆......خواص کا تقوی ترک جنت میں ہے۔☆......اور خواص الخواص کا تقوی اللہ تعالی کے علاوہ ہر چیز کو ترک کر دینا ہے۔

(تنبیہ الغافلین بأحادیث سید الأنبیاء والمرسلین للسمرقندی : أبو اللیث نصر بن محمد بن أحمد بن إبراہیم السمرقندی (۱:۴۷۵)

☆......حضرت سیدنا یحیی بن معاذ رازی کا قول

قال یحیی بن معاذ الرازی رحمه الله :الورع علی وجهین، ورع فی الظاهر وهو ألا تتحرک إلا لله، وورع فی الباطن، وهو ألا یدخل فی قلبک سواء تبارک وتعالی.

وقال یحیی رحمه الله أیضًا :من لم ینظر فی دقیق من الورع لم یحصل له شیء ولم یصل إلی الجلیل من العطاء.

ترجمہ

حضرت سیدنا یحیی بن معاذ رازی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ تقوی کی دو قسمیں ہیں ☆......تقوی ظاہری ☆......تقوی باطنی

ظاہری تقوی یہ ہے کہ تیرا ارادہ اور ہر حرکت اللہ تعالی کے لئے ہو۔

باطنی تقوی یہ ہے کہ تیرے دل میں اللہ تعالی کے سوا کسی کا دخل ممکن نہ ہو۔اور آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے یہ بھی فرمایا: جو شخص تقوی کے حقائق اور باریکیوں پر نظر نہیں کرتا اور اس کو اللہ تعالی کی طرف سے کچھ عطا نہیں ہوتا۔

(کتاب الزہد الکبیر : أحمد بن الحسین بن علی بن موسی الخُسْرَوْجِردی الخراسانی، أبو بکر البیہقی (۳۱۸)

☆......یہ بھی کہا گیا ہے کہ

وقیل :من دق فی الورع نظره جل فی القیامة خطره.

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ جس شخص کی نظر تقوی میں باریک بین ہے اس کا مرتبہ بھی قیامت کے دن بلند ترین ہوگا۔

☆......بعض مشائخ کرام کا قول ہے

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ، أَنْبَأَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ، ثنا الْعَبَّاسُ بْنُ حَمْزَةَ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي الْحَوَارِيِّ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ خَلَفٍ قَالَ :الْوَرَعُ فِي الْمَنْطِقِ أَشَدُّ مِنْهُ فِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَالزُّهْدُ فِي الرِّئَاسَةِ أَشَدُّ مِنْهُ فِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ؛ لِأَنَّهُ يَبْذُلُهُمَا فِي طَلَبِ الرِّئَاسَةِ.

ترجمہ

اور ایک قول یہ بھی ہے کہ کلام کا تقوی سونے اور چاندی کے تقوے سے زیادہ سخت ہے، اور سرداری میں تقوی سونے اور چاندی کے تقوے سے زیادہ سخت ہے، اس لئے کہ ان دونوں کو پانے کے لئے خرچ کیا گیا ہے۔

(کتاب الزہد الکبیر : أحمد بن الحسین بن علی بن موسی الخُسْرَوْجِردی الخراسانی، أبو بکر البیہقی :۳۱۹)

www.waseemziyai.com

☆......حضرت سیدنا ابوسلیمان دارانی کا قول

وقال أبو سليمان الداراني رحمه الله :الورع أول الزهد، كما أن القناعة طرف الرضا.

ترجمہ

حضرت سیدنا ابوسلیمان دارانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ تقوی زہد کا پہلا درجہ ہے جس طرح رضا کی آخری منزل قناعت ہے۔

(أحاديث أبي الحسين الكلابي :أَبُو الْحُسَيْنِ عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ مُوسَى الْكِلَابِيُّ الدِّمَشْقِيُّ :۴۷)

☆......تقوی کا اجر

وقال أبو عثمان رحمه الله :ثواب الورع خفة الحساب.

ترجمہ

حضرت سیدنا ابوعثمان رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ تقوی حساب میں ہلکا ہوتا ہے۔

☆......حضرت یحیی بن معاذ رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا قول

وقال يحيى بن معاذ رحمه الله :من لم يصحبه الورع في فقره أكل الحرام النص.

ترجمہ

حضرت سیدنا یحیی بن معاذ رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ جس کی درویشی میں تقوی نہیں ہے وہ ظاہر میں حرام کھاتا ہے۔

☆......حضرت یونس بن عبید اللہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا قول

وقال يونس بن عبيد الله رحمه الله :الورع الخروج من كل شبهة، ومحاسبة النفس مع كل طرفة.

ترجمہ

حضرت سیدنا یونس بن عبید اللہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ ہر مشتبہ چیز سے بچ نکلنے اور ہر آن نفس کے محاسبے کا نام تقوی ہے۔

☆......حضرت سیدنا سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا قول

وقال سفيان الثوري رحمه الله :ما رأيت أسهل من الورع، كل ما حاك في نفسك تركته،

ترجمہ

تقوی سے آسان چیز میں نے نہیں دیکھی کہ جو چیز دل میں کھٹکی ہے ذرا سا بھی شبہ ہوا اس کو میں نے چھوڑ دیا۔

(الرسالة القشيرية :عبدالكريم بن ہوازن بن عبدالملک القشيری (۱:۲۳۵))

رسول اللہ ﷺ کا فرمان عالی شان ہے

عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ :سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْإِثْمِ فَقَالَ:الْإِثْمُ مَا حَاكَ فِي صَدْرِكَ وَكَرِهْتَ أن يطّلع الناس عليه.

حضرت سیدنا نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے گناہ کے متعلق دریافت کیا:

www.waseemziyai.com

www.waseemziyai.com

تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو چیز تمھارے دل میں کھٹکے اور تم یہ بات ناپسند کرو کہ کسی کو اس کی اطلاع ہو تو وہ گناہ ہے۔

(مختصر تفسیر ابن کثیر :(اختصار و تحقیق) محمد علی الصابونی (۱:۶۱۲)

اور یہ بھی رسول اللہ ﷺ کا فرمان شریف ہے

وهو إذا لم ينشرح الصر به وكان في قلبك منه شيء، وكذلك قوله صلى الله عليه وسلم: الإثم حزاز القلوب يعني ما حز في صدرك وحاك ولم يطمئن عليه القلب فاجتنبه، ومنه الحديث إياكم والحكاكات فإنها المأثم: وقوله: صلى الله عليه وسلم: دع ما يريبك إلى ما لا يريبك.

ترجمہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گناہ دلوں میں خراش پیدا کرنے والی چیز ہے، یعنی جو چیز دل میں خراش اور کھٹک پیدا کرے، اور اس پر دل کو اطمینان نہ ہو اس کو ترک کر دو۔

(إحياء علوم الدين : أبو حامد محمد بن محمد الغزالي الطوسي (۱:۲۲۴) :دار المعرفة - بيروت

☆......حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ تعالیٰ کا قول

وقال معروف الكرخي رحمه الله: حفظ لسانك من المدح كما تحفظه من الذم.

ترجمہ

حضرت سیدنا معروف کرخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ جس طرح اپنی زبان کو مذمت سے روکتے ہو اسی طرح اپنی زبان کو دوسروں کی طرف سے مدح سے بھی روکو۔

☆......حضرت سیدنا بشر بن الحارث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول

، بشر بن الحارث رحمه الله :أشد الأعمال ثلاثة :الجود في القلة، والورع في الخلوة، وكلمة حق من يخاف ويرجى.

تین کام مشکل ترین ہیں: ☆......غربت میں سخاوت کرنا۔☆......تنہائی میں تقویٰ اختیار کرنا۔☆......اور ایسے شخص کے سامنے ت کہنا جس سے امید بھی ہو اور خوف بھی (نقصان پہنچنے کا خوف اور الطاف و اکرام کی امید۔

....حضرت سیدنا بشر حافی کی بہن کا تقویٰ

: جاءت أخت بشير بن الحارث الحافي إلى الإمام أحمد بن حنبل رحمهم الله وقالت :يا إمام إنا ل على سطوحنا فتمر بنا مشاعل الظاهرية ويقع الشعاع علينا، فيجوز لنا الغزل في شعاعها؟ فقال :من ت عافاك الله؟ قالت :أنا أخت بشر بن الحارث، فبكى الإمام أحمد رحمه الله وقال :من بيتكم يخرج الورع الصادق، لا تغزلي في شعاعها.

ترجمہ

اور یہ بھی کیا گیا ہے کہ حضرت سیدنا بشر حافی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بہن حضرت سیدنا امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی: اے امام! ہم چھت پر بیٹھ کر سوت کاتتے ہیں۔ جب نیچے سے مشعلیں گزرتی ہیں تو ان کی روشنی ہم پر پڑتی ہے، کیا ان کی روشنی میں ہمارے لئے سوت کاتنا جائز ہے؟ حضرت سیدنا امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ نے سن کر فرمایا: اللہ تعالیٰ تم کو معاف کرے تم کون ہو؟ تو اس مائی صاحبہ نے عرض کی: میں بشر بن حارث کی بہن ہوں۔ یہ سن کر امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ رونے لگے اور فرمایا: تمہارے گھر سے تقویٰ کا دریا بہتا ہے، تم مشعلوں کی روشنی میں سوت نہ کاتا کرو۔

☆......حضرت سیدنا علی العطار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول

وقال علی العطار رحمه الله: مررت بالبصرة فی بعض الشوارع وإذا مشایخ قعود وصبیان یلعبون، فقلت: ألا تستحیون من هؤلاء المشایخ؟ فقال صبی من بینهم: ؤلاء المشایخ قل ورعهم فقلت هیبتهم.

ترجمہ

حضرت سیدنا علی العطار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں بصرہ کے بازار میں چل رہا تھا، کہ میں نے دیکھا چند ضعیف لوگ بیٹھے ہیں اور بچے کھیل رہے ہیں، میں نے کہا: تم کو حیا نہیں آتی کہ تم ان بزرگوں کے سامنے کھیل رہے ہو؟ تو یہ سن کر ایک بچہ بولا: ان بزرگوں میں چونکہ تقویٰ کم ہو گیا ہے اس لئے ان کی ہیبت بھی کم ہو گئی ہے۔

چوتھی فصل

مشتبہ اشیاء اور ہمارے اسلاف

☆......حضرت سیدنا مالک بن دینار کا قول

وقیل: ان مالک بن دینار رحمه الله مکث بالبصرة أربعین سنة، فلم یصح له یأکل من تمر البصرة ولا رطبها حتی مات ولم یذقه، وکان إذا انقضی وقت الرطب قال: یا أهل البصرة هذا بطنی ما نقص منه شیء ولا زاد فیکم شیئًا.

ترجمہ

حضرت سیدنا مالک بن دینار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ چالیس سال تک بصرہ میں رہے مگر چالیس سال تک بصرہ کھجور اور چھوہارا تک نہیں چکھا، جب ان کا موسم ختم ہو جاتا تو فرماتے: بصرہ والو! نہ میرے اس پیٹ کا نقصان ہوا اور نہ ہی تمہاری کھجوروں میں کمی پیشی ہوئی۔

☆......حضرت سیدنا ابراہیم بن ادھم کا تقویٰ

وقیل لإبراهیم بن أدهم رحمه الله: ألا تشرب من ماء زمزم؟ فقال: لو کان لی دلو لشربت

ترجمہ

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ حضرت سیدنا ابراہیم ابن ادہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو عرض کی گئی: آپ نے زمزم کیوں نہیں پیا؟ تو آپ نے فرمایا: کہ میرے پاس ڈول نہیں ہے اگر میرا ڈول ہوتا تو میں پیتا۔

☆......حضرت سیدنا بشر حافی رحمہ اللہ تعالیٰ

وقیل :إن بشرًا الحافی رحمه الله كان إذا قدم بين يديه طعام فيه شبهة لا تمتد إليه يده.

ترجمہ

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ حضرت سیدنا بشر حافی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سامنے مشتبہ کھانا لایا جاتا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ہاتھ کھانے کی طرف بڑھتا ہی نہیں تھا۔

☆......حضرت سیدنا بایزید کی والدہ ماجدہ

وقیل :إن أم أبی یزید البسطامی رحمهما الله كانت إذا مدت يدها إلى طعام فيه شبهة تباعد حال كونها حبلى بأبی یزید فلم تمد يدها إليه.

ترجمہ

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ حضرت سیدنا بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جب اپنی والدہ ماجدہ کے شکم میں تھے تو اگر آپ کی والدہ ماجدہ کے سامنے مشتبہ کھانا لایا جاتا تو اگر وہ اس کی طرف ہاتھ بڑھانا چاہتی بھی تھیں تو ہاتھ نہیں بڑھتا تھا۔

☆......اور یہ بھی کہا گیا ہے

و كان بعضهم إذا قدم إليه طعام فيه شبهة فاحت منه رائحة منكرة، فعلم من ذلك فامتنع من أكله.

ترجمہ

اور بعض مشائخ کرام کے سامنے جب کھانا لایا جاتا تو کھانے سے بدبو نکلنے لگتی جس سے وہ سمجھ جاتے کہ کھانا مشتبہ ہے اور نہ کھاتے تھے۔

☆......حضرت سیدنا حارث محاسبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

وقیل :كان الحارث المحاسبی رحمه الله إذا مد بصره إلى طعام فيه شبهة ضرب على رأس أصبعه عرق، فيعلم أنه غير حلال.

ترجمہ

روایت کیا گیا ہے کہ جب مشتبہ کھانے کی طرف ہاتھ بڑھاتے تو ان کی انگلیوں کے پوروں پر پسینہ آجاتا تھا، اس سے آپ سمجھ جاتے کہ کھانا حلال نہیں ہے۔

☆......بعض مشائخ کرام کا تقویٰ

وقیل عن بعضهم :أنه كان إذا وضع فی لقمة من طعام فيه شبهة لم يمتضغ فتصير كالرمل فی فمه.

www.waseemziyai.com

ترجمہ

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ بعض مشائخ کرام کے بارے میں منقول ہے کہ جب وہ مشتبہ کھانے کا لقمہ منہ میں رکھتے تو چبایا ہی نہ جاتا اور وہ لقمہ ان کے منہ میں ریت کی طرح ہو جاتا۔

حلال وحرام کے پہچان کیسے ہوجاتی تھی؟

وإنما فعل الله تعالى لهم ذلك تخفيفًا ورحمه وشفقة وحمية لهم، لما صفوا اللقم واجتهدوا في طلب الحلال وترك الحرام والشبهة، حماهم الله تعالى عما يكرهونه من المطاعم، فذب عنهم في معرفة ذلك، وكفاهم مؤنه التفتيش والتنقير عن بائع الطعام وكسبه ومعيشته، وعن الثمن الذى اشترى به وأصله وتحصيله من وجه الحلال.

فجعل ذلك علامة عندهم في أى وقت رأوها كفوا أيديهم عن تناول الطعام، وإذا لم يروها تناولوه، هذا في حق هؤلاء السادة الكرام الذين سبقت لهم العناية وعمتهم الرعاية.

وأما الحلال في حق العوام من المؤمنين، فكل ما لا يكون للخلق فيه تبعة ولا للشرع عليه مطالبة، كما قال سهل بن عبد الله التسترى رحمه الله حين سئل عن الحلال قال :الحلال هو الذى لا يعصى الله فيه، وقال مرة أخرى :الحلال الصافى الذى لا ينسى فيه.

ترجمہ

اللہ تعالیٰ نے یہ صورتیں ان کا بوجھ ہلکا کرنے اور ان کی آسانی اور ان کی حفاظت کے لئے کردی تھیں، جب ان لوگوں نے اپنے لقموں کو حرام سے پاک رکھا، طلب حلال اور ترک حرام کی کوشش کی تو اللہ تعالیٰ نے بھی ان کو مشتبہ اور مرغوب کھانوں سے محفوظ رکھا، اور کھانے کی شناخت ان پر آسان کر دی، فروخت کرنے والوں کی تلاش اور ان کے احوال کی جستجو اور حرام و حلال کی تنقیح کی ان کو ضرورت باقی نہیں رہی، ۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان کو پہچان عطا کر دی، یہ نشانیاں اور علامات ان اکابرین کو عطا ہوئیں جن کے حال پر حق تعالیٰ کی عنایت مبذول رہی، اور اس کی رحمت ان کے شامل حال رہی، عام مسلمانوں کے لئے ہر وہ چیز حلال ہے جس کا نتیجہ مخلوق کی نظر میں قابل مذمت نہ ہو، اور نہ ہی اس پر شرعی مواخذہ ہو۔

جیسا کہ حضرت سیدنا سہل بن عبداللہ التستر ی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بارے میں منقول ہیں: کہ جب ان سے رزق حلال کے بارے میں دریافت کیا گیا تو فرمایا: حلال اور پاک وہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ کو فراموش نہ کیا گیا ہو۔

انبیاء کرام علیہم السلام کا کھانا عین حلال ہوتا ہے

فالحلال حلال حكم لا حلال عين، إذ لو كان حلال عين لم يحل لأحد أكل الميتة، ولا إذا اشترى الشرطى بماله الحرام طعامًا حلالًا، ثم رجع فاستقال البيع فرجع الطعام إلى يد مالكه الأول ألا يجوز أكله للمتورع المؤمن، لأنه قد تخلل بينهما حالة يحرم أكله فيها، وهو حصوله فى يد الشرطى.

فلما اتفق المسلمون على جواز أكل هذا الطعام الذى حصل فى ملك الشرطى المشترى بماله الحرام

www.waseemziyai.com

22
22

الذی یحرم أکلہ عند جمیع المسلمین علم أن الحلال والحرام ما کان الشرع حکم بہ لا نفس العین لأن ذلک طعام الأنبیاء کما جاء فی الحدیث :أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم:سمع رجلًا یقول:للھم ارزقنی الحلال المطلق، فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم:ذلک رزق الأنبیاء ، سل اللہ رزقًا لا یعذبک علیہ.

ترجمہ

حلال اللہ تعالی کے حکم سے حلال ہوتا ہے،کسی کے حکم سے حلال نہیں ہوتا یعنی کسی کے بنانے سے حلال نہیں بن جاتا۔اس لئے کہ حلال عین ہی اگر حلال ہوتا (اس کے سوا ہر چیز حرام ہوتی ہے) تو کسی کے لئے مردار کا کھانا حلال نہ ہوتا،اور وہ کھانا حلال ہوتا جس کو کسی سپاہی نے اپنے حرام مال سے خریدا،اور پھر جس سے خریدا اس کو واپس کر کے اپنے پیسے واپس لے لئے ،ایسا کھانا متقی مومن کے کھانا جائز نہیں ہے،اس لئے کہ خریدنے اور واپس کرنے کے درمیان اس کھانے پر ایک ایسی حالت بھی گزری ہے،جس میں وہ کھانا حرام تھا،اور وہ حرمت سپاہی خریدار کے ہاتھ میں جانے سے پیدا ہوئی ،اگرچہ تمام مسلمان بالاتفاق واپسی کے بعد اس کھانے کو حلال جانتے ہیں،اس طرح یہ بات ظاہر ہوگئی کہ حلال وحرام وہ ہے جس پر شریعت نے حکم دیا نہ کہ وہ شئی بذات خود حلال وحرام ہو۔

حلال عین انبیاء کرام علیہم السلام کا کھانا ہے،جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو دعا کرتے ہوئے سنا:یا اللہ! مجھے حلال مطلق روزی عطا فرما!رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:حلال مطلق روزی انبیاء کرام علیہم السلام کا رزق ہے۔

تو اللہ تعالی سے ایسا رزق مانگ جس پر تجھے عذاب نہ ہو۔

یہود ونصاری اور ذمیوں کی حرام اشیاء کی تجارت

وکذلک فی الشرع من اتجر من أھل الذمۃ والیھود والنصاری والمجوس فی المحرمات من الخمر والخنزیر ولیناھم بیعھا وأخذنا منھم العشر من أثمانھا، وروی ذلک عن عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ، فقال :ولوھم بیعھا، وخذوا العشر من أثمانھا.

فإذا أخذ العشر منھم فما یصنع بہ، ألیس ینتفع بہ المسلمون؟ فلو کان الحلال حلال العین لما جاز أخذ ذلک، لأن الخمر والخنزیر وثمنھما حرام، فأحل ذلک لدخول الید والعقد، کما قیل بین الحلال والحرام ید،

فمن أخذ الشرع فی یدہ مصباحًا فأخذ بہ وأعطی بہ ولم یتأول فیہ ولم یخرج عنہ، فأخذ ما أذن لہ الشرع وأعطی ما أذن لہ الشرع فیہ، وصار جمیع تصرفاتہ بالشرع أکل الحلال بالشرع، ولیس علیہ طلب الحلال المطلق والعین، إذ ذاک لا یکاد یدرک إلا أن یشاء اللہ أن یکرم بہ بعض أولیائہ وأصفیائہ

﴿وَمَا ذٰلِکَ عَلَی اللہِ بِعَزِیْزٍ﴾سورۃ الفاطر:۱۷)

ترجمہ

اگر کوئی کافر یہود،نصرانی ،ذمی، مجوسی حرام چیزوں مثلاً شراب وخنزیر وغیرہ کی تجارت کرے تو شریعت نے اسے اس کی اجازت

www.waseemziyai.com

دی ہے، اس کی قیمت کا عشر لے لیا جائے گا، یہ بات حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے حکم فرمایا تھا کہ ان ذمیوں کو ایسی تجارت کرنے کی اجازت دے دو اور ان سے اس کی قیمت کا دسواں حصہ لے لو۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس عشر کا کیا جاتا تھا؟ کیا اس سے مسلمان نفع اٹھاتے تھے؟ جی ہاں ضرور اٹھاتے تھے۔

اب اگر صرف حلال عینی (وہ چیز جو اپنی ذات کے اعتبار سے حلال ہو) ہی کو حلال قرار دیا تو شراب وخنزیر حرام ہے، ان کی قیمت کا عشر کس طرح حلال ہوسکتا ہے؟ حالانکہ مقدار اور قبضہ کے تغیر کے باعث حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو حلال قرار دے دیا تھا۔

پس جس شخص نے اپنے ہاتھ میں شریعت کی مشعل لے کر اس کی روشنی میں لین دین کیا اور اس لین دین میں کچھ تغیر وتبدل نہیں کیا اور شریعت کے دائرہ سے قدم باہر نہ رکھے، اور وہی لیا جس کی شریعت نے اجازت دی ہے، اور وہی دیا جس کا شریعت نے حکم دیا ہے اور شریعت کے مطابق ہی تمام تصرفات کئے تو ایسے شخص کو حلال کھانے والا کہا جائے گا اور حلال مطلق کی طلب اور تلاش اس کے لئے ضروری نہیں ہے، نیز یہ کہ حلال مطلق کا دستیاب ہونا تقریباً ناممکن ہے، بجز اس کے کہ اللہ تعالی اپنے بعض اولیاء واصفیاء کو اس سے سرفراز فرما دے اور اللہ تعالی کے لئے یہ امر کچھ دشوار نہیں ہے۔

﴿وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللهِ بِعَزِيزٍ﴾ سورۃ الفاطر: ۱۷)

اور یہ اللہ پر کچھ دشوار نہیں۔

(نصب الرایۃ لأحادیث الہدایۃ: جمال الدین أبو محمد عبد اللہ بن یوسف بن محمد الزیلعی (۴: ۵۵)

حصول رزق کے لحاظ لوگوں کی اقسام

فالناس فى الطعام على ثلاثة أضرب، متق، وولى، ويدل عارف، فحلال المتقى ما ليس للخلق عليه تبعة، ولا للشرع عليه مطالبة.

وطعام الولى المحق الذى هو الزاهد الزائل الهوى ما ليس فيه الهوى، بل هو مجرد بأمره.

وطعام البدل الذى هو المعارف المفعول فيه زائل الإرادة كرة القدر، وهو ما لم تكن فيه همسة ولا إرادة بل فضل كله من الله عز وجل، يرزقه ويدلله ويربيه بقدرته الشاملة ومنته العامة ومشيئته النافذة، كالطفل الرضيع فى حجر أمه الشفيقة.

فما لم يتحقق له المقام الأول لا يصل إلى المقام الثانى، وما لم يتحقق له المقام الثانى لا يصل إلى المقام الثالث. فطعام التقى شبهة فى حق زائل الهوى، وطعام زائل الهوى شبهة فى حق زائل الإرادة والهمة، كما قيل: سيئات المقربين حسنات الأبرار.

فطعام الشيخ مباح للمريد، وطعام المريد حرام فى حق الشيخ لصفاء حالته ونزاهة رتبته وعلو منزلته وقربه من ربه عز وجل.

ترجمہ۔

کسب رزق کے لحاظ سے لوگوں کی تین قسمیں ہیں۔ ☆ ...... اول: متقی ☆ ...... دوم: ولی ☆ ...... سوم: اہل معرفت

www.waseemziyai.com

متقی کے لئے بس وہ چیز حلال ہے جو اپنے نتیجہ کے اعتبار سے مخلوق کی نظر میں عیب کے قابل نہ ہو اور نہ ہی اس پر شرعی مواخذہ ہو۔

ولی کامل مومن کے لئے وہ کھانا حلال ہے، جس میں نفسانی خواہشات کا شائبہ نہ ہو، بلکہ وہ محض امر خداوندی کا پابند ہو یعنی جو کچھ میسر آ گیا وہ کھالیا۔

عارفین اور اہل معرفت کا کھانا ہے جس میں ان کے قصد وارادہ کو مطلق دخل نہ ہو بلکہ صرف تقدیر الٰہی کارفرما ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کا فضل ہمیشہ ان کے شامل حال رہتا ہے، وہی ان کو روزی فراہم کرتا ہے، وہی اس روزی تک ان کی رہنمائی کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کاملہ اور مشیت سے ہر چیز ان کے لئے مہیا کر دیتا ہے، اور اپنی نعمتوں سے سرفراز فرماتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے تحت پرورش پاتے ہیں جس طرح ایک شیر خوار بچہ ماں کی آغوش میں پرورش پاتا ہے، بس جب تک پہلا درجہ حاصل نہ ہو دوسرے درجے تک رسائی حاصل نہیں ہوتی اور جب تک دوسرے درجے تک نہ پہنچ جائے تیسرے مقام کا حصول نہیں ہوسکتا۔

متقی کا کھانا بے نفس آدمی کے لئے مشتبہ ہے، اور بے نفس کا کھانا اس کے شخص کے حق میں مشتبہ ہے جس نے اپنے ارادوں کو اللہ تعالیٰ کی مشیت کے تابع کر دیا ہے اور فی سبیل اللہ خود کو فنا کر دیا ہے۔

جیسا کہ کہا گیا ہے کہ مقربین کے گناہ نیک لوگوں کی نیکیوں کے برابر ہیں۔

پس شیخ کا کھانا مرید کے لئے تو مباح ہے مگر شیخ کے لئے مرید کا کھانا تزکیہ نفس اور قرب الٰہی اور بلندی منزلت کے باعث حرام ہے۔

پانچویں فصل

مشائخ کرام کا مثالی تقوی

ایک گناہ پر چالیس سال رونا

ومن دقائق الورع ما نقل عن كهمس رحمه الله أنه قال :أذنبت ذنبًا وأنا أبكى عليه منذ أربعين سنة، وذلك أنه زارنى أخ لى فاشتريت بدانق سمكة مشوية، فلما فرغ أكلها أخذت قطعة من طين من جدار جار لى حتى غسل يده ولم استحله.

ترجمہ

حقائق تقوی کے متعلق چند مثالیں پیش ہیں

اس سلسلے میں حضرت کہمس رحمۃ اللہ تعالیٰ سے منقول ہے کہتے ہیں کہ مجھ سے ایک ایسا گناہ ہو گیا جس کی ندامت میں میں چالیس سال سے رو رہا ہوں۔ میرا ایک بھائی مجھ سے ملنے کے لئے آیا میں نے اس کی مدارت کے لئے ایک دانگ کی بھنی ہوئی مچھلی خریدی، جب

www.waseemziyai.com

www.waseemziyai.com

وہ کھانے سے فارغ ہو گیا تو ہاتھ صاف کرنے کے لئے میں نے پڑوسی کی دیوار سے اس کی اجازت کے بغیر ایک ڈھیلا اسے توڑ کر دے دیا، اس نے اس مٹی سے ہاتھ مل کر صاف کر لئے اور میں نے اس فعل پر پڑوسی سے اس کی معافی طلب نہیں کی۔

(تنبیہ الغافلین بأحادیث سید الأنبیاء والمرسلین للسمرقندی : أبو اللیث نصر بن محمد بن أحمد بن إبراہیم السمرقندی:۱:۳۷۱)

جب حساب ہو گا پتہ چل جائے گا

وقیل :إن رجلا کان فی بیت بکراء ، فکتب رقعة وأراد أن یتربھا من جدار البیت، فخطر بباله أن البیت بالکراء ، ثم إنه خطر بباله ألا خطر لھذا، فترب الکتاب فسمع ھاتفا یقول :سیعلم المستخف بالتراب ما یلقی غدا من طول الحساب.

ترجمہ

منقول ہے کہ ایک مکان میں ایک کرایہ دار رہتا تھا، اس نے کسی کو خط لکھا، روشنائی تازہ تھی اس نے چاہا کہ اس مکان سے تھوڑی سے مٹی لے کر سیاہی کو خشک کر دے، اس کے دل میں فوراً خطرہ گزرا، کہ مکان اس کی ملک نہیں ہے بلکہ کرایہ پر ہے۔ چند لمحے بعد اس نے دل کو یہ کہہ کر بہلا لیا کہ تھوڑی سی مٹی لینے میں کیا حرج ہے، چنانچہ مٹی لیکر روشنائی کو خشک کر دیا، فوراً غیب سے آواز آئی: اے مٹی کو حقیر وخفیف سمجھنے والے تجھے بہت جلد پتا چل جائے گا جب کل تو طویل حساب میں گرفتار ہو گا۔

(بریقة محمودیة فی شرح طریقة محمدیة وشریعة نبویة فی سیرة أحمدیة : محمد بن محمد بن مصطفی بن عثمان، أبو سعید الخادمی الحنفی (۱:۱۴۶)

ایک ڈھیلا مٹی کا۔۔۔۔

ورؤی عتبة الغلام یتصبب عرقا فی الشتاء فقیل له فی ذلک؟ فقال :إنه مکان عصیت فیه ربی ، فسئل عنه فقال :کشطت من ھذا الجدار قطعة طین غسل ضیف لی یده بھا ولم استحل صاحبه.

ترجمہ

حضرت سیدنا عتبہ الغلام رضی اللہ عنہ کو کسی نے دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہ موسم سرما میں پسینے سے شرابور ہیں، کسی نے وجہ دریافت کی تو آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے فرمایا: یہ وہ مکان ہے جس میں نے اپنے رب تعالی کی نافرمانی کی تھی، جب ان سے گناہ کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے بتایا کہ میں نے ہاتھ صاف کرنے کے لئے دیوار سے مٹی کا ڈھیلا اکھاڑ لیا تھا اور مالک مکان سے اس کی اجازت نہیں لی تھی۔

(الرسالة القشیریة :عبد الکریم بن ہوازن بن عبد الملک القشیری (۱:۲۳۰)

امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کا تقوی

وقیل :إن الإمام أحمد بن حنبل رحمه الله رھن سطلا له عند بقال بمکة، فلما أراد فکاکه أخرج البقال إلیه سطلین وقال :خذ أیھما لک، فقال الإمام أحمد؛ أشکل علی سطلی فھو لک والدراھم لک، فقال البقال :سطلک ھذا وإنما أردت أن أجریک، فقال :لا أخذه ومضی وترک السطل عنده.

ترجمہ

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ حضرت سیدنا امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ نے مکہ مکرمہ میں ایک دکاندار کے پاس اپنا طشت گروی رکھ دیا، جب اس سے واپس لینے کا وقت آیا تو دکاندار نے آپ رضی اللہ عنہ کے سامنے دو طشت رکھ دیے، اور کہا: کہ ان دونوں میں جو آپ رضی اللہ عنہ کا ہے وہ لے لیں۔

امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنے طشت کو پہچاننا میرے لئے مشکل ہے، لھذا یہ دونوں طشت تم اپنے ہی پاس رہنے دو ... م احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ نے رہن کا روپیہ اس کو واپس کر دیا۔

دوکاندار نے کہا: کہ حضرت! میں تو آپ کی آزمائش کر رہا تھا، یہ رہا ہے آپ کا طشت۔ امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ اب میں نہیں لوں گا۔ یہ کہہ کر طشت چھوڑ کر چلے گئے۔

(الرسالۃ القشیریۃ : عبدالکریم بن ہوازن بن عبدالملک القشیری (۱:۲۳۸)

حضرت رابعہ عدویہ کا تقوی

وقيل :إن رابعة العدوية رحمها الله خاطت شقًا في قميصها في ضوء مشعلة سلطانية، ففقدت قلبها زمانًا حتى تذكرت ذلك فشقت قميصها فوجدت قلبها.

ترجمہ

اور یہ بھی کہا گیا ہے حضرت سیدتنا رابعہ عدویہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا نے شاہی مشعل کی روشنی میں اپنی پھٹی ہوئی قمیص سی لی تھی، اس کے نتیجے میں ان کے دل کی حالت بدل گئی، دل کو کھویا کھویا سا پانے لگیں، ان کو کچھ مدت بعد اپنی پھٹی ہوئی قمیص کا خیال آیا تو فوراً اس قمیص کو پھاڑ لیا، تو پھر دل کی حالت درست ہوگئی اور دل میں نور پیدا ہوگیا۔

حضرت سیدنا سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا تقوی

ورؤي سفيان الثوري رحمه الله في المنام وله جناحان يطير بهما في الجنة من شجرة إلى شجرة، فقيل له: بم نلت هذا؟ قال :بالورع.

ترجمہ

حضرت سیدنا سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو ان کے فوت ہونے کے بعد خواب میں دیکھا گیا تو پرندے کی طرح ان کے بازوں ہیں اور وہ جنت میں ایک درخت سے اڑ کر دوسرے درخت پر پہنچ جاتے ہیں۔ تو ان سے سوال کیا کہ آپ کو یہ مرتبہ کیسے ملا؟ تو آپ نے جواب دیا کہ تقوی کے باعث۔

(الرسالۃ القشیریۃ : عبدالکریم بن ہوازن بن عبدالملک القشیری (۱:۲۳۸)

ایک سوئی کے باعث جنت سے روک دیا گیا

وكان حسان بن أبي سنان رحمه الله لا ينام مضطجعًا ولا يأكل سمينًا ولا يشرب باردًا ستين سنة، فرؤي

www.waseemziyai.com

فی المنام بعد ما مات فقیل له :ما فعل الله بک؟ قال :خیرًا، إلا أنی محبوس عن الجنة بإبرة استعرتها فلم أردها.

ترجمہ

حضرت سیدنا حسان بن ابوسنان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بارے میں روایت ہے کہ وہ ساٹھ سال تک نہ لیٹ کر سوئے اور نہ ہی چکنائی والی چیز کھائی اور نہ ہی ٹھنڈا پانی پیا، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے فوت ہونے کے بعد آپ کو کسی نے خواب میں دیکھا اور یہ سوال کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا:؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ: اللہ تعالیٰ نے اچھا سلوک کیا لیکن میں ایک سوئی کے باعث جو میں نے عاریۃً لی تھی اور اسے واپس نہیں کی تھی، جنت سے روک دیا گیا۔

(الاستعداد للموت وسؤال القبر :زین الدین بن عبد العزیز بن زین الدین المعبری الملیباری الہندی:۳۰)

چالیس سالہ عبادت اور۔۔۔

وکان لعبد الواحد بن زید غلام خدمة سنین وتعبد أربعین سنة، وکان فی ابتداء أمره کیالًا، فلما مات رؤی فی المنام، فقیل له :ما فعل الله بک؟ قال :خیرًا غیر أنی محبوس عن الجنة، وقد أخرج علی من غبار القفیز أربعین قفیزًا.

ترجمہ

عبدالواحد بن زید رضی اللہ عنہ کا ایک غلام چند سالوں سے ان کی خدمت میں تھا اور وہ چالیس سال تک عبادت گزار رہا، حضرت سیدنا عبدالواحد بن زید رضی اللہ عنہ کے ہاں غلہ ناپنے کی خدمت پر مامور تھا، اس کے انتقال کے بعد کسی شخص نے اسے خواب میں دیکھا اور سوال کیا کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ تو اس نے جواب دیا: میرے ساتھ بہتر ہوا ہے لیکن مجھے جنت سے روک دیا ہے۔ کیونکہ میں جب غلہ ناپ کر دیتا تھا تو میرے پیمانے سے چالیس پیمانے گرد وغبار میرے ذمہ نکالی گئی، یعنی ہر ناپ کے ساتھ جو گرد وغبار کے ساتھ ملکر جاتا تھا وہ چالیس پیمانے نکلا اور اس کی سزا میں مجھے جنت میں جانے سے روک دیا گیا۔

(الرسالة القشیریة :عبدالکریم بن ہوازن بن عبدالملک القشیری (ا:۲۳۸) دار المعارف، القاہرۃ

ایک تنکا توڑنے والا

ومر عیسی ابن مریم علیه السلام بمقبرة، فنادی رجلًا منهم فأحیاء الله تعالی فقال :من أنت؟ کنت حمالًا أنقل للناس، فنقلت یومًا لإنسان حطبًا فکسرت منه خلالًا .تخللت به فأنا مطالب به منذ مت.

ترجمہ

حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا ایک قبرستان سے گزر ہوا، تو آپ علیہ السلام نے ان مردوں میں سے ایک مردہ کو پکارا: اللہ تعالیٰ کے حکم سے وہ مردہ زندہ ہو گیا۔ آپ علیہ السلام نے اس سے دریافت کیا تو کون ہے؟ تو اس نے عرض کیا: حضرت! میں ایک باربردار قلی ہوں، لوگوں کی بوجھ اٹھایا کرتا تھا، ایک دن ایک آدمی کا گٹھا میں نے پہنچایا، راستہ میں ان لکڑیوں میں سے ایک تنکا دانت کریدنے کے

www.waseemziyai.com

لئے توڑ لیا۔ مرنے کے وقت سے لیکر اب تک اسی تنکے کا مطالبہ کیا جارہا ہے۔

چھٹی فصل

تقویٰ کے کامل ہونے کی دس شرطیں

ولا يتم الورع إلا أن يرى عشرة أشياء فريضة على نفسه:

ترجمہ

تقویٰ کے کامل ہونے کی دس شرطیں ہیں، انسان جب تک اس کو اپنے اوپر لازم نہ کرلے تب تک اس کو کامل تقویٰ حاصل نہیں ہوگا۔

اول

☆......أولها :حفظ اللسان من الغيبة لقوله تعالى :﴿وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا﴾سورة الحجرات :۱۲)

ترجمہ

پہلی شرط یہ ہے کہ انسان اپنی زبان کو غیبت سے روکے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان عالی شان ہے

﴿وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا﴾سورة الحجرات :۱۲)

اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو۔

دوسری شرط

☆......والثاني :الاجتناب عن سوء الظن لقوله تعالى﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّ لَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ﴾سورة الحجرات :۱۲)

حَدَّثَنَا هَاشِمٌ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ يَعْنِي شَيْبَانَ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ، فَإِنَّهُ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ.

ترجمہ

اور دوسری شرط یہ ہے کہ بدگمانی سے بچنا اور اس سے پرہیز کرنا، اللہ تعالیٰ کا فرمان عالی شان ہے

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّ لَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ﴾سورة الحجرات :۱۲)

اے ایمان والو! بہت گمانوں سے بچو بیشک کوئی گمان گناہ ہوجاتا ہے اور عیب نہ ڈھونڈو اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو کیا تم میں

www.waseemziyai.com

کوئی پسند رکھے گا کہ اپنے مرے بھائی کا گوشت کھائے تو یہ تمہیں گوارا نہ ہوگا اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔اور رسول اللہ ﷺ کا فرمان عالی شان ہے گمان سے بچو کیونکہ گمان بڑی جھوٹی بات ہے۔

تیسری شرط

☆......والثالث :الاجتناب عن السخرية لقوله تعالى ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ﴾سورة الحجرات : ١١)

ترجمہ

تیسری شرط یہ ہے کہ کوئی قوم کسی قوم کا مذاق نہ اڑائے۔کیونکہ فرمان باری تعالی ہے کہ

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ﴾سورة الحجرات : ١١)

اے ایمان والو نہ مرد مردوں سے ہنسیں، عجب نہیں کہ وہ ان ہنسنے والوں سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں سے، دور نہیں کہ وہ ان ہنسنے والیوں سے بہتر ہوں اور آپس میں طعنہ نہ کرو اور ایک دوسرے کے بُرے نام نہ رکھو کیا ہی بُرا نام ہے مسلمان ہو کر فاسق کہلانا اور جو توبہ نہ کریں تو وہی ظالم ہیں۔

چوتھی شرط

☆......والرابع :غض البصر عن المحارم لقوله تعالى :﴿قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَ يَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا يَصْنَعُوْنَ﴾سورة النور : ٣٠)

ترجمہ

اور چوتھی شرط یہ ہے کہ اپنی آنکھیں نامحرم سے بند رکھو جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان عالی شان ہے۔

﴿قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَ يَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا يَصْنَعُوْنَ﴾سورة النور : ٣٠)

مسلمان مردوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں یہ ان کے لئے بہت ستھرا ہے بیشک اللہ کو ان کے کاموں کی خبر ہے۔

پانچویں شرط

☆......والخامس :صدق اللسان لقوله تعالى :﴿وَ اِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى﴾سورة الانعام : ١٥٢) .يعني فاصدقوا.

ترجمہ

www.waseemziyai.com

اور پانچویں شرط یہ ہے کہ سچ بولو۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان عالی شان ہے۔

﴿وَ اِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى﴾سورة الانعام :۱۵۲)

اور جب بات کہو تو انصاف کی کہو اگرچہ تمہارے رشتہ دار کا معاملہ ہو۔

چھٹی شرط

☆......والسادس :أن يعرف منة الله تعالى عليه لكيلا يعجب بنفسه لقوله تعالى : ﴿بَلِ اللهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ اَنْ هَدٰيكُمْ لِلْاِيْمٰنِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ﴾سورة الحجرات : ۱۷)

ترجمہ

اور چھٹی شرط یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو تم پر احسان کیا ہے اس کو پہچانو تا کہ تم مغرور نہ ہو جاؤ۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان عالی شان ہے۔

﴿بَلِ اللهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ اَنْ هَدٰيكُمْ لِلْاِيْمٰنِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ﴾سورة الحجرات : ۱۷)

بلکہ اللہ تم پر احسان رکھتا ہے کہ اس نے تمہیں اسلام کی ہدایت کی اگر تم سچے ہو۔

ساتویں شرط

☆......والسابع :أن ينفق ماله في الحق ولا ينفقه في الباطل لقوله تعالى :

﴿وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا﴾سورة الفرقان :٦٧)يعني لم ينفقوا في المعصية ولم يمنعوا من الطاعة.

ترجمہ

اور ساتویں شرط یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا اور ناجائز جگہ خرچ نہ کرنا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان عالی شان ہے

﴿وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا﴾سورة الفرقان :٦٧)

اور وہ کہ جب خرچ کرتے ہیں نہ حد سے بڑھیں اور نہ تنگی کریں اور ان دونوں کے بیچ اعتدال پر رہیں۔

یعنی وہ نیک کاموں میں خرچ کرنے میں بخل نہیں کرتے اور نہ ہی معصیت میں خرچ کرتے ہیں۔

آٹھویں شرط

☆......والثامن :ألا يطلب لنفسه العلو والكبر لقوله تعالى :

﴿تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ﴾سورة القصص :۸۳)

ترجمہ

آٹھویں شرط یہ ہے کہ دنیا میں عروج وغرور کا طالب نہ ہو۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان عالی شان ہے۔

﴿تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ﴾سورة

www.waseemziyai.com

القصص: ۸۳)

یہ آخرت کا گھر ہم ان کے لئے کرتے ہیں جو زمین میں تکبر نہیں چاہتے اور نہ فساد اور عاقبت پرہیز گاروں ہی کی ہے۔

نویں شرط

☆......والتاسع :المحافظة على الصلوات الخمس في مواقيتها بركوعها وسجودها لقوله تعالى :

﴿حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ﴾سورة البقرة : ۲۳۸)

ترجمہ

اور نویں شرط یہ ہے کہ پانچوں نمازوں کو ان کے اوقات میں ادا کرنا اور ان کے رکوع وسجود کی پابندی کرنا۔ کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان عالی شان ہے کہ

﴿حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ﴾سورة البقرة : ۲۳۸)

نگہبانی کرو سب نمازوں کی اور بیچ کی نماز کی اور کھڑے ہو اللہ کے حضور ادب سے۔

دسویں شرط

☆......والعاشر :الاستقامة على السنة والجماعة لقوله تعالى:

﴿وَ اَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴾سوة الانعام :۱۳۵)

ترجمہ

اور دسویں شرط یہ ہے کہ مذہب مہذب اہل سنت و جماعت پر قائم رہے جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان عالی شان ہے۔

﴿وَ اَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴾سوة الانعام :۱۳۵)

اور یہ کہ یہ ہے میرا سیدھا راستہ تو اس پر چلو، اور راہیں نہ چلو کہ تمہیں اس کی راہ سے جدا کر دیں گی یہ تمہیں حکم فرمایا کہ کہیں تمہیں پرہیز گاری ملے۔

مرحلہ وار توبہ

ويجوز أن يتوب عن بعض الذنوب دون بعض إذا لم يمكنه التوبة عن جميعها فى حالة واحدة، مثل أن يتوب عن الكبائر دون الصغائر، لعلمه أن الكبائر أعظم عند الله وأجلب لسخطه ومقته، والصغائر دونها، فى الرتبة، إذ هى أقرب إلى تطرق العفو إليها، فلا يستحيل أن يتوب عن الأعظم، ثم إذا قوى الإيمان واليقين فى قلبه، وظهرت أنوار الهداية وانشراح صدره للإنابة إلى الله تعالى، حينئذ تاب عن جميع الصغائر ودقائق الزلات والشرك الخفى وذنوب القلب أجمع، ومعاصى الحالات والمقامات بعد ذلك كلما رفع إلى حالة ومقام كان هناك ما يأتي وما يذر، أمر ونهى يعرفه كل ذائق لهذا الأمر،

www.waseemziyai.com

وسالک لهذه الطريق ومخالط لأهله.

فلا يأخذ الناس في أول وهلة بما هو منتهى الأمر "إنما بعثتم ميسرين ولم تبعثوا معسرين ولا منفرين" إن هذا الدين متين فأوغل فيه برفق، فإن المنبت -أي المنقطع -لا طريقًا سلك ولا ظهرًا أبقى.

ترجمہ

اگر تمام گناہوں سے بیک وقت توبہ ممکن نہ ہو تو توبہ کا عمل مرحلہ وار بھی ہو سکتا ہے یعنی بعض گناہوں سے توبہ کرنا اور بعض سے نہ کرنا جائز ہے، مثلاً! کبیرہ گناہوں سے توبہ کرے اور صغیرہ سے نہ کرے، اس لئے اس کو علم ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کبائر (بڑے) گناہ ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی سخت ناراضگی کا سبب ہو سکتے ہیں، اور اس کے عتاب اور سخت عذاب میں مبتلاء کرنے والے ہیں، جبکہ صغائر (چھوٹے) گناہ ہلکے اور کم درجے کے ہیں، اس لئے کہ ان کی معافی کی راہ قریبی ہے، اس خیال کے پیش نظر کبائر سے توبہ کرنا قطعی دشوار نہیں ہے، اس کے بعد جب دل میں ایمان ویقین مستحکم ہو جائے اور ہدایت کے آثار وانوار اور ثمرات ظاہر ہو جائیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع ہونے میں بندہ کا سینہ کھل جائے تو اس وقت تمام صغائر کی باریکیوں "شرک خفی" اور دلوں کی گناہ اور مقامات وحالات کے تمام گناہوں سے توبہ کرے، بلکہ تو اس کے بعد تو ہر مقام اور ہر حالت کے گناہ سے بھی توبہ کرتا رہے گا، جب بندے کو کسی مقام (عرفان) پر ترقی ہوتی ہے تو وہاں پہنچ کر وہ خود جان لیتا ہے کہ اسے کیا کرنا چاہئے، اس بات کو وہی سمجھ سکتا ہے جو اس کا ذوق رکھتا ہے، اور اس راہ پر چل رہا ہے، اس راہ کے چلنے والوں سے ملتا جلتا ہے، اس لئے شروع میں ہی ان لوگوں کی گرفت اس چیز پر نہ بڑھنے لگے جو انتہاء درجے کی چیز ہے، یاد رہے کہ تجھے آسانی پیدا کرنے کے لئے بھیجا گیا ہے، دشواریوں اور بدمزگی پیدا کرنے کے لئے نہیں بھیجا گیا، بلاشبہ دین اسلام ایک مضبوط دین ہے کوئی کچا دین نہیں ہے، اس پر آہستگی اور نرمی کے ساتھ چلو، جس نے ترقی کی راہ ترک کردی اس کے لئے نہ کوئی رہبر ہے اور نہ ہی کوئی سواری۔

مرحلہ وار توبہ کرنے کے متعلق مزید کلام

ومثل من يتوب عن بعض الكبائر دون بعض لعلمه أن بعضها أشد من البعض عند الله وأغلظ عقوبة وأبلغ، كالذي يتوب عن القتل والنهب والظلم للعباد، لعلمه أن ديون العباد لا تترك، وما بينه وما بين الله تعالى يتسارع العفو إليه.

ومثل أن يتوب عن شرب الخمر دون الزنا، لعلمه أن الخمر مفتاح الشر، فإنه إذا زال عقله ارتكب جميع المعاصي وهو لا يشعر بها من القذف والسب والكفر بالله والزنا والقتل والغصب، لأن الخمر مجمع المعاصي وأمها وأصلها.

وكمن يتوب عن صغيرة أو صغائر وهو مصر على كبيرة، مثل أن يتوب عن الغيبة أو عن النظر إلى المحرم، وهو مصر على شرب الخمر لشدة ضراوته بالخمر ولهجه بها وتعوده لها وتسويل نفسه بأنه مداو مرضه بها، وقد أمرنا باستعمال الدواء وتزيين الشيطان له ذلك وتحسينه وقوة شهوته فيها لما في شربها من السرور والفرح وذهاب الهموم وصحة الجسم على زعمهم، وذهول عن بوائقها وعاقبتها،

والغفلة عن عقوبة الله له لأجلها، وفساد الدين والدنيا بها، لأنها سبب زوال العقل الذى به انتظام أمر الدين والدنيا والآخرة.

وإنما قلنا أنه تصح التوبة عن بعض هذه الذنوب دون بعض لأنه لا يخلو كل مسلم من جمع بين طاعة الله ومعصيته فى الأحوال كلها، وإنما يتفاوتون فى الحالات وعظم الذنوب وصغرها على قرب أحوالهم من الله وبعدها.

فإذا قال الفاسق إن قهرنى الشيطان بواسطة غلبة الشهوة فى بعض المعاصى، فلاينبغى لى أن أرخى العنان وخلع العذار بالكلية، فأنمزج فى المعاصى، بل أجاهد فيما يخف على من ترك بعض المعاصى فأتركها فيكون قهرى لبعض ذلك كفارة لبعض الباقى، ولعل الله يرانى أخافه فى بعض معاصيه، وأتركها لأجله، وأجاهد نفسى وشيطانى فى تركها، فيعيننى ويوفقنى، ويحول بينى وبين بقية المعاصى برحمته.

ترجمہ

جس شخص نے بعض کبیرہ گناہوں سے توبہ کی اور بعض سے نہیں کی اور یہ خیال کیا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں زیادہ سخت عذاب کا باعث ہے، یہ سمجھ کروہ بعض کبائر سے تائب ہو گیا اور بعض سے تائب نہیں ہوا، اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص قتل لوٹ مار اور لوگوں پر ظلم وستم کرنے سے اس لئے توبہ کر لیتا ہے کہ وہ جانتا ہے کہ بندوں کے حقوق (بدلہ کے بغیر) نہیں چھوڑے جائیں گے، اور وہ گناہ جن کا تعلق اللہ تعالیٰ اور بندے کے درمیان ہے جلد تر معاف ہو جائیں گے، یا ایک شخص شراب پینے سے توبہ کر لیتا ہے لیکن زنا سے توبہ نہیں کرتا کہ اس خیال سے کہ شراب تمام برائیوں کی جڑ ہے اور اس سے عقل زائل ہوتی ہے اور بندہ تمام گناہوں کا مرتکب ہوتا ہے اور مدہوش ہو کر گالیاں بکنے لگتا ہے، اللہ تعالیٰ سے منکر ہو جاتا ہے اور تہمت پر اتر آتا ہے اور زنا کرتا ہے اور اسے بت پرستی سے رکنے کا ہوش بھی نہیں رہتا، غرضیکہ وہ تمام گناہ کر گزرتا ہے کیونکہ شراب نوشی تمام گناہوں کی جڑ ہے، اور ان کی اصل ہے، جیسے کوئی شخص چند صغیرہ گناہوں سے تو توبہ کر لیتا ہے مگر کبیرہ گناہوں پر ڈٹا رہتا ہے جیسے غیبت یا نامحرم کو دیکھنے سے تو توبہ کر لیتا ہے مگر شراب نوشی سے توبہ نہیں کرتا، کیونکہ وہ اس کا بہت زیادہ عادی ہے اور اس کا خوگر ہو چکا ہے، یا اس کا نفس اس کو دھوکہ دیتا ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ یہ میری بیماری کا علاج ہے اور دوا کے طور پر اسے اس کے استعمال کرنے کی اجازت ہے، شیطان بھی اسے ورغلاتا ہے اور شراب کی اچھائیاں اس کے سامنے پیش کرتا ہے، اور خود اسے بھی شراب نوشی کا بڑا شوق ہے۔ اور جانتا ہے کہ پینے سے کیف وسرور حاصل ہوتا ہے، تمام غم دور ہو جاتے ہیں، اس کے علاوہ جسمانی صحت کا فائدہ بھی حاصل ہو جاتا ہے۔ ہلاکت آفرین نتائج اور بڑے عواقب اس کی نظر سے اوجھل ہو جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے عذاب کی طرف بھی سے غافل ہو جاتا ہے اور نہ دین کی خرابیوں کی طرف اس کی نظر جاتی ہے اور نہ ہی دنیا کی خرابیوں کی طرف دیکھتا ہے اور اسے یہ خیال تک نہیں آتا کہ شراب عقل کو خراب کر دیتی ہے اور عقل سے ہی دین ودنیا کے تمام کام سرانجام پاتے ہیں۔

جیسا کہ مذکورہ سطور میں وضاحت پیش کی گئی ہے کہ بعض گناہوں سے توبہ کرنا درست ہوتا ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ ہر مسلمان عام حالت میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور نافرمانی (ہر دو صورتوں سے) خالی نہیں ہوتا ہے، ہاں حالات میں فرق ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ کی قربت کے

www.waseemziyai.com

لحاظ سے گناہوں کا چھوٹا بڑا ہونا الگ الگ چیز ہے، فاسق تک یہ کہتا ہے کہ ہواوہوس کے غلبہ کے باعث اگر شیطان مجھ پر غالب آ گیا تھا اور اس نے مجھ سے سرزد کرائے تھے تو یہ مجھے زیب نہیں دیتا کہ میں نفس کو پابندی سے آزاد چھوڑ دوں اور گناہوں میں مبتلاء رہوں بلکہ جو گناہ چھوڑنا میرے لئے آسان ہے کوشش کر کے ان کو ترک کر دوں، ہوسکتا ہے کہ میری یہ کوشش میرے دوسرے گناہوں کا بھی کفارہ بن جائے اور شاید اللہ تعالی (جو دلوں کا حال جاننے والا ہے اور تمام خطرات قلب سے بخوبی باخبر ہے) یہ دیکھ کر میں اس کے خوف سے بعض گناہ چھوڑ رہا ہوں اور میں اپنے نفس اور شیطان سے جہاد میں مصروف ہوں میری مدد فرماتے ہوئے اپنی رحمت سے دوسرے گناہ بھی چھوڑ دینے کی ہمت وتوفیق مرحمت فرما دے اور میں جو دوسرے گناہ کرتا ہوں ان کے درمیان حجاب ڈال دے۔

فاسق کی عبادات کا حکم

ولو لم يكن الأمر على ما قلنا لما صحت صلاة كل فاسق ولا صومه ولا زكاته ولا حجه ولا شيء من الطاعات، بأن يقال له :أنت فاسق خارج من طاعة الله بفسقك، مخالف لأمره، فعبادتك هذه لغير الله تعالى، فإن زعمت أنها لله عز وجل فاترك الفسق، فإن أمر الله فيه واحد ولا يتصور أن تقصد بصلاتك التقرب إلى الله ما لم تتقرب بترك الفسق. وهذا محال لا يقال.

ترجمہ

اگر ہماری مندرجہ بالا سطور میں ذکر کردہ بات صحیح نہ مانی جائے تو پھر فاسق نماز وروزہ اور زکوۃ اور حج غرضیکہ کوئی بھی طاعت وعبادت درست نہیں ہوگی، اور اسے بس اتنا کہہ دیا جائے کہ تو فاسق ہے، اللہ تعالی کی اطاعت سے خارج ہے اور حکم الہی کی خلاف ورزی کرنے والا ہے، اس لئے تیری طاعتیں اور عبادتیں اللہ تعالی کے لئے نہیں بلکہ غیر اللہ کے لئے ہیں اور اگر تو اللہ تعالی کی عبادت کا داعی ہے تو فسق کو ترک کر دے اور اس راہ میں اللہ تعالی کا بس ایک ہی حکم ہے کہ جب تک تو فسق کو ترک نہ کر دے یہ خیال نہیں کیا جا سکتا کہ تو اپنی نمازوں سے اللہ تعالی کا قرب حاصل کرنا چاہتا ہے، یہ خیال محال ہے ایسا نہیں کیا جائے گا۔

فاسق کی عبادات کے متعلق مزید وضاحت

فما هذا إلا بمثابة من عليه ديناران لرجلين وهو قادر على الأداء إليهما، فأدى أحد الدينارين إلى أحدهما وجحد الآخر، وحلف عليه مع علمه ذلك وتحققه له، فلا شك أن ذمته بريئة مما قد أدى ومشتغلة بما جحد وأبى.

فكذلك من أطاع الله تعالى في بعض أوامره مطيع له بطاعته، وإذا عصاه في بعض نواهيه عاص له بمعصية فهو مؤمن ملء ناقص الإيمان طائع بطاعته عاص مخالف له بمخالفته، وهذا هو دأب كل مخلط في أمر دينه إلى أن يبلغ إلى حالة يزول هواه، فتنقطع عنه جميع المعاصي إلا من شاء الله أن يقضى عليه بها، إذ لا معصوم، ويتوب الله على من تاب، ويتفضل بالرحمة على من تاب.

ترجمہ

مذکورہ بالا دلیل کی مثال یہ ہے کہ ایک شخص پر دولوگوں کے دو دو دینار قرض ہیں اور مقروض اتنی استطاعت رکھتا ہے کہ دونوں کا قرض

www.waseemziyai.com

ادا کردے لیکن وہ شخص دو میں سے ایک کا قرض ادا کردیتا ہے اور دوسرے کا قرض ادا کرنے سے انکار کردیتا ہے اور قسم کھالیتا ہے اور اس کے باوجود وہ جانتا ہے اور دل میں قرضدار ہونے کا اقرار بھی کرتا ہے، جس سے وہ انکار کرتا ہے، اس پر باقی رہا۔

اسی طرح وہ شخص جو اللہ تعالی کے بعض احکام بجالاتا ہے اور وہ اس کا مطیع ہے لیکن جب وہ ممنوعات کے ارتکاب سے نافرمانی کرتا ہے تو وہ اس حرکت کی وجہ سے گناہ گار ہ بنتا ہے اور اس کا ایمان ناقص ٹھہرتا ہے کیونکہ وہ ایک وقت میں ☆...... کچھ امور میں اللہ تعالی کا مطیع وفرمان بردار ہے۔ ☆......اور بعض باتوں میں اللہ تعالی کا نافرمان ہے۔

دینی امور میں اطاعت ومعصیت کا خلط ملط کرنے والوں کا یہی طریقہ ہے اب اگر یہ شخص ترقی پاکر اس درجہ پر پہنچ جائے کہ نفسانی خواہشات زائل ہوجائیں، اس وقت وہ تمام گناہوں سے باز آجاتا ہے بشرطیکہ اللہ تعالی یہ سلسلہ منقطع کرنا چاہے، اگر اللہ تعالی کی مرضی نہیں ہے اور وہ بندے پر گناہگار ہونے کا آخری فیصلہ کردے تو کسی کے بس کی بات نہیں ہے کیونکہ گناہوں سے محفوظ رہنا ہمارے بس کی بات نہیں ہے مگر جو اللہ تعالی سے توبہ کرتا ہے اس پر اللہ تعالی رحم بھی فرماتا ہے اور جو اسکی طرف رجوع کرتا ہے تو اس میں اس کی مہربانی اس کے شامل حال ہوتی ہے۔

تعلق باللہ میں کامیابی

قال جابر بن عبد الله -رضي الله عنهما :-خطبنا رسول الله -صلى الله عليه وسلم -يوم الجمعة فقال : أيها الناس توبوا إلى الله قبل أن تموتوا، وبادروا بالأعمال الصالحة قبل أن تشغلوا، وصلوا الذى بينكم وبين ربكم تسعدوا، وأكثروا الصدقة ترزقوا، وأمروا بالمعروف تحصنوا، وانهوا عن المنكر تنصروا.

ترجمہ

حضرت سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس حال میں آپ ﷺ جمعہ کا خطبہ ارشاد فرمارہے تھے: ☆......اے لوگو! مرنے سے پہلے توبہ کرو۔ ☆......قبل اس کے کہ ضعف یا بیماری عاجز کردے، نیک اعمال میں عجلت کرو۔ ☆......اللہ تعالی سے اپنا تعلق جوڑلو کامیاب ہوجاؤ گے۔ ☆......خیرات زیادہ کرو تمھارے رزق میں افزونی ہوگی۔ ☆......دوسروں کو بھلائی کا حکم دو محفوظ رہو گے۔ ☆......بری باتوں سے لوگوں کو منع کرو تمھاری مدد کی جائے گی۔

رسول اللہ ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے

قَالَ :اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي، وَتُبْ عَلَيَّ، إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ، .

ترجمہ

رسول اللہ ﷺ کثرت کے ساتھ یہ دعا کیا کرتے تھے

﴿اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي، وَتُبْ عَلَيَّ، إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ،﴾

ترجمہ

اے اللہ! مجھے بخش دے اور میری توبہ قبول فرما، بے شک تو ہی توبہ قبول کرنے والا اور مہربانی کرنے والا ہے۔

www.waseemziyai.com

شیطان کا زعم اور اللہ تعالیٰ کا کرم

وقال -صلى الله عليه وسلم :-إن إبليس حين اهبط إلى الأرض قال :وعزتک وجلالک لا أزال اغوى ابن آدم ما دام الروح فی جسده، فقال الرب :وعزتی وجلالی لا أمنعه التوبة ما لم يتغرغر بنفسه.

ترجمہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابلیس جب زمین پر اتارا گیا تو بڑے زعم سے کہنے لگا: اے اللہ! تیری عزت وجلال کی قسم! جب تک آدمی کے بدن میں جان رہے گی تو میں اسے برابر بہکاتا رہوں گا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم! جب تک اسے موت کی آخری ہچکی نہ آجائے میں اس کی توبہ بھی قبول فرماؤں گا۔

رحمت کا دریا

قَالَ :أَنْبَأَنَا الْخَلِيلُ بْنُ أَحْمَدَ، أَنْبَأَنَا ابْنُ مُعَاذٍ، أَنْبَأَنَا الْحُسَيْنُ الْمَرْوَزِيُّ ,حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُفْيَانَ ,قَالَ: كَتَبَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيُّ ,إِلَيَّ قَالَ :حَدَّثَنَا أَبِي ,قَالَ :جَلَسْتُ إِلَى نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ، فَقَالَ :رَجُلٌ مِنْهُمْ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ :مَنْ تَابَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِنِصْفِ يَوْمٍ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ.

قَالَ :قُلْتُ :أَنْتَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ، قَالَ :نَعَم

فَقَالَ رَجُلٌ آخَرُ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ :مَنْ تَابَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِسَاعَةٍ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ

وَقَالَ آخَرُ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ :مَنْ تَابَ قَبْلَ الْغَرْغَرَةِ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ

ترجمہ

ہمیں الخلیل بن احمد بن معاذ نے خبر دی، ہمیں الحسین المروزی نے بیان کیا، ہمیں عبداللہ بن سفیان نے یہ حدیث شریف بیان کی، وہ کہتے ہیں کہ مجھے محمد بن عبدالرحمٰن السلمی نے لکھا اور انہوں نے کہا کہ مجھے میرے والد ماجد نے بیان کیا، میں ایک دن مدینہ منورہ میں رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت کے ساتھ جا کر بیٹھا۔ ☆......ان میں سے ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جو شخص موت سے آدھا دن پہلے بھی توبہ کرلے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمالیتا ہے۔

راوی کہتے ہیں کہ میں نے ان کو کہا: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے خود سنا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: ہاں میں نے خود رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے۔ ☆......دوسرے صحابی رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جو شخص موت سے ایک ساعت قبل بھی توبہ کرلے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمالیتا ہے۔ ☆......اور ایک صحابی رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص موت کی آخری ہچکی سے پہلے بھی توبہ کرلے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ بھی قبول فرمالیتا ہے۔

(تنبیہ الغافلین بأحادیث سید الأنبیاء والمرسلین للسمرقندی: أبو اللیث نصر بن محمد بن أحمد بن إبراہیم السمرقندی:۱۰۳)

www.waseemziyai.com

23

حضرت سیدنا محمد بن مطرف رضی اللہ عنہ کا فرمان

وعن محمد بن مطرف رحمه الله أنه قال :يقول الله تعالى :ويح ابن آدم يذنب الذنب فيستغفرني فأغفر له، ثم يعود فأغفر له، ويحه لا هو يترك ذنبه ولا هو ييأس من رحمتي، أشهدكم أني قد غفرت له.

ترجمہ

حضرت سیدنا محمد بن مطرف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ☆......آدمی پر رحمت ہو کہ وہ گناہ کرتا ہے اور مجھ سے معافی مانگتا ہے اور میں اس کو بخش دیتا ہوں۔☆......اس پر رحمت ہو کہ وہ دوبارہ گناہ کرتا ہے اور مجھ سے مغفرت طلب کرتا ہے اور میں اسے معاف کر دیتا ہوں۔☆......رحمت ہو اس پر کہ نہ تو وہ گناہ کے ارتکاب سے باز آتا ہے اور نہ ہی میری رحمت سے مایوس ہوتا ہے، میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اس کو بخش دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی رحمت بہت بڑی ہے

قال :وجاء رجل إلى رسول الله اصلى الله عليه وسلم:فقال: رسول الله إني أذنبت ذنبًا، قال :صلى الله عليه وسلم:استغفر الله، فقال:إني أتوب ثم أعود، قال:صلى الله عليه وسلم:كلما أذنبت فتب حتى يكون الشيطان هو الحسير، قال:يا نبي الله إذا تكثر ذنوبي، فقال :صلى الله عليه وسلم:عفو الله أكثر من ذنوبك.

ترجمہ

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور اس نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! مجھ سے ایک بہت بڑا گناہ سرزد ہو گیا ہے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے توبہ کیا کرو۔اس نے کہا: میں توبہ کرتا ہوں مگر پھر وہی گناہ کر لیتا ہوں۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب بھی تو گناہ کرے تو فوراً توبہ کر لیا کر یہاں تک کہ شیطان ذلیل وخوار ہو جائے۔اس نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! اگر میرے گناہ زیادہ ہو جائیں تو؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی معافی تیرے گناہوں سے بہت بڑی ہے۔

(شعب الایمان أحمد بن الحسين بن علي أبو بكر البيهقي (۴:۳۰۹) مكتبة الرشد للنشر والتوزيع بالرياض

توبہ کے بغیر مغفرت کی امید لگانا حماقت ہے

وقال الحسن رحمه الله :لا تتمنى المغفرة بغير التوبة ولا تتمنى الثواب بغير العمل، لأن الغرة بالله أن تتمادى في سخطه، وتترك العمل بما يرضيه، وتتمنى عليه المغفرة، فتغرك الأماني، حتى يحل بك أمره، أما سمعته يقول

﴿وَ غَرَّتْكُمُ الْاَمَانِيُّ حَتّٰى جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ وَ غَرَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ﴾سورة الحديد:۱۴)، وقال الله تعالى

﴿وَ اِنِّیْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰى﴾سورة طه:۸۲) وقال عز وجل

﴿وَ رَحْمَتِیْ وَسِعَتْ كُلَّ شَیْءٍ فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَ وَ یُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ الَّذِیْنَ هُمْ بِاٰیٰتِنَا یُؤْمِنُوْنَ﴾سورة

www.waseemziyai.com

الاعراف :١٥٦)
فالطمع فی الرحمة والجنة من غير توبة وغير تقوى حمق وجهل وغرور لأنهما مقيدتان بهاتين الآيتين.

ترجمہ

حضرت سیدنا امام حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ توبہ کے بغیر مغفرت اور عمل کے بغیر ثواب کی امید نہ رکھو، اسلئے کہ اللہ تعالی سے غافل ہونا اس کے غضب میں مبتلاء کردیتا ہے، اور جن اعمال سے وہ راضی نہ ہو ایسے اعمال کر کے اس پر مغفرت کی امید لگانا، آرزو کی خود فریبی ہے، یہاں تک کہ اسی حالت میں موت آجائے۔

کیا اللہ تعالی کے فرامین نہیں سنے؟

☆......﴿وَ غَرَّتْكُمُ الْاَمَانِيُّ حَتّٰى جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ وَ غَرَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ﴾سورة الحديد:١٤)

اور جھوٹی طمع نے تمہیں فریب دیا یہاں تک کہ اللہ کا حکم آگیا اور تمہیں اللہ کے حکم پر اس بڑے فریبی نے مغرور رکھا۔

☆......﴿وَ اِنِّيْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰى﴾سورة طه:٨٢)

اور بیشک میں بہت بخشنے والا ہوں اسے جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور اچھا کام کیا پھر ہدایت پر رہا۔

☆......﴿وَ رَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ وَ يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِنَا يُؤْمِنُوْنَ﴾سورة الاعراف:١٥٦)

اور میری رحمت ہر چیز کو گھیرے ہے تو عنقریب میں نعمتوں کو ان کے لئے لکھ دوں گا جو ڈرتے اور زکوۃ دیتے ہیں اور وہ ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں۔

لھذا توبہ اور تقوی کے بغیر رحمت و جنت کی تمنا کرنا حماقت، نادانی، اور نفس کا فریب ہے، کیونکہ رحمت اور جنت کی شرطیں مذکورہ بالا آیات میں ذکر کی گئیں ہیں۔ یعنی رحمت و جنت، توبہ و تقوی کے ساتھ مربوط ہے۔

جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

حَدَّثَنَا هَنَّادٌ قَالَ :أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنِ الحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ :حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ بِحَدِيثَيْنِ أَحَدِهِمَا عَنْ نَفْسِهِ وَالآخَرِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ :إِنَّ المُؤْمِنَ يَرَى ذُنُوبَهُ كَأَنَّهُ فِي أَصْلِ جَبَلٍ يَخَافُ أَنْ يَقَعَ عَلَيْهِ، وَإِنَّ الفَاجِرَ يَرَى ذُنُوبَهُ كَذُبَابٍ وَقَعَ عَلَى أَنْفِهِ قَالَ بِهِ هَكَذَا فَطَارَ.

ترجمہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن اپنے گناہوں کو پہاڑ کی مانند جانتا ہے اور ڈرتا ہے کہ کہیں وہ پہاڑ سر پر نہ آگرے، اور فاجر اپنے گناہوں کو اس مکھی کی مانند جانتا ہے جو ناک پر بیٹھی ہوئی ہے کہ اشارے سے اڑایا جاسکتا ہے۔

(سنن الترمذی : محمد بن عیسی بن سَوْرة بن موسی بن الضحاک، الترمذی، أبو عیسی (۴:۲۴۰)

نئی نیکی اور پرانے گناہ

www.waseemziyai.com

حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى السَّاجِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ سَلْمٍ الْعُمَيْرِيُّ، ثنا مَالِكُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :لَمْ أَرَ شَيْئًا أَحْسَنَ طَلَبًا، وَلَا أَسْرَعَ إِدْرَاكًا مِنْ حَسَنَةٍ حَدِيثَةٍ لِذَنْبٍ قَدِيمٍ (إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذَلِكَ ذِكْرَى لِلذَّاكِرِينَ)

ترجمہ

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے کسی چیز کو طلب میں اتنا حسین اور تاثیر میں اتنا تیز نہیں پایا جتنا پرانے گناہ کے لئے نئی نیکی ہوتی ہے، بلاشبہ نیکیاں گناہوں کو دور کردیتی ہیں۔
(المعجم الكبير :سليمان بن أحمد بن أيوب بن مطير اللخمي الشامي، أبو القاسم الطبراني (١٢:٤:١٧٤)

کیا گناہ بھی بندے کو جنت لے جاتے ہیں؟

وقال -صلى الله عليه وسلم" :-إن العبد ليذنب الذنب فيدخله الجنة، فقالوا :يا نبي الله و كيف يدخله الجنة؟ قال :يكون الذنب نصب عينه يستغفر منه ويندم عليه حتى يدخله الجنة.

ترجمہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بندہ جب گناہ کرتا ہے تو اس کے گناہ اس کو جنت لے جاتے ہیں،
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گناہ اس کی نظروں کے سامنے رہتا ہے جس سے اس کو ندامت ہوتی رہتی ہے اور وہ شرمندگی محسوس کرتا رہتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت مانگتا رہتا ہے، بالآخر وہی گناہ اسے جنت لے جاتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

مِنْ ذَلِكَ:مَا حَدَّثَنَاهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ:ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى :عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ :عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ :عَنْ أَبِي صَالِحٍ :عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ :عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَإِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا أَذْنَبَ ذَنْبًا كَانَتْ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ فِي قَلْبِهِ :إِنْ تَابَ وَنَزَعَ وَاسْتَغْفَرَ صُقِلَ مِنْهَا قَلْبُهُ :إِنْ زَادَ زَادَتْ :حَتَّى يَعْلُوَ قَلْبَهُ :فَذَلِكَ الرَّانُ الَّذِي قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿كَلَّا بَلْ رَانَ عَلَى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ﴾سورة المطففين :١٤)

ترجمہ

جب کوئی بندہ گناہ کرتا ہے تو گناہ سے اس کے دل میں ایک سیاہ نقطہ پیدا ہوجاتا ہے، جب وہ توبہ کرتا ہے تو اور گھبرا کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ کی طرف رجوع کرتا ہے اور استغفار کرتا ہے اس وقت وہ نقطہ دل سے صاف ہوجاتا ہے اور اگر وہ توبہ نہیں کرتا اور آہ وزاری نہیں کرتا اور نہ ہی بخشش مانگتا ہے تو گناہ پر گناہ اور سیاہی پر سیاہی چھا جاتی ہے، یہاں تک کہ تمام دل سیاہ ہو کر مردہ ہوجاتا ہے اس آیت کے یہی معنی ہیں

﴿كَلَّا بَلْ رَانَ عَلَى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ﴾سورة المطففين :١٤)

www.waseemziyai.com

کوئی نہیں بلکہ ان کے دلوں پر زنگ چڑھا دیا ہے ان کی کمائیوں نے۔

(الإبانۃ الکبری لابن بطۃ : أبو عبداللہ عبیداللہ بن محمد بن محمد بن حمدان العُکْبَری المعروف بابن بَطَّۃ العکبری (۲:۸۴۰):

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالی شان ہے

وقال :صلى الله عليه وسلم:ترك الخطيئة أهون من طلب التوبة فاغتنم غفلة المنية.

ترجمہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: توبہ کرنے سے گناہ کا نہ کرنا آسان ہے۔اس لئے موت کی مہلت کو غنیمت سمجھو۔

(کتاب الأمثال فی الحدیث النبوی : أبو محمد عبداللہ بن محمد بن جعفر بن حیان الأنصاری المعروف بأبی الشیخ الأصبہانی (۱:۲۲۵)

موت کو ہر وقت سامنے سمجھو

قال:وكان آدم بن زياد رحمه الله يقول:لينزلن أحدكم نفسه أنه قد حضره الموت، فاستقال ربه فأقاله، فليعمل بطاعة الله.

ترجمہ

حضرت آدم بن زیاد رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ موت کو ہر وقت اپنے سامنے سمجھو، کہ گویا کہ موت تمھارے سامنے کھڑی ہے اور اللہ تعالی سے تم معافی مانگ رہے ہو اور اس نے تمھیں معاف کر دیا ہے، اس لئے ہر وقت اللہ تعالی سے معافی مانگنے میں لگے رہو اور اس کی اطاعت کرتے رہو۔

(تفسیر القرآن العظیم (ابن کثیر : أبو الفداء إسماعیل بن عمر بن کثیر القرشی البصری ثم الدمشقی (۵:۴۳۰)

حضرت داؤد علیہ السلام کی طرف وحی

قيل:أوحى الله تعالى إلى داود عليه السلام:أتق أن آخذك على غرة فتلقاني بلا حجة.

ترجمہ

اللہ تعالی نے حضرت سیدنا داؤد علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی: تم مجھ سے ڈرتے رہو۔

کہیں ایسا نہ ہو کہ غفلت کی حالت میں میں تمھیں پکڑ لوں اور جب تم میرے سامنے آؤ تو تمھارے پاس کوئی حجت نہ ہو۔

اللہ والے کی حاکم وقت کو نصحت

ودخل بعض الصالحين على عبد الملك بن مروان، فقال:

له عظني، فقال:هل أنت على استعداد لحلول الموت إن أتاك؟ قال:

قال :فهل أنت مجمع على التحول عن هذه الحالة إلى حالة ترضاها؟ قال :لا.

قال:فهل بعد الموت دار فيها مستعتب؟ قال لا.قال:فهل تأمن الموت أن يأتيك على غرة؟ قال:لا.

قال:ما رأيت مثل هذه الخصال يرضى بها عاقل.

ترجمہ

www.waseemziyai.com

ایک نیک شخص عبدالملک بن مروان کے پاس گئے، عبدالملک نے کہا: مجھے کوئی نصحت فرمائیں مرد صالح نے فرمایا: اگر تمھارے پاس موت آئے تو کیا مرنے کے لئے تیار ہوگے؟ عبدالملک نے کہا: نہیں۔ تب اس نیک شخص نے فرمایا: کیا تم کو اتنی قدرت ہے کہ اس حالت کو ایسی حالت کی طرف لوٹا سکو جو تم کو پسند ہے؟ (یعنی موت کو تم واپس کر سکتے؟) عبدالملک نے نفی میں جواب دیا۔ اس نیک شخص نے فرمایا: کیا تم اس سے محفوظ ہو کہ تمھیں موت اچانک آلے؟ عبدالملک نے جواب کیا کہ نہیں۔ اس وقت ان بزرگوں نے فرمایا کہ: میں نے کسی دانا شخص کو ان باتوں سے راضی اور خوش ہوتے نہیں دیکھا جن پر تم مغرور رہو۔

ندامت کا نام ہی توبہ ہے

أَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، عَنِ ابْنِ مَعْقِلٍ، قَالَ: قُلْتُ: سَمِعْتُ أَبَاكَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: النَّدَمُ تَوْبَةٌ؟ قَالَ: نَعَم.

ترجمہ

حضرت سیدنا ابن معقل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا: میں نے آپ کے والد ماجد رضی اللہ عنہ سے سناوہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ندامت ہی توبہ ہے۔

(مسند الحمیدی: أبو بکر عبد اللہ بن الزبیر بن عیسی بن عبید اللہ القرشی الأسدی الحمیدی المکی (۱:۲۱۲) دار السقا، دمشق۔ سوریا

رب تعالی سے مذاق کرنے والا کون؟

أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو، أَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ الصَّفَّارُ، نا أَبُو بَكْرِ بْنُ (أَبِي الدُّنْيَا، نا أَحْمَدُ بْنُ بُدَيْلٍ الْأَيَامِيُّ، نا سَلْمُ بْنُ سَالِمٍ، نا سَعِيدٌ الْحِمْصِيُّ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: :التَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ، وَالْمُسْتَغْفِرُ مِنَ الذَّنْبِ وَهُوَ مُقِيمٌ عَلَيْهِ كَالْمُسْتَهْزِءِ بِرَبِّهِ، وَمَنْ آذَى مُسْلِمًا كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ كَذَا وَكَذَا: ذَكَرَ شَيْئًا.

ترجمہ

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گناہوں سے توبہ کرنے والا ایسا ہو جاتا ہے گویا کہ اس نے گناہ کیا ہی نہیں ہے، اور گناہ کا ارتکاب کرنے کے باوجود اللہ تعالی سے معافی طلب کرنے والا اپنے رب سے مذاق کرتا ہے، اور جو کوئی کسی مسلمان کو تکلیف دے اس کا گناہ اس پر ہے۔

(شعب الإیمان: أحمد بن الحسین بن علی بن موسی الخُسْرَوْجِردی الخراسانی، أبو بکر البیہقی (۹:۳۶۲)

حضرت سیدنا فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا فرمان

وقال الفضيل بن عياض رحمه الله: كن وصي نفسك ولا تجعل الرجال أوصياءك، كيف تلومهم أن يضيعوا وصيتك وقد ضيعتها في حياتك؟

وأنشد بعضهم يقول:

www.waseemziyai.com

تمتع إنما الدنيا متاع   وإن دوامها لا يستطاع
وقدم ما ملكت وأنت حي   أمير فيه متبع مطاع
ولا يغررك من توصى إليه   قصر وصية المرء الضياع

وقال آخر:

إذا مات كنت متخذًا وصيًا   فكن فيما ملكت وصى نفسك
ستحصد ما زرعت غدًا وتجنى   إذا وضع الحساب ثمار غرسك

ترجمہ

حضرت سیدنا فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ تم اپنی ذات کے خود وصی بنو، اور دوسروں کو اپنے لئے وصی نہ بناؤ جبکہ تم نے خود اپنی زندگی میں اپنے نفس کی وصیت ضائع کردی، پھر تم ان دوسروں کو اس بات پر اس طرح برا کہہ سکتے ہو کہ انہوں نے تمھاری وصیت رائگاں اور ضائع کردی۔

کسی نے کیا خوب کہا ہے

تمتع	إنما	الدنيا	متاع	وإن	دوامها	لا	يستطاع
وقدم	ما	ملكت	وأنت حي	أمير	فيه	متبع	مطاع
ولا	يغررك	من	توصى إليه	فقصر	وصية	المرء	الضياع

ترجمہ

یہ دنیا تھوڑا سا سامان ہے جتنا فائدہ اٹھا سکتے ہو اٹھالو۔ اور یہ دنیا ہمیشہ نہ رہے گی، بس کی بات نہیں۔ جب تک نیکی کرنے کی توفیق ہے اور زندگی ہے نیکی کرکے آگے بھیج۔ رہبرورہنما ہے تو اگر نیکی کے لئے تیری پیروی کی گئی ہو۔ کسی کو وصی بناتے ہوئے دھوکہ کھا بیٹھنا اس لئے کہ کوشش کی کمی وصیت کی تعمیل میں اسے ناکارہ بنادیتی ہے۔

ایک اور شاعر کا خیال ہے

إذا مات كنت متخذًا وصيًا ...فكن فيما ملكت وصى نفسك
ستحصد ما زرعت غدًا وتجنى ...إذا وضع الحساب ثمار غرسك

ترجمہ

اگر تجھے کسی اور کو وصی بنانے کی آرزو ہے تو اسے نہ وصی بنا جو چیز تیری دسترس میں ہے اسے اپنے نفس کا وصی بنادے، تو آج جو کچھ بوئے گا کل وہی کاٹے گا، جب حساب دے گا تو اپنے ہی لگائے ہوئے درخت کا پھل توڑے گا۔

فرشتہ توبہ کا انتظار کرتا ہے

عن أبي أمامة الباهلي رضى الله عنه: قال: إن الرجل موكل به ملكان أحدهما عن يمينه والثاني عن شماله، صاحب اليمين أمير على صاحب الشمال، فإذا عمل العبدحسنة كتب له صاحب اليمين عشرًا، فإذا

www.waseemziyai.com

عمل سيئة فأراد صاحب الشمال أن يكتبها قال صاحب اليمين أمسك عنه فيمسك عنه ست ساعات من النهار أو سبعًا، فإن استغفر الله تعالى منها لم يكتب عليه شيئًا، وإن لم يستغفر كتب عليه سيئة واحدة.

ترجمہ

حضرت سیدنا ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

دائیں بازو کا فرشتہ بائیں بازو کے فرشتے پر حاکم ہے جب بندہ نیکی کرتا ہے تو دائیں بازو کا فرشتہ اس کی دس نیکیاں لکھ دیتا ہے اور جب بندہ کوئی گناہ کرتا ہے تو بائیں بازو کا فرشتہ اس کی برائیاں لکھ دیتا ہے تو دائیں بازو کا فرشتہ کہتا ہے کہ رک جاؤ۔ چنانچہ وہ چھے سات گھڑی رک جاتا ہے، اگر اس دوران میں بندہ اللہ تعالی سے معافی مانگ لے تو کوئی گناہ نہیں لکھا جاتا ورنہ گناہ لکھ دیا جاتا ہے۔

دوسری روایت میں یوں ہے کہ

وفي لفظ آخر: إن العبد إذا أذنب لم يكتب عليه حتى يذنب ذنبًا آخر فإذا اجتمعت عليه خمسة من الذنوب فإذا عمل حسنة واحدة كتب له خمس حسنات وجعل الخمس بإزاء خمس سيئات، فيصيح عند ذلك إبليس لعنة الله ويقول: كيف لي أن أستطيع على ابن آدم فإني وإن اجتهدت عليه يبطل بحسنة واحدة جميع جهدي.

ترجمہ

اور ایک روایت میں ہے کہ جب کوئی بندہ گناہ کرتا ہے تو وہ نہیں لکھا جاتا یہاں تک کہ وہ دوسرا گناہ کرے، جب اس کے پانچ گناہ جمع ہوجاتے ہیں اور ان کے بعد وہ ایک نیکی کرلیتا ہے تو اس کے لئے پانچ نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور وہ پانچ نیکیاں ان پانچ گناہوں کا توڑ بن جاتی ہیں، اس وقت ابلیس چیختا ہے اور کہتا ہے:

ابن آدم پر میرا قابو کس طرح چلے میں کتنی ہی کوشش کیوں نہ کرلوں، وہ ایک نیکی کرکے میری ساری کوشش پر پانی پھیر دیتا ہے۔

حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ سے ایک روایت

وروى يونس عن الحسن -رضي الله عنه -عن النبي -صلى الله عليه وسلم -قال" :ليس من عبد إلا عليه ملكان، وصاحب اليمين أمير على صاحب الشمال، فإذا عمل العبد السيئة قال له صاحب الشمال: أكتبها؟ فيقول له صاحب اليمين :دعه حتى يعمل خمس سيئات، فإذا عمل خمس سيئات، قال صاحب الشمال أكتبها؟ فيقول صاحب اليمين :دعه حتى يعمل حسنة، فإذا عمل حسنة، قال له صاحب اليمين : قد أخبرنا بأن الحسنة بعشر أمثالها، فتعال نمحو خمسًا بخمس ونثبت له خمسًا من الحسنات، قال: فيصيح الشيطان عند ذلك فيقول :متى أدرك ابن آدم.

وهذه الأحاديث موافقة لقوله عز وجل :﴿وَ اِنِّیْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ صٰلِحًا ثُمَّ اهْتَدٰى﴾سورة طه: ۸۲)

www.waseemziyai.com

ترجمہ

حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ ہر بندے کے ساتھ دو فرشتے مقرر ہیں، دائیں طرف والا بائیں جانب والے فرشتے پر حاکم ہے، بندہ جب کوئی گناہ کرتا ہے اور بائیں جانب کا فرشتہ کہتا ہے میں اس کو لکھ دوں تو دائیں جانب والا فرشتہ کہتا ہے کہ ابھی ٹھہرو، کہ پانچ گناہ کر لے، تب لکھنا، جب بندہ پانچ گناہ کر لیتا ہے تو بائیں جانب والا فرشتہ ان کو لکھنا چاہتا ہے تو دائیں جانب کا فرشتہ کہتا ہے ابھی رک جاؤ، کہ وہ کوئی نیکی کر لے۔ جب بندہ کوئی نیکی کر لیتا ہے تو دائیں طرف کا فرشتہ کہتا ہے کہ ہمیں بتایا گیا ہے کہ ہر نیکی کا بدلہ دس گنا ہے، بس آؤ ہم پانچ نیکیوں سے پانچ گناہوں کو مٹا دیں اور اس کی باقی پانچ نیکیاں لکھ دیں۔اس وقت شیطان چیختا ہے اور کہتا ہے کہ:

میں انسان پر کس طرح غالب آسکتا ہوں میں جتنی کوشش اور محنت کرتا ہوں، اس کی ایک نیکی میری تمام کوششوں کو برباد کر دیتی ہے۔

مذکورہ بالا احادیث شریفہ اس آیت مبارکہ کے مطابق ہے۔

﴿وَ اِنِّیْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ صٰلِحًا ثُمَّ اهْتَدٰی﴾سورة طه:۸۲)

اور بیشک میں بہت بخشنے والا ہوں اسے جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور اچھا کام کیا پھر ہدایت پر رہا۔

حضرت سیدنا مولا علی رضی اللہ عنہ کا فرمان عالی شان

قال علی بن أبی طالب كرم الله وجهه: مكتوب حول العرش قبل آدم بأربعة آلاف عام .

﴿وَ اِنِّیْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ صٰلِحًا ثُمَّ اهْتَدٰی﴾سورة طه:۸۲)

وموافقة لقوله تعالى: ﴿وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيۡلِ اِنَّ الۡحَسَنٰتِ يُذۡهِبۡنَ السَّيِّاٰتِ ذٰلِكَ ذِكۡرٰى لِلذّٰكِرِيۡنَ﴾سورة هود:۱۱۴)

ترجمہ

حضرت سیدنا مولا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کی تخلیق سے بھی چار ہزار سال پہلے یہ آیت کریمہ لکھی۔

﴿وَ اِنِّیْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ صٰلِحًا ثُمَّ اهْتَدٰی﴾سورة طه:۸۲)

اور بیشک میں بہت بخشنے والا ہوں اسے جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور اچھا کام کیا پھر ہدایت پر رہا۔

نیز مذکورہ بالا احادیث اللہ تعالیٰ کے اس فرمان شریف کے مطابق ہیں۔

﴿وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيۡلِ اِنَّ الۡحَسَنٰتِ يُذۡهِبۡنَ السَّيِّاٰتِ ذٰلِكَ ذِكۡرٰى لِلذّٰكِرِيۡنَ﴾سورة هود:۱۱۴)

اور نماز قائم رکھو دن کے دونوں کناروں اور کچھ رات کے حصوں میں بیشک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں یہ نصیحت ہے نصیحت

www.waseemziyai.com

www.waseemziyai.com

ماننے والوں کو۔

خطائیں بھلادی جاتی ہیں

وروی عن ابن عباس رضی الله عنهما:أنه قال:إذا تاب العبد وتاب الله عليه أنسى الله تعالى حفظته ما كان قد عمل من مساوء عمله، وأنسى جوارحه ما عملت من الخطايا، وأنسى مقامه من الأرض، وأنسى مقامه من السماء فيجء يوم القيامة وليس عليه شيء شهيد عليه

ترجمہ

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بندہ جب توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالی اس کی توبہ قبول کرلیتا ہے، تو باری تعالی کراماً کاتبین کو اس بندے کے گناہ بھلادیتا ہے، اور بندے کے وہ اعضاء جن سے گناہ کئے اور وہ زمین جہاں اس نے گناہ کئے، اور وہ آسمان جس کے نیچے اس نے گناہ کئے سب بھلادیا جاتا ہے (یعنی گناہ میں ملوث اعضاء زمین، آسمان، سب کو بھلادیا جاتا ہے) اسی طرح قیامت کے دن جب وہ بندہ آئے گا تو اس کے گناہوں پر کوئی گواہی دینے والا نہ ہوگا اور نہ اس پر کوئی گناہ کا بوجھ ہوگا۔

سبحان اللہ عزوجل

وروی عن النبی صلی الله عليه وسلم:أنه قال:التائب من الذنب كمن لا ذنب له .
وفی لفظ ”وَلَوْ عَادَ فِي الْيَوْمِ سَبْعِينَ مَرَّةً“.

ترجمہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے اس نے گناہ کیا ہی نہیں ہے، اور دوسری روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر چہ وہ دن میں ستر بار ہی کیوں نہ گناہ کرے۔

(مسند الشہاب : أبو عبداللہ محمد بن سلامۃ بن جعفر بن علی بن حکمون القضاعی المصری (۲:۱۷)

گناہ اگر چہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔۔۔

حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ حَبِيبٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَابَاهُ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ :مَنْ قَالَ حِينَ يَأْوِي إِلَى فِرَاشِهِ :لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ، لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، غُفِرَتْ ذُنُوبُهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ.

ترجمہ

حضرت سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص بستر پر جانے سے پہلے یہ پڑھے

﴿لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ، لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، اللَّهُ أَكْبَرُ﴾

تو اللہ تعالی اس کے سارے گناہ معاف فرمادیتا ہے اگر چہ اس کے گناہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔

(الکتاب المصنف فی الأحادیث والآثار : أبو بکر بن أبی شیبة، عبداللہ بن محمد بن إبراہیم بن عثمان بن خواستی العبسی (۴:۳۲۳)

سب گناہ نیکیوں میں بدل جائیں گے

وعن ابن مسعود رضی اللہ عنہ: أنہ قال: ینظر الإنسان فی کتابہ یوم القیامة فیری فی أولہ المعاصی وفی آخرہ الحسنات، فإذا رجع إلی أول الکتاب رأی کل ذلک حسنات، وذلک قولہ تعالی.

﴿إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا﴾ (سورة الفرقان : ۷۰)

ترجمہ

حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ قیامت کے دن انسان جب اپنے نامہ اعمال کو پہلی بار دیکھے گا تو اس میں گناہوں کو اس کے شروع میں اور نیکیوں کو اس کے آخر میں لکھا ہوا پائے گا۔ اور جب دوبارہ نامہ اعمال کو دیکھے گا تو اسے سب نیکیاں ہی نیکیاں نظر آئیں گی۔

﴿إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا﴾ (سورة الفرقان : ۷۰)

مگر جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور اچھا کام کرے تو ایسوں کی برائیوں کو اللہ بھلائیوں سے بدل دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

بعض مشائخ کرام کا قول

وقال بعض السلف: إن العبد إذا تاب من الذنوب صارت الذنوب الماضیة کلھا حسنات:

ترجمہ

بعض اہل اللہ فرماتے ہیں کہ بندہ جب گناہوں سے توبہ کرتا ہے تو اس کے تمام گناہ نیکیوں سے بدل دیئے جاتے ہیں۔

گناہوں کے زیادہ ہونے کی تمنا کون کرے گا؟

ولھذا قال ابن مسعود رضی اللہ عنہ: ولیتمنین أناس یوم القیامة أن تکثر سیئاتھم، وإنما قال ذلک لما ذکر اللہ تعالی من تبدیل السیئات بالحسنات لمن یشاء من عبادہ.

ترجمہ

حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگ قیامت کے دن تمنا کریں گے کہ ان کے گناہ زیادہ ہوتے ،انہوں نے یہ اس لئے فرمایا کہ اللہ تعالی اپنے بندوں میں سے جس کے گناہ چاہے گا نیکیوں سے بدل دے گا۔

تمام گناہ بخش دیے جائیں گے

وروی عن الحسن البصری -رضی اللہ عنہ -عن النبی -صلی اللہ علیہ وسلم -أنہ قال: لو أخطأ أحدکم حتی یملأ ما بین السماء والأرض ثم تاب، تاب اللہ علیہ.

www.waseemziyai.com

ولهذا جاء في الخبر: ابن آدم لو لقيتني بقراب الأرض ذنوبًا لقيتك بقرابها مغفرة.

ترجمہ

حضرت سیدنا امام حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جب کوئی گناہ کرتا ہے تو زمین سے آسمان تک فضاء گناہوں سے پر ہو جاتی ہے، جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے توبہ قبول فرمالیتا ہے، اسی لئے آپ ﷺ نے فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ابن آدم! اگر تو سطح زمین کو گناہوں سے بھر کر مجھے ملے گا تو اس کے برابر مغفرت کے ساتھ تجھے ملوں گا۔

گانے والا عالم دین بن گیا

وروى أن عبد الله بن مسعود -رضى الله عنه -ذات يوم في موضع من نواحي الكوفة، وإذا الفساق قد اجتمعوا في دار رجل منهم وهم يشربون الخمر، ومعهم مغن يقال له زاذان كان يضرب بالعود ويغني بصوت حسن، فلما سمع ذلك عبد الله بن مسعود رضي الله عنه: قال :ما أحسن هذا الصوت لو كان بقراءة كتاب الله تعالى كان أحسن، وجعل رداءه على رأسه ومضى، فسمع ذلك الصوت زاذان، فقال: من هذا؟ قالوا: كان عبد الله بن مسعود صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم: قال: وأيش قال؟ قالوا: قال: ما أحسن هذا الصوت لو كان بقراءة القرآن كان أحسن، فدخلت الهيبة قلبه، فقام فضرب بالعود على الأرض فكسره، ثم أسرع حتى أدركه وجعل المنديل في عنق نفسه وجعل يبكي بين يدى عبد لله فاعتنقه عبد الله وجعل يبكي كل واحد منهما، ثم قال عبد الله رضي الله عنه: كيف لا أحب من قد أحبه الله؟ فتاب من ضربه بالعود، وجعل يلازم عبد الله حتى تعلم القرآن وأخذ الحظ الوافر من العلم حتى صار إمامًا في العلم، وقد جاء في كثير من الأخبار روى زاذان عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه، وروى زاذان عن سلمان الفارسي رضي الله عنه.

ترجمہ

حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا کوفہ کی گلی سے گزر ہوا تو وہاں ایک اوباش کے گھر میں بہت سے اوباش جمع ہو کر شراب پی رہے تھے اور ان میں ایک گانے والا بھی موجود تھا،، جس کا نام زادان تھا، وہ بربط پر بڑی عمدہ آواز میں گا رہا تھا، حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے کانوں میں اس کی رسیلی آواز پڑی تو فرمایا: کیسی اچھی آواز ہے، کاش یہ قرآن کریم کی تلاوت کرتا تو کتنا اچھا ہوتا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے چادر اپنے سر پر ڈال لی اور آگے بڑھ گئے، زادان نے آپ رضی اللہ عنہ کا فرمان شریف سن لیا، لوگوں سے پوچھا کہ یہ کون صاحب تھے؟ لوگوں نے اس کو جواب دیا کہ یہ حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جو کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہیں،

زادان نے سوال کیا کہ یہ کیا فرما رہے تھے؟

انہوں نے جواب دیا کہ انہوں نے فرمایا ہے کہ یہ کتنی اچھی آواز ہے کاش گانے کی بجائے قرآن کریم کی تلاوت کی جاتی

www.waseemziyai.com

تو کتنا اچھا ہوتا۔

یہ سنتے ہی زادان کے دل پر ہیبت طاری ہوگئی اور فوراً اٹھ کھڑا ہوا اور بربط کو زمین پر مار کر توڑ دیا، اور دوڑتا ہوا حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پہنچا اور گلے میں چادر ڈال کر (خطا کار کی شکل بنا کر) رونے لگا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اسے گلے سے لگا لیا، اور اس کے ساتھ خود بھی رونے لگے اور فرمایا: میں اس شخص سے کیسے محبت نہ کروں جو اللہ تعالیٰ سے محبت کرتا ہے۔ اس کے بعد اس نے بربط بجانے اور گانے سے توبہ کر لی، اور حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں رہنے لگا یہاں تک کہ قرآن کریم پڑھ لیا اور اتنا علم حاصل کیا کہ علم دین کے امام بن گئے۔ چنانچہ زادان نے حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے بہت سی احادیث روایت کی ہیں۔

ایک خاتون کی توبہ اور اس کی برکت

وفی الإسرائيليات مروی أنه كانت امرأة بغية مغنية مفتنة للناس بجمالها، وكان باب دارها أبدًا مفتوحًا وهی قاعدة علی السرير بحذاء الباب فكل من مر بها ونظر إليها افتتن بها واحتاج إلی عشرة دنانير أو أكثر من ذلک حتی تأذن له بالدخول عليها، فمر علی بابها ذات يوم عابد من عباد بنی إسرائيل فوقع بصره عليها فی الدار وهی قاعدة علی السرير فافتتن بها وجهل يجادل نفسه حتی أنه يدعو الله تعالی أن يزول ذلک عن قلبه، فلم يزل ذلک عن نفسه، ولم يملک نفسه حتی باع قماشًا كان له، فجمع من الدنانير ما يحتاج إليه، فجاء إلی بابها فأمرته أن يسلم الذهب إلی وكيل لها وواعدته لمجيئه، فجاء إليها لذلک الوعد وقد تزينت وجلست فی بيتها علی سريرها، فدخل عليها العابد وجلس معها علی السرير، فلما مد يديه إليها وانبسط معها، تداركه الله برحمته ببركة عبادته المتقدمة، فوقع فی قلبه أن الله تعالی يرانی فی هذه الحالة من فوق عرشه، وأنا فی الحرام وقد حبط عملی كله، فوقعت الهيبة فی قلبه، فارتعد فی نفسه، وتغير لونه، فنظرت إليه المرأة فرأته متغير اللون، فقالت له: أيش أصابک يا رجل؟ فقال: إنی أخاف الله ربی، فأذنی لی بالخروج، فقالت له: ويحک إن كثيرًا من الناس يتمنون الذی وجدته فأيش هذا الذی أنت فيه؟ فقال: إنی أخاف الله جل ثناؤه وإن المال الذی دفعته إلی وكيلک هو لک حلال، فأذنی لی بالخروج، فقالت له: كأنک لم تعمل هذا العمل قط؟ قال: لا، فقالت له: من أين أنت وما اسمک؟ فأخبرها أنه من قرية كذا واسمه كذا، فأذنت له بالخروج من عندها، فخرج وهو يدعو بالويل والثبور ويبكی علی نفسه، فوقعت الهيبة فی قلب المرأة ببركة ذلک العابد، فقالت فی نفسها: إن هذا الرجل أو ذنب أذنب فدخل عليه من الخوف ما دخل، وإنی قد أذنبت منذ كذا وكذا سنة، وإن ربه الذی خاف منه هو ربی، فينبغی أن يكون خوفی أشد من خوفه، فتابت إلی الله وغلقت الباب علی الناس ولبست ثيابًا خلقًا وأقبلت علی العبادة، فكانت فی عبادتها ما شاء الله تعالی، فقالت فی نفسها: إنی لو انتهيت إلی ذلک الرجل لعله يتزوجنی، فأكون عنده وأتعلم منه أمر دينی ويكون عونًا لی علی عبادة

www.waseemziyai.com

ربی، فتجهزت وحملت من الأموال والخدم ما شاء الله، وانتهت إلى تلك القرية وسألت عنه، فأخبروا العابد أنه قدمت امرأة تسأل عنك، فخرج العابد إليها، فلما رأته المرأة كشفت عن وجهها لكي يعرفها، فلما رآها العابد وعرف وجهها وتذكر الأمر الذي كان بينه وبينها صاح صيحة فخرجت روحه: فبقيت المرأة حزينة وقالت في نفسها: إني خرجت لأجله وقد مات فهل له أحد من أقربانه يحتاج إلى امرأة، فقالوا لها: له أخ صالح لكنه معسر لا مال له، فقالت: لا بأس به، فإن لي مالًا يكفينا، فجاء أخوه فتزوج بها، فولدت له سبعًا من البنين (كلهم صاروا أنبياء في بني إسرائيل.

ترجمہ

اسرائیلی روایات میں آیا ہے کہ ایک گانے بجانے والی نے اپنے حسن و جمال سے لوگوں کو فتنے میں مبتلاء کر رکھا تھا، اس کے گھر کا دروازہ ہمیشہ کھلا رہتا، اور وہ خود کھلے دروازے کے ساتھ تخت پر بیٹھا کرتی تھی، اور جو شخص ادھر سے گزرتا اسے دیکھ کر فریفتہ ہوئے بغیر نہ رہتا، مگر اس کے پاس آنے کی اجازت اسے ملتی جو دس دینار یا اس سے زیادہ پیش کرتا۔

ایک دن ایک عابد شخص کا وہاں سے گزر ہوا، اس کی نظر اچانک اس خاتون پر پڑی، وہ عابد بھی اسے دیکھتے ہی دل و جان سے فدا ہو گیا، لیکن عابد کی اپنے نفس سے جنگ چھڑ گئی، یہاں تک کہ اس نے اللہ تعالی سے دعا مانگی، کہ وہ اس کے دل سے اس گناہ کی خواہش کو دور کر دے، وہ برابر اپنے دل کو قابو میں کئے رہا، مگر آخر اسے دل کی خواہش نے بے قابو کر دیا، یہاں تک کہ اس کے پاس جو بھی مال و متاع تھا سب بیچ ڈالا اور جس قدر دیناروں کی ضرورت تھی سب کو جمع کیا اور اس خاتون کے دروازے پر آیا، اس خاتون نے کہا دینار اس کے وکیل کے سپرد کر دے، پھر اس کے پاس آئے، عابد نے اس کے کہنے پر عمل کیا، اور اس کے سامنے تخت پر بنی سنوری بیٹھی تھی، عابد دینار دے کر اس کے پاس بیٹھ گیا، عابد نے جب ہاتھ بڑھا کر اس سے لطف اندوز ہونے کا ارادہ کیا تو اللہ تعالی نے اس کی سابقہ عبادت کی برکت اور اپنی رحمت سے اسے اس طرح بچا لیا کہ عابد کے دل میں یہ خیال آیا کہ اللہ تعالی مجھے اس حالت میں دیکھ رہا ہے، کہ میں حرام کام میں لگ رہا ہوں۔ بے شک میرے سارے اعمال ضائع ہو گئے، یہ خیال آتے ہی اس عابد کے دل میں اللہ تعالی کا خوف پیدا ہوا، اس کا سارا بدن کانپنے لگا اور اس کا رنگ زرد ہو گیا، اور خاتون اس کا اڑا ہوا رنگ دیکھتے ہوئے کہا: اے انسان تجھے کیا ہوا؟

اس نے جواب دیا کہ مجھے اللہ تعالی سے ڈر لگ رہا ہے مجھے واپس جانے دو۔ عورت نے کہا: تم بھی خوب ہو کہ سینکڑوں لوگ میری آرزو کرتے ہیں کہ میرا قرب ان کو مل جائے، کہ تم ہو کہ میری محبت سے رخ موڑ رہے ہو۔ عابد نے کہا: کہ میں اللہ تعالی سے ڈرتا ہوں، رہا وہ مال جو میں نے تم کو دیا ہے وہ مجھے واپس نہ کرو وہ تیرے لئے حلال ہے، وہ تم رکھ لو اور مجھے جانے دو۔ خاتون نے کہا: لگتا ہے کہ تم نے ابھی تک یہ لطف نہیں اٹھایا؟ عابد نے نفی میں سر ہلایا۔ پھر اس خاتون نے اس کا نام اور پتہ دریافت کیا۔ عابد نے جواب دیا کہ میں فلاں جگہ رہتا ہوں اور یہ میرا نام ہے۔ پھر اس خاتون نے اسے جانے کی اجازت دے دی۔ اللہ تعالی کا یہ نیک بندہ وہاں سے اپنے ارادے پر نادم اور پریشان ہوتا ہوا وہاں سے نکلا۔ اللہ تعالی کی بارگاہ میں اپنے کئے پر تائب ہوا، اور گناہ سے بچ نکلنے پر اللہ تعالی کا شکر ادا کیا، اس خاتون کے لئے بھی دعا کی، عابد کا یہ بدلا ہوا رویہ دیکھ کر خاتون کے دل کی کیفیت بدل گئی، اس کے دل میں بھی اللہ تعالی کا خوف

www.waseemziyai.com

پیدا ہوا، اس نے خود سے کہا کہ یہ شخص پہلی بار گناہ کے لئے آیا لیکن اس پر اللہ تعالی کا خوف اس قدر طاری ہو گیا اور میں برسوں سے گناہ کی زندگی بسر کر رہی ہوں، میرا رب بھی وہی ہے جو اس عابد کا ہے، سالہا سال کی آلودگی کے باعث ڈرنا تو مجھے چاہئے، اس کے بعد اس خاتون توبہ کی اور لوگوں پر اپنا دروازہ بند کر لیا، سابقہ زندگی کو ترک کر کے اللہ تعالی کے ذکر میں مصروف ہو گئی۔

ایک دن اس کے دل میں خیال آیا کہ اس عابد کے پاس جانا چاہئے، ہوسکتا ہے کہ وہ میرے بدلے ہوئے حالات دیکھ کر میرے ساتھ شادی کر لے، اگر ایسا ہو جائے تو میں اس سے کچھ دین کی باتیں سیکھ لوں گی، اور وہ اللہ تعالی کی یاد میں میری کچھ رہنمائی اور میرے ساتھ تعاون کرے گا، یہ سوچ کر اس وہ اپنا تمام سامان اٹھا کر عابد کے بتائے پتے پر پہنچ گئی، وہاں کے لوگوں سے عابد کے بارے میں دریافت کیا، لوگوں نے عابد کو بتایا کہ ایک خاتون آئی ہے اور آپ کے بارے میں پوچھتی پھرتی ہے، عابد اٹھ کر اس خاتون کے پاس پہنچا تو عورت نے اپنے چہرے سے نقاب الٹ دیا تا کہ عابد اسے دیکھ کر پہچان لے، نقاب الٹتے ہی جب عورت کا چہرہ سامنے آیا تو عابد کو فوراً اپنا گناہ یاد آ گیا، پھر اس لمحے کے متعلقہ تمام باتیں سامنے آ گئیں، عابد کی بے ساختہ چیخ نکل گئی اور زمین پر گر گیا، گرتے ہی اس کی روح پرواز کر گئی۔

اس واقعہ سے وہ خاتون بہت پریشان ہوئی اور نہایت غمگین ہوئی، دل میں کہنے لگی کہ جس کے لئے گھر بار ترک کیا وہ دنیا ہی چھوڑ گیا، اس نے لوگوں سے سوال کیا کہ کیا اس کے رشتہ داروں میں کوئی ایسا شخص ہے جو مجھ سے شادی کر لے؟

لوگوں نے اسے بتایا کہ عابد کا ایک اور نیک صالح بھائی ہے لیکن وہ مفلس اور نہایت ہی تنگدست ہے، عورت نے کہا: کوئی ایسی بات نہیں ہے، میرے پاس اتنا مال ہے جو ہماری کفایت کر سکے، چنانچہ عابد کے بھائی نے اس خاتون کے ساتھ نکاح کر لیا، نکاح کے بعد اس خاتون کے پیٹ سے سات لڑکے پیدا ہوئے، جو سب کے سب بنی اسرائیل کے نبی ہوئے۔

الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی کا پراثر کلام

فانظر إلى بركة الصدق والطاعة وحسن النية كيف هدى الله زاذان بعبد الله بن مسعود لما كان صادقًا حسن السريرة فلا يصلح بك الفاسد حتى تكون أنت صالحًا في ذات نفسك، خائفًا لربك إذا خلوت، مخلصًا له إذا خالطت، غير مراء للخلق في حركاتك وسكناتك، موحدًا لله عز وجل في ذلك كله، فحينئذ يزاد في توفيقك وتسديد وتحفظ عن الهوى والإغواء من شياطين الجن والإنس والمنكرات كلها والفساق والبدع والضلالات أجمع، فزال بك المنكر من غير تكلف، ومن غير أن يصير المعروف منكرًا، كما هو في زماننا، ينكر أحدهم منكرًا واحدًا فيتفرع منه منكرات جمة وفاسد عظيم من السب والقذف والضرب والكسر وتخريق الثياب وإفساد الأموال، وكل ذلك لقلة صدقهم ونقصان إيمانهم ويقينهم وغلبة أهويتهم عليهم: فالمنكر فيهم بعد وفرض إزالته متوجه عليهم وبأنفسهم شغل طويل وهم ينكرون على الغير فيتركون الفرض العين ويتعلقون بالفرض على الكفاية، ويتركون ما يعنيهم ويشتغلون بما لا يعنيهم،

أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الطُّوسِيُّ الْفَقِيهُ، حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ

www.waseemziyai.com

الْأُمَوِيُّ، أَنْبَأَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدَ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي قُرَّةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيهِ :وَرَوَاهُ مَالِكٌ وَغَيْرُهُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا.

من أراد أن يزول به المنكر بسرعة، فعليه بالإنكار على نفسه والوعظ لها، ومنعها وفطمها عن المعاصي ما ظهر منها وما بطن، فإذا تطهر من ذلك كله حينئذ اشتغل بغيره، فزال به المنكر بأحسن ما يكون من الوجوه، كما زال في حق عبد الله بن مسعود رضي الله عنه.

وانظر إلى بركة العبادة والصدق أيضًا في حق العابد كيف نجاه الله من البغية وارتكاب الكبيرة ﴿كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوٓءَ وَالْفَحْشَآءَ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ﴾سورة يوسف :۲۴)

فالله تعالى حال بينه وبين تلك الفاحشة لما تقدم له من الصدق في الخلوات وحسن الطاعة فيما سلف من الأيام والساعات، ثم كيف نجى الله تعالى تلك البغية ببركة العابد، ثم كيف نالت بركته أخاه، فأزال الله فقره وجهده، وزوجه بأحسن النساء، وأغناه ورزقه من حيث لا يحتسب، وجعله أبا الأنبياء السبعة، وجعلها أمهم عليهم السلام. فالخير كله في الطاعة والشر كله في المعصية، فلا كانت المعصية ولا كنا إذا كنا من أهلها.

ترجمہ

یہ طاعت کی سچائی اور حسن نیت کی برکت ہے کہ اللہ تعالی نے حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ذریعے زادان رضی اللہ عنہ کو کیسے ہدایت عطا فرمائی ، کیونکہ حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ خود سچے اور نیک دل انسان تھے ،اس لئے ان کی بات زادان پر اثر دیکھا گئی ،کوئی بدکار تمہارے ذریعے سے تب تک نیک نہیں ہوسکتا جب تک تم خود اپنی ذات کو بطور نمونہ پیش نہ کرو، اور تمہارے دل میں تمہارے رب تعالی کا خوف اور ڈر نہ ہو۔

اگر تمہاری نیت صاف اور خالص ہے،اور تمہارا ملنا جلنا ریا اور دکھاوے سے پاک ہے،اور ہر حال میں اللہ تعالی کو وحدہ لاشریک جانو گے تو تمھیں نیکی کی توفیق ملے گی ،اللہ تعالی اس حال میں سیدھی راہ پر تمہاری رہنمائی زیادہ فرمائے گا ،اس عنایت خاص کی وجہ سے تمہارے ذریعہ سے دوسرے کی برائی کسی تکلیف کے بغیر زائل ہوجائے گی ،اور زمانہ حاضر میں نیکی کی آڑ میں برائی نہیں پھیلے گی ، آجکل تو کوئی اگر کسی ایک برائی کو روکنے کی کوشش کرتا ہے تو لوگ اس کے پیچھے پڑ جاتے ہیں ، اور فساد کھڑا کر کے برائی سے روکنے والے کو برا کہنا شروع کر دیتے ہیں ،اس پر طرح طرح کے الزامات تھوپ دیئے جاتے ہیں ، ماردھاڑ تک نوبت آجاتی ہے ،اسے لوٹنے سے بھی دریغ نہیں کیا جاتا ،غرضیکہ اسے طرح طرح سے ستایا جاتا ہے اور یہ بدسلوکی اور یہ غلط رویے فقط اس لئے ہیں کہ ان کے ایمان ویقین پختہ نہیں ہیں بلکہ ناقص ہیں ،اور ان کے اندر صدق واخلاص کی کمی ہے، کیونکہ وہ اپنی خواہشوں کے انبار تلے دبے ہوئے ہیں ،اس لئے ان میں یہ ساری برائیاں موجود ہیں ، حالانکہ یہ گناہ دور کرنا ان کا فرض بنتا ہے ،لیکن وہ یہ فرض کیسے ادا کریں کیونکہ ان کے نفوس تو خود بڑے بڑے

www.waseemziyai.com

شغلوں میں مبتلاء ہیں، وہ دوسروں کو تو برائی سے منع کرتے ہیں مگر فرض عین کو ترک کر کے فرض کفایہ میں مصروف ہیں، وہ اپنا مقصد چھوڑ کر بے مقصد باتوں میں لگے ہوئے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کا فرمان عالی شان ہے

أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الطُّوسِيُّ الْفَقِيهُ، حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْأُمَوِيُّ، أَنْبَأَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدَ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي قُرَّةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيهِ: وَرَوَاهُ مَالِكٌ وَغَيْرُهُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا.

ترجمہ

حضرت سیدنا ابو سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدمی کے اسلام کا حسن اس میں ہے کہ جو چیز بے مقصد ہے اس کو ترک کر دے۔

(الآداب للبیہقی : أحمد بن الحسین بن علی بن موسى الخُسْرَوْجِردی الخراسانی، أبو بکر البیہقی: ۳۳۶)

اگر وہ یہ چاہتا ہے کہ دوسرے جلد برائی ترک کر دیں تو خود اسے چاہئے کہ وہ خود اس برائی کو اپنے سے دور کرے، اور اپنے آپ کو نصیحت کر کے اس سے بچا رہے، اور تمام گناہوں کو ترک کر دے خواہ وہ ظاہری گناہ ہوں یا باطنی، جب وہ خود ان گناہوں پاک وصاف ہو جائے تو اوروں کی اصلاح کی طرف متوجہ ہو، اس طرح نہایت اچھے طریقے سے برائی دور ہو سکے گی۔

جیسا کہ حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ذریعے سے زاذان رضی اللہ عنہ نیکی کی طرف مائل ہوئے، بنی اسرائیل کے عابد کی عبادت گزاری اور اس کے خلوص اور سچائی کی برکت کے اثرات ملاحظہ کرو کہ کس طرح اللہ تعالی نے اس کو گناہ کبیرہ کے ارتکاب اور برائی سے بچالیا۔

﴿كَذَٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوٓءَ وَالْفَحْشَآءَ ۚ إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِينَ﴾ سورۃ یوسف: ۲۴)

ہم نے یوں ہی کیا کہ اس سے برائی اور بے حیائی کو پھیر دیں بیشک وہ ہمارے چنے ہوئے بندوں میں سے ہے۔

چونکہ عابد نے ماضی میں خلوص اور سچائی کے ساتھ اللہ تعالی کی اطاعت کی اور تنہائی میں بھی سچائی کو اپنائے رکھا، اس لئے اللہ تعالی نے اس عابد اور اس خاتون کو بدکاری سے بچالیا، بلکہ اس عابد ہی کی وجہ سے اس خاتون کو بدکاری سے نجات دلا دی، پھر کس طرح عابد کی ہی برکت سے اس عابد کے بھائی کو کیا کچھ میسر آ گیا، اللہ تعالی نے اس کی غربت کو دور کیا اور ساتھ ساتھ ایک عبادت گزار اور حسین ترین مالدار خاتون بھی اس کو عطا فرمائی، عابد کے بھائی کو اللہ تعالی نے ایسے رزق عطا فرمایا جو اس کے وہم وگمان میں بھی نہ تھا، سب سے بڑھ کر اسے سات نبیوں کا باپ اور پاکباز خاتون کو ان کی ماں بنایا۔

حاصل کلام یہ ہے کہ تمام بھلائیاں اللہ تعالی کی اطاعت میں ہیں، اور تمام برائیاں اس کی معصیت و نافرمانی میں ہیں، لھذا تمھیں

www.waseemziyai.com

ہر حال میں گناہوں سے بچتے رہنا چاہیے، اگر ہم گناہوں میں مبتلا رہے اور توبہ نہ کی تو نہ ہم ہوں گے اور نہ ہی ہمارے گناہ۔

توبہ کی پہچان کیسے ہوگی؟

وإنما تعرف توبة التائب في أربعة أشياء :أحدها :أن يملك لسانه من الفضول والغيبة والنميمة والكذب.والثاني :ألا يرى لأحد في قلبه حسدًا ولا عداوة.والثالث :أن يفارق إخوان السوء ، فإنهم هم الذين يحملونه على رد هذا القصد ويشوشون عليه صحة هذا العزم، ولا يتم له ذلك إلا بالمواظبة على المشاهدة التي تزيد بها رغبته في التوبة، وتوفر دواعيه على إتمام ما عزم عليها مما يقوى خوف ورجاء ه، فعند ذلك تنحل من قلبه عقد الإصرار على ما هي عليه من قبيح الأفعال، فيقف عن تعاطي المحظورات، ويكبح لجام نفسه عن متابعة الشهوات فيفارق الزلة في الحال، ويبرم العزيمة على ألا يعود إلى مثلها في الاستقبال .والرابع :أن يكون مستعدًا للموت نادمًا مستغفرًا لما سلف من ذنوبه مجتهدًا في طاعة ربه .وقيل :علامة أنه مقبول التوبة أربعة أشياء .أولها :أن ينقطع عن أصحاب الفسق ويريهم هيبته من نفسه، ويخالط الصالحين .والثاني :أن يكون منقطعًا عن كل ذنب مقبلًا على جميع الطاعات .والثالث :أن يذهب فرح الدنيا من قلبه، ويرى حزن الآخرة دائمًا في قلبه .والرابع :أن يرى نفسه فارغًا عما ضمن الله له، يعني الرزق، مشتغلًا بما أمر الله به .فإذا وجدت فيه هذه العلامات كان من الذين قال الله تعالى في حقهم:

﴿إِنَّ اللهَ يُحِبُّ التَّوّٰبِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ﴾سورة البقرہ :۲۲۲)

ترجمہ

توبہ کرنے والی کی توبہ کا چار باتوں سے پتہ چلتا ہے۔☆......زبان کی بے ہودہ باتوں، غیبت اور جھوٹ اور چغلخوری سے روک لے۔☆......اپنے دل میں کسی کی طرف حسد اور دشمنی نہ رکھے۔☆......برے لوگوں سے دور رہے، کیونکہ یہ لوگ اس کو برائی کی راغب کریں گے، اس طرح اس کی توبہ کی پختگی میں فرق آئے گا اور اس کی توبہ ٹوٹ جائے گی، اسے چاہیے کہ ان باتوں کو اپنا تا رہے جن باتوں سے توبہ میں پختگی آتی ہے، ان باتوں سے پرہیز کرے جن سے توبہ میں لچک پیدا ہوتی ہے، لھذا امید قوت اور قلبی ارادے کو مضبوط کرے، کیونکہ اس طرح اس میں قوت اور ولولہ پیدا ہوگا، اور یہ ارادہ توبہ کو برقرار رکھنے کا محرک ہوگا، بس ممنوعات شرعیہ سے دور رہے، اور نفس امارہ کو خواہشوں کے تکمیل سے باز رکھے اور اسے روکے رہے تاکہ وہ دوبارہ گناہوں کا ارتکاب نہ کرے۔☆......توبہ کرنے والا شخص خود کو ان کاموں سے الگ رکھے، جن کا ذمہ اللہ تعالی کے خود لیا ہے مثلاً رزق وغیرہ۔اور ان کاموں میں یعنی اطاعت وعبادت میں مصروف ہو جائے جن کا اللہ تعالی نے حکم دیا ہے۔جب کسی توبہ کرنے والے میں یہ علامتیں پائی جائیں تو سمجھ لیں کہ وہ ان لوگوں میں سے ہے جن کے بارے میں اللہ تعالی کا فرمان عالی شان ہے۔

﴿إِنَّ اللهَ يُحِبُّ التَّوّٰبِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ﴾سورة البقره :۲۲۲)

بیشک اللہ پسند کرتا ہے بہت توبہ کرنے والوں کو اور پسند رکھتا ہے ستھروں کو۔

www.waseemziyai.com

تائب کے لئے دوسروں کی ذمہ داری

ووجب له على الناس أربعة أشياء:أولها :أن يحبوه لأن الله قد أحبه.والثانى :أن يحفظوه بالدعاء على أن يثبته الله تعالى على التوبة .والثالث :ألا يعيروه بما سلف من ذنوبه لما روى عن النبى -صلى الله عليه وسلم -أنه قال" :من عير مؤمنًا بفاحشة فهو كفارة لها، وكان حقًا على الله تعالى أن يوقعه فيها، ومن عير مؤمنًا بجريرة لم يخرج من الدنيا حتى يركبها ويفتضح بها.ولأن المؤمن لا يقصد الوقوع فى الذنب ولا يتعمده ولا يعتقده دينًا بتدين به، وإنما يكون ذلك فيه بتزيين الشيطان وفرط ضراوة الشهوة وشد الشبق وتراكم الغفلة والغرة، قال الله تعالى :

﴿وَ كَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفرَ وَ الْفُسُوْقَ وَ الْعِصيَانَ اُولٰٓئِکَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ﴾سورة الحجرات :٧)

فقد أخبر أنه بغض إلى المؤمنين المعصية، فلا يجوز أن يعير بها إذا تاب وأناب، بل يدعى له بالثبات على التوبة والتوفيق والحفظ.والرابع :أن يجالسوه ويذاكروه ويعينوه.

ترجمہ

کسی کی توبہ قبول کرنے والے یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھی دوسروں کے ذمے چار باتیں ہیں۔☆......توبہ کرنے والے شخص سے محبت کی جائے کیونکہ اس نے اللہ تعالیٰ سے محبت کرنا شروع کردی ہے۔☆......اپنی دعاؤں کے ذریعے اس کی توبہ کی حفاظت کریں۔اور کہیں کہ اللہ تعالیٰ اسے توبہ پر قائم رکھے۔☆......اس کے پچھلے گناہوں پر اس کو ملامت نہ کریں اور طعنہ نہ دیں۔

رسول اللہ ﷺ کا فرمان عالی شان ہے

لما روى عن النبى -صلى الله عليه وسلم -أنه قال :من عير مؤمنًا بفاحشة فهو كفارة لها، وكان حقًا على الله تعالى أن يوقعه فيها، ومن عير مؤمنًا بجريرة لم يخرج من الدنيا حتى يركبها ويفتضح بها.

ترجمہ

جس نے کسی کو توبہ کرنے والے مومن کو اس کے گناہ کے ساتھ ملامت کی تو وہ برائی اس مومن کے لئے کفارہ بن جائے گی اور اللہ تعالیٰ اگر چاہے تو ملامت کرنے والے کو اس برائی میں مبتلاء کردے گا۔اور جو شخص کسی مسلمان کے اس کے گزرے ہوئے گناہ سے اس کو طعنہ دے تو وہ دنیا سے اس وقت تک نہیں جائے گا جب تک کہ خود اس گناہ کا ارتکاب نہ کرلے۔اور اس کے باعث رسوا نہ ہو۔

اس لئے کہ کوئی مومن گناہ کرنے کا ارادہ نہیں کرتا اور نہ ہی اپنے دل سے گناہ کا ارادہ کرتا ہے اور نہ گناہ کو اپنے دین کا حصہ سمجھتا ہے کہ اسے دینداری کے طور پر کرتا ہو۔صرف شیطان کی فریب دہی، اور جوش شہوت اور نفسانی شوق کی کثرت اور غفلت اور فریب خوردی کی وجہ سے اس سے گناہ سرزد ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان عالی شان ہے

﴿وَ كَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفرَ وَ الْفُسُوْقَ وَ الْعِصيَانَ اُولٰٓئِکَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ﴾سورة الحجرات :٧)

اور کفر اور حکم عدولی اور نافرمانی تمہیں ناگوار کردی ایسے ہی لوگ راہ پر ہیں۔

www.waseemziyai.com

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے واضح فرمادیا کہ اہل ایمان کے نزدیک گناہ کرنا نہایت ہی ناپسندیدہ چیز ہے، اس لئے جب مومن توبہ کرے اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع لائے تو اس کو توبہ کردہ گناہ یاد لاکر شرمندہ کرنا جائز نہیں ہے، بلکہ اس کے لئے دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ اس کو توبہ پر قائم رکھے، اور اسے استقامت دے اور اس کی حفاظت فرمائے۔☆......لوگوں کے لئے لازم ہے کہ اس کے ساتھ اٹھیں بیٹھیں، اس کے ساتھ بات چیت کریں اور اس کی مدد کریں۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے انعام

ویکرمه الله تعالى أيضا بأربع كرامات :أحدها :أن يخرجه من الذنوب كأنه لم يذنب قط. والثانية :يحبه الله تعالى. والثالثة :ألا يسلط عليه الشيطان ويحفظه منه. والرابعة :أن يؤمنه من الخوف قبل أن يخرجه من الدنيا لأنه عز وجل قال:﴿إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَ لَا تَحْزَنُوا وَ أَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ﴾سورة فصلت :۳۰)

ترجمہ

اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں کو چار باتوں سے سربلند فرماتا ہے۔☆......اسے گناہوں سے ایسے نکال دیتا ہے جیسے اس نے گناہ نہیں کیا۔☆......اسے اپنا دوست بنالیتا ہے۔☆......شیطان اس پر غالب نہیں ہوتا۔☆......دنیا سے رخصت ہونے سے پہلے اسے خوف سے امن وامان بخشتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان عالی شان ہے

﴿إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَ لَا تَحْزَنُوا وَ أَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ﴾سورة فصلت :۳۰)

ترجمہ

بیشک وہ جنہوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے پھر اس پر قائم رہے ان پر فرشتے اترتے ہیں کہ نہ ڈرو اور نہ غم کرو اور خوش ہو اس جنت پر جس کا تمہیں وعدہ دیا جاتا تھا۔

ساتویں فصل

توبہ کے متعلق مشائخ طریقت کے فرامین

☆......حضرت سیدنا ابوعلی الدقاق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول

قال أبو على الدقاق رحمه الله :التوبة على ثلاثة أقسام :أولها :التوبة، وأوسطها :الإنابة، وآخرها : الأوبة. فالتوبة بداية والإنابة واسطة والأوبة نهاية .فإن من تاب لخوف العقوبة كان صاحب توبة، ومن

www.waseemziyai.com

تاب طمعًا في الثواب أو رهبة من العقاب كان صاحب إنابة، ومن تاب مراعاة للأمر لا لرغبة في الثواب أو رهبة من العقاب كان صاحب أوبة.

ترجمہ

الشیخ الامام ابوعلی الدقاق رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ توبہ کی تین درجے ہیں۔ ☆......توبہ ☆......انابت ☆......اوبت توبہ ابتدائی درجہ ہے، انابت درمیانہ درجہ ہے، اور اوبت آخری یعنی انتہائی درجہ ہے۔ ☆......جس نے اللہ تعالی کے عذاب کے خوف سے توبہ کی وہ صاحب التوبہ ہے۔ ☆......جس نے ثواب پانے یا عذاب سے بچنے کے لئے توبہ کی وہ انابت ہے۔ ☆......اور جس نے ثواب کی امید یا عذاب کے ڈر سے نہیں بلکہ اللہ تعالی کے حکم پر عمل کرنے کے لئے توبہ کی تو وہ صاحب الاوبت ہے۔

☆......الشیخ ابوعلی الدقاق کے قول کی وضاحت

وقيل أيضا :التوبة :صفة المؤمنين، قال الله تعالى :﴿وَ تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾سورة النور: ۳۱)

والانابة : صفة الاولياء والمقربين . قال الله تعالى :﴿مَنْ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ وَ جَآءَ بِقَلْبٍ مُّنِيْبِ﴾سورة ق:۳۳)

والاوبة : صفة الانبياء والمرسلين . قال الله تعالى :﴿نِعْمَ الْعَبْدُ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ﴾سورة ص:۴۴)

ترجمہ

☆......توبہ عام اہل ایمان کی سنت ہے۔

اللہ تعالی کا فرمان عالی شان ہے

﴿وَ تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾سورة النور: ۳۱)

اور اللہ کی طرف توبہ کرو اے مسلمانو سب کے سب اس امید پر کہ تم فلاح پاؤ۔

☆......انابۃ: اولیاء کرام اور مقربین خاص کی سنت ہے

اللہ تعالی کا فرمان عالی شان ہے

﴿مَنْ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ وَ جَآءَ بِقَلْبٍ مُّنِيْبِ﴾سورة ق:۳۳)

جو رحمٰن سے بے دیکھے ڈرتا ہے اور رجوع کرتا ہوا دل لایا۔

☆......اوبۃ: انبیاء کرام اور مرسلین علیہم السلام کی صفت خاص ہے۔

اللہ تعالی نے فرمایا:

﴿نِعْمَ الْعَبْدُ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ﴾سورة ص:۴۴)

بیشک وہ بہت رجوع لانے والا ہے۔

☆......حضرت سیدنا جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا فرمان

www.waseemziyai.com

أَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ الرَّحمَنِ السُّلَمِیُّ، سَمِعتُ مَنصُورَ بنَ عَبدِ اللهِ یَقُولُ :سَمِعتُ جَعفَرَ بنَ مُحَمَّدٍ یَقُولُ : سَمِعتُ الحَفصَ بنَ مُحَمَّدٍ، سَمِعتُ الجُنَیدَ یَقُول:التَّوبَةُ عَلَی ثَلَاثَةِ مَعَانٍ :أَوَّلُهَا النَّدَمُ، وَالثَّانِی یَعزِمُ عَلَی تَرکِ المُعَاوَدَةِ إِلَی مَا نُهِیَ عَنهُ، وَالثَّالِثُ یَسعَی فِی أَدَاءِ المَظَالِمِ.

ترجمہ

حضرت حفص بن محمد رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیدنا جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ توبہ کے معانی ہیں ۔☆......گناہ پر شرمندہ ہونا۔☆......اللہ تعالی کے منع کردہ کام کو دوبارہ نہ کرنے کا پکا عہد کرنا۔☆......انسانی حقوق کو ادا کرنے کی پوری کوشش کرنا۔

(شعب الإیمان : أحمد بن الحسین بن علی بن موسی الخُسْرَوْجِردی الخراسانی، أبو بکر البیہقی (۹:۳۶۵)

☆......حضرت سیدنا سہل بن عبداللہ کا فرمان

وقال سهل بن عبد الله رحمه الله :التوبة وترک التسویف.

ترجمہ

حضرت سیدنا سہل بن عبداللہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے گناہ کو ترک کردینے کا نام توبہ ہے۔

(الرسالة القشیریة :عبدالکریم بن ہوازن بن عبدالملک القشیری:۲۱۱)

☆......حضرت سیدنا حارث رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا قول

سمعت مُحَمَّد بن الُحسَین یَقُول سمعت أبا بَکر الرازی یَقُول سمعت أبا عَبد اللهِ القُرَشِیّ یَقُول:سمعت الجنید یَقُول سمعت الحَارِث یَقُول::مَا قُلت:فقط اللَّهُمَّ انی أسالک التوبة ولکنی أقول أسالک شهوة التوبة .

ترجمہ

امام قشیری رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہی کہ میں محمد بن الحسین کو فرماتے ہوئے سنا، وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوبکر الرازی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کو فرماتے ہوئے سنا وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوعبداللہ القرشی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کو فرماتے ہوئے سنا وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضر سیدنا جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کو فرماتے ہوئے سنا وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیدنا حارث رحمۃ اللہ تعالی علیہ کو فرماتے ہوئے سنا: وہ کہتے تھے کہ میں یہ نہیں کہتا کہ اے اللہ! میں تجھ سے توبہ کا سوال کرتا ہوں بلکہ میں یہ کہتا ہوں کہ اے اللہ! میں تجھ سے توبہ کے شوق کا سوال کرتا ہوں۔

(الرسالة القشیریة :عبدالکریم بن ہوازن بن عبدالملک القشیری:۲۱۱)

☆......حضرت سیدنا سری سقطی کے نزدیک توبہ کے معنی

وقال الجنید: دخلت علی السری رحمه الله یومًا فرأیته متغیرًا، فقلت له :ما لک؟

فقال: دخل علی شاب فسألنی عن التوبة، فقلت له

www.waseemziyai.com

إلا تنسى ذنبک، فعارضني وقال: بل التوبة أن تنسى ذنبک، فقلت: إن الأمر عندي على ما قاله الشاب، فقال: لم؟

قلت: ني إذا كنت في حال الجفاء فنقلني إلى حال الوفاء، فذكر الجفاء في حال الصفاء جفاء، فسكت.

ترجمہ

حضرت سیدنا جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں حضرت سیدنا سری سقطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو ان کے چہرے کا رنگ بدلا ہوا تھا، میں نے اس کی وجہ دریافت کی۔ تو آپ نے فرمایا کہ ایک نوجوان نے مجھ سے توبہ کے متعلق دریافت کیا۔ میں نے اس کو بتایا کہ توبہ یہ ہے کہ تو اپنے گناہ کو نہ بھولے۔

وہ نوجوان مجھ سے جھگڑنے لگا اور کہنے لگا کہ توبہ یہ ہے کہ تو اپنے گناہوں کو بھلا دے۔

حضرت سیدنا جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا: میرے نزدیک تو توبہ کے یہی معنی ہیں جو اس نوجوان نے بتائے ہیں۔ حضرت سیدنا سری سقطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: کیوں یہ معنی کیسے ہیں؟ میں نے جواب دیا کہ میں اس لئے کہتا ہوں کہ جب میں رنج والم کے عالم میں ہوتا ہوں تو وہ مجھے آرام وراحت کی حالت میں لے جاتا ہے اور آرام وراحت کی حالت میں رنج والم کو یاد کرنا ظلم ہے۔ یہ سن کر حضرت سیدنا سری سقطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ خاموش ہو گئے۔

(الرسالۃ القشیریۃ : عبدالکریم بن ہوازن بن عبدالملک القشیری:۲۱۲)

☆......حضرت سیدنا سہل بن عبداللہ کا قول

وقال سهل بن عبد الله رحمه الله: التوبة ألا تنسى ذنبک.

ترجمہ

حضرت سیدنا سہل بن عبداللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ توبہ یہ ہے کہ تو اپنے گناہ کو نہ بھولے۔

الرسالۃ القشیریۃ : عبدالکریم بن ہوازن بن عبدالملک القشیری:۱۱۲)

☆......حضرت سیدنا جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا فرمان

وقال الجنيد رحمه الله حين سئل عن التوبة: هي أن تنسى ذنبک.

ترجمہ

حضرت سیدنا جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے جب سوال کیا گیا کہ توبہ کیا ہے؟ تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جواب دیا کہ توبہ یہ ہے کہ تو اپنے گناہ کو بھول جائے۔

(الرسالۃ القشیریۃ : عبدالکریم بن ہوازن بن عبدالملک القشیری:۱۱۲)

☆......ان دو متضاد قولوں کی شرح

وتكلم أبو نصر السراج رحمه الله في المقالتين فقال: أشار سهل إلى أحوال المريدين والمتعرضين تارة

www.waseemziyai.com

لهم وتارة عليهم.

فأما الجنيد فإنه أشار إلى توبة المحققين، فلا يذكرون ذنوبهم مما غلب على قلوبهم من عظمة الله تعالى ودوام ذكره.

وقال: وهو مثل ما سئل رويم عن التوبة فقال: التوبة من التوبة.

ترجمہ

حضرت سیدنا ابونصر السراج رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مذکورہ بالا متضاد اقوال کے متعلق کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا: کہ حضرت سیدنا سہل بن عبداللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے قول میں مریدوں اوران جیسے دوسرے لوگوں کی طرف اشارہ ہے جو کبھی تو اپنے نفع کے بارے میں سوچتے ہیں اور کبھی نقصان پر افسوس کرتے ہیں، لیکن حضرت سیدنا جنید بغدادی رحمہ اللہ تعالیٰ نے محققین کی توبہ کی اشارہ کیا ہے، کیونکہ جب محققین کے دلوں پر عظمت الٰہی کا غلبہ ہوتا ہے تو وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مصروف ہوتے ہیں، اس لئے وہ اپنے گناہوں کو یاد ہی نہیں کر پاتے۔

حضرت سیدنا جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول حضرت سیدنا رویم کے قول کے موافق ہے کہ جب ان سے توبہ کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: توبہ کی یاد سے توبہ کرنی چاہیے۔

(الرسالۃ القشیریۃ : عبدالکریم بن ہوازن بن عبدالملک القشیری:۲۱۲)

☆......حضرت سیدنا ذوالنون مصری کا فرمان

وقال ذو النون المصرى رحمه الله: توبة العوام من الذنوب وتوبة الخواص من الغفلة.

ترجمہ

حضرت سیدنا ذالنون مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ عوام گناہوں سے توبہ کرتے ہیں جبکہ خواص لوگ غفلت سے توبہ کرتے ہیں

(الرسالۃ القشیریۃ : عبدالکریم بن ہوازن بن عبدالملک القشیری:۲۱۲)

☆......حضرت سیدنا ابوالحسین النوری کا قول

وقال أبو الحسين النورى رحمه الله: التوبة أن نتوب من كل شيء سوى الله عز وجل.

ترجمہ

حضرت سیدنا ابوالحسین النوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ توبہ یہ ہے کہ ماسوا اللہ سے توبہ کی جائے۔

(الرسالۃ القشیریۃ : عبدالکریم بن ہوازن بن عبدالملک القشیری:۲۱۲)

☆......حضرت سیدنا عبداللہ بن علی کا قول

قال عبد الله بن على بن محمد التميمى رحمهم الله: شتان بين تائب يتوب من الزلات، وتائب يتوب من الغفلات، وتائب يتوب من رؤية الحسنات.

www.waseemziyai.com

ترجمہ

حضرت سیدنا عبداللہ بن علی بن محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ☆......ایک توبہ کرنے والا تو اپنی لغزشوں سے توبہ کرتا ہے۔ ☆......اور ایک توبہ کرنے والا اپنی غفلت سے توبہ کرتا ہے۔ ☆......اور ایک توبہ کرنے والا اپنی نیکیوں کو دیکھنے سے توبہ کرتا ہے۔ ظاہر ہے ان تینوں میں کیا عظیم فرق ہے۔

(الرسالۃ القشیریۃ : عبدالکریم بن ہوازن بن عبدالملک القشیری:۲۱۲)

☆......حضرت سیدنا ابوبکر واسطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول

وقال أبو بكر الواسطي رحمه الله: التوبة النصوح ألا يبقى على صاحبها أثر من المعصية سرًا ولا جهرًا، ومن كانت توبته نصوحًا لا يبالي كيف أمسى وأصبح.

ترجمہ

حضرت سیدنا ابوبکر واسطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ خالص توبہ یہ ہے کہ تائب کے ظاہر و باطن میں معصیت کا کوئی بھی شائبہ نہ رہے، جس کی توبہ خالص ہوتی ہے وہ اس بات کی کوئی پرواہ نہیں کرتا کہ کب شام ہوتی ہے اور کب صبح ہوتی ہے۔

(الرسالۃ القشیریۃ : عبدالکریم بن ہوازن بن عبدالملک القشیری:۲۱۲)

☆......حضرت سیدنا یحیی الرازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول

وقال يحيى بن معاذ الرازي رحمه الله في مناجاته: إلهي لا أقول تبت ولا أعود لما اعرف من خلقي، ولا أضمن ترك الذنوب لما أعرف من ضعفي، ثم إني أقول لا أعود لعلي أموت قبل أن أعود.

ترجمہ

حضرت سیدنا یحیی بن معاذ رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی مناجات میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کی: یا اللہ! میں توبہ نہیں کہہ سکتا کہ میں نے توبہ کی ہے اور نہ ہی یہ کہتا ہوں کہ اب ایسا نہیں کروں گا، کیونکہ میں اپنی سرشت کو پہچانتا ہوں، اور نہ ہی یہ ضمانت دے سکتا ہوں کہ آج کے بعد گناہ نہیں کروں گا، کیونکہ میں اپنی کمزوریوں کو جانتا ہوں، پھر بھی میں کہتا ہوں کہ آج کے بعد ایسا نہیں کروں گا کیونکہ شاید میں دوبارہ ایسا کرنے سے پہلے مرجاؤں۔

(الرسالۃ القشیریۃ : عبدالکریم بن ہوازن بن عبدالملک القشیری:۲۱۳)

☆......حضرت سیدنا ذوالنون مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول

وقال ذو النون رحمه الله :الاستغفار من غير إقلاع توبة الكذابين.

وقال أيضًا رحمه الله :حقيقة التوبة أن تضيق عليك الأرض بما رحبت ثم تضيق عليك نفسك كما أخبر الله تعالى في كتابه العزيز

﴿وَّعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا حَتّٰۤى اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوْۤا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّاۤ اِلَيْهِ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوْبُوْا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ﴾ سورہ التوبہ:۱۱۸)

www.waseemziyai.com

ترجمہ

حضرت سیدنا ذالنون مصری رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ گناہوں کو چھوڑے بغیر توبہ کرنا جھوٹوں کی توبہ ہے۔

مزید فرمایا کہ توبہ کی حقیقت یہ ہے کہ زمین اپنی وسعت کے باوجود تجھ پر تنگ ہو جائے یہاں تک کہ تیرے لئے فرار کی راہ باقی نہ رہے، اس کے بعد تیری جان تجھ پر تنگ ہو جائے۔

اللہ تعالی کا فرمان عالی شان ہے

﴿وَّعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا حَتّٰٓى اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوْٓا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّآ اِلَيْهِ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوْبُوْا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ﴾سورہ التوبہ:۱۱۸)

ترجمہ

اور ان تین پر جو موقوف رکھے گئے تھے یہاں تک کہ جب زمین اتنی وسیع ہو کر ان پر تنگ ہوگئی اور وہ اپنی جان سے تنگ آئے اور انہیں یقین ہوا کہ اللہ سے پناہ نہیں مگر اسی کے پاس پھر ان کی توبہ قبول کی کہ تائب رہیں بیشک اللہ ہی توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔

(الرسالۃ القشیریۃ : عبدالکریم بن ہوازن بن عبدالملک القشیری:۲۱۲)

☆......حضرت سیدنا عطاء رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں

وقال ابن عطاء رحمه الله:التوبة توبتان: توبة الإنابة، وتوبة الاستجابة.

فتوبة الإنابة :أن يتوب العبد خوفًا من عقوبته، وتوبة الاستجابة :أن يتوب حياء من كرمه.

ترجمہ

حضرت سیدنا ابن عطاء رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں توبہ کی دو قسمیں ہیں۔☆......توبہ انابت ☆......توبہ استجابت

توبہ انابت یہ ہے کہ بندہ اللہ تعالی کے عذاب سے توبہ کرے اور توبہ استجابت یہ ہے کہ بندہ اللہ تعالی کے لطف وکرم سے حیاء کرتے ہوئے توبہ کرے۔

(الرسالۃ القشیریۃ : عبدالکریم بن ہوازن بن عبدالملک القشیری:۲۱۳)

☆......حضرت سیدنا یحی بن معاذ رازی کا قول

وقال يحيى بن معاذ الرازى رحمه الله:زلة واحدة بعد التوبة أقبح من سبعين قبلها.

ترجمہ

حضرت سیدنا یحیی بن معاذ رازی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے فرمایا کہ توبہ کے بعد ایک گناہ توبہ سے پہلے کے ستر گناہوں سے بدتر ہے۔

(الرسالۃ القشیریۃ : عبدالکریم بن ہوازن بن عبدالملک القشیری:۲۱۳)

☆......ایک وزیر کا وزارت چھوڑ کر نیکی کی راہ اپنانا

وقال أبو عمرو الأنماطى رحمه الله:ركب على بن عيسى الوزير فى موكب عظيم فجعل الغرباء يقولون:من هذا؟ فقالت امرأة قائمة على الطريق إلى متى تقولون من هذا؟ هذا عبد سقط من عين الله

www.waseemziyai.com

فأبلاه الله بما ترون، فسمع علي بن عيسى ذلك، فرجع إلى منزله واستعفى من الوزارة، وذهب إلى مكة وجاور بها إلى أن مات.

ترجمہ

حضرت سیدنا ابو عمر الانماطی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ علی بن عیسی وزیر ایک عظیم لشکر کے ساتھ جا رہا تھا، عوام پوچھنے لگے کہ یہ کون شخص ہے؟ تو ایک خاتون نے جو کہ ضعیف العمر تھی نے کہا: کیا تم یہ پوچھتے ہو کہ یہ کون ہے؟ یہ ایک بندہ ہے جو اللہ تعالی کی نظروں سے گر گیا ہے اور اللہ تعالی نے اسے دنیا میں مبتلاء کر دیا ہے، جس میں تم اسے دیکھ رہے ہو۔

اس خاتون کی یہ بات علی بن عیسی نے سن لی۔ گھر واپس جا کر انہوں نے وزارت سے استعفی دے دیا اور مکہ مکرمہ میں جا کر مقیم ہو گئے۔

(الرسالۃ القشیریۃ: عبدالکریم بن ہوازن بن عبدالملک القشیری، ۲۱۳)

www.waseemziyai.com

www.waseemziyai.com

الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ

بحیثیت عاشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ

بحیثیت عاشق مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم

www.waseemziyai.com
مرکز العلوم الاسلامیہ (رجسٹرڈ)

روزانہ رسول اللہ ﷺ کی محفل میلاد کا انعقاد

وحكى أبو الحسن علي بن قاسم الهكّاري قال :حضرت مجلس الشيخ عبد القادر الجيلي، فوجدت بين يديه غلاما ينشد:

بانت سعاد فقلبي اليوم متبول ،القصيدة، ثم رأيته ثاني ذلك اليوم، ينشدها بين يديه، فتفكرت في سبب تكرارها، وسألت الشيخ عبد القادر عن ذلك؟ .فقال ":رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم في المنام، فقلت :يا رسول الله !أمرت أن تحفظ عنك هذه القصيدة؟ .قال :نعم.فقلت :يا رسول الله! وهي مدح فيك؟ .قال :نعم، ومن قالها ثلاث مرات غفر الله له، فأحببت بعد ذلك أن أسمعها كل يوم، أو كما قال.

ترجمہ

الشیخ الامام ابوالحسن علی بن قاسم الہکاری رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ میں الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے دیکھا کہ ایک نوجوان آپ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں کھڑا ہو کر قصیدہ بانت سعاد پڑھ رہا ہے، پھر میں نے دوسرے دن دیکھا تو پھر وہی قصیدہ پڑھا جا رہا ہے تو میں سوچنے لگا کہ اس کا تکرار کیوں ہے؟ تو میں نے الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرض کی: حضور! اس کی کیا وجہ ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے کل بھی سنا تھا اور آج پھر سن رہے ہیں؟ تو الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میں نے خواب میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! کیا آپ ﷺ حکم دیتے ہیں کہ یہ قصیدہ آپ کی طرف سے یاد کر لیا جائے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔

تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! کیا واقعی اس میں آپ ﷺ کی ہی مدح ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں اس میں میری ہی مدح ہے، اور یہ بھی یاد رکھو، جو شخص اس قصیدہ کو تین بار پڑھے اللہ تعالی اس کی مغفرت فرما دے گا۔

الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اب میں چاہتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ کی اس نعت شریف کو روزانہ سنا کروں۔

(مسالک الأبصار فی ممالک الأمصار : أحمد بن یحیی بن فضل اللہ القرشی العدوی العمری، شہاب الدین (۸:۱۸۸)

اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کی ذات کے ساتھ کیسی محبت تھی کہ روزانہ رسول اللہ ﷺ کی نعت شریف سنا کرتے تھے، اور محبت کیسے تھے کہ خود فرماتے ہیں کہ میں چاہتا ہوں کہ میں روزانہ رسول اللہ ﷺ کی یہ نعت شریف سنا کروں۔

میر الا شہ بھی کہے گا الصلوۃ والسلام

چونکہ آپ رضی اللہ عنہ فارسی وعربی میں کلام فرمایا کرتے تھے، اس لئے آپ کی فارسی رباعی پڑھیے

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں یوں نذرانہ عقیدت پیش کرتے ہیں

www.waseemziyai.com

ز جان وجهان وهرچه درعالم هست　　مقصود توئی وبرمحمدصلوات
چون ذره ذره شود این تنم به خاک ِلحد　　توبشنوی صلوة از جمیع ذرات

ترجمہ

ساری کائنات کے مقصود آپ ﷺ ہی ہیں، یارسول اللہ ﷺ! آپ پر درود وسلام ہو، قبر میں اگر میرے جسم کا ذرہ ذرہ ہو جائے تب بھی آپ میرے جسم کے تمام ذروں سے درود وسلام کی آوازیں سنیں گے۔

(افضل الصلوات:۴۳) بحوالہ میلا دپیغمبر از صلاح الدین سعیدی:۱۰۱) مطبوعہ احمد جاوید فاروقی پبلشرز لاہور

ہر ماہ رسول اللہ ﷺ کا میلا دشریف مناتے

حضرت سیدنا الشیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ ہر ماہ گیارہ تاریخ کو رسول اللہ ﷺ کا میلا دشریف منایا کرتے تھے اور بارہ ربیع الاول کو تو بہت دھوم دھام سے میلا دشریف کرتے تھے یہی چرچا ہر سو پھیل گیا اور الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کا میلا دشریف منانے سے بڑی بڑی مشکلات حل ہو جاتی ہیں اور یہ بھی فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا ہے کہ جو شخص مجھے یاد کرے گا اللہ تعالی اسے فرشتوں میں یاد فرمائے گا، اور وہ جنت الفردوس کا مالک بنے گا، اور یہ بھی رسول اللہ ﷺ نے الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ ہر ماہ گیارہ تاریخ کو تیری یاد بھی منائی جائے گی یہی وجہ ہے کہ ہر جگہ حضرت الشیخ الجیلانی رضی اللہ عنہ کی یاد منائی جاتی ہے۔

(ملفوظات سیدی شیخ عبدالحق محدث دہلوی، مرتب محمد اکرام الدین:۱۸۱) مطبوعہ لکھنو دھلی بحوالہ رسائل میلا د رسول عربی ﷺ از مولانا عبدالاحد قادری:۴۳۲) مطبوعہ مکتبہ حنفیہ لاہور پاکستان

بیداری میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت

قَالَ الشَّيخُ سراج الدين بن الملقن فِي طَبَقَاتِ الْأَوْلِيَاءِ :قَالَ الشَّيخُ عبد القادر الكيلاني :رَأَيتُ رَسُولَ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ -قَبلَ الظُّهرِ فَقَالَ لِي :يَا بُنَيَّ لِمَ لَا تَتَكَلَّمُ؟ قُلتُ :يَا أَبَتَاهُ أَنَا رَجُلٌ أَعجَمِيٌّ كَيفَ أَتَكَلَّمُ عَلَى فُصَحَاءِ بَغدَادَ؟ فَقَالَ :افتَح فَاكَ، فَفَتَحتُهُ، فَتَفَلَ فِيهِ سَبعًا وَقَالَ :تَكَلَّم عَلَى النَّاسِ وَادعُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالحِكمَةِ وَالمَوعِظَةِ الحَسَنَةِ، فَصَلَّيتُ الظُّهرَ وَجَلَستُ وَحَضَرَنِي خَلقٌ كَثِيرٌ فَارتُجَّ عَلَيَّ، فَرَأَيتُ عَلِيًّا قَائِمًا بِإِزَائِي فِي المَجلِسِ فَقَالَ لِي :يَا بُنَيَّ لِمَ لَا تَتَكَلَّمُ؟ قُلتُ :يَا أَبَتَاهُ قَدِ ارتُجَّ عَلَيَّ، فَقَالَ :افتَح فَاكَ، فَفَتَحتُهُ فَتَفَلَ فِيهِ سِتًّا، فَقُلتُ :لِمَ لَا تُكمِلُهَا سَبعًا؟ قَالَ :أَدَبًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ -ثُمَّ تَوَارَى عَنِّي .

ترجمہ

الشیخ الامام سراج الدین بن الملقن رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے طبقات الاولیاء میں نقل کرتے ہیں کہ الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک دن ظہر سے پہلے رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی تو مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے بیٹے تم کلام کیوں

www.waseemziyai.com

نہیں کرتے؟ تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ یہ عرب کے فصحاء اور میں ایک عجمی ان کے سامنے کیسے کلام کروں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے بیٹے! اپنا منہ کھولو، تو میں نے اپنا منہ کھولا تو رسول اللہ ﷺ نے میرے منہ میں اپنا لعاب دہن سات بار عطا فرمایا۔ اور یہ بھی فرمایا: کہ تم لوگوں کے ساتھ کلام کرو اور ان کو راہ حق کی دعوت دو۔

بس میں نے ابھی ظہر کی نماز ادا کی تھی اور میں بیٹھ گیا اور میرے سامنے بہت سے لوگ جمع ہو گئے، اتنے میں نے دیکھا کہ میرے سامنے حضرت سیدنا مولا علی رضی اللہ عنہ تشریف فرما ہیں، تو مجھے فرماتے ہیں کہ بیٹے ان کے ساتھ کلام کرو؟ میں نے عرض کی: ابا جان! یہ لوگوں کا ا نتارش ہو گیا ہے، حضرت سیدنا مولا علی رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا: اپنا منہ کھولو، تو میں نے اپنا منہ کھول دیا آپ رضی اللہ عنہ نے میرے منہ میں چھ بار لعاب دہن ڈال دیا، میں نے عرض کیا: حضور! سات بار مکمل کیوں نہیں کرتے؟ تو حضرت سیدنا مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ کے ادب میں سات کا عدد پورا نہیں کر رہا ہوں۔ حضرت سیدنا الشیخ الامام الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پھر حضرت سیدنا مولا علی رضی اللہ عنہ وہاں سے تشریف لے گئے۔

(الحاوی للفتاوی: عبد الرحمن بن أبی بکر، جلال الدین السیوطی (۲:۳۱۲) دار الفکر للطباعۃ والنشر، بیروت۔ لبنان
(الفتاوی الحدیثیۃ: أحمد بن محمد بن علی بن حجر الہیتمی السعدی الأنصاری، شہاب الدین شیخ الإسلام، أبو العباس: ۲۱۳)
(روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم والسبع المثانی: شہاب الدین محمود بن عبد اللہ الحسینی الألوسی (۱۱:۲۱۴)

رسول اللہ ﷺ کے حکم سے ہی شادی کی

ما حکاہ السہروردی فی عوارف المعارف عن الشیخ عبد القادر الکیلانی أنہ قال :ما تزوجت حتی قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم :تزوج.

ترجمہ

الشیخ شہاب الدین السہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی کتاب ''عوارف المعارف'' میں نقل کیا ہے کہ الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے تب تک شادی نہیں کی جب تک کہ مجھے خود رسول اللہ ﷺ نے نہیں فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم فرمایا: اے عبد القادر! تم نکاح کرو، تو میں نے نکاح کیا۔

(المواہب اللدنیۃ بالمنح المحمدیۃ: أحمد بن محمد بن أبی بکر بن عبد الملک القسطلانی القتیبی المصری، أبو العباس، شہاب الدین (۲:۴۷۳)

روضہ انور سے جواب آیا

امام قسطلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں

وحکی عن السید نور الدین الإیجی، والد السید عفیف الدین، أنہ فی بعض زیاراتہ للنبی صلی اللہ علیہ وسلم سمع جواب سلامہ من داخل القبر الشریف :علیک السلام یا ولدی.

ترجمہ

السید نور الدین الایجی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو کہ سید عفیف الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد ماجد ہیں فرماتے ہیں کہ الشیخ الامام

www.waseemziyai.com

عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ جب رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں سلام کرنے لگے تو رسول اللہ ﷺ کے روضہ انور سے جواب آیا: تم پر بھی سلام ہو اے میرے بیٹے۔

(شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیۃ بالمنح المحمدیۃ : أبو عبد اللہ محمد بن عبد الباقی بن یوسف بن أحمد بن شہاب الدین بن محمد الزرقانی المالکی (۷:۲۹۸)

(المواہب اللدنیۃ بالمنح المحمدیۃ : أحمد بن محمد بن أبی بکر بن عبد الملک القسطلانی القتیبی المصری، أبو العباس، شہاب الدین (۲:۴۲۷)

غوث پاک کا رسول اللہ ﷺ کو جاگتے ہوئے دیکھنا

وَحُكِيَتْ رُؤْيَتُهُ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -كَذَلِكَ عَنِ الْأَمَاثِلِ كَالْإِمَامِ عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِيلِيِّ، كَمَا هُوَ فِي عَوَارِفِ الْمَعَارِفِ، وَالْإِمَامِ أَبِي الْحَسَنِ الشَّاذِلِيِّ، كَمَا حَكَاهُ عَنْهُ التَّاجُ ابْنُ عَطَاءِ اللَّهِ، وَكَصَاحِبِهِ الْإِمَامِ أَبِي الْعَبَّاسِ الْمُرْسِيِّ، وَالْإِمَامِ عَلِيٍّ الْوَفَائِيِّ، وَالْقُطْبِ الْقَسْطَلَانِيِّ، وَالسَّيِّدِ نُورِ الدِّينِ الْإِيجِيِّ، وَجَرَى عَلَى ذَلِكَ الْغَزَالِيُّ فَقَالَ فِي كِتَابِهِ الْمُنْقِذِ مِنَ الضَّلَالِ :وَهُمْ يَعْنِي أَرْبَابَ الْقُلُوبِ فِي يَقَظَتِهِمْ يُشَاهِدُونَ الْمَلَائِكَةَ وَأَرْوَاحَ الْأَنْبِيَاءِ، وَيَسْمَعُونَ مِنْهُمْ أَصْوَاتًا وَيَقْتَبِسُونَ مِنْهُمْ فَوَائِدَ انْتَهَى.

ترجمہ

حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی زیارت کے متعلق بیان کیا گیا کہ جس طرح بڑے بڑے بزرگوں سے منقول ہے جیسے الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے متعلق عوارف المعارف میں ہے اور امام ابوالحسن الشاذلی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے متعلق امام تاج الدین بن عطاء اللہ نے نقل کیا ہے، اور انہیں کے ساتھ الشیخ الامام ابوالعباس المرسی رحمۃ اللہ تعالی علیہ، امام علی الوفائی، القطب القسطلانی، نورالدین الایجی رحمۃ اللہ تعالی علیہ جیسے اجلہ اولیاء شامل ہیں۔ حضرت سیدنا امام غزالی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے اپنی کتاب ''المنقذ من الضلال'' میں لکھا ہے کہ ارباب القلوب بیداری میں ملائکہ کو ارواح انبیاء علیہم السلام کو دیکھتے ہیں اور ان کی مبارک آوازیں سنتے ہیں، اور ان سے اکتساب فیض کرتے ہیں۔

(جمع الوسائل فی شرح الشمائل : علی بن (سلطان) محمد، أبو الحسن نور الدین الملا الہروی القاری (۲:۲۳۷)

ارے سر کا موقع ہے او جانے والے

قال الامام عبدالقادر اربلی رحمۃ اللہ تعالی علیہ ان الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ لما رجع المدینۃ المنورۃ علی ساکنہا الصلوۃ والسلام علی قدم التجرید الی بغداد دار السلام.

ترجمہ

الامام عبدالقادر اربلی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نے جب مدینہ منورہ حاضری دی تو آپ رضی اللہ عنہ ننگے پاؤں گئے اور ننگے پاؤں ہی بغداد معلی واپس آئے۔

(تفریح الخاطر از علامہ عبدالقادر اربلی رحمۃ اللہ تعالی علیہ: ۲۲) مطبوعہ مصر

چالیس دن روضہ اقدس پر کھڑے رہے

قال الامام عبدالقادر الاربلی رحمۃ اللہ تعالی علیہ ان الغوث الاعظم الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی

www.waseemziyai.com

www.waseemziyai.com

رضی اللہ عنہ جاء مرۃ الی المدینۃ المنورۃ واستقبل مرقدالنبی ﷺ اربعین یوماً قائما واضعا یدیہ علی صدرہ مناجیابھذین البیتین .

ترجمہ

ایک بار حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے روضہ اطہر پر حاضر ہوئے تو چالیس دن کھڑے ہو کر یہ دو شعر پڑھتے رہے۔

ذنوبی کموج البحر بل ھی اکثر　　کمثل الجبال الشم بل ھی اکبر
ولکنھاعند الکریم اذاعفا　　جناح من البعوض بل ھی اصغر

ترجمہ

عرض گزار ہوئے یارسول اللہ ﷺ! میرے گناہ سمندروں کی موج کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ ہیں۔
اور میرے گناہ ایسے ہیں جیسے بڑے بڑے پہاڑ بلکہ ان سے بھی بڑے ہیں۔
لیکن جب کریم معاف کرنے پے آئے تو مکھی کے پر سے بھی بہت چھوٹے ہیں۔

دوسری بار کی حاضری

قال الامام عبدالقادر اربلی رحمۃ اللہ تعالی علیہ جاء الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ الی المدینۃ المنورۃ مرۃ اخری وقرء بقرب الحجرۃ الشریفۃ ھذین البیتین

ترجمہ

جب دوسری بار حاضر بارگاہ اقدس ہوئے تو یوں عرض کی:

فی حالۃ البعد روحی کنت ارسلھا　　تقبل الارض عنی وھی نائبتی
وھذہ نوبۃ الاشباح قد حضرت　　فامدد یمینک کی تحظی بھاشفتی

ترجمہ

یارسول اللہ ﷺ جب میں جناب اقدس سے دور تھا تو میں اپنی روح کو آپ ﷺ کی بارگاہ اقدس میں بھیجا کرتا تھا اور وہ میری نائب بن کر آپ ﷺ کے روضہ کی چوکھٹ کو چوم جایا کرتی تھی، یارسول اللہ ﷺ! اب کی بار میں خود حاضر خدمت اقدس ہو گیا ہوں، بس آپ ﷺ کرم فرمائیں اور اپنا مبارک ہاتھ ظاہر فرمائیں تاکہ میں چوم سکوں۔

فظھرت یدہ ﷺ فصافحھاوقبلھاوضعھاعلی راسہ .

پس اسی وقت رسول اللہ ﷺ کا مبارک ہاتھ نمودار ہوا تو آپ رضی اللہ عنہ نے مصافحہ کیا اور اس کو چوم لیا اور اپنے سر پر رکھا۔

(تفریح الخاطر از علامہ عبدالقادر اربلی: ۲۵)

میں رسول اللہ ﷺ کا وارث ہوں

قال رضی اللہ تعالی عنہ وعزۃ ربّی ان السعداء والاشقیاء یعرضون علی وان بؤبؤعینی فی اللوح

المحفوظ انا حجة الله عليكم جميعكم انا نائب رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ووارثه في الارض ويقول الانس لهم مشائخ والجن لهم مشائخ والملئكة لهم مشائخ وانا شيخ الكل، رضى الله تعالى عنه ، ونفعنابه.

ترجمہ

حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: مجھے پروردگار کی عزت کی قسم! بے شک سعید وشقی مجھ پر پیش کئے جاتے ہیں، بیشک میری آنکھ پُتلی لوح محفوظ میں ہے، میں تم سب پر اللہ کی حجت ہوں، میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نائب اور تمام زمین میں ان کا وارث ہوں۔ اور فرمایا کرتے: آدمیوں کے پیر ہیں، قوم جن کے پیر ہیں، فرشتوں کے پیر ہیں اور میں ان سب کا پیر ہوں۔ علی قاری اسے نقل کرکے عرض کرتے ہیں: اللہ عزوجل کی رضوان حضور پر ہو اور حضور کے برکات سے ہم کو نفع دے۔

(نزہۃ الخاطر الفاتر فی ترجمۃ سید الشریف عبد القادر (قلمی نسخہ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نائب

اخبرنا الشيخ ابو القاسم عمر بن مسعود البزار رحمة الله تعالى عليه كان شيخنا الشيخ الامام عبد القادر يمشى فى الهواء على رئوس الاشهاد فى مجلسه ، ويقول : ماطلع الشمس حتى تسلم على وتجئى السنة الى وتسلم على وتخبرنى بمايجرى فيها، ويجئى الشهر ويسلم على ويخبرنى بمايجرى فيه ويجئى الاسبوع ويسلم على ويخبرنى بمايجرى فيه ، ويجئى اليوم ويسلم على ويخبرنى بمايجرى فيها وعزة ربى ان السعداء والاشقياء ليعرضون على عينى فى اللوح المحفوظ ،اناغائض فى بحار علم الله ومشاهدته ،اناحجة الله عليكم جميعكم انانائب رسول الله صلى الله عليه وسلم ووراثه فى الارض .

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ ابو القاسم عمر بن مسعود البزار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خبر دی، کہ ہمارے شیخ سیدنا الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ اپنی مجلس شریف میں ہوا پر چلا کرتے تھے، اور یہ فرماتے تھے کہ جب سورج طلوع ہوتا ہے تو مجھے سلام کرتا ہے اور سال میرے پاس آتا ہے اور مجھے سلام عرض کرتا ہے اور جو کچھ اس میں ہونے والا ہوتا ہے اس کی مجھے خبر دیتا ہے، اور اسی مہینہ میرے پاس آتا ہے اور مجھے سلام عرض کرتا ہے اور جو کچھ اس میں رونما ہونے والا ہوتا ہے اس کی خبر دیتا ہے، اور اسی طرح دن میرے پاس آتا ہے سلام عرض کرنے کے بعد جو کچھ اس میں ہونے والا ہوتا ہے اس کی خبر دیتا ہے، اللہ تعالیٰ کی قسم نیک بخت اور بد بخت میرے سامنے لوح محفوظ پر پیش کیئے جاتے ہیں، میں اللہ تعالیٰ کے علم اور مشاہدہ کا غوطہ لگانے والا ہوں، میں تم سب پر اللہ تعالیٰ کی ایک حجت ہوں اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نائب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زمین میں وارث ہوں۔

(بہجۃ الاسرار ومعدن الانوار فی بعض مناقب القطب الربانی محی الدین ابی محمد عبد القادر الجیلانی از نور الدین ابو الحسن الشطنوفی: ۵۰)

فنافی الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

اخبرنا الشيخ القدوة شهاب الدين ابوحفص عمر بن عبدالله السهروردى ببغداد سنة اربع وعشرين

وستمائة قال : سمعت الشيخ محيي الدين عبدالقادر رضي الله عنه يقول :على الكرسي بمدرسة : كل ولي على قدم نبي ،وانا على قدم جدی ﷺ ومارفع المصطفى ﷺ قدماً الا وضعت اناقدمی فی الموضع الذی رفع قدمه منه ،الاان يكون قدمامن اقدام النبوة ،فانه لاسبيل ان يناله غيرنبی .

ترجمہ

ہمیں سیدنا الشیخ الامام شہاب الدین ابوحفص عمر بن عبداللہ سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بغداد معلّٰی میں سنہ (۶۲۴ ھ) میں خبردی، میں نے حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کو کرسی پر تشریف فرما فرماتے ہوئے سنا: ہر ولی کسی نبی کے قدم پر ہوتا ہے، اور میں اپنے نانا جان ﷺ کے قدموں پر ہوں، مصطفیٰ کریم ﷺ نے جہاں قدم مبارک رکھا ہے میں نے بھی وہیں قدم رکھا ہے، مگر اتنا فرق ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کا قدم ہے وہاں تک مرتبہ نبوت کے سوا کسی کو رسائی نہیں ہے۔

(بہجۃ الاسرار ومعدن الانوار فی بعض مناقب القطب الربانی محی الدین ابی محمد عبدالقادر الجیلانی از نورالدین ابوالحسن الشطنوفی :۵۱)

فنافی الرسول ﷺ ہونے کا انعام

اخبرنا الشيخ الامام العارف ابومحمدعلی بن ادريس اليعقوبی بهاسنة سبع عشروستمائة : قال سمعت الشيخ الامام عبدالقادرالجيلانی رضی الله عنه يقول : الانس لهم مشائخ والجن لهم مشائخ ، والملائكة لهم مشائخ واناشيخ الكل .

ترجمہ

ہمیں الشیخ الامام عارف باللہ ابو محمد علی بن ادریس یعقوبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے قاہرہ میں سنہ (۶۱۷ ھ) میں کہا: کہ میں نے الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ سے سنا، فرماتے ہیں کہ انسانوں کے مشائخ ہوتے ہیں، اور جنوں کے بھی مشائخ ہوتے ہیں اور فرشتوں کے بھی مشائخ ہیں، اور میں کل کا شیخ ہوں۔

(بہجۃ الاسرار ومعدن الانوار فی بعض مناقب القطب الربانی محی الدین ابی محمد عبدالقادر الجیلانی از نورالدین ابوالحسن الشطنوفی :۵۲)

دوسرا انعام (اللہ تعالیٰ نے آپ کو بے مثل بنادیا)

قال وسمعته فی مرض موته يقول: لاولاده بينی وبينكم وبين الخلق كلهم بعد مابين السماء والارض لاتقيسونی باحد والاتقيسوا علی احداً .

ترجمہ

ہمیں الشیخ الامام عارف باللہ ابو محمد علی بن ادریس یعقوبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے قاہرہ میں سنہ (۶۱۷ ھ) میں کہا: کہ میں نے الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کو مرض وفات میں فرماتے ہوئے سنا، مجھ میں اور تم میں اور تمام مخلوق میں ایسی دوری ہے جیسا کہ آسمان وزمین میں، مجھ کو کسی پر قیاس نہ کرو، اور نہ ہی مجھے کسی پر قیاس کرو۔

(بہجۃ الاسرار ومعدن الانوار فی بعض مناقب القطب الربانی محی الدین ابی محمد عبدالقادر الجیلانی از نورالدین ابوالحسن الشطنوفی :۵۲)

www.waseemziyai.com

فنافی الرسول کا مرتبہ

ذکر الشیخ الامام عبدالقادر اربلی رحمۃ اللہ تعالی علیہ سال الشیخ الامام عبدالجبار رضی اللہ عنہ ان النبی المختار ﷺ کان اذقضی حاجتہ تتلع الارض مابرز منہ ویفوح کالعطر ولایقع علیہ الذباب فھذہ من خاصۃ النبی ﷺ والآن نری ھذہ الخاصۃ من حضرتکم ؟ فقال الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ : ان عبدالقادر صار فانیاوباقیافی ذات جدہ ﷺ ، وقال الغوث رضی اللہ عنہ : تاللہ وجودجدی لاوجود عبدالقادر.

ترجمہ

الشیخ الامام عبدالقادر اربلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ الشیخ سیدی عبدالجبار رضی اللہ عنہ نے اپنے والد ماجد الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ حضور! یہ تو رسول اللہ ﷺ کا خاصہ ہے کہ جب آپ ﷺ قضائے حاجت فرماتے تو کچھ بھی ظاہر ہوتا وہ زمین نگل جاتی تھی ، اور وہاں عطر کی طرح خوشبو پھوٹتی تھی لیکن اب ہم دیکھتے ہیں کہ جب آپ بیت الخلاء جاتے ہیں وہاں بھی کچھ نظر نہیں آتا؟ حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک عبدالقادر اپنے نانا جان ﷺ کی ذات میں فنا ہو چکا ہے ، اور الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نے یہ بھی فرمایا: اللہ تعالیٰ یہ میرا وجود نہیں ہے بلکہ میرے نانا جان محمد رسول اللہ ﷺ کا وجود ہے۔

(مناقب سیدی عبدالقادر لا مام عبدالقادر اربلی:۴۴) مطبوعہ مصر

فنافی الرسول کا یہ مرتبہ کسی کو بھی نہیں ملا

حضرت علامہ مولانا مفتی غلام سرور لاہوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں کہ حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی ذات از راہ فرط عشق ومحبت ذات درذات فنافی الرسول ہوگئی تھی ، ذاتاً وصفاتاً قولاً وفعلاً وحالاً وکمالاً کہ یہ رتبہ سوائے ذات غوث پاک رضی اللہ عنہ کے کسی ولی کو حاصل نہیں ہوا۔

(ورفعنا لک ذکرک کا ہے سایہ تجھ پر از مفتی محب اللہ نوری:۱۳۴) مطبوعہ فقیہ اعظم پبلی کیشنز: بصیر پور اوکاڑہ۔

رسول اللہ ﷺ کی نگاہ کرم

قال ابوالحسن الشطنوفی رحمۃ اللہ تعالی علیہ سمعت الشیخ خلیفہ رضی اللہ عنہ ببغداد وکان کثیرالرئویالرسول اللہ ﷺ یقول : رایت رسول اللہ ﷺ فقلت لہ : یارسول اللہ ﷺ القدقال الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ : قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ ، فقال رسول اللہ ﷺ : صدق الشیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ ، وکیف لاوھوالقطب واناارعاہ .

ترجمہ

امام ابوالحسن الشطنوفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیدنا الشیخ خلیفہ رضی اللہ عنہ سے بغداد معلیٰ میں سنا اور یہ وہ شخصیت تھے کہ ان کو رسول اللہ ﷺ کی زیارت بہت کثرت کے ساتھ ہوتی تھی ، کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں عرض کی:

www.waseemziyai.com

یارسول اللہ ﷺ یہ جو الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے اس کے متعلق آپ ﷺ کیا فرماتے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نے سچ فرمایا ہے، اور وہ سچ کیوں نہ کہیں وہ قطب ہیں اور میں خود ان کا نگہبان ہوں۔

(بہجۃ الاسرار ومعدن الانوار فی بعض مناقب القطب الربانی محی الدین ابی محمد عبدالقادر الجیلانی از نور الدین ابوالحسن الشطنوفی: ۲۷)

رسول اللہ ﷺ آپ کو سنبھالے ہوئے تھے

قال الشیخ الیافعی الیمنی رحمۃ اللہ تعالی علیہ عن الشیخ الکبیر الرفیع المتقی المعروف الشیخ بقارضی اللہ عنہ قال : حضرت مجلس الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ تعالی عنہ مرۃ فبینماھویتکلم علی المرقاۃ الاولی من الکرسی اذ قطع کلامہ وسعھاساعۃ ونزل الی الارض ثم صعد الکرسی ، وجلس المرقاۃ الثانیۃ ، فاشھدت المرقاۃ الاولی قداتسعت حتی صارت مدالبصر ، وفرشت من السندس الاخضر ، وجلس علیھارسول اللہ ﷺ وابوبکر وعمر وعثمان وعلی رضی اللہ عنھم اجمعین ، وتجلی الحق سبحانہ و تعالی علی قلب الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فمال حتی کاد یسقط فامسکہ رسول اللہ ﷺ لئلایقع .

ترجمہ

الشیخ الامام الیافعی الیمنی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ الشیخ الکبیر العارف باللہ المتقی المعروف الشیخ بقارضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک دن حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی مجلس میں حاضر ہوا تو آپ رضی اللہ عنہ منبر کے پہلے زینے پر وعظ فرما رہے تھے، پھر اچانک اتر آئے اور تھوڑی دیر بعد پھر دوسرے زینے پر تشریف فرما ہوئے، پھر اس کے بعد پہلے زینے پر سبز سندس کا قالین پہلے زینے پر بچھا دیا گیا اور پہلا زینہ تاحد نگاہ وسیع ہو گیا، اتنے میں پہلے زینے پر رسول اللہ ﷺ اور حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ، اور حضرت سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدنا مولا علی رضی اللہ عنہ تشریف فرما ہوئے کہ اتنے میں اللہ تعالی نے حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے دل مبارک پر خاص تجلی فرمائی، اس تجلی کی وجہ سے حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نیچے گرنے لگے تو رسول اللہ ﷺ نے ان کو سنبھال لیا اور گرنے نہ دیا۔

(خلاصۃ المفاخر فی مناقب الشیخ عبدالقادر الجیلانی لشیخ الامام ابوعبداللہ بن اسعد الیافی القادری الیمنی: ۲۱۰)

تیرا سہارا گرنے نہیں دیتا

امام یافعی یمنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

کاد یسقط لولاان تدارکہ رسول اللہ ﷺ .

ترجمہ

رسول اللہ ﷺ کے سہارے نے الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کو زندگی بھر گرنے نہیں دیا۔

www.waseemziyai.com

(خلاصۃ المفاخر فی مناقب الشیخ عبدالقادر الجیلانی لشیخ الامام ابوعبداللہ بن اسعد الیافی القادری الیمنی :۲۱۱)

رسول اللہ ﷺ کا قرب کتنا حاصل ہوا؟

قال الشيخ الجليل العارف ابى عبدالله محمدبن احمدالبلخى رحمة الله تعالى عليه : فمكثت عندالشيخ الامام عبدالقادر الجيلانى رضى الله عنه مدة لااستطيع النظرة اليه .

فاذافيه رسول الله ﷺ وعن يمينه آدم وابراهيم وجبريل عليهم السلام وعن شماله نوح وموسى وعيسى صلوات الله تعالى عليهم اجمعين وبين يديه اكابرالصحابة والاولياء رضوان الله تعالى عليهم اجمعين ، فقاه على هيبته الخدم ،وكان على رئووسهم الطيرمن هيبته ﷺ . وكان من عرفت به من الصحابة ابابكر وعمر وعثمان وعلى والحمزة والعباس رضى الله عنهم اجمعين .

وكان من عرفت به الاولياء معروفاالكرخى ، وسرى سقطى ، الجنيد، سهل التسترى وتاج العافين الوفاء والشيخ الامام عبدالقادرالجيلانى والشيخ عدى بن مسافر ، والشيخ احمدرفاعى رضى الله عنهم اجمعين .

وكان من اقرب الصحابة الى المصطفى ﷺ ابوبكرالصديق رضى الله عنه وكان من اقرب الاولياء اليه الشيخ عبدالقادرالجيلانى رضى الله عنه.

ترجمہ

الشیخ الامام الجلیل العارف ابوعبداللہ محمد بن احمد البلخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ایک لمبی مدت تک الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر رہا، مگر اس مدت میں آپ رضی اللہ عنہ کے چہرہ کی طرف نہیں دیکھ سکا۔

ایک دن میں نے کیا دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ تشریف فرما ہیں اور آپ ﷺ کے دائیں جانب حضرت سیدنا آدم علیہ السلام اور حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام اور حضرت سیدنا نوح علیہ السلام اور حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام موجود ہیں ، اور رسول اللہ ﷺ کے سامنے جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حاضر تھے جن کو میں پہچان سکا ہوں ان میں حضرت سیدنا ابوبکر صدیق ،حضرت سیدنا عمر ،حضرت سیدنا عثمان بن عفان ،حضرت سیدنا مولا علی ،حضرت سیدنا حمزہ ،حضرت سیدنا العباس رضی اللہ عنہم اجمعین تھے اور اولیاء کرام میں جو موجود تھے اور جن کو میں پہچان سکا ہوں ان کے نام یہ ہیں کہ حضرت معروف کرخی ،سری سقطی ،جنید بغدادی سہل تستری ،تاج العارفین ابوالوفاء ،شیخ عبدالقادر الجیلانی ،شیخ عدی بن مسافر ،شیخ احمد رفاعی رضی اللہ عنہم تھے۔

اور رسول اللہ ﷺ کے سب سے زیادہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور اولیاء کرام میں سے سب سے زیادہ قریب حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ تھے۔

(خلاصۃ المفاخر فی مناقب الشیخ عبدالقادر الجیلانی لشیخ الامام ابوعبداللہ بن اسعد الیافی القادری الیمنی ۲۳۸)

رسول اللہ ﷺ کو الشیخ الجیلانی کی مجلس کتنی پسند تھی؟

قال الشيخ الشريف ابى عبدالله محمدبن القاسم الازهرى بن ابى المفاخر الحسينى البغدادى رضى

www.waseemziyai.com

الله عنه : حضرت مجلس الشيخ الامام عبدالقادر الجيلاني رضى الله عنه فى سنة خمسين وخمسمائة وكان فى المجلس يومئذ نحو من عشرة آلاف رجل وكان الشيخ على بن الهيتى رضى الله عنه جالساتجاه الشيخ الامام عبدالقادر الجيلانى رضى الله عنه جنب دكة المقرى واخذته سنة ، فقال الشيخ للناس : اسكتو ، فسكتوا ،حتى يقول القائل : انهم لايسمع الانفاسهم .

ثم نزل من الكرسي ووقف بين يديه الشيخ على بن هيتى متادبا وجعل يحدق اليه ،ثم استيقظ الشيخ الامام على بن الهيتى ، فقال له رائت رسول الله ﷺ فى المنام قال : نعم، ومن اجله تادبت ، فبم اوصاك ؟ قال : بملازمتك . فسئل الشيخ على عن معنى قول الشيخ الامام عبدالقادر الجيلانى رضى الله عنه ؟ ومن اجله تادبت . قال الذى رايته فى المنام رايته فى اليقظة .

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الشریف ابوعبداللہ محمد بن القاسم الازہری بن ابوالمفاخر الحسینی البغدادی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک سنہ (۵۵۰ھ) میں حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ رضی اللہ عنہ وعظ فرمارہے تھے اور مجلس میں تقریباً دس ہزار لوگ موجود تھے اور شیخ علی بن ہیتی رضی اللہ عنہ الشیخ الامام الجیلانی رضی اللہ عنہ کے سامنے بیٹھے ہوئے اور آپ کے ساتھ مقری (وہ شخص جو قرآن کریم پڑھا تا ہو) اور ان کو اچانک اونگھ آگئی ، اتنے میں الشیخ الجیلانی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو فرمایا کہ خاموش ہو جاؤ، سارے خاموش ہو گئے ، اب صرف ان کے سانسوں کی آواز آرہی تھی ۔

پھر حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ منبر سے نیچے اترے اور شیخ علی رضی اللہ عنہ کے سامنے ہاتھ باندھ کر ادب کے ساتھ کھڑے ہو گئے ، اور غور کے ساتھ دیکھنے لگے ، اتنے میں الشیخ الامام علی رضی اللہ عنہ بیدار ہوئے اور الشیخ الامام الجیلانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا تم نے رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی ہے؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں ۔ الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اسی لئے بادب کھڑا ہو گیا تھا ۔

الشیخ الجیلانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے تم کو کیا وصیت کی ہے؟ انہوں نے عرض کی: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی چوکھٹ نہ چھوڑنا ، اس کے بعد لوگوں نے حضرت سیدنا الشیخ الامام علی بن ہیتی رضی اللہ عنہ سے یہ پوچھا کہ الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے اس کلام کا معنی کیا ہے کہ میں اسی لئے بادب کھڑا ہو گیا ، تو حضرت سیدنا الشیخ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرمارہے تھے کہ تم نے رسول اللہ ﷺ کی زیارت نیند کی حالت میں کی ہے جبکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو بیداری کی حالت میں دیکھا ہے ۔

(خلاصۃ المفاخر فی مناقب الشیخ عبدالقادر الجیلانی للشیخ الامام ابوعبداللہ بن اسعد الیافی القادری الیمنی :۲۳۱)

وہ میرے وارث اور میرے نائب ہیں

امام یافعی یمنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک طویل قصہ نقل کرتے ہیں کہ حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کسی سے

www.waseemziyai.com

ناراض ہوئے تو حضرت سیدنا الشیخ مظفر رضی اللہ عنہ جو کہ حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے خادم خاص تھے کو رسول اللہ ﷺ کی زیارت ہوئی، آگے ان کے الفاظ ملاحظہ فرمائیں:

واذا برسول الله ﷺ يقول : يامظفر ! قل لنائبي في الارض ، ووراثي الشيخ عبدالقادر الجيلاني : يقول لك جدك .

ترجمہ

الشیخ مظفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ تشریف فرما ہیں اور مجھے فرماتے ہیں اے مظفر! تم میرے نائب اور میرے وارث الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کو کہو: آپ کے دادا جان ﷺ تمھیں یہ حکم دیتے ہیں۔ الی آخرہ۔ ملتقطاً

(خلاصۃ المفاخر فی مناقب الشیخ عبدالقادر الجیلانی لشیخ الامام ابوعبداللہ بن اسعد الیافی القادری الیمنی: ۱۹۵)

اپنے کپڑے اور ٹوپی اتار کر نذرانہ دے دی

حضرت سیدنا الشیخ ابوالصالح ابوالحسن علی بن محمد بن احمد البغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے سنہ (۵۵۳ھ) میں خواب دیکھا کہ میں ایک بچہ ہوں اور ایک نہر ہے جس کا پانی خون بن چکا ہے اور اسی کی مچھلیاں اور کیڑے بڑھتے جارہے ہیں، اور میں ان کے خوف سے بھاگتا جارہا ہوں کہ کہیں مجھے پکڑ نہ لیں، میں بھاگتا ہوا گھر آیا، میں کیا دیکھتا ہوں کہ ہمارے گھر میں ایک عظیم شخصیت موجود ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کی برکت سے میرا خوف دور کر دیا، میں نے عرض کیا:

بالذي من علي بك من انت ؟ فقال : انا نبيك محمد ﷺ فارتدعت من هيبته ، فقلت يارسول الله ﷺ! ادع الله لي ان اموت على كتابه وسنتك ، قال : نعم وشيخك عبدالقادر الجيلاني . وذكرانه تكرر منه هذا الخطاب للنبي ﷺ واعاد عليه ﷺ هذا الجواب ثلاث مرات ، قال ثم استيقظت وقصصت الرويا على ابي واهلي ، فلما صلينا الفجر اخذني ابي ومضينا الى الشيخ الامام عبدالقادر الجيلاني رضي الله عنه ، وكان اليوم الذي يتكلم فيه في الرباط ، فوافيناه يتكلم ولم نقدر على الجلوس بالقرب منه لكثرة الناس ، فجلسنا في آخر الناس ،فقطع كلامه وقال : ائتوني بذلكما الرجلين ، واشار الينا ، فحملت انا وابي على اعناق الناس حتى اتوا الى الكرسي ، فقال لابي ياابله ما اتيتنا الا بدليل والبسه قميصه والبسني الطاقية التي كانت على راسه .

ترجمہ

آپ کو قسم دیتا ہوں کہ آپ نے مجھ پر اتنا کرم فرمایا، آپ بتائیں تو صحیح آپ ہیں کون؟ فرماتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ میں تیرا نبی محمد رسول اللہ ﷺ ہوں، بس میں رسول اللہ ﷺ کی ہیبت کی وجہ سے کانپ گیا، میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ میرے لئے دعا فرمائیں کہ میں اللہ تعالیٰ کی کتاب اور آپ ﷺ کی سنت پر عمل کرتے ہوئے دنیا سے جاؤں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تیرا شیخ الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی ہیں۔ میں نے پھر کہا: رسول اللہ ﷺ نے پھر وہی جواب دیا، یہاں تک میں نے تین بار یہی عرض کیا: رسول اللہ ﷺ نے ہر بار ایک ہی جواب دیا۔ میں یہ خواب اپنے والد ماجد اور اپنے گھر والوں کو سنایا، جب ہم نے صبح کی نماز ادا کی تو میرے والد

www.waseemziyai.com

ماجد نے مجھے لیا اور سیدھے الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آ گئے ، اس دن حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے وعظ کا دن تھا، ہم جب پہنچے تو ہمیں آپ قرب میں جگہ نہ ملی تو ہم پیچھے ہی بیٹھ گئے۔

حضرت سیدنا الشیخ الجیلانی رضی اللہ عنہ نے کلام روک دیا اور فرمایا: ان دو لوگوں کو میرے قریب لاؤ، لوگ ہمیں آپ رضی اللہ عنہ کی کرسی مبارک کے قریب لے گئے، جب ہم آپ کے قریب پہنچے تو میرے والد میرے آگے تھے اور میں ان کے پیچھے تھا، حضرت سیدنا الشیخ الامام الجیلانی رضی اللہ عنہ نے میرے والد ماجد کو فرمایا: ارے ناسمجھ دلیل دیکھ کر ہی تو میرے پاس آیا ہے۔ پھر حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نے اپنی قمیص مبارک میرے والد ماجد کو عطا فرمائی اور اپنی کلاہ جو آپ رضی اللہ عنہ نے پہنی ہوئی تھی وہ اتار کر مجھے عطا فرمائی۔

(خلاصۃ المفاخر فی مناقب الشیخ عبدالقادر الشیخ الامام عبداللہ بن اسعد یافعی الیمنی :۲۱۲)

رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تعلق کی حیا فرماتے

الشیخ الامام ابوعبداللہ محمد بن الشیخ ابوالعباس رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک رات حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے مدرسہ شریفہ میں حاضر تھے کہ خلیفہ وقت المستنجد ابوالمظفر یوسف رحمۃ اللہ تعالی علیہ حاضر ہوئے اور ان کے دس خادموں نے دس توڑے پیسوں کے اٹھائے ہوئے تھے، خلیفہ نے وہ پیسے حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کئے جن کو آپ نے قبول کرنے سے انکار فرمادیا، جب خلیفہ نے اصرار کیا تو حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نے پیسوں کی ایک تھیلی پکڑ نچوڑ دی، جس سے خون بہنے لگا، حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

یاابالمظفر! ماتستحی من اللہ ان تاخذ دماء الناس وتقابلنی بھا، فغشی علیہ، فقال الشیخ الامام عبدالقادرالجیلانی رضی اللہ عنہ: وعزۃ المعبود لولاحرمۃ اتصالہ برسول اللہ ﷺ لترکت الدم یجری الی منزلہ.

ترجمہ

اے ابوالمظفر! تجھے اللہ تعالی سے حیا نہیں آتی، کہ تو لوگوں کا خون جمع کرکے میرے پاس لے آیا ہے، بس فوراً خلیفہ بے ہوش ہوگیا، پھر الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رب تعالی کی عزت کی قسم اگر رسول اللہ ﷺ کے خاندان سے نہ ہوتا تو میں اس خون کو ایسے ہی چھوڑ دیتا یہاں تک کہ تیرے گھر تک پہنچ جاتا۔

(خلاصۃ المفاخر فی مناقب الشیخ عبدالقادر الشیخ الامام عبداللہ بن اسعد یافعی الیمنی :۱۸۶)

رسول اللہ ﷺ کی تعظیم کے لئے قیام کرنا

قال الشیخ الامام عبدالقادراربلی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کان الغوث یوماجالساعلی المنبرللوعظ فنزل بسرعۃ الی المرقاۃ الآخیرۃ فوقف قائماً متواضعاً واضعاً یداعلی یدثم بعد ساعۃ رقی المنبر وجلس فی مکانہ واشتغل بالوعظ فسئالہ بعض الحضار عن ھذہ الکیفیۃ ؟فقال : رایئت جدی ﷺ جاء وجلس

www.waseemziyai.com

علی المنبر فنزلت تادباً فی حضرته الی المرقاة الاخیرة فلماقام وراح امرنی ﷺ بجلوسی فی مکانی وبوعظ الناس .

ترجمہ

الشیخ الامام عبدالقادر اربلی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ ایک دن وعظ فرمانے کے لئے منبر پر جلوہ گر ہوئے، اچانک منبر سے نیچے اتر آئے، اور ہاتھ باندھ کر نہایت ادب کے ساتھ کھڑے ہوگئے، پھر کچھ دیر بعد منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور وعظ کہنا شروع کیا، بعد میں خدام نے عرض کی: حضور! یہ کیا بات ہوئی تھی؟ تو سیدی الشیخ الامام الجیلانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے نانا جان ﷺ تشریف لائے اور منبر پر جلوہ افروز ہوئے تو میں رسول اللہ ﷺ کے ادب کی وجہ سے کھڑا ہوگیا، پھر کچھ دیر بعد رسول اللہ ﷺ منبر سے نیچے اتر آئے اور فرمایا کہ تم منبر پر بیٹھ کر وعظ کہو۔

(مناقب سیدی عبدالقادر للامام عبدالقادر اربلی:۵۲)

رسول اللہ ﷺ کی زیارت کے لئے وظیفہ تجویز فرماتے

مولانا زاہد القادری حفظہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں کہ ایک سائل نے حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرض کی: کیا رسول اللہ کی زیارت خواب میں ممکن ہے؟ حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پیر شریف کی رات کو بعدِ نماز عشاء طہارت کامل حاصل کر، نیا لباس پہن، خوشبو استعمال کر، اور مدینہ منورہ کی طرف توجہ کر، اللہ تعالیٰ سے رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی دعا کر اور خشوع وخضوع کے ساتھ یہ درود شریف پڑھ

الصلوة والسلام علیک یارسول الله

الصلوة والسلام علیک یاحبیب الله

اللهم صل علی محمد کماتحب وترضاه

اس کے بعد سوجا ان شاء اللہ تجھے رسول اللہ ﷺ کی زیارت ہوجائے گی۔

(بغداد کا چاند از مولانا زاہد القادری:۱۶۲) مطبوعہ اویسی بک سٹال گوجرانوالہ پاکستان

www.waseemziyai.com

www.waseemziyai.com

حضور سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ بحیثیت نعت گو

ہر عاشق اپنے محبوب کی شان بیان کرتا ہے اور اسی طرح حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نے بھی رسول اللہ ﷺ کی عظمت و شان بیان کی ہے، آپ نے اپنے کلام میں اللہ تعالیٰ کی توحید اور رسول اللہ ﷺ کی عظمت و شان بیان کی ہے۔ آپ بھی پڑھیں اور دیکھیں کہ حضرت الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ اپنے محبوب (ﷺ) کی شان کیسے بیان کرتے ہیں۔

محبوب نے کہا ''شاباش''

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں یوں عرض کرتے ہیں

بے حجابانہ در آ از در کاشانہ ما — کہ کسے نیست بجز درد تو در خانہ ما

مرغ باغ ملکوتم دریں دیر خراب — میشود نور تجلائے خدادانہ ما

محی بہ شمع تجلائے جمالش می سوخت — دولت مے گفت زہے ہمت مردانہ ما

ترجمہ

اے محبوب ہمارے خانہ دل میں بے پردہ چلا آ، کہ اس گھر میں تیرے درد کے سوا کوئی غیر نہیں ہے۔

اس ویران دنیا میں ہم باغ ملکوت کے بلبل ہیں ہمارا دانہ نور الٰہی کی تجلیاں ہیں۔

اپنے محبوب (ﷺ) کے حسن و جمال پر ''محی'' جل کر راکھ ہوگیا، محی الدین کی ہمت دیکھ کر اسکے محبوب (ﷺ) نے بھی کہا: شاباش۔

(تذکرہ شہنشاہ بغداد از مولانا ناصر الدین المدنی: ۲۷۱) مطبوعہ مکتبہ برکات المدینہ کراچی۔

رسول اللہ ﷺ کا جسم مبارک کیسا تھا؟

وقال الشيخ الامام عبدالقادر الجيلانی رضی الله عنه فی جسد النبی ﷺ: جسد النبی ﷺ مشكاة روحه، فی المشكاة زجاجة اشراق الوحی مصباح الزجاجة ابلاغ مايوحی اليه، نور علی نور اذا سطع نور النبوة فی زجاجة مشكاة القلب، جليت مرآة فؤاده فابصر بهاغائب الغيب، خوطب بلسان بلغ انخرق لعين عقله منفذ الی الملاء الاعلی، عرضت عليه مخبآت لطائف الازل صار ترجمانا بين الحادث والقديم، السير الی الله تعالی علی قدر نور المعرفة، والمعرفة علی قدر قوة العقل، والعقل علی مقدار ماسبق فی ديوان نحن ماقسمنا.

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے جسم مبارک کے متعلق فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ کا جسم مبارک ایک طاق ہے، اور آپ ﷺ کی روح مبارک اس طاق میں ایک لیمپ ہے، وحی کی چمک اس لیمپ کا چراغ ہے، آپ ﷺ کی طرف وحی کا آنا جانا نور علی نور ہے، جب نبوت کا نور اس طاق کے لیمپ میں روشن ہوتا ہے تو آپ ﷺ کے دل کا آئینہ روشن ہو جاتا ہے، تو اس سے آپ ﷺ غیب الغیب چیزیں دیکھتے ہیں، وہ بلیغ زبان سے مخاطب کئے گئے، آپ ﷺ کی عقل کی آنکھ کے لئے ملاء اعلیٰ کی طرف ایک سراخ ظاہر ہوگیا، اس پر ازل کے لطائف کے خفیہ امور پیش کئے جاتے ہیں، وہ حادثات اور قدیم کے درمیان ترجمان

www.waseemziyai.com

ہوگی، امور معرفت کے اندازہ کے موافق اللہ تعالیٰ کی طرف سیر ہوا کرتی ہے، معرفت کی قوت عقل کے اندازہ ہوتی ہے، عقل اسی قدر کے موافق ہوتی ہے، جو کہ اس دیوان میں معین ہو چکی ہے، ہم نے تقسیم کر دیا۔

(بہجۃ الاسرار از الامام ابوالحسن الشطنو فی: ۱۴۱)

اس عبارت کو غور سے پڑھنے والا بندہ کبھی بھی رسول اللہ ﷺ کے علم غیب کا انکار نہیں کر سکتا۔

معراج کی رات عظمت مصطفیٰ ﷺ کا ظہور

قال الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فی النبی ﷺ لما ارجت مشام ارباب صوامع النور بعطر ،انی خالق بشراً من طین، واشرق الملکوت الاعلی بانوار انی جاعل فی الارض خلفیة ، قیل لرهبان صوامع القدس الاشرف :

﴿فَإِذَا سَوَّيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِن رُّوحِي فَقَعُوا لَهُ سَاجِدِينَ﴾سورة الحجر: ٢٨)صارالتراب مسكاً فی مشام اصحاب یسبحون ، وجلیت عروس آدم فی خلع ان الله اصطفی وسجدت الملائکة لسطوع نور ونفخت فیه من روحی وسمع موسی علیه السلام بلبلاً یترنم بلذید لحن انی اناالله ، وانس ساقیاًیفرغ شراب القدم فی کئووس واناخترتک مادت به جنبات الطور وطویت تحته اکناف الجبل ووقف تحت الشجرة فی الوادی المقدس اشتاق الی روية الساقی هزت اعطافه نشوات سکره وکتب بیده شدة توقه فی طرس عشقه حروف ارنی ، فانقلب العلم فی یده فکتب لن ترانی وسطع لعین عقله نوربارقة تجلی وصال الجبل جنته لولانار وخر ، قال بعد افاقته : سبحانک تبت الیک قیل له: عندانقضاء دولته : یاموسی ! سلم قلم الرسالة لصاحب ویکلم الناس فی المهدواعطه الدواة لیکتب فی کتاب توحیدی : انی عبدالله وینقش فی صحف رسالته سطورومبشراً برسول یاتی من بعد ی اسمه احمد، کان تاج شرف رسول الله ﷺسبحان الذی اسری بعبده لیلاً وعرضه ربه علی عیون سکان السماوات فاشرق جمال رسالته حین زینه بعزت انزل علی عبده الکتاب ، وضوعفت الانوار الملکوت الاعلی لیلة جلی عروس احمدﷺ ، فانبهرت احداق اشخاص النور من شعاع بهاء بهجته ،غشیت ابصار الملائکة من لاء لاء نوره ،وقیل لها: یاسکان الملکوت الاعلی من القدس الاسنی اقتبسو من ضیاء المبعوث سراجاًمنیراًفانت فی خفارة امام الانبیاء استترت الشمس السمائیة لظهورالشمس الارضیة واختفت الکواکب حیاء من طلوع النجم یثرب ، وانطفت الشهب بتبلج شهاب مکة واندرجت الانوار فی شعاع نوراحمدﷺ وخرجت رهبان صوامع القدس الاشرف لتنظرجمال صاحب وماینطق عن الهوی ،قیل له : یاسیدالوجود طورک لیلة اسری رفرف النور والوادی المقدس لک قاب قوسین ، البلبل الذی یرجع لک شهی الحون فاوحی الی عبده مااوحی ، مطلوب موسی قدتجلی لک به سجل زاغ البصروماطغی ،انت آخر حرف کتب فی دیوان الانبیاء ، انت اعظم سطررقم فی منشورتلک الرسل فضلنا،زفت عروسک فی محل الافق الاعلی فکان من بعض خلعهالقد را ی من آیات ربه الکبری ، قدصیغ لمفرق

جبین الوجود من شرفک تاج لم یصنع قط للانبیاء کلھم ماقدروا علی عز لیلة اسری بعبده والاوجدونسمة من نسمات روض قاب قوسین ، ولاقیل لاحدمنھم کفاحاً : السلام علیک ایھاالنبی ،وتاخر کل حجاب عندحجاب اوادنی تقدم صاحب دنی فتدلی ، وجلیت علیه عرائس الاکوان فی خلع لقدرای ماالتفت الیھابعین الاشغال بل تادب بادب ولاتمدن عینیک هذاالوادی المقدس فاین موسی هذاروح القدس ،فاین عیسی هذامغتسل باردوشراب ، فاین ایوب کم سافرت العقول فی میادین الغیوب وکم طارت الافکارمن اوکار اوطارهاالی ریاض العلی تطلب نسمة من نسمات هذاالشرف الاعلی وتطمع فی نفحة من نفحات هذالروض الاغر،وتتعلل بالخوض فی لجج کل بحر، فماوجدت الی ماطلبت سبیلاً ، فنادت السن الوجود معارفھابلسان اعترافھا : یاخاتم الرسل انت روح القدس ، انت روح جسدالوجود ،انت وروبستان الکون،انت عین حیاة الدارین ،لک نظمت یتائم الوحی علی مشام روحک ، هبت نسمات عطف لطف القدم لک ،عقداالقدرلواء ولسوف یعطیک ربک فترضی ، بعطر الثناء علیک ارج الملکوت الاعلی من نور علومک اضاء مصباح الشرع بمصابیح کلمک تشرق سموات الحکم ، قامت الانبیاء صفوفاً خلفه لتاتم بجلالته فی مشھد شھادتھم ، لتقدمه علیھم فناداھم منادی القدر : یااصحاب اوکار السعادة وارباب الحجة علی الخلیفة هذاقمر العلی ، هذاشمس السنا،هذاذرة تاج الانبیاء فحدقوااحداق البصائر فی بھاء ہ وکشفوا براقع الابصار عن ضیاء ہ ،تجدوہ یتیمة شرف بھاء درر، جیدالرسالة ،ودبج بھاطراز حلة الوحی فتلوبلسان الاعتراف ومامناالاله مقام معلوم .

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی عظمت وشان یوں بیان کرتے ہیں کہ

جب کہ نور کے رہنے والوں کے دماغ اس عطر سے خوشبودار ہوئے جب اللہ تعالی نے یہ فرمایا: کہ میں ایک انسان پیدا کرنے والا ہوں ،ملکوت اعلی ان انوار سے روشن ہو گیا جب اللہ تعالی نے یہ فرمایا کہ میں زمین میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں تو قدس اشرف کے رہبانوں کو کہا گیا کہ جب میں نے اس کو برابر کیا اور اس میں پھونکا تو سب سجدے کرتے ہوئے گر گئے ، جو اصحاب تسبیح کرتے تھے ،ان کے دماغ میں مٹی مشک بن گئی ،اور آدم کی دلہن نے اس خلعت میں رونق پائی کہ بے شک اللہ تعالی نے پسند کیا ،اور ملائکہ کرام نے اس نور کی چمک کی وجہ سے انہیں سجدہ کیا اور میں نے پھونکا اس میں اپنی روح کو۔

حضرت سیدنا موسی علیہ السلام نے بلبل کو سنا کہ شیریں آواز سے گاتی ہے ، کہ بے شک میں اللہ ہوں ،اور ایسی ساقی سے محبت کی کہ قدم کی شراب ان پیالوں میں ڈالتا ہے کہ میں نے تجھ کو پسند کیا ،طور کے پہلو اس سبب سے کھچ گئے ،اس کے نیچے پہاڑ کے اطراف لپیٹے گئے ،وادی مقدس میں درخت کے نیچے ٹھہر گیا ،اور ساقی کے دیکھنے کے مشتاق ہوا ،اس کے سکر کے نشے نے اس کے پہلوؤں کو حرکت دی ،اس کے کثرت شوق نے اپنے ہاتھ سے اس کے عشق کے کاغذ پر یہ حروف لکھے '' کہ یا اللہ! مجھے اپنا آپ دکھا دے '' تب اس کے ہاتھ میں قلم

www.waseemziyai.com

نے پلٹا کھایا اور لکھا کہ ''ہرگز تم مجھ کو نہ دیکھ سکو گے'' اس کی عقل کی آنکھ کے لئے نور چمکنے والا روشن ہوا جو کہ چمکتا تھا، پہاڑ جنت بن گیا تھا، اگر آگ ''گھراپڑ'' کی نہ ہوتی ہوش کے بعد کہا: اے میرے مولا! تو پاک ہے، میں نے تیری طرف رجوع کیا، اس کی دولت گزرنے کے بعد اسے کہا گیا ''رسالت کے قلم کو اس کے صاحب کے سپرد کر دیا اور کلام کرے گا لوگوں سے مہد کی حالت (پنگھوڑے میں) اس کو دوات دے دو کہ وہ میری توحید کی کتاب میں یہ لکھے کہ بے شک میں اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوں، اور اپنی رسالت کے صحیفوں میں سطریں لکھ دے اور میں ایک ایسے رسول علیہ السلام کی خوشخبری سنانے والا ہوں جو میرے بعد تشریف لائیں گے، جن کا نام نامی اسم گرامی احمد علیہ السلام ہوگا۔

رسول اللہ علیہ السلام کے شرف کا تاج یہ تھا کہ پاک ہے وہ اللہ تعالیٰ جس نے اپنے بندے کو ایک رات سیر کرائی، ان کے رب تعالیٰ نے ان کو آسمان کے رہنے والوں پر پیش کیا، ان کی رسالت کے جمال کو جب کہ زینت دی تو عزت سے ان کو مشرف کیا، اللہ تعالیٰ نے اپنے عبد خاص پر کتاب نازل فرمائی، اور جس رات محمد علیہ السلام کو دولہا بنایا گیا (یعنی معراج کی رات) تو اس رات ملکوت اعلیٰ میں انوار کئی گنا بڑھ گئے، آپ علیہ السلام کی نور کی شخصیات کے باغ آپ علیہ السلام کی تروتازگی اور رونق کی شعاع سے خوبصورت ہو گئے، آپ علیہ السلام کے نور کی روشنی سے ملائکہ کرام کی آنکھیں دب گئیں، ان سے کہا گیا اے اوپر کے باشندوں جو کہ قدسی کی روشنی والے ہو سراج روشن ضمیر کی روشنی سے نور حاصل کرو، اب تم امام الانبیا علیہ السلام کی حفاظت میں ہو، آسمانی آفتاب زمینی آفتاب کے ظہور کی وجہ سے چھپ گیا (یعنی رسول اللہ علیہ السلام کے نور کے سبب سورج کی روشنی ماند پڑ گئی) مدینہ منورہ کے چاند کے طلوع ہونے کے سبب (یعنی رسول اللہ علیہ السلام کی آمد پر) آسمان کے سارے تارے شرم کے مارے چھپ گئے، شہاب مکہ کی روشنی کی وجہ سے آسمانی شہاب بجھ گیا۔

رسول اللہ علیہ السلام کے نور کے شعاع میں اور نور داخل ہو گئے، قدس کے گرجوں کے درویش اس لئے اپنے گرجوں سے باہر نکل آئے کہ ایسے صاحب کو دیکھیں جن پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ہے

﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ، اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى﴾

اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے، وہ تو نہیں مگر وحی جو انہیں کی جاتی ہے۔

اور رسول اللہ علیہ السلام کو یہ کہا گیا کہ اے صاحب الوجود! معراج کی رات آپ علیہ السلام کا طور رفرف ہے، اور آپ علیہ السلام کی وادی مقدس ''قاب توسین'' ہے، اور وہ بلبل جو آپ علیہ السلام کی طرف رجوع کرے گی وہ خوش آواز ہے، تب اپنے بندے کی طرف رجوع کی جو کچھ کہ موسیٰ علیہ السلام کا مطلوب آپ علیہ السلام کے لئے ظاہر ہوا، ان کو فرمان ملا کہ آنکھ نے کجی کی اور نہ ہی زیادتی کی۔ رسول اللہ علیہ السلام کو یہ بھی کہا گیا کہ آپ علیہ السلام آخری حرف ہو جو انبیاء کرام علیہم السلام کے دیوان میں لکھے گئے ہو، اور آپ ہی بڑی سطر ہو جو کہ اس فرمان میں لکھے گئے ہو، کہ یہ رسول ہیں جن کو ہم نے فضیلت دی ہے، آپ علیہ السلام کی عروس افق اعلیٰ کے مقام میں آراستہ کی گئی ہے۔

رسول اللہ علیہ السلام کی خلقت میں سے ایک یہ ہے کہ بے شک انہوں نے اپنے رب تعالیٰ کی بڑی نشانیوں کو دیکھا، تیرے شرف کے وجود کی مانگ کے لئے ایسا تاج بنایا گیا کہ کبھی پہلے نہ بنایا گیا تھا، تمام انبیاء کرام علیہم السلام اس رات کی عزت پر قادر نہ ہوئے، اس نے سیر کروائی اپنے خاص بندے کو قاب قوسین کے باغ کی، جس کی آپ علیہ السلام کے علاوہ کسی نے ہوا بھی نہیں پائی، اور نہ ان میں ان کو کسی کو بالمشافہ کہا گیا کہ السلام علیک ایھا النبی یعنی تم پر اے نبی! سلام ہو، اور تمام انبیاء علیہم السلام پر ادنیٰ یعنی پاس سے زیادہ قریب ہوا کے حجاب

www.waseemziyai.com

پیچھے رہ گئے، ثم دنی فتدلی کا مالک بڑھا یعنی قریب ہوا پھر زیادہ قریب ہوا اور موجودات کی دلہنیں اس کے سامنے خلعت پہنا کر دکھائی گئیں کہ بے شک انہوں نے دیکھا آپ نے اس کی طرف خوب توجہ نہ کی، بلکہ اس ادب کا لحاظ رکھا کہ اپنی آنکھوں کو نہ بڑھاؤ یہ وادی مقدس ہے پھر کہاں حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام ہیں، یہ روح القدس ہے، پھر کہاں ہیں حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام، یہ غسل خانہ ٹھنڈا اور پانی ہے، پھر کہاں حضرت ایوب علیہ السلام ہیں عقلوں نے غیبوں کے میدانوں میں کس قدر سفر کیا ہے، اور کس قدر بلند باغوں کی طرف اپنی حاجات کے گھونسلوں سے فکروں کے پرندے اڑائے ہیں کہ وہ اعلیٰ واشرف ہواؤں کو طلب کرتے ہیں، اس روشن باغ کی خوشبوؤں میں طمع کرتے ہیں، ہر سمندر کے بھنور میں گھسنے میں مشغول ہوئے ہیں پھر انہوں نے جو کچھ کیا ان کے پانے کی سبیل نہ ہوئی، تب ان کی معرفتوں کی زبانوں نے پکارا، اے خاتم الرسل ﷺ یعنی سب سے آخری رسول! آپ روح القدس ہو، تم وجود کے جسم کی روح ہو تم موجودات کے باغ میں وارد ہوئے، تم دونوں جہانوں کی زندگی کا عین ہو، تمھارے لئے وحی کے دریتیم پرو دئے گئے ہیں، آپ ﷺ کی روح کے قدم پر قدم کی جانب کی خوشبوئیں چلی ہیں، تمھارے لئے قدر کا ہار جھنڈا ہے، اور البتہ عن قریب آپ کو آپ ﷺ کا رب تعالیٰ عطا فرمائے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے۔

ملکوت اعلیٰ آپ کے علوم کے نور سے بوجہ آپ ﷺ کی تعریف کے عطر کی مانند مہکتے ہیں، آپ ﷺ کی باتوں کی قندیلوں سے شروع کی قندیل کی روشن ہوگئی، حکم کے آسمان روشن ہو گئے، انبیاء کرام علیہم السلام صفیں باندھ کر آپ ﷺ کے پیچھے کھڑے ہوئے۔ تاکہ آپ ﷺ کے جلال شہادت کی مجلس میں اقتداء کریں، کیونکہ آپ ﷺ ان سے عظمت وشان میں بڑھے ہوئے ہیں۔ پھر ان کی تقدیر کی منادی نے پکارا

:اے سعادت کے گھونسلوں کے مالکو! اور لوگوں پر حجت کے صاحبو! یہ بلندی کا تاج ہیں، یہ روشنی کا آفتاب ہیں، رسول اللہ ﷺ انبیاء کرام علیہم السلام کے تاج کے موتی ہیں، پس اپنی آنکھوں سے ان کی رونق اور خوبصورتی کو دیکھو، اور ان آنکھوں کے برقعوں کو ان کی روشنی سے کھولو گے (یعنی تمھاری آنکھوں کی چمک رسول اللہ ﷺ کے نور مبارک کی وجہ سے ہوگی) تو ان کو ایک ایسا دریتیم پاؤ گے کہ رسالت کے عمدہ موتیوں کی رونق کا شرف ہوگا اور اسی کے سبب وحی کے جامہ کے حاشیہ کی خوبصورتی ہے، پھر تم اقرار کی زبان سے یہ آیت کریمہ تلاوت کرو۔ ہم میں سے کوئی ایسا نہیں ہے جس کا مقام معلوم نہ ہو۔

(بہجۃ الاسرار و معدن الانوار فی بعض مناقب القطب الربانی محی الدین ابی محمد عبدالقادر الجیلانی از نور الدین ابو الحسن الشطنوفی: ٦٠ تا ٦٢)

☆......رسول اللہ ﷺ کا میلاد شریف بیان کیا۔

☆......رسول اللہ ﷺ کا معراج کا سفر بھی بیان کیا گیا۔

☆......اللہ تعالیٰ کے دیدار کے متعلق بھی کلام کیا گیا۔

☆......اور اس میں یہ بھی بتایا گیا کہ اصل کائنات رسول اللہ ﷺ کی ہی ذات ہے۔

☆......رسول اللہ ﷺ کی فضیلت تمام رسل عظام علیہم السلام پر ہے۔

☆......سورج، چاند اور تاروں کی چمک رسول اللہ ﷺ کے نور مبارک سے ہے۔

www.waseemziyai.com

☆......انبیاء کرام علیہم السلام میں بھی رسول اللہ ﷺ جیسا کوئی نہیں ہے۔

☆......ملائکہ کرام تک رسول اللہ ﷺ کی نعت شریفہ پڑھ کر اپنے آپ کو معطر کرتے ہیں۔

عظمت مصطفی ﷺ پر ایک خطاب

وقال الشيخ الامام عبدالقادر الجيلانی رضی الله عنه ولماضربت فی عالم الملكوت الملاء الاعلی نوبة انی جاعل وتلاء لاء ت فی العلی انوارونفخت فيه من روحی ،نشرت فی السماء اعلام فقعواله ساجدين ، واشرقت فی عالم الغيب اضواء اشعة ان الله اصطفی ، ابرزت يدالقدرة شخص آدم من كنه كن الی بنية تسوية الهيكل جالساً علی سريرجلالته متوجابتاج كرامته ، مرفوعاً علی مرتبته خلافته عليه ملابس الانس والمواصلة وعلی رائسه لواء القرب والمكالمة ،نظرت اليه اعين سكان الصفيح الاعلی باحداق الدهش واشارت اليه ايدی ملائكة السرادق الاسنی بانامل التعجب ، ولم يستبن لهم معانی رموز كتابة سورته ، ولم ينحل لهم مشكل حروف سطورخلقته ، لم يفهموا اشارت حقائق كنه بشريته ، فانقطعت عبارات فصاهتهم عن فهم كنز سره ، وكشف غيب علمه، عكس القدرعليم دعونی منزلة ونحن نسبح بحمدك باعتراف شاهد لاعلم لنا، ناداهم لسان العزة من جناب القدم ياارباب صوامع النور ، هذااول نقطة قطرت من راء س قلم القدرة علی لوح انشاء العالم الانسانی ، عن استمداد مدداردة الازل ، واول سهم رشق من قوس القضاء الهی الی الفضاء الوجودی ، عن قوة رامی القدر الاحدی ، واول طلائع الصور متقدمة بين يدی عساكرالبشر، هذابوالانبياء وعنصرالاصفياء وعهدكماله وجلاله منظم علی جيدبهائه وجماله ، هذاشكل علی حروف الانشاء ونقطة علی كلمات الكون ، وسطر علی لوح الوجود ،عنوان علی راء س كتاب الجود ، وسترعلی باب الخالق،كنزمن كنوز القدرة ، معدن من معادنَ الحكمة ،وصندوق من صناديق المجد، وقنديل فی صومعة الجلال ،ولسان بين ثناياِمعالی علم وانسان فی عين شخص العالم نهض ليرقی من خير دويرة الطين الی درج الجلال ، فی مقام التعال عن عنصر الصلصال فاراً من تلهب نارالفخار ، فتعلقت بذيل فخره يدحماء مسنون ، وتمسكت باردان عزه انامل سلالة من طين ، فقال القدرة دعوه فبجناح اصطفائنامطاره ، ولطافة آياتناافتخاره ، فليس المفضل الامن اصفطيناه واجتبيناه ، ولاالمكرم الامن اخترناه .

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب عالم ملکوت میں یہ نوبت بجی کہ میں پیدا کرنے والا ہوں بلندی میں انوار چمکنے لگے، کہ میں نے اس میں اپنی روح کو پھونک دیا، آسمان میں یہ جھنڈے پھیل گئے، وہ اس کے لئے سجدہ میں گر گئے ، عالم غیب میں شعاؤں کی یہ روشنیاں چمکنے لگیں، اللہ تعالی نے حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کو پسند فرمایا، قدرت کے ہاتھ نے حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کے وجود کو حقیقت کن سے اس کی مجسم شکل بنا کر جلال کے تحت کرامت کا تاج پہنا کر خلافت کا بلند مرتبہ دے

کرانس و وصل کا لباس پہنا کر سیدھا بٹھادیا، اس کے سر پر قرب کا اور مرتبہ کا جھنڈا قائم کر دیا، تو ان کی طرف عالم بالی کے رہنے والوں کی آنکھوں نے دہشت کی نگاہ سے دیکھا، اعلی خیمہ کے ملائکہ کرام کے ہاتھوں نے تعجب کی انگلیوں سے اشارہ کیا، ان پر ان کی صورت کی کنایت کی رمزیں ظاہر نہ ہوئیں، وہ اس کی خلقت کے سطروں کے حروف مشکلہ کو حل نہ کر سکے، اور ان کی بشریت کی حقیقت بے اشارات کو نہ سمجھ سکے، تب ان کی فصاحت کی عبارتیں اس کے بھید کے خزانہ کے سمجھنے اور اس کے علم غیب کے کشف سے قطع ہو گئیں، اور تقدیر نے ان کے مرتبہ کے دعوے کو الٹا دیا، کہ ہم تیری حمد کی تسبیح کرتے ہیں، اس گواہ کے اقرار کے ساتھ کہ ہم کو علم نہیں ہے، تب اس کو زبان عزت نے قدم کی بارگاہ سے پکارا: اے نور کے معبدوں کے رہنے والو! یہ پہلا نقطہ ہے کہ قلم قدرت کے سر سے عالم انسانی کی پیدائش کی تختی پر ازل کے ارادہ کی سیاہی کی امداد سے گرا ہے، اور پہلا تیر ہے کہ خدائی کمان سے وجودی میدان کی طرف تقدیر احدی کے تیرے انداز کی قوت سے نکلا ہے، وہ صورتوں کا پہلا ہراول ہے، جو کہ انسانوں کے لشکر کے سامنے ظاہر ہوا، یہ انبیاء کرام علیہم السلام کے والد ماجد ہیں اور اصفیاء کے عنصر ہیں، ان کے کمال وجلال کا ہار ان کی رونق و جمال کی گردن پر دیا ہوا ہے، حروف انشاء پر یہ شکل ہے کلمات موجودات پر یہ نقطہ ہے، لوح وجود پر یہ سطر ہے، کتاب وجود کے سر پر یہ عنوان ہے، خالق عزوجل کے دروازے پر پردہ ہے، قدرت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے، حکمت کے کانوں میں سے ایک کان ہے، شرافت کے صندوقوں میں سے ایک صندوق ہے، جلال کے معبد میں ایک قندیل ہے، بلندیوں اور عمل کے دانتوں میں ایک زبان ہے، اور عالم کے جسم کی آنکھ میں ایک پتلی ہے، وہ اس لئے اٹھا کہ مٹی کے چھوٹے سے بہتر گھر سے جلال کے مدارج کی طرف بلند مقام میں پختہ مٹی کے کھنکھناتے عنصر سے جوش مارتی ہوئی ٹھیکری کی آگ کی لپیٹ سے ترقی کرے، تب اس کے فخر کے دامن سے سنے ہوئے گارے کا ہاتھ لٹک گیا، اور اس کی عزت کے دامن سے چیدہ مٹی کے بوروں نے تمسک کیا، تب تقدیر نے کہا کہ اس کو چھوڑ دو، ہماری پسندیدگی کے بازو اس کا اوڑھنا ہے، ہماری آیتوں کی لطافت سے اس کا فخر ہے، جس کو ہم برگزیدہ اور پسند کریں اس کے سوا اور کسی کو فضیلت حاصل نہیں ہے، جس کو ہم اختیار کریں اس کے سوا اور کوئی مکرم نہیں ہے۔

حضرت موسی علیہ السلام کو خطاب

وکان موسی علیہ السلام ملحوظامن جناب القدم باعین الکرم ،برقت له من صخور الطور بارقة ، وقربناه نجیاً ومدت الیه یدالالطاف الرحمانیة من خزائن المواهب الربانیة کاس استئناس ، ونادینامن جانب الطور الایمن ،وقرعت مسامع حسه من محیاعز سلطان الازل لذة انی اناالله ، فشرب من ید الساقی ،واناخترتک علی بساط ،واصطنعتک لنفسی، سلاف راح الارتیاح الی ملاطفة وماتلک بیمینک وطافت الیه سقاة ندماء القدس بشراب الاصطفاء للکلام فی کئووس حروف یاموسی ! ونودی من شجرة عقله انی انا ربک ، واتاه الکتاب من قبل الجناب اخلع نعلیک ، ونبهه جاذب الغیرة فی حال الحیرة علی شرف مقام انک بالوادی المقدس ، فلماتوالی علیه شرف مدام الکلام بید سقاة الاکرام واستمرله ابتسام نسیم انس فاستمع لمایوحی ودام له انس وصل مسامرفاعبدنی ،ورقت نسمات اوتیت سوئلک یاموسی ، غلب سکره من شربه لکائس قربه علی قریة قلبه ، واستولی سلطان حبه لحبه علی مدینة لبه، وغرق فی لجة البحروجده وانمحقت رسوم هزله بکتائب جده ، فکاد یخرج

www.waseemziyai.com

عن حده لولامساعدة جده ، وخلع جلباب صبره لغلبة موارد سكره ، شرب حمياالكائس في ذلك الراء س ،وتحكمت الاشواق من تلك الاحداق وقام راهب روحه في صومعته ارتباحه الى الحضور على الطورليلة النور ،فوضع قدم تقدمه على قمة طورنهاية اطوار الطالبين ، وحاول ان ينال شرفالم يدركه احدقبله من المرسلين ،فقال وقد فني : رب ارني ، فقيل له ايهاالكليم المخصوص بالتكريم انت مكلف باطوارك مقيد باوطارك ، فتارة تقول : رب اني لااملك الانفسي وتارة تقول : اني قتلت نفسا وتارة تقول : اني لماانزلت الي من خيرفقير ،وتارة تقول : رب اني ظلمت نفسي ،وتارة تقول: رب اشرح لي صدري ،وهذامذهب من ضاقت به الحيل في مناجاة محبوبه ، وجال كل مجال في نيل مطلوبه ، يابن عمران ! يايهاالفق النشوان ان السكران لايداوى خمار الخمرة الابالاشياء المرة ولاامرمن منع لن تراني ،فرجع رجوع الآيس وانصرف انصراف الابائس ، واضطرمت في قلبه نيران الذوبان وانتهبته ايدى الهيمان ،فلماهب عليه نسيم ،ولكن انظرالى الجبل ،احياقتيل اشواقه ، وبعثردفائن اتواقه فظنهايدافي تداركت غريقاواريح صباسرت فبشرت متشوقا حريقافاذاكاتب الازل قدوقع لبريدالخطاب على قصة العشاق بسوال العتاب ،بالحوالة على صخورالجبل ، فضاقت الحيل واشتدالخبل ،وخاب الامل ، وانقطع الجدل ، ولاح الخلل ، ولم يبق في الارض يابس الااخضرولااحطام الااورق ، ولامظلم الااشرق ، ولااعمى الاابصر، ولاذوعاهة الاابرء ولاماء غورالااعادغدقاوخرموسى صعقاًفلماافاق قال : سبحانك اني تبت اليك.

ترجمہ

اورحضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام کرم کی آنکھوں سے جناب باری تعالیٰ سے ملحوظ خاطر تھے،کوہ طور پر سے ان کے سامنے چمک پڑی،ہم نے ان کو سرگوشی کے لئے قریب کرلیا،ان کی طرف اللہ تعالیٰ کی مہربانیوں کے ہاتھ نے زبانی بخشش کے خزانوں سے محبت کا پیالہ بڑھایا،ہم نے ان کوطور ایمن کی طرف سے پکارا،ان کے حسن کے کانوں نے سلطان ازل کی عزت کی زندگی سے اس لذت کوسنا کہ ”بے شک میں اللہ تعالیٰ ہوں“ تب ساقی کے ہاتھ سے یہ شراب پی کہ میں نے آپ کواس بساط پر پسند کیا،اوراختیار کیا،اورمیں نے تجھ کودی اپنی ذات کے لئے راحت کی شراب،اس مہربانی کے ساتھ اوراے موسیٰ! یہ آپ کے ہاتھ میں کیا ہے؟ قدس کے ہمنشینوں کے ساقیوں نے پسندیدگی کی شراب ان حروف کی پیالوں میں کلام کے لئے کہ اے موسیٰ! اس پردور کے عقل کے درخت سے یہ آواز دی گئی ”بے شک میں تیرارب ہوں“ اورجناب الٰہی کی طرف ان کو یہ خطاب ہوا کہ اپنے دونوں نعلین کواتاردو،اورغیرت کے جذب کرنے والے نے حیرت کے حال میں اس مقام کی شرافت پرخبردار کیا،بے شک آپ وادی مقدس میں ہیں،پھرجب ان پر بزرگی کے ساقیوں کے ہاتھ سے کلام کے شراب کے گھونٹ متواتر غالب ہوئے اورانس ومحبت کی یہ ہوا ہمیشہ چلتی رہی کہ آپ کووحی کی جائے اس کوکان لگا کرسنو،اوراسی وصل کی محبت کی گفتگوان کوہمیشہ رہے،کہ میری عبادت کرو۔

اوریہ ہوائیں نرم ہوئیں کہ اے موسیٰ! آپ کوآپ کا سوال دیا گیا،اس کے پینے سے اس کاسکرقرب کے پیالے کی وجہ سے ان

www.waseemziyai.com

کے دل کے گالوں پر غالب ہوا، اور ان کے وجد کے سمندر کے بھنور میں غرق ہوئے، ان کی خوش طبعی کی رسمیں، ان کی کوشش کے لشکروں سے مٹ گئیں، اور قریب تھا کہ اپنی حد سے نکل جاتے اگر ان کی سعی مدد نہ کرتی، ان کے صبر کی چادر ان کے سکر کے گھاٹ کے غلبہ کی وجہ سے اتاری، اور اس سر میں تیز شراب پی، ان آنکھوں سے شوق مضبوط ہوئے، اس کی روح کا راہب طور کی حضور کی راحت کے معبد میں نور کی رات میں کھڑا ہوا۔

تب انہوں نے اپنی پیش دستی کا قدم طالبین کے اطوار کی نہایت کے طور پر رکھا، اور اس بات کا قصد کیا کہ ایسے شرف کو حاصل کریں کہ جس کو اس سے پہلے رسولوں نے حاصل نہ کیا ہو، تب انہوں نے ایسے حال میں کہ فنا ہو گئے تھے کہ اے میرے رب! مجھ کو اپنا جلال دکھا، پھر ان سے کہا گیا کہ اے کلیم! اور بزرگی سے خصوصیت یافتہ آپ اپنے طور پر مکلف ہیں، اپنی حاجات کا مقید ہے، کبھی آپ یہ کہتے ہیں کہ اے میرے رب! میں ہی نفس کا مالک ہوں، کبھی کہتے ہو کہ میں نے ان میں سے ایک شخص کو مار ڈالا ہے، کبھی کہتے ہو کہ اے میرے رب میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا ہے، کبھی کہتے ہو کہ اے میرے رب! میرا سینہ کھول دے۔ اور یہ مذہب ان کا ہے جن کے حیلے اپنے محبوب کی سرگوشی میں تنگ ہو گئے ہوں اور اپنے مطلب کے حصول میں پورے طور پر دوڑے ہوں۔

اے عمران کے بیٹے! اے بے قرار مست! بے شک کہ نشے والا شراب کی خمار کا علاج کڑوی چیزوں کے بغیر نہیں کرتا، اور اس سے کوئی کڑوی چیز نہیں ہے، کہ تو مجھے ہرگز نہیں دیکھ سکے گا، تب حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام ناامید ہو کر لوٹے اور فقیر کی طرح واپس ہوئے اور ان کے دل میں پگھلنے کی آگ بھڑکی، ان کو شیفتگی کے ہاتھوں نے جگایا، اور جب ان پر یہ ہوا چلی لیکن پہاڑ کی طرف دیکھا تو انہوں نے اپنے شوقوں کے قتیل کو زندہ کر دیا، اپنے شوقوں کے خزانوں کو نکال دیا، پس گمان کیا اس کو ہاتھ جو ڈوبے ہوئے کو پکڑے، یا بادِ صباء جو چلے اور شائق حریص کو خوشخبری سنائے۔

پھر اس وقت ازل کا کاتب خطاب کے قاصد کے لئے عشاق کے قصہ پر عتاب کے سوال کے ساتھ پہاڑ کے پتھروں کے حوالے سے گرا تو حیلے تنگ ہو گئے، اور خوابی سخت ہو گئی، امید منقطع ہو گئی، جدل منقطع ہوا، خلل ظاہر ہونے لگا، زمین پر کوئی خشکی ایسی نہ رہی کہ جو سبز نہ ہوئی ہو، کوئی لکڑی ایسی نہ رہی کہ جس کو پتے نہ لگے ہوں، کوئی اندھیرا ایسا نہ تھا کہ روشن نہ ہوا ہو، کوئی اندھا نہ تھا کہ بینا نہ ہوا ہو، کوئی بیمار ایسا نہ تھا کہ جو تندرست نہ ہوا ہو، کوئی خشک پانی ایسا نہ تھا کہ جو جل تھل نہ ہوا ہو، اور حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام بے ہوش ہو کر گر پڑے، پھر جب ان کو ہوش آیا تو عرض کیا: اے اللہ! تو پاک ہے، میں تیری جناب میں توبہ کرتا ہوں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت وشان

وكان الشخص المحمدى والشكل الاحمدى هاشمى المناسب احدى المناقب ملكوتى الآيات، غيب الاشارات، شرف بخصائص الكرم، وخص بجوامع الكلم، بشرفه قام عمود خيمة الكون الكلى، وبجلاله انتظم سمط الوجود العلوى والسفلى هو سر كلمة الكتاب الملك، ومعنى حرف فعل الخلق والفلك، وقلم كاتب انشاء المحدثات، وانسان عين العالم، وصائغ خاتم الوجود، ورضيع صدى الوحى، وحامل سر الازل، وترجمان لسان القدم، وحامل لواء العز، ومالك عظمة ازمة المجد،

www.waseemziyai.com

وواسطة عقدالنبوة درة تاج الرسالة ، وقائدركب الانبياء ،ومقدم عسكر المرسلين وامام اهل الحضرة ، اولى فى السبب آخرى فى النسب بعث بالناموس الاكبرليوئدسليم الفطر، ويمزق ستورالهمم ويلين صعب الامور ويمحق وسواس الصدور ويروح كرب الارواح ، ويجلومراياالالباب ، يضئى ظلمة البواطن ، ويغنى فقراء القلوب ، ويفك اسرالنفوس ، ويطرد وحشة الانقباض ، ويجلب انس الانبساط ،ويفرق مجمتمع الغفلة ويجمع مفترق المسرة ، ويميت حى الشقاوة ، ويحيى ميت السعادة ،ويضع اسرالغرابة ، ويرفع علم الهداية ، ويجدباولى الالباب الى الوصال ويثيردفين البلبال الى الجمال ،يشوف الى الاحبة ويضرم نيران المحبة ويذكرالارواح عهدهافى سالف القدم ،ويجددعلى الذوات ميثاقهافى عرصة الكرم ، واينعت بسقياه زهرات الحكم فى شجرات الشريعة ، واخضرت برووء ياه رياض الاحكام فى حدائق العلوم ،وقامت بقيامه اشخاص الآيات وظهرت بظهور ه مخبآت المعجزات ، بعث فى عنصر الفصحاء فاخرس بفصاحته بليغ السنتهم وجمع بوجيز بلاغته بسيط لسنهم ، وسجدت لعزة اشارته رئوس عقول معارفهم وبرز بجموعهم فى مواكب وذللت له الفصاحة بحبل لواء الواجتمعت الانس والجن ، فكشفت شموس افهامهم فى جوامع الكلم وخسفت بدورافكارهم فى لوامع حكمه ، اتاه الروح الامين من عند رب العالمين ، وحمله على البراق وخرق به السبع الطباق لمباشرة جمال الجلال الازلى ، ومحاضرة كمال العز الابدى ، والليل ممدود الرواق مضروب السرادق على الآفاق ، والوقت قد صار اعبق من نسيم روض الازهر، واشرق من نورالفجربعد سحر، طوى له بساط البسيطة بيداسرى بعبده ليلاً والتفت له اطراف القضاء باامر ائتونى به استخسمه لنفسى وعرضت عليه عوالم السماء ملكوت العلى فى حلة لنريه من آياتناوزفت عليه مخدرات الكونين واسرار الملكين ، وامورالدارين علوم الثقلين فى مجلس لقدرائى من آيات ربه الكبرى، واتته رؤساء الرسل مسلمة عليه وهوبالافق الاعلى ، وقد كانت امرت امرا ء هم ان تجلس على ابواب السماوات ترتقب وفود ه عليهم ، واقبلت ملوك الاملاك تسعى حجابابين يديه الى سدرة المنتهى مقاماتهم ، وقد كانت سالت سادتهم ان تمتع ابصارهم وتسراسرارهم بمشادت طلعته ، ملاحظة بهجته ،فغشى سدرة منتهى عقولهم ، وغاية علومهم من انورابهاء ه ماغشى ابواب السماء من اشراق ضياء ه فبهتت لجلاله احذاق اشباح النور، ودهشت لجماله ابصار سكان الصفيح الاعلى ، وخشعت لهيبته اعناق اهل السرادق الاسنى ، وخضعت لعزته رئووس اصحاب صوامع النور ، شخصت لكمال مجده اعين الكروبيين والروحانيين ،ووقفت الملائكة صفوفاً من المقربين ، وابتهجت حضائر القدس بزجل المسبحين ،وارجت معالم التنزيه باانفاس المتواجدين واهتز العرش والكرسى طرباً لزوئته وزينت الجنان الحسان فرحاًبمقدمه ، ماج الكون باهله من اعجابه ودله وافتخر العلى على الثرى بماراء واشرق ايوان السماء باالاضواء ، وسماكيوان العى بالسناء ، وانكشف لعين المختار الاسرار ، ورفعت لصاحب الانوار الاستار، وتقدم به

www.waseemziyai.com

الروح الامین الی دائرة ﴿ وَ مَا مِنَّآ اِلَّا لَه مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ ﴾سورة الصافات : ١٦٤) وقال له : ايهاالحبيب القريب تهياء لتلقى الله وحدك خالياً ، وزجه فى النور ، وتاخرعنه عندالتناهى يقصرالمتطاول ، فوقفت اشخاص الانبياء فى حرم الحرمة على قدم الخدمة ، وقامت اشباح الملائكة فى معارج الجلال على ارجل الاجلال ، وهامت اشباح العشاق فى مقامات الاشواق ، لعلهاتراه فى رجعاه لتستنشق من محياه نسيم من تهواه ، فانتهى مسراه الى مستوى اهيب تسمع صريراقلام الوحى على صفاء صفحة اللوح الاعظم ، وسار على رفرف النور الى الافق العلى ، وطار بجناح الشواق الى مقام دنافتدلى ، وانزله مضيف الكريم فى روضة قاب قوسين ، وبسط له فراش الدنو، فراش اوادنى سمع من جناب الرفيع الاعلى : السلام عليك ايهاالنبى، تلقاه الحبيب بالاكرام وبادره الجليل بالسلام ،وبسط منقبض روعته وانس منزعج وحشته ،فوعى مخاطبات فاوحى الى عبده مااوحى ، كوشف بعيان ، ولقد راه نزلة اخرى هم ان يجيب المسلم سبقه القدر ، ففتح فمه فقطرت فيه قطرة من بحرالعلم الازلى ، فعلم بهاعلم الاولين والآخرين ، وقال لسان خلقه العظيم وجوده العميم :هذه حضرة الكرم ،وعرصة النعم ، ومعدن الرحمة ، وجنات الفضل ، وبساط الفتوة ، ومنبع الخيرات ، ولايليق فى شرع المكارم التخصيص عن الاخوان ولايحسن فى حكم الموافات ترك مواساة الاحباب ، فانعطف عليهم بعواطف مراحمه ، واثنى عليهم بمعاطف بره ، وجعل لهم نصيباً من شرف منزلته ، وبركته من مصالح دعوته ، وذكرهم حيث ينسى الذاكرنفسه ، ولم ينسهم فى مقام انفراده بالفرد ، ومناجاته للرب ، فقال : السلام عليناوعلى عبادالله الصالحين ، فناداه الحبيب : ياسيدالسادات وامام اهل المكرمات لك الجلالة اولاً وآخراً ،والمفاخرباطناً وظاهراً ولك المروئوة والوفاء والفتوة والصفاء ، الم نشرح لك صدرك ، الم نضع عن وزرك الذى انقض ظهرك ، الم نرفع لك ذكرك، الم نشرفك فى الازل على جميع الرسل ، الم نرسلك الى الاحمروالاسود ، الم نوثل لك فى عليين المجد الامجد، الم نجعل عيسى مبشراً برسول ياتى بعد اسمه احمد، ذك يقول : رب ا شرح لى صدرى ، وانت يقال لك الم نشرح لك صدرك ، ذك يقول : رب ارنى وانت يقال له : الم ترالى ربك ، انت فى الدنياعلى امتك شهيد ، ولايكون فى الآخرة الاماتريد ،فاذافرغت نب تمهيدالشريعة فانصب ، والى ربك فى امتك فارغب ، فاتصلت الرسائل بين الصب والحبائب ، ورق نسيم وصل الحبيب المخاطب ، فقال : المراد المخطوب ،المقرب المجذوب : الهى ملحوظ نعمتك ومحفوظ عصمتك ، وطفل مهدك وغذى لبان لطفك وربى حجرجودك ، قدكل لسانه دهشاًفى مترادف آلائك ، وحاربصره فى مراتع نعمائك ، فاحلل عقدة لسانه ، واكشف استاربيانه ، وايدقوى جنانه ،فاجابه الجليل :هنانحن قدرفعناعنك استارالجلال ،وايدنالك صفات الكمال لترى ماوراءء رداء الكبرياء وتنطرمافوق العظمة ومع هذاقدجعلناقلبك بيت الحكمة ، ولسانك محل الفصاحة ، وعنصرك معدن البلاغة ،

www.waseemziyai.com

وذکرک منع الاعجاز ، فاذارجعت من سفرالاسراء فنبئی عبادی انی اناالغفورالرحیم وبلغ خلقی انی قریب اجیب دعوۃ الداعی اذادعانی ، فنطق صاحب الرسالۃ والجلالۃ بلسان جمع فیہ بین اطراف المحامدواسباب المماجد، لااحصی ثناء علیک انت کمااثنیت علی نفسک ،ثم عاد الی معالمہ واھل عالمہ ، وروساء الملائکۃ تضع جباھھافی مواطی قدمیہ ، والروح الامین یحمل بین یدیہ غاشیۃ فخرہ ، ویطرق لہ بین صفوف الملائکۃ تعظیماً لقدرہ ، آدام یرفع لویۃ جلالتہ ، وابراھیم ینشراعلام مھابتہ ، وموسی یناجی حبیبہ نظرۃ بعد نظرۃ ، فناداہ القدرمن جانب الطورقضیناالامر، وعیسی یتالی بالمولی لینزلن ویخبرنااھل الارض ماشاع فی ارجاء السماء من اخبار صاحب قاب قوسین ، ھذاوبین یدیہ ﷺ شاویش ھذاعطاء نایترنم باناشیدعبداانعمناعلیہ تاج شرفہ محمدرسول اللہ ﷺ طراز حلتہ مازاغ البصر ،نادای منادی سلطان عزہ فی طبقات الاکووان وصفحات الوجود بلسان الامر بالتشریف ، ان اللہ تعالی وملائکۃ یصلون علی النبی ، یاایھاالذین آمنوصلوا علیہ وسلموا تسلیماً.

ترجمہ

اور جو شخص محمدی اور شکل احمدی ﷺ ہاشمی نسب والے، احدی مناقب فرشتوں کی سی نشانیوں والے، غیبی اشارات والے، خاص بزرگوں کے ساتھ مشرف ہوئے، آپ ﷺ جوامع الکلم سے مخصوص ہوئے، آپ ﷺ ہی کے شرف سے موجودات کلی کے خیمہ کا ستون قائم ہوا، اور آپ ﷺ کے ہی جلال سے وجود علوی و سفلی کا سلسلہ درست ہوا۔

آپ ﷺ شاہی کتاب کے کلمہ کا راز ہیں، اور فعل مخلوق وفلک کے حرف کا معنی ہے، نو پیدائش کے انشاء کے کاتب کا قلم ہے، جہان کی آنکھ کی پتلی ہے، وجود کی انگوٹھی کا گھڑنے والے، وحی کے پستان سے دودھ پینے والے، ازل کے راز اٹھانے والے، قِدم کے زبان کے ترجمان، عزت کے جھنڈے اٹھانے والے، شرافت کی باگوں کے مالک، نبوت کی کڑی کے مالک، رسالت کے تاج کے موتی، انبیاء کرام علیہم السلام کے قافلہ کے چلانے والے، رسل عظام کے لشکر کے پیشوا، حضوری والوں کے امام، سبب میں اول اور نسب میں سب سے آخر، ناموس اکبر کے ساتھ بھیجے گئے، تاکہ درست فطرت کی تائید کریں، ہمتوں کے پردے پھاڑ دیں، بخت کا موں کو نرم کردیں، سینوں کے وسواس کو مٹادیں، دلوں کی ظلمتوں کو دور کر کے پاک کردیں، دلوں کے فقیروں کو غنی کردیں، نفسوں کے قاریوں کو چھوڑ دیں، قبض کی وحشت کو دور کردیں، خوشی کی محبت کو کھینچ لیں، غفلت کے مجمعوں کو متفرق کردیں، بکھری خوشیوں کو جمع کردیں، شقاوت کو ختم کردیں، اور سعادت کے مردہ کو زندہ کردیں، سرکشی کے پیوند کو دور کردیں، روحوں کے رنج کو راحت دیں، عقلوں کے آئینہ کو جلا دیں۔

ہدایت کے جھنڈوں کو بلند کریں، عقل مندوں کے وصال کی طرف کردکھائیں، غم کے خزانوں کو جمال کی طرف جوش دلائیں، دوستوں کی ملاقات کا شوق دلائیں، محبت کی آنکھوں کو بھڑکائیں، ارواح کو ان کا عہدہ جو پہلے زمانے میں گزر چکا ہے یاد دلائیں، بخشش کے میدان میں لوگوں سے ان کا عہد تازہ کرائیں، شریعت کے درختوں میں حکم کے شگوفے ان کے پانی دینے سے پک جائیں، علوم کے باغوں میں احکام کے باغ ان کے خواب سے سرسبز ہیں، انہیں کے قیام سے آیات کا وجود قائم ہو، انہیں کے ظہور سے معجزات کی چھپی باتیں ظاہر ہوں، فصاحت کے عنصر میں بھیجے جائیں، پھر ان کی فصاحت سے اُن کی بلیغ زبانیں گنگی ہو جائیں، انہیں کی مختصر بلاغت سے ان کی

www.waseemziyai.com

فراخ زبانیں جمع ہو جائیں، ان کے اشارے کے لئے ان کے معارف کے عقول کے سر سجدہ کریں، اور تمام مل کر لشکر میں ظاہر ہوں، ان کے سامنے فصاحت ذلیل ہو، باوجود یہ کہ اس جھنڈے کی رسی موجود ہوا گر انس و جن جمع ہو جائیں تو ایسا کلام نہ لا سکیں۔

پھر ان کی سمجھوں کے آفتاب ان کے جامع کلمات میں بے نور ہو گئے، ان کی فکروں کے بعد ان کی حکمت کے شعاؤں میں بے نور ہونے لگے، پھر ان کے پاس رب العالمین کی طرف سے روح الامین یعنی جبریل امین علیہ السلام آئیں گے، ان کو براق پر اٹھائیں گے [illegible] کے لئے ابدی عزت کے کمال کی حضوری کے لئے آسمان کے ساتوں درجے ان سے پھٹیں گے۔

[illegible] سیاہ چادر پھیلائے ہوگی، زمانہ پر اس کے پردے پڑے ہوں گے، وقت شگوفوں کے باغ کی نسیم سے خوشبودار ہو گی سحر کے بعد فجر کے نور سے روشن ہوگا، اس لئے آسمان کی بساط ان کے ہاتھ سے لپیٹی جائے گی، کہ سیر کرائی اپنے خاص بندے کو رات کے وقت میں، قضاء کی آنکھیں ان کی طرف اس امر کو لے کر متوجہ ہوں گی، کہ لاؤ ان کو میرے پاس کہ ان کو اپنے لئے میں پسند کروں، ان کے سامنے آسمان کے جہاں اور ملکوت اعلیٰ اس لباس میں پیش ہوں گے تاکہ ہم ان کو اپنی نشانیاں دکھائیں، ان کے سامنے دونوں جہان کے پردہ نشین اور دونوں ملکوں کے اسرار دونوں جہانوں کے امور جن و انس کے علوم اس مجلس میں آراستہ کئے جائیں گے، کہ ضرور ان سے اپنے رب تعالیٰ کی بڑی نشانیاں دیکھی ہیں۔

رسولوں کے سرداران کے پاس آئیں گے اور سلام کہتے ہوں گے، وہ افق اعلیٰ پر ہوگا، ان کے امراء کو یہ حکم دیا ہوگا کہ وہ آسمانوں کے دروازوں پر بیٹھیں، اور انتظار کریں، فرشتوں کے بادشاہ اس پردہ کی کوشش کرتے ہیں جو کہ ان کے سامنے ہے، سدرۃ المنتھی تک ان کا مقام ہے، فرشتوں کے سرداروں نے پہلے ان سے سوال کیا تھا کہ ان کی آنکھیں نفع حاصل کریں، ان کے دل رسول اللہ ﷺ کے چہرہ مبارک کے دیکھنے اور خوبصورتی کے مشاہدہ کرنے سے خوش ہو جائیں۔

تب سدرۃ المنتھی نے ان کی عقلوں اور بڑے علوم کو ان کی رونق کے نوروں سے اس قدر ڈھانک لیا جس قدر آسمان کے دروازے ان کی روشنی کی چمک سے ڈھک گئے، تب رسول اللہ ﷺ کے جلال کی وجہ سے نور کی آنکھیں حیران رہ گئیں، رسول اللہ ﷺ کے جمال کی وجہ سے نور کے صفحہ اعلیٰ کے رہنے والوں کی آنکھیں مدہوش ہو گئیں، رسول اللہ ﷺ کی ہیبت کی وجہ سے بلند خیموں میں رہنے والوں کی گردنیں پست ہو گئیں، نور کے معبدوں کے رہنے والوں کے سر رسول اللہ ﷺ کی عزت کی وجہ سے جھک گئے، کروبیان اور روحانیوں کی آنکھیں رسول اللہ ﷺ کی بزرگی کے کمال کی وجہ سے کھلی رہ گئیں۔

مقرب فرشتے ہاتھ باندھ کر کھڑے ہو گئے، پاک جماعت تسبیح کرنے والوں کی آواز سے خوش ہو گئی، وجد کرنے والوں کے انفاس سے پاکیزگی کے نشانات حرکت میں آ گئے، رسول اللہ ﷺ کے دیکھنے سے عرش و کرسی کے پردے ہلنے لگے، آپ ﷺ کی تشریف آوری سے خوبصورت جنتوں کو زینت دی گئی، اور موجودات نے اپنے اہل کے ساتھ آپ ﷺ کی خوشی کی وجہ سے حرکت کی، بلندی نے پستی پر رسول اللہ ﷺ کی زیارت کرنے کے سبب فخر کیا، آسمان کے محل روشنیوں کی وجہ چمکنے لگے، بلندی کا زحل روشنی کے ساتھ بلند ہوا، پسندیدہ آنکھ کے لئے پردے ظاہر ہوئے، صاحب انوار کے لئے پردے اٹھائے گئے، رسول اللہ ﷺ کی طرف روح الامین اس دائرے کی طرف بڑھے، کہ ہم میں سے کوئی ایسا نہیں جس کے لئے کوئی مقام معلوم نہ ہو، اور آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کی: اے مقرب حبیب

www.waseemziyai.com

! آپ ﷺ اللہ تعالی کی ملاقات کی طرف اکیلے اور تنہا تیار ہو جائیں۔

رسول اللہ ﷺ کو نور میں داخل کیا گیا، اور خود جبریل امین علیہ السلام پیچھے ہٹ گئے، انتہاء کے وقت بڑھنے والا قاصر ہو جاتا ہے، تب انبیاء کرام علیہم السلام وجود عزت کے حرم میں خدمت کے قدموں پر کھڑے ہو گئے، ملائکہ کی صورتیں جلال کی سیڑھیوں میں بزرگی کے پاؤں پر کھڑی ہو گئیں عاشقوں کی صورتیں شوقوں کے مقامات میں حیران ہو گئیں، شائد کہ رسول اللہ ﷺ کے لوٹنے کے وقت آپ ﷺ کی زیارت کر سکیں، اور رسول اللہ ﷺ کی مبارک زندگی سے مقصود کی ہوا سونگھ سکیں۔

تب رسول اللہ ﷺ کی سیر ایسے سیدھے مقام تک پہنچی جو خوفناک تھا، وحی کے قلموں کی آوازیں لوح اعظم کے صفحہ کی صفائی پر سنی جاتی تھیں، نور کے رفرف پر افق اعلی تک چلے، شوقوں کے پروں کے ساتھ مقام دنی فتدلی تک رسول اللہ ﷺ پہنچ گئے، اور اتارا ان کے کرم کو میزان میں قاب قوسین کے باغ میں اسی لئے او ادنی کے قرب کا فرش بچھایا، رسول اللہ ﷺ نے بڑی بلند درگاہ سے یہ سنا السلام علیک ایھا النبی، یعنی اے نبی ﷺ آپ پر سلام ہو۔ حبیب کریم ﷺ نے ان کے اکرام کے ساتھ ملاقات کی، اور جلدی کی ان کے جلیل نے، سلام کیساتھ آپ ﷺ کا خوف جاتا رہا، خوشی حاصل ہوئی اور وحشت کی بجائے محبت پیدا ہوئی، اور فاوحی الی عبدہ ما اوحی یعنی پھر اپنے بندے کی طرف وحی فرمائی جو کچھ فرمائی، کی باتوں کو آپ ﷺ نے یاد رکھا، ان آنکھوں سے رسول اللہ ﷺ کو مکاشفہ ہوا ﴿ولقد راہ نزلۃ اخری﴾ بے شک ان کو دوسری بار دیکھا، قصد کیا کہ سلام کرتے ہوئے جواب دیں، سبقت کی آپ ﷺ سے قدرت نے، تب آپ ﷺ نے منہ کھولا اور اس میں علم ازلی کے سمندر سے ایک قطرہ گرا اور آپ ﷺ کو علم اولین اور علم آخرین عطا کر دیئے گئے۔

رسول اللہ ﷺ کے عظیم خلق کی زبان اور عام سخاوت نے کہا: یہ کرم کی درگاہ اور نعمتوں کا میدان ہے، رحمت کی کان ہے، فضل کی درگاہ ہے، جوانمردی کی بساط، خیرات کا سرچشمہ۔

مکارم کی شرح میں بھائیوں سے تخصیص کرنا مناسب نہیں، وفا کے حکم میں دوستوں کی غمخواری کو چھوڑنا نہیں۔

تب رسول اللہ ﷺ اپنی مہربانیوں کی طرف متوجہ ہوئے، اپنی نیکیوں کو ان کی طرف پھیرا، اپنے مرتبہ و برکت کی شرافت کا نصیبہ جو کہ عمدہ تھی ان کے لئے مقرر کیا، اللہ تعالی کو ایسے مقام پر یاد کیا کہ جہاں ذاکر اپنے آپ کو بھول جاتا ہے، رسول اللہ ﷺ اس تنہائی میں جب اللہ تعالی سے باتیں کر رہے تھے نہ بھلایا، اور کہا السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین یعنی ان پر اور ان کے نیک بندوں پر سلام تب رسول اللہ ﷺ کو حبیب نے پکارا: اے سرداروں کے سردار! اور بزرگوں کے امام، اولین و آخر تمھارے لئے بزرگی ہے، اور باطن و ظاہر میں آپ ﷺ کے لئے ہی مروت، وفا، فتوۃ و صفا ہے، کیا ہم نے آپ ﷺ کے سینے کو نہیں کھول دیا، کیا ہم نے آپ ﷺ کے ذکر بلند نہیں کیا، کیا ہم نے آپ ﷺ کو ازل میں تمام انبیاء کرام علیہم السلام پر بزرگی نہیں دی، کیا ہم نے آپ ﷺ کو اسود و احمر کی طرف رسول بنا کر نہیں بھیجا، اور کیا علیین میں آپ شرافت و بزرگی کو مضبوط نہیں کیا، کیا ہم نے عیسی علیہ السلام کو ایک رسول کی خوشخبری سنانے والا نہیں بھیجا، کہ میرے بعد رسول اللہ ﷺ آنے والے ہیں، جن کا نام نامی اسم گرامی احمد ﷺ ہے، وہ تو یہ کہے گا کہ اے اللہ میرا سینہ کھول دے اور آپ ﷺ کو کہا جاتا ہے کہ کیا ہم نے آپ ﷺ کے سینہ مبارکہ کو کھول نہیں دیا۔

وہ کہتے ہیں کہ اے میرے رب! تو مجھے اپنا آپ دکھا دے، اور آپ ﷺ کو کہا جاتا ہے کہ آپ ﷺ نے اپنے رب تعالی کو نہیں

www.waseemziyai.com

دیکھا، آپ ﷺ دنیا میں اپنی امت پر گواہ ہیں اور آخرت میں صرف وہی ہوگا جو آپ ﷺ چاہیں گے، اب جو آپ ﷺ شریعت کے انظام سے فارغ ہوا کرو تو ریاضت کرو، اور اپنے رب تعالیٰ کی طرف اپنی امت کے لئے رغبت کرو۔

پھر پیغام عشق اور دوستوں کے درمیان مل گئے، حبیب مخاطب کے وصل کی ہوا نرم ہوگئی، پھر مراد اور خطاب شدہ مقرب مجذوب (ﷺ) نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کی: یا اللہ! میری تیری نعمت کا لحاظ یافتہ، تیری عصمت کا محفوظ، تیرے عہد کے گہوارے کا بچہ، تیرے جود کی گود میں پرورش پاچکا ہوں، تیری مہربانی کے دودھ کا غذا یافتہ، میری زبان تو تیری پے در پے نعمتوں میں دہشت کے مارے گنگ ہوگئی ہے، میری آنکھ تیری نعمتوں کی چراگاہ میں حیران رہ گئی ہے، اب تو میری زبان کی گرہ کھول دے۔ اس کے بیان کے پردوں کو کھول دے، اس کے دل کو قوتوں کی تائید کر۔

تب اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو جواب دیا کہ دیکھو ہم نے آپ سے جلال کے پردوں کو دور کر دیا، اور آپ ﷺ کی صفات کمال کی ہم نے تائید کی، تاکہ کبریا کی چادر کے ماسوا کو دیکھے، اور غفلت کے اوپر کے درجے کو دیکھ لے، باوجود اس کے ہم نے آپ ﷺ کے دل کو حکمت کا گھر بنا دیا، اور آپ ﷺ کی زبان مبارک کو محل نصاحت بنا دیا، اور آپ ﷺ کے عنصر کو بلاغت کا معدن بنا دیا، اور آپ ﷺ کے ذکر مبارک کو چشمہ اعجاز بنا دیا۔

اب جو آپ ﷺ معراج کے سفر کی سیر سے واپس جائیں تو میرے بندوں کو خبر دے دیں، کہ میں بے شک غفور رحیم ہوں، میری مخلوق کو یہ بات پہنچا دیں کہ میں قریب ہوں، کوئی پکارنے والا مجھے پکارے تو اس کی دعا کو قبول کر لیتا ہوں، تب صاحب رسالت وجلالت (ﷺ) ایسی زبان سے کہ جس میں محامد کیا طراف اور بزرگیوں کے اسباب کو جمع کیا ہوا تھا، بولے کہ اے میرے اللہ! میں تیری تعریف پورے طور پر ادا نہیں کرسکتا، تو ویسا ہی ہے جیسا کہ تو خود اپنی تعریف کرتا ہے۔

پھر رسول اللہ ﷺ اپنے نشانات اور جہان والوں کی طرف لوٹے، فرشتوں کے سرداروں نے اپنی پیشانیاں آپ ﷺ کے قدموں پر رکھ دیں، اور روح الامین یعنی جبریل امین علیہ السلام نے آپ ﷺ کے سامنے فخر کا غاشیہ (یعنی پوشش یہاں مراد علم ہے) اٹھایا ہوا تھا، اور صفوف ملائکہ آپ ﷺ کے قدر کی تعظیم کے لئے سر جھکائے ہوئے تھے، حضرت سیدنا آدم علیہ السلام آپ ﷺ کے جلالت کے جھنڈے کو اٹھائے ہوئے تھے، حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام آپ ﷺ کی ہیبت کے جھنڈے کو پھیلائے ہوئے تھے، حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام غربی جانب کی طرف رسول اللہ ﷺ کے چہرہ مبارکہ کے صفحات سرگوشیاں کر رہے تھے، کہ رسول اللہ ﷺ کی مبارک آنکھوں نے ان کے محبوب (تعالیٰ) کو دیکھا، رسول اللہ ﷺ سے بار بار لوٹنے کا سوال کر رہے تھے، ایک نظر بعد دوسری نظر کے قریب ہوئی، تب حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو طور کی جانب سے قدرت نے پکارا،، ہم نے اپنا حکم پورا کیا۔

اور عیسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے نام کی قسم کھائی، کہ میں ضرور زمین پر جاؤں گا، یعنی یہ اشارہ ہے جو قرب قیامت آپ تشریف لائیں گے، زمین والوں کو اس امر کی خبر دوں گا جو آسمان کے اطرف میں رسول اللہ ﷺ کی عظمت وشان ہے، اس کو یاد رکھو، اور رسول اللہ ﷺ کے سامنے ایک نقیب تھا کہ یہ ہماری بخشش ہے، وہ یہ شعر پڑھتا تھا، یہ بندہ ہے جس پر ہم نے انعام کیا ہے، ان پر شرف کا تاج ہے اور محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔

www.waseemziyai.com

ان کے حلہ کے نقش ونگار یہ ہے کہ آنکھ ٹیڑھی نہیں ہوئی، ان کے باعزت منادی نے موجود کے پردوں اور وجود کے صفحات میں حکم کی زبان سے بزرگی کے ساتھ آواز دی کہ بے شک اللہ تعالی اور اس کے فرشتے نبی (ﷺ) پر درود شریف بھیجتے ہیں، اے ایمان والوں! تم بھی ان (ﷺ) پر درود بھیجو۔

بہجۃ الاسرار ومعدن الانوار فی بعض مناقب القطب الربانی محی الدین ابی محمد عبدالقادر الجیلانی از نورالدین ابوالحسن الشطنوفی :۴۷تا۷۹)

یارسول اللہ (ﷺ) میرا آپ کے سوا کوئی نہیں

با کس نگیرم الفتی — از خلق دارم وحشتی
جویم ز ہر کس تہمتی — از دست عشق از دست عشق
(محی) خدا را خوان و بس — این غم مگو با ہیچ کس
نعرہ مزن تو زین سپس — از دست عشق از دست عشق

ترجمہ

یارسول اللہ ﷺ میں کسی کے ساتھ الفت نہیں رکھتا مخلوق سے میں وحشت رکھتا ہوں، ہر ایک کی طرف سے تہمت سہتا ہوں عشق کے سبب عشق کے سبب۔ محی صرف خدا تعالی کو پکار، یہ غم کسی کو نہ کہہ، پھر تو نعرہ مار عشق والا، عشق کے سبب عشق کے سبب۔

رسول اللہ ﷺ کے عشق اور آپ ﷺ کی آل پاک رضی اللہ عنہم کے ساتھ محبت کا انداز

چو ذرہ ذرہ شود این تنم بہ خاک لحد — تو بشنوی صلوات از جمیع ذراتم
کمینہ خادم خدام خاندان توام — ز خادمی تو دایم بود مباھاتم
گناہ بی حد من بین تو یا رسول اللہ — شفاعتی بکن و محو کن خیالاتم
زنیک و بد ھمہ دانند کہ من محمدیام — خلایقی کہ کند گوش بر مقالاتم
بگوی (محی) کہ بھر نجات میگویم — درود سرور کونین در مناجاتم

ترجمہ

یارسول اللہ ﷺ میرا جسم جب ریزہ ریزہ ہو جائے گا، پھر بھی میرے جسم کے ہر ہر ذرے سے درود پاک کی آواز آئے گی، آپ ﷺ کے خاندان مبارک کے نوکروں کا میں ادنی نوکر ہوں، آپ ﷺ کی نوکری پر میں ہمیشہ فخر کرتا ہوں، میرے بے شمار گناہوں پر نظر کرم فرمائیں یارسول اللہ ﷺ! میرے شفاعت فرمائیں اور خیالات گناہ سے نجات دلوائیں، ساری مخلوق جانتی ہے کہ میں آپ ﷺ کا غلام ہوں، مخلوق کیونکہ کر میری بات سنے گی محی کہو! میں پڑھتا ہوں نجات کی خاطر، اپنی دعاؤں میں سرور کونین ﷺ کی ذات اقدس پر درود وسلام۔

www.waseemziyai.com

www.waseemziyai.com

حضور غوث اعظم بحیثیت محافظ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم

مرکز العلوم الاسلامیہ (رجسٹرڈ)

چونکہ ہمارے دور میں سیکولر اور لبرل صوفی اور مشائخ کی بھر مار ہے اس لئے یہ ضروری ہے کہ یہ مسئلہ بیان کر دیا جائے ، کیونکہ ہمارے ہاں صوفی کے متعلق یہ تصور پایا جاتا ہے کہ صوفی کا کام صرف اور صرف اتنا ہے کہ وہ اپنی خانقاہ میں بیٹھ کر نذرانے بٹورے اور وہیں بیٹھ کر لوگوں کی مشکلات کے آسان حل نکالے ، اس کے علاوہ کوئی بھی مذہبی ، دینی اور ملی ذمہ داری اس پر عائد نہیں ہوتی ، چاہے کوئی کافر دین کا مذاق اڑاتے رہیں یا رسول اللہ ﷺ کی توہین ہوتی رہے ، اس سے صوفی کو کوئی سروکار نہیں ہونا چاہئے ۔ اور ہمارے ہاں صوفیوں کا ایک بہت بڑا طبقہ ایسا بھی موجود ہے جو اسی خبط میں مبتلا ہے ، ہم یہاں پر حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے ناموس رسالت ﷺ کے حوالے سے نظریات اور رسول اللہ ﷺ کی ناموس کے دشمن اور گستاخوں کے حوالے سے آپ رضی اللہ عنہ کی فکر کو بیان کرتے ہیں تا کہ یہ واضح ہو جائے کہ مسئلہ ناموس رسالت کیا ہے اور گستاخوں کے حوالے سے سچے صوفیاء کرام کا نظریہ کیا ہے؟ ۔

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس کے ساتھ جو عشق تھا آپ یہ کیسے گوارا کر سکتے تھے کہ کوئی شخص رسول اللہ ﷺ کی بے ادبی کرے ، آپ رضی اللہ عنہ کے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ کے ادب کے متعلق حضرت مجاہد ختم نبوت محمد متین خالد صاحب حفظہ اللہ تعالی لکھتے ہیں کہ حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے تذکرے میں آتا ہے کہ ایک دفعہ انہوں نے اللہ تعالی کی بارگاہ میں دعا مانگی تھی کہ : یا اللہ ! قیامت کے دن اگر میرے مقدر میں معافی لکھی ہوئی ہے تو میری آنکھوں کی بینائی سلامت رکھنا اور اگر (خدانخواستہ) میرے نامہ اعمال میں معافی کی گنجائش نہ ہو تو مجھے نابینا کر دینا کیونکہ میں اس وقت حضور خاتم النبیین ﷺ کا سامنا نہیں کر سکتا ۔

(تحفظ ختم نبوت از محمد متین خالد : ۶۴۳) مطبوعہ علم و عرفان پبلشرز لاہور پاکستان

یہاں ہم حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی تفسیر الجیلانی سے گیارہ مقام نقل کرتے ہیں جہاں انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے گستاخوں اور بے ادبوں کی خوب خبر لی ہے ۔ آپ بھی ملاحظہ فرمائیں اور خود اندازہ لگائیں کہ حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے گستاخوں کے خلاف کتنے سخت تھے ، اور جب بھی کسی کی طرف سے کوئی سنتے تو کیسے جلال میں آجاتے تھے ، کاش کہ آجکل کے مشائخ بھی انہیں کے نقش قدم پر چلتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کی ناموس کے لئے کھڑے ہو جائیں تو دنیا کے کسی فرد کو یہ جرات نہ ہو کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی عظمت وشان کی طرف میلی آنکھ سے دیکھ بھی جائے ۔

در دل مسلم مقام مصطفی است　　آبروئے ما ز نام مصطفی است

پہلا مقام

﴿ لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ لَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمٰنَ وَ اَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ وَ يُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴾ (سورة المجادلة : ۲۲)

www.waseemziyai.com

ترجمہ کنزالایمان

تم نہ پاؤ گے ان لوگوں کو جو یقین رکھتے ہیں اللہ اور پچھلے دن پر کہ دوستی کریں ان سے جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کی اگرچہ وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبے والے ہوں یہ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش فرمادیا اور اپنی طرف کی روح سے ان کی مدد کی اور انہیں باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں بہیں ان میں ہمیشہ رہیں اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی یہ اللہ کی جماعت ہے سنتا ہے اللہ ہی کی جماعت کامیاب ہے۔

تفسیر الجیلانی میں فرماتے ہیں

ثم قال سبحانه على سبيل العظة والتذكير بعموم المومنين ﴿لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ﴾ المعد للحساب والجزاء ﴿يُوَآدُّوْنَ﴾ اى: لا تجدهم ان يوادوا ويحابوا ﴿مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ﴾ وعاداه ﴿وَ رَسُوْلَهٗ وَ لَوْ كَانُوْۤا﴾ اى: الحادون العادون المعاندون ﴿اٰبَآءَهُمْ﴾ اى: آباء المومنين ﴿اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِیْرَتَهُمْ﴾ واقربائوهم وذوارحامهم ﴿اُولٰٓىِٕكَ﴾ المقبولون الممتنعون عن ودادة اعداء الله واعداء رسوله ﷺ طلباً لمرضات الله ومرضاة رسوله ﷺ ﴿كَتَبَ﴾ اى: ثبت ومكن سبحانه ﴿فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْاِیْمٰنَ﴾ وجعله راسخاً فيها.

ترجمہ

پھر اللہ تعالی نے مومنوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: آپ کو کوئی بھی ایسا مومن نہیں ملے گا جو اللہ تعالی پر اور آخرت کے دن (وہ دن جو حساب و جزاء کے لئے مقرر کیا گیا ہے) پر ایمان بھی رکھے اور ان کے ساتھ محبت بھی رکھے جو اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ کے دشمن ہیں، حاد اللہ ورسولہ سے مراد وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ دشمنی اور عناد رکھتے ہیں (وہ اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ کے دشمن ان کے باپ ہی کیوں نہ ہوں، (یعنی ان مومنوں کے باپ ہی کیوں نہ ہوں، یا ان کے بیٹے، یا بھائی، یا ان کا قبیلہ ہی کیوں نہ ہو، (چاہے ان کے قریبی رشتہ دار اور ان کے خونی رشتہ والے ہی ہوں) یہی ہیں وہ لوگ جو اللہ تعالی کے ہاں مقبول ہیں اور اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ کے دشمنوں کے ساتھ دوستی لگانے سے رکے رہتے ہیں، اور وہ بھی صرف اور صرف اس لئے ان کے ساتھ اللہ تعالی اور اس کا حبیب ﷺ راضی ہو جائے۔ اللہ تعالی نے ان کے دلوں میں لکھ دیا ہے یعنی ثبت کر دیا ہے ایمان کو یعنی ان کے دلوں میں ایمان کو راسخ کر دیا ہے۔

(تفسیر الجیلانی از الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی (۵:۱۶۳) مطبوعہ مکتبہ معروفیہ کوئٹہ کانسی روڈ پاکستان

دوسرا مقام

﴿وَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَ اهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِیْلًا ، وَ ذَرْنِیْ وَ الْمُكَذِّبِیْنَ اُولِی النَّعْمَةِ وَ مَهِّلْهُمْ قَلِیْلًا ، اِنَّ لَدَیْنَاۤ اَنْكَالًا وَّ جَحِیْمًا وَّ طَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَّ عَذَابًا اَلِیْمًا﴾ سورة المزمل)

ترجمہ کنزالایمان:

اور کافروں کی باتوں پر صبر فرماؤ اور انہیں اچھی طرح چھوڑ دو۔ اور مجھ پر چھوڑو ان جھٹلانے والے مالداروں کو اور انہیں تھوڑی

www.waseemziyai.com

www.waseemziyai.com

مہلت دو، بے شک ہمارے پاس بھاری بیڑیاں ہیں اور بھڑکتی آگ، اور گلے میں پھنستا کھانا اور دردناک عذاب۔

الشیخ الجیلانی رضی اللہ عنہ نے اس آیت مبارکہ کے تحت فرمایا

وتوكل على الله، وفوض امرانتقامهم اليه، فانه يكفيك مونة شرورهم واستهزائهم، ثم قال الله تعالى على سبيل التسلية لحبيبه ﷺ وبعد مابالغوا فى قدحك وطعنك ياا كمل الرسل ﴿وَ ذَرْنِىْ وَ الْمُكَذِّبِيْنَ﴾ يعنى دعنى معهم وفوض امرانتقامهم الى، فانى انتقم عنهم بن قبلك وادفع عنك واغلبك عليهم وان كانوا ﴿ اُولِى النَّعْمَةِ ﴾ وذى الثروة والسيادة واصحاب التنعم والوجاهة يريدصناديدقريش .

ترجمہ

اور آپ ﷺ اللہ تعالی کی ذات پر توکل کریں اور ان کے بدلے کا معاملہ اللہ تعالی کے سپرد کر دیں، یقیناً وہ آپ ﷺ کی ضرور مدد فرمائے گا ان کی شرارتوں اور ان کی گستاخیوں کا بدلہ لے کر، پھر اللہ تعالی نے اپنے حبیب کریم ﷺ کو تسلی دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے حبیب ﷺ! یہ لوگ آپ ﷺ کی ذات اقدس پر طعن کرنے اور گستاخیاں کرنے میں حد سے بڑھ گئے ہیں، اے تمام رسل سے کمال والے محبوب! اور آپ مجھ پر چھوڑ دیں اور ان سے بدلہ لینے کا معاملہ میرے سپرد کر دیں، میں یقیناً ان سے آپ کا بدلہ لوں گا، اور ان کو آپ ﷺ کی ذات اقدس سے دور کروں گا اور آپ ﷺ کو ان پر غالب کروں گا اگر چہ یہ مال دار ہی کیوں نہ ہوں، اور اگر چہ ان کے پاس سرداری، مال ہی کیوں نہ ہو، اور اگر چہ ان کے پاس دنیوی رعب و دبدبہ ہی کیوں نہ ہو، یہاں مراد قریش کے سردار ہیں۔

(تفسیر الجیلانی از الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی (۵:۲۹۹)

تیسرا مقام

﴿فَعَصٰى فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ فَاَخَذْنٰهُ اَخْذًا وَّبِيْلًا﴾ سورة المزمل : ١٦)

تو فرعون نے اس رسول کا حکم نہ مانا تو ہم نے اسے سخت گرفت سے پکڑا۔

الشیخ الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

فانتم ايضاً ياأهل مكة مثل فرعون عصيتم رسولكم الذى ارسل اليكم، يعنى: محمداً ﷺ فناخذكم مثلما اخذنافرعون فى الدنياىجعلكم صاغرين مهانين، وفى الآخرة مسجونين بعذاب اليم مخلدين فى النار ابدالآبدين.

ترجمہ

اللہ تعالی نے فرمایا: اے اہل مکہ تمہارا حال بھی فرعون والا ہے، تم بھی اس رسول (ﷺ) یعنی محمد ﷺ کی نافرمانی کرتے ہو، ہم تمہارا حال بھی فرعون والا کریں گے، ہم دنیا میں تم کو ذلیل کریں گے اور آخرت میں دردناک عذاب میں گرفتار کریں گے اور دوزخ میں ہمیشہ ہمیشہ رکھیں گے۔

(تفسیر الجیلانی از الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی (۵:۲۹۹)

پھر دنیا نے دیکھا کہ اس امت کے فرعون ابوجہل کا کیا حال ہوا، اور کیسے ذلت ورسوائی کے ساتھ بچوں کے ہاتھوں قتل ہوا، اور اسی طرح بڑے بڑے کفار مارے گئے۔

چوتھا مقام

ولید بن مغیرہ کا تعارف

﴿عُتُلٍّ بَعْدَ ذٰلِکَ زَنِیْمٍ﴾سورۃ القلم : ۱۱)

درشت خواس سب پر طرّہ یہ کہ اس کی اصل میں خطا۔

الشیخ الجیلانی رضی اللہ عنہ تفسیر میں فرماتے ہیں

﴿عُتُلٍّ﴾غلیظ الھیکل ، قاس القلب ، کریہ المنظر ، عریض القفاء ومتناہ فی البلادۃ ﴿بَعْدَ ذٰلِکَ زَنِیْمٍ﴾دعی بین القوم ، لایکون لہ نسب معروف ، ولاحسب مستحسن مقبول ، ومن کمال دنائتہ وخساستہ

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ عتل کا معنی بیان کرتے ہوئے (ولید بن مغیرہ جو کہ رسول اللہ ﷺ کا گستاخ تھا) فرماتے ہیں، مجسمہ غلاظت ہے، اور دل کا بہت سخت ہے، اور انتہائی بدصورت ہے اور گردن بہت موٹی ہے، اور اس کا پاگل پن بھی انتہاء کو پہنچا ہوا ہے، اس کے بعد وہ زنیم بھی ہے، یعنی قوم میں اسی نام سے پکارا جاتا ہے، اس کا نسب بھی معروف نہیں ہے (یعنی اس کے باپ کا پتہ نہیں ہے) اور اس کی سیرت اچھی اور مقبول نہیں ہے، اپنے کمینے پن اور گھٹیا ہونے میں بڑا کامل ہے۔

(تفسیر الجیلانی از الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی (۵:۲۵۱)

اس سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کا گستاخ اور بے ادب دانا نہیں ہوسکتا، کیونکہ اگر عقل ہوتی ایسی حرکت کبھی بھی نہ کرتا۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ایسا کام کر بھی وہی سکتا ہے جو مجہول النسب ہو۔

پانچواں مقام

﴿وَ اِنْ کَادُوْا لَیَسْتَفِزُّوْنَکَ مِنَ الْاَرْضِ لِیُخْرِجُوْکَ مِنْھَا وَ اِذًا لَّا یَلْبَثُوْنَ خِلٰفَکَ اِلَّا قَلِیْلًا، سُنَّةَ مَنْ قَدْ اَرْسَلْنَا قَبْلَکَ مِنْ رُّسُلِنَا وَ لَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِیْلًا﴾سورۃ الاسراء : ۷۶،۷۷)

ترجمہ

اور بیشک قریب تھا کہ وہ تمہیں اس زمین سے ڈگا دیں کہ تمہیں اس سے باہر کردیں اور ایسا ہوتا تو وہ تمہارے پیچھے نہ ٹھہرتے مگر تھوڑا، دستور ان کا جو ہم نے تم سے پہلے رسول بھیجے اور تم ہمارا قانون بدلتا نہ پاؤ گے۔

الشیخ الجیلانی رضی اللہ عنہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں

وقدجری الامر علی مقتضی وعدہ اللہ سبحانہ ، فانھم بعدماھاجر ﷺ قتلوا ببدربعدمدۃ یسیرۃ .

ولیس اخراجک یااکمل الرسل عن مکة وھلاکھم بعدخروجک منھابدع منامستحدث بل من

www.waseemziyai.com

سنتنا القديمة وعادتنا المستمرة اهلاک الامم الذين اخرجوا نبيهم المبعوث اليهم بين اظهرهم عتوا وعنادا، فكذلک حالک مع هولاء المعاندين المكذبين .

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر اللہ تعالی نے وعدہ کے مطابق ان کے ساتھ وہی کیا جو اس نے اپنے پیارے حبیب ﷺ سے فرمایا تھا، کیونکہ جب رسول اللہ ﷺ نے مکہ مکرمہ سے ہجرت فرمائی تو اس کے بعد تھوڑی ہی مدت میں وہ لوگ جنھوں نے رسول اللہ ﷺ کو ہجرت پر مجبور کیا تھا وہ سارے بدر میں قتل ہو گئے۔

الشیخ الجیلانی رضی اللہ عنہ لکھتے ہیں کہ اللہ تعالی نے فرمایا: اے حبیب ﷺ! ان کا آپ ﷺ کو مکہ مکرمہ سے نکالنا اور آپ ﷺ کے وہاں سے ہجرت کرنے کے بعد ان کا ہلاک ہو جانا یہ کوئی نیا معاملہ نہیں ہے، بلکہ یہ ہماری سنت قدیمہ ہے، جب بھی کسی نبی (ﷺ) کو ان کی امت نے اپنے علاقہ سے نکالا ہے تو ہم نے ان نبی (ﷺ) کے نکلنے کے بعد اس امت کو ہلاک کر دیا ہے، کیونکہ اے حبیب ﷺ! انہوں نے تیرے ساتھ دشمنی اور عناد کی حد کر دی تھی اور تجھے بھی تیرے شہر سے ہجرت پر مجبور کر دیا تو ہم نے ان کے ساتھ بھی وہی کیا جو ہم نے اگلے لوگوں کے ساتھ کیا ہے۔

(تفسیر الجیلانی از الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی (۳:۳۷)

چھٹا مقام

﴿اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ،اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَه لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ وَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴾سورة) الاحزاب : ۵۶،۵۷)

ترجمہ کنزالایمان:

بیشک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی ﷺ) پر اے ایمان والو ان پر درود اور خوب سلام بھیجو ،بیشک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور اللہ نے ان کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

الشیخ الجیلانی رضی اللہ عنہ اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں

ثم لما اشار سبحانه الى علو شان نبيه ﷺ وسمو برهانه ، واوجب على المومنين تعظيمه وتوقيره والانقياد اليه فى جميع اوامره ونواهيه ، اراد ان يشير الى ان من قصد ايذاء ه واساء الادب معه ، يستحق اللعن والطرد فقال : ﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَه ﴾حيث ياتون بالافعال الذميمة القبيحة ، المستكرهة عقلاً وشرعاً عنده ﷺ فيوذونه بها، ذكر سبحانه نفسه ، تعظيماً لشان حبيبه ﷺ والافهو منزه عن التاذى والتاثر او لان ايذاء ه ﷺ مستلزم لايذاء ه سبحانه ﴿ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ ﴾المنتقم عنهم وطردهم عن سعة رحمته ﴿ فِي الدُّنْيَا ﴾على السنة خلص عباده وابعدهم عن مجالسهم ومحافلهم ﴿وَ الْاٰخِرَةِ﴾عن عز حضوره وسعة رحمته وجنته ﴿ وَ اَعَدَّ لَهُمْ ﴾فى النار ﴿عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴾مولما مزعجا،

www.waseemziyai.com

لاعذاب اسواء منه واشد.

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالی نے اس آیت مبارکہ ﴿اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا﴾ میں رسول اللہ ﷺ کی عظمت وشان اور رسول اللہ ﷺ کی برہان کی بلندی کی طرف اشارہ فرمایا، اور اہل ایمان پر یہ واجب فرمادیا کہ رسول اللہ ﷺ کی تعظیم وتوقیر کریں، اور رسول اللہ ﷺ کا ہر ہر حکم مانیں، اور جس چیز رسول اللہ ﷺ منع فرمادیں اس سے رک جائیں۔

تو اب اللہ تعالی نے ارادہ فرمایا کہ ان کا حکم بیان ہوجائے جو رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ اقدس میں بے ادبی کرتے ہیں اور رسول اللہ ﷺ کو ایذاء پہنچاتے ہیں،

بے شک وہ لوگ جو اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ کو ایذا پہنچاتے ہیں سے مراد یہ ہے کہ جو لوگ ایسے برے اور قبیح افعال کے مرتکب ہوتے ہیں جن کا رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں ہونا عقلا اور شرعا قبیح ہے، اس آیت میں ﴿يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ﴾ کہ وہ اللہ تعالی کو ایذاء دیتے ہیں اس لئے فرمایا تاکہ رسول اللہ ﷺ کی شان بڑھے، وگرنہ اللہ تعالی کو کوئی ایذاء نہیں پہنچا سکتا، کیونکہ وہ تو ہر تاثر اور انفعال سے پاک ہے، یا پھر اللہ تعالی نے ﴿يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ﴾ اس لئے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کو ایذاء دینا در حقیقت اللہ تعالی کو ایذاء دینا ہے ﴿لَعَنَهُمُ اللّٰهُ﴾ اس کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالی رسول اللہ ﷺ کے گستاخوں سے بدلہ لے گا اور ان کو اپنی رحمت کے وسیع ہونے کے باوجود رحمت سے دور کردے گا، ﴿فِي الدُّنْيَا﴾ اللہ تعالی کے جو خاص بندے ہیں ان کی زبان سے ان پر لعنت برسے گی، اور ساتھ ساتھ اللہ تعالی رسول اللہ ﷺ کے گستاخوں کو اپنے نیک بندوں کی مجالس اور محافل سے بھی دور کردے گا،

﴿وَ الْاٰخِرَةِ﴾ اپنی رحمت اور جنت کی وسعت کے باوجود ان کو جنت اور رحمت سے محروم کردے گا، اور ان کے لئے دوزخ کا عذاب تیار کررکھا ہے، اور جو عذاب ان گستاخوں کے لئے تیار کیا گیا ہے وہ سب سے زیادہ رسوا کن اور سب سے زیادہ سخت ہے۔

تفسیر الجیلانی از الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی (۴:۱۰۱)

کاش کہ درود شریف والی آیت جب پڑھی جاتی ہے تو ساتھ یہ آیت بھی پڑھی جاتی جس میں رسول اللہ ﷺ کے گستاخوں کی خبر لی گئی ہے تو آج لوگ یہ سمجھتے کہ جس طرح رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس پر درود شریف پڑھنا ضروری ہے اسی طرح رسول اللہ ﷺ کے گستاخوں کے ساتھ نفرت رکھنا بھی ضروری ہے، ہم نے کوشش کرکے کئی مساجد میں یہ دونوں آیات لکھوائی ہیں۔

اس عبارت میں حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نے بہت بڑی بات ارشاد فرمائی ہے کہ جو لوگ رسول اللہ ﷺ کے گستاخ ہوتے ہیں اللہ تعالی نیک بندوں کے دلوں میں ان کی نفرت ڈال دیتا ہے اور نیک لوگوں کی زبانوں سے ان پر لعنت برساتا ہے اور ساتھ ساتھ ان کو نیک لوگوں کی مجالس سے دور کردیتا ہے۔

اس عبارت سے جہاں یہ مسئلہ واضح ہوا کہ گستاخ اللہ تعالی کے نیک بندوں کی محافل سے دور بھاگتے ہیں وہیں یہ بھی بات ثابت ہوئی کہ اللہ تعالی کے نیک بندے صرف وہی ہوتے ہیں جو رسول اللہ ﷺ کے گستاخوں سے نفرت رکھیں۔ اور در حقیقت یہی صوفی ہوتے

www.waseemziyai.com

ہیں یعنی اللہ والے۔

ساتواں مقام

﴿یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا﴾

اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور سیدھی بات کہو۔

الشیخ الجیلانی رضی اللہ عنہ اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں

﴿یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا﴾ باللہ ورسولہ ﴿اتَّقُوا اللّٰهَ﴾ المنتقم الغیور، ولاتوذوا رسولہ ﷺ.

ترجمہ

اے ایمان والو! یعنی اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان رکھنے والو! اللہ تعالی سے ڈرو، کیونکہ وہ بہت انتقام لینے والا اور بہت بڑا غیرت مند ہے، اور تم اللہ تعالی کے رسول ﷺ کو ایذا نہ دو۔

(تفسیر الجیلانی از الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی (۱۰۶:۴)

اس عبارت میں یہ جملہ بہت زیادہ قابل غور ہے کہ الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نے ﴿اتَّقُوا اللّٰهَ﴾ کے تحت فرمایا کہ اللہ تعالی اپنے حبیب ﷺ کے معاملے میں بہت بڑا غیرت مند اور بہت زیادہ انتقام لینے والا ہے۔

آٹھواں مقام

وَ قَالَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَا تَسْمَعُوْا لِھٰذَا الْقُرْاٰنِ وَ الْغَوْا فِیْهِ لَعَلَّکُمْ تَغْلِبُوْنَ ۔ فَلَنُذِیْقَنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا عَذَابًا شَدِیْدًا وَّ لَنَجْزِیَنَّھُمْ اَسْوَاَ الَّذِیْ کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۔ ذٰلِکَ جَزَآءُ اَعْدَآءِ اللّٰهِ النَّارُ لَھُمْ فِیْھَا دَارُ الْخُلْدِ جَزَآءً بِمَا کَانُوْا بِاٰیٰتِنَا یَجْحَدُوْنَ﴾ سورة فصلت : ۲۶، ۲۷، ۲۸)

اور کافر بولے یہ قرآن نہ سنو اور اس میں بیہودہ غُل کرو شاید یونہی تم غالب آ ؤ، تو بیشک ضرور ہم کافروں کو سخت عذاب چکھائیں گے اور بیشک ہم ان کے بُرے سے بُرے کام کا انہیں بدلہ دیں گے، یہ ہے اللہ کے دشمنوں کا بدلہ آگ اس میں انہیں ہمیشہ رہنا ہے سزا اس کی کہ ہماری آیتوں کا انکار کرتے تھے۔

الشیخ الامام الجیلانی رضی اللہ عنہ اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں

﴿ا لَا تَسْمَعُوْا لِھٰذَا الْقُرْاٰنِ﴾ ولاتلتفتوا الی محمد ﷺ حین قرء، بل ﴿وَ الْغَوْا فِیْهِ﴾ بالصیاح، وانشادالاشعار، وخلط الاصوات والخرافات ﴿لَعَلَّکُمْ تَغْلِبُوْنَ﴾ محمداً (ﷺ) وتدفعون قراء تھم وتخجلونہ فیسکت . وان بالغوا فی تخجیلک وتخذیلک یااکمل الرسل، لاتبال بھم وبفعلھم ﴿فَلَنُذِیْقَنَّ﴾ لھولاء ﴿الَّذِیْنَ کَفَرُو﴾ بک اسائوا الادب معک ﴿عَذَابًا شَدِیْدًا﴾ منتقمین عنھم فی النشائہ الاولی ﴿وَّ لَنَجْزِیَنَّھُمْ﴾ فی النشاء ة الاخری ﴿اَسْوَاَ﴾ واشد واقبح ﴿ذٰلِکَ﴾ العذاب الاسوء الاشد ﴿جَزَآءُ﴾ اعمال ﴿اَعْدَآءِ اللّٰهِ﴾ الذین عاندوامعک یااکمل الرسل واستھزئوا بک وبکتابک .

www.waseemziyai.com

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب قرآن کریم نازل ہوتا اور رسول اللہ ﷺ تلاوت فرمایا کرتے تو کافر اپنے ساتھیوں کو کہتے کہ تم یہ قرآن نہ سنو اور محمد (ﷺ) کی طرف توجہ بھی نہ کرو، جب وہ قرآن پڑھنے لگیں، تو شور مچاؤ۔ کفار ایک دوسرے سے کہتے تھے کہ جب حضرت محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن شریف پڑھیں تو زور زور سے شور کرو، خوب چلاؤ، اونچی اونچی آوازیں نکال کر چیخو، بے معنٰی کلمات سے شور کرو، تالیاں اور سیٹیاں بجاؤ تاکہ کوئی قرآن نہ سننے پائے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پریشان ہوں۔

﴿لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ﴾ تاکہ تم محمد (ﷺ) پر غالب آسکو، اور تم ان کی قرات نہ سنو اور ان کو شرمندہ کرو تاکہ وہ خاموش ہوجائیں۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اے حبیب ﷺ! اگرچہ انہوں نے آپ کو شرمندہ کرنے اور خاموش کروانے میں بہت مبالغہ کیا ہے مگر اے حبیب ﷺ! آپ ان کی کوئی پرواہ نہ کریں اور نہ ہی ان کے ان غلط کاموں کی طرف نظر فرمائیں، بلکہ ہم ان کافروں کو عذاب چکھائیں گے جو وہ آپ ﷺ کی بے ادبی اور گستاخی کرتے ہیں، اور ایسا عذاب ہوگا جو سخت ترین ہوگا یہ پہلی بار میں ہوگا اور ہم ان کو دوسی بار میں ان کے اس عمل کی ایسی جزا دیں گے جو رسواکن اور قبیح ترین عذاب ہوگا، اور نہایت ہی برا اور سخت ترین ہوگا، اور یہ ان کے اعمال کی جزا ہوگی جو اللہ تعالیٰ کے دشمن ہیں، یعنی وہ لوگ جو آپ ﷺ کے ساتھ دشمنی رکھتے ہیں اور آپ ﷺ کا مذاق اڑاتے ہیں اور آپ ﷺ کی کتاب یعنی قرآن کریم کے ساتھ استہزاء کرتے ہیں۔

(تفسیر الجیلانی از الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی (۴: ۳۵۰)

نواں مقام

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ,تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّ تَبَّ ,مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَ مَا كَسَبَ ,سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ,وَّ امْرَاَتُهٗ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ,فِيْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ﴾سورة اللهب كامل)

ترجمہ کنز الایمان:

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ، تباہ ہوجائیں ابولہب کے دونوں ہاتھ اور وہ تباہ ہو ہی گیا، اسے کچھ کام نہ آیا اس کا مال اور نہ جو کمایا، اب دھنستا ہے لپٹ مارتی آگ میں وہ اور اس کی جورو (بیوی) لکڑیوں کا گٹھا سر پر اٹھاتی، اس کے گلے میں کھجور کی چھال کا رسّا۔

الشیخ الامام الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

وذلك لما نزلت الآية الكريمة ﴿وَ اَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ﴾سورة الشعراء : ۲۱۴) وحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ :لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةَ(وَأَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْأَقْرَبِيْنَ)(الشعراء : ۲۱۴) وَرَهْطَكَ مِنْهُمُ

www.waseemziyai.com

الْمُخْلَصِينَ، خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى صَعِدَ الصَّفَا، فَهَتَفَ :يَا صَبَاحَاهُ، فَقَالُوا :مَنْ هَذَا الَّذِي يَهْتِفُ؟ قَالُوا :مُحَمَّدٌ، فَاجْتَمَعُوا إِلَيْهِ، فَقَالَ :يَا بَنِي فُلَانٍ، يَا بَنِي فُلَانٍ، يَا بَنِي فُلَانٍ، يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ، يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَاجْتَمَعُوا إِلَيْهِ، فَقَالَ :أَرَأَيْتَكُمْ لَوْ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ خَيْلًا تَخْرُجُ بِسَفْحِ هَذَا الْجَبَلِ، أَكُنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ؟ قَالُوا :مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ كَذِبًا، قَالَ :فَإِنِّي نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ، قَالَ :فَقَالَ أَبُو لَهَبٍ: تَبًّا لَكَ أَمَا جَمَعْتَنَا إِلَّا لِهَذَا، ثُمَّ قَامَ فَنَزَلَتْ هَذِهِ السُّورَةُ تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَقَدْ تَبَّ، كَذَا قَرَأَ الْأَعْمَشُ إِلَى آخِرِ السُّورَةِ.

قال الشيخ الجيلانی رضی الله عنه فقال ابولهب علی سبيل الاستهزاء : تبالک يامحمد! ألهذا جمعتنا؟ فنزلت : تبت يدابی لهب : لمجادلته مع رسول الله ﷺ ومراء ه معه ، وقصد استحقاره واستهانته اياه ﷺ .

وهلک اللعين المفرط علی الوجه الذی اخبرالله بهلاکه . مات بالعدسه بعدوقعة بدربايام معدودة ، وترک ثلاثة ايام حتی انتن ، ثم استاجروا بعض السودان حتی دفنوه فهو اخبارعن الغيب .

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوہِ صفا پر عرب کے لوگوں کو دعوت دی ہر طرف سے لوگ آئے اور حضور نے ان سے اپنے صدق وامانت کی شہادتیں لینے کے بعد فرمایا ﴿اِنِّیْ لَکُمْ نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ﴾ اس پر ابولہب نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا تھا کہ تم تباہ ہو جاؤ کیا تم نے ہمیں اس لئے جمع کیا تھا ؟ اس پر یہ سورت شریف نازل ہوئی اور اللہ تعالی نے اپنے حبیبِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے جواب دیا۔

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب یہ حکم مبارک نازل ہوا کہ اپنے رشتہ داروں اور اپنی قوم کے مخلص لوگوں کو ڈر سنائیں تو رسول اللہ ﷺ کوہِ صفا پر چڑھے، اور بآواز بلند فرمایا: سنو! ہوشیار ہو جاؤ، لوگوں نے کہا: یہ کون ہے؟ تو سب نے کہا: یہ محمد (ﷺ) ہیں جو پکار رہے ہیں، جب تمام لوگ جمع ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے فلاں کی اولاد! اے عبدمناف کی اولاد! اے عبدالمطلب کی اولاد! پھر یہ سب لوگ آپ ﷺ کے قریب ہو گئے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے یہ بتاؤ اگر میں تم کو یہ اطلاع دوں کہ اس پہاڑ کے دامن سے گھوڑوں پر سوار ایک لشکر نکلے گا تو کیا تم میری اس بات کی تصدیق کرو گے؟ تمام لوگوں نے جواب دیا: ہم نے آپ ﷺ کو کبھی بھی جھوٹا نہیں پایا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تم کو آخرت کے عذاب شدید سے ڈرا رہا ہوں۔

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اس پر ابولہب نے کہا: العیاذ باللہ تم ہلاک ہو جاؤ، کیا تم نے ہم سب کو اس لئے جمع کیا تھا؟ پھر وہ کھڑا ہو گیا اور سورۃ تبت یدا ابی لہب اسی وقت نازل ہوئی ابولہب کے دونوں ہاتھ ہلاک ہو جائیں اور وہ خود بھی ہلاک ہو جائے۔

(صحیح مسلم: مسلم بن الحجاج أبو الحسن القشیری النیسابوری (۱:۱۹۲) دار إحیاء التراث العربی - بیروت

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابولہب نے رسول اللہ ﷺ کا مذاق اڑاتے ہوئے کہا: آپ

www.waseemziyai.com

ہلاک ہو جائیں اے محمد! کیا تم نے ہمیں اسی لئے جمع کیا تھا؟ تو یہ سورت مبارکہ نازل ہوئی، اس کے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جھگڑا کرنے اور لڑائی کرنے کے سبب کیونکہ اس نے رسول اللہ ﷺ کی توہین کی اور آپ ﷺ کو حقیر جانا، نعوذ باللہ من ذلک۔

ابولہب لعنتی مردود اسی وجہ سے مرا (یعنی رسول اللہ ﷺ کی توہین کرنے کے سبب) اس کو طاعون کی ایک گلٹی نکلی اور وہ بھی معرکہ بدر کے کچھ دن بعد (ایک روایت میں سات دن ہیں) اور اس کے گھر والوں نے اس کو باہر پھینک دیا اور بعد مرنے کے بھی تین دن وہیں پڑا رہا یہاں تک اس سے بدبو آنے لگی تو مزدوروں کو پیسے دے کر اس کو ایک گڑھے میں ڈال دیا اور لکڑیوں کے ساتھ، اور اوپر سے پتھر پھینکے گئے۔ یہ وہ خبر تھی جو اللہ تعالیٰ غیبی عطا فرمائی اور پوری ہو گئی۔

(تفسیر الجیلانی از الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی (۴: ۴۹۲)

حضرت امیر المجاہدین مولانا حافظ خادم حسین رضوی حفظہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ گستاخوں کی نسلیں بھی بدبودار ہو جاتی ہیں، ان کے اس قول کی دلیل ابولہب کا واقعہ ہے۔

دسواں مقام

﴿وَ اِذَا جَآءُوْكُمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَقَدْ دَّخَلُوْا بِالْكُفْرِ وَهُمْ قَدْ خَرَجُوْا بِهٖ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا يَكْتُمُوْنَ﴾سورة المائدة: ۶۱)

ترجمہ کنزالایمان:

اور جب تمہارے پاس آئیں تو کہتے ہیں ہم مسلمان ہیں اور وہ آتے وقت بھی کافر تھے اور جاتے وقت بھی کافر اور اللہ خوب جانتا ہے جو چھپا رہے ہیں۔

الشیخ الامام الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

﴿وَ اِذَا جَآءُوْكُمْ﴾مدعين المحبة لكم ولدينكم، مداهنة ونفاقاً، حيث ﴿قَالُوْٓا اٰمَنَّا﴾بنبيكم، وبماجاء به من عند ربه، ولاتبالوا بهم وبايمانهم، ولاتصاحبوا معهم ﴿وَ﴾الحال انهم ﴿قَدْ دَّخَلُوْا﴾عليكم متلبسين ﴿بِالْكُفْرِ﴾والاصرار ﴿وَهُمْ﴾ايضاً

﴿قَدْ خَرَجُوْا بِهٖ﴾بل زادوا اصراراً وعناداً وان اظهروا خلافه ﴿وَاللّٰهُ﴾المطلع على لضمائر عباده ﴿اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا يَكْتُمُوْنَ﴾من الكفر والنفاق وبغض رسول الله ﷺ والذين آمنوا معه.

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اور جب وہ آپ ﷺ اور رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس آتے ہیں تو مداہنت اور منافقت کے ساتھ کہتے ہیں کہ ہم تمھارے نبی (ﷺ) پر اور ہر اس چیز پر جو تمھارے نبی (ﷺ) اللہ تعالیٰ کے پاس سے لائے ہیں ایمان لائے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے ایمان والو! تم ان کے ایمان کی اور ان کی کوئی پرواہ نہ کرو، اور ان کے ساتھ بیٹھو بھی نہ، اور یہ لوگ جب

www.waseemziyai.com

www.waseemziyai.com

تمھارے پاس آتے ہیں تو تب بھی کافر ہی ہوتے ہیں اور جب جاتے ہیں ان کا کفر اور رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ دشمنی زیادہ ہو جاتی ہے اگر چہ اس کے خلاف ظاہر کرتے ہیں (یعنی یہ کہتے ہیں کہ ہم کو رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ محبت ہے لیکن درحقیقت یہ لوگ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کے دشمن ہیں لیکن یہ ظاہر محبت کرتے ہیں ۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے دلوں میں پوشیدہ باتوں کو بھی جاننے والا ہے۔

اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے جو چھپاتے ہیں یعنی کفر اور منافقت اور رسول اللہ ﷺ کی ذات کے ساتھ بغض اور رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ بغض۔

(تفسیر الجیلانی از الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی (۱:۴۵۴)

گیارھواں مقام

﴿اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِیْنَ یُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَیَسْعَوْنَ فِی الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ یُّقَتَّلُوْٓا اَوْ یُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَیْدِیْهِمْ وَ اَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ یُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ذٰلِکَ لَهُمْ خِزْیٌ فِی الدُّنْیَا وَلَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ، اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَقْدِرُوْا عَلَیْهِمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ﴾سورة المائدة : ۳۳،۳۴)

ترجمہ کنز الایمان:

وہ اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) سے لڑتے اور مُلک میں فساد کرتے پھرتے ہیں ان کا بدلہ یہی ہے کہ گن گن کر قتل کیے جائیں یا سولی دیئے جائیں یا اُن کے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹے جائیں یا زمین سے دور کر دیے جائیں یہ دنیا میں ان کی رسوائی ہے اور آخرت میں اُن کے لئے بڑا عذاب، مگر وہ جنہوں نے توبہ کر لی اس سے پہلے کہ تم ان پر قابو پاؤ تو جان لو کہ اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

الشیخ الامام الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

﴿اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِیْنَ یُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ﴾ویقابلون له بعدم الأمتثال لامره والانقیاد لشرعه ﴿وَرَسُوْلَهٗ﴾بتکذیبه وتکذیب ماجاء به من عندربه ، والقتال معه ومع من تابعه ﴿وَ﴾مع ذلک ﴿یَسْعَوْنَ فِی الْاَرْضِ فَسَادًا﴾مفسدین بانواع الفسادات الساری ضررهافی اقطار الارض ﴿اَنْ یُّقَتَّلُوْٓا﴾حیث وجدوا دفعة ﴿اَوْ یُصَلَّبُوْٓا﴾احیاء لیعتبرمنهم من فی قلبه مرض مثل مرضهم لم یقتل علی افظع وجه واقبحه ﴿اَوْ تُقَطَّعَ اَیْدِیْهِمْ وَ اَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ﴾متبادلین لیعیشوا بین الناس علی هذاالوجه والینزجرمنهم نفوس الاهویة والفاسدة ﴿اَوْ یُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ﴾الی حیث یومن شرورهم

﴿ذٰلِکَ﴾المذکور ﴿لَهُمْ خِزْیٌ﴾تذلیل وتفضیح ﴿فِی الدُّنْیَا وَلَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ﴾طرد وتبعید عن مرتبة اهل التوحید.

ترجمہ

یقیناً ان کی جزا یہی ہے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ جنگ کرتے ہیں (یعنی جو لوگ اللہ تعالیٰ کا حکم نہیں مانتے اور اس کی شریعت کے

آگے سر تسلیم خم نہیں کرتے، اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جنگ کرتے ہیں یعنی رسول اللہ ﷺ کی تکذیب کرتے ہیں اور اس کی بھی تکذیب کرتے ہیں جو کچھ رسول اللہ ﷺ اللہ تعالی کے پاس سے لائے ہیں،

اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ قتال کرتے ہیں یا رسول اللہ ﷺ کے پیروکاروں کے ساتھ قتال کرتے ہیں اور یا پھر زمین میں فساد مچاتے ہیں یعنی زمین میں قسم وقسم کے فساد کرتے ہیں جس سے ساری زمین میں اس کا ضرر پہنچتا ہے، ان کو ایک ہی دفعہ میں قتل کر دیا جائے یا پھر ان کو پھانسی دے دی جائے، یعنی زندہ کو پھانسی دے دی جائے تا کہ وہ لوگ بھی ان سے عبرت پکڑیں جن کے دل میں ان جیسا مرض ہے، پھر ان کو خوفناک اور قبیح ترین طریقہ کے ساتھ قتل کیا جائے، یا پھر ان کے ہاتھ اور پاؤں مخالف سمت کے کاٹ دیئے جائیں تا کہ وہ اسی طرح زندہ رہیں اور ان جیسے لوگ ان کی ذلت ورسوائی کو دیکھ کر اپنا قبلہ درست کر لیں، یا پھر ان کو اس علاقہ سے نکال دیا جائے تا کہ لوگ ان کے شر سے محفوظ ہو جائیں، یہ جو کچھ ذکر کیا گیا ہے یہ تو دنیا کی ذلت ہے ان کے لئے اور آخرت میں تو ان کے لئے بہت دردناک عذاب ہے، اور ان کو اہل توحید کے مرتبہ سے دور کر دیا جائے گا۔

(تفسیر الجیلانی از الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی (۱:۴۴۳)

یہاں الحمدللہ گیارہویں شریف کی نسبت سے گیارہ مقام مکمل ہوئے۔

گستاخ کے قتل کے متعلق الشیخ الجیلانی کا نظریہ

أی الجهادين أشق .قد أخبر الله عزّ وجلّ بجهادين :ظاهر وباطن :

فالباطن: جهاد النفس والهوى والطبع والشيطان ، والتوبة عن المعاصي والزلات والثبات عليها وترك الشهوات المحرمات.

والظاهر :جهاد الكفار المعاندين له عزّ وجلّ ولرسوله، ومقاساة سيوفهم ورماحهم وسهامهم ، يَقتُلون ويُقتَلون .

ترجمہ

جہاد کی دوقسموں میں سے کونسا زیادہ سخت ہے، کیونکہ اللہ تعالی نے دو جہادوں کی خبر دی ہے، ایک جہاد ظاہر ہے اور دوسرا جہاد باطن ہے، جہاد باطن تو اپنے نفس وشیطان اور خواہشات کے خلاف لڑنا ہے اور گناہوں سے توبہ کرنا۔

اور جہاد ظاہر یہ ہے کہ انسان اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ کے دشمنوں کے ساتھ لڑے اور ان کے خلاف اپنی تلواریں اور نیزے اور تیر استعمال کرے اور ان کو قتل بھی کرے اور خود بھی قتل ہو جانے سے گریز نہ کرے۔

(هكذا تكلم الشيخ عبدالقادر الكيلاني:۱۵۲)الدکتور جمال الدین فالح الکیلانی مطبوعہ مرکز الاعلام العالمی ڈھاکا بنگلہ دیش۔

اس عبارت سے واضح ہو گیا کہ حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے نزدیک رسول اللہ ﷺ کے گستاخوں کے ساتھ کسی طرح رعایت کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مسلمان اپنے تمام ہتھیار رسول اللہ ﷺ کے دشمنوں کے خلاف استعمال کریں اور ان گستاخوں کو قتل کریں یا پھر خود ان کے ساتھ لڑتے لڑتے شہید ہو جائیں۔

www.waseemziyai.com

الشیخ الجیلانی کا اپنا عمل

قال الشیخ ابو المظفر رحمۃ اللہ تعالی علیہ شھدتہ مرۃ متوسدافقیل لہ : ان فلاناً وسمی لہ رجل کان مشھورافی ذلک الوقت بالکرامات والعبادات والخلوات والزھد ، قدقال : انہ متجاوز مقام یونس نبی اللہ ﷺ فتبین الغضب فی وجھہ واستوی جالساً وتناول الوسادۃ بیدہ والقاھابین یدیہ فوجدناہ ذلک الرجل قدفاضت روحہ فی ذلک الوقت وکان سویالاعلۃ لہ .

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے خادم خاص الشیخ ابوالمظفر رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ ایک بار میں حضرت سیدنا الشیخ الجیلانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ رضی اللہ عنہ تکیہ کے ساتھ ٹیک لگائے تشریف فرما تھے، اتنے میں ایک شخص نے عرض کی: حضور! وہ فلاں شخص (اس نے اس کا نام بھی لیا) جو عبادت وزہد اور خلوت نشینی کی وجہ سے بہت معروف ہے نے کہا ہے کہ میرا درجہ حضرت سیدنا یونس علیہ السلام سے بھی اونچا ہوگیا ہے۔

الشیخ ابوالمظفر رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کا اتنا سننا تھا کہ فوراً آپ کو اتنا جلال آیا کہ تکیہ سے ٹیک چھوڑ کر سیدھے ہوکر بیٹھ گئے اور تکیہ اٹھا کر سامنے پھینک دیا تو ہم نے اسی وقت اس شخص کو دیکھا کہ وہ مرگیا ہے حالانکہ اس کو کسی طرح کا کوئی بھی مرض نہیں تھا۔

(بہجۃ الاسرار از امام ابوالحسن الشطنوفی : ۹۷) مطبوعہ موسسۃ الشرف لاہور پاکستان

اس سے معلوم ہوا کہ شیخ اور عالم دین کے لئے جائز نہیں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی ناموس کے معاملے میں سمجھوتہ کرے یا لیت ولعل سے کام لے، اور اس مسئلہ میں تو کسی سے مشورے کرنے کی ضرورت نہیں، جیسا کہ حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نے کیا، کاش کہ آج کے ان کے ماننے والے صرف گیارہویں کھانے پر ہی نہ رہیں بلکہ ان کے افکار ونظریات کو بھی اپنائیں، اور اسی غیرت ایمانی ولی کو بھی بیدار کریں جس کا درس حضور سیدنا الشیخ الامام الجیلانی رضی اللہ عنہ نے دیا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کو حضرت سیدنا یونس علیہ السلام کا بے ادب گوارا نہ ہوا اور یہ آجکل کے آپ رضی اللہ عنہ کا نام لینے والے رسول اللہ ﷺ کے گستاخوں کے متعلق نرم رویہ رکھنے کی تلقین کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

غیرت ایمانی کا اظہار

قال الشیخ الامام عبدالقادراربلی رحمۃ اللہ تعالی علیہ ان الشیخ الامام عبدالقادرالجیلانی رضی اللہ عنہ مریوماً فی محلۃ فرای مسلماونصرانیا یتجادلان فسا ل عن مجادلتھما؟ فقال السلم : یقول : ھذاالعیسوی ان نبینا افضل من نبیکم وانااقول بل نبیناافضل . فقال الشیخ الامام عبدالقادرالجیلانی رضی اللہ عنہ للنصرانی بای دلیل تثبت فضیلۃ نبیکم عیسی علیہ السلام علی نبینا محمد ﷺ فقال العیسوی ان نبینا کان یحی الموتی . فقال الشیخ الامام عبدالقادرالجیلانی رضی اللہ عنہ انی لست بنبی بل من اتباع نبینا محمد ﷺ ان احییت اتومن نبینامحمد ﷺ ؟ فقال نعم. فقال ارنی قبراً دراسارمیما

www.waseemziyai.com

لترى فضل نبينا ﷺ فاراه قبراً عتيقا فقال للعيسوى ان نبيكم باى كلام كان يخاطب الميت حين احياه ؟ فقال فى جوابه كان يخاطبه بقوله قم باذن الله ،فقال له الغوث الجيلانى ان صاحب هذاالقبر كان مغنيا فى الدنياان اردت ان احييه مغنيافانامجيب لک ، فقال نعم ، فتوجه الى القبر وقال قم باذنى فانشق القبروقام الميت حيامغنيافلماراى النصرانى هذه الكرامة وفضل نبينامحمدﷺ اسلم على يدالشيخ الامام عبدالقادرالجيلانى رضى الله عنه ببركاته اجمعين .

ترجمہ

ایک دن حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادرالجیلانی رضی اللہ عنہ ایک محلہ میں سے گزر رہے تھے کہ ایک مسلمان اور ایک عیسائی آپس میں جھگڑ رہے تھے، الشیخ الامام الجیلانی رضی اللہ عنہ نے جھگڑے کی وجہ دریافت کی تو مسلمان نے عرض کی حضور! یہ عیسائی ہے اور یہ کہتا ہے کہ ہمارے نبی حضرت سیدنا عیسی علیہ السلام تمھارے نبی (ﷺ) سے افضل ہیں اور میں کہتا ہوں کہ یہ غلط ہے بلکہ ہمارے نبی محمدﷺ حضرت سیدنا عیسی علیہ السلام سے افضل ہیں۔

یہ سن کر حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادرالجیلانی رضی اللہ عنہ نے عیسائی سے فرمایا: تمھارے پاس حضرت سیدنا عیسی علیہ السلام کے افضل ہونے کی کیا دلیل ہے؟ تو عیسائی نے جواب دیا کہ ہمارے نبی یعنی حضرت سیدنا عیسی علیہ السلام مردوں کو زندہ کرتے تھے تو آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

انى لست بنبى بل من اتباع محمدﷺ ان احييت ميتاً اتومن بنبينامحمدﷺ .

میں نبی نہیں ہوں بلکہ رسول اللہﷺ کا غلام اور تابع ہوں اگر میں مردہ زندہ کردوں تو کیا تم میرے نبی محمدﷺ پر ایمان لے آؤ گے؟ تو عیسائی نے جواب دیا: ہاں اگر آپ کسی مردہ کو زندہ کردیں تو میں آپ کے نبیﷺ پر ایمان لے آؤں گا۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم مجھے کوئی پرانی قبر دکھاؤ، تاکہ تم کو ہمارے نبی کریمﷺ کی افضلیت کا یقین ہو جائے، تو اس نے آپ رضی اللہ عنہ کو ایک پرانی قبر دکھائی، آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو فرمایا کہ حضرت سیدنا عیسی علیہ السلام جب مردہ زندہ کرتے تھے تو کیا کلام فرماتے تھے، تو اس نے عرض کیا: قم باذن اللہ۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

ان صاحب هذاالقبركان مغنيافى الدنياان اردت ان احييه مغنيافان مجيبالک .

یہ صاحب قبر دنیا میں گویا تھا، اگر تو چاہے تو یہ قبر سے گاتا ہوا ہی اٹھے، میں تمھارے لئے یہ بھی کرسکتا ہوں، تو عیسائی نے جواب دیا: ٹھیک ہے میں بھی یہی چاہتا ہوں، تو جه الى القبرفقال : قم باذنى ۔ پس آپ رضی اللہ عنہ قبر کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ تم میرے حکم سے اٹھ جاؤ، (فانشق القبرفقام الميت حيامغنيا .) پس قبر شق ہوئی اور مردہ زندہ ہو کر گاتا ہوا باہر نکل آیا۔

جب عیسائی نے آپ رضی اللہ عنہ کی یہ کرامت اور ہمارے نبی کریمﷺ کی فضلیت دیکھی تو (اسلم على يدالغوث الاعظم رضى الله عنه .) تو حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادرالجیلانی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر اسلام قبول کرلیا۔

(تفریح الخاطر از علامہ عبدالقادر اربلی: ۳۰) مطبوعہ مصر

www.waseemziyai.com

یا اللہ میں تیرے نبی علیہ وسلم کے دشمنوں سے لڑتا ہوں

ذکر ابو الفتح بن ابی الحسن الاشتری المعید ، کان بالمدرسة النظامية ، فی سيرة مختصره جمعها لنور الدين ، وقد تقدم شئی منها، قال : وبلغنا ان نور الدين خرج الی الجهاد فی سنة ٥٥٦ فقضی الله تعالى بانهزام عسكر المسلمين ، فبقى الملك العادل مع شرذمة قليلة ، وطائفة يسيرة ، واقفا على تل يقال له تل جيش ، وقد قرب عسكر الكفار بحيث اختلط رجالة المسلمين مع رجالة الكفار ، فوقف الملك العادل بحذائهم موليا وجهه الى قبلة الدعا، حاضرا بجميع قلبه مناجيا ربه بسره يقول : يارب العباد ، انا العبد الضعيف ، ملكتنی هذالولاية واعطنی هذ النيابة ، عمرت بلادک ونصحت عبادک ، وامرتهم بما امرتنی به ، ونهيتهم عمانهيتنی عنه ، فرفعت المنكرات من بينهم ، واظهرت شعار دينک فی بلادهم وقدانهزم المسلمون ، وانا لااقدر على دفع هولآء الكفار اعداء دينک ونبيک محمد صلى الله عليه وسلم ، ولااملک الانفسی هذه وقد سلمتهاالهيم ذاباعن دينک وناصر النبيک ، فاستجاب الله تعالى دعاءه ، ووقع فی قلوبهم الرعب ، وارسل عليهم الخذلان ، فوقفوا مواضعهم وماجسروا على الاقدام عليه .

ترجمہ: ابوالفتح بن ابی الحسن الاشتری المعید رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا کہ وہ مدرسہ نظامیہ میں تھے ،انہوں نے ایک مختصر سیرت کی کتاب جو کہ سلطان نو الدین کے لئے جمع کی تھی ،اس میں انہوں نے لکھا، کہ ہم کو یہ بات پہنچی کہ سلطان نو الدین رحمۃ اللہ علیہ سنہ (٥٥٦) ھجری میں جہاد کے لئے روانہ ہوئے ، اللہ تعالی کا فیصلہ یوں ہوا کہ اہل اسلام کو ہزیمت اٹھانا پڑی ، سارالشکر منتشر ہو گیا ، سلطان رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ تھوڑے سے لوگ رہ گئے ، ایک ٹیلہ جس کا نام جیش کا ٹیلہ ہے اس پر سلطان رحمۃ اللہ علیہ کھڑے تھے ، کفار کا لشکر اہل اسلام کے قریب ہوا، قریب تھا کہ ان کا لشکر اہل اسلام کے ساتھ خلط ملط ہو جاتا ، سلطان رحمۃ اللہ علیہ نے کفار کے سامنے کھڑے ہو کر اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھائے اور دل کو حاضر کیا اور اللہ تعالی کی بارگاہ میں عرض کی ، اے بندوں کے رب ،تو نے ہی مجھے ملک عطا کیا ، اور تو نے ہی مجھے نیابت دی

، میں نے تیرے شہروں کو آباد کیا ، تیروں بندوں کے ساتھ خیر خواہی کی ، ان کو میں نے وہی حکم دیا جو تو نے مجھے حکم دیا ، ان کو بھی میں نے اسی چیز سے منع کیا جس چیز سے تو نے مجھے منع کیا ، میں نے ان شہروں سے برائی کو ختم کیا ، اور تیرے دین کے شعار کو غالب کیا ، اب یہ مسلمان شکست کھا گئے ہیں ، میں اکیلا اس پر قدرت نہیں رکھتا کہ میں ان کافروں کو یہاں سے دور کر سکوں ، یہ سارے کفار تیرے دین کے اور تیرے نبی محمد علیہ وسلم کے دشمن ہیں ، میں تو صرف اپنی جان کا مالک ہوں وہ میں لڑنے کے لئے حاضر کر دیتا ہوں تیرے دین کو بچانے کے لئے اور تیرے نبی محمد علیہ وسلم کی مدد کے لئے ۔بس اتنا کہنا تھا کہ اللہ تعالی نے ان کی دعا قبول فرمائی ، ان کافروں کے دلوں میں رعب ڈال دیا ، ان پر ذلت طاری کر دی ، وہ کفار جہاں کھڑے تھے وہیں کھڑے رہ گئے ان کو آگے پیش قدمی کی ہمت ہی نہ ہوئی ۔

(کتاب الروضتین فی اخبار الدولتین النوریۃ والصلاحیۃ جلد اول ص ۳۳۶ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان)

عیسائی گستاخوں کا قتل

وذكر المطری فی كتابه تاريخ المدينة أن السلطان محمود رأی النبیّ صلى الله عليه وسلم فی ليلة واحدة

ثلاث مرات، وهو يقول له في كل واحدة منها :يا محمود أنقذني من هذين الشّخصين لشخصين أشقرين تجاهه، فاستحضر وزيره قبل الصبح فأخبره، فقال له : هذا أمر حدث في مدينة النّبيّ -صلى الله عليه وسلم -ليس له غيرك، فتجهز وخرج على عجل بمقدار ألف راحلة وما يتبعها من خيل وغير ذلك، حتّى دخل المدينة على غفلة، فلما زار طلب الناس عامة للصدقة، وقال :لا يبقى بالمدينة أحد إلّا جاء، فلم يبق إلّا رجلان مجاوران من أهل الأندلس، نازلان في الناحية التي قبلة حجرة النّبيّ -صلى الله عليه وسلم -من خارج المسجد عند دار آل عمر بن الخطاب التي تعرف اليوم بدار العشرة -رضى الله عنهم؛ قالا :نحن في كفاية، فجدّ في طلبهما، حتّى جيء بهما، فلما رآهما قال للوزير :هما هذان، فسألهما عن حالهما وما جاء بهما، فقالا لمجاورة النّبيّ -صلى الله عليه وسلم -فكرر السؤال عليهما، حتّى أفضى إلى العقوبة، فأقرا أنهما من النصارى، وصلا لكي ينقلا النّبيّ -صلى الله عليه وسلم -من هذه الحجرة الشريفة، ووجدهما قد حفرا نقبا تحت الأرض من تحت حائط المسجد القبلي يجعلان التراب في بئر عندهما في البيت، فضرب أعناقهما عند الشباك الذي في شرقي حجرة النّبيّ -صلى الله عليه وسلم -خارج المسجد، ثم أحرقا، وركب متوجها إلى الشام راجعا، فصاح به من كان نازلا خارج السور. واستغاثوا وطلبوا أن يبني لهم سورا يحفظهم، فأمر ببناء هذا السور الموجود اليوم ومثل هذا لا يجرى إلّا على يد وليّ الله تعالى .توفي -رحمه الله تعالى- ودفن في بيت كان يخلو فيه بقلعة دمشق، ثم نقل إلى مدرسته التي عند سوق الخواصين، وروى أن الدعاء عند قبره مستجاب ويقال :إنه دفن معه ثلاث شعرات من شعرات لحيته -صلى الله عليه وسلم -فينبغي لمن زاره أن يقصد زيارة شيء منه -صلى الله عليه وسلم -

ترجمہ

امام مطری نے اپنی کتاب تاریخ المدینہ میں نقل کیا: سلطان نورالدین زنگی رحمہ اللہ نے ایک رات میں تین بار رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی، ہر بار رسول اللہ ﷺ نے سلطان رحمۃ اللہ علیہ کو یہی فرمایا: یہ دولوگ مجھے تکلیف دے رہے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے دونوں کو سلطان کے سامنے کردیا، تو سلطان رحمۃ اللہ علیہ فوراً بیدار ہوئے، وزیر کو طلب فرمایا اس کے سامنے سارا معاملہ رکھا، اس وزیر نے سارا معاملہ سننے کے بعد عرض کیا حضور: رسول اللہ ﷺ کے شہر پاک مدینہ منورہ میں کوئی مسئلہ ہوگیا ہے جس کے سدباب کے لئے آپ کا انتخاب کیا گیا ہے، سلطان رحمۃ اللہ علیہ نے فوراً تیاری کی اور جلدی کے ساتھ ایک ہزار سواریوں اور خچروں اور اس کے علاوہ چیزوں کے ساتھ روانہ ہوئے، یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ کے شہر مبارک مدینہ منورہ میں داخل ہوئے، سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضری دی، پھر پورے مدینہ منورہ میں اعلان کرادیا کہ آکر صدقہ لے جائیں، مدینہ منورہ کو کوئی بھی شخص ایسا نہیں تھا جس نے آکر سلطان رحمۃ اللہ علیہ سے صدقہ نہ لیا ہو، سلطان نے سوال کیا کہ کوئی رہ تو نہیں گیا؟ لوگوں نے کہا کہ دولوگ ہیں جو اندلس سے آئے ہیں اور رسول اللہ ﷺ کے پڑوس میں رہتے ہیں، وہ رسول اللہ ﷺ کے حجرہ مبارکہ سے قبلہ کی جانب مسجد سے باہر آل عمر بن خطاب کے گھر کے پاس رہتے ہیں

www.waseemziyai.com

جس کو اس آجکل دار العشرہ کہا جاتا ہے، ان کو جب بلایا گیا کہ تم بھی صدقہ لے جاؤ، تو انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس بہت کچھ ہے ،سلطان رحمہ اللہ نے پھر فرمایا کہ ان کو کہو کہ وہ آئیں، جب ان کو لایا گیا تو سلطان رحمۃ اللہ علیہ نے فوراً ان کو پہچان لیا اور وزیر کو کہا کہ یہی ہیں وہ لوگ،سلطان نے ان کا حال دریافت کیا، اور سوال کیا کہ تم یہاں کیوں آئے؟ تو انہوں نے کہا کہ ہم یہاں رسول اللہ ﷺ کے پڑوس میں رہنے کے لئے آئے ہیں،سلطان نے بار باران سے سوالات کئے یہاں کہ انہوں نے اقرار کیا کہ وہ عیسائی ہیں، اور یہاں اس لئے آئے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کے جسم اطہر کو یہاں سے منتقل کردیں، جب ان کی رہائش گاہ میں جاکر دیکھا تو انہوں نے ایک سرنگ کھودی ہوئی تھی، جو زمین کے نیچے نیچے سے رسول اللہ ﷺ کے روضہ مبارک کی طرف جارہی تھی، ان کے گھر کے پاس ایک کنواں تھا اس میں وہ مٹی ڈالا کرتے تھے،سلطان نورالدین زنگی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو مسجد سے باہر رسول اللہ ﷺ کے حجرہ شریفہ کے پاس ان کو قتل کردیا، پھر ان کو جلادیا،سلطان رحمۃ اللہ علیہ جب سوار ہوکر شام جانے لگے تو لوگوں نے آپ سے مطالبہ کیا کہ یہاں مدینہ منورہ کے گرد دیوار قائم کردو جو اہل مدینہ کی حفاظت کرے، تو پھر سلطان رحمۃ اللہ علیہ نے حکم دیا، پھر دیوار بنائی گئی جو آج بھی موجود ہے یہ وہی دیوار جو سلطان رحمۃ اللہ علیہ نے بنائی تھی، اس طرح کا نیک کام ایک اللہ تعالیٰ کے ولی کے ہاتھ سے ہی ہوسکتا ہے،سلطان رحمہ اللہ اس دارِ فانی سے رحصت ہوئے، اور ان کا مزار اس قلعہ میں بنایا گیا جس میں آپ رحمۃ اللہ علیہ خلوت نشینی اختیار کیا کرتے تھے پھر آپ کو وہاں سے مدرسہ جو خواصین کے بازار کے پاس میں منتقل کیا گیا، یہ بھی روایت کیا گیا کہ آپ رحمہ اللہ کے مزار کے پاس دعا قبول ہوتی ہے، اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ سلطان رحمہ اللہ کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے تین بال مبارک ان کی قبر میں رکھے گئے، پس مناسب اس کے لئے جو سلطان کے مزار کی نیت سے جارہا ہے وہ رسول اللہ ﷺ کے موئے مبارک کی زیارت کی بھی نیت کرے۔

(شذرات الذہب فی أخبار من ذہب لاامام عبدالحی (۳۸۲:۶))

الشیخ الامام الجیلانی کے ایک سپاہی کی غیرت

ثم نذر لَئِنْ شَفَاهُ اللَّهُ مِنْ مَرَضِهِ هَذَا لَيَصْرِفَنَّ همته كلها إلى قتال الفرنج، ولا يقاتل بعد ذلك مسلما، وليجعل أَكْبَرَ هَمِّهِ فَتْحَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ، وَلَوْ صَرَفَ فی سبيل الله جَمِيعَ مَا يَمْلِكُهُ مِنَ الْأَمْوَالِ وَالذَّخَائِرِ، وَلَيَقْتُلَنَّ البرنس صاحب الكرك بيده، لأنه نقض العهد وتنقص الرسول صلى الله عليه وسلّم، وذلك أنه أخذ قافلة ذاهبة من مصر إلى الشام، فأخذ أموالهم وضرب رقابهم، وهو يقول: أين محمدكم؟ (ﷺ) دعوه ينصركم، وَكَانَ هَذَا النَّذْرُ كُلُّهُ بِإِشَارَةِ الْقَاضِي الفاضل، وهو أرشده إليه وَحَثَّهُ عَلَيْهِ، حَتَّى عَقَدَهُ مَعَ اللَّهِ عزّ وجل، فعند ذلك شفاه الله وعافاه مِنْ ذَلِكَ الْمَرَضِ الَّذِی كَانَ فِيهِ، كَفَّارَةٌ لذنوبه، وجاء ت البشارات بذلك من كل ناحية، فدقت البشائر وزينت البلاد.

وأجلس أرياط برنس الكرك وبقيتهم عن شماله، ثم جیء إلى السلطان بشراب من الجلاب مثلوجا، فَشَرِبَ ثُمَّ نَاوَلَ الْمَلِكَ فَشَرِبَ، ثُمَّ نَاوَلَ أرياط صاحب الكرك فغضب السلطان وقال له: إنما ناولتك ولم آذن لك أَنْ تَسْقِيَهُ، هَذَا لَا عَهْدَ لَهُ عِنْدِی، ثم تحول السلطان إلى خيمة داخل تلك الخيمة واستدعى بارياط صاحب الكرك، فَلَمَّا أُوقِفَ بَيْنَ يَدَيْهِ قَامَ إِلَيْهِ بِالسَّيْفِ ودعاه إلى الإسلام

www.waseemziyai.com

فامتنع، فقال له :نَعَمْ أَنَا أَنُوبُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الِانْتِصَارِ لِأُمَّتِهِ، ثُمَّ قتله وأرسل برأسه إلى الملوك وهم في الخيمة، وَقَالَ :إِنَّ هٰذَا تَعَرَّضَ لِسَبِّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ترجمہ

پھر سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے نذر مانی کہ اللہ تعالی اس کو اس مرض سے شفاء عطا فرمادے تو میں اپنی تمام طاقت انگریزوں کے خلاف جنگ کرنے میں صرف کردوں گا، اور اس کے بعد کسی مسلمان سے جنگ نہیں کرے گا، اور بیت المقدس کو فتح کرنا اپنا سب سے بڑا مقصد بنالے گا، خواہ اسے تمام مملوکہ اموال وذخائر راہ خدا میں خرچ کرنا پڑیں، وہ الکرک کے حکمران برنس کو اپنے ہاتھ سے قتل کرے گا کیونکہ اس نے عہد شکنی کی ہے اور رسول اللہ ﷺ کی توہین کی ہے، اور یہ واقعہ یوں ہوا کہ اس نے ایک قافلہ جو مصر سے شام جارہا تھا پکڑلیا تھا اور ان کے اموال چھین لئے تھے اور قتل کردیا اور وہ کہتا تھا کہ تمھارا محمد (ﷺ) کہاں ہے، اسے بلاؤ وہ تمھاری مدد کرے، اور یہ سب نظر ماننے کی ترغیب قاضی فاضل نے دلائی تھی، اور اس کی طرف سلطان ایوبی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی رہنمائی کی تھی، یہاں تک کہ سلطان ایوبی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے اللہ تعالی کے ساتھ عہد کرلیا کہ وہ اب یہ تینوں کام ضرور کرے گا اگر اللہ تعالی اسے شفاء عطا فرمادے، پس اللہ تعالی نے بھی اس کو شفاء عطا فرمائی اور سلطان کا مرض جاتا رہا، اور یہ مرض سلطان رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے گناہوں کا کفارہ بنا، اور ہر جانب سے بشارتیں آنے لگیں اور خوشی کے شادیانے بجائے گئے، اور شہروں کو آراستہ کیا گیا۔

پھر سلطان ایوبی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے پاس برف والا پانی لایا گیا پھر سلطان نے بادشاہ کو دیا اس نے پیا، پھر بادشاہ نے باقی ماندہ پانی اس گستاخ برنس کو دیا سلطان ایوبی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے ناراض ہوکر فرمایا: میں نے تمھیں صرف پکڑا یا تھا، یہ نہیں کہا تھا کہ یہ پانی اس گستاخ کو دے دو، میرے نزدیک اس گستاخ کا کوئی عہد نہیں ہے۔

پھر اس کے بعد جب سلطان رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے اس کو بلایا اور جب اسے سلطان رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے سامنے کھڑا کیا گیا تو تلوار لے کر اس کے سامنے آیا اور اس کو اسلام کی دعوت دی تو اس نے انکار کردیا، پھر سلطان نے اسے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کی امت کا بدلہ لینے میں آپ ﷺ کا نائب ہوں، پھر اس کے بعد اس حکمران کو قتل کردیا، اور اس کے سر کو خیموں میں موجود حکمرانوں کے ہاں بھیج دیا، اور سلطان ایوبی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے فرمایا یہ ہے وہ شخص جس نے رسول اللہ ﷺ کی گستاخی کی تھی۔

(البداية والنهاية : أبو الفداء إسماعيل بن عمر بن كثير القرشي البصري ثم الدمشقي (۱۲: ۳۲۱) دار الفكر

سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ تعالی علیہ حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے فیض یافتہ تھے اور حضرت سیدنا الجیلانی رضی اللہ عنہ سے بے حد متاثر تھے۔

دوسری بات اس میں یہ قابل غور ہے کہ اس دور کے قاضی بڑے غیرت مند تھے، کہ قاضی صاحب نے تین مشورے دیئے کہ آپ یہ منت مان لو کہ اللہ تعالی مجھے شفا دے تو میں انگریزوں کے خلاف لڑوں گا اور رسول اللہ ﷺ کے گستاخ کو قتل کروں گا اور مسجد الاقصی کو فتح کروں گا، کاش کہ آج بھی کوئی غیرت والا پیدا ہوجائے کیونکہ آج پھر یہی تین مسئلے قوم وملت کے لئے درد کا باعث ہیں، انگریز کا تسلط، مسجد اقصی شریف پر قبضہ اور گستاخوں کا سرعام دندناتے پھرنا۔

www.waseemziyai.com

الدولۃ المکیۃ کی تصنیف اور الشیخ الجیلانی رضی اللہ عنہ

حضرت سیدنا الشیخ ضیاء الدین احمد مدنی القادری الرضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے سیدی اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرض کی حضور! یہاں علماء کرام اس بات کو تسلیم نہیں کرتے کہ مصنف گھر سے دور بھی ہو اور کتب بھی پاس نہ ہوں صرف ساٹھ گھنٹے میں کتاب لکھ لے اور ڈیڑھ گھنٹے میں نظر ثانی کر کے ساڑھے آٹھ گھنٹے میں کتاب مکمل کر لیں۔

سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جواب دیا کہ واقعہ یوں ہے کہ اس وقت میرے جگر میں درد تھا جس کی وجہ سے بخار تھا اور یہ مسئلہ سامنے آیا اور مدلل جواب لکھنے کا اصرار کیا گیا اور معذرت بھی قبول نہ کی گئی، دوسرے دن اسی حالت میں اٹھا زمزم شریف پیا اور اسی سے وضو بھی کیا اور اس سے برکت حاصل کرنے کے بعد حجر اسود کا بوسہ لیا اور کعبہ شریفہ کا طواف کر کے دو نفل ادا کئے، اور مقام ابراہیم پر حاضر رہا اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں التجاء کی اور سید الانبیاء ﷺ اور حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں استعانت کی، لکھنا چاہا تو اچانک بیت اللہ شریف کی طرف نظر اٹھی تو کیا دیکھتا ہوں کہ کعبہ مشرفہ کے دروازے میں حبیب خدا ﷺ جلوہ فرما ہیں، اور رسول اللہ ﷺ کی ایک جانب حضرت سیدنا مولا علی رضی اللہ عنہ ہیں اور دوسری جانب حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ موجود ہیں جو فرماتے گئے میں تحریر کرتا گیا۔

(سیدی ضیاء الدین احمد مدنی (۱:۲۹۳) مطبوعہ القادریہ لاہور پاکستان

نوٹ: یاد رہے کہ یہ کتاب رسول اللہ ﷺ کے علم غیب شریف کے مسئلہ پر لکھی گئی تھی کیونکہ اس وقت وہاں لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کے علم غیب پر اعتراضات کئے تو سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ان کے جواب میں یہ کتاب لکھ کر رسول اللہ ﷺ کے علم شریف کا اثبات کیا۔

نیابت مجاہد ناموس رسالت کو عطا فرمائی

حضرت سیدنا پیر جماعت علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ محدث علی پوری نے ایک بار خواب میں حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی زیارت کی تو عرض گزار ہوئے کہ حضور! اس وقت ہندوستان میں آپ کا نائب کون ہے؟

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس وقت ہندوستان میں میرے نائب مولانا احمد رضا خان بریلوی ہیں، چنانچہ حضرت سیدنا پیر جماعت علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ خود بریلی شریف حاضر ہوئے اور امام اہل سنت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو یہ خواب خود بیان کیا۔

(سہ ماہی انوار رضا عظمت ابرار نمبر: ۱۷۶) مطبوعہ جوہر آباد پاکستان

اس سے ثابت ہوا کہ اگر شیخ غیرت والا ہو تو اپنے نائب بھی غیرت والے ہی منتخب کرتا ہے، جس طرح حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ خود ناموس مصطفی ﷺ کے مجاہد تھے اسی طرح آپ کی ہر اس شخص پر نگاہ ہے جو بھی رسول اللہ ﷺ کی ناموس کے لئے کام کرتا ہے۔

www.waseemziyai.com

مجاہد ختم نبوت کو تسلی دینے جیل تشریف لائے

حضرت مولانا خلیل احمد قادری رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ تحریک ختم نبوت سنہ (۱۹۵۳ء) میں مجھے گرفتار کرکے جیل بھیج دیا گیا، اور مجھ پر مصائب کے پہاڑ توڑے گئے، میرے کمرے میں زہریلے سانپ چھوڑے گئے، کئی کئی دن تک کھانہ دیا جاتا، نماز پڑھنے کی اجازت نہ تھی، پیٹ اور سینے میں شدید درد ہونے کی وجہ سے کراہتا مگر جیل والوں پر کوئی اثر نہ ہوتا، ایک بار میں درود شریف پڑھنا شروع کیا، جس کی وجہ سے کافی افاقہ ہوا، اس عالم میں آنکھ لگ گئی، خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک بہت بڑا کمرہ ہے، جس میں سبز رنگ کی روشنی ہے، اس کمرے کی سیڑھیوں پر والد محترم حضرت سیدنا علامہ ابوالحسنات شاہ صاحب (مجاہد ختم نبوت وخلیفہ امام احمد رضا خان بریلوی) جو اس وقت سکھر جیل میں تھے، کھڑے ہیں، مجھے دیکھ کر سینے سے لگایا اور میں نے آپ سے پوچھا کہ آپ کا کیا حال ہے؟ انہوں نے جواباً فرمایا کہ مجھے ساری رات انہوں نے کھڑا رکھا ہے، اس گفتگو کے بعد میں ان سیڑھیوں سے نیچے کمرے میں اترا تو میں نے دیکھا کہ شمالی جانب ایک دروازہ ہے جو کہ کھلا ہوا ہے، میں اس کمرے میں دوزانو ہوکر بیٹھ گیا، اتنے ایک بزرگ سپید نورانی چہرہ، کشادہ پیشانی، درمیانہ قد، سفید داڑھی، کھلی آستینوں کا سبز رنگ کا کرتا زیب تن کئے ہوئے میرے طرف تشریف لا رہے ہیں، اور پیچھے سے کسی نے آواز دی کہ سرکار شیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ تشریف لا رہے ہیں، میں نے ہاتھ باندھ کر عرض کی: حضور! ان کتوں نے مجھے بہت تنگ کر رکھا ہے، آپ رضی اللہ عنہ نے میری داہنی جانب پشت پر تھپکی دی اور فرمایا: شاباش بیٹا! گھبراؤ نہیں سب ٹھیک ہو جائے گا، میں نے دوبارہ عرض کی: حضور! انہوں نے مجھے پریشان کر رکھا ہے، رخ انور پر مسلسل شگفتگی تھی، فرمایا: کچھ نہیں! سب ٹھیک ہے، اور یہ فرما کر آپ رضی اللہ عنہ واپس تشریف لے گئے اور اس واقعے کے بعد میرا حوصلہ بہت زیادہ بلند ہو گیا۔

(تذکرہ مجاہدین ختم نبوت از مولانا اللہ وسایا: ۱۵۲) مطبوعہ عالمی مجلس ختم نبوت کراچی پاکستان

الشیخ الجیلانی اور غازی اسلام

حضرت امیر المجاہدین مولانا خادم حسین رضوی حفظہ اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ جسٹس میاں نذیر اختر صاحب نے ایک محفل میں بیان کیا کہ راولپنڈی کے رٹائر کرنل ان کے دوست ہیں گورنر (سلمان تاثیر) کے قتل کے چند دن پہلے خواب دیکھتے ہیں کہ وہ ایک جگہ موجود ہیں اور وہاں بہت زیادہ گہما گہمی ہے، یہ کہتے ہیں کہ میں پوچھتا ہوں کہ یہ گہما گہمی کیسی ہے؟ تو جواب ملتا ہے کہ ابھی ابھی محبوب سبحانی حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ تشریف لانے والے ہیں، میں کیا دیکھتا ہوں کہ اتنے میں حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ تشریف لا رہے ہیں اور جیسے جیسے قریب ہو رہے ہیں نور میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔

جب آپ رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ آپ رضی اللہ عنہ کے مبارک کندھوں پر ایک بچہ سوار ہے اور جیسے ہی آپ رضی اللہ عنہ قریب تشریف لائے تو وہ بچہ بچہ نہ رہا بلکہ وہ جوان ہو گیا، اس کے بعد میں بیدار ہو گیا اور اس کو محض ایک خواب ہی سمجھا، چند دنوں کے بعد گورنر قتل ہو گیا، اگلے دن اخبارات میں غازی ملک ممتاز حسین قادری صاحب کی تصویر چھپی تو میں حیران رہ گیا کہ یہ تو وہی شخص ہے کہ جسے حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نے اپنے مبارک کندھوں پر

www.waseemziyai.com

سوار کر رکھا تھا اور جو مجھے بچے سے جوان ہوتا نظر آیا۔

(غازی ممتاز حسین قادری از مفتی محمد حنیف قریشی :۱۲۴) ناشر شباب اسلامی پاکستان

اس سے معلوم ہوا کہ سلمان تاثیر کے قتل پر غازی اسلام جناب ملک ممتاز حسین قادری شہید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو مامور فرمانے والے حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ ہی ہیں۔

مجاہدین ختم نبوت کی پشت پناہی

فیض آباد دھرنا جو کہ رسول اللہ ﷺ کی ختم نبوت کے لئے گیا، حکومتی حکم پر آپریشن شروع کر دیا گیا، ایک طرف نہتے علماء و مشائخ اور عوام اہل سنت اور دوسری پولیس اور رینجر اور ایف سی کی بھاری نفری اسلحہ کے ساتھ حملہ آور ہوئی اور اس میں بارہ ہزار سے زائد شیل پھینکے گئے، اس میں لوگ بے ہوش بھی ہوتے رہے اور تقریبا آٹھ لوگ شہید بھی ہوئے، باوجود اس کے رسول اللہ ﷺ کے غلام اپنی جگہ پر موجود رہے، حکومت کی طرف شیل پھینکے جائیں اور گولیاں چلائی جائیں مگر امیر المجاہدین حضرت مولانا حافظ خادم حسین رضوی حفظہ اللہ بار بار یہی ایک اعلان فرما رہے ہیں کہ یہ ہمارے بچے ہیں ان کو کچھ نہیں کہنا سبحان اللہ۔

جب اچانک پولیس نے قبلہ امیر المجاہدین حفظہ اللہ کے کنٹینر کے عقب سے حملہ کرنا چاہا اور اتنا قریب آگئے کہ بس گرفتاری قریب تھی، فورا ساری پولیس پیچھے کی طرف بھاگی، جب ان سے سوال کیا گیا کہ تم کو کیا ہوا؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ جب ہم حملہ کرنے کے لئے قریب آگئے تو کوئی بزرگ شخصیت جو کہ آپ کے کنٹینر کے اوپر موجود تھی نے اپنے ہاتھ میں ڈنڈا تھاما ہوا تھا اور اپنے بازوؤں سے پکڑا اوپر کرتے ہوئے کہا: اب رکو میں تمھارا بندوبست کرتا ہوں۔

اور وہیں پر ایک صاحب کشف بزرگ موجود تھے جنہوں نے بیان کیا کہ میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ قبلہ امیر المجاہدین حفظہ اللہ تعالیٰ کے کنٹینر کے اوپر حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کا تخت لگا ہوا تھا۔ اور یہ بزرگ جو ڈنڈا لے کر ان پولیس والوں کی جانب دوڑے تھے یہ آپ یعنی الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ ہی تھے۔

www.waseemziyai.com

حضور سیدنا الشیخ الجیلانی بحیثیت شاعر

صحیفہ غوثیہ اردو ترجمہ قصیدہ غوثیہ

سَقَانِی الْحُبُّ کَاسَاتِ الْوَصَالِ ۔۔۔ فَقُلْتُ لِخَمْرَتِی نَحْوِی تَعَالٰی
عشق نے بھر کے پلائے مجھ کو جام ۔۔۔ وصلِ دلبر سے ہوا میں شاد کام
پھر کہا میں نے شرابِ وصل سے ۔۔۔ مُجھ میں مل جا آ کے اپنی اصل سے
سَعَت و مَشَت وَ لِنَحْوِی فِی کُئوس ۔۔۔ فَھِمْتُ لِسَکْرَتِی بَیْنَ الْمَوَالِی
آ گیا وہ خمر طاہر پُر سُرور ۔۔۔ بے پناہ تھیں مستیاں جس کے حضور
پِی کے اس کو پی سے میں فوراً ملا ۔۔۔ اور ہمعصروں کو بھی حصّہ دیا
فَقُلْتُ لِسَائِرِ الْاَقْطَابِ لُمُّوا ۔۔۔ بِحَالِی وَادْخُلُوْا اَنْتُم رِجَالِی
پھر کہا میں نے یہ کُل اقطاب کو ۔۔۔ حاضر وغائب شیوخ و شاب کو
دیکھ لو سب میرے حال و قال کو ۔۔۔ اور میری محفل اشغال کو
وَھُمُّوْ وَاشْرَبُوْا اَنْتُم جُنُودِی ۔۔۔ فَسَاقِی الْقَوْمِ بِالْوَافِی الْمَلَا لِی
قصد سے اپنے پیو بے انتہا ۔۔۔ کیونکہ ہو لشکر میرے تم بر ملا
ساقی میخانہ عرفان ہوں ۔۔۔ میں ہی ہر طالب کا اطمینان ہوں
شَرِبْتُمْ فُضْلَتِی مِنْ بَعْدِ سُکْرِی ۔۔۔ وَلَا نِلْتُمْ عُلُوِّی وَاتِّصَالِی
پِی چُکا جب میں تو اِک مَستی ہُوئی ۔۔۔ پھر شراب معرفت سَستی ہوئی
میرے پس خوردہ کا تھا یہ رنگ ڈھنگ ۔۔۔ پِی کہ تم بھی ہوگئے شیر و نہنگ
مُقَامُکُمُ الْعُلٰی جَمْعاً وَلٰکِنْ ۔۔۔ مُقَامِی فَوْقَکُمْ مَا زَالَ عَالِی
ہیں تمہارے وہ مقامات بلند ۔۔۔ پا نہیں سکتی جنھیں علمی کمند
پر مرا درجہ بہت محمود ہے ۔۔۔ جو تمہاری منزل مقصود ہے
اَنَا فِی حَضْرَۃِ التَّقْرِیبِ وَحْدِی ۔۔۔ یُصَرِّفُنِی وَ حَسْبِی ذُوالْجَلَالِ
ہوں یگانہ قرب میں پیش الٰہ ۔۔۔ وصل مجھے حاصل ہے شام و پگاہ
ہے بدلتا رہتا میرا حال وقال ۔۔۔ ہے مجھے کافی خدائے ذوالجلال
اَنَا الْبَازِی اَشْھَبُ کُلِّ شَیْخٍ ۔۔۔ وَمَنْ ذَا فِی الرِّجَالِ اُعْطِی مِثَالِی
بارگاہ قدس کا شہباز ہوں ۔۔۔ لا مکاں میں برسر پرواز ہوں

www.waseemziyai.com

کون ہے کس کو ملا ہے یہ مقام
جس نے پایا مجھ سے پایا لاکلام

کسانی خِلْعَۃً بِطِرَازِ عزم
وَتوّجنی بِتیجانِ الکمالی

خرقہ پہنایا مجھے تعظیم کا
سر پہ میرے تاج ہے تکریم کا

ہے الوالعزمی میری ادنٰے کنیز
بے نیازی ہے مری عقلی تمیز

کسانی خِلْعَۃً بِطِرَازِ عزم
وَتوّجنی بِتیجانِ الکمالی

ہو گیا میں واقف اسرار حق
عہد ازلی کا ہوا ازبر سبق

آرزوئیں ہو گئیں پوری تمام
میں نے جو مانگا وہ پایا لا کلام

وَوَلّانی علی الاقطاب جمعًا
فحکمی نافذٌ فی کل حالی

ہو گیا اقطاب کا میں حکمران
زیر فرمان ہیں مریسب بے گماں

حکم جاری ہے مرا سب کے تئیں
ہر زمان و ہر مکان میں بالیقیں

وَ لَو القیتُ سِرّی فی بحار
لصار الکل غورا فی الزوالی

میں اگر ڈالوں یہ دریاؤں پہ راز
جس نے مجھ کو کر دیا ہے شاہباز

خشک ہو جائیں وہ سارے سربسر
اور اک قطرہ نہ پائیں پُر حذر

وَ لَو القیتُ سِرّی فی جبال
لدکت واختفت بین الرمالی

اور گر ڈالوں میں ان اسرار کو
دیکھ کر اک سخت جاں کوہسار کو

پارہ پارہ ہو کے مٹ جائیں ضرور
بیچ ریگستان کے مانند طور

وَ لَو القیتُ سِرّی فَوقَ نارٍ
لَخَمِدَتْ وَانطَفَتْ مِنْ سِرِّ حالی

آتش سوزاں پہ ڈالوں گر میں راز
جذب کے شعلے سے ہو وہ جانگداز

نار کیا ہے نور کے پیش نظر
آتش نمرود سے ہو سرد تر

وَ لَو القیتُ سِرّی فوق میت
لَقَامَ بِقُدْرَۃِ المَوْلٰی تِعالی

گر میں اپنا راز دوں مردے پہ ڈال
زندہ ہو جائے بفضل ذوالجلال

ہے خداوند دو عالم کی پسند
جس کو چاہے بخش دے درجے بلند

وَمَا مِنْهَا شُهُوْرٌ اَوْ دُهُور
تَمُرُّ وَ تَنْقَضِی اِلَّا اَتیٰ لِی

دہر میں آتے جو ماہ و سال ہیں
تابع فرماں میرے وہ ہر حال ہیں

سب سے پہلے آتے ہیں وہ میرے پاس
پھر جہاں میں کرتے ہیں اعمال خاص

وَ تُخْبِرُنِی بِمَا یَاتِی وَ یَجْرِیْ
وَتُعْلِمُنِی فَاقْصِرْ عَنْ جِدَالی

خبر دیتے ہیں مجھے ہر آن کی
عیش کی غم کی شکست و شان کی

یہ نہیں فضل خدا پر کچھ محال
چھوڑ دے اے معترض سب قیل وقال

www.waseemziyai.com

مُرِیدِی ھُمْ وَ طِبْ وَاشْطَحْ وَ غَنِّی
وَافْعَلْ مَا تَشَا فَالْاِسْمُ عَالِی

اے ارادتمند ہمت کر عزیز
بے نیازی کو رکھ عقلی تمیز

ہو کے خوش جو چاہے دل سے کر سدا
نام سے میرے تو ہو گا باخدا

مُرِیدِی لَا تَخَفْ اَللّٰہُ رَبِّی
عَطَانِی رِفْعَةً نِلْتُ الْمُنَالِی

اے ارادتمند غیروں سے نہ ڈر
آسرا ہے مجھ کو اس کی ذات پر

جس خدا نے بخششیں ہیں عام کیں
اور بے حد نعمتیں انعام کیں

طُبُولِی فِی اسماءِ وَ الارضِ دُقّت
وَشَاوُشُ السَّعَادَةِ قَدْ بَدَالِی

بج گیا ڈنکا میری تقدیس کا
گڑ گیا جھنڈا میری تخصیص کا

کہ گیا ہے مجھ کو یہ روح الامین
تیرے ہیں ارض وسما زیر نگیں

بِلَادُ اللّٰہِ مُلْکِی تَحْتَ حُکْمِی
وَوَقْتِی قَبْلَ قَلْبِی قَدْ صَفَالِی

ہیں خدا کے ملک میرے ہاتھ میں
اور مافیہا و دنیا ساتھ میں

مل گئیں مجھ کو ازل سے خوبیاں
ہیں بلندی پر مری محبوبیاں

نَظَرْتُ اِلٰی بِلَادِ اللّٰہِ جَمْعًا
کَخَرْدَلَةٍ عَلٰی حُکْمِ اتِّصَالِی

دیکھتا ہوں کل خدا کی کائنات
سامنے میرے ہیں پوری شش جہات

سامنے میرے ہیں ایسے سب جہاں
جس طرح رائی کا دانہ بے گماں

دَرَسْتُ الْعِلْمَ حَتّٰی صِرْتُ قُطْبًا
وَنِلْتُ السَّعْدَ مِنْ مَوْلَی الْمَوَالِی

درس اور تدریس علم دین نے
معرفت ربی کے اس آئین نے

اس قدر درجے کئے مجھ کو عطا
غوث سارے جہاں کا میں ہو گیا

فَمَنْ فِی اَوْلِیَا اللّٰہِ مِثْلِی
وَمَنْ فِی الْعِلْمِ وَ التَّصْرِیْفِ حَالِی

کس کو میری ہمسری کا ہو خیال
اولیا میں جب نہیں میری مثال

کون ہے جو علم میں تعریف میں
ہو مقابل حال میں تصریف میں

رِجَالِی فِی ھَوَاجِرِ ھِمْ صِیَامٌ
وَفِی ظُلَمِ اللَّیَالِی کَاللَّآلِی

میرے متبعین نیکو کار ہیں
عابد و مرتاض روزے دار ہیں

رات کی تاریکیوں میں ذوق سے
یاد کرتے ہیں خدا کو شوق سے

وَکُلُّ وَلِیٍّ لَہٗ قَدَمٌ وَ اِنِّی
عَلٰی قَدَمِ النَّبِی بَدْرِ الْکَمَا

منزل قرب و تقرب میں عزیز
ہر ولی کی ہے جدا گانہ تمیز

پر میں سب میں خاص عالی پایہ ہوں
رحمت عالم کے زیر سایہ ہوں

مُرِیدِی لَا تَخَفْ وَاشٍ فَاِنِّی
عَزُوْمٌ قَاتِلٌ عِنْدَ الْقِتَالِی

www.waseemziyai.com

اے اراتمند میرے ڈر نہ کر — میں چمکتی ہوں تیری سپر
جنگ میں میں قاتل اشرار ہوں — رنگ میں اللہ کی گفتار ہوں
اَنَا الجِیلِیّ محیُ الدِّینِ لَقبِی — وَ اعلَامِی علیٰ رَاءِسِ الجِبَالی
میر اَلحی الدین جیلانی ہے نام — زندگی ملت کو دینا میرا کام
ہے مری تقدیس نورونار میں — میرے جھنڈے گڑ گئے کوہسار میں
اَنَا الحَسَنِیّ وَالمخدَعُ مَقَامِی — وَاَقدَامِی علیٰ عُنُقِ الرِّجَالِی
نسب ہے حسنی مرا مخدع مقام — راز پوشیدہ کا آیا ہوں امام
سب میرے نیچے ہیں اس عرفان میں — ہے قدم میرا ہی اونچا شان میں
وَ عبدُالقَادِرِالمَشهُورُ اِسمِی — وَجَدّی صَاحِبُ العَینِ الکَمَالی
عبد قادر نام میں مشہور ہوں — سیدوعالی نسب منشور ہوں
جدّ میری ہے بہت عین الکمال — جو ہے محبوب خدائے ذوالجلال

www.waseemziyai.com

www.waseemziyai.com

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ بحیثیت مقدمہ نگار

مرکز العلوم الاسلامیہ (رجسٹرڈ)

یہ حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی کتاب مستطاب ''سرالاسرار'' ہے اس میں آپ رضی اللہ عنہ نے علمی موتیوں کے خزانے لٹادیئے ہیں، اور معرفت وعلم سے بھرپور یہ کتاب ہر ایک طبقہ کے لئے بے بہا قیمتی خزانہ ہے، اس کتاب میں جہاں اہل علم کے لئے بصیرت افروز مضامین ہیں وہاں زنگ آلود دلوں کے لئے شفاء کا پیغام بھی ہے، راہِ حق کی طرف جانے والے لوگوں کے لئے ایک روشن چراغ ہے، یہ کتاب جہاں علم کے سمندر میں غوطہ زن ہونے والوں کو علمی اسرار دیتی ہے وہیں عارفین کو رموز الٰہی سے آشنا کرتی ہے، بے عشق لوگوں کو دولتِ عشق اور عشاقان الٰہی کی تڑپ میں اضافہ کرنے والی کتاب ہے۔ اس مقدمہ میں جہاں توحید کا بیان ہے وہیں عقائد اہل سنت و جماعت کو بھی بیان کیا گیا ہے اور رسول اللہ ﷺ کی عظمت وشان کا بیان بھی ہے۔

خطبہ ملاحظہ فرمائیں

الحمدلله القادر العليم ،الناظر الحليم ،الجواد الكريم ، الرب الرحيم ، منزل الذكر الحكيم ، والقرآن العظيم ، على المبعوث بالدين القويم ، والصراط المستقيم ، والصلوة والسلام على خاتم الرسالة والهادى من الضلالة ، المشرف المرسل باشرف الكتب الى العجم العرب ، محمدالنبى الامى ،العربى الامين صلى الله تعالى عليه وسلم وعلى آله هداة المهتدين واصحابه الاخيار المنتجبين وسلم تسليماً وحمداً كثيراً كثيراً.

وبعد :

فالعلم اشرف منقبة ، وجل مرتبة ٗ وابهى مفخرة ٗ واربح متجرة ٗ اذ به يتوصل الى توحيد رب العالمين وتصديق انبياء ه المرسلين صلوات الله تعالى عليهم اجمعين .

ترجمہ

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں، جو قادر، علیم، بصیر، حلیم، رہاب، رحمان اور رحیم ہے، وہ ساری کائنات کا پروردگار ہے، اسی ذات اقدس نے اپنے نبی کریم ﷺ پر قرآن کریم جیسی عظیم اور پر حکمت کتاب نازل فرمائی، اس کتاب میں دین قویم اور صراط مستقیم ہے، بے حد و بے حساب درود وسلام ہوں خاتم الرسالۃ ھادی برحق، صاحب عزت وتکریم، صادق وامین ذات اقدس پر جو نبی امی، عربی الاصل ہیں اور عرب وعجم کی طرف بہترین کتاب لانے والے ہیں، جن کا اسم گرامی محمد ﷺ ہے اور صلوۃ وسلام ہوں آپ ﷺ کی آل مبارک رضی اللہ عنہم پر اور عظمت وکردار کے مالک فخر انسانیت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر۔

حمد وصلوۃ کے بعد عرض ہے کہ علم ایک عالی مرتبت اور قابل فخر اور نفع اندوز اور بزرگ ترین دولت ہے، اسی دولت کے ذریعے انسان اللہ تعالیٰ کی بارگاہ تک پہنچتا ہے، انبیاء کرام اور رسل عظام علیہم السلام کی تصدیق کرتا ہے۔

☆......صار العلماء خواص عباد الله الذين اجتباهم الى معالم دينه وهداهم اليه بمزيد الفضل فاثرهم واصطفاهم ، وهم ورثة الانبياء وخلفائهم وسادة المسلمين ووعرفائهم كماقال الله تعالى :

﴿ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ وَ مِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ وَ مِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَيْرٰتِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ﴾سورة الفاطر : ٣٢)

www.waseemziyai.com

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ، أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ كَثِيرٍ، قَالَ :قَدِمَ رَجُلٌ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ، وَهُوَ بِدِمَشْقَ، فَقَالَ :مَا أَقْدَمَكَ، أَيْ أَخِي؟ قَالَ :حَدِيثٌ بَلَغَنِي أَنَّكَ تُحَدِّثُ بِهِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ :أَمَا قَدِمْتَ لِتِجَارَةٍ؟ قَالَ :لَا .قَالَ :أَمَا قَدِمْتَ لِحَاجَةٍ؟ قَالَ :لَا .قَالَ :مَا قَدِمْتُ إِلَّا فِي طَلَبِ هَذَا الْحَدِيثِ؟ قَالَ :نَعَمْ، قَالَ :فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ " :مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَطْلُبُ فِيهِ عِلْمًا سَلَكَ اللهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ، وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ أَجْنِحَتَهَا رِضًا لِطَالِبِ الْعِلْمِ، وَإِنَّهُ لَيَسْتَغْفِرُ لِلْعَالِمِ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، حَتَّى الْحِيتَانُ فِي الْمَاءِ، وَفَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ عَلَى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ، إِنَّ الْعُلَمَاءَ هُمْ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ، لَمْ يُوَرِّثُوا دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا، وَإِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ، فَمَنْ أَخَذَهُ، أَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ.

ترجمہ

حضرت سیدنا عاصم بن رجا بن حیوۃ قیس بن کثیر سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص مدینہ منورہ حضرت سیدنا سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ کے پاس ملک شام کے شہر دمشق پہنچا تو حضرت سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے میرے بھائی! تم کیسے آئے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ رسول اللہ ﷺ سے ایک حدیث شریف بیان کرتے ہیں وہ میں وہ سننے کے لئے آیا ہوں، حضرت سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ یہاں تجارت کے لئے تو نہیں آئے؟ انہوں نے عرض کیا: نہیں میں یہاں تجارت کے لئے نہیں آیا، حضرت سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ یہاں کسی کام کے لئے تو نہیں آئے؟ انہوں نے عرض کیا: نہیں کوئی کام نہیں ہے، میں صرف یہاں آپ سے حدیث شریف سننے کے لئے آیا ہوں، حضرت سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا کہ جو شخص علم حاصل کرنے کے لئے چلا تو اللہ تعالی اس کو جنت کے راستے پر چلا دیتا ہے، اور فرشتے طالب علم کی خوشنودی کے لئے اس کے پاؤں کے نیچے اپنے پر بچھا دیتے ہیں، آسمان وزمین کی ہر چیز اس کے لئے بخشش کی دعا کرتی ہے، یہاں تک کہ مچھلیاں پانی میں اس کے لئے دعا کرتی ہیں، اور عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے چاند کی فضیلت ستاروں پر، یقیناً علماء کرام انبیاء کرام علیہم السلام کے وارث ہیں، کیونکہ انبیاء کرام علیہم السلام درہم و دینار کا وارث نہیں بناتے، وہ علم کا وارث بناتے ہیں، جس نے علم لے لیا اس نے اس میراث میں وافر حصہ پالیا۔

(مسند الإمام أحمد بن حنبل: أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني (٣٦:٤٦)

ترجمہ

اللہ تعالی نے اپنے فضل و کرم سے بندگان خدا کی ہدایت ورہنمائی کے لئے جن برگزیدہ اشخاص کو منتخب فرمایا، ان میں علماء کرام کو خصوصیت حاصل ہے، یہ لوگ انسانیت کے سرخیل اور ہادیان عالم کے چنیدہ ہیں

﴿ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ وَ مِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ وَ مِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَيْرٰتِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ﴾ سورة الفاطر : ٣٢)

پھر ہم نے کتاب کا وارث کیا اپنے چنے ہوئے بندوں کو تو ان میں کوئی اپنی جان پر ظلم کرتا ہے اور ان میں کوئی میانہ چال پر ہے اور

www.waseemziyai.com

ان میں کوئی وہ ہے جو اللہ کے حکم سے بھلائیوں میں سبقت لے گیا یہی بڑا فضل ہے۔

☆......نا ابْنُ مَعْمَرٍ، نا رَوْحٌ، نا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :يَبْعَثُ اللَّهُ الْعِبَادَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، ثُمَّ يُمَيِّزُ الْعُلَمَاءَ فَيَقُولُ :يَا مَعْشَرَ الْعُلَمَاءِ، إِنِّي لَمْ أَضَعْ عِلْمِي فِيكُمْ لِأُعَذِّبَكُمْ، اذْهَبُوا فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ.

ترجمہ

ہمیں معمر نے یہ حدیث شریف بیان کی ،ہمیں روح نے بیان کی ،ہمیں اسامہ بن زید نے بیان کی ، مجھے سعید بن ابی ہند نے حضرت سیدنا ابوموسی رضی اللہ عنہ سے بیان کی:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالی اپنے بندوں کو اٹھائے گا اوران میں علماء کرام کو سب لوگوں سے جدا کر کے فرمائے گا: اے علماء کرام! میں نے تمھیں علم اس لئے نہیں دیا تھا کہ تم کو عذاب میں مبتلاء کردوں، جاؤ میں نے تمھاری بخشش کردی ہے۔

(مسند الرویانی : أبو بكر محمد بن ہارون الرُّ ویانی (۱:۳۵۳)

تخلیق نور محمدی ﷺ کا ذکر اور تخلیق عالمین

والحمدلله رب العالمين على كل حال الذى جعل الجنة الدرجة حظاً للعابدين و القربة للعارفين .

امابعد:

فلماخلق الله روح محمد(ﷺ) اولاً من نورجماله كماقال الله تعالى فى الحديث القدسى : خلقت محمداً اَوّلاً من نوروجهى. وكماقال رسول الله ﷺ: اول ماخلق الله روحى واول ماخلق الله وال ماخلق الله القلم ، واول ماخلق الله العقل . والمراد منهم شئى واحد وهو الحقيقة المحدية ،لكن سمى نوراً لكونه صافياعن الظلمانية الجلالية كماقال الله تعالى ﴿ قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ﴾ وعقلاً لكونه مدركاللكليات . قلمالكونه سببالنقل العلم كماان القلم سبب نقل العلم فى عالم الحروفات؛ فا الروح المحمدى خلاصة الاكوان واول الكائنات واصلهاكمارقال رسول الله ﷺ : انامن الله والمومنون منى .

ترجمہ

تمام تعریفیں اللہ تعالی کے لئے ہیں جس نے جنت کو عابدوں کے لئے انعام کی جگہ بنایا،اورعارفین کے لئے قربت کا محل۔

اس تمہید کے بعد ابتداء میں جب اللہ تعالی نے اپنے نور جمال سے محمد ﷺ کو پیدا فرمایا جیسا کہ حدیث قدسی ہے:

میں نے سب سے پہلے اپنی ذات کے نور سے محمد ﷺ کو پیدا فرمایا۔

جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے پہلے اللہ تعالی نے میری روح کو پیدا فرمایا۔

اور یہ بھی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے پہلے اللہ تعالی نے میرے نور کو پیدا فرمایا۔

اور یہ بھی فرمایا کہ سب سے پہلے اللہ تعالی نے عقل کو پیدا فرمایا۔

www.waseemziyai.com

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ان سب چیزوں کا مصداق ایک ہی ہے، یعنی اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے حقیقت محمدیہ (ﷺ) کو پیدا فرمایا۔ اسے ہی نور کہا گیا، اس لئے کہ یہ ظلمانیت جلالیت سے پاک ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ﴾سورة المائدة : ١٥)

بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب۔

حقیقت محمدیہ (ﷺ) کو عقل کہا گیا ہے کیونکہ وہ تمام کلیات کا ادراک رکھتی ہے۔

اور حقیقت محمدیہ (ﷺ) کو قلم کہا گیا کیونکہ یہ علم کے منتقلی کا سبب ہے، جس طرح عالم حروفات میں قلم انتقال علم کا سبب ہے۔ پس روح محمدی (ﷺ) ان تمام چیزوں کا خلاصہ ہے اور کائنات کی ابتداء اور اصل ہے، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے خود فرمایا:

میں اللہ تعالیٰ سے ہوں اور مومن مجھ سے ہیں۔

نور محمدی (ﷺ) سے کائنات عالم کی تخلیق

فخلق منه الارواح کلهافی عالم اللاهوت فی احسن التقویم الحقیقی، وهواسم حجلة الانس فی ذلک العالم، وهووطن الاصلی، فلمامضی علیهااربعة آلاف سنة خلق الله العرش من نورعین محمد ﷺ وبواقی الکلیات منه، فردت الارواح الی درک الاسفل الکائنات اعنی الاجساد کماقال الله ﷺ ﴿ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ﴾سورة التین : ٥)یعنی انزلهم اولاً من عالم اللاهوت الی عالم الجبروت والبسهم الله تعالی بنور الجبروت کسوة بین الحرمین . وهوالروح السلطانی، ثم انزلهم بهذاالکسوة الی اعالم الملکوت ثم کساهم بنورالملکوت وهوالروح الروانی .ثم انزلهم الی عالم الملک وکساهم بنورالملک .وهوالروح الجسمانی، ثم خلق الله تعالی الاجساد کماقال الله تعالی ﴿مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ﴾سورة طه : ٥٥)ثم امرالله تعالی الارواح ان تدخل فی الاجساد فدخلت بامرالله تعالی کماقال الله تعالی ﴿فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ﴾سورة الحجر: ٢٩)فلماتعلقت الارواح بالاجساد نسیت مااتخذت من عهدالله المیثاق فی یوم ﴿اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ﴾سورة الاعراف : ١٧٢)فلماترجع الی الوطن الاصلی فترحم الرحمن المستعان علیهم فانزل الیههم کتاباً سماویاً تزکرة لهم بذلک الوطن الاصلی کماقال الله تعالی :﴿وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰىمِ اللّٰهِ﴾سورة ابراهیم : ٥)ای ایام وصال فی ماسبق مع الارواح . فجمیع الانبیاء (علیهم الصلوة والسلام) جائوو فی الدنیاوذهبواالی الآخرة لذلک التنبیه فقلمایذکرمنهم وطنه الاصلی ویرجع ویشتاق الیه ،ویصل الی العالم الاصلی حتی افضت النبوة الی روح الاعظم المحمدی خاتم الانبیاء علیه افضل الصلوات واکمل التحیات وعلی جمیع الانبیاء والمرسلین فارسلهم الله تعالی الی هو الاء الناس الغافلین لیفتح عین بصیرتهم من نوم الغفلة ویدعوهم الی الله تعالی ووصاله ولقاء جماله کماقال الله تعالی :﴿قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى

www.waseemziyai.com

بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ ﴾سورة يوسف : ۱۰۸)والبصيرة عين الروح ، تفتح فى مقام الفواد للاولياء وذالک لايحصل بعلم الظاهربل بعلم الباطن اللدنى كماقال الله تعالى ﴿وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا ﴾سورة كهف : ۶۵)فالواجب على الانسان تحصيل تلک العين من اهل البصائر باخذ التلقين من ولى مرشد يخبر من عالم اللاهوت .

ترجمہ

عالم لاہوت میں تمام ارواح نور محمدی (ﷺ) سے بہترین اعتدال پر پیدا ہوئیں،، عالم لاہوت میں اسی کا نام حجلۃ الانس ہے، اور یہی عالم انسان کا وطن اصلی ہے۔

جب ذات محمدی (ﷺ) کی تخلیق پر چار ہزار سال کا عرصہ گزر گیا تو اللہ تعالی نے نور پاک مصطفیٰ ﷺ سے عرش اور دوسری تمام کلیات کو پیدا فرمایا، اور اس کے بعد ارواح کو عالم اسفل کی لوٹا دیا۔ اور اس عالم میں یہ روحیں جسموں میں منتقل ہو گئیں۔

جیسا کہ اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا:

﴿ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ﴾سورة التين : ۵)

پھر اسے ہر نیچی سے نیچی حالت کی طرف پھیر دیا۔

یعنی پہلے اسے عالم لاہوت سے عالم جبروت کی طرف لوٹایا اور اسے یہاں اور اسے یہاں دونوں حرموں کے درمیان عالم جبروت کے نور سے ایک لباس پہنایا،، اس لباس کا نام روح سلطانی ہے۔ پھر روح کو اس لباس کے ساتھ عالم ملکوت کی طرف لوٹایا گیا، اور یہاں اسے نور ملکوت کا لباس پہنا دیا گیا، اس روح کا نام روح روانی ہے، اس کے بعد روح عالم الملک کو لوٹی، الملک کے نور کا لباس پہنا اور روح جسمانی کا نام پایا، اس عالم میں اجساد تخلیق ہوئے۔

☆......جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا

﴿مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ﴾سورة طه : ۵۵)

ہم نے زمین ہی سے تمہیں بنایا۔

﴿فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ﴾سورة الحجر: ۲۹)

تو جب میں اسے ٹھیک کرلوں اور اس میں اپنی طرف کی خاص معزز روح پھونک دوں۔

پھر جب اجساد سے روحوں کا تعلق قائم ہو گیا، تو وہ وعدہ الست کو بھول گئیں، جو وعدہ انہوں نے اپنے رب تعالی سے عالم ارواح میں کیا تھا اور کہا تھا کہ ہاں تو ہمارا رب تعالی ہے۔

☆......جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا:

﴿اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ﴾سورة الاعراف : ۱۷۲)

کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟

www.waseemziyai.com

پس وہ نسیان کی وجہ سے یہیں کی ہو کر رہ گئیں اور وہ اپنے وطن اصلی کو نہ لوٹیں۔ اللہ تعالیٰ جو کہ بے حد رحم فرمانے والا ہے اور انسان کا حاجت روا ہے اسے اپنی مخلوق پر رحم آیا اور اس نے اپنی جناب سے ایک کتاب نازل فرمائی تا کہ اسے پڑھ کر انسان وطن اصلی کو یاد کرے۔

☆......جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے

﴿وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰىمِ اللّٰهِ﴾ سورة ابراهيم : ۵)

اور انہیں اللہ تعالیٰ کے دن یاد دلاؤ۔

یعنی وہ دن جب وہ واصل بحق تھے، نبوت و رسالت کا ایک طویل سلسلہ چل نکلا، بہت سے انبیاء کرام علیہم السلام کی بعثت ہوئی اور تمام کتابوں کے نزول کی غرض و غایت ایک ہی تھی کہ بنی آدم کی روح کو وطن اصلی یاد آ جائے مگر بہت کم لوگوں کو اپنا وطن یاد آیا، معدودے چند روحیں تھیں جن کو یہاں رہ کر یہ اشتیاق پیدا ہوا کہ وہ اپنے وطن اصلی کی طرف لوٹ جائیں اور اپنے رب تعالیٰ سے ملاقات کریں، نبوت و رسالت کا سلسلہ روح اعظم خاتم الانبیاء محمد ﷺ پر اختتام پذیر ہوا۔ آپ ﷺ کسی ایک دور یا خطے کے لئے نبی نہ تھے بلکہ پوری انسانیت کے بخت خفتہ کو جگانے کے لئے آپ ﷺ تشریف لائے اور ہر علاقے کے لوگوں کو خواب غفلت سے جگانا آپ ﷺ کا منصب قرار پایا، آپ ﷺ کو حکم دیا گیا دلوں کو بصیرت کا نور دیں اور روحوں کے سامنے تنے پردوں منکش کریں۔

☆......جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان عالی شان ہے

﴿قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ﴾ سورة يوسف : ۱۰۸)

تم فرماؤ یہ میری راہ ہے میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں میں اور جو میرے قدموں پر چلیں دل کی آنکھیں رکھتے ہیں۔

بصیرت روح کی آنکھ ہے جو اولیاء کے لئے مقام جان میں کھلتی ہے، یہ آنکھ ظاہری علم سے وہ نہیں ہوتی، اس کے لئے علم لدنی چاہئے جو باطن سے تعلق رکھتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان عالی شان ہے

﴿وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا﴾ سورة طه : ۶۵)

اور اسے اپنا علم لدونی عطا کیا۔

انسان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اہل بصیرت کی یہ آنکھ کسی ولی صاحب تلقین عالم لاہوت سے باخبر مرشد کامل کے ذریعے حاصل کرے۔

اے بھائیو!

فيا ايها الاخوان ! انتبهوا وسارعوا الى مغفرة من بالتوبة فادخلوا فى الطريق وارجعوا الى ربكم مع هذا القوافل الروحانية فعن قريب ينقطع الطريق والايوجد الرفيق الى ذالك العالم فماجئنا بتنقية هذا الدنيا الدنية الخرانية ولنقنع بالمهمات النفسانية الخبيثة (فنبيكم ﷺ لاجلكم منتظر مغموم)

www.waseemziyai.com

كماقال ﷺ :غمي لاجل امتي الذي في آخرالزمان .

ترجمہ

اے بھائیو! ہوش میں آؤ اور توبہ کر کے اللہ تعالیٰ کی بخشش کی طرف دوڑو، اور راہ سلوک میں داخل ہو جاؤ، اور روحانی قافلوں کے ساتھ اپنے رب تعالیٰ کی طرف لوٹ آؤ کہ راستہ منقطع ہو جائے، یاد رکھو کہ ہم اس کمینی دنیا کو بسانے نہیں آئے، ہمیں اس خرابات سے آخر کوچ کرنا ہے، ہمیں خواہشات نفس کی پیروی نہیں کرنی چاہیے، دیکھو کہ تمھارے نبی ﷺ تمھارے منتظر ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اپنی امت کے ان لوگوں کے لئے غمگین ہوں جو آخری زمانہ میں ہوں گے۔

منزل من اللہ علم کی اقسام

فالعلم المنزل علينا علمان: ظاهر وباطن ،يعنى الشريعة والمعرفة فامربالشريعة على ظاهرناوبالمعرفة على باطننالينتج من اجتماعهماعلم الحقيقة كما قال الله تعالى : ﴿مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ ﴾ ﴿بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيَانِ ﴾(سورة الرحمن : ١٩، ٢٠)والافبمجرعلم الظاهر لاتحصل الحقيقة ولايصل الى المقصود والعبادة الكاملة بهما لابواحدهماكماقال الله تعالى : ﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَ الْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ﴾سورة الذاريات : ٥٦)اى يعرفوني فمن لم يعرفه كيف يعبده .

فالمعرفة انما تحصل بكشف حجاب النفس عن مرآة القلب (بتصفيته) فيرى فيهاجمال الكنز المخفى فى سر لب القلب كماقال الله تعالى فى الحديث القدسى : كنت كنزا مخفيا فَأَحْبَبْتُ أن أعرف فخلقت الْخلق لِكي اعرف .

فلمابين الله تعالى خلق الانسان لمعرفته وجبت عليه معرفته.

ترجمہ

جو علم اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمیں دیا گیا ہے، اس کی دو اقسام ہیں: علم ظاہر اور علم باطن یعنی علم الشریعت اور علم باطن:

☆......شریعت کا حکم ظاہر پر لاگو ہوتا ہے اور معرفت کا حکم باطن پر لاگو ہوتا ہے۔

ان دونوں علوم کو نازل کرنے کا مقصد حقیقت کے علم کو پانا ہے:

اللہ تعالیٰ کا فرمان عالی شان ہے

﴿مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ ﴾ ﴿بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيَانِ ﴾(سورة الرحمن : ١٩، ٢٠)

اس نے دو سمندر بہائے کہ دیکھنے میں معلوم ہوں ملے ہوئے،

اور ہے ان میں روک کہ ایک دوسرے پر بڑھ نہیں سکتا۔

صرف علم ظاہری سے علم حقیقت تک رسائی نہیں ہو سکتی، اور نہ ہی مقصود حاصل ہو سکتا ہے، کامل عبادت کے لئے علم ظاہری اور علم باطنی کی تحصیل ضروری ہے۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان عالی شان ہے

www.waseemziyai.com

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَ الْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ﴾سورة الذاريات : ٥٦)

اور میں نے جن اور آدمی اتنے ہی اسی لئے بنائے کہ میری بندگی کریں۔

میری عبادت کریں سے مراد ہے کہ میری معرفت حاصل کریں کیونکہ معرفت کے بغیر عبادت ممکن نہیں ہے، معرفت کے حصول کا ایک ہی ذریعہ ہے کہ انسان آئینہ دل سے حجاب نفس کو ہٹادے، جب حجاب سرک جاتا ہے تو انسان دل گہرائیوں میں چھپے راز کے حسن کو اس آئینہ میں عیاں دیکھتا ہے جیسا کہ حدیث قدسی ہے: اللہ تعالی نے فرمایا کہ میں ایک چھپا ہوا خزانہ تھا، میں نے چاہا کہ میں پہچانا جاؤں، سو میں نے مخلوق کو پیدا فرمایا کہ میری معرفت حاصل کریں، جب اللہ تعالی نے خود ہی بتادیا کہ تخلیق آدم کی وجہ معرفت خداوندی ہے، تو پھر انسان پر لازم ہے کہ وہ معرفت حاصل کرے۔

معرفت کی اقسام

فالمعرفة نوعان :

☆......معرفة صفات الله

☆......معرفة ذات الله

ومعرفة الصفات تكون حظ الجسم فى الدارين .

ومعرفة الذات تكون حظ الروح القدسى فى الآخرة كماقال الله تعالى ﴿وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ﴾سورة البقرة : ٨٧)وهم مويدون بروح القدس .

وهاتان المعرفتان لاتحصلان الابالعلمين : علم الظاهر وعلم الباطن كما أَخْبَرَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، اَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: الْعِلْمُ عِلْمَانِ :فَعِلْمٌ فِي الْقَلْبِ فَذٰلِكَ الْعِلْمُ النَّافِعُ، وَعِلْمٌ عَلَى اللِّسَانِ فَذٰلِكَ حُجَّةُ اللَّهِ عَلَى ابْنِ آدَمَ .﴿وعلم بالجنان فذلك العلم النافع﴾

(سنن الدارمی: أبو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمٰن بن الفضل بن بَہرام بن عبد الصمد الدارمی، التمیمی السمر قندی (۱:۳۷۳)

نوٹ: جو الفاظ بریکٹ میں ہیں یہ سنن دارمی میں مجھے نہیں مل سکے۔

ترجمہ

معرفت کی دو قسمیں ہیں:

☆......معرفت صفات: اللہ تعالی کی صفات کی معرفت

☆......معرفت ذات: اللہ تعالی کی ذات معرفت۔

معرفت صفات دارین میں جسم کے لئے خیر و فضل کا باعث ہے۔

معرفت ذات آخرت میں روح قدسی کے لئے نعمت ثابت ہوتی ہے جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان عالی شان ہے

﴿وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ﴾سورة البقرة : ٨٧)

اور پاک روح سے اس کی مدد کی۔

www.waseemziyai.com

روح القدس سے عارفین کی تائید ہوتی ہے۔معرفت کی یہ دونوں قسمیں صرف اسی وقت حاصل ہوسکتی ہیں کہ انسان دونوں علم یعنی علم ظاہراورعلم باطن کو حاصل کرے۔

جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان عالی شان ہے

علم کی دوقسمیں ہیں علم لسانی ،اور یہ علم کی قسم اللہ تعالی کی طرف ابن آدم پر حجت ہے اوردوسری قسم علم الجنانی ہے اور یہ دوسری قسم ہی علم نافع ہے۔

سب سے پہلے علم شریعت سیکھنا فرض ہے

والانسان يحتاج اولاالى علم الشريعة ليحصل الروح كسب البدن به وهوالدرجات ، ثم يحتاج الى علم الباطن ليحصل الروح كسب معرفة في علم الباطن وذلک لايحصل الابترک الرسومات التي هي مخالفة للشريعة والطريقة ، وحصوله بقبول المشقات النفسانية والروحانية لرضاء الله تعالى بلارياء ولاسمعة كماقال الله تعالى ﴿ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صٰلِحًا وَّ لَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ﴾سورة الكهف : ١١٠)

ترجمہ

سب سے پہلے انسان کوعلم شریعت کی ضرورت ہے،روح اس کے علم کے ساتھ جوارح کے کسب کوحاصل کرتی ہے۔جوارح کے کسب کے درجات ہیں،اس کے بعداس کوعلم باطن کی ضرورت پڑتی ہے،اوراس علم کے ذریعے روح علم معرفت میں معرفت خداوندی کے کسب کو حاصل کرتی ہے،علم معرفت کے حصول کاایک ذریعہ ہے کہ انسان ان رسوم کوترک کردے جوشریعت اورطریقت کے مخالف ہیں،اورنمود ونمائش سے بچتے ہوئے صرف اللہ تعالی کی خوشنودی کے لئے نفسانی اورروحانی ریاضتوں کوقبول کرلے،جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان عالی شان ہے

﴿ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صٰلِحًا وَّ لَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ﴾سورة الكهف : ١١٠)

توجسے اپنے رب سے ملنے کی امید ہواسے چاہئے کہ نیک کام کرے اوراپنے رب کی بندگی میں کسی کوشریک نہ کرے۔

انسان کاوطن اصلی

وعالم المعرفة : عالم اللاهوت ، وهووطن الاصلي المذكورالذى خلق فيه الروح القدسى فى احسن التقويم :

والمراد من الروح القدسى الانسان الحقيقى الذى اودع فى لب القلب ، ويظهروجوده بالتوبة والتلقين وملازمة كلمة لااله الاالله بلسانه اولا(وبعده بحياة القلب)وبعدحياة القلب يحصل بلسان الجنان .

ترجمہ

عالم معرفت یعنی عالم لاہوت انسان کااصلی وطن ہے،جیسا کہ پہلے ذکر کیا جاچکا ہے،اس عالم میں روح قدسی کی بہترین اعتدال پر تخلیق ہوئی ہے۔

www.waseemziyai.com

روح قدسی سے مراد انسان حقیقی ہے، انسان حقیقی کا اظہار صرف اسی وقت ہوتا ہے جب توبہ کی جائے اور تلقین پر عمل کیا جائے، کلمہ لا الہ الا اللہ کا لزوم انسان حقیقی کے وجود کو ظاہر کر سکتا ہے، بشرطیکہ یہ ذکر پہلے زبان سے پھر حیات قلبی سے اور پھر لسان جنان سے کہا جائے۔

روح قدسی کا دوسرا نام طفل معانی ہونے کی وجوہات

وتسمية المتصوفة : طفل المعانى ، لانه من المعنويات القدسية وتسمية طفلالنكات :

ترجمہ

انسان حقیقی یا روح قدسی کا دوسرا نام طفل معانی ہے، کیونکہ اس کا تعلق قدسی معنویات سے ہے، اسے طفل کہنے کی کئی وجوہات ہیں۔

پہلی وجہ

احدها : ان تولده من القلب كتولدالطفل من الام (فيربيه القلب كتربية الام الولد) فيكبر قليلاقليلاالى البلوغ.

ترجمہ

پہلی وجہ تو یہ ہے کہ روح قدسی قلب سے تولد ہوتی ہے جس طرح بچہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوتا ہے، ماں کی اس کی پرورش قلب کرتا ہے، پھر بچے کی طرح روح قدسی پرورش پاتی ہے، حتی بلوغت کی عمر کو پہنچ جاتی ہے۔

دوسری وجہ

والثانية : ان تعليم العلم للاطفال غالب ، فتعليم علم المعرفة لهذاالطفل ايضاً (غالب)

ترجمہ

دوسری وجہ یہ ہے کہ تعلیم کا سلسلہ اکثر بچپن سے شروع ہوتا ہے، بچوں کی طرح روح قدسی کو معرفت کی اکثر تعلیم دی جاتی ہے۔

تیسری وجہ

ان الطفل مطهر من ادناس الذنوب فهذاايضامطهرمن دنس الشرك والغفلة والجسمانية .

ترجمہ

جس طرح بچہ گناہ کی آلائشوں سے پاک ہوتا ہے اسی طرح روح قدسی بھی گناہ، شرک، غفلت اور جسمانیت سے پاک ہوتی ہے۔

چوتھی وجہ

ان الاكثرفى الروح يرى فى هذه الصوفية الصافية للولد ، ولذالك يرى فى المنامات على صورة المرد كاالملائكة .

ترجمہ

جس طرح بچہ پاکیزہ صورت ہوتا ہے اسی روح قدسی بھی پاکیزہ صورت ہے، یہی وجہ ہے کہ خواب میں ملائکہ کرام یا دوسری پاک چیزیں بچے کی مثالی صورت میں نظر آتی ہیں۔

www.waseemziyai.com

پانچویں وجہ

ان اللہ تعالی وصفہ (ابناء جنتہ) بالطفلیۃ بقولہ تعالی ﴿یَطُوفُ عَلَیۡہِمۡ وِلۡدَانٌ مُّخَلَّدُوۡنَ﴾ سورۃ الواقعۃ: ۱۷)وَ یَطُوۡفُ عَلَیۡہِمۡ غِلۡمَانٌ لَّہُمۡ کَاَنَّہُمۡ لُؤۡلُؤٌ مَّکۡنُوۡنٌ﴾سورۃ الطور: ۲۴)

ترجمہ

اللہ تعالی نے ابنائے جنت کو طفولیت کے وصف سے متصف فرمایا: جیسا کہ ارشاد گرامی ہے

﴿یَطُوفُ عَلَیۡہِمۡ وِلۡدَانٌ مُّخَلَّدُوۡنَ﴾ سورۃ الواقعۃ: ۱۷)

ان کے گرد لئے پھریں گے ہمیشہ رہنے والے لڑکے۔

﴿وَ یَطُوۡفُ عَلَیۡہِمۡ غِلۡمَانٌ لَّہُمۡ کَاَنَّہُمۡ لُؤۡلُؤٌ مَّکۡنُوۡنٌ﴾سورۃ الطور: ۲۴)

اور ان کے خدمت گار لڑکے ان کے گرد پھریں گے گویا وہ موتی ہیں چھپا کر رکھے گئے۔

چھٹی وجہ

ان ھذا الاسم کان لہ باعتبار لطافتہ ونطافتہ.

ترجمہ

روح قدسی کو یہ نام اس کی لطافت اور نظافت کی وجہ سے دیا گیا ہے۔

ساتویں وجہ

ان اطلاقہ علی سبیل المجاز باعتبار تعلقہ بالبدن (وتمثیلہ) بصورۃ البشر بناء علی ان اطلاقہ علیہ لاجل ملاحتہ لا لاجل استصغارہ وبالنظر الی بدایۃ حالہ، وھو الانسان الحقیقی، لان لہ انسیۃ مع اللہ تعالی. فالجسم والجسمانیۃ لیس محرما لہ لقولہ ﷺ لِی مَعَ اللّٰہِ وَقۡتٌ لَا یَسَعُ فِیہِ مَلَکٌ مُقَرَّبٌ، وَلَا نَبِیٌّ مُرۡسَلٌ.

(المقاصد الحسنۃ فی بیان کثیر من الأحادیث المشتہرۃ علی الألسنۃ: شمس الدین أبو الخیر محمد بن عبد الرحمن بن محمد السخاوی: ۵۶۵)

(فیض القدیر شرح الجامع الصغیر: زین الدین محمد المدعو بعبد الرؤوف المناوی القاہری ۴:۶) المکتبۃ التجاریۃ الکبری۔ مصر

(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح: علی بن (سلطان) محمد، أبو الحسن الملا الہروی القاری (۴:۶۱۱۰) دار الفکر، بیروت۔ لبنان

اور فرماتے ہیں

والمراد من النبی المرسل بشریۃ النبی ﷺ ومن الملک المقرب روحانیۃ التی خلقت نور الجبروت فلایدخل فی نور اللاھوت. وقال رسول اللہ ﷺ

ان للہ جنۃ لافیہا حور ولافیہا قصور ولاجنان ولاعسل ولالبن، بل ینظر الی وجہ اللہ تعالی کما قال اللہ تعالی ﴿وُجُوۡہٌ یَّوۡمَئِذٍ نَّاضِرَۃٌ، اِلٰی رَبِّہَا نَاظِرَۃٌ﴾ وکما قال رسول اللہ ﷺ

عَنۡ قَیۡسٍ، عَنۡ جَرِیرٍ، قَالَ: کُنَّا جُلُوسًا عِنۡدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ إِذۡ نَظَرَ إِلَی القَمَرِ لَیۡلَۃَ البَدۡرِ قَالَ:

www.waseemziyai.com

إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هَذَا الْقَمَرَ.

(صحیح البخاری : محمد بن إسماعیل أبو عبد اللہ البخاری الجعفی (۹:۱۲۷)

ولودخل الملك والجسمانية في هذه العالم لاحترقا كماقال الله تعالى في الحديث القدسي لو كشفت سبحات وجهي جلالي لاحترق كل مامدبصري. وكمال قال جبرئيل عليه السلام: لودنوت انملة لاحترقت.

ترجمہ

یہ اطلاق مجازی ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کا تعلق بدن سے ہے اور یہ انسان کے ساتھ صورت میں مماثلت رکھتا ہے، اب روح قدسی کا طفل معانی پر اطلاق اس بناء پر ہے کہ بچے میں ملاحت ہوتی ہے، یہ اطلاق صغرسنی کی وجہ سے نہیں ہے، اور اس اطلاق کی دسری وجہ یہ بھی ہوسکتی ہے شروع میں روح قدسی کی صورت اس سے ملتی ہے، بہر حال روح قدسی طفل معانی انسان حقیقی ہے، کیونکہ اسے اللہ تعالی سے انسیت حاصل ہے۔

جسم اور جسمانی طفل معانی کے محرم نہیں ہیں، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان عالی شان ہے

بارگاہ خداوندی میں مجھے ایسا وقت بھی حاصل ہوتا ہے کہ جس میں نہ تو کسی مقرب فرشتے کی گنجائش ہوتی ہے اور نہ ہی نبی مرسل کی۔

نبی مرسل سے مراد نبی کریم ﷺ کی بشریت اور مقرب فرشتے سے مراد رسول اللہ ﷺ کی روحانیت جو کہ نور جبروت سے تخلیق ہوئی ہے جیسے فرشتے نور جبروت سے ہیں اسی لئے یہ فرشتے نور لاہوت میں داخل نہیں ہوسکتے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

یقیناً اللہ کے ہاں ایک ایسی جنت بھی ہے جس میں نہ تو حور و قصور ہیں اور نہ باغ و بہار، نہ شہد کی نہریں اور نہ دودھ کے چشمے وہاں صرف اور صرف اللہ تعالی کے دیدار کی دولت ہے۔

جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان عالی شان ہے

﴿وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ، إِلَى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ﴾

کچھ منہ اس دن، تر و تازہ ہوں گے، اپنے رب کو دیکھتے۔

اور رسول اللہ ﷺ کا فرمان عالی شان ہے

عنقریب تم اپنے رب تعالی کو اس طرح عیاں دیکھو گے جس طرح چودھویں رات کے چاند کو دیکھتے ہو۔

اگر فرشتہ اور جسمانیت اس میں داخل ہوں تو جل جائیں۔ جیسا کہ حدیث قدسی شریف میں اللہ تعالی کا فرمان عالی شان ہے

اور اسی طرح حضرت سیدنا جبریل امین علیہ السلام کا فرمان ہے کہ اگر میں انگلی کے پورے کے برابر بھی آگے بڑھوں تو جل جاؤں گا۔

(سر الاسرار و مظہر الانوار فیما یحتاج الیہ الابرار لسیدی الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ: ۵۶:۴۳) مطبوعہ دار الانصاری، دار السنابل دمشق شام

www.waseemziyai.com

الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ

بحیثیت مکتوب نگار

مرکز العلوم الاسلامیہ (رجسٹرڈ)

الشیخ عبدالرزاق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی شرح مکتوبات

الشيخ العالم الصالح عبد الرزاق بن أحمد بن محمد فاضل بن عبد العزيز بن نور الدين بن كمال الدين بن أبي سعيد العلوي الرازي الجهنجانوي، كان من ذرية محمد بن الحنفية، ولدسنة ست وثمانين وثمانمائة، ولعبد الرزاق شرح بسيط على مكتوبات الشيخ عبد القادر الجيلاني، توفي سنة تسع وأربعين وتسعمائة.

ترجمہ

الشیخ العالم الصالح ،عبدالرزاق بن احمد بن محمد فاضل بن عبدالعزیز بن نورالدین بن کمال الدین بن ابوسعید العلوی الرازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت سیدنا امام محمد بن الحنفیہ رضی اللہ عنہ کی اولاد امجاد میں سے تھے ،اورآپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ولادت باسعادت سنہ (۸۸۶ھ) میں ہوئی ،اورانہوں نے شیخ عبدالرزاق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے مکتوبات کی بہت لمبی شرح کی تھی ،اوران کا وصال شریف سنہ (۹۴۹ھ) میں ہوا۔

(نزہۃ الخواطر وبہجۃ المسامع والنواظر: عبدالحی بن فخر الدین بن عبدالعلی الحسنی الطالبی (۴:۳۶۳)

اس سے معلوم ہوا کہ حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے مکتوبات بہت زیادہ تھے جو مرور زمانہ کے ساتھ کم رہ گئے ،کاش کہ آج وہ موجود ہوتے تو وہ بھی راہ ہدایت کا سامان ہوتے۔

الامام الجیلانی رضی اللہ عنہ کا خلیفہ کو خط

وكان إذا كاتَبَ الخليفةَ يكتب إليه :عبد القادر يأمرك بكذا، وأمره نافِذٌ عليك، وطاعتك واجبة عليه، وهو لك قُدْوة وعليك حُجَّة .فإذا وقف الخليفة على ورقته قبَّلها، وقال :صَدَق الشيخ.

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ جب کبھی خلیفہ کو خط لکھا کرتے تو اس طرح لکھتے:

عبدالقادر تم کو یہ حکم کرتا ہے اوراس کا حکم نافذ ہے اوراس کی اطاعت واجب ہے تم پر، وہ تیرا امام بھی ہے اور تیرے خلاف حجت بھی ،اور جب خلیفہ کے پاس الشیخ الامام الجیلانی رضی اللہ عنہ کا خط پہنچتا تو خلیفہ اسی وقت خط کو چومتا تھا اور کہتا کہ شیخ نے سچ فرمایا ہے۔

(مرآۃ الزمان فی تواریخ الأعیان: شمس الدین أبوالمظفر یوسف بن قِزْ أُوغلی بن عبداللہ المعروف ب سبط ابن الجوزی):(۲۱:۸۱)

مکتوب اول

اے عزیز! چون ابر افق شهود از خرق غمام فیض ﴿يَهْدِي اللّٰهُ لِنُورِهِ مَنْ يَّشَآءُ﴾ (سورة نور رقم الآية ۳۵) ورخشیدن گیرد روایح وصول از عنائت ﴿وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَنْ يَّشَآءُ﴾ (سورة بقرة رقم الآية : ۱۰۵) دروزیدن آید وریاحین انس درریاض قلوب بشگفد وبلابل شوق دربساطین ارواح نبغات ﴿يٰٓأَسَفٰى عَلٰى يُوْسُفَ﴾ سورة يوسف : رقم الآية : ۸۴) چون هزار داستان درترنم آید ونیران اشتیاق در قوانین سرائر ، شعله برزندو اطیار وافکار در

www.waseemziyai.com

فضائے عظمت از غایت طریان بے پر شودوفحول عقول دروادی معرفت پی گم کرند وقواعد ارکان افہام از صدمت ہیبت درتزلزل آمد سفن عزائم دربحار ﴿وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ﴾(سورة الانعام : رقم الآية : ۹۱)بریاح ﴿وَ هِیَ تَجْرِیْ بِهِمْ فِیْ مَوْجٍ كَالْجِبَالِ﴾(سورة هود : رقم الآية : ۴۲)دربحج حيرت فرومانند امواج درياعشق ﴿يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ﴾(سورة الآمادئده : رقم الآية ۵۴)درتلاطم آيد هريكے برزبان حال نداكند﴿رَبِّ أَنْزِلْنِي مُنْزَلًا مُّبَارَكًا وَّأَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ﴾(سورة المومنون : رقم الآية : ۲۹)

سابقه عنايت ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰى﴾(سورة الانبياء : رقم الآية : ۱۰۱)دررسد وايشان رابرساحل جودى ﴿فِیْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ﴾(سورة القمر : رقم الآية :۵۵)فرودآرد درمجلس مستان باده الست رساند مامائده نعيم﴿لِلَّذِيْنَ أَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ﴾(سورة يونس : رقم الآية :۲٦)راورپيش كشدكنوس وصول از جام قرب ﴿بِأَيْدِیْ سَفَرَةٍ﴾(سورة عبس : رقم الآية : ۱۴) ﴿وَ سَقٰهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا﴾(سورة الانسان : رقم الآية ۲۱)راگردان شود ملك ابدى دولت سرمدى ﴿وَإِذَا رَأَيْتَ ثَمَّ رَأَيْتَ نَعِيْمًا وَّمُلْكًا كَبِيْرًا﴾(سورة الانسان : رقم الآية ۲۰)مشاهده گردد.

ترجمہ

عزیز من! خرق عادت سے آسمان شہود پے جب

﴿يَهْدِی اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ﴾

اللہ اپنے نور کی راہ بتا تا ہے جسے چاہتا ہے۔چمکتا ہےاورواہب عنایات کی ہوائیں اس کی اپنی ذات پروردگار تک رسائی کے لئے چلتی ہیں،جیسا کہ اس نے خودفرمایا ہے

﴿وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ﴾

اوراللہ اپنی رحمت سے خاص کرتا ہے جسے چاہے۔الفت ومحبت کے پھول دل کے باغ میں کھلتے ہیں،گلستان ارواح میں شوق کی بلبلیں

﴿يٰاَسَفٰى عَلٰى يُوْسُفَ﴾

اورکہا ہائے افسوس یوسف کی جدائی پر۔ہائے یوسف کے نغموں کے ساتھ بلبل ہزار داستان کی طرح ترنم ریزی کرتے ہیں، رازوں کی دنیامیں اشتیاق کی آگ شعلہ زنی کرتی ہے،غوروفکر کے پرندے اپنی بلند پروازی کے ساتھ فضاء بسیط میں اس طرح چھاجاتے ہیں کہ تل رکھنے کوجگہ نہ رہے،بڑے بڑے ماہر عقل مندوادی معرفت میں مسلسل گم ہوجاتے ہیں،اس کی ہیبت وجلال سے سمجھ بوجھ کے قواعدواسباب اورارکان متزلزل ہوجاتے ہیں،ارادوں کی کشتیاں

﴿وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ﴾(سورة الانعام : رقم الآية : ۹۱)

اوریہود نے اللہ کی قدر نہ جانی جیسی چاہیے تھی۔کے سمندرمیں

www.waseemziyai.com

﴿وَ هِيَ تَجْرِيْ بِهِمْ فِيْ مَوْجٍ كَالْجِبَالِ﴾ (سورة هود : رقم الآية : ۴۲)
اور وہ انہیں لئے جارہی ہے ایسی موجوں میں جیسے پہاڑ۔کی ہواؤں کے ساتھ حیران و پریشان ہوجاتی ہیں، دریائے عشق و محبت
﴿يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ﴾ (سورة الآمادئده : رقم الآية ۵۴) و
وہ اللہ کے پیارے اور اللہ ان کا پیارا۔کی موجوں میں طغیانی ہوتی ہے، ہر ایک زبان حال سے التجاء کرتا ہے
﴿رَبِّ أَنْزِلْنِيْ مُنْزَلًا مُّبَارَكًا وَّأَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ﴾ (سورة المومنون : رقم الآية : ۲۹)
(اور عرض کر کہ اے میرے رب مجھے برکت والی جگہ اتار اور تو سب سے بہتر اتارنے والا ہے۔تب اللہ تعالیٰ کی عنایت کے سبب
﴿إِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰى﴾ (سورة الانبياء : رقم الآية : ۱۰۱)
سورۃ بیشک وہ جن کے لئے ہمارا وعدہ بھلائی کا ہو چکا وہ جہنم سے دور رکھے گئے ہیں۔یہاں تک پہنچے ہیں اور پھر اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو اپنے جودوکرم کی بدولت
﴿فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ﴾ (سورة القمر : رقم الآية : ۵۵)
سچ کی مجلس میں عظیم قدرت والے بادشاہ کے حضور۔جلوہ افروز کرتا اور بادہ الست کے مستوں کی کی مجلس میں جگہ دیتا ہے
﴿لِلَّذِيْنَ أَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ﴾ (سورة يونس : رقم الآية : ۲۶)
بھلائی والوں کے لئے بھلائی ہے اور اس سے بھی زائد۔کی نعمتوں کے دسترخوان ان آنے والوں کے لئے بچھائے جاتے ہیں پھر
﴿بِأَيْدِيْ سَفَرَةٍ﴾ (سورة عبس : رقم الآية : ۱۴) ﴿وَ سَقٰهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا﴾ (سورة الانسان : رقم الآية ۲۱)
اور انہیں ان کے رب نے ستھری شراب پلائی۔ایسوں کے ہاتھ لکھے ہوئے۔کے جام قرب الٰہی کی گردش ہوگی اور پھر
﴿وَإِذَا رَأَيْتَ ثَمَّ رَأَيْتَ نَعِيْمًا وَّمُلْكًا كَبِيْرًا﴾ (سورة الانسان : رقم الآية ۲۰)
اور جب تو ادھر نظر اٹھائے ایک چین دیکھے اور بڑی سلطنت۔کی ابدی مملکت اور سرمدی دولت کا مشاہدہ ہوتا ہے۔
(اخبار الاخیار الشیخ الامام عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ:۲۰)

مکتوب ثانی

اے عزیز! قلب سلیم باید که تا برموز ﴿فَاعْتَبِرُوْا يٰاُولِي الْاَبْصَارِ﴾ (سورة الحشر رقم الآية : ۲) اطلاع یابد وعقلی کامل یابد تا دقائق اسرار ﴿سَنُرِيْهِمْ اٰيٰتِنَا فِي الْاٰفَاقِ وَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ﴾ (سورة فصلت : رقم الآية : ۵۳) ادراک کند ویقین صادق تا شواهد معرفت ﴿وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ﴾ (سورة الاسراء : رقم الآية : ۴۴) رابعين قلب مشاهده بيند وبدواعى وصول ﴿وَ اِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ﴾ (سورة البقرة : رقم الآية : ۱۸۶) مستقبل شود واز زواجر بينه ﴿اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّ اَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ﴾ (سورة المومنون : رقم الآية : ۱۱۵) از خواب غفلت ﴿وَيُلْهِهِمُ الْاَمَلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ﴾ سورة الحجر : رقم الآية : ۳)

www.waseemziyai.com

بدار گردو بعروۃ الوثقی ﴿وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ﴾ (سورۃ البقرۃ : رقم الآیۃ :۱۰۷) چنگ درزندو برسفینہ ﴿فَفِرُّوْٓا اِلَى اللهِ اِنِّىْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ﴾ (سورۃ الذاریات : رقم الآیۃ ۵۰) سوار گرد ودریائے معرفت ﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَ الْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ﴾ (سورۃ الذاریات : رقم الآیۃ ۵۶)

مردانہ وار بغواصی فرو آید و گر گوھر مطلوب بچنگ افتد، ﴿فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا﴾ (سورۃ الاحزاب : رقم الآیۃ : ۷۱) واگر جان طلب رود ﴿فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُه عَلَى اللهِ﴾ (سورۃ النساء : رقم الآیۃ : ۱۰۰)

ترجمہ

اے عزیز! قلب سلیم پیدا کرو تا کہ

﴿فَاعْتَبِرُوا يَاُولِي الْاَبْصَارِ﴾ (سورۃ الحشر رقم الآیۃ : ۲)

تو عبرت لو اے نگاہ والو۔ رازوں کو معلوم کرسکو مکمل آخرت درکار ہے تو

﴿سَنُرِيْهِمْ اٰيٰتِنَا فِى الْاٰفَاقِ وَ فِىٓ اَنْفُسِهِمْ﴾ (سورۃ فصلت : رقم الآیۃ :۵۳)

ابھی ہم انہیں دکھائیں گے اپنی آیتیں دنیا بھر میں اور خود ان کے آپے میں کہ دقیق اسرار کا ادراک کرو یقین صادق کی طلب ہے تو شواہد معرفت۔

﴿وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ﴾ (سورۃ الاسراء : رقم الآیۃ :۴۴)

اور کوئی چیز نہیں جو اسے سراہتی ہوئی اس کی پاکی نہ بولے، ہاں تم ان کی تسبیح نہیں سمجھتے۔ کو دل کی آنکھوں سے مشاہدہ کرو۔

﴿وَ اِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ﴾ (سورۃ البقرۃ : رقم الآیۃ : ۱۸۶)

اور اے محبوب جب تم سے میرے بندے مجھے پوچھیں تو میں نزدیک ہوں دعا قبول کرتا ہوں پکارنے والے کی جب مجھے پکارے۔ کے اصول وضوابط کے پیش نظر دعا مانگو قبول ہوگی،

﴿اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّ اَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ﴾ (سورۃ المومنون : رقم الآیۃ : ۱۱۵)

تو کیا یہ سمجھتے ہو کہ ہم نے تمہیں بیکار بنایا اور تمہیں ہماری طرف پھرنا نہیں۔ کی ظاہری سخت تنبیہ کے باوجود دنیاوی دینوی آرزو میں گرفتار رہو، اس لئے کہ

﴿وَيُلْهِهِمُ الْاَمَلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ﴾ سورۃ الحجر: رقم الآیۃ : ۳)

اور امید انہیں کھیل میں ڈالے تو اب جانا چاہتے ہیں۔ سے کیونکر خواب غفلت سے بیدار ہو

﴿وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ﴾ (سورۃ البقرۃ : رقم الآیۃ :۱۰۷)

اور اللہ کے سوا تمہارا نہ کوئی حمایتی نہ مددگار۔ کی مضبوط زنجیر کو مضبوطی سے پکڑلو

﴿فَفِرُّوْٓا اِلَى اللهِ اِنِّىْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ﴾ (سورۃ الذاریات : رقم الآیۃ ۵۰)

تو اللہ کی طرف بھاگو بیشک میں اس کی طرف سے تمہارے لئے صریح ڈر سنانے والا ہوں۔ کی کشتی پر سوار ہو جاؤ۔

www.waseemziyai.com

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَ الْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ﴾(سورة الذاريات : رقم الآية ٥٦)
اور میں نے جن اور آدمی اتنے ہی اسی لئے بنائے کہ میری بندگی کریں۔ کے دریائے معرفت میں مردانہ وار غوطہ زنی کروا گر گوہر مطلوب ہاتھ آجائے تو
﴿فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ﴾(سورة الاحزاب : رقم الآية : ٧١)
اس نے بڑی کامیابی پائی۔ اور اگر اسی طلب میں جان نکل جائے تو
﴿فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُه عَلَى اللهِ﴾(سورة النساء: رقم الآية : ١٠٠)
آلیا تو اس کا ثواب اللہ کے ذمہ پر ہو گیا۔
(اخبار الاخیار الشیخ الامام عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ:۲۰)

مکتوب ثالث

اے عزیز! چون عساکر جذبات ﴿اَللهُ يَجْتَبِىٓ اِلَيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَ يَهْدِىٓ اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ﴾(سورة الشورى : رقم الآية : ١٣) بر ولایت قلوب درتازد طوامح نفوس امارة را بلجام رياضت ﴿وَ جٰهِدُوْا فِى اللهِ حَقَّ جِهَادِهٖ﴾(سورة الحج :رقم الآية :٧٨)مرتاض ومذلل گرادند جبابره وفراعنه را درمجلس تقوىٰ بسلاسل مجاده در کشد امنیه راباغلال ﴿وَاَطِيْعُوا اللهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ﴾(سورة المائدة: رقم الآية :٩٢)بيرون گرداند واعمال ارادت واختیارات رابتادیب ﴿فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَه ﴾(سورة الزلزال : رقم الآية:٧) سزادهد وامنيه رسوم وعادات وقواعد اركان تلبيس وطامات رابكلى از ميان بردار منادى حال برزبان صدق مقال نداكند كه ﴿اِنَّ الْمُلُوْكَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْيَةً اَفْسَدُوْهَا وَجَعَلُوْٓا اَعِزَّةَ اَهْلِهَآ اَذِلَّةً وَكَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ ﴾(سورة النمل : رقم الآية :٣٤)وچون مرضيه اراضى صفاے قلوب ز لوث شهوات بگذر ﴿وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلٰمِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ﴾(سورة آل عمران : رقم الآية : ٨٥)مصفا گردو حقائق ارواح از نسائم الطاف ﴿مَنْ يَّهْدِ اللهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ﴾ (سورة الكهف : رقم الآية : ١٧)سراسر معطر ومعروف شود صفحات اوراق سراسر از نقائش ،رقوم لطائف ﴿اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِىْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمٰنَ﴾(سورة المجادله : رقم الآية : ٢٢)مرقوم گردوشهود ﴿يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ﴾سورة ابراهيم : رقم الآية : ٤٨) صفت حال گردد ورواسى اشواق چون ﴿هَبَآءً مَّنْثُوْرًا ﴾(سورة الفرقان : رقم الآية :٢٣)درهوا شود وبزبان صدامارگويد ﴿وَ تَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَّ هِىَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ﴾(سورة النمل : رقم الآية :٨٨)اسرافيل عشق صور دردهد ﴿وَّ نُفِخَ فِى الصُّوْرِ ﴾(سورة الكهف : رقم الآية : ٩٩)تاثير صاعقه ﴿فَصَعِقَ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَ مَنْ فِى الْاَرْضِ ﴾ (سورة الزمر : رقم الآية : ٦٩)بظهور انجامدومبشر اقبال ﴿لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ﴾(سورة الانبياء :رقم الآية :١٠٣)دررسد وايشان راتمكين دهدوبعليين ﴿فِىْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ ﴾(سورة القمر : رقم الآية :٥٥)داعى شود رضوان باشارت ﴿بُشْرٰىكُمُ الْيَوْمَ﴾(سورة الحديد : رقم الآية : ١٢)پيش آيد

www.waseemziyai.com

وابواب جنات نعیم بکشاید وبگوید ﴿سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِیْنَ﴾ (سورة الزمر : رقم الآية : ۷۳) وایشان بگویند ﴿وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَیْثُ نَشَاءُ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ﴾ (سورة الزمر : رقم الآية : ۷۴)

ترجمہ

اے عزیز! جب جذبات کی موجیں

﴿اَللّٰهُ یَجْتَبِیْٓ اِلَیْهِ مَنْ یَّشَآءُ وَیَهْدِیْٓ اِلَیْهِ مَنْ یُّنِیْبُ﴾ (سورة الشورى : رقم الآية :۱۳)

اور اللہ اپنے قریب کے لئے چُن لیتا ہے جسے چاہے اور اپنی طرف راہ دیتا ہے اسے جو رجوع لائے۔ ولایت قلب پر حملہ آور ہوتی ہیں اور نفس امارہ کی خواہشات کو ریاضت کی لگام

﴿وَجَاهِدُوْا فِی اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ﴾ (سورة الحج :رقم الآية :۷۸)

اور اللہ کی راہ میں جہاد کرو جیسا حق ہے جہاد کرنے کا۔ سے فرمانبردار بنا دیتی ہیں اور ظالم فرعونوں کو مجاہد کی زنجیروں سے باندھ کر مجلس زہد و تقویٰ میں لے آتی ہیں، ان کی آرزوؤں کے طوق کو

﴿وَاَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ﴾ (سورة المائدة: رقم الآية :۹۲)

اور حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا۔ کے تحت نکال پھینکتی ہیں اور اعمال ارادی واختیاری کو

﴿فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا یَّرَهٗ﴾ (سورة الزلزال : رقم الآية:۷)

تو جو ایک ذرّہ بھر بھلائی کرے اسے دیکھے گا۔ سے مزین کرتی ہیں، جاہلیت کی رسم ورواج شیطانیت کے قواعد اور سرکشی کے ارکان ان میں سے نکال کر ان کی زبان حال سے

﴿اِنَّ الْمُلُوْکَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْیَةً اَفْسَدُوْهَا وَجَعَلُوْٓا اَعِزَّةَ اَهْلِهَآ اَذِلَّةً وَکَذٰلِکَ یَفْعَلُوْنَ﴾ (سورة النمل : رقم الآية :۳۴)

بیشک بادشاہ جب کسی بستی میں داخل ہوتے ہیں اسے تباہ کر دیتے ہیں اور اس کے عزت والوں کو ذلیل اور ایسا ہی کرتے ہیں۔ کی صداقت قولی کا اعلان کرواتی ہیں، پھر جب صفائے قلب کی پسندیدہ خواہشات

﴿وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلٰمِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْهُ﴾ (سورة آل عمران : رقم الآية : ۸۵)

اور جو اسلام کے سوا کوئی دین چاہے گا وہ ہرگز اس سے قبول نہ کیا جائے گا۔ کے ذریعے بالکل پاکیزہ ہوجاتی ہیں پھر روح کے باغات میں

﴿مَنْ یَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ﴾ (سورة الكهف : رقم الآية : ۱۷)

جسے اللہ راہ دے تو وہی راہ پر ہے۔ کی نسیم الطاف وکرم سرسراتی اور عطر بیزی کرتی ہیں،

﴿اُولٰٓئِکَ کَتَبَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْاِیْمٰنَ﴾ (سورة المجادله : رقم الآية : ۲۲)

یہ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش فرما دیا۔ رازداری کے پتوں پر ہر جہتی نقشے تحریر کئے جاتے ہیں،

www.waseemziyai.com

﴿يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ﴾سورة ابراهيم : رقم الآية : ۴۸)

جس دن بدل دی جائے گی زمین اس زمین کے سوا۔ کے مشاہدہ شہود کو حال کی صورت مل جاتی ہے، شوق کے پہاڑ

﴿هَبَآءً مَّنْثُوْرًا﴾(سورة الفرقان : رقم الآية :۲۳)

ہم نے قصد فرما کر انہیں باریک باریک غبار کے بکھرے ہوئے ذرّے کر دیا کہ روزن کی دھوپ میں نظر آتے ہیں۔ کے مانند ہوا جاتے ہیں، اصرافیل اس کا صور پھونکتا ہے، جس کی ہولناک آواز کے اثر سے

﴿وَ تَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَّ هِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ﴾(سورة النمل : رقم الآية : ۸۸)

اور تو دیکھے گا پہاڑوں کو خیال کرے گا کہ وہ جمے ہوئے ہیں اور وہ چلتے ہوں گے بادل کی چال۔

﴿وَّ نُفِخَ فِي الصُّوْرِ﴾(سورة الكهف : رقم الآية : ۹۹)

اور صور پھونکا جائے گا۔

﴿فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَنْ فِي الْاَرْضِ﴾ (سورة الزمر : رقم الآية : ۶۹)

تو بے ہوش ہو جائیں گے جتنے آسمانوں میں ہیں اور جتنے زمین میں۔ کا ظہور ہوتا ہے پھر اقبال مندی اور خوش خبری کا نقیب آکر ان کو صبر و قرار دیتا اور مکان علیین میں پہنچاتا ہے، رضوان جنات الیوم کی صدا لگا کر جنات نعیم کے دروازے کھول کر کہتا ہے

﴿لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ﴾(سورة الانبياء :رقم الآية :۱۰۳)

انہیں غم میں نہ ڈالے گی وہ سب سے بڑی گھبراہٹ۔

﴿فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ﴾(سورة القمر : رقم الآية :۵۵)

سچ کی مجلس میں عظیم قدرت والے بادشاہ کے حضور۔ جلوہ افروز کرتا اور بادہ الست کے مستوں کی مجلس میں جگہ دیتا ہے۔

﴿بُشْرٰىكُمُ الْيَوْمَ﴾(سورة الحديد : رقم الآية : ۱۲)

ان سے فرمایا جا رہا ہے کہ آج تمہاری سب سے زیادہ خوشی کی بات۔

﴿سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ﴾(سورة الزمر : رقم الآية : ۷۳)

اور اس کے داروغہ ان سے کہیں گے سلام تم پر تم خوب رہے تو جنت میں جاؤ ہمیشہ رہنے۔ جس کے جواب میں اچھے لوگ کہتے ہیں

﴿وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَآءُ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ﴾(سورة الزمر : رقم الآية : ۷۴)

اور وہ کہیں گے سب خوبیاں اللہ کو جس نے اپنا وعدہ ہم سے سچا کیا اور ہمیں اس زمین کا وارث کیا کہ ہم جنت میں رہیں جہاں چاہیں تو کیا ہی اچھا ثواب کامیوں کا۔

مکتوب رابع

اے عزیزا! یکے از داعیہ شہوات ﴿وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ﴾(سورص : رقم الآية : ۲۶)اعراض کن واز مواطن غفلت ﴿وَ لَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا﴾(سورة الكهف : رقم الآية :

www.waseemziyai.com

۲۸)بیرون آی واز صحبت اهل فسوق که ﴿فَوَیۡلٌ لِّلۡقٰسِیَةِ قُلُوۡبُهُمۡ مِّنۡ ذِکۡرِ اللّٰهِ﴾(سورة الزمر : رقم الآية : ۲۲)پرهیز واز منادی ﴿اِسۡتَجِیۡبُوۡا لِرَبِّکُمۡ مِّنۡ قَبۡلِ اَنۡ یَّاۡتِیَ یَوۡمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ﴾(سورة الشورى : رقم الآية : ۴۷)ندا﴿اَلَمۡ یَاۡنِ لِلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَنۡ تَخۡشَعَ قُلُوۡبُهُمۡ لِذِکۡرِ اللّٰهِ﴾ (سورة الحديد : رقم الآية : ۱۶)بگوش هوش استماع کن وباتنبیه ﴿اَیَحۡسَبُ الۡاِنۡسٰنُ اَنۡ یُّتۡرَکَ سُدًی﴾(سورة القيامة : رقم الآية : ۳۶)شبے از خواب غرور ﴿وَلَا یَغُرَّنَّکُمۡ بِاللّٰهِ الۡغَرُوۡرُ﴾(سورة لقمان : رقم الآية : ۳۳)
بیدار شو واز مقامت اهل حضور که ﴿رِجَالٌ لَّا تُلۡهِیۡهِمۡ تِجَارَةٌ وَّلَا بَیۡعٌ عَنۡ ذِکۡرِ اللّٰهِ﴾(سورة النور : رقم الآية : ۳۷)کبر پرس واز برائے کعبه مقصود پائے از سر سازد وببادیه سرانقطاع کن ،﴿وَتَبَتَّلۡ اِلَیۡهِ تَبۡتِیۡلًا﴾ سورة المزمل : رقم الآية : ۸)باز اد تجرید﴿قُلِ اللّٰهُ ثُمَّ ذَرۡهُمۡ فِیۡ خَوۡضِهِمۡ یَلۡعَبُوۡنَ﴾(سورة الانعام : رقم الآية : ۹۱)وراحله وتفویض ﴿وَاُفَوِّضُ اَمۡرِیۡۤ اِلَی اللّٰهِ﴾سورة المومن : رقم الآية : ۴۴)بقافله اهل صدق که ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَکُوۡنُوۡا مَعَ الصّٰدِقِیۡنَ﴾(سورة التوبة : رقم الآية : ۱۱۹)مسافر شود مساکن ذخارف دنیاکه ﴿اِنَّا جَعَلۡنَا مَا عَلَی الۡاَرۡضِ زِیۡنَةً لَّهَا﴾(سورة الكهف : رقم الآية : ۷)عبور کن واز سبل مهالک فتنه که ﴿اَنَّمَاۤ اَمۡوَالُکُمۡ وَاَوۡلَادُکُمۡ فِتۡنَةٌ﴾(سورة الانفال : رقم الآية : ۲۸)بسلامت واز مناهج مسالک بدهی که ﴿اِنَّ هٰذِهٖ تَذۡکِرَةٌ فَمَنۡ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰی رَبِّهٖ سَبِیۡلًا﴾(سورة المزمل : رقم الآية : ۱۹) پیش گیر وبلسان اضطرار ﴿اَمَّنۡ یُّجِیۡبُ الۡمُضۡطَرَّ اِذَا دَعَاهُ﴾ (سورة النمل : رقم الآية : ۶۲)بالتضرع وزاری برخوان ﴿اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ﴾(سورة الفاتحه : رقم الآية : ۵)ومبشر عنایت قدیم ﴿اَلَاۤ اِنَّ اَوۡلِیَآءَ اللّٰهِ لَاخَوۡفٌ عَلَیۡهِمۡ وَلَا هُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ﴾(سورة یونس : رقم الآية : ۶۲)بابشارت تحیت ﴿سَلٰمٌ قَوۡلًا مِّنۡ رَّبٍّ رَّحِیۡمٍ﴾(سورة یسن : رقم الآية : ۵۸)پیش برو وبر جنبیت ﴿نَصۡرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتۡحٌ قَرِیۡبٌ وَبَشِّرِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ﴾(سورة الصف : رقم الآية : ۱۳)سوارشد بجناب خلد ﴿فَانۡقَلَبُوۡا بِنِعۡمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضۡلٍ﴾(سورة الآل عمران رقم الآية : ۱۷۴)داعی شو ونسیم عز وصال از هر طرف دروزیدن آید اقداح شراب محبت بایدی سقاة غیب گردان مشاهده شود وآهنگ ﴿اِنَّ هٰذَا کَانَ لَکُمۡ جَزَآءً وَّکَانَ سَعۡیُکُمۡ مَّشۡکُوۡرًا﴾(سورة الدهر : رقم الآية : ۲۲)بر کنندومقام انس فسانه ﴿وَکَلَّمَ اللّٰهُ مُوۡسٰی تَکۡلِیۡمًا﴾(سورة النساء رقم الآية : ۱۶۴)آغاز کنند ودیباجه ﴿فَلَمَّا تَجَلّٰی رَبُّهٗ لِلۡجَبَلِ﴾(سورة الاعراف : رقم الآية : ۱۴۳)راطناب دهد ونواظر عیون بصائر از سکرات حالات﴿خَرَّ مُوۡسٰی صَعِقًا﴾(سورة الاعراف : رقم الآية : ۱۴۳)خبر باز دهدواز مشاهده ﴿وُجُوۡهٌ یَّوۡمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰی رَبِّهَا نَاظِرَةٌ﴾سورة القيامة رقم الآية : ۲۲.۲۳)رامعائنه کند وبعجز معفرف آید برزبان حال باز گوید ﴿لَا تُدۡرِکُهُ الۡاَبۡصَارُ وَهُوَ یُدۡرِکُ الۡاَبۡصَارَ وَهُوَ اللَّطِیۡفُ الۡخَبِیۡرُ﴾(سورة الانعام رقم الآية: ۱۰۳)بیناشود و.

ترجمہ

www.waseemziyai.com

اے عزیز! خواہشات نفسانی سے پرہیز کر

﴿وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ﴾ (سورص : رقم الآية : ٢٦)

تو لوگوں میں سچا حکم کر اور خواہش کے پیچھے نہ جانا کہ تجھے اللہ کی راہ سے بہکا دے گی۔ اللہ تعالی کے ذکر سے غفلت نہ برتو اور وہ لوگ جو فاسق و فاجر اللہ تعالی کے ذکر سے غافل ہو گئے ہیں ان کی صحبت میں رہو۔

﴿وَ لَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا﴾ (سورة الكهف : رقم الآية : ٢٨)

اور اس کا کہا نہ مانو جس کا دل ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا۔ موت جسے کوئی ٹال نہیں سکتا اس کے آنے سے پہلے اللہ تعالی کے احکامات کی تعمیل کرو اور منادی کا یہ اعلان

﴿فَوَيْلٌ لِّلْقٰسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ﴾ (سورة الزمر : رقم الآية : ٢٢)ت

وخرابی ہے ان کی جن کے دل یادِ خدا کی طرف سے سخت ہو گئے ہیں۔ کوہوش کے کانوں سے سنو، کی تنبیہ پر کسی رات تو خواب غرور وتکبر سے بیدار ہو واور اہل دل واہل شہود

﴿اِسْتَجِيْبُوْا لِرَبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِىَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ﴾ (سورة الشورى : رقم الآية : ٤٧)

اپنے رب کا حکم مانو اس دن کے آنے سے پہلے جو اللہ کی طرف سے ٹلنے والا نہیں۔

﴿اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ﴾ (سورة الحديد : رقم الآية : ١٦)

کیا ایمان والوں کو ابھی وہ وقت نہ آیا کہ ان کے دل جھک جائیں اللہ کی یاد اور اس حق کے لئے جو اترا۔

﴿اَيَحْسَبُ الْاِنْسٰنُ اَنْ يُّتْرَكَ سُدًى﴾ (سورة القيامة : رقم الآية : ٣٦)

کیا آدمی اس گھمنڈ میں ہے کہ آزاد چھوڑ دیا جائے گا

﴿وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ﴾ (سورة لقمان : رقم الآية : ٣٣)

اور ہرگز تمہیں اللہ کے علم پر دھوکہ نہ دے وہ بڑا فریبی۔

﴿رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ﴾ (سورة النور : رقم الآية : ٣٧)

وہ مرد جنہیں غافل نہیں کرتا کوئی سودا اور نہ خرید و فروخت اللہ کی یاد۔

﴿وَ تَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا﴾ سورة المزمل : رقم الآية : ٨)

اور سب سے ٹوٹ کر اسی کے ہو رہو۔

﴿قُلِ اللّٰهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِىْ خَوْضِهِمْ يَلْعَبُوْنَ﴾ (سورة الانعام : رقم الآية : ٩١)

اللہ کہو پھر انہیں چھوڑ دو ان کی بیہودگی میں انہیں کھیلتا۔

﴿وَ اُفَوِّضُ اَمْرِىْٓ اِلَى اللّٰهِ﴾ سورة المومن : رقم الآية : ٤٤)

اور میں اپنے کام اللہ کو سونپتا ہوں۔

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ﴾ (سورة التوبة : رقم الآية : ١١٩)

www.waseemziyai.com

اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو۔

﴿اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْاَرْضِ زِیْنَةً لَّهَا﴾ (سورة الكهف : رقم الآية : ۷)

بیشک ہم نے زمین کا سنگار کیا جو کچھ اس پر ہے۔

﴿أَنَّما أَمْوالُكُمْ وَأَوْلادُكُمْ فِتْنَةٌ﴾ (سورة الانفال : رقم الآية :۲۸)

تمہارے مال اور تمہاری اولاد سب فتنہ ہے۔

﴿اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِیْلًا﴾ (سورة المزمل : رقم الآية : ۱۹)

بے شک یہ نصیحت ہے تو جو چاہے اپنے رب کی طرف راہ لے۔

﴿اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ﴾ (سورة النمل : رقم الآية : ۶۲)

یا وہ جو لاچار کی سنتا ہے جب اسے پکارے۔

﴿اِهْدِ نَا الصِّرٰطَ الْمُسْتَقِیْمَ﴾ (سورة الفاتحه : رقم الآية :۵)

ہم کو سیدھا راستہ چلا۔

﴿اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ﴾ (سورة یونس : رقم الآية : ۶۲)

سن لو بیشک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم۔

﴿سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ﴾ (سورة یسن : رقم الآية :۵۸)

ان پر سلام ہو گا مہربان رب کا فرمایا ہوا۔

﴿نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ فَتْحٌ قَرِیْبٌ وَ بَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ﴾ (سورة الصف : رقم الآية : ۱۳)

اللہ کی مدد اور جلد آنے والی فتح اور اے محبوب مسلمانوں کو خوشی سنادو۔

﴿فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ﴾ (سورة الآل عمران رقم الآية : ۱۷۴)

تو پلٹے اللہ کے احسان اور فضل سے۔

﴿اِنَّ هٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَآءً وَّ كَانَ سَعْیُكُمْ مَّشْكُوْرًا﴾ (سورة الدهر : رقم الآية : ۲۲)

ان سے فرمایا جائے گا یہ تمہارا صلہ ہے اور تمہاری محنت ٹھکانے لگی۔

وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِیْمًا﴾ (سورة النساء رقم الآية : ۱۶۴)

اور اللہ نے موسیٰ سے حقیقتاً کلام فرمایا۔

﴿فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ﴾ (سورة الاعراف : رقم الآية : ۱۴۲)

پھر جب اس کے رب نے پہاڑ پر اپنا نور چمکایا۔

﴿خَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا﴾ (سورة الاعراف : رقم الآية : ۱۴۲)

کر دیا اور موسیٰ گرا بے ہوش۔

www.waseemziyai.com

﴿وُجُوْهٌ یَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰی رَبِّهَا نَاظِرَةٌ﴾سورة القيامة رقم الآية : ۲۲.۲۳)

کچھ منہ اس دن تروتازہ ہوں گے، اپنے رب کو دیکھتے

﴿لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَ هُوَ یُدْرِكُ الْاَبْصَارَ وَ هُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ﴾(سورةالانعام رقم الآية:۱۰۳)

آنکھیں اسے احاطہ نہیں کرتیں اور سب آنکھیں اس کے احاطہ میں ہیں۔

(اخبارالاخیار الشیخ الامام عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ:۲۰)

www.waseemziyai.com
مرکز العلوم الاسلامیہ (رجسٹرڈ)

www.waseemziyai.com

حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ بحیثیت معلم

مرکز العلوم الاسلامیہ (رجسٹرڈ)

عزیمت ورخصت

قال الشیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ وعلیکم بالعزیمة والاعراض عن الرخصة من الزم الرخصة وترک العزیمة خیف علیه من هلاک دینه ،العزیمة للرجال لانهاالاشق والامر ، والرخصة للصبیان والنسوان لانهاالاسهل .

ترجمہ: حضرت الشیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تم پرعزیمت کو اختیار کرنا اور رخصت کو ترک کرنا لازم ہے، جو شخص رخصت کو اختیار کرے اور عزیمت کو ترک کرے اس کے دین کے ہلاک ہونے کا خوف ہے، عزیمت تو مردوں کے لئے ہوتی ہے اس لئے کہ یہ کام مشقت والا اور مشکل والا ہے اور رخصت عورتوں اور بچوں کے لئے ہے کیونکہ اس میں آسانی ہے۔

(الفتح الربانی المجلس ۶۱ مطبوعہ المکتبۃ الحقانیۃ محلہ جنگی پشاور پاکستان)

(الشیخ عبدالقادر الجیلانی ص ۱۹۲ مطبوعہ حزب القادریۃ لاہور پاکستان)

دعوی محبت میں کون سچا اور کون جھوٹا؟

قال الشیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ من ادعی حب اللہ تعالی من غیر ورع فی خلوته فهو کذاب ومن ادعی حب الجنة من غیر بذل المال والملک فهو کذاب ومن ادعی حب النبی ﷺ من غیر حب الفقر والفقراء فهو کذاب.

ترجمہ: حضرت الشیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص اللہ تعالی کے ساتھ محبت کا دعوی کرے مگر خلوت میں تقوی اختیار نہ کرے تو جھوٹا ہے، اور جو شخص جنت کے ساتھ محبت کا دعوی کرے مگر مال وغیرہ خرچ نہ کرے وہ بھی جھوٹا ہے اور جو شخص فقر اور فقراء سے محبت کئے بغیر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ محبت کا دعوی کرے وہ بھی جھوٹا ہے۔

(۱) الفتح الربانی المجلس ۶۲ مطبوعہ المکتبۃ الحقانیۃ محلہ جنگی پشاور پاکستان)

(۲) الشیخ عبدالقادر الجیلانی ص ۱۹۲ مطبوعہ حزب القادریۃ لاہور پاکستان)

الامر بالمعروف والنھی عن المنکر

هذة الصفة هی من اهم صفات الانبیاء والدعاة والمصلحین وهی من ثمار العقیدة الاسلامیة وبدونهاتفسد الامة

كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللهِ وَلَوْ آمَنَ أَهْلُ الْكِتَٰبِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُم مِّنْهُمُ الْمُؤْمِنُونَ وَأَكْثَرُهُمُ الْفَٰسِقُونَ (سورة آل عمران آیة ۱۱۰)

ویقول النبی ﷺ والذی نفسی بیده لتامرن بالمعروف ولتنهون عن المنکر اولیوشکن اللہ ان یبعث علیکم عقابا منه ثم تدعونه فلایستجاب لکم(۱)

ولقد کانت حیات الشیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنه کلهاامر ابالمعروف ونهیاعن المنکر الی ان لقیه وجه ربه عزوجل ففی خطبه ودروسه کان آمر ابالمعروف ونهیاعن المنکر وفی کتبه ووصایاه ، کان آمرابالمعروف وناهیاعن المنکر ، وقد رایناکیف خاطب الخلیفة المکتفی لامر اللہ فی خطبة

www.waseemziyai.com

الجمعة ، عندماولی القضاء یحی بن سعید المعروف بابن المرجم ، فقال له ولیت قضاء المسلمین اظلم الظالمین فماجوابک غداعند رب العالمین فبادر الخلیفة الی عزله.

ترجمہ: یہ صفت انبیاء کرام علیھم السلام اور داعی اور مصلحین لوگوں کی اہم صفات میں سے ہے اور یہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر عقیدہ اسلامیہ کے ثمرہ میں سے ہے اس کے بغیر تو امت بگڑ جائے ،اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا تم بہتر ہو اُن سب اُمتوں میں جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں بھلائی کا حکم دیتے ہو اور بُرائی سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو اور اگر کتابی ایمان لاتے تو اُن کا بھلا تھا اُن میں کچھ مسلمان ہیں اور زیادہ کافر (سورہ آل عمران رقم الآیۃ ۱۱۰)

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم نیکی کا حکم کرتے رہو گے اور برائی سے منع کرتے رہو گے یا پھر اللہ تعالی تم پر عذاب نازل فرمائے گا پھر تم دعا بھی کرو گے تو اللہ تعالی تمھاری دعا بھی قبول نہ فرمائے گا ،حضرت الشیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی ساری حیات طیبہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے ہوئے گزری اللہ تعالی کی بارگاہ میں حاضر ہونے تک آپ یہی فریضہ سرانجام دیتے رہے ، اپنے خطبات و دروس میں اپنی کتب ووصایا میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا کام کیسے سرانجام دیا ،ہم نے دیکھا کہ حضرت الشیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ خلیفہ المکتفی لامراللہ کو کیسے خطبہ جمعہ کے دوران خطاب فرمایا جب اس نے یحیی بن سعید المعروف بن المرجم کو قاضی بنایا تو حضرت الشیخ نے اس کو فرمایا: تم نے اہل اسلام پر اس شخص کو قاضی بنایا جو لوگوں میں سب سے بڑا ظالم ہے کل رب تعالی کے ہاں کیا جواب دے گا؟ تو خلیفہ نے فوراً اس کو معزول کر دیا۔

(۱) ریاض الصالحین رقم الحدیث ۱۹۳ مطبوعہ دالکتب العلمیۃ بیروت لبنان)

(۲) الشیخ عبدالقادر الجیلانی ص ۱۹۴ مطبوعہ حزب القادریۃ لاہور پاکستان)

نیکی کی دعوت اور برائی سے منع کرنے کے احکام

یقول الشیخ عبدالقادر الجیلانی رضی الله عنه الامر بالمعروف والنهی عن المنکر واجبان علی کل مسلم حر مکلف عالم بذلک بشرط القدرة علی وجه لایودی الی فساد عظیم وضرر فی نفسه وماله واهله ولایجب علی المنکر کشف ماهو مستور ، لان الله تعالی نهی عن ذلک فقال : ولاتجسسوا ، انما الواجب علیه انکار ماظهر فقط ،وهل یجوز الانکار اذاغلب علی ظنه الخوف علی نفسه ؟ عندنا یجوز ذلک وهوافضل ، اذاکان من اهل العزیمة والصبر فهو کالجهاد فی سبیل الله تعالی مع الکفار ، وقد قال الله تعالی فی قصة لقمان (وامر بالمعروف وانه عن المنکر والصبر علی ماصابک

والذی یومر به وینکر علیه علی ضربین فکل ماوافق الکتاب والسنة والعقل فهومعروف ،وکل ماخالف فهو منکر ذلک ینقسم قسمین ، احدهماظاهر یعرفه العوام والخواص کوجوب الصلوت الخمس وصوم رمضان والزکاة والحج وغیر ذلک وکتحریم الزناوشرب الخمر وسرقة والرباوالغصب وغیر ذلک وهذا القسم یجب انکاره علی العوام کمایجب انکاره علی الخواص من العلماء

والقسم الثانی مالایعرفه الاالخواص مثل اعتقاده مایجوز علی الباری تعالی ومالایجوز ، فهذایختص

www.waseemziyai.com

www.waseemziyai.com

انكاره بالعلماء، اما اذا كان الشيء مما اختلف الفقهاء فيه وساغ فيه الاجتهاد كتزوج امرة بلا ولي مثلا، لم يكن لاحد ممن هو على المذاهب الاخرى الانكار عليه، لان الامام احمد بن حنبل قال في رواية المروزي: لا ينبغي للفقيه ان يحمل الناس على مذهبه ولا يشدد عليهم.

ترجمہ

حضرت الشیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نیکی کا حکم کرنا اور برائی سے منع کرنا یہ دو واجب ہیں ہر مسلمان آزاد، مکلف اور عالم پر اس شرط پر کہ اس کو طاقت ہو منع کرنے کی یہ نہ ہو کہ یہ برائی سے منع کرے تو فساد کھڑا ہو جائے یا اس کی جان، مال اور اس کے گھر والوں کو نقصان ہو

مسئلہ: برائی سے منع کرنے والے پر یہ واجب نہیں ہے کہ وہ لوگوں کے پوشیدہ عیب کھول کھول کر ان سے منع کرتا رہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے ہم کو اس سے منع فرمایا ہے، کہ تم جاسوسی نہ کرو۔ بے شک صرف اسی برائی سے منع کرنا واجب ہے جو ظاہر ہو

ایک سوال کا جواب:

کیا اس وقت بھی برائی سے منع کرنا جائز ہے جب اپنی جان جانے کا ظن غالب ہو؟

جواب: حضرت الشیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے نزدیک جائز ہے بلکہ افضل ہے جب کہ وہ شخص اہل عزیمت میں سے ہو اور صبر کرنے والا ہو، یہ برائی سے منع کرنا بھی کفار کے ساتھ جہاد کرنے کی طرح ہے، اللہ تعالیٰ نے حضرت لقمان علیہ السلام کو فرمایا: آپ نیکی کا حکم کریں اور برائی سے منع کریں اور وہ مصیبت جو آپ کو اس راہ میں پہنچے اس پر صبر کریں

مسئلہ: وہ کام جس کے کرنے کا حکم کیا جائے اور جس کام سے منع کیا جائے دو قسموں پر ہے

معروف کیا ہے؟

ہر وہ کام جو قرآن و حدیث اور عقل کے مطابق ہو وہ معروف اور نیکی ہے

منکر کیا ہے؟

ہر وہ کام جو قرآن و حدیث اور عقل کے مخالف ہو وہ منکر اور برائی ہے

پہلی قسم:

ان میں ایک تو ظاہر ہے جس کو عوام و خواص سب جانتے ہیں جیسے نماز پڑھنا اور روزہ رکھنا اور زکوۃ دینا اور حج کرنا واجب ہے اور اس کے علاوہ جیسے زنا کرنا حرام ہونا شراب خوری، چوری، سود اور کسی کا مال غصب کرنا ان کاموں سے منع کرنا عوام اور خواص جو علماء میں سے ہیں سب پر واجب ہے اور نیکی کے کام ہیں ان کی دعوت دینا بھی عوام و خواص سب پر واجب ہے

دوسری قسم:

وہ باتیں جن کو صرف علماء کرام ہی جانتے ہیں جیسے اللہ تعالیٰ کے لئے کیا بولنا جائز اور کیا بولنا جائز نہیں ہے اس کو صرف علماء کرام ہی منع کر سکتے ہیں مگر جب کسی مسئلہ میں اختلاف ہو فقہاء کے درمیان، اور وہ اجتہادی مسئلہ ہو تو پھر کسی عالم کو منع کرنے کا حق نہیں ہے جیسے کسی

عورت کا بغیر ولی کے نکاح کرنا اس مسئلہ میں کسی بھی مذہب کے پیروکار کو حق نہیں کہ وہ اس مسئلہ کے ماننے والوں پر طعن کرے۔ حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کسی بھی فقیہ کے لئے جائز نہیں ہے کہ کسی کو اپنے مذہب کی اتباع پر ابھارے اور نہ ہی کسی دوسرے مذہب کے ماننے والوں پر شدت کرے۔

(۱) الغنیۃ جلد اول ص ۵۰ و مابعدھا مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت لبنان

(۲) الشیخ عبدالقادر الجیلانی ص ۱۹۴ مطبوعہ حزب القادریۃ لاہور پاکستان)

اس سے ثابت ہوا کہ کسی بھی مذہب کے پیروکار کو حق نہیں کہ وہ دوسرے مذہب پر طعن کرے مگر خدا تعالی غرق کرے ان لوگوں کو جو باوجود اس کے وہ جاہل ہیں اور علم کی عین سے بھی ناواقف ہیں وہ آج رفع یدین اور فاتحہ خلف الامام اور اونچی آمین کے مسئلہ پر ہر ہر گھر میں لڑائی شروع کرادی ہے اور طلاق ثلاثہ کے مسئلہ پر لوگوں کو حرام کاری پر لگا دیا ہے جس نے ایک ہی وقت میں تین طلاقیں دے دیں اس سے اپنے مدرسہ کے لئے دس ہزار لیکر حلال کر دیتے ہیں، میرے پاس ایک شخص آیا جو اپنی گھر والی کو تین طلاقیں ایک ہی بار دے چکا تھا میں نے مسئلہ بتایا کہ اب تمھاری بیوی مطلقہ ہو چکی ہے وہ تین چار دن بعد ملا کہنے لگا کہ میں غیر مقلدین کے مدرسہ میں گیا ہوں اور ان سے مسئلہ دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ دو دیگیں بریانی کی کفارہ میں ہمارے مدرسہ کو دے دو تو ہم لکھ دیں گے کہ تمھاری بیوی کو طلاق نہیں ہوئی تو میں نے دو دیگیں بریانی دی تو کفارہ ادا ہو گیا اب میں اپنی بیوی کو گھر لے آیا ہوں نعوذ باللہ تعالی

جہاد کی اقسام

فالجهاد قديكون بالحرب والقتال في سبيل الله تعالى وقد يكون بالقول والكلام في سبيل الله تعالى ايضاء، واماالامر بالمعروف والنهي عن المنكر الانوع من الجهاد وقبل هذاوذاك هناك جهاد النفس واصلاحهاوتزكيتهالتكون اهلاللجهاد غيرهامن الكفار والضالين ،

يقول الله تعالى :وَقٰتِلُوا الْمُشْرِكِيْنَ كَآفَّةً كَمَا يُقٰتِلُوْنَكُمْ كَآفَّةً وَ اعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ (سورة توبه آية ٣٦)وعن ابي ذر رضي الله عنه قال قلت يارسول الله ﷺ اى العمل افضل ؟ قال : الايمان بالله والجهاد في سبيله.

(رياض الصالحين رقم الحديث ١٢٨٥ مطبوعه دارلكتب العلمية بيروت لبنان

لقد امضى الشيخ عبدالقادر الجيلاني رضي الله عنه حياته كلهافي مجاهدة نفسه اولا، ثم في مجاهدة العصاة والضالين والفاسقين والكفار بالنصح والارشاد والامر بالمعروف والنهي عن المنكر

ويقول الشيخ عبدالقادر الجيلاني : ارادالله تعالى منى منفعة الخلق فانه قداسلم على يدى اكثر من خمسة آلاف من اليهود والنصارى وتاب على يديه من العيارين والمسالحة اكثر من مائة الف وهذاخيرٌ كثيرٌ

ترجمہ

جہاد کبھی اللہ تعالی کی راہ میں جنگ اور قتال کی صورت میں ہوتا ہے اور کبھی اللہ تعالی کی راہ میں بولنے اور کلام کرنے کے ساتھ

www.waseemziyai.com

ہوتا ہے، نیکی کا حکم کرنا اور برائی سے منع کرنا بھی جہاد ہی کی ایک قسم ہے، اس جہاد سے پہلے نفس کے ساتھ جہاد اور نفس کا تزکیہ ضروری ہے تا کہ اس جہاد کے لئے اہل ہو سکے اس کے بعد کفار اور گمراہوں کے خلاف جہاد کرے،

اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا: اور مشرکوں سے ہر وقت لڑو جیسا کہ وہ تم سے ہر وقت لڑتے ہیں اور جان لو کہ اللہ پرہیز گاروں کے ساتھ ہے۔

(ترجمہ کنز الایمان)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ سب سے افضل عمل کونسا ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالی پر ایمان لانا اور اس کی راہ میں جہاد کرنا۔

حضرت الشیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نے پہلے تو ساری زندگی نفس کے ساتھ جہاد کرتے گزاری، پھر اللہ تعالی کے نافرمانوں اور گمراہوں، کفار اور فاسقوں کو وعظ و نصیحت کرتے اور نیکی کا حکم کرتے اور برائی سے منع کرتے گزاری۔

حضرت الشیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالی نے میری ذات سے مخلوق کو نفع پہنچانے کا ارادہ فرمایا تو میرے ہاتھ پر پانچ ہزار سے زائد یہود و نصاری نے اسلام قبول کیا، اور میرے ہاتھ پر ایک لاکھ سے زیادہ فساق و فجار نے توبہ کی اور یہ خیر کثیر ہے۔

(۱) قلائد الجواہر ص ۱۹)

(۲) الشیخ عبدالقادر الجیلانی ص ۱۹۵ مطبوعہ حزب القادریہ لاہور پاکستان)

جہاد کی دو قسمیں

وكان يقول الشيخ عبدالقادر الجيلاني رضى الله عنه الجهاد: جهادين ظاهر وباطن،
فالباطن جهاد النفس والهوى والطبع والشيطان والتوبة عن المعاصي والزلات والثبات عليها وترك الشهوات ومحرمات

ترجمہ: حضرت الشیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: جہاد کی دو قسمیں ہیں، ظاہری اور باطنی

جہاد باطنی:

باطنی جہاد یہ ہے کہ انسان نفس اور خواہشات اور طبع اور شیطان کے خلاف لڑے اور معاصی اور گناہوں سے توبہ کرے اور اس پر قائم رہے اور شہوات اور محرمات کو ترک کرے۔

جہاد ظاہری:

جهادالكفار والمعاندين لله ولرسوله ﷺ ومقاساة سيوفهم ورماحهم سهامهم، يقتلون ويقتلون،
والجهاد الباطن اصعب من الجهاد الظاهر، فمن امتثل امر الله تعالى فى الجهادين.

ترجمہ

کفار اور اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ کے دشمنوں کے ساتھ جہاد کرنا تلواروں اور نیزوں کے ساتھ قتل کرنا بھی اور قتل ہونا بھی

www.waseemziyai.com

جہاد ہے،
جہاد باطنی جہادِ ظاہری سے زیادہ مشکل ہے جس نے اللہ تعالی کے حکم پر عمل پر کرتے ہوئے دونوں جہاد کرلئے اس نے اللہ تعالی کے احکامات پر عمل کرلیا۔
(الفتح الربانی المجلس ۱۸ مطبوعہ المکتبۃ الحقانیۃ محلہ جنگی پشاور پاکستان)

کلمہ حق

یقول الشیخ الجیلانی رضی اللہ عنہ کلمۃ الحق امام الخلفاء والقواد، والامراء، لایخاف فی اللہ تعالی لومۃ لائم، یقول النبی ﷺ افضل الجھاد کلمۃ الحق عند سلطان جائر (رواہ النسائی باسناد صحیح)
ترجمہ: حضرت الشیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ خلفاء، لیڈروں اور امراء کے سامنے کلمہ حق سرعام کہا کرتے تھے اللہ تعالی کے احکام کو بیان کرنے میں کسی کی ملامت کا کوئی خوف نہیں رکھتے تھے (رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب سے افضل جہاد ظالم بادشاہ کے سامنے کلمہ حق کہنا ہے)

(۱) الشیخ عبدالقادر الجیلانی ص ۱۹۷ مطبوعہ حزب القادریۃ لاہور پاکستان)
(۲) رجال الفکر والدعوۃ فی الاسلام ص ۲۸۲)

مریدین اور شاگردوں کی تربیت کا انداز

وقد وجہ الشیخ رضی اللہ عنہ ھمہ الاکبر الی مجاھدۃ النفوس واصلاحھاوتزکیتھافھواساس لکل جھاد وبدونہ لایمکن ان ینجح ای جھاد
لقد کانت مدرستہ وکان رباطہ اللذان انشاھما ،اشبہ مایکون بمرکز تدریب واصلاح یدرب فیھماالطلاب والمریدین، یزکی نفوسھم ویصلحھا،وینشئی بینہ وبینھم رباطادینیاوروحیاعمیقا ویجعل بینہ وبینھم عھداومیثاقا متیناثم یجیز کثیرامنھم ممن یری فیھم النبوغ والاستقامۃ والمقدرۃ علی التربیۃ والارشاد فینتشرون فی الآفاق یدعون الخلق الی اللہ تعالی ویربون النفوس ویحاربون الشرک والبدع الجاھلیۃ والنفاق، وقدکان لخلفاء ہ وتلامیذہ ھولاء فضل کبیر فی المحافظہ علی روح الاسلام وشعلۃ الایمان حماسۃ الدعوۃ والجھاد، ولولاھم لابتلعت المادیۃ ھذہ الامۃ، وکان لھم ایضافضل کبیر فی نشر الاسلام فی الامصار البعیدۃ التی لم تصل الیھاجیوش المسلمین کالھند واندونیشیاوالصین والافریقیۃ وجزر المحیط الھندی، کماکان لھم الید الطولی فی اسلام قبائل المغول والتتار ایضا

ترجمہ

حضرت الشیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نے اپنی ساری ہمت مجاہدہ نفس اور تزکیہ نفس کرنے اور نفوس کی اصلاح کرنے میں لگادی، کیونکہ یہی ہر جہاد کی بنیاد ہے اس کے بغیر کسی بھی جہاد میں کامیابی حاصل نہیں ہوسکتی، آپ کے مدرسہ اور آپ کی خانقاہ نے اس سلسلے

www.waseemziyai.com

میں بہت کام کیا آپ کا مدرسہ اور خانقاہ شریفہ ایک تربیتی مرکز کی حیثیت رکھتے تھے، جہاں پر طلبہ اور مریدین کی اصلاح کی جاتی اور ان کے نفوس کا تزکیہ کیا جاتا تھا، آپ رضی اللہ عنہ اپنے مریدین اور شاگردوں میں دینی اور گہرے روحانی تعلق پیدا کرتے تھے اور ان سے وعدہ لیا کرتے تھے، پھر جس میں استقامت وقوت دیکھتے اس کو اس کو اجازت عطا فرمایا کرتے تھے کہ وہ لوگوں کی تربیت کرے اور رشد وھدایت کا کام کرے پھر آپ کے فیض یافتہ لوگ دنیا میں پھیل جاتے لوگوں کو اللہ تعالی کی طرف دعوت دیتے اور لوگوں کی تربیت کرتے شرک وبدعت اور جاہلیت اور منافقت کے خلاف جنگ کرتے،

آپ رضی اللہ عنہ کے خلفاء اور شاگردوں کی بہت بڑی فضیلت ہے اس بات میں کہ انہوں نے اسلام کی روح اور ایمان کے شعلہ کی حفاظت کے لئے دعوت وجہاد کو ڈھال بنایا اگر حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کے شاگرد اور خلفاء اس وقت نہ ہوتے تو مادیت اس امت کو کھا جاتی، اور یہ فضیلت بھی حضرت الشیخ رضی اللہ عنہ کے شاگردوں اور خلفاء کو حاصل ہے بہت دور دور کے ملکوں میں جہاں اسلامی لشکر نہیں پہنچے تھے جیسے ہندوستان وچین افریقہ وغیرہ میں اسلام کی دعوت لیکر پہنچے، اور یہ بھی ید طولی اللہ تعالی نے ان کو دیا کہ تاری اور منگولی قبائل بھی انہیں کے ہاتھ پر اسلام لائے۔

(۱) الشیخ عبدالقادر الجیلانی ص ۱۹۷ مطبوعہ حزب القادریۃ لاہور پاکستان)

(۲) رجال الفکر والدعوۃ فی الاسلام ص ۲۸۲)

جاہل کی عبادت درست نہیں ہوتی

وكان يقول الشيخ عبدالقادر الجيلانى رضى الله عنه الجاهل لاتسوى عبادته شيئا والعلم لاينفع الابالعمل به والعمل لاينفع الاباخلاص فيه.

ترجمہ

حضرت الشیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ جاہل کی عبادات میں کوئی بھی چیز درست نہیں اور علم بغیر عمل کے نفع نہیں دیتا اور عمل بغیر اخلاص نفع نہیں دیتا۔

(الفتح الربانی ص ۱۴۱ مطبوعہ المکتبۃ الحقانیۃ محلہ جنگی پشاور پاکستان

ایمان کب کامل ہوتا ہے

يقول الشيخ عبدالقادر الجيلانى رضى الله عنه الخوف والرجاء هما كجناحى طائر لايتم الايمان الابهما.

حضرت الشیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ خوف اور امید پرندے کے دو پروں کی طرح ہیں ایمان ان دونوں کے ساتھ مل کر ہی پورا ہوتا ہے۔ (فتوح الغیب المقالۃ ۴۴)

خوف وامید میں اعتدال ضروری ہے

يقول الشيخ عبدالقادر الجيلانى رضى الله عنه تعمل اعمال اهل الشر وتتمنى درجات اهل الخير، من غلب رجاء ه خوفه تزندق، ومن غلب خوفه رجاء ه قنط، والسلامة فى اعتدالهما، قال رسول الله ﷺ

www.waseemziyai.com

لووزن خوف المومن ورجاءہ لاعتدلا.

ترجمہ: حضرت الشیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: تو عمل بدترین لوگوں والے کرتا ہے اور تمنا کرتا ہے کہ تجھ کو مقام نیک لوگوں والا مل جائے، اور فرمایا کرتے تھے کہ جس شخص کی امید خوف پر غالب آجائے تو وہ بے دین ہو گیا اور جس کا خوف امید پر غالب آگیا تو وہ مایوس ہو گیا سلامتی دونوں کے اعتدال میں ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر مومن کے خوف اور امید کا وزن کیا جائے تو دونوں برابر نکلیں۔

(الفتح الربانی المجلس ۲۵ مطبوعہ المکتبۃ الحقانیۃ محلہ جنگی پشاور پاکستان)

حقیقۃ بلاشریعت بے دینی ہے

فان عقیدۃ الشیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ ھی عقیدۃ اھل سنۃ والجماعۃ الفقۃ عندہ مقدم علی التصوف فکثیر اماکان یقول تفقہ ثم اعتزل وکل حقیقۃ لاتشھد لھاالشریعۃ فھی زندقۃ.

ترجمہ: حضرت الشیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کا عقیدہ اہل سنت کا عقیدہ تھا اور آپ کے نزدیک فقہ تصوف پر مقدم تھی اور یہ بہت مرتبہ فرمایا کرتے تھے پہلے فقہ پڑھو پھر گوشہ نشینی اختیار کرو ہر وہ حقیقت جس کے حق شریعت گواہی نہ دے وہ بے دینی ہے۔

(الغنیۃ جلد اول ص ۶۲ مطبوعۃ دارالکتب العلمیۃ بیروت لبنان)

سارے مذھب حق پر ہیں

وکان الشیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ یحترم مذاھب اھل سنۃ والجماعۃ کلھا ویدعوالی احترام ارائھم المذھبیۃ والی الابتعادعن الخصومات فیمابینھم لانھم یستقون من منبع واحد.

ترجمہ

حضرت الشیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ اہل سنت کے تمام مذاہب کا احترام فرمایا کرتے تھے اور آپ رضی اللہ عنہ لوگوں کو مذہبی آراء کے احترام کرنے کی دعوت بھی دیا کرتے تھے مذہبی لڑائیوں سے دور رہنے کا حکم دیا کرتے تھے اور فرمایا کرتے کہ یہ تمام مذاہب اہل سنت ایک ہی منبع سے سیراب ہوتے ہیں۔

(الشیخ عبدالقادر الجیلانی ص ۲۱۰ مطبوعہ حزب القادریۃ لاہور پاکستان)

ایک ہی طریقہ ہے اہل سنت کے درمیان اتحاد کا اور وہ یہی ہے جو حضرت الشیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نے دیا ہے کہ سب کا احترام اور سب کی رائے کا احترام کریں اس طرح اہل سنت کے آپس کے اختلافات ختم ہو سکتے ہیں۔

فقہ و طریقت کے تقاضے

واذاکان الفقہ ھو جسم الشریعۃ فالطریقۃ روحھا، الفقہ یرضی من المصلی ان یقوم بارکان الصلوۃ من قیام ورکوع وسجود قعود وقراءۃ، ولکن الطریقۃ لاترضی منہ الابالخشوع وان یعتبر نفسہ واقفا بین یدی ملک الملوک وجبار السموات والارض وان تنھی صلوتہ عن الفحشاء والمنکر، والفقہ یرضی من الصائم الامساک عن المفطرات من الفجر الی اللیل ولکن الطریقۃ لاترضی الامساک ایضاعن

www.waseemziyai.com

الکذب والغیبة والنمیمة والشهادة الزور وبالشعور بالام الفقراء والمحتاجین ، والفقه یرضی من المزکی ان یخرج نصاب الزکوة فی موعد ةالمقرر، والکن الطریقة لاترضی الاتزکیة النفس والابتعاد عن الشح والفقه یرضی من الحاج باداء اعمال الحج ولکن الطریقة لاترضی الابالاخلاص والشعور بالعبودیة المطلقة لله تعالی ، والتذلل والخضوع والاستسلام بین یدیه و اعانة الضعفاء المنقطعین والاهتمام بامر جمیع المسلمین .

اور جب فقہ شریعت کا جسم ہے اور طریقت شریعت کی روح ہے جب نمازی نماز کو اس کے تمام ارکان رکوع وسجود قعدہ اور قرات کے ساتھ ادا کرلے تو فقہ راضی ہوجاتی ہے لیکن طریقت راضی نہیں ہوتی جب تک خشوع وخضوع نہ ہو اور بندہ اپنے آپ کو بادشاہوں کے بادشاہ کے سامنے کھڑا ہوا تصور نہ کرے، اور یہ کہ نماز بے حیائی اور گناہ سے منع کرتی ہے۔

اور فقہ تو روزہ دار سے صرف روزہ کھولنے والی چیزوں سے رکنے پر اور روزہ فجر سے لیکر رات تک پورا کرنے پر راضی ہوجاتی ہے مگر طریقت تب تک راضی نہیں ہوتی جب تک انسان جھوٹ، غیبت، چغلی، اور جھوٹی گواہی سے رک نہ جائے اور فقیروں اور محتاجوں کا درد نہ محسوس نہ ہو۔

زکوۃ دینے والے سے فقہ صرف اتنی بات پر راضی ہوجاتی ہے کہ زکوۃ دینے والا شریعت کے مطابق زکوۃ ادا کردے، مگر طریقت اس وقت تک راضی نہیں ہوتی جب تک انسان اپنے نفس کا تزکیہ نہ کرے اور بخل اور کنجوسی سے اپنے آپ کو پاک نہ کرے۔

فقہ حاجی سے صرف اتنی بات پر راضی ہوجاتی ہے جب حاجی حج کو اس کے تمام ارکان کے ساتھ ادا کرلے مگر طریقت اس وقت راضی نہیں ہوتی جب تک حاجی کے اندر اخلاص نہ پیدا ہو اور جب تک یہ شعور نہ آجائے کہ عبادت مطلقہ اللہ تعالی کے لئے خاص ہے اور عاجزی اور انکساری نہ آجائے اور کمزور لوگوں کا درد اور اہل اسلام کے تمام امور کا اہتمام کرنا نہ آجائے۔

(الشیخ عبدالقادر الجیلانی ص ۲۱۶ مطبوعہ حزب القادریۃ لاہور پاکستان)

اس سے ثابت ہوا کہ طریقت خدمت خلق کا نام ہے اپنے لئے تو سب زندہ رہتے ہیں مگر اللہ تعالی کے ہاں وہی انسان مقبول ہے جو مسلمانوں کا درد محسوس کرے اور ان کے درد کو اپنا درد جانے۔

فقہ وطریقت کا اجتماع

جمع الشیخ عبدالقادر الجیلانی رضی الله عنه بین الفقه والتصوف وکان یقدم الفقه علی التصوف لانه حاکم علیه وهو نفسه کان فقیهاقبل ان یکون متصوفا.

ترجمہ

حضرت الشیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نے فقہ اور تصوف کو جمع فرمایا اور فقہ کو تصوف پر مقدم رکھتے تھے اس لئے کہ وہ حاکم ہے اس پر اور خود حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ صوفی بننے سے پہلے فقیہ تھے۔

(الشیخ عبدالقادر الجیلانی ص ۲۱۷ مطبوعہ حزب القادریۃ لاہور پاکستان)

www.waseemziyai.com

اہل مذاہب اربعہ

هكذاوفق بين الفقه والتصوف وآخى بين الفقهاء والمتصوفةواخضع الحقيقة للشريعة، وصفى التصوف من البدع والضلالات التى دخلت عليه وهكذادان له الفقهاء والمتصوفة فى زمنه فماكانوايخالفون امره وكانوايدعونه الى القاء دروسه فى المدرسة النظامية فى بغداد كماراينامع ان القائمين عليهاالشافعية، وكان كبار مشائخ الصوفية كعلى بن الهيتى والقليوبى يكنسون امام باب مدرسة ويرشونه بالماء ولايدخلون عليه الابعد الاستئذان منه احتراماوتقديراله .

ترجمہ

اوراسی طرح حضرت الشیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نے فقہ اور تصوف کے درمیان موافقت پیدا کی اور فقہاء وصوفیاء کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا، حقیقت کو شریعت کے طابع کیا اور تصوف کو بدعات وگمراہیوں سے پاک کیا جو اس میں داخل ہو چکی تھیں، اور اسی طرح فقہاء وصوفیاء جو آپ کے مخالف تھے آپ کی قدر کرنے لگے اور آپ کو دعوت دیتے جامعہ نظامیہ میں درس دینے کے لئے اور اسی طرح بڑے بڑے شافعی علماء آپ کے ساتھ کھڑے رہے کبار مشائخ صوفیہ جیسے حضرت علی بن ھیتی اور قلیوبی جیسے بزرگ حضرت الشیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے دروازے کے باہر جھاڑو دیتے اور پانی چھڑکا کرتے تھے آپ کے احترام اور عزت کے پیش نظر جب تک آپ سے اجازت نہ لے لیتے اندر داخل نہ ہوتے تھے۔

(۱) قلائد الجواہر ۱۹

(۲) الشیخ عبدالقادر الجیلانی ص ۲۱۹ مطبوعہ حزب القادریۃ لاہور پاکستان

خلوت نشینی اختیار نہ کرو

قال ابن النجّار :كتب إلىّ عبد الله بن أبى الحسن الجبّائى قال :كنت أسمع كتاب حلية الأولياء على شيخنا ابن ناصر، فرق قلبى، وقلت فى نفسى :أشتهى أن انقطع عن الخلق وأشتغل بالعبادة، ومضيت وصلّيت خلف الشيخ عبد القادر، فلما صلى، جلسنا بين يديه، فنظر إلىّ وقال :إذا أردت الانقطاع فلا تنقطع حتّى تتفقّه، وتجالس الشيوخ وتتأدّب بهم، فحينئذ يصلح لك الانقطاع، وإلّا فتمضى وتنقطع قبل أن تتفقه، فإن أشكل عليك شىء من أمر دينك تخرج من زاويتك، وتسأل الناس عن أمر دينك؟ ما يحسن بصاحب الزاوية أن يخرج من زاويته، ويسأل الناس عن أمر دينه .ينبغى لصاحب الزاوية أن يكون كالشمعة يستضاء بنوره.

ترجمہ

ابن نجار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے عبداللہ بن ابی الحسن الجبائی نے خط لکھا کہ میں اپنے شیخ ابن ناصر کے پاس بیٹھا حلیۃ الاولیاء سن رہا تھا سنتے سنتے میرا دل ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا اور میں نے دل میں کہا کہ اب تو میں لوگوں سے گوشہ نشینی اختیار کرلوں گا اور عبادت میں مصروف ہو جاؤں گا، میں روانہ ہوا اور نماز حضرت الشیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی امامت میں ادا کی جب انہوں نے

www.waseemziyai.com

نماز پڑھالی تو ہم ان کے سامنے بیٹھ گئے ، انہوں نے میری طرف دیکھا اور فرمایا اگر تم نے گوشہ نشینی کا اردہ کر ہی لیا ہے تو تب تک گوشہ نشینی اختیار نہ کرنا جب تک تم علم فقہ اور مشائخ کی صحبت نہ اختیار کرلو اور ان کے ساتھ ادب کرنے کا طریقہ نہ سیکھ لو تب جا کر تمھارا گوشہ نشینی اختیار کرنا درست ہوگا وگرنہ تم نے علم فقہ حاصل کئے بغیر اپنی خانقاہ قائم کی تو جب تم کو کسی دینی مسئلہ میں مشکل پیش آئی تو تم اپنی خانقاہ سے نکل کر لوگوں سے اپنا دینی مسئلہ دریافت کروگے یہ کوئی اچھی بات نہیں ہے کہ صاحب خانقاہ کے لئے کہ وہ دینی مسائل لوگوں سے جا کر پوچھے، صاحب خانقاہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ شمع کی طرح ہو کہ لوگ اس سے روشنی حاصل کریں۔

(شذرات الذہب فی أخبار من ذہب جلد ۷ ص ۳۱) لا مام عبدالحی بن احمد بن محمد الحنبلی دار ابن کثیر، دمشق - بیروت

اس سے ثابت ہوا کہ حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کے نزدیک جاہل پیر نہیں ہوسکتا جس کو شریعت کا علم نہیں ہے وہ خود اپنی نماز اور عبادات درست طریقہ پرادا نہیں کرسکتا تو کسی کی کیا راہنمائی کرے گا، آجکل تو ایسے ہی پیروں کی بھرمار ہے جو جاہل مطلق ہیں خود بھی گمراہ اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں۔

مخلوق سے منہ موڑ اللہ تعالی سے تعلق جوڑ

قال الحافظ بن النجار :كتب إلى عبد الله بن أبى الحسن الجبالى، نقلته من خطه قالَ :كان شيخنا عبد القادر الجيلى يقول :الخلق حجابك عن نفسك، ونفسك حجابك عن ربك .ما دمت ترى الخلق لا ترى نفسك، وما دمت ترى نفسك لا ترى ربك .

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ مورخ ابن انجار رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے الشیخ عبداللہ بن ابوالحسن الجبائی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے لکھا اور میں انہیں کے خط سے نقل کررہا ہوں، وہ کہتے ہیں کہ ہمارے شیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے تھے: مخلوق تیرے لئے باعث حجاب ہے تیرے نفس کو پہچاننے میں اور تیرا نفس تیرے لئے باعث حجاب ہے تیرے لئے رب کو پہچاننے میں، جب تک تو مخلوق کو دیکھے گا تب تک تو اپنے آپ کو نہیں دیکھ سکے گا، اور جب تک تو اپنے آپ کو دیکھتا رہے گا تب تک تو اپنے رب تعالی کو نہیں دیکھ سکے گا۔

(ذیل طبقات الحنابلۃ :زین الدین عبدالرحمٰن بن أحمد بن رجب بن الحسن، السلامی، البغدادی، ثم الدمشقی، الحنبلی (۲:۲۰۳)

بیمار کے تین درجے

وكان يقول المرض لا يدخله رياء ولا سمعة بل هو أجر محض .وقد قسم الشيخ عبد القادر الجيلى رضى الله عنه على ثلاثة أقسام عقوبة وكفارة ورفع درجة، فالعقوبة ما صاحبه السخط والكفارة ما صاحبه الرضا، والصبر والدرجة ما صاحبه الرضا.

ترجمہ

حضرت سیدنا امام عبدالوہاب الشعرانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ جس بیماری میں ریا وسمعہ داخل نہ ہو تو وہ بیماری اس کے لئے اجر محض کا سبب بنتی ہے، حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نے بیماری کی تین قسمیں بیان کیں: سزا، کفارہ، اور رفع درجات۔

www.waseemziyai.com

بیماری یا تو بطور سزا ہوگی جب بیمار پر اللہ تعالیٰ ناراض ہو۔ یا بیماری گناہوں کے کفارے کا سبب ہوگی اگر بیمار اس بیماری پر راضی ہو اور صبر کرے، اور یہی بیماری رفع درجات کا سبب بنتی ہے اگر بیمار اس بیماری پر خوش ہو۔

(لواقح الأنوار فی طبقات الأخیار : عبدالوہاب بن أحمد بن علی الحنفی ،نسبہ إلی محمد ابن الحنفیۃ ، الشَّعرانی ، أبو محمد (۲:۶۵۵)

آؤ اپنے رب تعالیٰ کی طرف

وقال الشيخ عبد القادر الجيلاني رضي الله عنه :أتيت الأبواب كلها فوجدت عليها الزحام، فأتيت باب الذل والفقر فوجدته خالياً، فدخلت وقلت :هلموا إلى ربكم .أو كما قال.

ترجمہ

الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ہر دروازے پر آیا تو میں نے رش پایا، جب میں عاجزی وفقر کے دروازے پر آیا تو اس کو خالی پایا، جب میں اندر داخل ہوا تو میں نے لوگوں کو آواز دی کہ تم بھی اپنے رب تعالیٰ کی طرف آجاؤ۔

(البحر المدید فی تفسیر القرآن المجید : أبو العباس أحمد بن محمد بن المہدی بن عجیبۃ الحسنی الأنجری الفاسی الصوفی (۴:۹۰)

اس سے معلوم ہوا کہ لوگ عاجزی وفقر کو اپنانا بہت مشکل جانتے ہیں اسی لئے حضرت الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ نے فرمایا کہ یہ دروازہ خالی تھا۔

اسم اعظم کے متعلق الشیخ الامام الجیلانی رضی اللہ عنہ کا نظریہ

قَالَ الْجُمْهُورُ :إِنَّهُ الِاسْمُ الْأَعْظَمُ .قَالَ الْقُطْبُ الرَّبَّانِيُّ الشَّيْخُ عَبْدُ الْقَادِرِ الْجِيلَانِيُّ :الِاسْمُ الْأَعْظَمُ هُوَ اللَّهُ، لَكِنْ بِشَرْطِ أَنْ تَقُولَ :اللَّهُ، وَلَيْسَ فِي قَلْبِكَ سِوَاهُ، وَقَدْ خُصَّ هَذَا الِاسْمُ بِخَوَاصَّ لَا تُوجَدُ فِي غَيْرِهِ كَمَا ذَكَرَهُ أَهْلُ الْعَرَبِيَّةِ.

ترجمہ

حضرت سیدنا ملاعلی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ جمہور یہی کہتے ہیں کہ لفظ اللہ ہی اسم اعظم ہے، اور اسی طرح الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اسم اعظم ﴿اللہ﴾ ہے لیکن اس میں ایک شرط ہے وہ یہ کہ جب تو ﴿اللہ﴾ کہے تو اس وقت تیرے دل میں سوائے اس کے کوئی نہ ہو۔ اور اس اسم میں وہ خواص پائے جاتے ہیں جو دوسرے کسی اسم میں نہیں ہیں۔

(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح : علی بن (سلطان) محمد، أبو الحسن نور الدین الملا الہروی القاری (۱:۶)

یہی عبارت امام سندھی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے نقل کی ہے

وَالْجُمْهُورِ عَلَى أَنَّهُ اسْمُ اللَّهِ الْأَعْظَمُ قَالَ الْقُطْبُ الرَّبَّانِيُّ وَالْغَوْثُ الصَّمَدَانِيُّ الشَّيْخُ عَبْدُ الْقَادِرِ الْجِيلَانِيُّ الِاسْمُ الْأَعْظَمُ هُوَ اللَّهُ وَلَا يَكُونُ فِي قَلْبِكَ سِوَاهُ .

(حاشیۃ السندی علی سنن ابن ماجہ : محمد بن عبد الہادی التتوی، أبو الحسن، نور الدین السندی (۲:۴۳۸)

اسم اعظم کے متعلق ایک اور جگہ فرماتے ہیں

اختلفوا في الاسم الأعظم على أقوال قال الشيخ عبد القادر الجيلان قطب وقته أنه الله قال وإنما

www.waseemziyai.com

يستجاب لمن أكل الحلال وطهر قلبه من الغش والاوناس.

ترجمہ

لوگوں نے اسم اعظم کے متعلق اختلاف کیا ہے اور اس میں مختلف اقوال ہیں، الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لفظ ﴿اللہ﴾ اسم اعظم ہے، اور یہ بھی انہوں نے فرمایا ہے کہ جو شخص حلال کھائے اور اپنے دل کو ملاوٹ ونجاست سے پاک کرلے وہ جو بھی دعا مانگے گا اس کی دعا قبول ہوگی۔

(آداب الأكل : أحمد بن عماد الدين بن يوسف بن عبد النبي، أبو العباس، شهاب الدين الأقفهسي ثم القاهري الشافعي: ۳۰/۷)

اپنے بیٹے کو وصیت

قَالَ الشيخ عبد القادر :يَا بُنَيَّ إِنَّ المصيبة ما جاء ت لتهلك، وَإِنَّمَا جَاءَ تْ لِتَمْتَحِنَ صَبْرَكَ وَإِيمَانَكَ، يَا بُنَيَّ !الْقَدَرُ سَبُعٌ، وَالسَّبُعُ لَا يَأْكُلُ الْمَيْتَةَ.

ترجمہ

الشیخ الامام الجیلانی رضی اللہ عنہ اپنے بیٹے کو فرماتے ہیں کہ بے شک مصیبت تجھے ہلاک کرنے کے لئے نہیں آتی بلکہ یہ تو تیرے صبر اور تیرے ایمان کا امتحان لینے آتی ہے۔

(الطب النبوي (جزء من كتاب زاد المعاد لابن القيم : محمد بن أبي بكر بن أيوب بن سعد شمس الدين ابن قيم الجوزية (۱۴۴)

(زاد المعاد في هدي خير العباد : محمد بن أبي بكر بن أيوب بن سعد شمس الدين ابن قيم الجوزية (۴:۱۷۸)

صبر کے متعلق الشیخ الجیلانی رضی اللہ عنہ کا نظریہ

الصبر باعتبار متعلقه ثلاثة أقسام صبر على الأوامر والطاعات حتى يؤديها وصبر عن المناهي والمخالفات حتى لا يقع فيها وصبر على الأقدار والاقضية حتى لا يتسخطها وهذه الأنواع الثلاثة هي التي قال فيها الشيخ عبد القادر في فتوح الغيب" :لا بد للعبد من أمر يفعله ونهي يجتنبه وقدر يصبر عليه

ترجمہ

الشیخ الامام الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صبر اپنے متعلق کے اعتبار سے تین قسموں پر مشتمل ہے۔

مامورات وطاعات پر صبر کرے یعنی جن کاموں کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے ان کو بجالائے،

منہیات ومخالفات پر صبر کرے یعنی ان چیزوں سے بچے جن کو کرنے سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی تقدیر اور اس کے فیصلوں پر صبر کرے۔

یہی حضرت الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے انسان کے لئے ضروری ہے کہ ہر وہ کام کرے جس کا اس کو حکم دیا گیا ہے اور اس کام سے رکے جس سے اس کو منع کیا گیا ہے، اور ہر تقدیر پر صبر کرے۔

(عدة الصابرين وذخيرة الشاكرين : محمد بن أبي بكر بن أيوب بن سعد شمس الدين ابن قيم الجوزية: ۲۸)

www.waseemziyai.com

مرید کے کھانے کے متعلق الشیخ الجیلانی رضی اللہ عنہ کا نظریہ

قَولِ الشَّيخِ عَبدِ الْقَادِرِ طَعَامُ الشَّيخِ مُبَاحٌ لِلْمُرِيدِ وَطَعَامُ الْمُرِيدِ حَرَامٌ فِي حَقِّ الشَّيخِ لِصَفَاءِ حَالِهِ وَعُلُوِّ رُتْبَتِهِ.

ترجمہ

الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ شیخ کا کھانا مرید کے حق میں مباح ہے اور مرید کا کھانا شیخ کے حق میں حرام ہے، اس کے صفائے حال اور علو مرتبہ کی وجہ سے۔

(الآداب الشرعیۃ والمنح المرعیۃ : محمد بن مفلح بن محمد بن مفرج، أبو عبداللہ، شمس الدین المقدسی الرامینی ثم الصالحی الحنبلی (۱:۱۰۸)

توبہ ہر بندے پر فرض ہے

وَقَالَ مَوْلَانَا الشَّيخُ عَبدُ الْقَادِرِ قَدَّسَ اللّٰهُ رُوحَهُ فِي الْغُنْيَةِ :التَّوْبَةُ فَرْضُ عَيْنٍ فِي حَقِّ كُلِّ شَخْصٍ، وَلَا يُتَصَوَّرُ أَنْ يَسْتَغْنِيَ عَنْهَا أَحَدٌ مِنَ الْبَشَرِ.

ترجمہ

الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ توبہ ہر انسان پر فرض ہے اور کسی حال میں بھی یہ تصور نہیں کیا جا سکتا کہ کوئی انسان اس سے مستغنی ہو۔

(غذاء الألباب فی شرح منظومۃ الآداب : شمس الدین، أبو العون محمد بن أحمد بن سالم السفارینی الحنبلی (۲:۵۷۴)

www.waseemziyai.com

الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ
بحیثیت واعظ

www.waseemziyai.com

بغداد معلّٰی میں الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی کے وعظ کی ابتداء

یادر ہے بغداد معلّٰی میں الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ سے پہلے ابوالفرج الاسفرائینی وعظ کہا کرتا تھا، اس کی باتیں بہت سی خلاف شرع ہوتی تھیں جس کی وجہ سے عوام اس کو سخت ناپسند کرتی تھی، پھر اس کو بغداد سے نکال دیا گیا تو الشیخ الامام الجیلانی رضی اللہ عنہ نے بغداد معلّٰی میں وعظ کہنا شروع کیا تو سارے لوگ آپ رضی اللہ عنہ کے وعظ کی طرف متوجہ ہو گئے۔

یہ بھی ذہن میں رہے کہ آدمی ایک ہی ہے مگر کسی مورخ نے اس کی کنیت ابوالفتوح لکھی ہے تو کسی نے ابوالفرج تو کسی نے ابوالفتح۔

الاسفرائینی کے وعظ کا موقوف اور الشیخ الجیلانی کے وعظ کا شروع ہونا

وكان حينئذٍ ببغداد أبو الفرج الإسفرايني الواعظ، وكان العوام قد رجموه غير مرة في الأسواق، ورموا عليه الميتات، فأظهروا في ذلك اليوم لعنه وسبَّه، فبلغ ذلك المسترشد، فمَنَعَهُ من الوعظ، وأمره بالخروج من بغداد.

ترجمہ

الامام ابن رجب الحنبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: اس وقت بغداد معلّٰی میں ابوالفرج الاسفرائینی وعظ کہا کرتا تھا اور عوام نے اس کو کئی بار پتھر مارے اور کئی بار اس پر مردار چیزیں پھینکی تھیں، اس کی اطلاع جب خلیفہ المسترشد باللہ تک پہنچی تو اس نے اس کو وعظ کہنے سے منع کر دیا اور بغداد سے رخصت ہونے کا حکم جاری کیا۔

(ذیل طبقات الحنابلۃ: زین الدین عبدالرحمٰن بن أحمد بن رجب بن الحسن، السَلامی، البغدادی، ثم الدمشقی، الحنبلی (۱:۳۸۸)

امام ابن رجب الحنبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں

وظهر الشيخ عبد القادر، وجلس للوعظ، وعكف الناسُ عليه، وانتصرَ به أهل السنة .رحمه الله تعالى.

ترجمہ

ادھر الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کا ظہور ہوا اور آپ رضی اللہ عنہ وعظ کے لئے بیٹھ گئے اور لوگ بھی آپ کے گرد آپ کا وعظ سننے کے لئے جمع ہو گئے، اس طرح آپ رضی اللہ عنہ نے اہل سنت کی مدد فرمائی۔

(ذیل طبقات الحنابلۃ: زین الدین عبدالرحمٰن بن أحمد بن رجب بن الحسن، السَلامی، البغدادی، ثم الدمشقی، الحنبلی (۱:۳۸۸)

الحافظ ابن کثیر کا بیان

الشیخ الامام الجیلانی رضی اللہ عنہ کے وعظ کو پسند کیا گیا

ورد أبو الفتوح الإسفرايني فوعظ ببغداد فأورد أحاديث كثيرة منكرة جدا فاستتيب منها وأمر بالانتقال منها إلى غيرها فشد معه جماعة من الأكابر.وردوه إلى ما كان عليه فوقع بسببه فتن كثيرة بين الناس حتى رجمه بعض العامة بالأسواق وذلك لأنه كان يطلق عبارات لا يحتاج إلى إيرادها فنفرت منه قلوب العامة وأبغضوه وجلس الشيخ عبدالقادر الجيلي فتكلم على الناس فأعجبهم وأحبوه وتركوا ذاك.

ترجمہ

الحافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ابوالفتوح الاسفرائینی بغداد معلّیٰ آیا اور اس نے وعظ کہنا شروع کیا، اور بڑی عجیب عجیب باتیں بیان کرتا تھا اور ایسی باتیں بھی کہہ جاتا تھا جن کی ضرورت نہ ہوتی تھی، تو لوگوں کے دلوں میں اس کے متعلق شکوک وشبہات پیدا ہونے لگے تو عوام نے اس کو کئی بار سر بازار مارا بھی، اور اس سے سخت نفرت کرنے لگے، ادھر الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نے وعظ کہنا شروع کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو ورطہ حیرت میں ڈال دیا اور لوگ آپ رضی اللہ عنہ کا وعظ پسند کرنے لگے اور اس کو لوگوں نے یکسر چھوڑ دیا۔

(البدایۃ والنہایۃ : إسماعیل بن عمر بن کثیر القرشی أبو الفداء (۱۲: ۱۱۸) :مکتبۃ المعارف - بیروت

امام الذہبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں

سئل أبو الفتح الإسفرايينيُّ في مَجْلِسِهِ بِبَغْدَادَ عَنِ الْحَدِيثِ " :لَمْ يَكْذِبْ إِبْرَاهِيمُ إِلَّا ثَلاثَ كَذِبَاتٍ "، فَقَالَ :لَم يصح، والحديث في الصّحيح.

وقال يومًا على المنبر :قيل يا رسول الله، كيف أصبحت؟ فقال " :أعمى بين العُميان، ضالًّا بين الضلال "، فاستحضره الوزير، فأقر، وأخذ يتأول تأولات فاسدة، فقال الوزير للفقهاء :ما تقولون؟ فقال ابن سلمان مدرّس النّظاميّة :لو قال هذا الشّافعي ما قبِلْنا منه، ويجب على هذا أن يجدد إيمانه وتوبته، فمُنع من الجلوس بعد أن استقرّ أنه يجلس، ويشدّ الزّنّار، ثم يقطعه ويتوب، ثم يرحل، فنصره قوم من الأكابر يميلون إلى اعتقاده، وكان أشعريًا، فأعادوه إلى الجلوس، وكان يتكلّم بما يُسقِط حُرمة المُصحَف من قلوب العوامّ، فافتتن به خلق، وزادت الفتن ببغداد، وتعرض أصحابه لمسجد ابن جردة فرجموه، ورُجم معهم أبو الفتوح، وكان إذا ركب يلبس الحديد ومعه السيوف مُسَلَّلة، ثم اجتاز بسوق الثُّلاثاء، فرُجم ورُميت عليه الميتات، ومع هذا يقول :ليس هذا الّذى نتلوه كلام الله، إنما هو عبارة ومَجاز، ولمّا مات ابن الفاعوس انقلبت بغداد، وغُلّقت الأسواق، وكان عوامّ الحنابلة يصيحون على عادتهم :هذا يوم سُنّيّ حنبلي لَا أشعريّ ولا قشيرى ويصرحون بسب أبي الفتوح هذا، فمنعه المسترشد بالله من الجلوس، وأمره أن يخرج من بغداد، وكان ابن صَدَقة يميل إلى السُّنّة، فنصرهم.

ثم ظهر عند إنسان كرّاس قد اشتراها، فيها مكتوب القرآن، وقد كُتِب بين الأسطر بالأحمر أشعار على وزن أواخر الآيات، ففُتّش على كاتبها، فإذا هو مودب، فكُبس بيته، فإذا فيه كراريس كذلك، فحُمل إلى الديوان، وسُئل عن ذلك، فأقرّ، وكان من أصحاب أبي الفتوح، فنُودى عليه على حمار، وشُهر، وهمّت العامّة بإحراقه.

وظهر في هذه الأيام الشيخ عبد القادر الجيلي، فجلى في الحَلبة، فتشبّث به أهل السُّنّة، وانتصروا بحسن اعتقاد الناس فيه.

www.waseemziyai.com

ترجمہ

ابو الفتح الاسفرائینی سے اس کی مجلس میں یہ سوال کیا گیا کہ ﴿لَم یَکذِبْ اِبْرَاھِیمُ اِلَّا ثَلاثَ کَذِبَاتٍ﴾ اس حدیث کے متعلق تم کیا کہتے ہو؟ تو اس نے کہا: یہ حدیث صحیح نہیں ہے، حالانکہ یہ حدیث صحیح ہے۔

اور ایک دن اس نے اسی طرح منبر پر یہ بیان کیا کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کی گئی: یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے صبح کیسے کی ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ﴿اعمي بين العميان، ضالاً بين الضلال﴾ استغفر اللہ یہ کلمہ کفر یہ اس نے بکا۔ وزیر نے اس کو اپنے ہاں بلایا تو اس نے وہاں بھی اقرار کیا اور اس کی فاسد تاویلات کرنے لگا۔

وزیر نے فقہاء کرام کو فرمایا: اس پر کیا حکم لگے گا؟ تو جامعہ نظامیہ کے مدرس الشیخ الامام ابن سلمان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: یہ توبہ کرے اور تجدید ایمان کرے، اس کے پاس بیٹھنا اور اس کا وعظ کہنا منع کر دیا گیا، اس نے زنار باندھ لیا، پھر اس کو توڑا اور توبہ کی۔ اور یہ خود اشعری تھا لوگوں نے اس کو پھر واپس بلا لیا اور اس نے دوبارہ سے وعظ کہنا شروع کر دیا۔ اور یہ ایسا کلام کرتا کہ لوگوں کے دلوں سے قرآن کی عزت ختم ہو جاتی تھی، اس کی وجہ سے لوگ فتنہ میں مبتلا ہو گئے اور یہاں تک کہ سارے بغداد میں اس کی وجہ سے فتنے اٹھ کھڑے ہوئے۔

لوگ اس کے پیچھے پڑ گئے، انہوں نے اس کو مارا، تو اس کے بعد ابو الفتح الاسفرائینی جب بھی سفر کرتا تو لوہے کا لباس پہن کر کرتا، اور اس کے ساتھ تلوار تھامے لوگ ہوتے تھے، ایک دن پھر اس کو مارا گیا، یہاں تک کہ اس پر مردار تک پھینکا گیا، اور ساتھ ساتھ یہ بھی کہتا تھا کہ ہم کلام اللہ کی تلاوت نہیں کرتے کیونکہ یہ تو عبارت ومجاز ہے، جب ابن الفاعوس کی موت واقع ہوئی تو بغداد میں تبدیلی آ گئی، بازار سارے بند ہو گئے، اور حنابلہ کے عوام اپنی عادت کے مطابق گلیوں میں نعرے لگاتے تھے کہ آج کا دن صرف سنیوں کا دن ہے نہ کہ اشعریوں اور قشیریوں کا، اور اس دن ابو الفتوح کو سامنے گالیاں دیتے تھے، تو المسترشد باللہ نے منع کر دیا، اور اس کے پاس بیٹھنا بھی روک دیا گیا، اور اس کو بغداد سے نکل جانے کا حکم دیا، اور ابن الصدفہ سنت کی طرف میلان رکھتے تھے اس لئے انہوں نے ان کی مدد کی۔

پھر ایک دن ایک شخص کے پاس اس بات کا انکشاف ہوا کہ اس کے پاس کاپیاں ہیں وہ اس طرح کہ اس نے قرآن کریم خرید کر ان آیات کے نیچے آیات کے وزن پر سرخ قلم سے اشعار لکھ دئے، جب تفتیش ہوئی تو وہ شخص پکڑا گیا اور اس کے گھر کی تلاشی لی گئی تو اس میں بہت سی کاپیاں موجود تھیں، جن کے ساتھ بھی ایسا ہی حال کیا گیا تھا، اس شخص کو پکڑ کر دیوان میں لایا گیا تو اس نے اقرار کیا، اور یہ بھی ابو الفتوح الاسفرائینی کے دوستوں میں سے تھا، اس کو گدھے پر سوار کر کے سارے بغداد میں گھمایا گیا اور اسکی ساری کتب کو جلا دیا گیا۔

اور انہیں دنوں میں الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کا ظہور ہوا اور آپ نے باب الحلبہ میں وعظ کہنا شروع کیا، تو آپ رضی اللہ عنہ کی برکت سے اہل سنت مضبوط ہو گئے اور لوگ بھی آپ رضی اللہ عنہ سے اعتقاد رکھنے لگے۔

(تاریخ الإسلام وَوَفیات المشاہیر وَالأعلام: شمس الدین أبو عبد اللہ محمد بن أحمد بن عثمان بن قَایْماز الذہبی (۱۱:۳۳۹)

اللہ تعالیٰ نے ان کو توبہ کی توفیق عطا فرمادی

قال عبد الغافر: يختم في اليوم والليلة ويتهجد لصلاة الليل، ويقوم بحقوق الصُّوفيَّة.

www.waseemziyai.com

ترجمہ

الشیخ عبدالغافر رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ ابوالفتوح الاسفرائینی نے بعد میں توبہ کرلی تھی اور رات دن میں سارا قرآن کریم ختم کیا کرتا تھا، اور رات کو تہجد کی نماز ادا کرنا معمول بن گیا تھا، اور حقوق صوفیہ کا بہت خیال رکھتا تھا۔

(تاریخ الإسلام وَوَفیات المشاہیر وَالأعلام : شمس الدین أبوعبداللہ محمد بن أحمد بن عثمان بن قایماز الذہبی (۱۱:۳۳۴)

حال سے قال کی طرف

:وَعَن الْخضر الْحُسَيْنِي الْموصِلِي فَيَقُول الشَّيْخ مضى القال وعطفاً بِالْحَال فيضطرب النَّاس اضطراباً شَدِيدا ويتداخلهم الْحَال والوجد، وَكَانَ يعد من كراماته أَن أَقْصَى النَّاس فِي مَجْلِسه يسمع صَوته كَمَا يسمعهُ أَدْنَاهُم مِنْهُ على كثرتهم، وَكَانَ يتَكَلَّم على خواطر أهل الْمجْلس ويواجههم بالكشف.

ترجمہ

الشیخ الخضر الحسینی الموصلی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ ہم قال سے حال کی طرف چلتے ہیں، تو لوگوں میں عجیب سی کیفیت وجد و حال کی طاری ہوجاتی تھی، اور الشیخ الامام الجیلانی رضی اللہ عنہ کی کرامات میں سے یہ بھی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ جب وعظ کہا کرتے تھے تو اس وقت مجلس کے آخر میں بیٹھا ہوا بندہ بھی اسی طرح سنتا تھا جس طرح مجلس کی ابتداء میں بیٹھا ہوا سنتا تھا۔ اور آپ رضی اللہ عنہ اہل مجلس کے دلوں میں پیدا ہونے والے خطرات پر کلام فرمایا کرتے تھے، اور ان کی طرف کشف کے ساتھ فرماتے تھے۔

(تاریخ ابن الوردی: عمر بن مظفر بن عمر بن محمد ابن أبی الفوارس، أبوحفص، زین الدین ابن الوردی المعری الکندی (۲:۶۸)

لوگ بیان سن کر فوت ہوجاتے تھے

وَكم مَاتَ فِي مَجْلِسه من رجل، وَكَانَ يحضرهُ مثل الشَّيْخ بغابن بطو وَالشَّيْخ أبي سعد القيلوني وَالشَّيْخ عَليّ بن الهيتي وَالشَّيْخ نجيب الدّين عبد الْقَادِر السهروردي وَالشَّيْخ أبي حَكِيم بن دِينَار وَالشَّيْخ ماجد الْكرْدِي وَالشَّيْخ مطر الباذراني وَالْقَاضِي أبي يعلى مُحَمَّد بن الْفراء وَالْقَاضِي أبي الْحسن عَليّ بن الدَّامغَانِي وَالْإِمَام أبي الْفَتْح بن المني.

ترجمہ

امام ابن تغری بردی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ کتنی بار آپ رضی اللہ عنہ کی مجلس میں لوگ فوت ہوجایا کرتے تھے، اور آپ رضی اللہ عنہ کا وعظ سننے کے لئے اکابرین امت جمع ہوتے تھے جن میں الشیخ بقا بن بطو، الشیخ ابوسعید القیلوی، الشیخ علی بن الہیتی، الشیخ نجیب الدین عبدالقاہر السہروردی، الشیخ ابوحکیم بن دینار، الشیخ ماجد الکردی، الشیخ مطر الباذرانی، الشیخ القاضی ابویعلی محمد بن الفراء، القاضی ابوالحسن علی بن الداماغانی، الامام ابوالفتح بن المنی رحمۃ اللہ تعالی علیہم جیسے لوگ آپ رضی اللہ عنہ کا وعظ سنا کرتے تھے۔

(تاریخ ابن الوردی: عمر بن مظفر بن عمر بن محمد ابن أبی الفوارس، أبوحفص، زین الدین ابن الوردی المعری الکندی (۲:۶۸)

www.waseemziyai.com

31
31
www.waseemziyai.com

وعظ میں لوگوں پر ہیبت طاری ہوتی تھی

وَعَن الْخضر الْحُسَيْنِي الْموصِلِي أَن الشَّيْخ كَانَ يتَكَلَّم فِي أول مَجْلِسه بأنواع الْعُلُوم وَكَانَ إِذا صعد الْكُرْسِيّ لَا يبصق أحد وَلَا يتمخط وَلَا يَتَنَحْنَح وَلَا يتَكَلَّم وَلَا يقوم هَيْبَة لَهُ إِلَى وسط الْمجْلس .

ترجمہ

الشیخ الامام الخضر الحسینی الموصلی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ اپنی مجلس میں جب کلام فرمایا کرتے تھے تو مختلف علوم پر کلام فرماتے تھے، اور آپ رضی اللہ عنہ جب کرسی پر تشریف رکھتے تو کسی کو نہ تھوکنے کی ہمت ہوتی اور نہ ہی کوئی کھانس سکتا تھا اور نہ کوئی کلام کرتا تھا اور نہ ہی کوئی وسط مجلس میں کھڑا ہو سکتا تھا یہ صرف اور صرف الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی ہیبت کی وجہ سے تھا۔

(تاریخ ابن الوردی: عمر بن مظفر بن عمر بن محمد ابن أبی الفوارس، أبو حفص، زین الدین ابن الوردی المعری الکندی (۲:۶۸)

چار سو لوگ قلم و دوات تھامے رہتے تھے

وَكَانَ يكْتب مَا يَقُول فِي مَجْلِسه أَرْبَعمِائَة محبرة عَالم وَغَيره، قَالَه فِي بهجة الْأَسْرَار.

ترجمہ

امام ابن تغری بردی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ جب مجلس میں وعظ فرمایا کرتے تو چار سو دواتیں ہوتی لوگ سن کر فوراً لکھ لیا کرتے تھے۔

(تاریخ ابن الوردی: عمر بن مظفر بن عمر بن محمد ابن أبی الفوارس، أبو حفص، زین الدین ابن الوردی المعری الکندی (۲:۶۸)

درس کے ماہر

عليّ بن أَحْمَد بن وهب الأزَجيّ، البزّاز. وكان فقيهاً، صحِب الشّيخ عَبْد القادر، وصار أحد المعيدين لدرسه.

ترجمہ

الشیخ الامام علی بن احمد بن وہب الازجی البزاز رحمۃ اللہ تعالی علیہ فقیہ تھے، اور الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی صحبت میں رہنے والے اور آپ رضی اللہ عنہ کے درس کے بڑے ماہر تھے۔

(تاریخ الإسلام ووفیات المشاہیر والأعلام : شمس الدین أبو عبداللہ محمد بن أحمد بن عثمان بن قَایْماز الذہبی (۴۲:۳۰۸)

جو کہتے اس پر عمل بھی کر کے دکھاتے تھے

واجتمع عنده جماعة من الفقراء، والفقهاء في مدرسة النظامية فتكلم عليهم في القضاء، والقدر فبينما هو يتكلم إذا سقطت عليه حية من السقف ففر منها كل من كان حاضراً عنده.

ولم يبق إلا هو فدخلت الحية تحت ثيابه، ومرت على جسمه، وخرجت من طوقه، والتوت على عنقه، وهو مع ذلك لا يقطع كلامه، ولا غير جلسته ثم نزلت على الأرض، وقامت على ذنبها بين يديه

جلد-2

فصوتت ثم كلمها بكلام ما فهمه أحد من الحاضرين ثم ذهبت فرجع الناس، وسألوه عما قالت فقال: قالت لي :لقد اختبرت كثيراً من الأولياء فلم أر مثل ثباتك فقلت لها :وهل أنت إلا دويدة يحركك القضاء، والقدر الذي أتكلم فيه قال الشيخ عبد القادر رضي الله عنه ثم إنها جاء تني بعد ذلك، وأنا أصلي ففتحت فمها موضع سجودي فلما أردت السجود دفعتها بيدي، وسجدت فالتفت على عنقي ثم دخلت من كمي.

وخرجت من الكم الآخر ثم دخلت من طوقي ثم خرجت فلما كان الغد دخلت خربة فرأيت شخصاً عيناه مشقوقتان طولا فعلمت أنه جني فقال لي أنا الحية التي رأيتها البارحة، ولقد اختبرت كثيراً من الأولياء بما اختبرتك به فلم يثبت أحد منهم لي كثباتك، وكان منهم من اضطرب باطنه، وثبت ظاهره، ومنهم من اضطرب ظاهراً، وباطناً، ورأيتك لم تضطرب ظاهراً ولا باطناً، وسألني أن يتوب على يدي فتوبته.

ترجمہ

حضرت الشیخ الامام عبدالوہاب الشعرانی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ شیخ احمد بن صالح رحمۃ اللہ تعالی علیہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے مدرسہ میں آپ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر تھا کہ بہت سے علماء فقراء بھی حاضر خدمت اقدس ہوئے ، آپ رضی اللہ عنہ اس وقت قضاء قدر پر کلام فرمارہے تھے ،اس دوران چھت سے ایک بہت بڑا سانپ نیچے آگرا، جس سے سارے حاضرین وسامعین بھاگ گئے ،مگر آپ رضی اللہ عنہ بدستور کلام فرماتے رہے ،سانپ آپ رضی اللہ عنہ کے کپڑوں میں گھس گیا،بدن پر سے ہوتا ہوا کپڑوں کے اندر چلا گیا، پھر آپ رضی اللہ عنہ کی مبارک گردن کے ساتھ لپٹ گیا،مگر آپ رضی اللہ عنہ کلام فرماتے رہے ،اور کلام کو منقطع نہ کیا،اور نہ ہی اپنی نشست بدلی ، پھر وہ سانپ آپ رضی اللہ عنہ کے سامنے آکر کھڑا ہو گیا اور پھنکارا اور اس کے بعد آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ باتیں کرنے لگا۔

جب سانپ چلا گیا تو لوگ سارے کے سارے اپنی اپنی جگہوں پر آ گئے اور آپ رضی اللہ عنہ سے سوالات کرنے لگے کہ اس نے آپ رضی اللہ عنہ سے کیا کیا باتیں کی ہیں: تو آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اس نے مجھے کہا: میں نے بہت سے اولیاء اللہ کو آزمایا ہے مگر آپ رضی اللہ عنہ کی شان جیسی کسی کی شان نہیں دیکھی ، تو میں نے اس کو کہا: میں اس وقت قضاء قدر پر کلام کر رہا تھا ، اسلئے تو میرے اوپر گرا، تو تو ایک زمین کا کیڑا ہے قضاء قدر تجھے حرکت دیتی ہے تو نے چاہا کہ میرا قول وعمل دونوں برابر ہو جائیں۔

(لواقح الأنوار في طبقات الأخيار: عبد الوهاب بن أحمد بن علي الحنفي ،نسبه إلى محمد ابن الحنفية ،الشعراني ،أبو محمد (۱:۱۱۰))

محدث ابوذرعہ کا مجلس غوث پاک میں حاضر ہونا

وَعَن الْحَافِظ أبي زرْعَة طَاهِر بن مُحَمَّد بن طَاهِر الْمَقْدِسِي الرَّازِيّ قَالَ :حضرت مجْلِس الشَّيْخ عبد الْقَادِر الجيلي بِبَغْدَاد سنة سبع وَخمسين وَخَمْسمِائة فَسَمعته يَقُول :إِنَّمَا كَلَامي على رجال يحْضرُون مجلسي من وَرَاء جبل قَاف أَقْدَامهم فِي الْهَوَاء وَقُلُوبهمْ فِي حَضْرَة الْقُدس، تكَاد قلانسهم وطواقيهم

www.waseemziyai.com

تحترق من شدّة شوقهم إلَى رَبهم عز وَجل.

ترجمہ

الحافظ ابوزرعہ طاہر بن محمد بن طاہر المقدسی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ میں سنہ (۵۵۷ھ) میں بغداد معلی میں الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے سنا آپ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے، میرا کلام ان کے لوگوں کے لئے ہے جو میری مجلس میں حاضر ہوتے ہیں اور وہ کوہ قاف سے پیچھے سے آتے ہیں اور ان کے قدم ہوا میں جبکہ ان کے دل حضرۃ القدس میں ہوتے ہیں قریب ہے کہ اللہ تعالی کی محبت میں ان کے سروں کی ٹوپیاں اور ان کے عمامے جل جائیں۔

(تاریخ ابن الوردی : عمر بن مظفر بن عمر بن محمد ابن أبي الفوارس، أبوحفص، زین الدین ابن الوردی المعری الکندی (۲: ۶۹)

الشیخ الدکتور ماجد عرسان الکیلانی لکھتے ہیں

تركزت تعاليم عبدالقادر في ميدن القيم الإسلامية ، ومن الممكن لقول أن هذه التعاليم تبلوارت فيما يلي:

١ - التوحيد.

٢ - تصويب مفهوم القضاء القدر

٣- تصويب مفهوم الإيمان.

٤- تصويب مفهوم أولي الأمر ومفهوم الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر

٥-منزلة الدنيا ولآخرة.

٦-النبوة والأنبياء

٧-مكانة الزهد في الإسلام.

ونحن-هن-لانتناول من هذه التعاليم إلا مايتصل بدور المدرسة القادية في حركة الإصلاح وتهيئة المجتمع الإسلامي لحمل مسؤولياته وماجهة التحديات آنئاك(٢٦١).

ترجمہ

الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی تعلیمات، اقامتِ دین اسلام پر مرکوز تھیں۔جن نکات سے یہ تعلیمات سامنے آسکتی ہیں، وہ یہ ہیں:

توحید

(۲) قضاوقدر کے مفہوم کو صحیح طور پر سمجھنا

(۳) ایمان کے مفہوم کو صحیح طور پر سمجھنا

(۴) اولی الامر، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے مفہوم کو صحیح طور پر سمجھنا

(۵) دنیا و آخرت کا مقام

www.waseemziyai.com

(٦) نبوت اور انبیاء

(٧) اسلام وزہد کا مقام

ہم یہاں ان تعلیمات کا اس حد تک ذکر کریں گے، جس حد تک تحریکِ اصلاح میں اپنی ذمہ داریاں پوری کرنے اور وقتی چیلنجوں کا مقابلہ کرنے کے لیے اسلامی معاشرہ کی تیاری میں مدرسہ کے کردار کا تعلق ہے۔ (ان تعلیمات کی تفصیلات جاننے کیلئے مصنف کی کتاب ''نشاۃ القادریہ'' سے رجوع کریں۔)

(١) توحید کا بیان

هو الحجر الأساسي في تعاليم عبدالقادر و ((من لاتوحيد له ولا إخلاص لا عمل له)) (١).

ويلاحظ على المضمون القادري للتوحيد أنه متصل بالحياة الاجتماعية آنذاک، ضابط لتصرفات الفرد وعلاقاته مع الآخرين، هدفه تجريد سلاطين الحكم المعاصرين وأرباب الجاه والنفوذ من مظاهر القوة المعنوية التي يتمتعون بها، وهدم هذه القوة في نفوس جماهير العامة ثم ردها إلى الله وحده. وبذلک ربط حقيقة التوحيد بالعلاقة التي يُراد بناؤها بين الحكومات والجماهير، وبين الأفراد بعضهم ببعض، وبالمواقف التي يُراد من لجماهير اتخاذها إزاء المشكلات الجارية والتحديات القائمة. ويتكرر هذا المفهوم في كثير من مواعظ عبدالقادر اموٌلفاته.

ترجمہ

الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی تعلیمات میں توحید سنگِ بنیاد کی حیثیت رکھتی ہے۔ ''جس کے ہاں توحید نہیں، اس کے ہاں نہ اخلاص ہے، نہ عمل۔ یوں نظر آتا ہے کہ توحید کے بارے میں قادری نظریہ یہ ہے کہ وہ وقت کے اجتماعی زندگی سے متصل ہے، وہ فرد اور جماعت کے باہمی روابط کو منظم کرتی ہے، اس کا ہدف ہم عصر سلاطین اور اربابِ جاہ واقتدار کو اس معنوی قوت سے الگ کرنا ہے جس سے وہ فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اس قوت کو عام لوگوں کے دلوں سے زائل کرنا اور پھر اسے اللہ وحدہ کی طرف لوٹانا اس کا مقصد ہے۔ اس کے ساتھ آپ نے حقیقتِ توحید کو اس تعلق سے مربوط کردیا جو آپ حکومت اور عوام کے درمیان اور افراد کا دوسرے افراد کے ساتھ قائم کرنا چاہتے تھے، نیز اس موقف کے ساتھ مربوط کردیا جس پر وقتی مشکلات اور مستقل چیلنجوں کے مقابلہ میں آپ عوام کو کھڑا کرنا چاہتے تھے۔

حضرت شیخ نے اس مفہوم کو اپنے بہت سے مواعظ اور تصنیفات میں دہرایا۔ ایک وعظ میں فرماتے ہیں:

''خالق کے ساتھ شرک کو اپنے سے دور کردے اور حق عزّ وجل کی توحید اختیار کر۔ وہی تمام اشیاء کا خالق ہے اور تمام اشیاء اسی کے ہاتھ میں ہیں۔ اے دوسروں سے اشیاء طلب کرنے والے، تو عقلمند نہیں۔ کیا کوئی ایسی شے ہے جو اللہ عزّ وجل کے خزانوں میں نہیں؟

توحید، حاکموں کے غرور اور اغنیاء کے تکبر کی پرواہ نہ کرنے اور فقراء کی نگاہ میں ان کے خوف کو ختم کرنے کا ذریعہ ہے۔

مسئلہ توحید میں فرماتے ہیں

يقول في إحدى موعظه:

(دع عنک الشرک بالخلق، ووحد الحق عزّوجلّ، هو خلق الأشياء جميعها، وبيده الأشياء

www.waseemziyai.com

جميعها يا طالب الأشياء من غيره مانت عاقل. هل شيء ليس هو في خزائن الله عزوجل ؟)(۲)

والتوحيد وسيلة للتهوين من صلف الحاكمين وخيلاء الأغنياء ، وتمزيق مها بتهم في عيون الفقراء. يقول في إحدى مواعظه:

(ماأنت على شيء ! الإسلام ما صح لک، الإسلام هو الأساس الذي يبنى عليه، الشهادة ماتمّت لک . تقول: لاإله إلا الله وتكذب. في قلبک جماعة من الآلهة. خوفک من سلطانک ووالي محلتک آلهة. اعتمادک على کسبک وربحک وحولک وقوتک، وسمعک وبصرک وبطشک آلهة. رؤيتک للضر والنفع والعطاء والمنع من الخلق آلهة. كثيرون من الخلق متكلون على هذه الأشياء بقلوبهم ويظهرون أنهم متكلون على الحق عزوجل ، قدر صار ذكر هم للحق عزوجل عادة بألسنتهم لابقلوبهم، فإذا حوفقوا في ذلک حردوا وقالوا كيف يُقال لنا هذا؟ ألسنا مسلمين!!؟ غداً تبين الفضائح وتظهر المخبات)(۳).

وإذا آثر الأفراد والجماعات رغباتهم على نصرة الإسلام ، وإذا اتكلوا على الخلق وجَرَوا وراء مصالحهم فقد أشركوا وإنْ تحدثوا عن الجنة والنار.

ترجمہ

ایک وعظ میں الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''تو کوئی شے نہیں! اسلام کو تو نے صحیح نہیں سمجھا۔ اسلام وہ بنیاد ہے جس پر بنا کی جاتی ہے۔ شہادت تمہارے ہاں مکمل نہیں۔ تو لا الہ الا اللہ کہتا ہے مگر جھوٹ بولتا ہے۔ تمہارے دل میں خداؤں کا ایک گروہ ہے۔ سلطان اور علاقہ کے حاکم سے تیرا خوف، خدا ہے۔ اپنے کسب، فائدے، زور وقوت، سماعت، بصارت اور گرفت پر اعتماد، خدا ہے۔ نفع ونقصان اور عطا ومنع کے لیے خلق پر نظریں، خدا ہے۔ لوگوں میں بہت سے ہیں جو دل میں ان اشیاء پر بھروسہ کرتے ہیں اور ظاہر یہ کرتے ہیں کہ وہ حق عزّ وجل پر بھروسہ کرتے ہیں۔ حق عزّ وجل کا ذکر ان کی زبانوں کی عادت بن گئی ہے، نہ کہ دلوں کی۔ اگر اس بارے میں انہیں صحیح بات بتائی جائے تو وہ غصہ کرتے ہیں اور کہتے ہیں: ہمیں یہ کیسے کہا؟ کیا ہم مسلمان نہیں؟ کل کو رسوائی واضح ہوگی اور پوشیدہ باتیں ظاہر ہو جائیں گی۔

جب افراد اور جماعتوں نے اپنی خواہشات کو نصرت اسلام پر ترجیح دی۔ جب انہوں نے خلق پر بھروسہ کیا اور اپنی مصلحتوں کے پیچھے بھاگنے لگے تو انہوں نے شرک کیا خواہ وہ جنت ودوزخ کی باتیں کریں۔

اللہ تعالی کے بندے بنو

يقول في إحدى مواعظه:

((أنتم عبيد الخلق! عبيد الرياء والنفاق. عبيد الخلق والأهوية والحظوظ والثناء. مافيكم من تحققت له العبودية إلا من يشاء الله عزوجل : آحاد، أفراد. هذا يعبدالدنيا ويحب دوامها ويخاف زوالها. وهذا يعبد الخلق ويخاف منهم ويرجوهم. وهذا يعبدالجنة يرجو نعيمها ولا يرجو خالقها. وهذا يعبد النار يخاف منها ولا يخاف من خالقها. ما الخلق وما الجنة وما النار ومن سواه ؟ قال الله عزوجل

www.waseemziyai.com

:﴿وَمَآ أُمِرُوٓا۟ إِلَّا لِيَعْبُدُوا۟ ٱللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ ٱلدِّينَ حُنَفَآءَ﴾(٢)[البينة: ٥].(٣)

وتتكرر هذه المعاني باللهجة نفسها في كثير من المحاضرات والمواقف. و بذلك يمتزج التوحيد بالحياة ويوجه سلوك الفرد، ويشكل علاقاته مع الآخرين بمختلف مراكزهم، ويعد الأمة للارتقاء إلى مستوى التحديات القائمة.

ترجمہ

اپنے ایک وعظ میں الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ ہیں:

''تم خلق کے غلام ہو! ریا و نفاق کے غلام۔ خلق، خواہشات، خوش بختی اور تعریف کے غلام۔ تم میں کوئی ایسی بات نہیں جس سے تمہاری عبودیت ثابت ہو سکے سوائے اس کے جو اللہ عزّ وجل چاہے: ایک ایک فرد کا عجب حال ہے! یہ دنیا کو پوچتا ہے، اس کے دوام سے محبت کرتا ہے اور اس کے زوال سے ڈرتا ہے۔ یہ خلق کو پوجتا ہے، اس سے ڈرتا ہے اور اس سے امیدیں رکھتا ہے۔ یہ جنت کو پوجتا ہے۔ اس کی نعمتوں کی امید رکھتا ہے مگر اس کے خالق کی امید نہیں رکھتا۔ اور یہ دوزخ کو پوجتا ہے، اس کے سوا کون ہے؟ اللہ عزّ وجل نے فرمایا:

وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَآءَ (سوره البينته: ۵)

(ان کو اس کے سوا کوئی حکم نہیں دیا گیا تھا کہ اللہ کی بندگی کریں اپنے دین کو اس کے لیے خالص کر کے بالکل یکسو ہو کر)''

یہ معانی اسی لہجہ میں بے شمار خطبوں اور جگہوں پر دہرائے جاتے ہیں۔ یوں توحید، زندگی سے مل جاتی ہے، فرد کے طرزِ عمل کا رخ متعین ہو جاتا ہے، مختلف مناصب پر متعین دوسرے لوگوں سے اس کے تعلقات کو ایک شکل دے دی جاتی ہے اور امت کو مستقل چیلنجوں کے مقابلہ پر آگے بڑھنے کے لیے تیار کیا جاتا ہے۔

قضا و قدر کے متعلق آپ رضی اللہ عنہ کی تعلیمات

استهدفت عقيدة القضاء والقدر - كما صاغها عبد لقدر - أن تكون حافزاً لنصرة الخير ومقارعة الشرفإذا عظمت التضحيات وطال أمد الجهاد ، كانت هذه العقيدة سنداً في لحظات الياس وانسداد أبواب الحيلة ، ومانعاً من مهدوي القنوط والا نهيار.

وانطلاقاً من هذا الهدف تحدد مفهوم القضاء والقدر - عند عبدالقادر - فيمايلي: (إن جميع الحوادث خيرها وشرها كائنة بقدر الله. ولكن المؤمن مأمور أن يدفع ما قدر من الشر بما قدر من الخير. فيزيل الكفر بالإيمان، والبدعة بالسنة، والمعصية بالطاعة، والمرض بالدواء، والجهل بالمعرفة، والدوان بالجهاد، والفقر بالعمل وهكذا)).

وأضاف أن من الخطا في تصور الناس أنهم ينظرون للأقدار نظرة جزئية، فإذا رأوا الشرظنوا وجوب الاستسلام إليه . وعدم الحيلة لدفعه. ولو أنهم نظروا في الأمر نظرة شاملة الأدركوا أن الله

www.waseemziyai.com

سبحانه وتعالى يلقي الخير والشر في ساحة الحياة ثم يترك للعبدثلاثة اختيارات:

الأول: أن يأخذ الشر.

والثاني: أن يستسلم للشر.

والثالث: أن يتناول الخير ليدفع به الشر. والأخير هو المقصود وهوالذي امتحنت به إرادة الإنسان. ومن أقوال عبدالقادر في ذلك: ((إن كثيراً من الرجال إذا وصلوا إلى القضاء والقدر أمسكوا. إلاأنا، وصلتُ إليه وفتح لي منه روزنة. فأولجتُ فيها ونازعت أقدار الحق بالحق للحق، فالرجل هو المنازع للقدر لاالموافق له))(٥)

ويضيف عبدالقادر أن لكل حالة من إحوال الحياة - سعادة كانت أم شقاء - زمناً تحل فيه وآخر تنتهي عنده . وأزمانها هذه لاتتقدم ولا تتأخر. ولذلك فلمطلوب من الإنسان أن يعالج هذه الأحوال بالوسائل المشروعة مع الانتظار حتى تسفر الحالة عن ضدها بمرور زمنها وانقضاء أجلها كما ينقضي الشتاء فيسفر عن الضيف، وينقضي الليل فيسفر عن الناهار . فمن طلب ضوء النهار بين العشائين لايحصل عليه بل إن ظلمة الليل تزداد حتى تبلغ نهايتها ويطلع الفجر ويحل النهار. ولو أنه طلب إعدة اليل بعد حلول النهار لم تجب دعوته ل،نه طلب الشيء فى غير وقته فيبقى ساخطا (١٣١). ومن شأن هذا القلق واسخط أن يفضي به إلى سوء الظن بالله والتخبط في معالجة الأقدر فتفضي الحالة السيئة إلى ما هوأسوأ(٦).

وهذا الفهم للقضاء والقدر كان - إذن- محاولة لمعالجة المفاهيم الخاطئة التي شاعت في الجيل الذي عاصره عبدلقادر ووجهت نشاطاته. فقد كان من هذا الجيل فرق وجماعات اختارت أن تأخذ بالشر وتناصره كالإسماعيلية والفاطميين وظلمة السلاطين وأصحاب الانحلال ولمفاسد المختلفة. في حين اختارت جماهير الأمة من لمظلومين والناز حين الاستسلام للشروعدم مقاومته.

والذي أراده عبدالقادر هو تصويب مفهوم القضاء والقدر تصويباً يدفع ((القوم)) في مجتمعه لأن يغيروا ما بأنفسهم ويشحذوا هممهم فيتنا ولوا الخير ويدفعوا به الشر..

ترجمہ

حضرت شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی تشریح کے مطابق، قضاء وقدر کے عقیدہ کا مقصد یہ تھا کہ وہ خیر کی نصرت کا سبب اور شر کی مصیبت سے بچاؤ کا باعث بن جائے۔ جب قربانیاں بڑھ جائیں اور جہاد کا دورانیہ طویل ہو جائے تو یہ عقیدہ مایوسی کے لمحات میں مدد بن جائے، حیلہ جوئی کے دروازے بند کردے اور مایوسی وشکست خوردگی کے گڑھوں سے بچالے۔

اسی مقصد کے پیش نظر، الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے نزدیک، قضاء وقدر کے مفہوم کی حدود یہ ہیں:

''تمام حوادثِ خیروشر، اللہ کی تقدیر سے وقوع پذیر ہوتے ہیں لیکن مومن کا کام یہ ہے کہ وہ تقدیرِشر کو تقدیرِ خیر سے دور کرے۔ کفر کو ایمان سے، بدعت کو سنت سے، نافرمانی کو طاعت سے، مرض کو دوا سے، جہل کو معرفت سے، سرکشی کو جہاد سے اور فقر کو عمل سے زائل

www.waseemziyai.com

کرے۔"

اس پر آپ نے یہ اضافہ کیا کہ لوگوں کے تصور میں غلطی یہ ہے کہ وہ تقدیر کو جزئی طور پر دیکھتے ہیں۔ جب وہ شر کو دیکھتے ہیں تو اس کے سامنے سرِ تسلیم خم کرنے کو ضروری خیال کرتے ہیں اور کسی حیلہ سے اسے دور کرنے کی نفی کرتے ہیں۔ اگر وہ اس معاملہ کو جامع نظر سے دیکھتے تو انہیں معلوم ہوتا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ خیر اور شر کو زندگی کے میدان میں پھینک دیتا ہے اور پھر بندے کے لیے تین اختیارات چھوڑ دیتا ہے۔ پہلا یہ کہ شر کو اختیار کر لے، دوسرا یہ کہ شر کے سامنے سر کو جھکا لے اور تیسرا یہ کہ خیر کو پا لے تا کہ اس سے شر کو دور کر دے۔ یہ آخری صورت اصل مقصود ہے اور اسی سے انسانی ارادہ کو آزمایا جاتا ہے۔ اس ضمن میں حضرت شیخ رضی اللہ عنہ کا قول ہے:

"اکثر لوگ جب قضاء وقدر تک پہنچتے ہیں تو رک جاتے ہیں۔ مگر میں اس تک پہنچا اور میرے لیے ایک سوراخ کھول دیا گیا۔ میں اس سے ڈرا اور میں نے تقدیرِ حق سے، حق کے ذریعے اور حق کے لیے جنگ کی۔ مرد وہ ہے جو تقدیر سے لڑے، نہ یہ کہ اس سے موافقت کرے۔"

الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ مزید فرماتے ہیں کہ زندگی کے احوال میں سے ہر حالت کے لیے خوشی سے ناخوشی پیدا ہوتی ہے۔ یہ عرصہ وقت سے پہلے آتا ہے اور نہ تاخیر سے۔ اس لیے انسان کو چاہیے کہ ان احوال کا علاج جائز وسائل سے کرے اور ساتھ ہی انتظار کرے یہاں تک کہ اپنا عرصہ گزارنے کے بعد اور اپنی مدت پوری کرنے کے بعد، وہ حالت، دوسری حالت میں بدل جائے، جیسے موسمِ سرما گزر جاتا ہے اور گرما ظاہر ہو جاتا ہے، رات گزر جاتی ہے اور دن کی روشنی پھیل جاتی ہے۔ جس شخص نے نماز مغرب اور عشا کے درمیان روشنی طلب کی تو وہ اسے حاصل نہیں کر پائے گا بلکہ رات کی تاریکی میں اضافہ ہوگا یہاں تک کہ وہ آخر کو پہنچ جائے گی اور فجر طلوع ہوگی اور دن آجائے گا۔ اگر اس نے دن کے آنے کے بعد رات کی واپسی طلب کی تو اس کی دعا قبول نہیں ہوگی کیونکہ اس نے ایک چیز بے وقت طلب کی پس وہ غیر مطمئن ہو جائے گا۔

اس تعلق اور عدم اطمینان کا ایک مسئلہ یہ ہے کہ وہ شخص اللہ سے بدظن ہو جائے گا اور تقدیر کے علاج کے ضمن میں گمراہی کا شکار ہو جائے گا اور اس کی حالت بڑی بدتر ہو جائے گی۔

قضاء قدر یہ کا یہ مفہوم، اس غلط مفہوم کے علاج کی کوشش تھی جو حضرت شیخ کے عہد کی نسل میں پھیل چکا تھا اور اس کی سرگرمیوں کی رہنمائی کر رہا تھا۔ اس نسل میں ایسے فرقے اور جماعتیں تھیں جنہوں نے شر کو اختیار کرنے اور اس سے مدد لینے کا فیصلہ کیا جیسے اسماعیلیہ، فاطمی خلفاء، ظالم سلاطین اور مفسد لوگ جبکہ امت کے عوام میں سے مظالموں اور تارکینِ وطن نے شر کے سامنے سر جھکا دینے اور اس کا مقابلہ نہ کرنے کا رویہ اختیار کر لیا۔

الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ یہ چاہتے تھے کہ قضاء وقدر کا صحیح مفہوم واضح کیا جائے تا کہ معاشرہ اپنے آپ میں تبدیلی پیدا کرے، اپنی ہمتوں کو تیز کرے، خیر کو پا لے اور اس کے ذریعے شر کو دور کرے۔

الایمان:

لـلإيمـان في المفهوم القادري وإنما يشترط أمرين خرين هما: العمل والإخلاص . فبالعمل ينتفي

www.waseemziyai.com

النفق، وبالإخلاص ينتفي الرياء. والإخلص المقصود هو التوجه بالعمل لله وحده (٧).

والمضمون الثاني اجتماعي. فلا يصح إيمانُ عبدجاره جائع(٧).

وبذلك يصبح الإيمان كالتوحيد الذي استعرضناه وسيلةً من وسائل التكافل الاجتماعي بين التباع، ومقياساً يقاس به دين الأغنياء والمحتكرين وتحدد منزلتهم في الدنيا والآخرة، فالذين يتعاملون بحطام الدنيا بدافع من الأثرة والاحتكار يفقدون صفة الإيمان. ((الدنيا في اليد يجوز، في الجيب يجوز، إدخرها بنيّة صالحة يجوز، أما القلب فلايجوز))(٨)

والنية الصالحة التي تبرر ادخار الدنيا هي أن تستخدم للإنفاق على الفقراء أو ((لصالح عيال الحق عزوجل))(٨). من أقواله في ذلك

((المؤمن بصره الله بعيوب الدنيا بطريق الكتاب والسنة والشيوخ فجاء ه الزهد... فحينئذ لاتضره عمارة الدنيا ولو بنى ألفامن الدور لأنه يبني لغيره لا له. يتمثل أمر الله عزوجل في ذلك ويوافق قضاء ه وقدره. يقيمه في خدمة الخلق وإيصال الراحة إليهم، ويواصل الضياء بالظلام في الطبخ والخبز، ولاياكل من ذلك ذرة. يصير له طعام يخصه لايشاركه في غيره فيكون مضطراً عندطعامه، صائماً مجوعاً عندغيره))(٩)

مرة أخرى يتطابق عبدالقادر تمام التطابق مع الغزالي الذي جعل الغني تاجراً للفقير، يجتهد ويتاجر ليقدم لفقير حاجته لأن القاعدة الإلهية أن ((الغني مستخدم للسعي في رزق الفقير))، كما فصلنا ذلك في موضعه.

ترجمہ

ایمان کے ضمن میں قادری مفہوم کے دو حصے ہیں: پہلا فکری وجدانی حصہ جو نظری اعتقاد تک محدود نہیں رہتا۔ اس میں دیگر دو امور کی شرط موجود ہے یعنی عمل اور اخلاص۔ عمل کے ذریعے نفاق ختم ہوتا ہے اور اخلاص سے ریا کا خاتمہ ہوتا ہے۔ اخلاص سے مقصود یہ ہے کہ عمل کے ذریعے اللہ وحدہٗ کی طرف توجہ رہے۔

دوسرا: اجتماعی حصہ۔

ایسے بندے کا ایمان صحیح نہیں جس کا ہمسایہ بھوکا ہے اس طرح ایمان بھی توحید کی طرح (جس کا ہم جائزہ لے چکے ہیں) پیروکاروں کے درمیان اجتماعی کفالت کا ذریعہ ہے۔ ایک ایسا پیمانہ ہے جس سے مالداروں اور ذخیرہ اندوزوں کا دین ناپا جاتا ہے اور دین و دنیا میں ان کے مقام کا تعین کیا جاتا ہے۔ جو لوگ دنیا کے ملبے سے خود غرضی اور ذخیرہ اندوزی کے ذریعے معاملہ کرتے ہیں، وہ صفتِ ایمان کو ضائع کرتے ہیں۔ ''دنیا ہاتھ میں ہو تو جائز، جیب میں ہو تو جائز، نیک نیت سے جمع کی جائے، تو جائز مگر دل میں ہو تو جائز نہیں۔''

نیک نیت جس سے دنیا کا جمع کرنا جائز ہے، یہ ہے کہ اسے فقراء کی خدمت یا حق عزّ وجل کے نیک بندوں پر خرچ کیا جائے۔ اس بارے میں آپ رضی اللہ عنہ کا قول ہے:

''مومن کو اللہ تعالیٰ دنیا کے عیب، کتاب وسنت اور شیوخ کے ذریعے دکھاتا ہے اور اسے دنیا سے بے رغبتی ہو جاتی ہے۔ چنانچہ

www.waseemziyai.com

اسے عمارتِ دنیا کوئی نقصان نہیں پہنچاتی خواہ اسے ایک ہزار منزل بنایا جائے کیونکہ وہ غیر کے لیے بنائی گئی ہے نہ کہ اس کے اپنے لیے۔ اس سے اللہ عزّ وجل کا امر ظاہر ہوتا ہے اور اس کی قضاء وقدر سے موافقت ہوتی ہے۔ اسے خدمتِ خلق اور انہیں راحت پہنچانے پر مامور کیا جاتا ہے، وہ سالن روٹی کے اندھیرے میں روشنی لے جاتا ہے۔ اس میں سے وہ ایک ذرّہ بھی نہیں کھاتا۔ طعام اس کے لیے خاص ہوجاتا ہے جس میں کسی غیر کو شریک نہیں کرتا۔ وہ اپنے طعام پر مجبور ہوتا ہے اور اس کے علاوہ کھانے سے باز رہتا ہے۔'' ایک بار پھر حضرت شیخ رضی اللہ عنہ، امام غزالی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے ساتھ مکمل مطابقت کا اظہار کرتے ہیں جنہوں نے غنی کو فقیر کے لیے تاجر قرار دیا۔ وہ محنت کرتا ہے اور تجارت کرتا ہے تاکہ فقیر کی حاجت پوری کرے کیونکہ الٰہی قاعدہ یہ ہے کہ ''غنی فقیر کی روزی کے لیے کوشش پر مامور ہے'' جیسا کہ ہم نے اس کے مقام میں اس کی تفصیل بیان کی ہے۔

پہلا

ولاشک أن مفهوم عبدالقدر يرسم الخطوط العريضة لقضايا عديدة:

أولاها: جعل العدل الاجتماعي وتوزيع الثروات توزيعاً عادلاً هو المقياس الحقيقي للتدين . فكل تدين يقوم على أداء الشعائر والعبادات والتظاهر بزي الصالحين ولايصحبه احتراس كامل لأداء حق الله في المال هو تدين زائف لاحقيقة له. والقرآن يشير لذلک بوضوح في سورة المعون التي تضمنت من صفات ((الذي يكذب بالدين)) أنه ((يدّع)) - أي يقهر- اليتيم الذي لاسند له ولا نصير سواء أكان يتيماً طفلاً أم يتيماً كبيراً ينتمي إلى الطبقات المحرومة المستضعفة، وأنه ((لايحض على طعام المسكين)) والتكافل الاجتماعي: ولذلک هددت السورة المصلين الذين يسعون عن هذا المقياس((الويل)) ووضفتهم بالرياء، وأنهم ((يمنعون الماعون)) الذي يعين الناس على أداء دينهم حق الأداء.

ترجمہ

اس میں شک نہیں کہ الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کا مفہوم متعدد امور پر وسیع خطوط کی نشاندہی کرتا ہے:

پہلا یہ کہ آپ نے عدلِ اجتماعی اور دولت کی منصفانہ تقسیم کو دینداری کا حقیقی پیمانہ قرار دیا۔ دینداری تمام تر شعائر وعبادات کی ادائیگی پر قائم ہے۔ لیکن اگر ظالم ظاہراً صالحین کی وضع قطع رکھتا ہو مگر اس کے ساتھ مال میں اللہ کے حق کی ادائیگی نہ ہو تو وہ جھوٹی دینداری ہے جس کی کوئی حقیقت نہیں۔ قرآن اس کی طرف سورہ ماعون میں وضاحت کے ساتھ ارشاد کرتا ہے جس میں یہ بات شامل ہے کہ جو شخص ''دین کو جھٹلاتا ہے''، اس کی ایک صفت یہ ہے کہ وہ ایسے یتیم کو دھکے دیتا ہے (یعنی سختی کرتا ہے) جس کا کوئی مددگار نہیں خواہ وہ یتیم چھوٹی عمر کا ہو یا بڑی عمر کا مگر وہ محروم اور کمزور طبقہ سے تعلق رکھتا ہو اور وہ ''مسکین کو کھانا دینے'' اور اجتماعی کفالت کی ترغیب نہیں دیتا۔ اس لیے یہ سورہ ان نمازیوں کو ''ویل'' کے الفاظ سے تہدید کرتی ہے اور جو اس پیمانہ سے غفلت برتتے ہیں اور انہیں ریا سے متصف کرتی ہے اور یہ کہ وہ ''معمولی ضرورت کی اشیاء دینے سے گریز کرتے ہیں''۔ وہ اشیاء جو لوگوں کو دین کی صحیح ادائیگی میں مدد دیتی ہیں۔

www.waseemziyai.com

دوسرا

أن وظيفة الحاكم المسلم -إذا كان مؤمناً حقاً- هي السهر على تحقيق العدل وخاصة في مجال الاقتصاد وتوزيع الثروات، وأن لا يخص نفسه أكثر من أدنى فرد في الأمة، وأن يحرص على أن لاينال العَوَاز من أحد، أو تنمو في ظل حكمه مظاهر الطبقية والاحتكار. ويتضح مماكتبه المؤرخون أن اهتمام عبدالقادر بالفقراء لم يقف عند حدالوعظ والكتابة وإنما ترجمه إلى عمل، حيث كا يأمر كل يوم بالمائدة للفقراء ويأكل معهم ويجالسهم وإذا أُهديت له هدية فرّقها عليهم.

ترجمہ

یہ کہ مسلمان حاکم کا یہ فرض ہے (اگر وہ حقیقی مومن ہے) تو وہ عدل بالخصوص اقتصادی میدان اور دولت کی تقسیم میں عدل کو قائم کرنے میں کوشاں رہے، یہ کہ وہ اپنے لیے امت کے ایک ادنیٰ فرد سے زیادہ مختص نہ کرے، یہ کہ اس کی یہی خواہش ہو کہ کوئی افلاس کا شکار نہ ہو یا اس کے حکم کے سایہ میں طبقاتی تقسیم اور اجارہ داریاں پروان نہ چڑھیں۔ مورخین کی تحریروں سے واضح ہوتا ہے کہ فقراء کے لیے حضرت شیخ کی دوڑ دھوپ وعظ یا تقریب تک محدود نہ تھی بلکہ آپ نے اسے عملی صورت دی۔ آپ ہر روز فقراء کے لیے دسترخوان بچھانے کا حکم دیتے، ان کے ساتھ مل کر کھاتے اور مجلس کرتے اور جب آپ کے پاس کوئی تحفہ آتا تو ان میں بانٹ دیتے۔

اصلاحی پیغام برداری یا امر بالمعروف ونہی عن المنکر:

يرى عبدالقادر أن الأمربالعروف والنهي عن المنكر ضرورة أساسية لبقاء المجتمع وسيادة الخير فيه، فإن تُرك تطرّق الفساد إليه. وهو واجب على كل مسلم ولكل حسب مستواه ودوره: فالسلاطين إنكارهم باللسان، والعامة إنكارهم بالقلب (١٠)

والعلماء هم الفئة التي تقرر ما هو معروف مباح، وما هو منكر محرم، أما السلاطين والعامة فعملهم تنفيذ مايقرره العلماء في هذا المجال،

ترجمہ

حضرت شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی رائے میں امر معروف (نیکی کا حکم) اور نہی منکر (برائی سے روکنا) معاشرہ کی بقا اور خیر کی بالادستی کے لیے بنیادی ضرورت ہے۔ جب اسے ترک کر دیا جائے تو اس میں فساد در آتا ہے۔ یہ ہر مسلمان پر واجب ہے اور ہر شخص پر اس کے مرتبہ اور کردار کے مطابق فرض ہے۔ سلطان کے لیے ہاتھ سے روکنا، علماء کے لیے زبان سے روکنا اور عوام کے لیے دل سے روکنا۔ علماء کا گروہ وہ ہے جو اس بات کا تعین کرتا ہے کہ معروف جائز کیا ہے اور منکرِ حرام کیا ہے۔ سلاطین اور عوام کا کام یہ ہے کہ علماء کے متعین کردہ امر کو نافذ کریں۔

امر بالمعروف ونہی عن المنکر کرنے والے علماء کرام کے اوصاف

صاحب علم ہو

www.waseemziyai.com

وللعلماء الذين يتسنمون هذه المنزلة صفات تحددهم في العلماء السالكين طريق الزهد دون سواهم.
هذه الصفات هي:

١ - أن يكون القائم بالأمر بالمعروف ولنهي عن لمنكر عالماً. والعلماء هم العارفون الذين أحكموا علوم الشريعة الشريعة وسلوك الزهد. فهؤلاء هم أبدال الأنبياء يأمرون بالمعروف وينهون عن المنكر، اتبعوا الرسول (عليه الصلاة والسلام) حتى حملهم إلى المرسل وتربهم من الله وأخرج لهم الألقاب والخلع والإمارة على الخل (١١)

ترجمہ

جو علماء اس منزلت تک پہنچتے ہیں، ان کے لیے چند صفات لازمی ہیں جو انہیں طریق زہد پر گامزن علماء کا درجہ دیتی ہیں۔ وہ صفات یہ ہیں:

کہ امر معروف اور نہی منکر کا علم بردار، صاحب علم ہو۔ علماء وہ عارف ہیں جو علوم شریعت اور طریق زہد پر مکمل عبور رکھتے ہیں۔ یہ لوگ انبیاء کے بدل ہیں جو نیکی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں، رسول علیہ الصلوٰت والسلام کی متابعت کرتے ہیں یہاں تک کہ آپ انہیں پیغام رساں کے مرتبہ کو پہنچا دیتے ہیں اور اللہ کے مقرب بنا دیتے ہیں اور ان کے لیے القاب، خلعت اور خلق پر امارت پیدا کرتے ہیں۔

علماء ہی عارف باللہ ہوتے ہیں اور ان کی علامات کا بیان

ودلالة العارف أن يكون زاهداً في الدنيا والآخرة، وما سوى الله فإذا بلغ ذلك ((صلح للوقوف مع الخلق والأخذ بأيديهم وتخليصهم من بحر الدنيا، فإزا أراد الحق بالعباد خيراً جعله دليلهم وطبيبهم ومؤدبهم ومدربهم، وترجمانهم وسانحهم، ومنحتم وسراجهم وشمسهم))
لذلك شنَّ عبدالقادر حملة قوية على من يتصدّون للإرشاد والدعوة دون أن يسلكوا طريق التزكية وطريق الزهد، واعتبرهم جهلاء يزاحمون العارفين بجهلهم (١٣). ومفسدين للناس ولأنفسهم. من أقواله في ذلك:
((إذا دعوت الخلق ولست على باب الحق كان دعاؤك لهم وبالاً عليك. كلما تحركت بركت. كلما طلبت الرفعة اتضعت. أنت لقلقة، أنت لسان بلاجنان. أنت ظاهر بلا باطن. جلوة بالاخلوة. جولة بلاصولة. سيفك من خشب وسهامك من كبريت))(١٢)

ترجمہ

عارف کی نشانی یہ ہے کہ وہ اللہ کی ذات کے علاوہ دنیا وآخرت سے بے نیاز ہوتا ہے۔ جب وہ اس مقام کو پہنچ جاتا ہے تو ''وہ خلق کے ساتھ کھڑا ہونے، ان کی دست گیری کرنے اور دنیا کے سمندر سے انہیں نکالنے کے اہل ہو جاتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی بھلائی چاہتا ہے تو اسے ان کا رہنما، طبیب، معلم، مربی، ترجمان، عطیہ، چراغ اور سورج بنا دیتا ہے۔''

اس لیے الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں پر شدید نکتہ چینی کی جو تزکیہ اور زہد کے بغیر دعوت وارشاد کی ذمہ

www.waseemziyai.com

داری سنبھالتے ہیں۔آپ انہیں جاہل قرار دیتے ہیں جو اپنی جہالت سے عارفوں کی برابری کرتے ہیں۔

لوگوں کے لیے اور خود اپنے حق میں مفسد ہیں۔اس ضمن میں آپ کا قول ہے:

''جب تو نے خلق کو دعوت دی اور تو خود بابِ حق پر نہیں پہنچا، تو تیری دعوت خود تیرے لیے وبال ہے۔جب بھی تو نے حرکت کی گر پڑے گا۔جب بھی تو نے بلندی کی خواہش کی، پست ہو جائے گا۔تو بگلہ ہے۔تو زبان ہے بغیر روح کے۔تو ظاہر ہے بغیر باطن کے،جلوت ہے بغیر خلوت کے،دورہ کرتا ہے بغیر اختیار کے۔تیری تلوار لکڑی کی ہے اور تیرا تیر گندھک کا۔''

امر بالمعروف ونہی عن المنکر پر قدرت کی شرائط

۲- أن يكون عالماً بالمنكر الذي ينهي عنه على وجه قطعي لما في ذلك من خوف الوقوع في الظنون والإثم، فالواجب إنكار ما ظهر وعدم بحث ما ستر لأن الله نهى عن ذلك. (١٣)

الأول: أن تكون الغلبة لأهل الصلاح وعدل السطان وإعانة أهل الخير.

والثاني: أن يكون الآمر بالمعروف والناهي عن المنكر من أهل العزيمة والصبر. فمن اتصف بهذه الصفة كان كالمجاهد في سبيل الله لاسيما إذا قال كلمته عنه سلطان جائر، أو لإيمان عند ظهور الكفر(١٤).

أما إذا كان الآمر بالمعروف والناهي عن المنكر يخاف على نفسه ولا يحتمل تبعاته فلا يجب عليه لقوله تعالى: ﴿وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ﴾ [البقرة: ١٩٥] ولقول النبي ﷺ: ((لاينبغي للمؤمن أن يذل نفسه. قيل يارسول الله وكيف يذل نفسه؟ قال: لايتعرض لما لايمكنه))(١٥).

ترجمہ

یہ کہ وہ شخص جو منکر سے روکتا ہے، اسے منکر کا قطعی طور پر علم ہو کیونکہ اس میں شک وشبہ اور گناہ میں پڑنے کا خدشہ ہے۔جو امر ظاہر ہو،اس سے روکنا واجب ہے اور جو پوشیدہ ہے،اس پر بحث نہ کی جائے کیونکہ اللہ نے اس سے منع فرمایا ہے۔

یہ کہ وہ امرِ معروف اور نہی منکر کی قدرت رکھتا ہو،اس طور پر کہ یہ بات فسادِ عظیم اور اس کی اپنی ذات، مال اور اہل کے لیے نقصان پر منتج نہ ہو۔قدرت کی شرط دو باتوں سے پوری ہوتی ہے:

اوّل یہ کہ نیکوکاروں کا غلبہ،سلطان کا عدل اور اہلِ خیر کا تعاون حاصل ہو۔

دوم یہ کہ نیکی کا حکم دینے والا اور برائی سے روکنے والا اہل عزیمت وصبر میں سے ہو۔جو اس صفت سے متصف ہوا، وہ مجاہد فی سبیل اللہ کی طرح ہے، خاص طور پر جب اس نے ظالم سلطان کے سامنے یہ بات کہی یا اس نے کفر کے سامنے آنے پر کلمۂ ایمان کہا۔تاہم اگر نیکی کا حکم دینے والا اور منکر سے منع کرنے والا اپنے بارے میں خوف زدہ ہو اور اس کے نتائج کو برداشت نہ کرسکتا ہو تو اس پر یہ واجب نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

:وَ لَا تُلْقُوا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ (سورہ بقر:۱۹۵)

(اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو) اور نبی صلی اللہ وسلم کا قول ہے:''مومن کے شایاں نہیں کہ اپنے آپ کو ذلیل کرے۔'' پوچھا

www.waseemziyai.com

گیا کہ یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) وہ اپنے آپ کو کیسے ذلیل کرتا ہے؟ فرمایا: ”جو اس کے لیے ممکن نہ ہو، اس کے درپے نہ ہو۔“

عمل اور اخلاص کا بیان

وذلک بإفراد القصد لله وإعزاز الدين دون رياء أو سمعة أوحمية للنفس، وأن يعمل بما يأمر وينتهي عما ينهى عنه. ومن أجل ذلک شدّد عبد القادر النكير على أوليک الوعاظ الذين لم تكن عندهم تقوى ولاصفاء قصد. وأقواله في ذلک كثيرة منها:

((لا تزاحم القوم بجهلک بعد أن خرجت من لكتاب صعدت تتكلم على الناس، هذا أمر يحتاج إلى ضرورتين: الأولى أن لايبقى في بلدتک غيرک فتتكلم على الناس ضرورة. والأخرى أنک تؤمر بالكلام من قبلک فحينئذ ترقى إلى هذا المقام لترد الخلق إلى الخالق))(١٦)

ترجمہ

اس سے مراد ہے ارادہ کا اللہ اور اعزاز دین کے لیے مختص ہونا، بغیر ریا، شہرت یا ذاتی تعصب کے اور یہ کہ وہی کرے جس کا اسے حکم دیا ہے اور جس سے منع کیا جائے، اس سے رک جائے۔ اس بنا پر الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نے ان واعظین کو سختی سے منع کیا جن کے ہاں تقویٰ اور صفائے ارادہ نہیں۔ اس بارے میں ان کے بہت سے اقوال ہیں۔ مثلاً

”جہالت میں قوم سے آگے نہ بڑھ، لکھنے پڑھنے کے بعد تو لوگوں سے خطاب کے لیے اٹھ کھڑا ہو۔ یہ کام دو ضرورتوں کے تحت ہوتا ہے۔ اوّل یہ کہ تیرے شہر میں تیرے سوا کوئی دوسرا نہیں لہٰذا ضرورت کے تحت لوگوں سے خطاب کرے دوسرا یہ کہ تو اپنے دل سے بات کرتا ہے۔ چنانچہ اس صورت میں تو نے اس مقام پر ترقی پائی کہ لوگوں کو خالق کی طرف موڑ دے۔“

نیکی کی دعوت کا اسلوب

كذلک حدد عبدالقادر لأساليب الأمر بالمعروف شروطاً وهي: أن يستعمل الدين والتودُّد لا الفظاظة والغلظة. وأن يكون صبوراً متواضعاً قوي اليقين. وأن يأمر العاصي وينها في خلوة. وأن لايخوض في مسائل الاختلاف أمام من لايعتقدونهالأن ذلک يفتح باباً من الجلال والخصومة. فالحكمة هنا واجبة وأدب العالم أولى من علمه)) (١٧)

ترجمہ

اس طرح الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نے امر معروف کے اسلوب کے لیے چند شرائط مقرر کیں جو یہ ہیں:

”یہ کہ نرمی اور محبت سے کام لے نہ کہ بدمزاجی اور سختی سے۔ یہ کہ بردبار، متواضع اور پختہ یقین ہو۔ یہ کہ گناہ گار کو علیحدگی میں امر و نہی کرے اور یہ کہ اختلافی مسائل میں نہ پڑے بالخصوص ان لوگوں کے سامنے جو ان کے خلاف عقیدہ رکھتے ہوں کیونکہ اس سے جھگڑے اور دشمنی کا دروازہ کھل جائے گا۔ یہاں حکمت واجب ہے۔ عالم کا ادب اس کے علم سے برتر ہے۔“

نیکی کی دعوت کے معاملہ میں امام غزالی اور حضرت الشیخ رضی اللہ عنہ میں مماثلت

وهنا - ونحن نبحث في الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر - عند عبدالقادر - تطالعنا الظاهرة

www.waseemziyai.com

نفسها التي طالعناها لدى أبي حامد الغزالي، وهي: عدم الدعوة للجهاد العسكري ضد الأخطار الخارجية؛ ولا الإشارة إلى فظائع الصليبيين التي اشتدت بشاعتها في زمانه.

ولو أردنا تفسير هذه الظاهرة لوجدنا أنفسنا نكرر ما قلناه عن الغزالي وهي أن الدعوة للجهاد العسكري لايفيد في أمة متوفاة، تدور ولاءات أفرادها في محرورم الفردية ولا ترتفع تطلعاتهم عن ((الأشياء)) المؤمنة وجماهيرها المؤهلة للجهاد متطلباته.

وفي محاضرات -أومواعظ-عبدالقادر مايدعم ذلك ويؤيده، إذا كثيراً ما كان يحذر أهل بغداد من سوط الله الزاحف عليهم من الشرق و المتمثل في زحف الجيوش المغولية. وهذا يدل على أن النقد الذاتي أصبح مبدأيحتل قناعة كاملة بين أصحاب التجاه الإصلاحي الجديد. وسوف نرى في صفحات تالية كيف أن عبدالقادر -رغم عدم حديثه عن أخطار الصليبيين وبشاعاتهم-وجه ثمرات عمله وإصلاحه لمواجهة هذه الأخطار ومضاعفاتها.

ترجمہ

یہاں ہم الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے ہاں امر معروف اور نہی منکر پر بحث کرتے ہوئے دیکھتے ہیں کہ وہ عجیب واقعہ یہاں بھی سامنے آتا ہے جو امام ابو حامد غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہاں سامنے آیا تھا اور وہ ہے: بیرونی خطرات کے مقابلہ کے لیے عسکری جہاد کی دعوت کا فقدان، اسی طرح صلیبیوں کی ہولناکیوں کی طرف کسی اشارے کا فقدان حالانکہ ان کی قباحتیں اس زمانہ میں شدت اختیار کر چکی تھیں۔

اگر ہم اس عجیب واقعہ کی تفسیر کا ارادہ کریں تو ہمیں ان باتوں کو دہرانا ہوگا جو ہم امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ضمن میں کہہ چکے ہیں، یعنی یہ کہ عسکری جہاد کی دعوت مردہ قوم میں مفید نہیں ہوتی۔ اس کے افراد کی وفاداریاں، ان کی ذات کے محور کے گرد گھومتی ہیں اور ان کی نظریں اپنی پسندیدہ اشیاء سے بلند تر نہیں ہوتیں۔ اس لیے آپ نے ایک نئی امت مسلمہ کے اخراج پر توجہ مرکوز کی جس کی قیادت صاحب ایمان ہو اور اس کے عوام، جہاد اور اس کے تقاضے پورے کرنے کے اہل ہوں۔

دروس یا مواعظ میں الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نے اس کی تائید وحمایت کی کیونکہ بغداد کو جس چیز کا بہت ڈر تھا، وہ اللہ کا وہ عذاب تھا جو مشرق کی جانب سے منگول لشکر کی صورت میں آہستہ آہستہ ان کی طرف بڑھ رہا تھا۔ اس سے ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ ذاتی احتساب، جدید اصلاحی نسل کے لیے ابتدائی اقدام قرار پایا اور وہ اس پر پوری طرح قانع رہی۔ ہم آنے والے صفحات میں دیکھیں گے کہ حضرت شیخ نے صلیبیوں کے خطرات اور قباحتوں کی بات نہ کرنے کے باوجود، اپنے عمل اور اصلاح کے ثمرات کا رخ ان خطرات کے مقابلہ کی طرف موڑ دیا۔

دنیا و آخرت کا مرتبہ

التصور القادري للدنيا والآخرة يشابه تصوره للتوحيد والإيمان بمعنى أنه ذو مضمونين: اعتقادي واجتماعي، فمن الناحية الاعتقادية تعتبر الدنيا والآخرة قواطع عن الله، فمن أحبهما لم يصل إلى الله

www.waseemziyai.com

فحب الدنيا رأس كل خطيئة(١٩)

وهو مانع من الإيمان. وحب الدنيا مانع من معرفة الله. وإذا لم يصل العبد إلى مقام المعرف فلن يكون مؤهلاً للتعامل بالدنيا. إذ القاعدة لسليمة التي تتفق مع الشرع أن يتعامل بالدنيا بيده دون أن تدخل قلبه. ((الدنيا في اليد يجوز، في الجيب يجوز، ادخارها بنية صالحة يجوز ، أما في القلب فلا يجوز)) (٢٠)

والنية الصالحة التي تبرر ادخار الدنى هي أن تستخدم للإنفاق على الفراء أو ((لصالح عيال الحق عزوجل)) وبذلك يتحد التصور القادري بغرض اجتماعي يستهدف محاربة الفقر والاحتكار والترف ويعمل لإنصاف الفقراء.

على أن هذا النوع من لتعامل بالدنى لايستقسيم إلا لمن سلك سبيل الزاهدين، وبلغ مقام العارفين الذين لايجمعون في قلوبهم مع محبة الله محبة مخلوق آخر. وبذلك يبدو العالم العارف - حسب المقياس القادري - وكأنه نموذج الحاكم العادل الذي يجمع الأموال وينفقها في أوجه الخير، فيستولي على قلوب العباد ويحظى بمحبتهم. وفي ذلك يقول عبدالقادر:

((فإذا تحقق وصول قلبك وسرك وخلا عليه (أي على الله) وقربك وأدناك احيّاك وولاك على القلوب، وأقرك عليها، وجعلك طبيباً لها فحينئذ التفتُ إلى الخلق والدنيا فيكون التفاتك إليهم نعمة في حقهم، وأخذك للدنيا من أيديهم وردها إلى فقرائهم، واستيفاؤك لقسمك منها عبادة وطاعة وسلامة. من أخذ الدنيا على هذه الصفة لاتضره بل يسلم منها ويصفوله أقسامه من نتن كدرها. فحينئذ يعطي لكل ذي حق حقه بين يديه))(٢١)

ولا يعني ذلك أن عبدالقادر يدعو إلى حكم العلماء الذاهدين العارفين الذين أخرجوا ادنيا من قلوبهم وصار بقدرتهم تفريقها بأيديهم، وإنما هي تقرير مباشر لضرورة احتكام الولاة والأغنياء إلى العلاماء الارفين الزاهدين إذ ليس المراد بالعلم العارف كل شيخ ترسم بظاهر العلم

ترجمہ۔

دنیا وآخرت کا قادری تصور، اس کے تصورِ توحید وایمان سے مشابہت رکھتا ہے، ان معنوں میں کہ اس کے دو مضمون ہیں: اعتقادی اور اجتماعی۔ جہاں تک اعتقادی کا تعلق ہے، تو اس کے نزدیک دنیا وآخرت، اللہ سے الگ کرنے والی ہیں۔ جس نے ان دونوں سے محبت کی، وہ اللہ کو نہیں پہنچ سکتا۔ پس دنیا کی محبت تمام خطاؤں کا سر ہے۔

وہ ایمان کی رکاوٹ ہے اور دنیا کی محبت، اللہ کی معرفت کے راستے کی رکاوٹ ہے۔ جب بندہ مقام معرفت تک نہیں پہنچتا تو وہ دنیا سے معاملہ کرنے کا اہل نہیں ہوتا۔ صحیح قاعدہ جو شرع سے متفق ہے، وہ یہ ہے کہ دنیا سے معاملہ اپنے ہاتھ سے کرے، نہ یہ کہ اسے دل میں داخل کرلے۔ ''دنیا ہاتھ میں جائز ہے، جیب میں جائز ہے، نیک نیت سے اس کا جمع کرنا جائز ہے مگر دل میں رکھنا جائز نہیں''

نیک نیت جو دنیا جمع کرنے کو جائز بناتی ہے، وہ یہ ہے کہ فقراء یا حق تعالیٰ کے نیک بندوں پر خرچ کرنے میں استعمال کرے۔ اس

www.waseemziyai.com

32
32
www.waseemziyai.com

طرح قادری تصور کی حدود میں، اجتماعی مقاصد بھی آجاتے ہیں، جن کا ہدف غربت، اجارہ داری اور عیش وعشرت کے خلاف جنگ اور غرباء سے انصاف کے لیے کام کرنا تھا۔

تاہم دنیا سے اس قسم کا معاملہ صرف اس شخص کے لیے درست ہوسکتا ہے جو زاہدوں کے راستے پر چلے اور عارفوں کے مقام پر پہنچے جو اپنے دلوں میں اللہ کی محبت کے ساتھ، دنیا کی محبت جمع نہیں کرتے۔ اس طرح ایک عالم عارف، قادری پیمانہ کے مطابق، حاکم عادل کا نمونہ ہے جو مال جمع کرتا ہے اور اسے کارہائے خیر میں خرچ کرتا ہے۔ چنانچہ وہ بندوں کے دلوں پر حکومت کرتا ہے اور ان کی محبت حاصل کرتا ہے۔

اس ضمن میں الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''جب تیرے دل اور بھید کا اللہ تعالیٰ کو پہنچنا یقینی ہو گیا اور اس نے تجھے مقرب بنایا، اپنے نزدیک کیا، سلام کہا، دلوں کا والی بنایا، ان پر مقرر کیا اور ان کے لیے تجھے طبیب بنایا۔ پس اب خلق اور دنیا کی طرف توجہ کر کیونکہ تیری توجہ ان کے حق میں نعمت ہوگی، ان سے دنیا لے کر اسے فقراء کی طرف لوٹانے کا باعث بنے گی۔ اس تقسیم کی انجام دہی عبادت، طاعت اور سلامتی ہے۔ جس نے اس طریقہ سے دنیا کو اختیار کیا، تو وہ اسے نقصان نہیں پہنچا سکتی بلکہ وہ سلامت رہتا ہے اور اس کا حصہ کدورت کی بدبو سے پاک رہتا ہے۔ اب وہ ہر حقدار کو اس کا حق اپنے سامنے عطا کرتا ہے۔''

اس کا مطلب یہ نہیں کہ الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ ایسے علمائے عارفین کو حکومت کی دعوت دیتے ہیں جنہوں نے دنیا کو اپنے دلوں سے نکال دیا اور اپنے ہاتھوں سے اس کی تقسیم پر قادر ہو گئے۔ یہ بیان اس ضرورت کے تحت آیا ہے کہ والی اور دولت مند ہر قسم کے فیصلے کے لیے علمائے عارفین سے رجوع کریں۔ عالم عارف سے مراد ہر وہ شیخ نہیں جو ظاہر علم سے لکھ پڑھ سکتا ہو۔

عارف باللہ کی بارہ خصلتیں

وإنما هو العارف بالله الذي اكتملت فيه اثنتا عشرة خصلة:

((خصلتان من الله تعالى، وخصلتان من النبي ﷺ، وخصلتان من أبي بكر (رضي الله عنه) وخلصلتان من عمر (رضي الله عنه) وخلصلتان من عثمان (رضي الله عنه) وخلصلتان من علي (رضي الله عنه).

فأما اللتان من الله تعالىٰ يكون ستاراً غفّاراً، وأما اللتان من النبي ﷺ يكون شفيقاً رفيقاً، وأما اللتان من أبي بكر (رضي الله عنه) يكون صادقاً متصدقاً، وأما اللتان من عمر (رضي الله عنه) يكون أماراً نهاءاً. وأما اللتان من عثمان (رضي الله عنه) يكون طعّاماً للطعام مصلياً بالليل والناسُ نيام. وأمااللتان من علي (رضي الله عنه)، يكون عالماً شجاعاً))(٢٢)

ولقد كانت مواقف عبدالقادر من الفقراء والخلفاء والعامة والوزراء ترجمة عملية لهذا التقرير. ومن أقواله في ذلك أيضاً:

((المؤمن يصّره الله بعيوب نفسه فتاب. وبصره بعيوب الدنيا بطريق الكتاب والسنة والشيوخ

فجاءه الزهد... فحينئذ لاتضره عمارة الدنيا ولوبنى ألفاً من الدور لأنه يبني لغيره لاله. يمتثل أمر الله عزوجل في ذلک ويوافق قضاءه وقدره. يقيمه في خدمة الخلق وإيصال الراحة إليهم. ويواصل الضياء بالظلام في الطبخ ولخبز ولا يأكل من ذلک ذرة. يصير له طعام يخصه لايشركه فيه غيره فيكون مضطراً عند طعامه، صائماً مجوعاً عند غيره))(۲۳)

ترجمہ

عارف وہ ہے جس میں بارہ خصلتیں موجود ہوں۔

''دو خصلتیں اللہ تعالیٰ کی، دو خصلتیں نبی ﷺ کی، دو خصلتیں ابوبکر رضی اللہ عنہ کی، دو خصلتیں عمر رضی اللہ عنہ کی، دو خصلتیں عثمان رضی اللہ عنہ کی اور دو خصلتیں علی رضی اللہ عنہ کی۔

اللہ تعالیٰ کی دو یہ ہیں کہ وہ پردہ پوشی کرنے والا، معاف کرنیوالا ہو۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات ہیں کہ وہ شفیق اور مہربان ہو۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی دوصفات یہ ہیں کہ وہ صادق اور صدقہ کرنے والا ہو۔ عمر رضی اللہ عنہ کی دوصفات یہ ہیں کہ وہ نیکی کا حکم کرنے والا اور برائی سے روکنے والا ہو۔ عثمان رضی اللہ عنہ کی دوصفات یہ ہیں کہ وہ کھانا کھلانے والا اور رات کو اس وقت نماز پڑھنے والا ہو جب لوگ سورہے ہوں اور علی رضی اللہ عنہ کی دوصفات یہ ہیں کہ وہ عالم اور شجاع ہو۔''

فقراء، خلفاء، عوام اور وزراء کے بارے میں الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کا موقف اس بیان کی عملی صورت ہے۔ اس ضمن میں آپ کا مزید قول ہے:

''مومن کو اللہ تعالیٰ اس کے عیوب دکھاتا ہے چنانچہ وہ توبہ کرتا ہے اور اسے کتاب وسنت اور شیوخ کے ذریعے دنیا کے عیب دکھاتا ہے چنانچہ اسے دنیا سے بے رغبتی ہوجاتی ہے۔ اب اسے دنیا کی عمارت کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتی اگرچہ اس کی ہزار منزلیں تعمیر کی گئی ہوں کیونکہ وہ غیر کے لیے بنائی گئی ہے نہ کہ اس کے لیے۔ اللہ عزّ وجل کا امر اس سے ظاہر ہوتا ہے اور اس کی قضا وقدر سے موافقت ہوتی ہے۔ اسے خدمتِ خلق اور مخلوق کو راحت پہنچانے پر مامور کیا جاتا ہے۔ وہ سالن روٹی کی تاریکی میں روشنی لاتا ہے اور اس میں سے ایک ذرّہ بھی نہیں کھاتا۔ اس کے لیے طعام خاص ہوجاتا ہے جس میں کسی غیر کو شریک نہیں کرتا۔ وہ اپنے طعام پر مجبور ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ کھانے سے باز رہتا ہے۔''

غیر مسلموں کو دعوت:

لانملک تفصيلات عن جهود عبدالقادر في المجال سوى ماتذكره المصادر من نتائج هذا النشاط. إذ يذكر سبط بن الجوزي والتادفي أنه أسلم على يدعبدالقادر معظم اليهود والنصارى في بغداد.(۲۴)

ويذكر ابن فضل الله العمري العدد، فيقول أنه سمع عبدالقادر أكثر من خمسمائة(۲۵). ويروي تلميذه الجبائي أنه سمع عبدالقادر يقول: أسلم على يدي أكثر من خمسة آلاف من اليهود والنصارى(۲۶).

ونحن وإن كنا لا نملک وقائع هذا التبشير والظروف التي مهدت لاإلا أنه من الممكن القول أن الشيخ عبدالقادر كان يتبع خطة معينة يتعاون فيها مع تلاميذه ودعاته. ذلک أن عبدالله

www.waseemziyai.com

الجبائي-تلميذ عبدالقادر الذي أشرنا إليه - كان ميسحياً من قرية ((جبة)) في جبل لبنان، ولقد سبي وهو فتى ثم نُقل إلى دمشق حيث اسلم هناك . فاشتراه زين الدين علي بن إبراهيم بن نجا - أحد أصحاب عبدالقادر - وأعتقه ثم أرسله إلى بغداد عام ٥٥٤٠/١١٤٥ م حيث لازم الشيخ عبدالقدر وصحب ابن قدامة في الدراسة. وتدل أخباره التي رواها أن الشيخ كان يرعاه ويوجهه حسب قدراته واستعداداته. ولقد نال الجبائي منزلة عالية في بغداد وظل عند الشيخ عبدالقادر حتى وفاته فرحل إلى أصبهان حيث درس وأفتى حتى توفي عام ٥٦٠٥/١٢٠٨ م ع أربع وثمانين سنة(٢٧).

ويذكر التادفي أن عدداً من المسيحيين قدموا من اليمن وأسلموا على يد الشيخ عبدالقادر لسماعهم بشهرته(١٥٨). ولعل ذلك تم بواسطة دعا القادرية في اليمن خصوصاً إذا علمنا أن نشاطهم كان قوياً وأن معظم شيوخ الصوفية في اليمن ينتمون إلى القادرية.(٢٨)

ترجمہ

اس میدان میں الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی کوششوں کی تفصیلات ہمارے پاس نہیں سوائے اس کے جو تاریخی ماخذوں نے ان سرگرمیوں کے نتائج کے بارے میں ذکر کیا ہے۔ سبط ابن جوزی اور تادفی ذکر کرتے ہیں کہ حضرت شیخ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بغداد کے بے شمار یہود ونصاریٰ نے اسلام قبول کیا۔ ابن فضل اللہ عمری تعداد بیان کرتا ہے اور کہتا ہے کہ حضرت شیخ کے ہاتھ پر پانچ سو سے زیادہ لوگوں نے اسلام قبول کیا۔ آپ کے شاگرد جبائی کی روایت ہے کہ اس نے الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ میرے ہاتھ پر یہود ونصاریٰ میں سے پانچ ہزار سے زیادہ لوگوں نے اسلام قبول کیا۔

اگر چہ ان تبلیغی واقعات کا علم ہمارے پاس نہیں، نہ ہی ان حالات کا علم جنہوں نے ان کے لیے راہ ہموار کی تاہم یہ کہنا ممکن ہے کہ حضرت شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ نے ایک معینہ طریقہ کار اختیار کیا جس میں آپ اپنے شاگردوں اور داعیوں سے تعاون کیا کرتے تھے، اس کی تصدیق حضرت شیخ کے شاگرد عبداللہ جبائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کی ہے۔ شیخ جبائی، لبنان کے پہاڑی علاقے کے ایک گاؤں "جبہ" کے رہنے والے عیسائی تھے۔ نوجوانی میں قیدی بنا لیے گئے۔ پھر وہ دمشق لائے گئے جہاں انہوں نے اسلام قبول کرلیا۔ اب زین الدین علی بن ابراہیم بن نجا، جو حضرت شیخ کے اصحاب میں سے تھے۔ انہیں خریدا اور آزاد کر کے سنہ (۵۴۰ھ/۱۱۴۵ء) میں بغداد روانہ کر دیا جہاں انہوں نے حضرت شیخ رضی اللہ عنہ کی صحبت اختیار کی اور پڑھائی میں ابن قدامہ کے ساتھ بن گئے۔ ان کی روایات ظاہر کرتی ہیں کہ حضرت شیخ رضی اللہ عنہ ان کا خاص خیال رکھتے تھے اور ان کی استعداد کے مطابق ان کی طرف توجہ کرتے تھے۔ شیخ جبائی نے بغداد میں بلند مقام پایا اور حضرت شیخ رضی اللہ عنہ کی وفات تک آپ کے پاس رہے۔ بعد میں اصبہان چلے گئے جہاں درس وافتاء میں مصروف رہے۔ آخر ۸۴ سال کی عمر میں سنہ (۶۰۵ھ/۱۲۰۸ء) میں وفات پائی۔

تادفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ذکر کیا ہے: کہ یمن سے بہت سے عیسائی آپ کی شہرت سن کر آئے اور آپ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔ شاید اسی لیے داعیوں کے ذریعے قادری سلسلہ یمن میں پھیلا، وہاں ان کی سرگرمیاں بہت موثر تھیں اور یمن کے صوفی شیوخ کی اکثریت قادری سلسلہ سے نسبت رکھتی تھی۔

حوالہ جات

www.waseemziyai.com

(۱) عبدالقادر الجيلاني ، الفتح الرباني ،ص ۲۹۔)
(۲) المصدر نفسہ ،ص ۵۔)
(۳) المصدر نفسہ ،ص ۵۶۔)
(۴) المصدر نفسہ ،ص ۱۰۵۔)
(۴) ابن تيمية ، فتاوی ابن تيمية ، ج ۱ ،ص ۳۰ ، کتاب القدر ، ج ۸ ،ص ۵۴۷-۵۵۰۔)
(۵) عبدالقادر الجيلاني ،فتوح الغيب ،ص ۸۱ ،۸۲)
(۶) عبدالقادر الجيلاني ،فتوح الغيب ،ص ۳ ،۴۔)
(۷) المصدر نفسہ ،ص ۱۰۔)
(۸) المصدر نفسہ ،ص ۶۵۔)
(۹) المصدر نفسہ ،ص ۱۷۲۔)
(۱۰) المصدر نفسہ ،ص ۱۱۔)
(۱۱) المصدر نفسہ ،ص ۱۱۔)
(۱۲) عبدالقادر الجيلاني ، الغنية ، ج ۱ ،ص ۴۴ ، ۴۵۔
(۱۳) عبدالقادر الجيلاني ، الفتح الرباني ،ص ۱۴۹۔
(۱۴) المصدر نفسہ ،ص ۲۴۔
(۱۵) المصدر نفسہ ،ص ۲۰۵ ، ۲۰۶۔
(۱۶) المصدر نفسہ ،ص ۲۲۷۔
(۱۷) عبدالقادر الجيلاني ، الغنية ، ج ۱ ،ص ۴۵۔)
(۱۸) المصدر نفسہ ،ص ۲۶۔)
(۱۹) المصدر نفسہ ،ص ۴۶۔)
(۲۰) عبدالقادر الجيلاني ، الفتح الرباني ،ص ۲۰۵ ، ۲۰۶۔)
(۲۱) عبدالقادر الجيلاني ، الغنية ، ج ۲ ،ص ۴۶ ، ۴۷۔)
۲۲) عبدالقادر الجيلاني ، الفتح الرباني ،ص ۱۴۱۔)
(۲۳) المصدر نفسہ ،ص ۱۷۲۔)
(۲۴) المصدر نفسہ ،ص ۱۷۴۔)
(۲۵) المصدر نفسہ ،ص ۱۳۔)
(۲۶) المصدر نفسہ ،ص ۱۱۰ ، ۱۱۱)
(۲۷) سبط ابن الجوزي ، مرآة الزمان ،ص ۸ ،ص ۲۶۴)

www.waseemziyai.com

(۲۸) ابن فضل اللہ المعري، مسالک الأ بصار، ج ۵، ص ۱، ص ۱۰۵)

(۲۹) التادفي، قلائد الجواهر، ص ۱۹۔)

(۳۰) ابن رجب، الذيل، ج ۲، ص ۴۵۔۴۷)

(۳۱) اليافعي، مرآة الجنان، ج ۳، ص ۳۵۵۔)

(۱۵۹) ابن العماد الحنبلي، شذرات الذهب، ص ۴، ص ۲۷۷۔)

مرکز العلوم الاسلامیہ (رجسٹرڈ)
www.waseemziyai.com

www.waseemziyai.com

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی
بحیثیت مجاہد فی سبیل اللہ

پہلی فصل

جہاد بالنفس، جہاد باللسان، جہاد بالقلم اور جہاد بالسیف حالات وواقعات کے مطابق مسلمان پر واجب ہوتا ہے، ان تمام باتوں کی حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نے نہ صرف تبلیغ فرمائی بلکہ اس کا عملی مظاہرہ بھی فرمایا۔

جہاد بالنفس

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے نفس کے خلاف جہاد کیا، عبادات وریاضات ومجاہدات کیے اور اس راہ میں بے پناہ مشقتیں برداشت کیں، عراق کے صحراؤں میں پچیس سال تک مجاہدہ کیا کہ نہ مخلوق کو آپ رضی اللہ عنہ جانتے تھے اور نہ ہی مخلوق آپ کو جانتی تھی، آپ رضی اللہ عنہ نے صدہا طریقوں سے دنیا سے چھٹکارا حاصل کرنے کے طریقے اختیار کیے، چالیس سال تک نماز عشاء کے وضو سے نماز فجر ادا کی، اور پندرہ سال تک یہ حال رہا کہ نماز عشاء کے بعد قرآن کریم کی تلاوت شروع فرماتے تو صبح کی نماز کے وقت ختم فرمالیتے، تین دن سے چالیس دن تک ایسے ایام بھی آئے کہ کھانے کو کچھ بھی نہیں ملا، گیارہ سال برج عجمی میں رب تعالی کی عبادت کرتے ہوئے گزار دیئے، اس طرح اپنے نفس کے خلاف جہاد کرتے ہوئے اسے ماردیا، اس کے بعد آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے مریدین اور عوام الناس کو جہاد بالنفس کی تلقین کی اور اسے قابو میں رکھنے کے لئے فرمایا: اپنے نفس کو قابو میں رکھو اس سے پہلے کہ وہ تم کو پچھاڑ دے تو جب کبھی اپنے نفس کے خلاف جہاد کرے گا، اس پر غالب آئے گا، اور مخالفت کی تلوار سے اسے قتل کرے گا، اللہ تعالی اسے ہر بارنئی زندگی عطا کرے گا، وہ تجھ سے جھگڑے گا، شہوت ولذت کا تقاضا کرے گا اور وہ اس بات کا خیال نہیں رکھے گا کہ حلال کیا ہے اور حرام کیا ہے، نفس کو بار بار اس لئے زندہ کیا جاتا ہے تا کہ تو بار بار جہاد کرتا رہے اور اس پر اجر کا مستحق بنتا رہے۔

یہی مفہوم اس حدیث شریف کا ہے

(رجعنامن الجهاد الاصغر الى الجهاد الاكبر)، ہم جہاد اصغر سے جہاد اکبر کی طرف لوٹ رہے ہیں (یعنی کافروں کے ساتھ جہاد کے بعد نفس کے خلاف جہاد کی طرف) گویا کہ اللہ تعالی کا نیک بندہ وہ ہے جو ہمیشہ اپنے نفس کے خلاف جہاد کرتا رہے، یہی جہاد جہاد بالنفس ہے اور یہی جہاد دائمی ہے۔

جہاد باللسان

الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نے اپنے نفس کے خلاف جہاد کو اولیت اور ترجیح اس لئے دی تا کہ نفس امارہ بتدریج مراحل سے گزر کر نفس مطمئنہ کا درجہ اختیار کرلے، اس مقام پر پہنچ کر جو بھی کہتا ہے وہ اللہ تعالی کی رضا کے لئے کہتا ہے، اپنے نفس کی پیروی میں کچھ نہیں کہتا، جب بندہ مومن یہ مرتبہ ومقام حاصل کر لیتا ہے تو اس پر جہاد باللسان بھی لازم ہو جاتا ہے، رسول اللہ ﷺ کا فرمان عالی شان ہے کہ ظالم بادشاہ کے سامنے کلمہ حق کہنا جہاد اکبر ہے، الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نے یہ فریضہ خوب انجام دیا ہے اور ظالم حکمرانوں کو برسرعام ٹوکنا اور انہیں راہ حق دکھانا یہ آپ رضی اللہ عنہ کا ہی کام تھا، خلیفہ مستنجد باللہ کو اور اس کے وزراء اور امراء کو امر بالمعروف اور نھی عن المنکر فرماتے رہتے تھے، بدعت کے خلاف ہر وقت برسر پیکار رہتے تھے اور اس معاملے میں کسی

www.waseemziyai.com

کو کوئی رعایت نہ دیتے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے باطنیوں اور جعلی پیروں کے خلاف جہاد کیا، شریعت و طریقت کو جدا جدا کہنے والوں کو بھی کوئی رعایت نہیں دی۔

جہاد بالقلم

الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے دور میں اسلام زوال پذیر تھا، اخلاقی انحطاط اور تشکیک والحاد زور پکڑ چکا تھا، ان حالات میں حضرت سیدنا الشیخ الجیلانی رضی اللہ عنہ نے خلفاء و امراء کو خطوط لکھے، اور عوام الناس کی اصلاح کے لئے آپ رضی اللہ عنہ نے ''الغنیۃ لطالبی طریق الحق'' تصنیف فرمائی، اس کتاب میں آپ رضی اللہ عنہ ایک معلم کی طرح تعلیم دیتے ہوئے نظر آتے ہیں، کتاب کے آغاز میں سنی العقیدہ مسلمانوں کے اخلاقی اور معاشرتی فرائض کی نشاندہی فرمائی، تہتر فرقوں کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے فرمان شریف کے مطابق ان میں صرف اہل سنت و جماعت کا فرقہ نجات پانے والا ہے، تصوف کی حقیقت اور اس کے مفہوم کی وضاحت فرمائی ہے، صوفی اور متصوف کے فرق کو واضح کیا، پیر و مرید کے ربط اور حقوق و فرائض پر روشنی ڈالی، عقیدہ توحید اور ارکان خمسہ اور فقہ کے مسائل بیان کئے، کتاب الادب میں انفرادی اور مجلسی زندگی کے بارے میں شرعی آداب بیان کئے ہیں، باب الامر بالمعروف میں نیکی کا حکم کرنے کی اہمیت اور اس کی شرائط بیان کی ہیں۔

باب معرفۃ الصانع میں ایمان کی حقیقت اور بدعت و خلافت کے فرق کو واضح کیا، باب الاتعاذ بمواعظ القرآن میں نفس اور روح اور قلب کا ذکر کیا، صغیرہ و کبیرہ گناہوں سے بچنے اور توبہ کرنے کا طریقہ بیان کیا، سال بھر میں آنے والی شرعی عبادات کا ذکر کیا، کتاب کے آخر میں ذکر و فکر، مراقبہ و مجاہدہ، صبر و شکر، صدق و صفا اور توکل و رضا کا اجر و ثواب بیان کیا۔ شریعت و طریقت کے مفہوم کو واضح کرتے ہوئے مسلمانوں میں احیائے اسلام اور ایمان کی بھرپور کوشش کی، آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے مکتوبات کے ذریعے بھی مسلمانوں کو صراط مستقیم پر لانے کی بھرپور کوشش کی۔

جہاد بالسیف

جہاد بالسیف عملی جہاد ہے جو کافروں کے ساتھ کیا جاتا ہے، الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نے اس عملی جہاد کے لئے بھی اپنے مدرسہ عالیہ قادریہ میں ایک شعبہ ''حرکۃ الجہاد'' کے نام سے قائم کیا، جہاں پر مجاہدین کو جہاد کی عملی تربیت دی جاتی تھی، الشیخ الامام الجیلانی رضی اللہ عنہ کے نزدیک جب مومن بندہ جہاد بالنفس، جہاد بالقلم اور جہاد باللسان کے مراحل طے کر لے تو عملی طور پر جب مسلمانوں پر جہاد فرض ہو جائے اور کفار سلطنت اسلامیہ کو مٹانے پر تل جائیں اور ان کے ظلم و ستم حد سے بڑھ جائیں تو خانقاہوں سے نکل کر رسم شبیری ادا کرنا لازم ہو جاتا ہے، الشیخ الجیلانی رضی اللہ عنہ نے ۱۶ ذوالقعدہ سنہ (۵۴۵ھ) کو اپنی خانقاہ میں دوران وعظ فرمایا:

أی الجهادین أشق. قد أخبر الله عزّ وجلّ بجهادین: ظاهر وباطن: فالباطن: جهاد النفس والهوى والطبع والشيطان، والتوبة عن المعاصی والزلات والثبات عليها وترك الشهوات المحرمات. والظاهر: جهاد الكفار المعاندين له عزّ وجلّ ولرسوله، ومقاساة سيوفهم ورماحهم وسهامهم، يَقْتُلون ويُقْتَلون.

ترجمہ

جہاد کی دو قسموں میں سے کونسا زیادہ سخت ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے دو جہادوں کی خبر دی ہے، ایک جہاد ظاہر ہے اور دوسرا جہاد باطن ہے،

www.waseemziyai.com

جہاد باطن تو اپنے نفس وشیطان اور خواہشات کے خلاف لڑنا ہے اور گناہوں سے توبہ کرنا۔
اور جہاد ظاہر یہ ہے کہ انسان اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ کے دشمنوں کے ساتھ لڑے اور ان کے خلاف اپنی تلواریں اور نیزے اور تیر استعمال کرے اور ان کو قتل بھی کرے اور خود بھی قتل ہو جانے سے گریز نہ کرے۔
ھکذا تکلم الشیخ عبدالقادر الکیلانی:۱۵۲) الدکتور جمال الدین فالح الکیلانی مطبوعہ مرکز الاعلام العالمی ڈھاکا بنگلہ دیش۔
الشیخ الجیلانی رضی اللہ عنہ کا یہ خطاب اس عہد کی عکاسی کرتا ہے جب سلجوقی خلفاء فرانسیسیوں سے برسر پیکار تھے، عماد الدین زنگی جو اسلام کے بہت بڑے مجاہد تھے نے فرانسیسیوں کو اس علاقہ سے نکال دیا، لیکن باطنیوں کے ہاتھوں سنہ (۵۴۱ھ) میں اسلام کا یہ عظیم مجاہد شہید ہو گیا، سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے والد گرامی جناب نجم الدین ایوب رحمۃ اللہ تعالی علیہ عماد الدین زنگی شہید کی فوج کے سپہ سالار تھے، اور نجم الدین ایوب رحمۃ اللہ تعالی علیہ حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے مرید اور فیض یافتہ ایک عظیم مجاہد اسلام تھے، عراق کے کردستانی علاقہ میں کرد قوم آباد تھی، کرد قوم بڑی بہادر اور جنگجو تھی، اور عیسائی مذہب کی پیروکار تھی، ان کی بہادری کی وجہ سے عباسی خلفاء ان کے ہاتھوں تنگ آچکے تھے، الشیخ الامام الجیلانی رضی اللہ عنہ اپنے چند مریدوں کے ہمراہ ان کے علاقہ میں تشریف لے گئے، آپ رضی اللہ عنہ کی تبلیغ سے ان کا سارا علاقہ دامن اسلام میں آگیا، تب سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی عمر صرف دس سال تھی، نجم الدین ایوب رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے اپنے بیٹے صلاح الدین ایوبی کو ساتھ لے کر حضرت سیدنا الشیخ الجیلانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر دعا کی درخواست کی، الشیخ الجیلانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ان شاء اللہ تعالی یہ بچہ اسلام کا عظیم مجاہد اور فاتح بنے گا، سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ تعالی علیہ سلطان نور الدین زنگی شہید رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی فوج کے سپہ سالار تھے، نور الدین زنگی شہید رحمۃ اللہ تعالی علیہ بہادر، سپاہی مدبر سیاست دان، متبحر عالم دین، اور عظیم محدث تھے، احادیث شریفہ کا مجموعہ ''فخر النوری'' کے نام سے جمع کیا، سنہ (۵۴۹ھ) کو شام کے حاکم بنے سنہ (۵۶۹ھ) بعمر ۵۶ سال وصال فرمایا، اور سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ تعالی علیہ سنہ (۵۸۹ھ) کو اس دار فانی سے رخصت ہوئے، دنیائے اسلام کے یہ دونوں مجاہد مدرسہ قادریہ کے تربیت یافتہ تھے۔
صلیبی جنگوں کے شروع ہوتے ہی حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نے اپنے عسکری شعبے کو فعال کر دیا، صلیبی جنگوں میں مجاہدین کی کھیپ آپ رضی اللہ عنہ تیار فرماتے اور محاذ پر روانہ فرما دیتے، آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے سگے بیٹے حضرت سیدنا عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کو شمالی علاقہ جبال اور کردستان میں بھیجا، انہوں نے اپنی زبردست تبلیغ اور شعلہ بیانی سے کردوں میں جہاد کی روح پھونک دی، آپ رضی اللہ عنہ کی کوششوں سے کردوں کے تازہ دم مجاہدین سلطان صلاح الدین کو بطور کمک ملتے رہے، اور اس طرح ہزاروں کرد سلطان ایوبی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی فوج میں شامل ہو گئے، یہاں تک کہ ۲۹ رجب المرجب سنہ (۵۸۳ھ) کو سلطان ایوبی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے بیت المقدس کو آزاد کروالیا۔

(ھکذا ظہر جیل صلاح الدین وھکذا اعادت القدس:۲۳۹)
یہ اللہ تعالی کا نظام ہے کہ اللہ تعالی اپنے بندوں کے ذریعے اقوام عالم کو بیدار فرماتا رہتا ہے، حضرت سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے جس دن وصال فرمایا، عین اسی رات حضرت سیدنا امام شافعی رضی اللہ عنہ کی ولادت باسعادت ہوئی، اسی طرح سنہ (۴۸۸ھ) کو حضرت سیدنا امام غزالی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے بغداد معلی کو چھوڑا تو ادھر حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ

www.waseemziyai.com

بغداد معلیٰ تشریف لے آئے، امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تعلیم وتربیت نے محمد بن تومرت جیسے مجاہد اور مجاہد گر پیدا کئے، جن میں ایک نامور مجاہد یوسف بن تاشفین بھی تھا، جس نے عیسائیوں کو پے در پے شکستیں دے کر اسپین پر دوبارہ قبضہ کر لیا مرابطین بھی تھے جنہوں نے سلطان ایوبی رحمہ اللہ تعالیٰ کی مدد کے لئے بحیر بیڑا مع مجاہدین بھیجا، مرابطین کا اقتدار جب زوال پذیر ہوا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے تربیت یافتہ مجاہدین ان کے لئے مذہبی اور سیاسی ڈھال ثابت ہوئے، موحدین جو امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے تربیت یافتہ تھے اور شاذلیہ و تیجانیہ سلسلے کے مجاہدین قادریہ سلسلے کے تربیت یافتہ تھے، سید الحاج عمر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ قادری سلسلے کے فیض یافتہ تھے اور ایک عظیم مجاہد تھے، جنہوں نے مکہ مکرمہ میں ایک قادری سلسلے کے ایک عظیم بزرگ کے ہاتھ پر بیعت کی اور واپس افریقہ آکر تبلیغ اور جہاد کا شعبہ قائم کیا، جہاد کے میدان میں ایسی عظیم الشان خدمات انجام دیں کہ آج تک افریقہ کی تاریخ میں ان کا نام سنہری حروف میں لکھا جاتا ہے، مرغانی سلاسل بھی سلسلہ عالیہ قادریہ کے فیض یافتہ تھے۔

الجزائر میں جب فرانس نے حملہ کیا تو اس وقت ان کافروں کے خلاف جہاد کی قیادت سلسلہ عالیہ قادریہ کے عظیم بزرگ حضرت سیدنا محی الدین کو سونپی گئی، انہوں نے اپنے شہزادے حضرت سیدنا الامیر عبدالقادر الجزائری کو اس عظیم محاذ پر روانہ فرمایا، محمد بن عبدالوہاب نجدی کی تحریک نے جب دھمکی کی صورت اختیار کر لی اور اس کے لشکر نے حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے مزار عالیہ پر چھاپہ مار کر اسے لوٹ لیا تو کوئی انتقام لینے والا نہ تھا، اس دوران ایک مملوک گورنر داؤد پاشا جو حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے مدرسہ عالیہ قادریہ کا طالب علم تھا، اس نے قلم کو چھوڑ کر تلوار سنبھالی اور مقابلہ کیا اور انہیں پے در پے شکستیں دیں۔

حضرت پیر سید خرم ریاض شاہ صاحب حفظہ اللہ لکھتے ہیں

سرتاج صوفیاء حضرت الشیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے فرمان جہاد نشان (انا سیاف انا قتال انا سلاب) کی جلال آفریں گونج اور آپ رضی اللہ عنہ کے فرمودہ قتال نمودہ (عزوم قاتل عند القتال) کی گرج و چمک اسی آفاقی حقیقت کو روز روشن کی طرح واضح کر رہی ہے کہ تصوف کی حقیقت فقط جہاد ہے، اور ایک سچا صوفی ہی حقیقی جہاد تک رسائی رکھتا ہے، لھذا قرآن کریم کی آیہ کریمہ (جاھد الکفار و المنافقین واغلظ علیھم) ہی تصوف کی حقیقی روح ہے یہی وجہ ہے کہ صوفیاء کرام وظائف بھی پڑھتے ہیں حزب السیف کے نام سے اور بارگاہ مصطفی ﷺ میں التجاء بھی کرتے ہیں تو اس انداز سے:

گیسو قد لام الف کردو بلاء منصرف   لا کے تہہ تیغ لاتم پہ کروڑوں درود

اعلیٰ حضرت کے تصوف کے اس معنی کا تعین مزید معتبر ہو جاتا ہے، جب ہم صوفیاء کرام کے سالار اولین اور آسمان تصوف کے آفتاب زرین حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ یار غار مصطفی ﷺ کی حیات مقدسہ پر نگاہ ڈالتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ اس تصوف مآب ہستی نے رسول اللہ ﷺ کے وصال شریف کے نازک ترین موقع پر بھی جہاد و قتال کا رستہ ترک نہیں کیا، بلکہ جیش اسامہ کو بھی روانہ کیا، تارکین زکوۃ سے بھی تیغ آزمائی فرمائی، مرتد قبائل کے خلاف بھی تلوار اٹھائی اور عقیدہ ختم نبوت کے منکروں پر لشکر کشی کر کے مکتب تصوف کے صدر دروازے پر اپنے خنجر کی نوک سے لکھ دیا ''شمشیر وسناں اول''

(صوفیاء کرام کی مجاہدانہ زندگی اور موجودہ خانقاہی نظام از مفتی ضیاء احمد قادری رضوی (۱:۳۳) مطبوعہ مکتبہ طلع البدر علینا لاہور)

الحمد للہ آج بھی ملک پاکستان میں دینی بیداری جو نظر آرہی ہے، اور دین دشمن قوتوں کو پے در پے شکستیں ہو رہی ہیں، اور وہ دن بدن

www.waseemziyai.com

www.waseemziyai.com

ذلیل ہو رہے ہیں، اس تحریک میں بھی سب لوگ حضور سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے غلام ہی ہیں، اور ان کے امیر حضرت امیر المجاہدین شیخ الحدیث والتفسیر مولانا حافظ خادم حسین رضوی حفظہ اللہ حضرت سیدنا الشیخ الامام الجیلانی رضی اللہ عنہ کے بہت بڑے عاشق ہیں۔ اور اسی طرح اس تحریک کے سرپرست حضرت پیر محمد افضل قادری بھی سلسلہ عالیہ قادریہ کے ایک عظیم مجاہد ہیں۔

محمد رضاء الدین صدیقی حفظہ اللہ لکھتے ہیں

حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی ذات ستودہ صفات اولیاء امت کے درمیان ایک نمایا حیثیت کی حامل ہے، آپ کی بھرپور اور جامع شخصیت کے اثرات نہ صرف آپ کے زمانے پر بڑے واضح اور نمایاں ہوئے بلکہ آنے والے زمانے بھی ان سے بہرہ ور ہوئے، امام محمد غزالی رحمۃ اللہ تعالی نے تعلیمات تصوف کی تجدید کی جس تحریک کا آغاز کیا، جناب الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نے اس کو اوج کمال تک پہنچایا، آپ رضی اللہ عنہ کے کارہائے نمایاں ہمہ جہت ہیں، آپ رضی اللہ عنہ کی مجلسِ وعظ لاکھوں گم کردہ راہ افراد کی ہدایت کا سبب بنی، آپ کی تربیت سے ہزارہا متلاشیانِ حقیقت منزل آشنا ہوئے، آپ کی تحریریں آج بھی خفتہ دلوں کی بیداری کا سبب ہیں، امت کے کاملین آپ کی توجہات وتصرفات سے استفادہ کرتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں، وقت کی سیاست اور معاشرت پر آپ نے انمٹ نقوش ثبت کیے ہیں، ایک طرف آپ رضی اللہ عنہ کے فیض یافتہ مجاہدین اور غازیان جواں مرد نور الدین زنگی شہید رحمۃ اللہ تعالی علیہ اور صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی قیادت میں صلیبی آویزش کے سامنے بند باندھتے ہوئے نظر آتے ہیں اور قبلہ اول کی بازیابی کا سبب بنتے ہیں تو دوسری طرف آپ گم نام درویش، اجڈ اور خونریز تاتاریوں کو تہذیب آشنا کرتے ہوئے اور انہیں کعبہ مشرفہ کا پاسبان بناتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔

(سرالاسرار دو ترجمہ از ظفر اقبال کلیار: ۱) زاویہ دربار مارکیٹ لاہور پاکستان

دوسری فصل

الامام عبدالقادر الجیلانی اور زنگی وایوبی کے آپسی تعلقات

الشیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی شاگردی اختیار کی

قال ناصح الدّين :قال لي حفّظني خالي مجلس وعظ وعمري يومئذ عشر سنين، ثم نصب لي كرسيا في داره، وأحضر لي جماعة، وقال :تكلّم، فتكلمت، فبكى .قال :وكان ذلك المجلس يذكره وهو ابن تسعين سنة، وكان بطيء النسيان، يعظ بالعربية وغيرها، بعثه نور الدّين الشهيد رسولا إلى بغداد سنة أربع وستين وخلع عليه خلعة سوداء ، فكان يلبسها في الأعياد، وسمع هناك الحديث من سعد الخير ابن محمد الأنصاري، وصاهره على ابنته فاطمة ونقلها معه إلى مصر، وسمع من غيره ببغداد، واجتمع بالشيخ عبد القادر الجيلاني وغيره من الأكابر.

ترجمہ

الشیخ ناصح الدین رحمۃ اللہ تعالی علیہ کہتے ہیں کہ مجھے الشیخ ابن نجار رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے بتایا کہ میرے ماموں الشیخ شرف الاسلام

عبدالوہاب رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے میرے لئے مجلس وعظ منعقد کی تب میری عمر صرف دس سال تھی، میرے لئے ایک کرسی نصب کی اپنے ہی گھر میں اور لوگوں کو جمع کیا اور مجھے فرمایا: بیٹا! آپ کلام کرو۔ میں نے کلام کرنا شروع کیا پھر ماموں رونے لگے۔

الشیخ ناصح الدین رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے ان کی اس مجلس وعظ کا ذکر کیا جب ان کی مبارک عمر نوے سال تھی، اس وقت بھی ان کا حافظہ مضبوط تھا، عربی زبان میں اور اس کے علاوہ زبانوں میں بھی وعظ کہا کرتے تھے۔

سلطان نورالدین شہید زنگی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے آپ کو بغداد معلی میں سنہ (۵۶۴ھ) میں قاصد بنا کر بھیجا اور الشیخ ابن نجار رحمۃ اللہ تعالی علیہ کو ایک سیاہ رنگ کی خلعت فاخرہ سے بھی نوازا جس کو الشیخ ابن نجار رحمۃ اللہ تعالی علیہ عیدوں کے دن میں پہنا کرتے تھے۔ وہیں بغداد معلی میں ہی انہوں نے الشیخ سعد الخیر بن محمد الانصاری رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے حدیث شریف کا سماع کیا اور ان کی بیٹی الشیخہ فاطمہ بنت سعد الخیر رحمۃ اللہ تعالی علیہا کے ساتھ نکاح بھی کیا اور ان کو بغداد معلی سے مصر لے آئے اور انہوں نے بغداد معلی میں ان کے علاوہ بھی محدثین سے حدیث شریف کا سماع کیا اور الشیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ سے فیض حاصل کیا۔

(ذیل طبقات الحنابلۃ (۱:۶:۴۳۶۔۴۴۶)

(شذرات الذہب فی أخبار من ذہب : عبدالحی بن أحمد بن محمد ابن العماد العکری الحنبلی، أبو الفلاح (۶:۵۵۶)

غوث پاک رضی اللہ عنہ کی اجازت سے روانہ ہوئے

فلو تتبعنا مسيرة ابن نجا هذا بعد أن استأذن عبد القادر بالرحيل إلى مصر

ترجمہ

اگر ہم غور کریں تو بات واضح ہو جاتی ہے کہ ابن نجار رحمۃ اللہ تعالی علیہ جب مصر روانہ ہوئے تو الشیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ سے اجازت لیکر روانہ ہوئے۔

(صلاح الدین الأیوبی وجہودہ فی القضاء علی الدولۃ الفاطمیۃ وتحریر بیت المقدس علی محمد محمد الصَّلاَّبی (۱:۸۱۸)

الشیخ ابن نجا کی مجلس میں سلطان صلاح الدین ایوبی

ويذكر سبط بن الجوزي أن ابن نجا نشط في الوعظ والتحديث وأن صلاح الدين وأولاده كان يحضرون مجلسه ويسمعون مواعظه، وكان له الجاه العظيم والحرمة الزائدة، وعندما خرج صلاح الدين لمحاربة الصليبيين في بلاد الشام كان يكاتب زين الدين بن نجا بوقائعه، من ذلك أنه عندما فتح قلعة حمص سنه(۵۷۰/۱۱۷۴ء) كتب إليه يصف القلعة برسالة مطولة

ترجمہ

سبط ابن جوزی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے نقل کیا ہے کہ ابن نجار رحمۃ اللہ تعالی علیہ کو وعظ اور حدیث بیان کرنے میں بہت زیادہ ملکہ حاصل تھا، سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ تعالی علیہ خود بھی ان کی مجلس میں شریک ہوتے اور اپنے بچوں کو بھی لیکر آتے۔ الشیخ ابن نجار رحمۃ اللہ تعالی علیہ کو سلطان ایوبی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے ہاں بہت زیادہ عزت وجاہ حاصل تھی۔ جس وقت صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ تعالی علیہ صلیبیوں کیساتھ جنگ کرنے روانہ ہونے لگے تو الشیخ زین الدین ابن نجار رحمۃ اللہ تعالی علیہ پیچھے سے سارے واقعات لکھ کر روانہ

www.waseemziyai.com

کرتے تھے اور بالخصوص جب قلعہ حمص سنہ (۵۷۰ھ/۱۱۷۴ء) میں فتح ہوا تو الشیخ ابن نجار رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے اس قلعہ کی ساری تفصیل لکھ کر سلطان رحمۃ اللہ تعالی علیہ کو روانہ کی۔

(صلاح الدین الأیوبی وجهوده: علی محمد محمد الصَّلاَّبی (۱:۳۲۸) دار المعرفة، بیروت - لبنان

رسول اللہ ﷺ کی بشارت اور ان کی شہادت

قال ابن رجب: وكان قد رأى النبيّ -صلى الله عليه وسلم -في منامه، وبشّره بالموت على السّنّة. ونظم في ذلك قصيدة طويلة معروفة. وسمع منه الحافظ الدّمياطي، وحدّث عنه، وذكره في معجمه. ولما دخل التتار بغداد، كان الشيخ بها فلما دخلوا عليه قاتلهم وقتل منهم بعكّازه نحو اثنى عشر نفسا، ثم قتلوه شهيدا برباط الشيخ علي الخبّاز، وحمل إلى صرصر فدفن بها.

ترجمہ

ابن رجب الحنبلی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی تو خواب میں کریم آقا ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ تم کو مبارک ہو کہ تم کو موت سنت پر آئے گی، اور الشیخ صرصری رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے اس پر ایک قصیدہ لکھا اور بہت زیادہ طویل تھا اور وہ بہت معروف ہوا۔ حافظ دمیاطی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے ان سے حدیث شریف کا سماع کیا اور ان سے روایت بھی کیا اور ان کی مرویات کو اپنی معجم میں ذکر بھی کیا۔ جب تاتاری بغداد معلی میں داخل ہوئے تو اس وقت شیخ رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے بھی ان کے ساتھ جہاد کیا اور عکاز کے مقام پر ان کے بارہ لوگوں کو قتل کیا اور پھر انہوں نے حضرت الشیخ الصرصری رحمۃ اللہ تعالی علیہ کو الشیخ علی الخباز رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی خانقاہ میں شہید کر دیا، پھر الشیخ الصرصری رحمۃ اللہ تعال علیہ کا جنازہ صرصر لے جایا گیا اور وہیں ان کی تدفین ہوئی۔

(شذرات الذهب فی أخبار من ذهب: عبد الحی بن أحمد بن محمد ابن العماد العکری الحنبلی، أبو الفلاح (۷:۴۹۳)

(ذیل طبقات الحنابلة: زین الدین عبد الرحمن بن أحمد بن رجب بن الحسن، السلامی، البغدادی، ثم الدمشقی، الحنبلی (۴:۳۲)

(المقصد الأرشد فی ذکر أصحاب الإمام أحمد: إبراهیم بن محمد بن عبد الله بن محمد ابن مفلح، أبو إسحاق، برهان الدین (۳:۱۱۴)

(معجم المؤلفین: عمر بن رضا بن محمد راغب بن عبد الغنی کحالة الدمشق (۱۳:۲۴۷)

(صوفیاء کرام کی مجاہدانہ زندگی اور موجودہ خانقاہی نظام مفتی ضیاء احمد قادری رضوی (۲:۱۵۴)

امام ذہبی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے شیخ کے ممدوح اور مجاہد

قَالَ الذهبی: كَانَ شيخنا الدباهی يصفه ويعظمه. وَكَانَ قَدْ سمع من الشيخ عَلِی بْن أَبِی بَكْر بْن إدريس اليعقوبی الزاهد أَيْضًا. وحدث عَنْهُ. وسمع منه الدمياطی، وحدث عَنْهُ فِی معجمه، وَقَالَ: قتل شهيدا فِی وقعه التتر فِی محرم سنة ست وخمسين وستمائة. ويقال: إنه ألقى عَلَى بَاب زاويته عَلَى مزبلة ثلاثة أيَّام، حَتَّى أكلت الكلاب من لحمه، وأنه كَانَ قَدْ أخبر عَن نَفْسه بذَلِكَ فِی حياته رَضِيَ اللَّه عَنهُ.

ترجمہ

امام الذہبی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ ہمارے شیخ الدباہی رحمۃ اللہ تعالی علیہ الشیخ علی بن ابو بکر رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی بہت

www.waseemziyai.com

زیادہ شان بیان کرتے تھے اور ان کی تعظیم بھی کرتے تھے، ہمارے شیخ رحمۃ اللہ تعالی علیہ الشیخ علی بن ابوبکر بن ادریس رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے حدیث کا سماع کیا تھا، اور ان سے حدیث بیان بھی کرتے تھے، اور ان سے الدمیاطی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے بھی سماع کیا اور اپنی کتاب معجم میں حدیث شریف بیان بھی کی۔

ہمارے شیخ رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے فرمایا: کہ الشیخ الیعقوبی رحمۃ اللہ تعالی علیہ تاتاریوں کے جنگ کے واقعہ میں سنہ (۶۵۶ھ) میں شہید ہوگئے تھے، اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ تاتاریوں نے ان کا جسم مبارک خانقاہ کے دروازے پر پھینک دیا تھا یہاں تک کہ کتوں نے ان کے جسم مبارک سے کچھ گوشت بھی کھالیا تھا، اور یہ حضرت الشیخ رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی کرامت تھی کہ آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے یہ سارا قصہ اپنی زندگی میں بیان کیا تھا۔

(ذیل طبقات الحنابلۃ: زین الدین عبدالرحمٰن بن أحمد بن رجب بن الحسن، السلامی، البغدادی، ثم الدمشقی، الحنبلی (۴:۳۸)

(المقصد الأرشد فی ذکر أصحاب الإمام أحمد: إبراہیم بن محمد بن عبداللہ بن محمد ابن مفلح، أبو إسحاق، برہان الدین (۲:۲۲۷)

اس سے ثابت ہوا کہ الشیخ الیعقوبی رحمۃ اللہ تعالی علیہ جو غوث پاک رضی اللہ عنہ کے شاگرد ہیں یہ استاد ہیں الشیخ الدباہی رحمۃ اللہ تعالی کے اور الشیخ الدباہی رحمۃ اللہ تعالی علیہ استاد ہیں حضرت الامام الذہبی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے۔ ثابت ہوا کہ امام الذہبی رحمۃ اللہ تعالی علیہ حضرت الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے پوتے شاگرد ہیں۔

الشیخ قطب الدین نیشاپوری اور نور الدین شہید

وقيل إنّه وعظ مرّة، فسأل نور الدّين أن يحضر مجلسه، فحضر فشرع في وعظه يناديه كما كان يفعل البرهان البلخي شَيخ الحنفيّة، فقال للحاجب: اصعد إليه، وقُل لَهُ لا تخاطبني باسمي. فَسُئل نور الدّين عَن ذلك فيما بعد. فقال: إنّ البلخي كان إذا قَالَ يا محمود قامت كلّ شعرةٍ فِي جَسَدي هيبة لَهُ، ويرق قلبي، والقُطْبُ إذا قَالَ يا محمود يقسو قلبي ويضيق صدري.

ترجمہ

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ایک بار الشیخ قطب الدین نیشاپوری رحمۃ اللہ تعالی علیہ وعظ کہہ رہے تھے کہ نور الدین زنگی شہید رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے اجازت طلب کی کہ وہ بھی وعظ میں شریک ہونا چاہتے ہیں جب ان کو اجازت دی گئی اور وہ وعظ میں آئے تو شیخ نیشاپوری رحمۃ اللہ تعالی نے وعظ کہنا شروع فرمایا اور وعظ میں جس طرح الشیخ البرہان البلخی رحمۃ اللہ تعالی علیہ جو کہ اس وقت حنفیہ کے امام تھے کیا کرتے تھے وہی کیا کہ سلطان نور الدین زنگی شہید رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا نام لیکر پکارا، تو سلطان رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے خادم کو کہا کہ جا کر عرض کرو کہ میرا نام لیکر نہ پکاریں کیونکہ جب شیخ الحنفیہ میرا نام لیکر پکارتے ہیں تو میرے جسم پر ان کی ہیبت کی وجہ سے ایک خوف طاری ہو جاتا ہے اور دل میں رقت پیدا ہوتی ہے اور جب شیخ قطب الدین نیشاپوری رحمۃ اللہ تعالی علیہ میرا نام لیکر پکارتے ہیں اور کہتے ہیں ''یا محمود'' تو میرا دل سخت اور سینہ تنگ ہونا شروع ہو جاتا ہے۔

(تاریخ الإسلام ووفیات المشاہیر والأعلام: شمس الدین أبو عبداللہ محمد بن أحمد بن عثمان بن قایماز الذہبی (۴۰:۲۷۱)

www.waseemziyai.com

اس سے اندازہ لگانا کوئی مشکل نہیں کہ اس وقت کے علماء کرام کیسے نڈر ہوتے تھے اور حکام کو ان کے سامنے ڈانٹ دیا کرتے تھے اور حکام بھی بڑے باادب تھے کہ وہ بھی ان سے اجازت لیکر ہی ان کی مجالس میں جایا کرتے تھے، آج تو پولیس والے بھی کوئی حیا نہیں کرتے ہیں سیدھا علماء کرام کے گھروں میں داخل ہو جاتے ہیں اور جو چاہتے ہیں کرتے ہیں اللہ تعالی غیرت عطا فرمائے۔

مجھ سے پہلے دین کا محافظ کون تھا؟

وقال له يوماً قُطبُ الدِّينِ النَّيسَابُورِيُّ :بِـاللَّهِ يَا مَوْلَانَا السُّلْطَانُ لَا تُخَاطِرُ بِنَفسِكَ، فَإِنَّكَ لَوْ قُتِلتَ قُتِلَ جميع من معك، وأخذت البلاد، وفسد حال المسلمين.

فقال :له اسكت يا قطب الدين فإن قولك إساءة أدب على الله، ومن هو محمود؟ من كان يحفظ الدين والبلاد قبلي غير الذى لا إله إلا هو؟ ومن هو محمود؟ قال فبكى من كان حاضراً رحمه الله.

ترجمہ

ایک دن نورالدین محمود زنگی شہید رحمۃ اللہ تعالی علیہ کو حضرت امام قطب الدین نیشاپوری رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے فرمایا: اے ہمارے آقا! سلطان آپ جنگ میں جا کر اپنے آپ کو خطرے میں نہ ڈالئے۔ بے شک اگر آپ شہید ہو گئے تو آپ کے ساتھی سارے قتل ہو جائیں گے اور مسلمانوں کے علاقے کفار کے قبضہ میں چلے جائیں گے اور اہل اسلام کا حال خراب ہو جائے گا۔

سلطان نورالدین شہید رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے فرمایا: اے شیخ ایسا نہ کہیں جو آپ نے بات کی ہے یہ اللہ تعالی کے ہاں کوئی اچھی نہیں ہے، یہ محمود کون ہے؟ جب میں نہیں تھا تو اس وقت اللہ تعالی کے دین اور اس کے شہروں کی حفاظت کون کرتا تھا وہی اللہ تعالی ہی کرتا تھا جس کا کوئی شریک نہیں ہے، وہ پہلے بھی کرتا تھا وہ میرے جانے کے بعد بھی کرتا رہے گا۔ جب نورالدین شہید رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے یہ بات کی تو جتنے لوگ وہاں موجود تھے سب رونے لگے۔

(البداية والنهاية : أبو الفداء إسماعيل بن عمر بن كثير القرشي البصري ثم الدمشقي (١٢: ٣٤٦))

(عيون الروضتين في أخبار الدولتين النورية والصلاحية : أبو القاسم شهاب الدين عبد الرحمن المقدسي الدمشقي المعروف بأبي شامة (١: ٤٣))

قطب الدین نیشاپوری کے خلاف بات تک نہ سنتے

قَالَ وَبَلغنِي أَن بعض أكَابر الْأُمَرَاء حسد قطب الدّين النَّيسَابُورِي الْفَقِيه الشَّافِعِي وَكَانَ قد استقدمه من خُرَاسَان وَبَالغ فِي إكرامه وَالْإِحْسَان إِلَيْهِ فحسده ذَلِك الْأَمِير فنال مِنْهُ يَوْمًا عِنْد نور الدّين فَقَالَ لَهُ يَا هَذَا إِن صَحَّ مَا تقول فَلهُ حَسَنَة تغْفر كل زلَّة تذكرها وَهِي الْعلم وَالدّين

وَأما أَنْت وَأَصْحَابك ففيكم أَضْعَاف مَا ذكرت وَلَيْسَت لكم حَسَنَة تغفرها وَلَو عقلت لشغلك عيبك عَن غيرك وَأَنا أحتمل سيئاتكم مَعَ عدم حسناتكم أفلا أحمل سَيِّئَة هَذَا إِن صحت مَعَ وجود حسنته على أنني وَالله لَا أصدقك فِيمَا تَقول وَإِن عدت ذكرته أَو غَيره بسوء لأؤدبنك فَكف عَنهُ.

ترجمہ

حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ تعالی علیہ کہتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ سلطان نورالدین زنگی شہید رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے بعض امراء

www.waseemziyai.com

علماء کرام سے حسد کرتے تھے اور بالخصوص حضرت الشیخ قطب الدین نیشاپوری رحمۃ اللہ تعالی علیہ جو کہ مذہب شافعی کے امام تھے کے ساتھ بھی ان کا یہی رویہ تھا حالانکہ الشیخ قطب الدین نیشاپوری رحمۃ اللہ تعالی علیہ کو خراسان سے خاص طور پر بلایا تھا اور ان کا حد درجہ احترام کیا تو ایک امیر ان کے ساتھ بغض وحسد کرنے لگا ایک دن اس نے سلطان نور الدین شہید رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے پاس الشیخ قطب الدین نیشاپوری رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی کوئی شکایت کی تو سلطان نور الدین شہید رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے فرمایا: جو تم نے کہا ہے اگر وہ صحیح ہے تو شیخ قطب الدین رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے پاس ایک ایسی نیکی ہے اور وہ ہے علم دین وہ اس کی شفاعت کرے گا تو وہ تو بخشے جائیں گے۔ اور بہر حال جو عیب تم نے بیان کیا ہے وہ تمھارے اندر اور تمھارے جیسے جتنے امراء ہیں ان میں کئی گنا زیادہ ہیں اور تمھارے پاس کوئی نیکی نہیں ہے جو تمھاری شفاعت کر سکے۔

اگر تو عقل والا ہوتا تو تو اپنے عیبوں کو چھوڑ کر دوسرے کے عیبوں کے پیچھے نہ پڑتا بلکہ اپنے عیبوں کو دور کرنے کی کوشش کرتا۔ اگر میں تم کو اپنے ساتھ رکھتا ہوں حالانکہ تمھارے پاس سب گناہ ہیں کوئی نیکی نہیں ہے اور میں تم کو اپنے سے دور نہیں کرتا تو پھر وہ شخص جس کے نامہ اعمال میں صرف ایک خطا ہے اور باقی سب نیکیاں ہیں تو اس کو اپنے سے کیسے دور کر دوں؟

اور اللہ تعالی کی قسم! جو تم نے حضرت الشیخ قطب الدین نیشاپوری رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی شکایت کی ہے اور جس عیب کا تم نے ذکر کیا ہے وہ ان میں نہیں ہے اور میں کبھی بھی تمھاری تصدیق نہیں کر سکتا۔ اگر اب کسی نے میرے پاس آ کر ان کی شکایت کی وہ یا تم ہوئے یا کوئی اور تو میں پھر تمھارے خلاف تادیبی کاروائی کروں گا۔ بس اتنا کہنا تھا کہ سارے رک گئے پھر کسی نے کسی عالم کی کوئی شکایت نہیں کی۔

(عیون الروضتین : أبو القاسم شہاب الدین عبد الرحمٰن بن إسماعیل بن إبراہیم المقدسی الدمشقی المعروف بأبی شامۃ (۱:۴۳))

(البدایۃ والنہایۃ : أبو الفداء إسماعیل بن عمر بن کثیر القرشی البصری ثم الدمشقی (۱۲:۳۴۶))

اگر حاکم دیندار ہو تو پھر کسی کو علماء کرام کے خلاف بولنے کی ہمت نہیں ہوتی اگر حاکم ہی بے دین ہو اور کافروں کا غلام ہو تو پھر اس ملک میں ہر شخص علماء کرام کے خلاف بولتا نظر آتا ہے، یہاں تک کہ ٹیلی ویژن پر آنے والے مراثی اور جاہل لوگ بھی علماء کرام کے خلاف باتیں کرتے ہیں۔

شیخ قطب الدین کی آمد پر سلطان رحمہ اللہ کا خوش ہونا

قال الحافظ ابن کثیر رحمة الله تعالی علیه

وَصَلَ الْفَقِیهُ الْإِمَامُ الْکَبِیرُ قُطْبُ الدِّینِ النَّیْسَابُورِیُّ، وَهُوَ فَقِیهُ عَصْرِهِ ، فَسُرَّ بِهِ نُورُ الدِّینِ وَأَنْزَلَهُ بِحَلَبَ بِمَدْرَسَةِ بَابِ الْعِرَاقِ، ثم أتی به إلی دمشق فدرس بزاویة جامع الغربیة المعروفة بالشیخ نصر المقدسی، ثم نزل بمدرسة الحاروق، ثم شرع نور الدین بانشاء مَدْرَسَةٍ کَبِیرَةٍ لِلشَّافِعِیَّةِ.

ترجمہ

حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: کہ جب اپنے وقت کے فقیہ الامام الکبیر قطب الدین نیشاپوری رحمۃ اللہ تعالی علیہ سلطان نور الدین زنگی شہید رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے پاس پہنچے تو سلطان شہید رحمۃ اللہ تعالی علیہ کو شیخ نیشاپوری رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے آنے کی

www.waseemziyai.com

بے حد خوشی ہوئی اور سلطان رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے شیخ رحمۃ اللہ تعالی علیہ کو حلب شہر میں مدرسہ باب العراق میں ٹھہرایا، پھر آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ دمشق تشریف لائے جامعہ غربیہ کے زاویہ میں جو کہ الشیخ نصر المقدسی کے نام سے معروف تھا میں تدریس فرماتے رہے۔ پھر مدرسہ الحاروق میں آگئے۔ پھر سلطان نورالدین زنگی شہید رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے ایک مدرسہ کی بنیاد رکھی جو کہ شافعیہ کا بہت بڑا مدرسہ تھا۔

(البدایۃ والنہایۃ : أبو الفداء إسماعیل بن عمر بن کثیر القرشی البصری ثم الدمشقی (۱۲:۲۷۰)

(الدارس فی تاریخ المدارس : عبدالقادر بن محمد النعیمی الدمشقی (۱:۲۷۳) دار الکتب العلمیۃ

الشیخ ابن المنجا رحمۃ اللہ تعالی علیہ اور نورالدین زنگی شہید

قرأت بخط شيخنا ناصح الدين عبد الرحمن بن نجم بن عبد الوهاب بن الحنبلي في كتاب الاستسعاد بمن لقيت من صالحي العباد في البلاد من تأليفه :الشيخ أسعد بن المنجا الفقيه الحنبلي، يدعى وجيه الدين، كان رحل الى بغداد وقرأ على الفقيه أحمد الحربي الحنبلي كتاب الهداية وكتب خطه له بذلك، وعاد الى دمشق، وكان رأى الشيخ شرف الإسلام جدي وانتمى اليه، وطلب الفقيه حامد بن حجر شيخ حرّان قاضيا لحرّان من نور الدين، ونور الدين يومئذ صاحب دمشق، فأشاروا به، فسير الى حرّان قاضيا، فأقام مدة، ثم رجع الى دمشق فأقام مدة، ثم رجع الى حرّان قاضيا.

ترجمہ

الشیخ ابن العدیم رحمۃ اللہ تعالی علیہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے الشیخ ناصح الدین عبدالرحمن بن نجم بن عبدالوہاب بن الحنبلی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی تحریر میں پڑھا ان کی کتاب ''کتاب الاستسعاد بمن لقیت من صالحی العباد فی البلاد'' جو الشیخ اسعد ابن المنجا الفقیہ الحنبلی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی تالیف سے ماخوذ تھی۔ یہ وہی شیخ ابن المنجا رحمۃ اللہ تعالی علیہ ہیں جن کو وجیہ الدین کہا جاتا تھا۔ انہوں نے بغداد معلی کا سفر کیا اور الفقیہ احمد بن الحربی الحنبلی رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے ''کتاب الھدایہ'' پڑھی اور اپنے خط کے ساتھ ان کے لئے لکھی۔ اور پھر وہاں سے دمشق آگئے اور ان کو الشیخ الفقیہ حامد بن حجر رحمۃ اللہ تعالی علیہ جو کہ اس وقت حران کے قاضی تھے اور حران کے ہی شیخ تھے نے نورالدین زنگی شہید رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے کہنے پر الشیخ المنجا رحمہ اللہ تعالی علیہ کو حران میں طلب کیا۔ اور اس وقت سلطان نورالدین زنگی شہید رحمۃ اللہ تعالی علیہ دمشق کے حاکم تھے۔ الشیخ ابن المنجا رحمۃ اللہ تعالی علیہ حران کی طرف روانہ ہو گئے اور وہاں کچھ مدت تک قیام کیا پھر وہاں سے دمشق آگئے پھر وہاں سے کچھ عرصہ بعد حران آکر دوبارہ عہد قضاء سنبھال لیا۔

(بغیۃ الطلب فی تاریخ حلب : عمر بن أحمد بن ہبۃ اللہ بن أبی جرادۃ العقیلی، کمال الدین ابن العدیم (۴:۱۵۸۱)

نوٹ: الشیخ ابن المنجا رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا نام نامی اسم گرامی مورخین نے المنجا بھی نقل کیا ہے اور ابن النجا بھی لکھا ہے۔ ان دونوں سے مراد ایک ہی شیخ ہیں جو کہ حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے شاگرد رشید ہیں۔

الشیخ جمال الدین رحمۃ اللہ تعالی علیہ کہتے ہیں

وقرأ النحو على الشريف أبي السعادات بن الشّجريّ وأبي محمد عبد الله بن الخشاب، واللغة على أبي منصور بن الجواليقيّ. وسافر عن بغداد في شبابه .وآخر ما كان بها في سنة ثلاث وستين وخمسمائة،

www.waseemziyai.com

ودخل حلب، واستوطنها مدة، وصحب بها بدر الدين حسن بن الداية النوويّ واليها، وكان يبتاع الخليع من الملبوس، ويسافر به إلى بلد الروم، ويعود إلى حلب .ثم انتقل إلى دمشق، وصحب الأمير عز الدين فرّخشاه بن شاهنشاه بن أيوب، ابن أخي الملك الناصر صلاح الدين يوسف بن أيوب، وتقدّم عنده، واختص به، وسافر في صحبته إلى الديار المصرية.

ترجمہ

الشیخ علی بن بردواق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے الشیخ السید ابوالسعادات بن الشجری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، ابومحمد عبداللہ بن الخشاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے علم نحو پڑھا اور ابومنصور الجوالیقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے علم لغت پڑھا۔ اور پھر بغداد معلّٰی سے حلب کا سفر کیا اور یہ سنہ (۵۶۳ھ) کے آخر کی بات ہے، جب حلب میں داخل ہوئے تو حلب کو اپنا وطن بنالیا اور الشیخ بدرالدین حسن بن الدایہ النووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی صحبت اختیار کی، اور الشیخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ خلعتیں فروخت کیا کرتے تھے اور انہوں نے الشیخ بدرالدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی صحبت میں روم کا سفر بھی کیا اور وہاں سے پھر لوٹ کر حلب آئے، پھر وہاں سے دمشق آگئے، اور سلطان صلاح الدین بن ایوب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بھتیجے امیر عزالدین فرخشاہ بن شاہنشاہ بن ایوب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ساتھ رہے اور ان کے ہاں ان کو بڑی پزیرائی ملی۔ اور فرخشاہ کے ساتھ مصر کا سفر بھی کیا۔

(إنباہ الرواۃ علی أنباہ النحاۃ :جمال الدین أبوالحسن علی بن یوسف القفطی (۲:۱۰)

حکومت زنگیہ کے ستون لوگ کون تھے؟

.وكان الفقيه الشافعي قطب الدين الدين النيسابوري الخراساني صاحب القدح المعلى في إحياء السنن في زمن السلطان نور الدين محمود ,وكذلك ابن الشيخ أبي النجيب الأكبر البغدادي كان من أعمدة الدولة الزنكية.

ترجمہ

الشیخ الامام الفقیہ قطب الدین نیشاپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جن کی کتاب ہے ''القدح المعلی فی احیاء السنن'' آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سلطان نورالدین محمود زنگی شہید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دور میں گزرے ہیں اور اسی طرح الشیخ عبداللطیف بن عبدالقاہر بن عبداللہ بن محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ یہ لوگ تھے جو حکومت زنگیہ کے ستون تھے۔

(الدولۃ الفاطمیۃ :علی محمد محمد الصّلاّ بی (۱:۳۴۰) مؤسسۃ اقرأللنشر والتوزیع والترجمۃ، القاہرۃ

اس سے اندازہ لگانا کوئی مشکل نہیں کہ یہ دونوں علماء حضرت الشیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے جامعہ قادریہ کے فارغ التحصیل ہیں اور ان دونوں کو زنگی حکومت کا ستون کہا جارہا ہے، ان کو کس قدر سلطان کا قرب حاصل تھا اور اسلامی نظام نافذ کرنے میں انہوں نے سلطان نورالدین شہید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کس قدر مدد کی کہ ان کو سلطان کی حکومت زنگیہ کا ستون سمجھا جانے لگا۔

امام ابن قدامہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میدان جنگ میں

فقد كان للموفق ولاخيه ابى عمرو تلاميذهما، خيمة ينتقلون بها المجاهدين فى سبيل الله تعالى، تحت

www.waseemziyai.com

لوية البطل صلاح الدين المظفرة

قال الامام الذهبی رحمة الله تعالیٰ علیه : ارتحل الامام ابن قدامه المقدسی رحمة الله تعالیٰ علیه سنة ۵۶۱هجری فی طلب العلم الی بغداد، فنزل عند الشیخ عبدالقادر الجیلانی رضی الله عنه وسمع منه، وقدکان یقدم الی العدو، وجرح فی کفه، وذکرله الضیاء حکایات فی کراماته (۱) ومنهاانه مشی علی الماء (۲)

ترجمہ

امام ابن قدامہ اوران کے بھائی ابوعمراوران کے شاگردوں کاایک خیمہ تھاجس میں سے مجاہدین بہادراورشیر جوان جناب صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے جھنڈے کے نیچے جنگ کے لئے روانہ ہوا کرتے تھے،امام ذہبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔کہ امام ابن قدامہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ۵۶۱ ہجری میں بغداد کاسفرفرمایااورشیخ عبدالقادرالجیلانی رضی اللہ عنہ کے پاس حصول علم کے لئے حاضر ہوئے اوران سے ہی حدیث کاسماع کیااور جہاد کے لئے بھی روانہ ہوا کرتے ،ان کی ہتھیلی میں زخم تھااورضیاء المقدسی نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بہت سی کرامات کاذکرکیاہے،ان میں سے ایک یہ بھی کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پانی پر چلاکرتے تھے۔

(سیراعلام النبلاء (۲۲:۱۶۶))

(مقدمۃ تحقیق کتاب المغنی (۱:۴))

کفارکے ساتھ قتال

قتال أئمة الإسلام کالإمام محمد بن أحمد بن قدامةالمقدسی وأخوه الإمام موفق الدین ابن قدامة المقدسی صاحب کتابالمغنی ضدالصلیبیین مع السلطان صلاح الدین الأیوبی، وهو علی فضله وجلالة قدره کان أشعریاً.

ترجمہ:

بہت ائمہ نے کفار کے ساتھ قتال کیا،جیسے امام محمد بن احمد بن قدامہ المقدسی اوران کے بھائی امام موفق الدین بن قدامہ المقدسی جنہوں نے المغنی کتاب لکھی ہے،انہوں نے جہاد میں بہت زیادہ حصہ لیاہے سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ساتھ،آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جلیل القدراورصاحب فضل بزرگ تھےاورآپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ عقیدتاً اشعری تھے۔(۴)

(۱)مجلۃ البیان (۴)

(۲)عدد ا(۱۷۰:۸۲)

(۳)ذیل طبقات الحنابلۃ،لابن رجب،(۲:۵۶)

الشیخ ابوعمرمیدان جہاد میں

وَکَانَ هُوَ وَأَخُوهُ وَابْنُ خَالِهِمُ الْحَافِظُ عَبْدُ الْغَنِیِّ وَأَخُوهُ الشَّیْخُ الْعِمَادُ لَا یَنْقَطِعُونَ عَنْ غَزَاةٍ یَخْرُجُ فِیهَا الْمَلِکُ صَلَاحُ الدِّینِ إِلَی بِلَادِ الْفِرِنْجِ، وَقَدْ حَضَرُوا مَعَهُ فَتْحَ الْقُدْسِ والسواحل وغیرها.

www.waseemziyai.com

ترجمہ

الشیخ ابوعمر اور الشیخ موفق الدین ابن قدامہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور ان کے ماموں کے بیٹے الشیخ عبدالغنی اور شیخ عمار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم ہر جنگ میں شریک ہوتے تھے، جس میں سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بلاد فرنگ جایا کرتے تھے، اور یہ چاروں لوگ بیت المقدس کی فتح اور سواحل کی جنگ میں ساتھ تھے۔

سلطان زیارت کے لئے حاضر ہوتے تھے

وجاء الملک العادل یوماً إلی ختمهم أی خصهم لزیارة أَبِی عُمَرَ وَهُوَ قَائِمٌ یُصَلِّی، فَمَا قَطَعَ صلاته ولا أوجز فیها، فجلس السلطان واستمر أبو عمر فی صلاته ولم یلتفت إلیه حتی قضی صلاته رحمته الله.

ترجمہ:

ایک دن سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ الشیخ ابوعمر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زیارت کرنے آئے تو الشیخ ابوعمر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نماز ادا کر رہے تھے، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نماز ادا کرتے رہے نہ ہی نماز کو توڑا اور نہ ہی مختصر کی سلطان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیٹھ کر انتظار فرماتے رہے یہاں تک کہ الشیخ ابوعمر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے نماز کو پورا کیا۔

(البدایۃ والنہایۃ (۱۳:۵۸)

الشیخ ابوعمر کی دعا سے جنگ میں فتح

قال ابو عَبْد الله بْن راجح یَقُولُ :کَانَ لِنور الدّین أخ استعان بالفرنج عَلَی أخیه، ونور الدّین مریض، فجاء الفرنج، فخرجنا مَعَ الشیخ أبی عُمَر إلی مغارة الدّم وقرأنا عشرة آلاف مرة قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ و إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِی لَیْلَةِ الْقَدْرِ ودعونا، فجاء مطر عظیم عَلَی الفرنج أشغلهم بنفوسهم وردّوا.

ترجمہ:

ابوعبداللہ بن راجح رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: نورالدین کا ایک بھائی تھا جو اپنے بھائی کے خلاف فرنگیوں کی مدد کرتا تھا اور ایک بار نورالدین بیمار ہو گیا ادھر فرنگی لشکر لے کر حملہ کرنے آ گئے، ہم حضرت الشیخ ابوعمر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ساتھ "مغارۃ الدم" گئے وہاں جا کر دس ہزار بار سورۃ اخلاص کی تلاوت کی اور سورہ انا انزلناہ فی لیلۃ القدر کی تلاوت کی اور دعا کی اللہ تعالیٰ نے بارش بھیجی جو فرنگیوں پر پڑی جس سے ان کو اپنی جان کی پڑ گئی تو سارے وہاں سے بھاگ گئے۔

(تاریخ الاسلام ووفیات المشاہیر والأعلام (۴۳:۱۶۶)

نماز ادا کرتے رہے مگر بادشاہ کو نہ ملے

سَمِعْتُ أبا العَبَّاس أَحْمَد بْن یونس بْن حسن، قَالَ :کُنّا نزولا عَلَی بیت المقدس مَعَ الشّیخ أبی عُمَر وقتَ حصار المسلمین لها مَعَ صلاح الدّین، وکان لنا خیمة، وکان الشیخ أَبُو عُمَر قد مضی إلی موضع، وجعل یُصلّی فیها فی یوم حارّ .فجاء المَلِک العادل فنزل فی خیمتنا، وسأل عَنِ الشیخ، فمضینا إِلَی الشیخ وعَرَّفناه، فَقَالَ :أیشٍ أعمل بِهِ؟ !ولم یجیء إِلَیْهِ فمضی إِلَیْهِ عُمَر بْن أَبِی بَکْر وألحّ عَلَیْهِ، فما جاء،

واطال العادل القعود، قالَ :فرجعت إلى الشيخ، فَقَالَ :أنْزِل لَهُ شيئا، قالَ :فوضعت لَهُ ولأصحابه اقراصا كانت معنا، فأكلوا وقعدوا زمانا ولم يترك الشيخ صلاته، ولا جاء.

ترجمہ

الشیخ الامام الضیاء المقدسی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: میں نے الشیخ الامام ابوالعباس احمد بن یونس بن حسن رحمہ اللہ تعالی سے سنا انہوں نے کہا: ہم بیت المقدس میں الشیخ ابوعمر المقدسی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے ساتھ ان کے خیمہ میں تھے جس وقت اہل اسلام نے فلسطین کا محاصرہ کر رکھا تھا، تب الشیخ ابوعمر المقدسی رحمۃ اللہ تعالی علیہ اٹھے اور سخت گرمی میں دور جا کر نماز شروع کر دی، اتنے میں سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ تعالی علیہ آئے اور انہوں نے الشیخ ابوعمر القدسی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے متعلق سوال کیا تو ہم شیخ کے پاس گئے اور جا کر ان کو بتایا کہ سلطان ایوبی رحمۃ اللہ تعالی علیہ آپ کے خیمہ میں آپ کو ملنے آئے ہوئے ہیں۔ الشیخ ابوعمر رحمہ اللہ تعالی علیہ نے فرمایا: مجھے کیا کام اس سے؟ شیخ رحمۃ اللہ تعالی علیہ ملنے نہ آئے، پھر الشیخ عمر بن ابوبکر گئے اور بہت جا کر منت سماجت کی مگر پھر بھی نہ آئے۔ ادھر سلطان رحمۃ اللہ تعالی علیہ کو بیٹھے ہوئے بہت دیر ہو گئی تھی، پھر میں گیا مگر پھر بھی نہ آئے۔ پھر ہمارے پاس روٹی کے ٹکڑے تھے وہ ہم نے ان کے لئے اور ان کے ساتھیوں کے لئے نکالے اور ان کے سامنے رکھ دیئے اور وہ کھانے لگے مگر شیخ ابوعمر رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے نماز نہ چھوڑی اور نہ ہی ملنے آئے۔

(تاریخ الإسلام ووفیات المشاهیر والأعلام : شمس الدین أبو عبد اللہ محمد بن أحمد بن عثمان بن قَایْماز الذهبی (۴۲: ۲۶۶)

(البدایة والنهایة : أبو الفداء إسماعیل بن عمر بن کثیر القرشی البصری ثم الدمشقی (۱۳: ۵۸)

(النجوم الزاہرۃ فی ملوک مصر والقاہرۃ : یوسف بن تغری بردی بن عبد اللہ الظاہری الحنفی، أبو المحاسن، جمال الدین (۶: ۲۰۱)

نور الدین شہید زنگی اور الشیخ الامام حامد بن محمود الحرانی

وقال الشيخ ناصح الدين بن الحنبلي :كان شيخ حران في وقته .بنى نور الدين محمود المدرسة في حران لأجله، ودفعها إليه، ودرس بها، وتولى عمارة جامع حران، فما قصر فيه، قيل :إنه راح إلى الروم .وكان نور الدين محمود، يقبل عليه، وله فيه حسن ظن.

ترجمہ

الشیخ الامام ناصح الدین بن الحنبلی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ الشیخ حامد بن محمود الحرانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ اپنے وقت میں حران کے شیخ تھے۔ سلطان نور الدین زنگی شہید رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے حران میں ایک جامعہ تعمیر کیا اور وہ الشیخ حامد بن محمود الحرانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے سپرد کر دیا، اور یہیں پر ہی الشیخ الحرانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے تدریس و افتاء کا کام شروع فرما دیا، اور جامع حران کی تعمیر کا متولی بھی آپ کو بنا دیا گیا۔ الشیخ الحرانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے روم کا بھی سفر کیا، اور سلطان نور الدین زنگی شہید رحمۃ اللہ تعالی علیہ ان کی طرف بڑا اچھا کا ذکر رکھتے تھے اور نہایت حسن ظن رکھتے تھے۔

(ذیل طبقات الحنابلة : زین الدین عبد الرحمن بن أحمد بن رجب بن الحسن، السَلامی، البغدادی، ثم الدمشقی، الحنبلی (۲: ۲۸۸)

www.waseemziyai.com

(شذرات من کتب مفقودۃ فی التاریخ :استخرجہا وحققہا الدکتور إحسان عباس (۱۸۲:۱) دار الغرب الإسلامی - بیروت - لبنان

انہوں نے ابو منصور بن الجوالیقی رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے بھی پڑھا، اور الشیخ اسماعیل بن السمر قندی رحمۃ اللہ تعالی علیہ اور ایک اور جماعت سے بھی حدیث شریف کا سماع کیا۔ اور اپنے وصال شریف سے قبل دمشق آ گئے تھے (اس وقت دمشق پر سلطان نور الدین زنگی شہید رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی حکومت تھی) اور ان کو سلطان نور الدین زنگی شہید رحمہ اللہ تعالی کے ہاں ان کو بڑا مقام حاصل ہوا۔

(تاریخ بغداد، للخطیب البغدادی (۱۵: ۲۹۴)

سلطان نور الدین زنگی شہید بھی حدیث سننے آتے

وَسَمِعْتُ خَالِي أَبَا عُمَرَ أَوْ وَالِدِي، قَالَ :كَانَ الْمَلِكُ نُورُ الدِّيْنِ بْنُ زَنْكِي يَأْتِي إِلَيْنَا، وَكُنَّا نَسْمَعُ الْحَدِيْثَ، فَإِذَا أُشْكِلَ شَيْءٌ عَلَى الْقَارِءِ قَالَهُ الْحَافِظُ عَبْدُ الْغَنِيِّ، ثُمَّ ارْتَحَلَ إِلَى السِّلَفِيِّ، فَكَانَ نُوْرُ الدِّيْنِ يَأْتِي بَعْدَ ذٰلِكَ، فَقَالَ :أَيْنَ ذَاكَ الشَّابُّ ؟فَقُلْنَا :سَافَرَ.

ترجمہ

الشیخ الضیاء المقدسی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے ماموں الشیخ الامام ابو عمر المقدسی رحمۃ اللہ تعالی علیہ یا اپنے والد ماجد سے سنا وہ فرماتے تھے: سلطان نور الدین زنگی شہید رحمۃ اللہ تعالی علیہ ہمارے پاس آتے تھے اور ہم حدیث شریف کا سماع کر رہے ہوتے تھے، پس جب کوئی مشکل پیش آتی تھی تو اس کا جواب الشیخ الامام عبد الغنی رحمۃ اللہ تعالی علیہ دیا کرتے تھے، پھر الشیخ الامام عبد الغنی رحمۃ اللہ تعالی علیہ الشیخ الحافظ السلفی رحمہ اللہ تعالی علیہ کے پاس چلے گئے، ان کے جانے کے بعد سلطان زنگی شہید رحمۃ اللہ تعالی علیہ آئے اور سوال کیا کہ وہ جوان کہاں ہے؟ ہم نے کہا: وہ سفر میں ہیں۔

(سیر أعلام النبلاء : شمس الدین أبو عبد اللہ محمد بن أحمد بن عثمان بن قَایْماز الذہبی (۱۶: ۳۶)

امر بالمعروف ونھی عن المنکر کا شعبہ قائم فرمایا

الشیخ ابو الثناء محمود بن عثمان بن مکارم النعال الحنبلی رحمۃ اللہ تعالی علیہ من تلامید الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ ، کان من الصالحین الامرین بالمعروف ونھی عن الناھین المنکر .قال ابن رجب الحنبلی رحمۃ اللہ تعالی علیہ وکان الشیخ محمود بن عثمان بن مکارم النعال رحمۃ اللہ تعالی علیہ واصحابہ ینکرون المنکرویریقون المخمور ویرتکبون الاھوال فی ذلک وکان یسمی شحنۃ الحنابلۃ . فقدانکرعلی جماعۃ من الامراء ،وبددخمورھم وجرت بینہ وبینھم فتن وضرب مرات وھو شدیدفی دین اللہ لہ اقدام وجھاد .

ترجمہ

الشیخ الامام ابو الثناء محمود بن عثمان بن مکارم النعال الحنبلی رحمۃ اللہ تعالی علیہ الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے اجلہ تلامذہ میں سے تھے، اور آپ اولیاء اللہ میں سے تھے، آپ نیکی کا حکم کرتے اور برائی سے منع کرتے تھے۔
الشیخ ابن رجب الحنبلی رحمۃ اللہ تعالی علیہ لکھتے ہیں کہ الشیخ النعال رحمۃ اللہ تعالی علیہ اور ان کے اصحاب برائی سے منع کرتے تھے

www.waseemziyai.com

،اور شراب کے مٹکوں کو توڑ دیتے تھے،اور اس ضمن میں بڑے ہولناک کام کرنے سے بھی نہیں رکتے تھے،اور ان کا نام حنابلہ کا کوتوال مشہور تھا، یہاں تک کہ آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ حکمرانوں کو بھی گناہوں سے روکتے تھے اور ان کے بھی شراب کے مٹکے توڑ دیتے تھے، یہاں تک کہ ان کے اور حکمرانوں کے درمیان کئی بار لڑائی ہوگئی اور بڑے بڑے فتنے کھڑے ہوجاتے تھے،آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ اللہ تعالی کے دین کے معاملے میں بڑے سخت تھے،اور جہاد کے لئے بھی ہمہ وقت تیار رہتے تھے۔

(ثورۃ الروح لشیخ فالح الکیلانی:۴۴)

تیسری فصل

دعوت حق میں حضرت الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے اصحاب کا کردار

دعوت دین میں شاگرد بھی آگے آگے

قال الشيخ الدكتور ماجد عرساني الكيلاني رحمة الله تعالى عليه وأخيراً، لابدمن الإشارة إلى أن عبدالقادر لم يقم وحده في حمل رسالة الإصلاح ونشر الدعوة والتدريس والتربية، وإنم شاركه عدد من التلاميذ النابين والأقران المخلصين، ومن أشهر هولاء:أبو الفتح نصر بن المني الذيأصبح شيخ الحنابلة بعد عبدلقادر و مرجع فقهائهم. ولقد أوقف نفسه لخدمة رسالة الدين ونسي حظرظه المباحة فما اقتنى فاساً، ولا تزوج زوجة، ولا لبس زاهياً، وترک أثراً عميقاً في تلاميذه، في التقلل من ملاذالدنيا والتفاني في خدمة الرسلة (١٦٠)

ومثله عبدالوهاب بن الشيخ عبدالقادرالذي اشتهر بذكائه البارع وأسلوبه المؤثر مما أهله للتدريس في المدرسة والوعظ مع والده وهو في سن الواحد والعشرين(١٦١). وكذلک عبدالرزاق بن الشيخ عبدالقادر الذي كان يصغر عبدالوهاب بست سنوات. ولقد شارک والده وأخاه في تدريس الفقه والحديث، وأولى الحديث غالب عنايته حتى سماء ((الذهبي)) محدث بغداد، وذكر أنه لم يربببغداد أحد مثله في تيقظه وتحريه (٢). كما وصفه أبوشامة والذهبي وابن رجب بالورع والاقتناع باليسير (١٦٢).وهناک عدد آخر من أبناء عبدالقادر الذين هاجروا إلى الأقطار الأخرى لينتسروا رسالة الدعوة والإصلح التي أرسى أصولها وأقام بنيانها والدهم مثل: موسى بن عبالقادر الي استقر في دمشق ، وعيسى بن عبدالقادر الذي استقرفي مصر. وبعضهم خرج إلى المشرق وغيرها من البلدان.

ومما ساعدهم على الانتشار كثرة عددهم ، فلقد قال المؤرخ البغدادي ابن النجار:

www.waseemziyai.com

((سمعت عبدالرزاق بن عبدلقادر يقول: ولد والدي تسعاً وأربعين ولداً، سبع وعشرون ذكراً، والباقي إناثاً))(١٦٣)ولقد ذكر ابن النجار منهم: الشيخ محمد بن عبدلقادر (ت ٥٦٠٠)، وعبد الله ابن الشيخ عبدالقدر (ت ٥٥٨٧) ، وعبدالرحيم بن عبدالرزاق بن عبدالقادر (ت ٥٦٠٦)

ولقد كرس أبناء عبدالقادر وأحفاده ونفر من ذريته حياتهم للرسالة التي بدأها والدهم حتى أن بعضهم خرج إلى جبال الأكراد-ويسميهم الطبري بدو فارس-، وسكان البوادي والكهوف التي يسكنها قطاع الطرق كما فعل الشيخ ربّاع بن علي بن عبدالرزاق بن عبدالقادر حيث خرج إلى منطقة وادي اليابس ببلدة جديتا في لواء الكورة من الأردن الحالية. وكان هذا الوادي لشدة وعورته وعزلته ملجأ لقطاع الطرق والسارقين والمجرمين والهاربين من العدال وسلطان الدولة . فكرس حياته لهدا يتهم ونشر الصلاح بينهم ورأوا منه الكرامات، وكل ذلك أكسبه احترام الأهلين وسكان المنطقة المجاورة فزوجوه منهم وأنجب ولديه موسى وعيسى. وذريته تعرف الآن بأحد الاسمين ((الربابعة))أو((رباع الكيلاني)) وتنتشر في قرى عديدة من الأردن وفي منطقة حوران في سوريا الحالية وقسم ذهب إلى فلسطين ولقد ظلوا حتى زمن قريب يقيمون حلقات الذكر في زاويتهم التي تحمل اسم الشيخ عبدلقادر ولهم فروع في حواران السورية فلسطين.

ومثلهم الشيخ عبدالعزيز بن عبدالقادر الذي وفد إلى الشام وذريته الآن تعرف باسم -الزعبية-وتسكن مدن الرمثافى الأردن واليادودة في سورية وفى قرى حوران والشجرة في فلسلطين ولبنان (١٦٤).

ومن أحفاد عبدالقادر الشيخ زيد الذي عاش في قرية -يعبد-في منطقة جنين بفلسطين ، وتعرف ذريته في المنطقة باسم - دارزيد - ولها متدادات في السلط وعمان ن الأرن تعرف بالسنم - دارزيد الكيلاني-.

ولازالت الروح الإسلامية والحرص على الاقتداء بالشيخ عبدالقادر ومنهاجه في خدمة الإسلام يشكلان الطموح الذي يوجه مشاعر الذرية والهم لذي يموج في صدورهم والمسئولية التي تشغل قلوبهم.

وهناك عدد كبير من تلاميذ عبدالقادر كانوا ينتقلون إلى مناطق أخرى حيث يؤسسون مدارس وأربطة، تقوم بالدور نفسه الذي تقوم به المدرسة القادرية في بغداد. وسوف نأتي على ذكر المشاهير من هؤلاء التلاميذ فيما بعد.

ترجمہ

آخر میں اس بات کی طرف اشارہ ضروری ہے کہ الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ اصلاحی پیغام برداری ، دعوت کی اشاعت اور تدریس و تربیت کے کام میں اکیلے نہیں تھے بلکہ آپ کے ساتھ آپ کے ذہین شاگردوں اور مخلص ہم عصروں کی بڑی تعداد شریک تھی ۔ان میں زیادہ مشہور تھے:

www.waseemziyai.com

شیخ ابوالفتح نصر بن المنی جو الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے بعد شیخ الحنابلہ اور ان کے فقہاء کے مرجع بنے۔ انہوں نے خدمت دین کے لیے اپنے آپ کو وقف کر دیا اور جائز سہولتوں کو ذہن سے نکال دیا، نہ گھوڑا لیا، نہ شادی کی، نہ خوبصورت لباس پہنا۔ انہوں نے اپنے شاگردوں میں اشیائے دنیا کی قلت اور دینی خدمت میں فنائیت کے ضمن میں گہرے اثرات چھوڑے۔

انہی کی طرح شیخ عبدالوہاب بن الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ تھے جنہوں نے ماہرانہ ذہانت اور موثر اسلوب کی شہرت پائی جس سے وہ اکیس سال کی عمر میں ہی اپنے والد کے ساتھ مدرسہ میں تدریس و وعظ کے اہل قرار پائے۔

اسی طرح شیخ عبدالرزاق بن الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ تھے جو شیخ عبدالوہاب سے چھ سال چھوٹے تھے۔ انہوں نے فقہ و حدیث کی تدریس میں اپنے والد اور بھائی کے ساتھ شرکت کی۔ انہوں نے حدیث کی طرف زیادہ توجہ دی حتی کہ ذہبی نے آپ کو محدث بغداد میں بیدار مغزی اور تحقیق میں ان جیسا نہیں دیکھا گیا۔

اسی طرح ابوشامہ، ذہبی اور ابن رجب آپ کی پرہیزگاری اور قناعت کی تعریف کرتے ہیں۔

الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے متعدد دیگر شاگرد ہیں جو دوسرے علاقوں میں منتقل ہو گئے جہاں انہوں نے مدارس اور رباط تعمیر کیے۔ انہوں نے وہی کردار ادا کیا جو کردار بغداد میں مدرسہ قادریہ نے ادا کیا تھا۔ ہم ان شاگردوں میں سے مشاہیر کا ذکر بعد میں کریں گے

چوتھی فصل

جامعہ قادریہ کی ذیلی شاخیں نواح، دیہات اور صحراؤں میں مدارس کا قیام

﴿مدرسہ عدویہ﴾

أسس هذه المدرسة الشيخ عدي بن مسافر الذي أدرجه ابن تيمية في قائمة ((كبار الشيوخ المتأخرين)) وأضاف أنه كان رجلاً صالحاً وله أتباع صالحون(١٦٥). نشأ الشيخ عدي قرية يقال لها ((بيت فار)) في منطقة البقاع غربي دمشق، تعلمذ على الشيخ عقيل المنبجي، ثم رحل إلى بغداد حيث صحب الشيخ حماد الدباس وغيره. واجتمع هناك بالشيخ عبدالقادر الكيلاني، وأبي الوفاء الحلواني، وأبي النجيب السهروردي، ثم ركل على (خاصة نفسه، بأنواع المجاهدات والتهذيب زمناً طويلاً، ولذلك كان الشيخ عبدالقادر يثني عليه كثيراً ويقول: ((لوكانت النبوه تنال بالمجاهدة لنالها الشيخ عدي بن مسافر)) قضى الشيخ عدي زمناً في مجاهدة ((خاصة نفسه)) بالتزكية، ثم عاد للمجتمع واستقر في منطقة ((جبال هكار)) في شمال العراق بين قبائل الأكراد الهكارية، حيث بنى له مدرسة وأقبل عليه سكان تلك النواحي ؛قبلالاً هائلاً، لما رأوه من زهده وصلاحه وإخلاصه في إرشاد الناس

ويصف ابن خلكان أثر الشيخ عدي في مجتمع الأكراد الهكارية فيقول: (سار ذكره في الآفاق، وتبعه خلق كثير، وجاوز حسن اعتقادهم فيه الحد، حتى جعلوه قبلتهم التي يصلّون إليها، وذخيرتهم في

www.waseemziyai.com

الآخرة التي يعولون عليها. وكان قد صحب جماعة من أعيان المشايخ والصلحاء والمشاهير: كعقيل المنبجي وحماد الدباس وأبي النجيب عبدالقاهر السهروردي وعبد القادر الجيلي، وأبي الوفاء الحلواني. ثم انقطع إلى جبل الهكارية من أعمال الموصل وبنى له هناك زاوية، ومال إليه أهل تلك النواحي لكها ميلاً لم يسمع لأرباب الزوايا مثل))(١٦٦)ويذكر الذهبي أن من الآثار التي أحدثها الشيخ عدي الأكراد الهكارية انتشار الأمن في تلك المنطقة وارتداع مفسدي الأكراد وتوبتهم، حتى صار لايخاف أحد في تلك المنطقة الجبلية التي لم تكن آمنة قبل ذلك، وأنه انتفع به خلق كثير وانتشر ذكره. لقد وصف الحافظ عبدالقادر الرهاوي شخصية الشيخ عدي ومكانته فقال:(ساح سنين كثيرة وصحب المشايخ: وجاهد أنواعاً من المجاهدات، ثم سكن بعض جبال الموصل في موضع ليس به أنيس، ثم أنس الله تلك المواضع به وعمرها ببركاته حتى صار لايخاف أحد بها بعد قطع السبل، وارتد جماعة من مفسدي الأكراد ببركاته، وعمر حتى انتفع به خلق، وانتشر ذكره، وكان معلماً للخير، ناصحاً متشرعاً، شديداً في الله، لاتأخذه في الله لومة لائم. عاش قريباً من ثمانين سنة، مابلغنا ،أنه باع شيئاً ولا اشترى، ولا تلبس بشيء من أمر الدنيا، كانت له غليلة يزرها بالقدوم في الجبل ويحصدها ويتقوت، وكان يزرع القطن ويكتسي منه، ولا يأكل من مال أحد شيئاً، وكانت له ،أوقات له يُرى فيها محافظة على أوراده. ولقد طفتُ معه أياماً في سواد الموصل، فكان يصلي معنا العشاء ثم لا نراه إلى الصبح. ورأيته إذا أقبل إلى قرية يتلقاه أهلها من قبل أن يسمعوا كلامه تائبين رجلها ونسؤهم إلا من شاء الله منهم، ولقد أتينا معه على دير رهبان فتلقانا منهم راهبان، فكشفا رأسيهما وقبلا رجليه وقالا: ادعُ لنا فما نحن إلا في بركاتك، وأخرجا طبقاً فيه خبز وعسل، فأكل الجماعة. وخرجت إلى زيارة الشيخ أو مرة، فأخذ يجادلنا ويسأل الجماعة ويؤنسهم... وكان يواصل الصوم الأيام الكثيرة على ما اشتهر عنه، حتى أن بعض الناس كان يعتقد أنه لا يأكل شيئاً قط، فلما ذلك أخذ شيئاً وأكله بحضرة الناس. واشتهر عنه الرياضات والسير والكرامات والانتفاع به مالو كان في القديم لكان أحدوثة. ورأيته قد جاء إلى الموصل في السنة التي مات فيها، فنزل في مشهد خارج الموصل فخرج إليه السلطان وأصحاب الولايات والمشايخ والعوام حتى آذوه مما يقبّلون يده، فأجلس في موضع بينه وبين الناس شبّاك بحيث لايصل إليه احد إلا رؤية، فكانوا يسلمون عليه وينصرفون ثم رجع إلى زاويته))(١٦٧)

ويذكر التادفي أن الشيخ عدي كان علماً متبحّراً في علوم الشريعة راسخاً في الزهد، وأنه ظل متفرغاً طوال وقته للتربية والتدريس والعبادة حتى وافته المنية في بلدة الهكارية ودفن فيها عام ٥٥٧ه(١٦٨). ومع أننا لم نقف-حتى الآن-على آثار علمية ومؤلفات تركها الشيخ عدي، إلا أن المنزلة التي يعطيها له المؤرخون والباحثون كابن تيمية والذهبي وابن خلكان، وابن الأثير، وابن الوردي، وابن العماد وغيرهم تدل على أن الشيخ عدي بن مسافر كان بالمستوى نفسه الذي تسنمه أبو حمد الغزالي والشيخ عبدالقادر وأمثالهما في حركتهم الإصلاح والتجديد، مع ملاحظة أن غالبية مشايخ -مدارس الإصلاح- التي نستعرضها هنا- زكزوا جهودهم على التربية أكثر م تصيف العلوم وتحريرها. لكن الآثار

www.waseemziyai.com

العلمية لمدرسة عدي بن مسافر تبدو في الدور الكبير الذي لعبه أكراد جبل هكار العلمية لمدرسة عدي بن مسافر تبدو في ادور الكبير الذي لعبه أكراد جبل هلكار -فيما بعد- في جيش صلاح الدين حيث شكلوا أهم فرقه، واحتل عدد منهم منزلة الأمراء والقادة الذين حققوا النتصارات وأنجزوا الفتوح.

وممن عمل في المدرسة العدوية المذكورة الشيخ أبوالبركات صخر بن صخر بن مسافر الذي التحق بالشيخ عدي، وهاجر إليه من قريتهما ((بيت فار)) ثم خلفه بعد وفاته في قرية لالش وانتهت إليه التربية والإرشاد في جبال هكار وما يليها(۱۶۹).

ترجمہ

اس مدرسہ کو شیخ عدی بن مسافر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تعمیر کیا، جن کو ابن تیمیہ نے ''متاخرین کے کبار شیوخ'' کا درجہ دیا ہے اور مزید کہا ہے کہ آپ ایک صالح بزرگ تھے اور ان کے پیروکار بھی صالحین تھے۔ شیخ عدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا تعلق، دمشق کے مغرب میں علاقہ بقاع کے ایک گاؤں ''بیت فار'' سے تھا۔ آپ نے شیخ عقیل المنجی کی شاگردی اختیار کی۔ پھر بغداد آئے جہاں آپ شیخ حماد الدباس وغیرہ کی صحبت میں رہے۔ یہاں آپ حضرت شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ ابوالوفا حلوانی اور شیخ ابونجیب سہروردی سے ملے۔ پھر آپ نے ایک طویل عرصہ تک مختلف النوع مجاہدات کے ذریعے اپنی ذاتِ خاص پر توجہ مرکوز کی۔ اس کے لیے حضرت شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ آپ کی بہت تعریف کیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ ''اگر مجاہدہ سے نبوت حاصل ہوسکتی تو شیخ عدی بن مسافر رحمۃ اللہ علیہ اسے حاصل کر لیتے۔'' شیخ عدی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک عرصہ اپنی ذاتِ خاص کے تزکیہ کے لیے مجاہدہ میں گزارا۔ پھر آپ معاشرہ میں واپس لوٹے اور شمالی عراق کے علاقہ ''جبال ہکار'' میں ہکاری گرد قبائل میں قیام پذیر ہوگئے جہاں آپ نے ایک مدرسہ تعمیر کیا۔ اس نواح کے رہنے والوں نے جب آپ کے زہد، نیکی اور اخلاص کو دیکھا تو وہ جوق در جوق آپ کی طرف آئے۔ ابن خلکان ہکاری کردوں کے معاشرہ میں شیخ عدی کے اثر کے بارے میں لکھتا ہے: ''ان کا ذکر آفاق میں پھیلا اور خلقِ کثیر نے آپ کی پیروی کی۔ آپ کے حق میں لوگوں کا حسن اعتقاد حد سے بڑھ گیا۔ یہاں تک کہ آپ کو اپنا قبلہ بنالیا اور آخرت کا قابل بھروسہ خزانہ خیال کرنے لگے۔ آپ نے مشائخ، صلحاء اور مشاہیر کی ایک جماعت کی صحبت اختیار کی تھی مثلاً شیخ عقیل المنجی، شیخ حماد الدباس، شیخ ابونجیب عبدالقاہر سہروردی، شیخ عبدالقادر جیلانی اور شیخ ابوالوفا حلوانی۔ پھر آپ الگ ہوکر موصل کے علاقہ میں جبل ہکاریہ کی طرف آگئے۔ یہاں آپ کے لیے ایک زاویہ بنایا گیا۔ گردونواح کے لوگ آپ کی طرف اس رغبت سے مائل ہوئے کہ اس کی مثال ارباب زاویہ کے بارے میں سننے میں نہیں آئی۔'' امام الذہبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ذکر کرتے ہیں کہ ہکاری کردوں میں شیخ عدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اثرات کی وجہ سے علاقہ میں امن پھیلا، مفسد کردوں کی روک تھام ہوئی اور انہوں نے توبہ کی یہاں تک کہ اس پہاڑی علاقہ میں جہاں اس سے پہلے کوئی امن نہ تھا اب کسی کو کوئی خوف نہ رہا۔ آپ کی ذات سے خلقِ کثیر نے فائدہ اٹھایا اور آپ کا ذکر پھیلا۔ حافظ عبدالقادر ہادی نے شیخ عدی کی شخصیت اور مقام بیان کرتے ہوئے کہا:

''آپ نے بہت سالوں تک سیاحت کی اور مشائخ سے صحبت رکھی۔ مختلف النوع مجاہدات کیے۔ پھر موصل کے پہاڑوں میں ایک ایسے موضع میں سکونت اختیار کی جو بالکل غیر مانوس تھا۔ آپ کی وجہ سے اللہ نے اس موضع کو مانوس بنادیا اور آپ کی برکات سے اسے

www.waseemziyai.com

آباد کیا یہاں تک کہ کسی کو رہزنی کا خوف نہ رہا۔ آپ کی برکت سے مفسد کردوں کی جماعت کی روک تھام ہوگئی۔ آپ نے اسے آباد کیا اور خلق نے اس سے نفع پایا۔ آپ کا ذکر پھیلا، آپ خیر کے معلم، شریعت کے ناصح اور اللہ کے معاملہ میں سخت تھے۔ اللہ کے معاملہ میں آپ کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہیں کرتے تھے۔ تقریباً اسی سال زندہ رہے۔ ہم تک ایسی کوئی خبر نہیں پہنچی کہ آپ نے کبھی خرید وفروخت کی ہو۔ اللہ کے معاملہ میں آپ نے کسی چیز کو شبہ میں نہیں رکھا۔ آپ کی ملکیت میں زمین کا ایک ٹکڑا تھا جس کی زراعت کر کے فصل کاٹتے اور خوراک حاصل کرتے۔ روئی کاشت کر کے کپڑے بناتے۔ کسی کے مال سے کچھ نہ کھاتے۔ آپ کے اوقات میں وظائف کی پابندی دیکھنے میں نہیں آئی۔

میں موصل کے نواح میں چند روز آپ کے پاس رہا۔ آپ ہمارے ساتھ عشاء کی نماز پڑھتے تھے۔ اس کے بعد صبح تک ہمیں دکھائی نہیں دیتے تھے۔ میں نے دیکھا کہ جب آپ کسی گاؤں میں آتے تو اس کے باشندے، عورتیں، مرد، آپ کا کلام سننے سے پہلے ہی تائب ہو جاتے الا ماشاء اللہ۔ ہم آپ کے ساتھ دو راہبوں کے گرجا کے پاس آئے۔ ان دونوں نے اپنا سر کھولا، آپ کے پاؤں چومنے لگے اور کہا: ہمارے لیے دعا کریں، ہم تو صرف آپ کی برکات میں ہیں۔ پھر انہوں نے ایک طبق نکالا جس میں روٹی اور شہد تھا۔ اسے جماعت نے کھایا۔

میں الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی زیارت کے لیے پہلی بار گیا تو آپ نے ہمارے ساتھ بات چیت شروع کر دی، جماعت سے سوالات پوچھے اور اپنے آپ سے مانوس کیا۔۔۔۔۔ آپ اکثر دنوں میں روزوں میں وصل کرتے تھے (افطار کے فوراً بعد اگلے دن کے روزے کی نیت کر لینا وصل ہے) یہ بات مشہور ہوئی یہاں تک کہ بعض لوگوں کا یہ عقیدہ ہو گیا کہ آپ کچھ بھی نہیں کھاتے۔ جب آپ تک یہ بات پہنچی تو آپ کوئی چیز لیتے اور لوگوں کے سامنے کھا لیتے۔ آپ کے متعلق ریاضتیں، سیر، نفع رسانی اور کرامات مشہور ہوئیں جو اگر قدیم عہد میں ہوتیں تو داستانیں بن جاتیں۔ میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ اپنے سال وفات کے دوران موصل آئے اور شہر سے باہر ایک عوامی جگہ پر ٹھہرے۔ سلطان، والیان، مشائخ اور عوام آپ کی طرف آئے یہاں تک کہ ان لوگوں کی دست بوسی سے آپ کو تکلیف پہنچی چنانچہ آپ ایک ایسی جگہ بیٹھ گئے جہاں آپ کے اور لوگوں کے درمیان ایک کھڑکی تھی اور جہاں کوئی آدمی آپ تک پہنچ نہیں سکتا تھا، صرف دیکھ سکتا تھا۔ چنانچہ لوگ آپ کو سلام کرتے اور واپس چلے جاتے۔ اس کے بعد آپ اپنے زاویہ میں واپس چلے گئے۔''

الشیخ تادفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں

کہ شیخ عدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ علوم شریعت کے متبحر عالم اور زہد میں راسخ تھے۔ آپ نے تربیت، تدریس اور عبادت میں تمام تر توجہ کے ساتھ طویل عرصہ گزارا یہاں تک کہ ہکاریہ کے شہر میں آپ کی وفات ہوئی اور وہیں سنہ (۵۵۷ھ) میں دفن ہوئے۔

اگرچہ ہم تاحال شیخ عدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے علمی آثار اور تصنیفات سے واقف نہیں، سوائے اس مرتبہ کے جو مورخین اور محققین مثلاً ابن تیمیہ، ذہبی، ابن خلکان، ابن اثیر، ابن وردی، ابن عماد وغیرہ نے آپ کو عطا کیا ہے۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ شیخ عدی بن مسافر تحریک اصلاح وتجدید میں اسی بلند مقام پر تھے جس بلندی پر امام ابو حامد غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ اور ان جیسے دیگر اکابر پہنچے۔ یہاں یہ بات نوٹ کی جائے کہ مدارس اصلاح کے مشائخ کی اکثریت، جن پر ہم بحث کر رہے ہیں، نے

www.waseemziyai.com

تصنیف وتحریر کے ذریعے تربیت پر اپنی کوششیں مرکوز کیں ۔لیکن مدرسہ عدویہ کے علمی آثار،اس عظیم کردار سے ظاہر ہوئے جو جبل ہکار کے کردوں نے بعد میں سلطان صلاح الدین کے لشکر میں ادا کیا۔وہاں انہوں نے ایک اہم گروہ کی شکل اختیار کی اوران میں سے بہت افراد نے امراء اورقائدین کا مقام پایا اورغلبہ وفتوحات حاصل کیں۔

جن لوگوں نے مذکورہ مدرسہ عدویہ میں کام کیا،ان میں شیخ ابوالبرکات صخر بن صخر بن مسافر رحمۃ اللہ تعالی علیہ تھے جنہوں نے شیخ عدی کے ساتھ مل کر حقیقت شناسی کی منزل طے کی اوراپنے گاؤں ''بیت فار'' سے ہجرت کرکے آپ کے پاس آگئے،آپ کی وفات کے بعدلالش کے گاؤں میں آپ کے جانشین بنے اور جبال ہکار میں تربیت وارشاد کے کام کی تکمیل کی۔

مدرسہ سہروردیہ

أسس هذه المدرسة الشيخ أبولنجيب عبدالقاهر السهروردي الذي ولد عام ٤٩٠ھ في قرية ((سهروردى)) عند منطقة ((زنجان)) من عراق العجم ، ثم درس في المدرسة النظامية ببغداد وتفرق حتى تأهل للتدريس فيها، لكن منهجه لم يرق للسلطان واوزراء فعُزل وامتُحن من قبل الشرطة. فترك النظامية وسلك طريق الزهد حيث صحب لشيخ أحمد الغزالي (أخ أبي حامد الغزالي)،والشيخ حماد الدباس، ثم انسحب مدة المجاهدة نفسه وإكمال زهده، فصار يعيش على عمل يده ويركز على ((خاصة نفسه)) . وبعد فترة عاد للمجتمع وبنى له في بغداد مدرسة خاصة ورباطاً استمر يعمل فيهما حتى وفاتح عام ٥٦٣ھ(١٧٠).

ويبدومن أخباره أن نشاطه تعدّى حدود بغداد، ففي عام ٥٥٧ھ قام بزبارة إلى المرصل وعقد مجلساً للوعظ في الجامع العقيق ، ث توحد إلى دمشق حيث استقبله السلطان نور الدين زنكي، فأقام فيها مدة يسيرة وعقد بها مجلس الوعظ ثم عاد إلى بغداد(١٧١).

ويذكر السبكي والتادفي أن لأبي النجيب مؤلفات في الفقه والتصوف وأنه تبعه خلق كثير وتخرج على يديه عدد كبير من العلماء والصلحاء ، منهم الشيخ عبدالله بن مسعود بن مطر السروجي الذي اشتهر فيما بعد وأسس مدرسة خاصة به (١٧٢).

ومن أشهر تلاميذه ابن أخيه الشيخ شهاب الدين عمر السهروردي الذي درس على عمه أبي النجيب ولى الشيخ عبدالقادر الكيلاني، غم تفرع للتدريس في مدرسة عمه واشتهر وتخرج عليه الكثير. ترجم له غالبيةُ مؤرخي تلك الفترة واعتبروه من رجال العراق المشهورين حيث وصفه المؤرخ ابن النجّار بأنه ((كان شيخ وقته في علم الحقيقة وتربية المريدين)). كذلك وصفه ابن خلكان بأنه ((كان شيخ الشيوخ ببغداد فقد تخرج على يديه خلق خثير في المجاهدة والخلوة، وأنه لم يكن له مثيل في عصره أواخرعمره(١٧٣).

هذا إضافة إلى إتقانه للفقه والحديث واللغة. من كتبه المتداولة المعروفة حتى الوقت الحاضر-كتاب ((عوارف المعارف)) الذي طبع على حاشية ((إحياء علوم الدين) لأبي حامد الغزالي . ولم يقتصر

www.waseemziyai.com

الشيخ شهاب الدين السهروردي على مجتمع التدريس وإنما احترمه مسؤولو السياسة آنذاك فنفذ سفيراً إلى الشام مرات، وإلى السلطان خوارزم شاه، ثم رتب شيخاً بالرباط الناصري ورباط البسطامي ورباط المأمونية حتى وفاته عام ٥٦٣٢(١٧٤).

ترجمہ

اس مدرسہ کے بانی شیخ ابونجیب سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تھے۔ آپ سنہ (۴۹۰ھ) میں عراق عجم کے علاقہ زنجان کے گاؤں ''سہرورد'' میں پیدا ہوئے، بغداد کے مدرسہ نظامیہ میں تعلیم پائی اور اس میں اس قدر فوقیت حاصل کی کہ اسی مدرسہ میں تدریس کے اہل قرار پائے لیکن آپ کا طریقہ، سلطان اور وزراء کو پسند نہ آیا۔ چنانچہ آپ کو معزول کر دیا گیا اور پولیس کے سامنے پوچھ گچھ کی گئی۔ اب آپ نے نظامیہ کو چھوڑا اور طریق زہد پر چل پڑے جہاں آپ نے شیخ احمد غزالی (امام ابو حامد غزالی کے بھائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) اور شیخ حماد الدباس رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے صحبت رکھی۔ پھر ذاتی مجاہدہ اور تکمیل زہد کے لیے الگ تھلگ ہو گئے۔ اس دوران اپنے ہاتھ کی کمائی پر گزارہ کرتے رہے اور ذات خاص پر توجہ مرکوز رکھی۔ ایک عرصہ کے بعد معاشرہ میں واپس لوٹے۔ آپ کے لیے بغداد میں ایک مدرسہ اور ایک رباط تعمیر کی گئی جہاں سنہ (۵۶۳ھ) میں اپنی وفات تک کام کرتے رہے۔

آپ کے حالات سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کی سرگرمیاں حدود بغداد سے باہر پھیلیں۔ سنہ (۵۵۷ھ) میں موصل کا دورہ کیا او جامع عتیق میں مجلس وعظ منعقد کی۔ پھر دمشق کی طرف آئے جہاں سلطان نور الدین زنگی نے آپ کا استقبال کیا۔ وہاں آپ تھوڑی مدت کے لیے ٹھہرے اور مجلسِ وعظ منعقد کی۔ پھر بغداد واپس آ گئے۔

امام سبکی اور امام تادفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیان کرتے ہیں کہ شیخ ابونجیب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی فقہ اور تصوف میں تصانیف تھیں اور یہ کہ خلق کثیر نے آپ کی پیروی اختیار کی اور آپ کے ہاتھ سے علماء وصلحاء کی بڑی تعداد فارغ التحصیل ہوئی۔ ان میں سے شیخ عبداللہ بن مسعود ابن مطر السروحی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تھے جو بعد میں بہت مشہور ہوئے اور اپنے مدرسہ خاص کے بانی بنے۔

آپ کے مشہور ترین شاگردوں میں آپ کے بھتیجے شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تھے جنہوں نے اپنے چچا شیخ ابو نجیب اور الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ سے علم حاصل کیا۔

آپ نے بڑی شہرت پائی اور بڑی تعداد نے آپ سے سند حاصل کی۔ اس عہد کے مورخین کی اکثریت نے آپ کے حالات زندگی لکھے ہیں اور آپ کو عراق کے مشہور بزرگوں میں شمار کیا ہے۔ مورخ ابن نجار آپ کے متعلق لکھتا ہے کہ ''آپ علم حقیقت اور تربیت مریدین میں اپنے وقت کے عظیم شیخ تھے۔'' اسی طرح ابن خلکان کہتا ہے کہ ''آپ بغداد کے شیخ الشیوخ تھے۔ آپ کے ہاتھ پر مجاہدہ و خلوت میں خلق کثیر نے سندِ فراغت پائی۔ عمر کے آخری حصہ میں آپ کے عہد میں کوئی بھی آپ کا مثل نہ تھا۔''

یہ سب کچھ، فقہ و حدیث میں آپ کی مہارت کے علاوہ ہے۔ آپ کی مروجہ کتب میں موجودہ دور تک مشہور کتاب ''عوارف المعارف'' ہے جو امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کتاب ''احیاء علوم الدین'' کے حاشیہ پر طبع کی گئی۔ شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مجالس تدریس تک محدود نہ رہے بلکہ آپ نے اس وقت کی سیاسی ذمہ داریوں کو بھی پورا کیا۔ آپ شام میں دوبار سفیر مقرر ہوئے۔ اسی

www.waseemziyai.com

طرح سلطان خوارزم شاہ کے ہاں سفارت لے کر گئے۔ پھر رباط ناصری، رباط بسطامی اور رباط مامونیہ میں شیخ کا مرتبہ پایا۔ سنہ(۶۳۲ھ) میں وفات پائی۔

﴿مدرسہ بیانیہ﴾

تأسست هذه المدرسة في مدينة دمشق على يد الشيخ أبو البيان نبأ بن محمد بن محفوظ الدمشقي المعروف بابن الحوراني. قدم الشيخ أبو البيان من منطقة حوران إلى دمشق حيث دَرَس على كل من أبي الحسن بن علي الموازيني وعلي بن أحمد المالكي وغير هما (۱۷۵). ثم قرأ القرآن و كتاب التنبيه على مذهب الشافعي، وكان حسن المعرفة باللغة، لذلک ترجم له مؤرخو اللغة وأدرجوه ضمن علمائها كما فعل صاحبا ((بغية الوعاة)) (۱۷۶)، ((معجم الأدباء)) (۱۷۷).

وكان الشيخ أبو البيان ملازماً للعلم والمطالعة، زاهداً صالحاً، كثير العبادة والمراقبة، وكان له مؤلفات ومجاميع. علا شأنُه وبعُد صيته حتى صارله أصحاب وتلاميذ يهتدون بهديه. روى عند القاضي أسعد ن المنجا الحنبلي، والفقيه أحمد بن العراقي ولقد ذكر مؤرخوتلک الفترة- من أمثال الذهبی وابن كثير-أن الشيخ أبا البيان والشيخ رسلان الجعبري- الذي سيأتي ذكره-كانا شيخي دمشق في عصر هما(۱۷۸).

وأن الشيخ أبا البيان كان مذ نشأته حتى وفاته عام ۵۵۱ھ(۱۷۹) على طريقة صالحة. وأن السلطان نور الدين أكرم ذكرى لشيخ فبنى رباطاً كبيراً باسمه عند درب الحجر (باب شرقي دمشق (۱۸۰).

ترجمہ

اس مدرسہ کی تعمیر، دمشق کے شہر میں شیخ ابوالبیان نباء بن محمد بن محفوظ دمشقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہاتھوں انجام پائی جوابن حورانی کے نام سے مشہور ہیں۔ شیخ ابوالبیان حوران کے علاقہ سے دمشق آئے جہاں آپ نے تمام اساتذہ بشمول ابوالحسن بن علی الموازینی، علی بن احمد مالکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وغیرہ سے تعلیم حاصل کی۔

پھر قرآن اور شافعی مذہب کی ''کتاب التنبیہ'' پڑھی۔ لغت میں آپ کے علم کا درجہ بہت بلند تھا اسی طرح مورخین نے آپ کے حالات زندگی لکھے ہیں اور آپ کو لغت کے علماء میں شامل کیا ہے جیسے کہ ''بغیۃ الوعاۃ''

شیخ ابوالبیان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ علم ومطالعہ میں ہمہ تن مصروف، زاہد صالح اور کثرت سے عبادت ومراقبہ کرنے والے تھے۔ آپ کی کئی تصانیف تھیں، آپ کی شان بلند ہوئی، شہرت دور دور پھیلی یہاں تک کہ بے شمار ساتھیوں اور شاگردوں نے آپ سے ہدایت پائی۔ قاضی اسعد بن المنجا حنبلی اور فقیہ احمد بن عراقی نے آپ سے روایت کی۔ اس عہد کے مورخین مثلا امام الذہبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور ابن کثیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ذکر کرتے ہیں کہ شیخ ابوالبیان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور شیخ رسلان الجعبری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (جن کا ذکر ابھی آئے گا) دونوں اپنے عہد کے شیخ دمشق تھے۔

اور یہ کہ شیخ ابولبیان آغاز سے اپنی وفات سنہ(۵۵۱ھ) تک نیکی کے راستے پر گامزن رہے اور یہ کہ سلطان نورالدین زنگی شہید

www.waseemziyai.com

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شیخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بہت عزت کرتا تھا اور اس نے آپ کے نام پر درب الحجر (دمشق کے مشرقی دروازہ) کے پاس ایک بڑی رباط تعمیر کی۔

(ابن کثیر : البدایہ والنہایہ، حصہ ۱۲، صفحہ ۱۳۵)

﴿مدرسہ شیخ رسلان جعبری رحمۃ اللہ علیہ﴾

تأسست هذه المدرسة في مدينة دمشق، وعُرفت باسم مؤسسها الشيخ رسال بن يعقوب بن عبدالله الجعبري، نسبة إلى قلعة ((جعبر)) على نهر الفرات بين بالس والرقة قرب صفين. وهو أحد أولاد الأجناد الذين وفدوا من تلك النواحي. في البداية صحب الشيخ رسلان الشيخ أباعامر المؤدب، ثم تفرغ ((خاصة نفسه)) على طريقة معاصريه من رجل الإصلاح، وصار يتعبّد بمسجد ((باب توما)) جوار بيته هو والشيخ أبو البيان. ثم انتقل إلى مسجد ((درب الحجر)) وزكى عيشه ومطعمه من كل شبهة، فلم يكن يرضى إلا أن يأكل من عمل يده حيث عمل نجاراً وصار يتصدق بثلث أجرته ثم ينفق الباقي على نفسه. وعندما انتهى من فترة المجاهدة وأنس من نفسه القدرة على الدعوة بدأ بتربية الأتباع، ثم خرج بأصحابه وأتام بمسجد ((خالد بن الوليد)) مكرساً أوقاته للتدريس والتربية حتى وفاته عام ٥٥٥٠.) ولقد وصفه التادفي بأنه كان من أكابر مشايخ الشام وأنه (أحد من أظهره الله تعالى للخلق وأوقع له القبول عند هم والهيبة الوافرة)، وأنه وفدت إليه الوفود من كل جهة. وقد نسب إليه أهل دمشق كثيراً من الكرامات وخوارق الأفعال (١٨١)، وظلوا -بعد وفاته- يتبركون بدفن الصالحين من شيوخهم في تربته، إذ يذكر ابن كثير أنه في عام ٥٦٨٨ ((دفنت الشيخة فاطمة عند الشيخ رسلان)) (١٨٢)، وفي عام ٥٦٩٦ دفن الشيخ جمال الدين بن ضرغام بالقرب من قبة الشيخ رسلان (١٨٣)، وهكذا.

ترجمہ

یہ مدرسہ دمشق کے شہر میں تعمیر ہوا اور اپنے بانی شیخ رسلان بن یعقوب بن عبداللہ جعبری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نام سے مشہور ہوا۔ جعبری کی نسبت، صفین کے قریب بالس اور رقہ کے درمیان دریائے فرات پر واقع قلعہ ''جعبر'' سے ہے۔ آپ ان فوجیوں کی اولاد میں سے تھے جو نواح سے آئے تھے۔ شروع میں شیخ رسلان نے شیخ ابو عامر مودب سے صحبت رکھی۔ پھر ہم عصر اصلاحی بزرگوں کے طریق کے مطابق اپنی ذات خاص پر پوری توجہ مبذول کر دی۔ اپنے گھر کے قریب ''باب توما'' کی مسجد میں عبادت میں مصروف ہو گئے۔ شیخ ابو لبیان بھی آپ کے ساتھ تھے۔ پھر آپ ''درب الحجر'' کی مسجد میں منتقل ہو گئے اور اپنی زندگی اور خوراک کو ہر قسم کے شبہ سے پاک کر دیا۔ آپ بڑھئی کا کام کرتے تھے اور اپنے ہاتھ کی کمائی کے علاوہ کسی چیز کو کھانے پر راضی نہیں ہوتے تھے۔ اپنی اجرت میں سے ایک تہائی صدقہ کرتے اور بقیہ اپنی ذات پر خرچ کرتے۔

جب آپ نے مجاہدہ مکمل کر لیا اور اپنے آپ میں دعوت کی استعداد محسوس کی تو آپ نے پیروکاروں کی تربیت شروع کی۔ پھر آپ

www.waseemziyai.com

اپنے ساتھیوں کے ہمراہ نکلے اور مسجد ''خالد بن ولید'' میں قیام پذیر ہو گئے جہاں آپ نے اپنی وفات سنہ (۵۵۰ھ) تک اپنے اوقات کو تدریس وتربیت کے لیے وقف رکھا۔

الشیخ تادفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیان کرتے ہیں: کہ آپ شام کے اکابر مشائخ میں سے تھے اور ان لوگوں میں سے تھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے خلق کے لیے ظاہر کیا اور خلق کے دلوں میں ان کے لیے قبولیت عامہ اور ہیبتِ وافرہ ڈال دی۔ آپ کے پاس ہر طرف سے وفود آتے تھے اور اہل دمشق نے آپ سے بے شمار کرامات وخوارق منسوب کر رکھی تھیں۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی وفات کے بعد حصولِ برکت کی خاطر اپنے نیک شیوخ کو آپ کی قبر کے پاس دفن کر دیے گئے (یہاں کا معمول تھا کہ اپنے فوت شدگان کو نیک لوگوں کے پڑوس میں دفن کرتے تھے) جیسا کہ ابن کثیر لکھتا ہے کہ سنہ (۶۸۸ھ) میں ''شیخہ فاطمہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو شیخ رسلان رحمہ اللہ تعالیٰ کے جوار میں دفن کیا گیا۔''

اور سنہ (۷۶۳ھ) میں شیخ جمال الدین ضرغام کو شیخ رسلان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے قبہ کے قریب دفن کیا گیا۔

مدرسہ شیخ حیاۃ بن قیس حرانی رحمۃ اللہ علیہ

تأسست هذه المدرسة في مدينة ((حران)) في شمال سوريا على يد الشيخ حياة بن قيس بن رحال لأنصاري الذي وصفه الذهبي بأنه كان شيخ منطقة حران وزاهدها، وأنه صاحب الأحوال ولكرامات والإخلاص والتعفف، وأضاف أن ملوك تلك المناطق كانوا يزورونه ويتبر كون بلقائه، وأنه كان كلمة وفاق بين أهل بلده. وأضاف أن كلا من السلطان نور ا لدين وصلاح الدين زاراه وسألاه رأيه في جهاد الفرنج وفتوح البلدان لمجاورة وتوحيدها، فأ شار عليهما بما أثبت رجاه عقلد وصواب رأيه(۱۸۴)تخرج على يد الشيخ حياة الجم لغفير من الأتباع والمشايخ الذين استأنفوا منهجه في لدعوة والإصلاح، وانتمى إليه أعداد عظيمة من الناس وأشار إليه العلماء بالاحترام والتقدير. وكان أهل حران وم حوله يجلونه ويقصدونه بالزيادة ولاستسقاء، لقد استمر في عمله حتى وفاته في حران نفسها عام ۵۸۱هـ (۱۸۵).ومما يساعدنا على معرفة منزلة الشيخ حياة وأثره أن مدينة ((حران)) كانت مركزاً للعلم والتربية حيث تخرّج منها- فيما بعد - كبار العلماء والمربين كأسرة ابن تيمية.

ترجمہ

یہ مدرسہ شمالی شام کے شہر حران میں شیخ حیاۃ بن قیس بن رحال انصاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہاتھوں قائم ہوا۔ ذہبی نے بیان کیا ہے کہ آپ علاقہ حران کے شیخ وزاہد تھے اور صاحب احوال، کرامات، اخلاص اور باعفت بزرگ تھے۔ وہ مزید کہتے ہیں کہ اس علاقہ کے بادشاہ آپ کے پاس آتے تھے اور زیارت سے برکت حاصل کرتے تھے۔ آپ اہل شہر کے مابین صلح وآشتی کا ذریعہ تھے اور یہ کہ سلطان نور الدین زنگی شہید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دونوں آپ کے پاس حاضر ہوئے اور فرنگیوں کے خلاف جہاد، آس پاس کے شہروں کی فتوحات اور انہیں متحد کرنے کے بارے میں آپ سے رائے لی۔ آپ کی سمجھ میں جو صحیح رائے آئی،

www.waseemziyai.com

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ان کو اسی کا اشارہ دے دیا۔

شیخ حیاۃ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہاتھ پر پیروکاروں اور مشائخ کے جمِ غفیر نے سند فراغت پائی۔ ان لوگوں نے دعوت و اصلاح میں آپ کا منہاج اختیار کیا۔ کثیر تعداد میں لوگ آپ سے روحانی نسبت رکھتے تھے۔ علماء آپ کا ذکر عزت و احترام سے کرتے تھے۔ حران اور اس کے گرد و نواح کے لوگ آپ کی عظمت کا اعتراف کرتے، زیارت کے لیے آتے اور بارش کے لیے دعا کی درخواست کرتے۔ آپ اپنے کام میں مصروف رہے یہاں تک کہ سنہ (۵۸۱ھ) میں حران میں ہی وفات پائی۔

شیخ حیاۃ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی قدر و منزلت اور اثر پر یہ امر دلالت کرتا ہے کہ حران کا شہر بعد میں بھی علم و تربیت کا مرکز رہا اور یہاں سے کبار علماء اور معلمین نے سندِ فراغت حاصل کی۔ ان میں ابن تیمیہ کا خاندان بھی تھا۔

مدرسہ شیخ عقیل منجی رحمۃ اللہ علیہ

أسس هذه المدرسة في مدينة (منبج)) في شمال سوريا الشيخ عقيل المبجي الذي درس -قبل ذلك- وتربى على يد لشيخ مسلمة السروجي وآخرون. ولقد اعتبر المؤرخون الشيخ عقيل هذا شيخ مشايخ الشام إذ تخرج على يديه كل من الشيخ عدي بن مسافر، والشيخ رسلان الدمشقي، والشيخ موسى الزولي، وآخروج. استمر في التعليم والعبادة والزهد حتى وفاته في ((منبج)) بعد أن قضى بها تسعة وأربعين عاماً يعلّم الطلاب ويربي المريدي ويشيع الإصلاح. (١٨٦)

ترجمہ

شمالی شام کے شہر ''منج'' میں یہ مدرسہ شیخ عقیل منجی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے قائم کیا۔ آپ نے اس سے پہلے شیخ مسلمہ سروجی اور دیگر بزرگوں سے تعلیم و تربیت حاصل کی۔ مورخین نے شیخ عقیل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو شام کا شیخ المشائخ قرار دیا ہے کیونکہ آپ کے ہاتھ پر شیخ عدی بن مسافر، شیخ رسلان دمشقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، شیخ موسیٰ زولی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور دیگر اصحاب فارغ التحصیل ہوئے۔ آپ منج میں اپنی وفات تک تعلیم، عبادت اور زہد میں مصروف رہے۔ اس دوران آپ نے انچاس سال تک طلبہ کو دینی علوم سے آراستہ کیا اور مریدین کی تربیت فرمائی اور عامۃ الناس کی اصلاح فرمائی۔

مدرسہ شیخ علی بن ہیتی رحمۃ اللہ علیہ

أسس هذه المدرسة الشيخ علي بن الهيتي من مشاهير مشايخ العراق. والهيتي نسبة إلى مدينة ((هيت)) على الفرات فوق الأنبار (١٨٧).

استقر في قرية ((رزيران)) من أعمال نهر الملك وبقي فيها حتى وفاقه عام ٥٦٤ھ عن عمر يُقارب مائة وعشرين عاماً. كان كثير التردد على الشيخ عبدالقادر الكيلاني، وقد تخرج عليه عدد كبير من الناس (١٨٨).

ترجمہ

یہ مدرسہ شیخ علی بن ہیتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے قائم کیا جو عراق کے مشاہیر مشائخ میں سے تھے۔ ہیتی کی نسبت دریائے فرات پر

www.waseemziyai.com

انبار سے اوپر واقع شہر ''ہیت'' سے ہے۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نہر ملک کی ولادیت کے ایک گاؤں ''رزیران'' میں قیام پذیر ہو گئے اور اپنی وفات سنہ (۵۶۴ھ) تک باقی عمر وہیں گزار دی۔ آپ نے تقریباً ایک سو بیس سال کی عمر پائی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اکثر الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے ہاں آتے جاتے رہتے تھے۔ آپ سے کثیر تعداد میں لوگوں نے سندِ فراغت پائی۔

وہ ان مشائخ میں سے تھے جن کی قطبیت کا تذکرہ ہوتا رہا اور چار مشائخ میں سے ایک تھے جن کی شہرت ان کے بعد بہت پھیلی۔ وہ چار یہ ہیں: الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ، شیخ علی بن ہیتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شیخ بقا بن بطو رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور شیخ ابوسعید قیلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔ ان کی طرف مبالغہ آمیز باتیں منسوب ہوئیں مثلاً نابینا اور کوڑھی کو شفا بخشنا۔

مدرسہ شیخ حسن بن مسلم رحمۃ اللہ علیہ

أسس هذه المدرسة الشيخ أبو علي الحسن بن مسلم بن أبي الجود الفارسي في قرية ((القادسية)) من قرى نهر عيسى في العراق. قرأ القرآن وتفقه على أبي البدر الكركي، وصحب الشيخ عبدالقادر الكيلاني في المدرسة القدرية. ثم اجتهد في تزكية نفسه وفي التبتل والنسک حتى صار يعتبر زاهد العراق وشيخها في تزكية نفسه وفي التبتل والنسک حتى صار يعتبر زاهد العراق وشيخها في زمنه(١). اشتهر أمره وزاره الخلفاء والمسؤولون وكان ابن الجوزي يبالغ في تعظيمه وتوقيره. استمر في عمله حتى وفاته عم ٥٩٤ﻫ وهو في التسعين من عمره (٩٠)

ترجمہ

اس مدرسہ کو شیخ ابوعلی حسن بن مسلم بن ابی الجود فارسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے عراق میں نہر عیسیٰ کے دیہات میں سے ایک گاؤں 'قادسیہ'' میں قائم کیا۔ آپ نے قرآن اور فقہ کی تعلیم ابولبدر کرخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے حاصل کی۔ پھر مدرسہ قادریہ میں الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ سے صحبت رکھی۔ بعدازاں اپنے تزکیۂ نفس یکسوئی اور عبادت میں لگ گئے یہاں تک کہ اپنے عہد کے معروف زاہد و شیخ عراق قرار پائے۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی شہرت پھیلی اور خلفاء اور اصحاب اختیار آپ کی زیارت کو آنے لگے۔ ابن جوزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تعظیم و توقیر میں بہت مبالغہ کرتا ہے۔ سنہ (۵۹۴ھ) میں نوے سال کی عمر میں وفات تک اپنے کام میں استقامت رکھی۔

مدرسہ شیخ جوسقی رحمۃ اللہ علیہ

أسسها الشيخ أبو الحسن الجوسقي الذي صحب الشيخ علي بن الهيتي وتخرج على يديه وإليه كان ينتمي. كان كثير التردد على الشيخ عبدالقادر في بغداد، ثم أصبح من أجلاء مشايخ العراق وانتفع به خلق كثير، وتتلمذ عليه جماعة في بلدة ((الجوسق)) وضواحيها. ظل في هذه البلدة يمارس التربية

www.waseemziyai.com

والتدريس حتى وفاته بعد أن عمر طويلا(١٩١)

ترجمہ

اسے شیخ ابوالحسن جوسقی رحمۃ اللہ علیہ نے قائم کیا جنہوں نے شیخ علی بن ہیتی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی صحبت اختیار کی، انہی کے ہاتھوں فارغ التحصیل ہوئے اور انہی سے نسبت رکھی۔ آپ اکثر بغداد میں حضرت شیخ عبدالقادرؒ کے ہاں آیا جاتا کرتے تھے۔ پھر آپ عراق کے جلیل القدر مشائخ میں شمار ہوئے تھے اور آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے فیض پایا۔ جوسق شہر اور اس کے گردونواح کی ایک بڑی جماعت نے آپ کی شاگردی اختیار کی۔ ایک طویل عمر پانے کے بعد اسی شہر میں اپنی وفات تک تدریس وتربیت کے کام میں مصروف رہے۔

مدرسہ شیخ عبدالرحمٰن طفسونجی رحمۃ اللہ علیہ

أسس هذه المدرسة الشيخ عبد لرحمن الطفسونجي الأسدي في بلدة ((طفسونج))من العراق واستقر فيها طوال حياته. توثقت علاقته بالشيخ عبدالقادر إلى درجة المصاهرة بين الأسرتين، حيث تزوج ابن الشيخ عبدالرحمن من ابنة الشيخ عبدالقادر ممازاد في تعاون المدرستين والتنسيق بينهما(١٩٢)).

ترجمہ

اس مدرسہ کو شیخ عبدالرحمٰن طفسونجی اسدی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے عراق کے شہر "طفسونج" میں قائم کیا اور پوری عمر اس میں اقامت رکھی۔ الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے ساتھ آپ کے تعلقات دو خاندانوں کی باہمی رشتہ داری کے درجہ کو پہنچ گئے۔ شیخ عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے بیٹے کی شادی الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی بیٹی سے ہوئی۔ اس سے ہر دو مدارس کے باہمی تعاون اور ہم آہنگی میں اضافہ ہوا۔

مدرسہ موسیٰ زولی رحمۃ اللہ علیہ

أسها في مدينة ((ماردين)) في شمال العراق الشيخ موسى بن اهارن الزولي نسبة إلى قبيلة زوال الكردية. وكان يُعتبر من المشايخ الكبار وعلى علاقة وثيقة بالشيخ عبدالقادر الكيلاني الذي كان يجله ويحترمه وينهض لاستقباله. ولقد استمر في التدريس والعبادة حتى وفاته في مدينة ((ماردين)) نفسها(١٩٣).

ترجمہ

اسے شمالی عراق کے شہر "ماردین" میں شیخ موسیٰ بن ماہان زولی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے تعمیر کیا۔ زولی کی نسبت کرد قبیلہ زوال سے تھی۔ آپ کا شمار مشائخ کبار میں ہوتا تھا۔ الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ سے گہرے تعلقات تھے جو آپ کا بڑا احترام کرتے تھے اور آپ کے استقبال کو کھڑے ہو جاتے تھے۔ ماردین کے شہر میں ہی اپنی وفات تک تدریس وعبادت میں مصروف رہے۔

www.waseemziyai.com

مدرسہ شیخ محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

أسس هذه المدرسة الشيخ محمد بن عبدفي مدينة ((البصرة)). الذي كان يُعد من مشايخ الراق و وكان يتكلم في الفقه على مذهب الإمام مالك إضاف إلى علم الحقيقة والتربية على الزهد. ويذكر التادفي أنه أسلم على يديه طائفة من اليهود ولنصارى. ولقد زاره في ((البصرة)) الشيخ شهاب الدين عمر السهروردي، فوجده يمتلك مزارع وقطعان من الماشية الكثيرة لينفق منها على مدرسته وطلبة العلم والفقراء من أتباعه. ولقد استمر في عمله حتى وفاته في البصرة عام ٥٨٠ھ (١٩٤)

ترجمہ

اس مدرسہ کو شیخ محمد بن عبد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بصرہ میں قائم کیا۔ آپ کا شمار کبار مشائخ عراق میں ہوتا تھا۔ علم حقیقت اور تربیت زہد کے ساتھ ساتھ، مسلک امام مالک رضی اللہ عنہ کی فقہ کی تعلیم دیتے تھے۔ الشیخ الامام تادفی ذکر کرتے ہیں: کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہاتھ پر یہود و نصاریٰ کے بڑے گروہ نے اسلام قبول کیا۔ الشیخ الامام شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بصرہ آکر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زیارت کی۔ آپ مزروعہ زمین اور مال مویشی کے مالک تھے جس کی آمدنی سے مدرسہ، طلبہ اور پیروکار فقراء پر خرچ کیا جاتا تھا۔ آپ اس کام میں سنہ (۵۸۰ھ) میں اپنی وفات تک لگے رہے۔

مدرسہ شیخ جاگیر کردی رحمۃ اللہ علیہ

أسسها الشيخ جاكير الكردي في قرية ((راذان)) في صحراء العراق بالقرب من قنطرة الرصاص وعلى مسافة مسير يوم من ((سامراء)) للعمل بين أهل البادية لذين كانوا يشكلون بعض مصادر قوة السلاطين والأمراء. و ((جاكير)) لقب الشيخ أما اسمه فقد ذكر الذهبي في ((سير أعلام النبلاء)) أنه محمد بن دشم، أما في ((العبر)) فذكر ،أنه محمد بن زستم.

كان الشيخ جاكير زاهداً عالماً من كبار مشايخ العراق، وكان صاحب أحوال وعبادة وتبتل. درس على المذهب الحنبلي ثم صحب الشيخ علي بن الهيتي وغيره، وبعد ذلك تفرغ للتربية والتدريس طوال حياته حتى وفاته معمراً بحيث دفن في القرية المذكورة.

بعد ذلك، خلفه أخوه أحمد، وبعد أحمد هذا ولد الفرس لم تحرلت مشيخةُ المدرسة ورائية في الأبناء والأحفاد شأنها شأن المدارس الأخرى. كما سننا قش ذلك في مكانه(١٩٥).

ترجمہ

اسے شیخ جاگیر کردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے صحرائے عراق میں واقع ایک گاؤں ''رازان'' میں قائم کیا۔ یہ جگہ رصاص کے پل کے قریب، سامرا سے ایک دن کی مسافت پر تھی۔ یہ مدرسہ صحرا کے لوگوں میں کام کرنے کی غرض سے بنایا گیا جو سلاطین اور امراء کی قوت کے سرچشمہ تھے۔ ''جاگیر'' شیخ کا لقب تھا۔ ان کا اصل نام ذہبی نے اپنی کتاب ''سیر اعلام النبلاء'' میں محمد بن دشم لکھا ہے اور کتاب ''العبر'' میں

www.waseemziyai.com

محمد بن رستم لکھا ہے۔

شیخ جاگیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ زاہد عالم اور کبار مشائخ عراق میں سے تھے۔ آپ صاحب احوال، عبادت اور تبتل تھے۔ آپ نے مذہب حنبلی کی تعلیم حاصل کی، پھر شیخ علی بن ہیتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وغیرہ کی صحبت اختیار کی۔ بعدازاں ساری عمر کے دوران، تربیت و تدریس میں مصروف رہے۔ کافی عمر پا کر وفات پائی اور مذکورہ گاؤں میں دفن کیے گئے۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بعد آپ کے بھائی احمد اور احمد رضی اللہ عنہ کے بعد ان کے بیٹے فرس رضی اللہ عنہ جانشین بنے۔ پھر اس مدرسہ کی موروثی سربراہی ان کے بیٹوں اور پوتوں میں گردش کرتی رہی۔ اس مدرسہ کے حالات دیگر مدارس کی طرح تھے جیسا کہ ہم اس کی اصل جگہ پر بحث کریں گے۔

﴿مدارس بطائحیہ رفاعیہ﴾

أخذت هذه المدارس اسمها هذا من منطقة ((البطائح)) في جنوب العراق حيث قام في قراها أكثر من مدرسة، ثم من اسم الشيخ أبوبكر بن هوارا الذي يُعتبر أول من أسس مشيخة الزهد وأليه ينتمي من جاء بعده . والشيخ أبوبكر هذا من طائفة الأكراد الهوارية. لقد استمر في عمله التربوي حتى وفاته حيث دُفن في أرض الملحاء هناك. ولقد خلف ابن هوارا تلميذه الشيخ محمد طلحة الشنبكي الذي تتلمذ عليه الكثير حتى خلف ابن وارا تلمذه الشيخ محمد طلحة الشنبكي الذي تتلمذ عليه الكثير حتى وفاته في قرية الحدادية قريبا من البطائح(١٩٦).

ومن مدارس البطائحية مدرسة الشيخ منصور البطائحي الذي سكن في نهر ((دقلاء)) من أرض البطائح واستمر في عليه حتى توفي وأوضى بعد الابن أخته الشيخ أحمد الرفاعي الذي صادف حركة الإصلاح والتجديد-التي يتناولها هذا البحث-فاشتهرت المدرسة فيم بعد باسمه.

وُلد الشيخ أحمد الرفاعي في قرية ((أم عبيدة)) الواقعة بين واسط والبصرة. ولقد درس على مذهب الشافعي، ولذلك أدرجه السبكي في ((طبقات الشافعية)) ثم سلك طريق الزهد والمجاهدة إلى أن تسلم. المدرسة المذكورة. واشتهر أمره وتتلمذ على يديه الكثير، وترجم له غالبية مؤرخي تلك الفترة من أمثال سبط ابن لجوزي، وابن ناصر ، ابن خلكان، والذهبي، والسبكي، وابن كثير وغيرم.

ويذكر مؤرخو الطريقة الرفاعيةأن الشيخ أحمد الرفاعي ينتسب اللحسين بن علي بن أبي طالب (١٩٧)،بينما يذكر غيرهم أن أصله من العرب-أي البدو- الذين ينتسبون إلى قبيلةه رفاعة ذات الأصول المغربية (١٩٨)والرأي الأول أقرب إلى الصواب لأن الرأي صادر عن خصومة مذهبية ومعاداة طرقية. ويقول ابن خلكان أنه انصم إلى الشيخ أحمد خلقٌ كثير وأحسنوا الاعتقاد فيه واتبعوه (١٩٩). وكان الرفاعي لايقوم للرؤساء وعلية القوم ويقول: النظر إلى وجوههم يقسي القلب. ومن أقوله: أقرب الطرق الانكسار ولذل والافتقار، تعظم أمر الله، وتشفق على خَلْقِ الله، وتقتدي بسنة رسول

www.waseemziyai.com

اللہ علیہ(٢٠٠). ولقد استمر الشيخ احمد الرفاعي في التدريس واتربية، وكانت له علاقات تزاورب وتنسيق مع شيوخ مدارس الإصلاح والتجديد إلى أن تو في عام ٥٧٨ھ في قرية ((أم عبيدة)) نفسها.

ترجمہ

ان مدارس کو یہ نام، جنوبی عراق کے علاقہ ''بطائح'' کی نسبت سے ملا جہاں کے دیہات میں اکثر مدرسے قائم ہوئے۔ پھر زیر بحث عہد میں شیخ احمد الرفاعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نام کی نسبت سے اس کے مشائخ رفاعی مشہور ہوئے۔

شیخ ابو بکر بن ہوار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ان مدارس کے سب سے پہلے بانی تھے۔ آپ کو زہد میں پہلا شیخ تسلیم کیا جاتا ہے اور بعد کے آنے والے آپ سے ہی منسوب ہوتے رہے۔ شیخ ابو بکر ہواری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کردوں سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ تربیت کے کام میں اپنی وفات تک مصروف رہے اور ملحا کی سرزمین میں دفن ہوئے۔ ابن ہواری کے شاگرد شیخ محمد طلحہ شنبکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ان کے جانشین بنے۔ ان کے بے شمار شاگرد تھے۔ بطائح کے قریب موضع حدادیہ میں وفات پائی۔

بطائح کے مدارس میں سے ایک مدرسہ شیخ منصور بطائحی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا تھا جنہوں نے بطائح کی سرزمین میں نہر ''دقلاء'' میں سکونت اختیار کی اور وفات تک اپنا کام جاری رکھا۔ آپ نے وصیت کی کہ میرا بھانجا شیخ احمد رفاعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میرا جانشین ہوگا۔ چنانچہ انہوں نے اصلاح وتجدید کی تحریک کو اپنے ہاتھ میں لیا۔ بعد میں اس مدرسہ نے انہی کے نام سے شہرت پائی۔

شیخ احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ''ام عبیدہ'' نامی گاؤں میں پیدا ہوئے جو واسط اور بصرہ کے درمیان واقع تھا۔ آپ نے شافعی مذہب کی تعلیم حاصل کی۔ اسی لیے سبکی نے آپ کا اندراج ''طبقات الشافعیۃ'' میں کیا ہے۔ پھر طریق زہد ومجاہدہ پر گامزن رہے۔ بعد میں مذکورہ مدرسہ کا انتظام سنبھالا۔ آپ کی شہرت پھیلی اور بڑی تعداد نے آپ کی شاگردی اختیار کی۔ اس دور کے اکثر مورخین مثلاً سبط ابن جوزی، ابن ناصر، ابن خلکان، ذہبی، سبکی، ابن کثیر وغیرہ نے آپ کے حالات لکھے ہیں۔

شیخ احمد رفاعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی اصل، عرب (یعنی بدو) تھی جو مغربی اصل کے قبیلہ رفاعہ سے نسبت رکھتے تھے۔ ابن خلکان کہتا ہے کہ خلق کثیر آپ سے آملی۔ لوگوں میں آپ کے بارے میں حسنِ عقیدت پیدا ہوئی اور آپ کے پیرو بن گئے۔ شیخ رفاعی قوم کے رؤساء اور وڈیروں کے لیے کھڑے نہیں ہوتے تھے اور کہتے تھے کہ ان لوگوں کے چہروں پر نظر، دل کو سخت کر دیتی ہے۔ آپ کا قول ہے: قریب ترین طریق، انکساری، عاجزی اور فقر ہے۔ اللہ کے حکم کی تعظیم کر، اللہ کی مخلوق پر شفقت کر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی کر۔ شیخ احمد رفاعی رحمۃ اللہ علیہ تدریس وتربیت میں مصروف رہے۔ دیگر مدارس اصلاح کے شیوخ کے ساتھ آپ نے باہمی آمد ورفت اور کام کو مربوط کرنے کے لیے تعلقات قائم رکھے۔ آپ نے سنہ (٥٧٨ھ) میں اسی گاؤں ''ام عبیدہ'' میں وفات پائی، کوئی اولاد نہ چھوڑی۔ تاہم رفاعیہ سلسلہ نے جس کی طرف نسبت رکھی، وہ آپ کے بھائی کی اولاد تھی۔

مدرسہ قیلوی

أسسها الشيخ أبو سعيد علي سعيد علي القيلوي نسبة إلى قرية ((قيلوية)) من قرى نهر الملك في العراق. ولقد تاب على يديه الكثير من العامة والفلاحين واستمر في عمله هناك حتى وفاته عام

www.waseemziyai.com

٥٥٥٧ه(٢٠١).

ترجمہ

اسے شیخ ابوسعید علی قیلوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے قائم کیا جنہیں عراق میں نہر الملک کے دیہات میں سے ایک گاؤں ''قیلویہ'' سے نسبت تھی۔آپ کے ہاتھ پر عوام اور کاشتکاروں کی بڑی تعداد نے توبہ کی۔سنہ (۵۵۷ھ) میں اپنی وفات تک اسی جگہ اپنے کام میں مصروف رہے۔

مدرسہ شیخ ماجد کردی رحمۃ اللہ علیہ

أسس هذه المدرسة الشيخ مجد الكردي في منطقة ((قوسان)) في العراق، وكان قد اشتهر أمره في تلك المنطق وقصده المريدون والأتباع من مختلف أرجاتها. وكان على علاقة وطيدة بالشيخ عبدالقادر الذي كان يجله ويثني عليه. ولقد استمر في عمله حتى وفاته عام ٥٥٦٢ه(٢٠٢).

وكان زاهداً مُجداً في التربية والإرشاد، وتخرج بصحبته أعيان من الطلاب والمريدين. ومن كلامه: ((الصمت عبادة من غير عناء، وزينة من غير حلي، وهيبة من غير سلطان، وحصن من غير سُور، وراحة الكاتبين، وغنية من الاعتذار. وكفى بالمرء علماً أن يخشى الله تعالى، وكفى به جهلاً أن يعجب بنفسه، والعجب فضل حمق بفضي به صاحبه عيوب نفسه، فلم يدرأن يذهب ه فصرفه إلى الكبر. وما خلق الله سبحانه من عجيبة إلا ونقشها في صورة الآدمي، ولا أوجد أمراً غريباً إلا وسلكه فيه، ول أبرز سراً إلا وجعل فيه مفتح علمه، فهو نسخة مختصرة من العالم)) (٢٠٣).

ترجمہ

شیخ ماجد کردی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے یہ مدرسہ عراق کے علاقہ ''قوسان'' میں قائم کیا۔اس علاقہ میں ان کی شہرت پھیلی اور اس کے مختلف حصوں میں مریدین اور پیروکاروں نے آپ کا رخ کیا۔

الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے ساتھ آپ کے مضبوط تعلقات استوار تھے اور الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ آپ کی تعظیم وتوصیف کرتے تھے۔سنہ (۵۶۲ھ) میں اپنی وفات تک اپنے کام میں مصروف رہے۔آپ تربیت وارشاد میں نہایت موثر تھے۔آپ کی صحبت سے طلبہ ومریدین میں سے اکابر مستفیض ہوئے۔آپ کا قول ہے: ''خاموشی، عبادت ہے بغیر تکلیف کے، زیبائش ہے بغیر زیور کے، ہیبت ہے بغیر اقتدار کے، قلعہ ہے بغیر حفاظتی دیوار کے، لکھنے والوں کی راحت اور معذرت خواہی سے بے نیازی ہے۔اگر اللہ کا خوف ہو تو آدمی کے لیے علم کافی ہے اور اگر وہ خود بین ہے تو اس کے لیے جہل کافی ہے۔خود بینی، حماقت کی زیادتی کا نام ہے جس سے آدمی کو اپنے عیبوں کا علم ہوتا ہے مگر وہ نہیں جانتا کہ کس طرح انہیں دور کرے چنانچہ وہ تکبر کی طرف مائل ہو جاتا ہے۔اللہ سبحانہ نے جو بھی عجوبہ تخلیق کیا، اسے آدمی کی صورت میں نقش کر دیا۔اب کوئی عجیب کام نہیں جسے آدمی نے اختیار نہ کیا ہو اور کوئی ایسا راز نہیں جس میں اس نے اپنے علم کی کنجی استعمال نہ کی ہو۔پس یہ عالم کی ایک مختصر کاپی ہے۔''

www.waseemziyai.com

﴿مدرسہ شیخ علی بن وہب ربیعی رحمتہ اللہ علیہ﴾

أسسها الشيخ علي بن وهب الربيعي في قرية ((البدرية)) -من قرى جبال سنجار -أصله بدوي من قبيلة بني ربيعة الشيبانية، ولقد انتهت إليه تربية الأتباع والمريدين في المنطقة وتتلمذ عليه عدد غير قليل. وظل مجتدداً في التدريس واتربية حتى وفاته عن عمر يناهز الثمانين.(۲۰۴)

ترجمہ

شیخ علی بن وہب ربیعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اسے سنجار کے پہاڑی دیہات میں سے ایک گاؤں 'بدریہ' میں قائم کیا۔ آپ قبیلہ بنو ربیعہ شیبانی سے تعلق رکھنے والے بدوی الاصل تھے۔ اس علاقہ میں مریدین کی تربیت، آپ کے ہاتھوں مکمل ہوئی اور آپ کے شاگردوں کی تعداد بھی کچھ کم نہ تھی۔ قریباً اسی سال کی عمر میں اپنی وفات تک آپ تدریس و تربیت کے کام میں کوشاں رہے۔

﴿مدرسہ شیخ بقا بن بطو رحمتہ اللہ علیہ﴾

أسسها الشيخ بن بطو في قرية ((بانبوس)) من قرى نهر الملك ف العراق. ورغم قلة المعلومات عنه وعن هذه المدرسة إلا أنه كان له شهرة واسعة ومكانة عالية ممايد على زلك تردد اسمه مع كبار المشايخ لدى غالبية مؤرخي الفترة المذكورة. استمر في التدريس واتربية حتى وفاته عن عمر يناهز الثمانين.(۲۰۵)

ترجمہ

اسے شیخ بقا بن بطو رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے عراق میں نہر الملک کے دیہات میں سے ایک گاؤں 'دبانبوس' میں قائم کیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ذات اور اس مدرسہ کے بارے میں کم معلومات کے باوجود یہ کہنا صحیح ہوگا کہ آپ کی شہرت وسیع تھی اور آپ کا مقام بہت بلند تھا جس کی دلیل یہ ہے کہ اس دور کے مورخین کی اکثریت کے ہاں آپ کا نام کبار مشائخ میں بار بار آتا ہے۔ تقریباً اسی سال کی عمر میں اپنی وفات تک تدریس و تربیت کے کام میں استقامت رکھی۔

﴿مدرسہ شیخ عثمان بن مرزوق قرشی رحمتہ اللہ علیہ﴾

أسس هذه المدرسة الشيخ عثمان في ((مصر)) وكان يُعتبر من أعيان المشايخ الذين جمعوا بين الشريعة والزهد. كان حنبلي المذهب، وكانت له علاقات مع الشيخ عبد القادر الكيلاني. لقد لعب -فيمابعد- دوراً هاماً في تمهيد الأجواء لحملة صلاح الدين على مصر. استمر الشيخ عثمان في عملة باالقاهرة حتى وفاته عام ۵۶۴ھ عن عمر يناهز السبعين ودفن بجانب قبر الإمام الشافعي (۲۰۶)

ترجمہ

اس مدرسہ کو شیخ عثمان رحمہ اللہ تعالیٰ نے مصر میں قائم کیا۔ آپ ان اکابر مشائخ میں شمار ہوتے تھے۔ جنہوں نے شریعت و زہد کو جمع

www.waseemziyai.com

کیا۔ حنبلی مذہب کے پیرو تھے اور الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ سے تعلقات رکھتے تھے۔ بعد میں مصر پر صلاح الدین کے حملے کے لیے فضا ساز گار کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ شیخ عثمان قاہرہ میں اپنے کام میں لگے رہے یہاں تک کہ سنہ (۵۶۴ھ) میں ستر سال کے قریب عمر پا کر فوت ہوئے اور امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی قبر کے پہلو میں دفن ہوئے۔

﴿مدرسہ شیخ ابومدین مغربی رحمۃ اللہ علیہ﴾

اشتهرت هذه المدرسة في ((المغرب)) وعرفت باسم الشيخ أبي مدين شعيب بن حسين الأندلسي الذي نشأ في منطقة أشبيلية في الأندلس، ودرس فيها على مذهب الإمام مالك بن أنس، ثم سلك طريق الزهد وجال في المغرب، واستوطن مدة في مدينة ((بجاية)) إلى أن استقربه الطواف في مدينة ((تلمسان)). وبدأ في الإرشاد والتدريس حيث تخرج على يديه الكثير من شيوخ المغرب وزهادها(۲۰۷).

ويصف الذهبي الشيخ أبا مدين بأنه كان من أهل العمل والا جتهادوالانقطاع للعبادة والنسك ولتربية(۲۰۸). كذالك اعتبره ابن تيمية من كبار الشيوخ المتأخرين الذين كانوا على طريقة صالحة ومنهج مستقيم (۲۰۹). استمر الشيخ أبو مدين مواظباً على التدريس والعبادة حتى وافاه الأجل حوالي عام ۵۹۰ھ.

ترجمہ

اس مدرسہ نے ''المغرب'' (شمالی افریقہ) میں شہرت پائی اور شیخ ابو مدین شعیب بن حسین اندلسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نام سے اس کی پہچان ہوئی۔ شیخ ابو مدین، اندلس میں اشبیلیہ کے علاقہ میں پیدا ہوئے اور وہیں امام مالک بن انس کے مذہب کی تعلیم حاصل کی۔ پھر زہد کے راستے پر چل پڑے اور مغرب میں سیاحت شروع کی۔ کچھ مدت ''بجایہ'' کے شہر میں مقیم رہے اور بالآخر شہر ''تلمسان'' میں آپ کی سیاحت ختم ہوئی۔ یہاں ارشاد و تدریس کا آغاز کیا اور آپ کے ہاتھ پر مغرب کے بے شمار شیوخ وزاہدین نے سندِ فراغت پائی۔

حضرت سیدنا الامام الذہبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیان کرتے ہیں کہ: شیخ ابو مدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ عمل، سعی، پیہم، الگ تھلگ عبادت، پرہیز گاری اور تربیت کے مجسمہ تھے۔ اسی طرح ابن تیمیہ نے آپ کو متاخرین میں سے ان کبار شیوخ میں شمار کیا جو طریق صالح اور راہِ مستقیم پر قائم تھے۔ شیخ ابو مدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، تدریس و عبادت کے کام میں بڑی کاوش کرتے رہے یہاں تک کہ سنہ (۵۹۰ھ) میں موت نے انہیں آلیا۔

﴿مدرسہ ابوالسعود حریمی رحمۃ اللہ علیہ﴾

دَرَس في المدرسة القادرية وتربّى على الشيخ عبدالقادر وصار المشار إليه بعده، وصار له القبول التام عند الخاص والعام. وأسس مدرسة خاصة به ونجح نجاحاً قوياً بين جماهير الفقراء وفتح لهم بابه.

ترجمہ

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مدرسہ قادریہ میں تعلیم پائی اور الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ سے تربیت حاصل کی۔ حضرت

www.waseemziyai.com

کے بعد آپ سے رجوع کیا جاتا تھا۔ آپ کو خاص و عام میں قبولیت نامہ حاصل ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے اپنا خاص مدرسہ قائم کیا اور فقراء کی جمعیت میں بڑی مقبولیت نے انہیں آلیا۔

مدرسہ شیخ ابن مکارم نعال رحمۃ اللہ علیہ

تُنسب هذه المدرسة إلى محمود بن عثمان بن مكارم النعال البغدادي الذي كان يُشرف على رباط الطلاب الوافدين من خارج بغداد والعراق إلى المدرسة القادرية. ثم استقل بعد وفاة عبدالقادر وصار يخرج بأصحابه لينكروا المنكر ويريقوا لخمور ويتعر ضوا للأذى في سبيل ذلك.

ترجمہ

یہ مدرسہ شیخ محمود بن عثمان بن مکارم نعال بغدادی رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے منسوب تھا۔ اور عراق کے باہر سے مدرسہ قادریہ میں آنے والے طلبہ کی رباط کی نگرانی پر مامور تھے۔ الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی وفات پر خود مختار ہو گئے اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ برائی کو روکنے کی مہم پر نکل کھڑے ہوئے۔ یہ لوگ منشیات کو زمین پر پھینک دیتے تھے اور اس راہ میں تکالیف کا سامنا کرتے تھے۔

مدرسہ شیخ عمر بزاز رحمۃ اللہ علیہ

تنسب هذه المدرسة إلى عمر بن مسعود البزاز الذي وصف بأنه من أعيان أصحاب عبدلقادر. شاع ذكره وأقبل عليه الأتباع، وتاب على يده خلق كثير من مماليك الخليفة. ويذكر ابن النجار أنه كان يحضر مجالسه (٢١٠).

ترجمہ

یہ مدرسہ شیخ عمر بن مسعود بزاز رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی طرف منسوب تھا جن کے بارے میں بیان کیا گیا کہ آپ الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے اہم ساتھیوں میں سے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا نام مشہور ہوا اور بے شمار پیروکار آپ کی طرف آئے۔ خلیفہ کے غلاموں میں سے کثیر تعداد نے آپ کے ہاتھ پر توبہ کی۔ مورخ الشیخ ابن نجار رحمۃ اللہ تعالی علیہ بیان کرتے ہیں کہ وہ خود بھی آپ کی مجالس میں آتا تھا۔

مدرسہ شیخ جبائی رحمۃ اللہ علیہ

أسسها عبدالله الجبائي-السالف الذكر-الذي كان في الأصل مسيحياً من قرية ((جب)) في جبل البنان. شبي وهو فتى ثم نُقل إلى دمشق حيث أسلم هناك، فاشتراه علي بن إبراهيم بن نجا أحد أصحاب عبدالقدر، فأعتقه ثم أرسله إلى بغداد عام ٥٤٠/١١٤٥م حيث لازم الشيخ عبدالقادر وصحب ابن قدامة في الدراسة. وتدل أخباره أن الشيخ عبدالقادر كان يرعاه ويوده. نال الجبائي منزلة عالية في بغداد وظل يعمل مع الشيخ حتى وفاته، فراحل إلى أصبهان حيث درس وأفتى حتى وفاته عام ٦٠٥/١٢٠٨م عن اربع وثمانين سنة (٢١١)

www.waseemziyai.com

ومم يكمل الصورة للمدارس التي تناولها البحث أن نقول إنها كانت تُطبق منهاجاً موحداً في التربية والتدريس يتطابق إلى حد كبير مع التفصيلات التي أوردناها عن مناهج المدرسة الغزالية والمدرسة القادرية -السالف ذكرها -. وأنها كان لها المتدادات أصغر في الأرياف والجبال والبوادي بحيث يمكن القول أنها بلغت المئات، لأن الأمر لم يتطلب أكثر من استقرار أحد الخريجين في مسجد من مساجد الريف مثلاً، أو الإقامة في رباط أو زاوية وتكريس الوقت للتدريس وسلوك الزهد.

ترجمہ

اسے شیخ عبداللہ جبائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تعمیر کیا جن کا ذکر پہلے آچکا ہے۔ اصلاً کوہ لبنان کے گاؤں ''جبہ'' کے عیسائی تھے۔ نوجوانی میں قیدی بنا لیے گئے، پھر دمشق لائے گئے جہاں آپ نے اسلام قبول کرلیا۔ پھر علی بن ابراہیم بن نجا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے اصحاب میں سے تھے، نے انہیں خرید کر آزاد کردیا اور سنہ (۵۴۰ھ/۱۱۴۵ء) میں بغداد بھیج دیا جہاں آپ الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے ساتھ منسلک ہوگئے اور درس میں ابن قدامہ کے ساتھی بن گئے۔ ان کے حالات سے پتہ چلتا ہے کہ الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ ان کا خاص خیال رکھتے تھے اور ان سے محبت کرتے تھے۔ شیخ جبائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بغداد میں بلند مقام حاصل کیا اور الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کی وفات تک کام کرتے رہے۔ پھر اصبہان چلے گئے جہاں تدریس وافتاء میں مصروف رہے یہاں تک کہ سنہ (۶۰۵ھ/۱۲۰۸ء) میں چوراسی سال کی عمر پاکر وفات پائی۔

جس بات سے زیر بحث مدارس کی تصویر مکمل ہوتی ہے، وہ یہ ہے کہ ان مدارس نے تربیت وتدریس میں ایک ہی منہاج اختیار کیا جو بڑی حد تک ان تفصیلات سے مطابقت رکھتا تھا جن کا ذکر ہم نے مدرسہ غزالی اور مدرسۂ قادریہ کے منہاج کے ضمن میں کیا ہے۔ ان مدارس کی چھوٹی شاخیں دیہات، پہاڑوں اور صحراؤں میں موجود تھیں جن کے بارے میں یہ کہنا ممکن ہے کہ ان کی تعداد سینکڑوں میں تھی کیونکہ اس معاملہ میں کسی فارغ التحصیل کے کسی گاؤں کی مسجد، یا رباط، یا زاویہ میں قیام اور تدریس وزہد میں وقت صرف کرنے کی مکمل تحقیق ضروری نہیں۔

حوالہ جات

(۱۶۰) ابن المعاد الحنبلي، شذرات الذهب، ج ۴، ص ۲۷۷)(۱۶۱) ابن رجب، ذيل طبقات الحنابلة، ج۲، ص ۳۸۹.)(۱۶۲) الذهبي، تذكرة الحفاظ، ج ۴ (بيروت: دار إحياء التراث العربي) ص ۱۳۸۵، ۱۳۸۶.)أبو شامة كتاب الذيل على الروضتين، (القاهرة: مكتب نشر الثقافة الإسلامية، ۱۳۶۶ - ۱۹۴۷)، ص ۵۸.)(۱۶۳)ابن النجار البغدادي (۱۳.۵۷۵ ۵۶) المستفاد من ذيل تاريخ بغداد، مجلد ۸، (بيروت-دارالكتابالعربي، بلاتاريخ) رقم ۱۲۵ ص ۱۷۱.)(۱۶۴)لتادفي، قلائد الجواهر في أخبار عبدالقادر.(۱۶۵) ابن تيمية، الفتاوى، كتاب التصوف، ج ۱۱، ۴۰۳.)(۱۶۶) ابن خلكان، وفيات الأعيان، ج۳،ص ۲۵۴.(۱۶۷) الذهبي، سير أعلام النبلاء، ج ۲۰، ص ۳۴۲-۳۴۳.(۱۶۸) التادفي، تلائد الجواهر، ص ۸۵-۹۰.(۱۶۹)التادفي، المصودر نفسه، ص

١٠٩-١١٠. (١٧٠) السبكي، طبقات الشافعية، ج ٧، ص ١٧٤-١٧٥. (١٧١) ابن خلكان، وفيت الأعيان، ج ٣، ص ٣٠٤-٣٠٥. (١٧٢) التادفي، قلائد الجواهر، ص ٩٨-١٠٠. (١٧٣) ابن خلكان، وفيات الأعيان، ج ٣، ص ٤٤٦. (١٧٤) المصدر نفسه، ص ٤٤٦-٤٤٨. - التادفي، المصدر نفسه، ص ١١١-١١٢ (١٧٥) السبكي، طبقات الشافعية، ص ١١١-١١٢) (١٧٦) السبكي، بعية الوعاة، ص ٢، ص ٣١٢. (١٧٧) السبكي، معجم الأدباء، ص ١٩، ص ٢١٣-٢١٤ (١٧٨) الذهبي، لعبر في تاريخ من غبر، ج ٤، ص ١٤٤-١٤٥. (١٧٩) ابن كثير، البداية والنهاية، ج ١٢، ص ١٣٥. (١٨٠) الذهبي، سير أعلام النبلاء، ج ٢٠، ص ٣٢٦. (١٨١) التادفي، قلائد الجواهر، ص ٩٧-٩٨.) (١٨٢) ابن كثير، البداية والنهاية، ج ١٣، ص ٣١٤) (١٨٣) المصدر نفسه، ص ٣٥١). (١٨٤) الذهبي، سير أعلام لنبلاء، ج ٢١، ص ١٨١-١٨٢) (١٨٥) التادفي، قلائد الجواهر، ص ١١٥-١١٦.) (١٨٦) المصدر نفسه، ص ٩٣-٩٥. - ابن خلكان، وفيات الأعيان، ج ٣، ص ٢٥٤. (١٨٧) ابن الأثير، اللباب، ج ٣، ص ٣٩٧. (١٨٨) التادفي، قلائد الجواهر، ص ٩٠-٩٢

وكان حد المشايخ الذين تذكر عنهم القطبية وحد الأربعة الذين تراست شهرتهم -فيما بعد -وهم: الشيخ عبدالقادر الكيلاني، والشيخ علي بن الهيتي، والشيخ بقا بن بطو، والشيبو سعيد القيلوي. ونسبت إليهم مبالغات كإبراء الأكمه والأبرص (١٨٩). (١٨٩) ابن الوردي، تتنة المختصر في خبار البشر، ج ٢ (بيروت : دار لمعرفة: ١٣٨٩-١٩٧٠) ص ١١٣-١١٤. (١٩٠) الذهبي، سيرعلام النبلاء، ج ٢١، ص ٣٠١-٣٠٢. (١٩١) التادفي، قلائد الجواهر، ص ١٠٢-١٠٤. (١٩٢) المصدر نفسه، ص ١٠٤-١٠٥ (١٩٣) المصدر نفسه، ص ٩٧-٩٨.. (١٩٤) التادفي، قلائد الجواهر، ص ١٠٠-١٠٢ (١٩٥) الذهبي، سيرعلام النبلاء، ج ٢١، ص ٢٦١.

(١٩٦) لتادجي، قلائد الجواهر، ص ٧٨-٨٠. (١٩٧) الواسطي، ترياق المحبين. (١٩٨) ابن كثير، البدية والنهاية، ج ١٢، ص ٣١٢. (١٩٩) ابن خلكان، وفيات الأعيان، ج ١، ص ١٥٤ (٢٠٠) الذهبي، سيرعلام النبلاء، ج ٢١، ص ٧٩-٨٠ (٢٠١) التادفي، قلائد الجواهر، ص ١٠٦-١٠٧. (٢٠٢) المصدر نفسه، ص ١٠٧ (٢٠٣) ابن الوردي، تتمة المختصر، ج ٢، ص ١١١-١١٢ (٢٠٤) التادفي، تلائد الجواهر، ص ٩٥-٩٦. (٢٠٥) المصدر نفسه، ص ١١٣-١١٤-(٢٠٦) المصدر نفسه، ص ١١٣-١١٤. (٢٠٧) المصدر نفسه، ص ١٠٨، ١٠٩. (٢٠٨) المصدر نفسه، ١٠٨، ١٠٩ (٢٠٩) ابن تيمية، الفتاوى، كتاب التصوف، ج ١١، ص ٦٠٤. (٢١٠) ماجد عرسان الكيلاني، نشأة القدرية، ص ١٩٤-٢١٢. (٢١١) ابن رجب، ذيل طبقت الحنابلة، ج ٢، ص ٤٥-٤٧.)

www.waseemziyai.com

پانچویں فصل

عالم اسلام کے اتحاد کے لئے غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی کاوشیں

اس فصل میں حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا عالم اسلام کے اتحاد کے لئے کوششوں کا ذکر اور آپ رضی اللہ عنہ کا اس اتحاد کا امیر بننا اور اس جماعت کے اغراض ومقاصد کے حصول کے لئے کوششیں کرنا اور ان کوششوں کا عالم اسلام کے غلبہ پر منتج ہونا بیان کیا گیا ہے

قال الدكتور ماجد عرسان الكيلاني رحمة الله تعالى عليه في الفترة الواقعة بين عامي ٥٤٦-٥٥٥٠ (١١٥١م-١١٥٥م)، جرت حركة تنسيق واتصالات بين مدارس الإصلاح بهدف توحيد الجهود وتنظيم التعاون. ولتحقيق هذه الهدف، عدد من الاجتماعات واللقاء ات إلى نتائج هامة على المستوى التنظيمي المستوى النظري. أما على المستوى التنظيمي فقد تمثلت جهود التنسبق والتعاون في إيجاد قيادة موحدة المدارس الإصلاح، تمثل فيها الطابع الجماعي على مستوى العالم الإسلامي كله.

ترجمہ

سنہ(۵۴۶ھ تا ۵۵۰ھ/۱۱۵۱ء تا ۱۱۵۵ء) کے درمیانی عرصہ میں مدارسِ اصلاح کے مابین باہمی ربط واتصال کی تحریک جاری ہوئی جس کا مقصد یہ تھا کہ تمام کوششوں کو متحد کیا جائے اور باہمی تعاون کو منظم کیا جائے۔اس مقصد کو حاصل کرنے کے لیے متعدد اجتماعات منعقد کیے گئے جن کے تنظیمی اور نظریاتی سطح پر اہم نتائج برآمد ہوئے۔تنظیمی سطح پر باہمی ربط کی کوشش، مدارس اصلاح کے لیے متحدہ قیادت کی صورت میں سامنے آئیں۔اس میں پورے عالم اسلام کی سطح پر اتحاد کی صورت پیدا ہوئی۔

﴿پہلا اجتماع﴾

وكان أول الاجتماعات التي استهدفت توحيد القيادة المشار إليها قد عقد في رباط المدرسة القادرية الكائن في منطقة ((الحلة)) في بغداد، حديث حضر الاجتماع مايذيد على الخمسين من شيوخ العراق وخارجه.

ترجمہ

قیادت کے مذکورہ اتحاد کے مقصد کے لیے پہلا اجتماع مدرسہ قادریہ کی رباط میں منعقد ہوا۔یہ رباط، بغداد کے محلّہ "حلہ" میں واقع تھی جہاں عراق اور بیرون عراق سے پچاس سے زیادہ شیوخ حاضر ہوئے۔

﴿دوسرا اجتماع﴾

ثم كان الاجتماع الاني -خلال موسم الحج- حيث حضره شيوخ المدرس الإصلاحية من مختلف أرجاء العالم الإسلامي حضر هذا اللقاء الشيخ عبدالقادر الكيلاني من العراق، والشيخ عثمان بن

www.waseemziyai.com

مرزوق القرشي الذي شاعت شهرته وانتهت إليه المشيخة في مصر، والشيخ أبو مدين المغربي الذي يعود إليه نشر الزهد في المغرب (١). كذلك حضر الاجتماع شيوخ من اليمن حيث أرسل معهم الشيخ عبدالقادر رسولاً ينظم أموارهم (٢). وفي نفس الفترة جرت اتصالات بين الشيخ عبدالقادر والشيخ رسلان الدمشقي الذي انتهت أليه تربية المريدين ورئاسة المشايخ في الشام.(٣)

ترجمہ

دوسرا اجتماع، موسم حج کے دوران ہوا جس میں عالم اسلام کے مختلف کونوں سے اصلاحی مدارس کے شیوخ جمع ہوئے۔ اس اجتماع میں عراق سے حضرت الشیخ الامام عبدالقادر رضی اللہ عنہ حضرت شیخ عثمان مرزوق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (جن کی شہرت مصر میں پھیل چکی تھی)، شیخ ابو مدین مغربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (جو المغرب میں اشاعتِ زہد کے قائد تھے) نے شرکت کی۔ اسی طرح یمن سے متعدد شیوخ، اجتماع میں شامل ہوئے جن کے امور منظم کرنے کے لیے حضرت شیخ نے اپنا ایک نمائندہ ان کے ساتھ روانہ کیا۔ اس دوران حضرت شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ اور شیخ رسلان دمشقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (جن کے پاس شام میں تربیت مریدین اور مشائخ کی سرداری تھی) کے درمیان روابط جاری رہے۔

﴿فیصلہ کن اجتماع﴾

غوث اعظم رضی اللہ عنہ کو عالم اسلام کا رہنما تسلیم کیا گیا

ثم تلا ذلك اجتماع موسع، حضرة جمع كبير من الشيوخ الذين يمثلون مدارس الإصلاح في مختلف أقطار العالم الإسلامي. وكانت أهم نتائج هذا الاجتماع تكوين قيادة واحدة كالتهالي:

القطب الغوث، ثم يليه الأبدال، ثم الأوتاد والأولياء فإذا توفي أحد الأبدال قام القطب الغوث بتعيين من يحل محله. وفي هذا التنظيم الجديد، إصبح الشيخ عبدالقادر هو القطب الغوث ((قائد ركب المحبين الصادقين)) وإليه تنتهي ((رئاسة علوم المعارف)). والأبدال العشرة ((خواص المملكة، سلاطين الوقت)) هم: الشيخ بقا بن بطو شيخ قرية بابانوس، والشيخ أبو سعيد القيلوي، والشيخ علي بن الهيتي في قرية زويران، والشيخ عدي بن مسافر شيخ المدرسة العدوية في جبال هكار، والشيخ موسى الزولي في ماردين، والشيخ أحمد الرفاعي شيخ أم عبيدة في جنوب العراق، والشيخ عبد الرحمن الطفسونجي في قرية طفسونج، والشيخ أبو محمد بن عبدالله في البصرة، والشيخ حياة بن قيس في حران، والشيخ أبو مدين في المغرب(٤).

ولم تكن هذه الهيئة أكثر من تنظيم قيادي يحتل فيه ((القطب الغوث)) وظيفة الرئيس الذي تنتهي إليه القضايا والمشكلات، بينما يحتل الإبدال وظيفة النواب البدلاء في مدارسهم و مناظهم، ثم يليهم في المسؤولية الأوتاد والأولياء الذي يتولون الاتصالات والإدارات.

وكانت مهمة هذه القيادة الموحدة القيام بتنسيق نشاطات مدارس الإصلاح وتوجيهها لأداء دورها فيها تخصصت به من إشاعة الزهد وربية الجيل عليه باعتباره المحور الذي يدور حوله معالجة

www.waseemziyai.com

الأدواء والعلل التي نخرت في المجتمع الإسلامي آنذاک، وأضعفته أمام التحديات وأعجزته عن القيام بالواجبات في الداخل والخارج.

ترجمہ

اس کے بعد وسیع پیمانے پر اجتماع منعقد ہوا جس میں عالم اسلام کے مختلف علاقوں سے مدارسِ اصلاح کی نمائندگی کرنے والے بڑے شیوخ شامل ہوئے۔ اس اجتماع کا اہم ترین نتیجہ یہ تھا کہ ایک متحدہ قیادت عالمِ وجود میں آئی۔ جیسا کہ درج ذیل ہے: قطب غوث، اس کے بعد ابدال، پھر اوتاد و اولیاء، جب ایک ابدال وفات پا جاتا تو قطب غوث اس کا متبادل متعین کر دیتے۔

اس جدید تنظیم میں الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ قطب غوث بن گئے جو ''محبین صادق کے قافلہ سالار'' تھے اور ''علوم معارف کی ریاست'' آپ کے سپرد تھی اور اس کے ابدال ''مملکت کے خواص اور سلاطین وقت'' تھے۔ وہ یہ تھے: شیخ بقا بن بطو رحمۃ اللہ تعالی علیہ (موضع بابانوس)، شیخ ابوسعید قیلوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ شیخ علی بن ہیتی (موضع زویران)، شیخ عدی بن مسافر رحمۃ اللہ تعالی علیہ (شیخ مدرسہ عدویہ، کوہ ہکار)، شیخ موسیٰ زولی رحمۃ اللہ تعالی علیہ (موضع ماردین)، شیخ احمد رفاعی رحمۃ اللہ تعالی علیہ (شیخ امام عبیدہ، جنوبی عراق)، شیخ عبدالرحمٰن طفسونجی رضی اللہ عنہ (موضع طفسونج)، شیخ ابو محمد بن عبداللہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ (بصرہ)، شیخ حیاۃ بن قیس رحمۃ اللہ تعالی علیہ (حران) اور شیخ ابومدین رحمۃ اللہ علیہ (المغرب)۔

یہ ہیئت، قیادت کی تنظیم کی ہی ایک صورت ہے جس میں ''قطب غوث''، سردار کی ذمہ داریاں سنبھالتا ہے اور تمام فیصلے اور مشکلات اسی کے ہاں طے پاتے ہیں جبکہ ابدال اپنے مدرسوں اور علاقوں میں تبدیلیوں کے نواب ہیں اور ان کے بعد ذمہ داریوں کے اعتبار سے اوتاد و اولیاء آتے ہیں جو روابط اور انتظامی امور کے نگران ہوتے ہیں۔

اس متحدہ قیادت کا فرض تھا کہ وہ مدارسِ اصلاح کی سرگرمیوں کو مربوط کرے اور ان کا رخ اشاعتِ زہد اور نئی نسل کی تربیت کی طرف موڑ دے اور اس بات کا خیال رکھے کہ ان کا کردار اس عہد کے اسلامی معاشرہ کے ان امراض کے علاج کے گرد گھومتا ہے جن امراض نے چیلنجوں کے سامنے اسے کمزور کر دیا ہے اور اندرونی و بیرونی فرائض کی ادائیگی میں بے بس بنا دیا ہے۔

اس اتحاد سے پیدا ہونے والے اثرات

پہلا اثر

ولقد ترتب على هذا الاتحاد بين مدارس الإصلاح آثار هامة منها: وحدة العمل لدى مدارس الإصلاح عامة. فقد أصبح للقطب الغوث الشيخ عبدالقادر - اجتماعات متوالية مع الأبدال، يناقشون ما تحيلة إليهم المدارس والأربطة في العالم الإسلامي من قضايا ومشكلات.

ترجمہ

مدارسِ اصلاح کے درمیان اس اتحاد سے اہم اثرات مرتب ہوئے: اوّل: مدارسِ اصلاح میں عمومی وحدتِ عمل۔ قطب الغوث

www.waseemziyai.com

الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ ابدال کے ساتھ مسلسل اجتماعات کرتے رہتے تھے اور عالمِ اسلام کے مدارس اور رباط، جو فیصلے اور مشکلات ان کو پیش کرتے اس پر بحث کرتے رہتے تھے۔

دوسرا اثر

والثاني: إن المدارس والرباطات المختلفة أخذت ترسل إلى المدرسة القادرية النابهين من طلابها والمتقدمين من مريديها الذين ترى فيهم مؤهلات المشيخة في المستقبل، كما فعل الشيخ أبو مدين المغربي حين أرسل أحد مريدين -صالح بن ويرجان الزركالي- إلى بغداد حيث أكمل علوم الفقه وسلوك الزهد على يد الشيخ عبدالقادر. وكما كان يفعل الشيخ رسلان الدمشقي الذي كان يوجه مريديه إلى بغداد حيث أكمل علوم الفقه وسلوك الزهد على يد الشيخ عبدالقادر. وكما كان يفعل الشيخ وسلان الدمشقي الذي كان يوجه مريديه إلى المدرسة القادرية الإكمال سلوك الزهد وعلوم الإرادة(٥).

ترجمہ

مختلف مدارس اور رباط، ذہین طلبہ اور ترقی پذیر مریدین، جن کے بارے میں خیال ہوتا تھا کہ مستقبل میں شیخ بننے کی صلاحیت رکھتے ہیں، کو مدرسہ قادریہ میں بھیج دیتے تھے، جیسا کہ شیخ ابومدین مغربی نے اپنے ایک مرید صالح بن دیرجان زرکالی کو بغداد بھیجا جہاں انہوں نے حضرت شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے ہاں علومِ فقہ اور سلوکِ زہد کی تکمیل کی۔ اسی طرح شیخ رسلان دمشقی کا معمول تھا کہ اپنے مریدین کو سلوکِ زہد اور علوم ارادہ کی تکمیل کی غرض سے مدرسہ قادریہ میں بھیجتے تھے۔

تیسرا اثر

إن إحكام الربط بين تعليم الفقه وسلوك الذهد أدى إلى خفة -بل ربما اختفاء- معارضة الفقهاء والى التعاون بين الطرفين. بل صار الفقهاء يجمعون بين الفقه والزهد ويسمون ذلك تكامل الشريفة. وهذا الأمر جعل ابن تيمية يعتبر عبدلقادر وأقرانه من قيادة مدارس الإصلاح نمازج فريدة في الجمع بين الفقه والذهد، فأطلق عليهم اصطلاح ((الشيوخ الكبار المتأخرين)) ونوه في بمزياهم وتجردهم واستقامتهم.

ترجمہ

تعلیم فقہ اور سلوک زہد کے مابین ربط کے نتیجہ میں فقہاء کی مخالفت کم بلکہ ختم ہوگئی اور طرفین میں تعاون شروع ہوگیا۔ فقہاء، فقہ اور زہد کو جمع کرنے لگے اور اسے شریعت وطریقت کی تکمیل کا نام دے دیا۔ اس بات کی بنا پر ابن تیمیہ نے الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ اور ان کے ہم عصر قائدینِ مدارسِ اصلاح کو فقہ و زہد یکجا کرنے میں بے مثال نمونہ قرار دیا اور ان کے لیے ''شیوخ کبار متاخرین'' کی اصلاح استعمال کی اور اپنے فتاویٰ میں ان کی خصوصیات، تجرد اور استقامت کی تعریف کی۔

چوتھا اثر

هو خروج الزهد عزلته التي كان فيها في حالة التصوف، وإسهامه في مواجهة التحديات التي تجابه

www.waseemziyai.com

العالم الإسلامي. فقد توثقت الصلات بين نور الدين زنكي في دمشق وبين شيوخ مدارس الإصلاح في بغداد وحران و جبال هكار ودمشق، ثم أعقب ذلك تداعي هذه المدارس للعمل مع نور الدين فصلاح الدين. استمر هذا التعاون حيث أولى السلطانان عنايتهما الفائقة بمدارس الزهد ورباطاتها، وَبَنَيا لها فروعاً جديدة وأوقفا عليها الأوقاف. في المقابل حملت هذه المدارس مسؤولياتها وأخذت دورها في التوجيه المعنوي للجهاد بطريقة فقالة ناجحة.

ترجمہ

تصوف اپنی گوشہ نشینی سے باہر آیا جس حالت میں وہ اس سے پہلے تھا اور عالمِ اسلام کو درپیش چیلنجوں کا سامنا کرنے میں حصہ لینے لگا۔ سلطان نور الدین زنگی بغداد، حران، کوہ ہکار اور دمشق کے مدارسِ اصلاح کے شیوخ کے درمیان رابطے مستحکم ہو گئے۔ بعدازاں مدارس نے نور الدین اور اصلاح الدین کے ساتھ کام کرنے کی دعوت دی۔ یہ تعاون جاری رہا جبکہ دونوں سلطانوں نے ان مدارسِ زہد اور رباط پر غیر معمولی عنایات کیں۔ ان کی جدید شاخیں قائم کیں اور ان پر اوقاف وقف کیے۔ دوسری طرف ان مدارس نے اپنی ذمہ داریاں اٹھائیں اور جہاد کی معنوی قیادت میں ان کا کردار نہایت افعال اور کامیاب رہا۔

حوالہ جات

(۱)ابن رجب، طبقات الحنابلة، ج ۱، ص ۳۰۶، التادفي، قلائد الجواهر، ص ۵. (۲) اليافعي، مرآة الجنان، ج ۳، ص ۳۵۵.(۳) الشطنو في، بهجة الأسرار، ص ۱۸۳.(۴)اليافعي، نشر المحاسن الغالية، ص ۱۴۲ التادفي، قلائد الجواهر، ص ۲۴ الشطنو في بهجة الأسرار، ص ۹، ۱۰.(۵) الشطنو في، بهجة الأسرار، ص ۷۰)

چھٹی فصل

قادری فارغ التحصیل علماء کا کردار

اس فصل میں حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا حکومت زنگیہ ونوریہ کے ساتھ تعاون کا ذکر ہے کہ ان تارکین وطن کی اولادیں جو صلیبی حملوں میں اپنا گھر بار چھوڑ دیتے تھے کو حضرت الشیخ الجیلانی رضی اللہ عنہ کے جامعہ میں بھیج دیا جاتا تا کہ ان کی دینی تربیت ہو سکے، پھر وہ حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی صحبت میں رہ کر علم حاصل کرتے تو وہ مجاہد بن کر روانہ ہو جاتے۔ اس سے ان لوگوں کی غلط فہمی بھی دور ہو جانی چاہیے جو جہاد اور اعلائے کلمۃ اللہ کے فریضہ کو صرف علماء کرام کا کام قرار دیتے ہیں، حضرت الشیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ اتنے بڑے صوفی بلکہ امام الصوفیہ ہیں کیسے فوج کے لئے جماعتوں کی جماعتیں تیار کر رہے ہیں۔

www.waseemziyai.com

الشیخ الدکتور ماجد عرسان الکیلانی رضی اللہ عنہ لکھتے ہیں

الشيخ الامام الدكتور ماجد عرسان الكيلانى رحمه الله تعالى الإشارات والشواهد التي تدل على التعاون بين مدارس الإصلاح وبين الدولة الزنكية- الأيوبية صريحة ومتعددة. لكهنا غير مفصلة ولا مترابطة بسبب المنهج الذي اتبعه المؤرخون الإسلاميون، في التركيز على الحوادث الآنية والشخصيات الفردية . أمامظاهر هذا التعاون فتتمثل فيما يلي:

ترجمہ

الشیخ الدکتور ماجد عرسان الکیلانی رضی اللہ عنہ لکھتے ہیں مدارسِ اصلاح اور حکومت زنگیہ وایوبیہ کے درمیان تعاون کے بارے میں واضح اشارے ملتے ہیں مگر وہ نہ تو مفصل ہیں اور نہ مربوط۔ اس کی وجہ مسلم مورخین کا وہ انداز ہے جس کے تحت وہ صرف شخصیات اور وقتی واقعات پر توجہ مرکوز رکھتے تھے۔ تاہم یہ تعاون مندرجہ ذیل امور میں سامنے آتا ہے:

صلیبی مقبوضات سے تارکین وطن کی اولاد کی تربیت:

قامت المدرسة القادرية بدور هام في إعداد أبناء النازحين من مناطق الاحتلال الصليبي. فكانت تستقدمهم وتوفرلهم الإقامة والتعليم، ثم تعيدهم إلى مناطق الثغور والمرابطة. ولقد كان هؤلاء الطلاب يعرفون باسم ((المقادسة)) نسبة إلى مدينة القدس أوبيت المقدس . وكان من بين هؤلاء الطلاب بعضهم الذي اشتهر فيما بعد في ميدان الفقه والسياسة. ويمكن القول أن إرسال هذه البعوث الطلابية إلى بغداد كان سببه أمران : الأول: حاجة الدولة الزنكية إلى نمطٍ معيني من القيادات والموطفين والإداريين. والثاني: ما اشتهرت به مدرسة عبد القادر آنذالك من تجسيد لسياسات الإصلاح.

ولا بدأن إقرار إرسال هذه البعوث نتج عن دراسة ومشورة جماعية، استهدفت إعداد أبناء النازحين لقيادة حركة الجهاد بدل أن تأتي كانت تُعد الطلاب للوظائف والمصالح الشخصية.

ترجمہ

مدرسہ قادریہ نے صلیبی مقبوضات سے نقل مکانی کرنے والوں کی اولاد کی تربیت میں اہم کردار ادا کیا۔ یہ مدرسہ ان لوگوں کو اپنے ہاں آنے کی دعوت دیتا تھا اور ان کی تعلیم اور قیام وطعام کا اہتمام کرتا تھا۔ پھر انہیں سرحدی علاقوں میں واپس بھیج دیا جاتا تھا۔ یہ طلبہ بیت المقدس کی نسبت سے ''المقادسہ'' کے لقب سے پہچانے جاتے تھے۔ ان طلبہ میں سے ایسے افراد بھی تھے جنہوں نے بعد میں فقہ اور سیاست کے میدان میں نام پیدا کیا۔ امکان یہ ہے کہ بغداد میں طلبہ کی جماعتیں بھیجنے کے دو سبب تھے۔ ایک یہ کہ حکومتِ زنگیہ کو ایک خاص قسم کی انتظامیہ اور ملازمین کی ضرورت تھی اور دوسرا یہ کہ الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کا مدرسہ، اصلاحی حکمت علمی میں شہرت پا چکا تھا۔

ان طلبا کو اجتماعی صلاح ومشورہ کے بعد ہی بغداد بھیجنا قرار پاتا تھا۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ تارکین وطن کی اولاد آوارگی کا شکار ہونے کی بجائے تحریکِ جہاد کی قیادت سنبھالے۔ بصورت دیگر وہ طلبہ عام مدارس میں چلے جاتے ہیں جو طلبہ کو محض تنخواہ اور شخصی مفادات کے لیے تیار کرتے تھے۔

www.waseemziyai.com

شیخ موفق ابن قدامہ قادری الحنبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

إذ يذكر سبط ابن الجوزي في كتابه ((مرآة الزمان)) أن والد موفق الدين بن قدامة حين نزح من بلاده إلى دمشق كان يقوم بنشاط دائب لحشد الطاقات في مواجهة الاحتلال الصليبي، وأن داره في دمشق كانت ملتقى القيادات الفكرية والسياسية، وأن نور الدين زنكي نفسه كان يداوم على حضور هذه اللقائات ويجلس كأحد الأفراد العاديين(١).

ولقد أرسل والد موفق الدين هذا ولده ولموفق وبعض أقاربه للراسة في المدرسة القادرية. والصورة التي قدمها الؤرخون للموفق وقريبه تقدم مثلاً للنمط الذي كان يتخرج من المدرسة المذكورة. يقول سبط ابن الجوزي في تاريخه: ((شاهدتُ من الشيخ أبى عمر وأخيه الموفق ونسيبه العماد ما نرويه عن الصحابة والأولياء والأفراد. فأنساني حالهم أهلي وأوطاني، ثم عدت إليهم على نية الإقامة عسى أن اكون معهم في دار المقامة))

ترجمہ

سبط ابن جوزی اپنی کتاب ''مرآۃ الزمان'' میں بیان کرتا ہے کہ موفق الدین بن قدامہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد ماجد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جب اپنے شہر سے نقل مکانی کر کے دمشق میں آئے تو وہ صلیبی مقبوضات کے مقابلہ کے لیے سرگرمیوں میں لگے رہتے تھے۔ دمشق میں اس کا گھر، سیاسی وفکری قائدین کے اجتماع کی جگہ بن گئی۔ سلطان نورالدین شہید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ان اجتماعات میں آتے تھے اور ایک عام آدمی کی طرح وہاں بیٹھا کرتے تھے۔ الشیخ الامام موفق الدین بن قدامہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد ماجد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ان کو چند رشتہ داروں کے ہمراہ مدرسہ قادریہ میں بھیجا۔ الشیخ امام موفق الدین کے جو احوال پیش کئے ہیں وہ مدرسہ قادریہ سے فارغ التحصیل ہونے والوں کا نقشہ پیش کرتے ہیں۔

سبط ابن جوزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے لکھا ہے۔

میں نے شیخ ابوعمر اور ان کے بھائی موفق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما اور ان کے رشتہ دار عماد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میں وہ کچھ دیکھا جو ہم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اولیاء کرام علیہم الرحمہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں، ان کے حال نے مجھے اپنا خاندان اور اپنا وطن بھلا دیا پھر میں ان کے پاس اس نیت سے آیا کہ ان کے پاس رہوں گا ہو سکتا ہے کہ قیامت میں ان کا ساتھی بنا دیا جاؤں۔

ابن قدامہ کی رائے

ومما ذكره عن ابن قدامة:

((كان عزوفاً عن الدنيا وأهلها، هيّناً، موتوضعاً محباً للمساكين، جواداً سخياً، من رآه كانما رأى بعض الصحابة... كثير العبادة يقرأ كل يوم وليلة سبعاً من القرآن)) (٢).

ترجمہ

ابن قدامہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول

www.waseemziyai.com

وہ دنیا اور اہل دنیا سے کنارہ کش، نرم خو، متواضع، محب مساکین اور سخی تھے، جس نے ان کو دیکھا گویا کہ اس نے کسی صحابی کو دیکھا، یہ بہت عبادت گزار تھے ہر دن رات میں قرآن کریم کی ایک منزل ختم کیا کرتے تھے۔

ساتویں فصل

نورالدین زنگی اور صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما کے مدارس میں غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے جامعہ سے فارغ التحصیل طلبہ کی تقرری

تداعى العلماء وخريجو المدارس الإصلاحية من كل قطر للعمل في المدارس التي أنشأها نور الدين وصلاح الدين. من ذلک ما قام به خريجو المدرسة القادرية حيث كان على رأس المهاجرين إلى هناک موسى بن الشيخ عبد القادر الذي قدم إلى دمشق، واشتغل بالتدريس حتى وفاته عام ٦١٨ھ/ ١٢٢١م(٣). كذلک بن نور الدين مدرسة في حرّان وأسلمها إلى أسعد بن المنجابن بركات (المتوفى ٦٠٦ھ/ ١٢٠٩م) والذي درس على الشيخ عبدالقادر ثم عاد إلى الشام، كذلک أسنة نور الدين إليه التدريس في المدرسة المسمارية(٣). وأسند إليه القضاء (٤). ولقد استمرت ذريته تتناوب التدريس في مدرسته فيما بعد(٥). كذلک بنى نور الدين مدرسة أخرى في حرّان، أسلمها إلى حامدبن محمود (التوفى عام ٥٧٠ھ/ ١١٧٤م) الذي لازم الشيخ عبدالقادر ودرس عليه ((وكان نور الدين محمود يقبل عليه وله فيه حسن ظن)) (٦).

ترجمہ

ان دونوں بادشاہوں نے اپنے قائم کردہ مدارس میں اصلاحی مدارس سے فارغ التحصیل علماء کرام کو ہر طرف سے بلایا۔ ان میں مدرسہ قادریہ کے سند یافتہ علماء کرام کی بڑی تعداد تھی کیونکہ اس وقت مہاجرین کے سربراہ حضرت سیدنا موسیٰ بن حضرت الشیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ تھے جو بغداد سے دمشق آئے تھے اور جہاں وہ اپنی وفات (۶۱۸/۱۲۲۱ء) تک تدریس کے کام میں مصروف رہے۔ شیخ نورالدین نے حران میں مدرسہ قائم کیا اور اسے اسعد بن المنجا بن برکات المتوفی (۶۰۶/۱۲۰۹) کے سپرد کیا۔ انہوں نے حضرت سیدنا الشیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے مدرسہ سے تعلیم حاصل کی تھی اور پھر شام آگئے تھے اور اسی طرح شیخ نورالدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تدریس اور عدالت کا کام ان کے سپرد کر دیا۔ ان کے بعد ان کی اولاد نے یہاں تدریس کا کام سنبھالے رکھا۔

سلطان نورالدین شہید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حران میں ایک اور مدرسہ قائم کیا اور اسے حامد بن محمود التوفی (۵۷۰ھ/۱۱۷۴ء) کے سپرد کر دیا یہ بھی حضرت سیدنا الشیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے متعلقین میں سے تھے اور انہی کے شاگرد تھے۔ نورالدین محمود ان کے پاس آیا کرتے تھے اور ان کے بارے میں بہت ہی حسن ظن رکھا کرتے تھے۔

www.waseemziyai.com

الشیخ موفق بن قدامہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مدرس مقرر ہونا

وفي زمن صلاح الدين عمل في التدريس موفق الدين عبدالله بن - قدامة الذي مر ذكر ورعه وأخلاقه - وكان قد رحل إلى بغداد - كما مر - مع ابن عمه الحافظ عبدالغني، وتخرجا من المدرسة القادرية. ويبدو أن السنوات التي قضاها الموفق في بغداد تركت أثراً كبيراً في حياته فظل متعلقاً بها، وزارها مرات عديدة بعد تخرجه واشتهار أمره (٧) كما ظل متأثاً بالشيخ عبدالقادر ينوه بفضائله ويروي كراته(٨).

ولقد أصبح الموفق هذا مستشاراً من مستشاري السلطان صلح الدين، وصار علماً من أعلام الفقه الحنبلي، يحرص الكل على التفقه على يديه وعلى دراسة كتبه. كذالک هاجر نفرٌ من خريجي المدرسة السهروردية، من ذلک ما قام به ابن الشيخ أبني النجيب السهروردي مؤسس هذه المدرسة حيث هاجر ابن الشيخ هذا إلى دمشق و عمل فيها.

ترجمہ

سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مبارک عہد میں موفق الدین ابن قدامہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھی تدریس کے کام میں حصہ لیا۔ وہ اپنے چچازاد الشیخ عبدالغنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہمراہ بغداد گئے تھے اور ان دونوں نے مدرسہ قادریہ سے علم حاصل کیا تھا۔ ایسے معلوم ہوتا ہے کہ شیخ موفق الدین بن قدامہ رحمۃ اللہ علیہ نے بغداد میں جو عرصہ گزارا ہے اس نے ان کی زندگی پر بہت گہرا اثر چھوڑا ہے وہ فراغت علمی کے بعد کئی بار بغداد شریف آئے حالانکہ وہ خود بھی بہت زیادہ شہرت پا چکے تھے۔ یہ حضرت سیدنا الشیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ سے بہت زیادہ متاثر تھے اور ان کے فضائل و مناقب بیان کیا کرتے تھے۔ شیخ موفق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مشیروں میں سے تھے اور حنبلی مذہب کے اکابرین میں سے تھے۔ ہر شخص کی یہ خواہش ہوتی تھی کہ وہ ان کا شاگرد بنے اور ان کی کتب کا درس لے اور اسی طرح مدرسہ سہروردیہ کے طلبہ بھی جنھوں نے اس جامعہ سے فراغت حاصل کی تھی وہ بھی ہجرت کر آئے۔ ان ہجرت کر کے آنے والوں میں حضرت سیدنا ابونجیب سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے شاگردوں کی بہت بڑی تعداد تھی کیونکہ خود حضرت الشیخ ابونجیب سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بیٹے بھی ہجرت کرنے والوں میں شامل تھے اور انہوں نے بھی یہاں آ کر کام شروع کر دیا۔

شیخ عبدالرحمٰن الصلاح رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

كذلک قدم الشيخ عبدالرحمن بن عثمان الصلاح، والد المحدث المشهور تقي الدين بن الصلاح الكردي الشهر زوري، وكان من مشايخ الأكراد المشار إليهم، تولى بحلب التدريس في المدرسة الأسدية المنسوبة إلى أسد الدين شير كوه عم صلاح الدين. وكان قد دخل بغداد ودرس فيها وظل في علمه حتى وفاته في حلب عام ٦١٨هـ(٩).

ترجمہ

اسی طرح شیخ عبدالرحمٰن بن الصلاح رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی یہاں آ گئے۔ وہ مشہور محدث تقی الدین بن الصلاح کردی شہروزی

www.waseemziyai.com

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والدگرامی تھے۔ان کا شمار کردقوم کے مشائخ کرام میں ہوتا تھا انہوں نے حلب میں مدرسہ اسدیہ جو کہ صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے چچا اسدالدین کی طرف منسوب تھا میں تدریس کے فرائض انجام دینا شروع کر دیئے، انہوں نے بھی بغداد معلیٰ میں تعلیم پائی تھی، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی اپنی وفات تک (۶۱۸) اسی جامعہ میں تدریس کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔

قطب الدین نیشاپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

كذلك هاجر الفقيه المشهور قطب الدين النيسابوري الذي درس في نيسابور، ثم انتقل إلى بغداد ومنها إلى دمشق ليتولى التدريس في المدرستين اللتين بناهما نور الدين وأسد الدين شيركوه. وإلى جانب ذلك عمل سفيراً لهما إلى أن تو في في دمشق عام ٥٧٨هـ(١٠)

ترجمہ

اسی طرح مشہور فقیہ وعالم جناب قطب الدین نیشاپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے وطن کو خیرآباد کہہ کر یہاں آکر آباد ہوئے، یہ پہلے نیشاپور پھر بغداد معلیٰ میں تعلیم دیتے رہے اس کے بعد شام کے شہر دمشق میں آگئے نورالدین اور اسدالدین شیرکوہ کے قائم کردہ دونوں اداروں میں تدریس سنبھال لی، اس تدریس کے ساتھ ساتھ ان دونوں حاکموں کے لئے سفیر کا کام بھی کیا کرتے تھے۔ان کا وصال (۵۷۸ھ) میں دمشق میں ہوا۔

الشیخ قاسم بن یحیٰی قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ومثله القاسم بن يحيى بن عبدالله الشهرزوري الذي درس في بغداد ثم هاجر إلى الشام، واتصل بالسلطان صلاح الدين وأرسله مراراً رسولاً إلى دار الخلافة، فارتفع شأنه وولي القضاء في الشام، ثم انتقل إلى قضاء الموصل وظل فيها حتى وفاة صلاح الدين حيث انتقل إلى حماة فأقام فيها حتى توفي عام ٥٩٩هـ(١١).

ترجمہ

اوراسی طرح الشیخ قاسم بن یحیٰی بن عبداللہ الشہر وزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہیں جنہوں نے بغداد معلیٰ میں تعلیم حاصل کی پھر وہاں سے شام چلے گئے، یہاں آکر سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے منسلک ہوگئے۔سلطان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ان کو کئی بار سفیر بنا کر روانہ کیا، اس طرح ان کی قدرومنزلت بڑھی اوران کو شام کا قاضی بنادیا گیا۔اس کے بعد موصل کی عدالت میں ان کا تبادلہ ہوگیا، موصل میں سلطان ایوبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی وفات شریف تک یہی کام سرانجام دیتے رہے۔پھر وہاں سے حماۃ چلے گئے اوراپنی وفات شریف تک (۵۹۹ھ) تک یہیں رہے۔

نوٹ

ساتویں فصل کے حوالہ جات آٹھویں فصل کے حوالہ جات کے ساتھ ہیں ۔

www.waseemziyai.com

آٹھویں فصل

﴿علماء کرام کی فوج میں اور جہاد میں شمولیت﴾

جامعہ عدویہ کا کردار

وأبرز المدارس التي رفدت هذا الميدان هى المدرسة العدوية وفروعها، التي أسها الشيخ عدي بن مسافر في جبال هكار. فقد شكل خريجو هذه المدارس من الأكراد الهكارية والروادية جمهرة أمراء الجيش وقدة الفتح وجنوده . ويأتي على رأس هذه الجماعات أسرة صلاح الدين الأيوبي وهي من الأكراد الروادية، وأصلهم من بلدة ((دوين)) من أعمال أذربيجان. والروادية قبيلة كبيرة. ولقد وُلد أيوب والد صلاح الدين في البلدة المذكورة ومنها خرج والده شاذي مع ولديه نجم الدين أيوب وأسد الدين شيركوه إلى بغداد ، ومن هناك نزلوا تكذيت حيث مات الوالد شاذي، وولد الحفيد صلاح الدين، ثم لم يلبث الأخوان أن رحلا والتحقا بخدمة عماد الدين زنكي (١٢).

ترجمہ

جن مدارس نے اس میدان میں نمایاں کردار ادا کیا، وہ مدرسہ عدویہ اوراس کی شاخیں تھیں۔اس مدرسہ کی بنیاد حضرت الشیخ عدی بن مسافر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے رکھی تھی،ان کے مدارس کے بیشتر فارغ التحصیل ہکاری اورروادی کرد،فوجی سالاروں اور فاتحین کی صورت میں سامنے آئے ان کے بڑے صوبہ آذر بائیجان کے گاؤں 'دوین' سے تعلق رکھتے تھے۔روادی کردوں کا ایک بہت بڑا قبیلہ تھا۔سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والدگرامی جناب نجم الدین ایوب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی اسی گاؤں میں پیدا ہوئے،ان کے والد شاذی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے بیٹوں نجم الدین ایوب اوراسدالدین کے ساتھ اپنے گاؤں سے نکل کر بغداد معلی آگئے۔وہاں سے یہ لوگ تکریت چلے گئے جہاں پرشاذی کی وفات ہوئی یہیں پر حضرت سیدنا صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ولادت ہوئی اس کے بعد ان دونوں نے سلطان عمادالدین زنگی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ملازمت اختیار کرلی۔

ہکاری کردوں کا کردار

أما الأكراد الهكارية فقد شكّلوا فيما أمراء جيش صلاح الدين وقادته. ومن أشهرهم الأمير سيف الدين المشطوب الهكاري الذي لم يكن في أمراء الدولة أحد يضاهيه في المنزلة ، وكانوا يسمونه الأمير الكبير، عيّنه صلاح الدين على عكا لما خاف اليها من الفرنج هو وبهاء الدين قراقوش. ولقد ها جهما الفرنج في زمنه وأعادوا احتلالها وأسروا الأمير سيف الدين نفسه. ولما خلص الأخير من الأسر ذهب وقابل صلاح الدين في القدس عام ٥٩٨٨، ويقول ابن شداد: إنه دخل عى السلطان بغتةً وعنده أخوه العادل، ولكنه لم يلبث أن توفي بعد ثلاثة أشهر ودُفن في القدس عام ٥٥٨٨. ولقد وصف القاضي

www.waseemziyai.com

الفاضل موته بأنه: ((تهدم به بنيان قوم، والدهر قاض ما عليه لوم))(۱۳)

ترجمہ

ہکاری کردوں نے اس کے بعد سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی فوج میں نام پیدا کیا۔ ان میں سب سے زیادہ مشہور سیف الدین ہکاری تھے، امرائے سلطنت میں سے کوئی بھی ان کا ہم پلہ نہ تھا، ان کو امیر کبیر کہا جاتا تھا، سلطان صلاح الدین ایوبی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ''عکا'' پر حملہ کیا اور بالآخر اس پر قبضہ کر کے سیف الدین کو قید کر لیا جب اس کو رہائی ملی تو وہ بیت المقدس میں سنہ (۵۸۸ھ) میں سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس حاضر ہوا۔ شداد کہتا ہے کہ وہ اچانک غیر متوقع طور پر سلطان کے پاس حاضر ہوا، سلطان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کھڑے ہو گئے اور اس کو گلے لگایا اور بے حد خوشی کا اظہار کیا، پھر تنہائی میں اس کے ساتھ محو کلام رہے تاہم وہ زیادہ عرصہ زندہ نہ رہا، اس نے تین ماہ بعد (۵۸۸ھ) میں وفات پائی، اور القدس میں اس کی تدفین ہوئی، قاضی فاضل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس کی موت پر کہا: قوم کی عمارت گر گئی۔

ضیاء الدین عیسیٰ بن محمد ہکاری عالم بھی اور فوجی جرنیل بھی

كذلك ضياء الدين عيسى بن محمد الهكاري الفقيه المحقق الذي أصبح من كبار أمراء الدولة الصلاحية. واشتغل قبل ذلك مع أسد الدين شيركوه وصار إمامه في الصلاة وتوجّه معه إلى مصر. وكان من الأسباب المعينة على سلطنة صلاح الدين بعد عمه أسد الدين. وكان ذا شجاعة وشهامة، أسر مرة فخلّص بستين ألف دينار، واستمر في الجهاد حتى توفي عام ۵۸۵ھ في مخيمه عند حصار عكا(۱۴).

ترجمہ

اسی طرح ضیاء الدین عیسیٰ بن محمد ہکاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تھے جو کہ فقیہ ومحقق تھے اور صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی حکومت کے عظیم امرا میں ان کا شمار ہوتا تھا، اس سے پہلے وہ اسدالدین شیرکوہ کے ساتھ رہے اور ان کے امام رہے پھر ان کے ساتھ مصر روانہ ہوئے، جب اسدالدین شیرکوہ نے وفات پائی تو انہوں نے ان کے بھتیجے سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو مصر کی حکومت کے اختیارات دلانے میں موثر کردار ادا کیا وہ بہت بہادر تھے، ایک بار دشمن کے ہاتھوں قیدی بنا لیے گئے تو ساٹھ ہزار درھم کے عوض ان کو آزادی دلائی گئی تمام عمر جہاد میں مصروف رہے، بالآخر (۵۸۵ھ) میں عکا کے محاصرہ کے دوران فوجی کیمپ میں ان کا وصال شریف ہوا۔

سیاسی میدان میں قادری علماء کرام کا اشتراک

اشتغل نفرٌ من تلامية المدرسة القادرية مع نور الدين ثم صلاح الدين في السياسة، ولعب بعضهم أدواراً في غاية الخطورة. ويُطالعنا من هؤلاء أسعد بن المنجابن بركات-الذي مرذكره- وإذا كنا لانعرف طبيعة الدور الذي قام به، إلاأن إشارة ان رجب تضيف إلى عمله في الدريس والقضاء أنه كان (له اتصال بالملوك وخدمة السلاطين))(۱۵).

www.waseemziyai.com

ترجمہ

جامعہ قادریہ کے علماء کرام کی ایک جماعت سیاسی میدان میں نورالدین زنگی اور صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ساتھ شریک کار رہی، ان میں سے بعض افراد نے نہایت اہم کردار ادا کیا، ان میں اسد بن المنجا بن برکات رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بارے میں جن کا ذکر پہلے ہو چکا ہے اگر مورخ ابن رجب یہ اشارہ نہ دیتا کہ بادشاہوں اور سلاطین کے ساتھ ان کا رابطہ تھا تو ہم کو ان کے اس کارنامہ کا زیادہ علم حاصل نہ ہوتا۔

غوث پاک رضی اللہ عنہ کے دو عظیم شاگرد

كذلك علي بن برداون بن زيد الكندي الذي ((خطي عند السلطان نور الدين)) (١٦) ويشابههما حدمد بن محمود الحراني صحب عبدالقادر ودرس عليه، وعندما انتهى من الدراسة ذهب إلى دمشق حيث اتصل بنور الدين فولاه التدريس والقضاء والمظالم في حران. ويذكر ابن رجب أنه ((رحل إلى بغداد ونزل بمدرسة الشيخ عبدالقادر، وجاء إلى دمشق في حواتج إلى نور الدين، ونزل عندنا في المدرسة وأضافه والدي))(١٧)

ترجمہ

ایسے ہی علی بن برداون بن زید کندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تھے، یہ وہ تھے کہ جنہوں نے سلطان نورالدین زنگی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے بہت سے اعزازات حاصل کیے، ان دونوں حضرات کی طرح حامد بن محمود حرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تھے جنہوں نے حضرت سیدنا الشیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی صحبت اختیار کی اور آپ رضی اللہ عنہ کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کیا، تعلیم کی تکمیل کے بعد دمشق آ گئے جہاں سلطان نورالدین زنگی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے وابستہ ہو گئے، سلطان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ان کو حران میں تدریس وعدالت کے فرائض سونپ دیئے۔ ابن رجب حنبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ: انہوں نے بغداد کا سفر اختیار کیا اور حضرت سیدنا الشیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے جامعہ میں داخل ہوئے، اس کے بعد سلطان نورالدین زنگی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہنے پر دمشق آئے اور ہمارے پاس مدرسہ میں قیام پذیر ہوئے۔

﴿امام زین الدین ابن نجا قادری کا کردار﴾

حضرت الشیخ الجیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحبت میں

وتكاد معلوماتنا أوفر ماتكون عن زين الدين علي بن إبراهيم بن نجا الواعظ الأنصاري الدمشقي الذي وصف لقاءه بالشيخ عبد القادر فقال: (فاشتغلت عليه بالعلم، ففتح الله عزوجل علي في سنة بما لم يفتح على غيري في عشرين سنة وتكلمت ببغداد))(١٨).

ترجمہ

زین الدین علی بن ابراہیم بن نجا الواعظ انصاری دمشقی کے بارے میں ہماری معلومات زیادہ ہیں، انہوں نے حضرت سیدنا الشیخ

www.waseemziyai.com

عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ملاقات کو یوں بیان کیا: میں حضرت سیدنا الشیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے ساتھ علمی شغل میں مصروف ہو گیا اور اللہ تعالیٰ نے مجھ پر صرف ایک سال میں ایسے علوم کے دروازے کھولے جو حضرت الشیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے سوا کوئی دوسرا نہیں کھول سکتا تھا۔

حضرت الشیخ الجیلانی رضی اللہ عنہ کا ابن نجا کو روانہ کرنا

ولقد قُدر لابن نجا هذا أن يكون من رجال صلاح الدين ومستشاريه، إذ يذكر التادفي أن ((ابن نجا استأذن عبدالقادر بعد أن أنهى دراسته بالسفر إلى مصر، فأذن له الشيخ وقال له: إنک تصل إلى دمشق تجد بها الغز متأهبين للدخول إلى مصر ليملكوها. فقل لهم: إنكم لن تنالوا ماتريدون من مصر هذه المرة: ألاترجعون وتعودون مرة أخرى فتملكونها؟ قال: فلما قدمت دمشق وجدت الأمر كما قال لي رضي الله عنه. وقلت لهم ما قال لي فلم يقبلوا مني. ودخلت مصر فوجدت الخليفة -أي الخليفة الفاطمي- بها متأهباً لـلقائهم، قلت له: لابأس عليک إنهم سينقلبون خائبين وترجعون ظاهرين. فلما وصل الغز إلى مصر كُسروا واتخذني الخليفة جليساً وأطلعني على أسراره. ثم جاء الغزفي الثاني وملكوا مصر وأكرموني إكراماً عظيماً بالكلام الذي قلته))(١٩).

ترجمہ

یہی ابن نجا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت سلطان ایوبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نہایت قریبی اور ان کے مشیر خاص تھے۔ شیخ تادفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بیان کیا: کہ ابن نجا نے تعلیم مکمل کرنے کے بعد حضرت سیدنا الشیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ سے مصر جانے کی اجازت طلب کی، چنانچہ شیخ رضی اللہ عنہ نے ان کو اجازت دی اور فرمایا: جب تو دمشق جائے گا تو وہاں تو دیکھے گا وہاں جنگ کی حالت ہے اور مصر پر حملہ کرنے کی تیاری ہو رہی ہے، تم ان کو کہنا کہ اس بار تم کو اس جنگ میں فتح نہیں ہوگی ہاں واپس آ کر دوبارہ حملہ کرو گے تو مصر پر قبضہ کر لو گے۔ ابن نجا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بتایا: میں جب دمشق میں آیا تو بالکل وہی صورت حال تھی جو حضرت الشیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نے مجھے بتائی تھی، میں نے ان کو وہی کچھ بتا دیا جو مجھے حضرت الشیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نے بتایا تھا لیکن انہوں نے میری بات نہ مانی، جب میں مصر میں داخل ہوا تو میں نے فاطمی خلیفہ کو ان پر حملہ کرنے والوں کے مقابلہ کے لئے تیار پایا، میں نے ان کو کہا: فکر کی کوئی بات نہیں وہ اس بار ناکام لوٹیں گے پھر جب وہ دوسری بار آئیں گے تو فتح یاب ہوں گے، جب جنگ شروع ہوئی تو حملہ کرنے والوں کو شکست ہوئی، مصری خلیفہ نے خوش ہو کر مجھے اپنا ہم راز بنا لیا، دوسری بار جب جنگ ہوئی تو شامیوں نے مصر پر قبضہ کر لیا، اب ان لوگوں نے میرا بہت زیادہ احترام کرنا شروع کر دیا، کیونکہ میں نے ان کو سب کچھ پہلے بتا دیا۔

ڈاکٹر ماجد عرسان حفظہ اللہ تعالیٰ کی رائے

ولكن الأمر لم يكن بهذه البساطة التي يسوقها التادفي. فابن نجا الواعظ هو حنبلي قادري، وهل يتحالف حنبلي قادري مع شيعي فاطمي؟ وابن نجا دمشقي وُلد في مدمشق عام ٥٠٨/١١١٤م (٢٠)، وقدومه للدراسة في المدرسة القادرية إنما كان ضمن خطة شملت أفواجاً غيره، والتقاؤه المشار إليه

www.waseemziyai.com

مع كل من ((الغز)) أي القيادة النورية ثم ((الخليفة الفاطمي)) لا يمكن أن يتم بهذه السذاجة. وهو في صلاته مع الفاطميين ((يطّلع على أسرار الخليفة الفاطمي))، ودخوله إلى مصر كان بتوجيه الشيخ عبدالقادر الذي ينسق مع الشيخ عثمان بن مرزوق القرشي قائد المعارضة السنية، وشيخ المدرسة الإصلاحية في مصر. وشخصية ابن نجا وهاؤه اللذان استحق من أجلهما أن يُلقب بعمروبن العاص وأن يصبح مستشاراً لصلاح الدين لاتتفق وصورة ((الدرويش)) التي يرسمها له التادفي. كل هذه الأمور تجعل الدور الذي لعبه ابن نجا في مصر دوراً خطيراً وهاما في عملية زحف جيش نور الدين إلى مصر الذي انتهى بفتحها وتوحيدها مع الشام.

فلو تتبعنا مسيرة ابن نجاهذا بعد أن استاذن عبدالقادر بالرحيل إلى مصر لوجدناه يتوجه إلى دمشق، ويستقر بها مدة ليست قصيرة حيث اشتغل بالوعظ والتدريس، ثم وفد إلى دمشق، ويستقربها مدة ليست قصيرة حيث اشتغل بالوعظ والتدريس، ثم وفد إلى بغداد عام ٥٦٤/١١٦٨م، رسولاً لنور الدين حيث خلع عليه الخليفة. وبعد ذلك مباشرة يدخل مصر ويتصل بالخلافة الفاطمية وينال الحظوة خلفاء الفاطميين(٢١).

ترجمہ

لیکن یہ سارا معاملہ اتنا سادہ نہیں ہے جس طرح شیخ تادفی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے بیان کیا ہے، وہ اس لئے کہ ابن نجا حنبلی قادری تھے، کیا ایک حنبلی اور قادری ایک شیعہ فاطمی کا حلیف ہوسکتا ہے؟ ابن نجا (١١١٤ء/٥٠٦ھ) میں پیدا ہوئے، پھر جامعہ قادریہ میں حصول تعلیم کے لئے ان کی آمد دوسرے منصوبہ کے حصول کا حصہ تھی، نورالدین زنگی رحمۃ اللہ تعالی علیہ اور مصری خلیفہ کے درمیان جس جنگ کا اشارہ کیا گیا ہے اس میں ابن نجا کی شرکت اور فاطمی خلیفہ کا دعا گو اور ہم راز بننا بے سوچے سمجھے قبول نہیں کیا جا سکتا، مصر میں ابن نجا کا داخلہ حضرت سیدنا الشیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے حکم پر ہوا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ مصر میں اصلاحی مدرسہ کے سربراہ اور سنی حزب اختلاف کے قائد حضرت الشیخ عثمان بن مرزوق رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے ساتھ رابطہ میں تھے، ابن نجا رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی شخصیت اور عقل وفہم اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ ان کو ''عمرو بن العاص'' کا لقب دیا جائے پھر وہ سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے مشیر بنے۔ شیخ ابن نجا رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا یہ مقام اس فقیر منش صورت سے مطابقت نہیں رکھتا جو شیخ تادفی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے بیان کیا ہے۔ یہ تمام امور اسلطان نورالدین زنگی رحمہ اللہ تعالی کی اس فوجی کاروائی میں ابن نجا رحمہ اللہ تعالی کے نہایت اہم کردار کی نشان دہی کرتے ہیں جس میں کے نتیجہ میں انہوں نے مصر کو فتح فرمایا اور اس کو سلطنت شام کا حصہ بنالیا۔ حضرت سیدنا الشیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ سے اجازت لیکر ابن نجا کے مصر آنے پر نظر ڈالیں تو یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ انہوں نے مصر تشریف لا کر ایک لمبا عرصہ درس وتدریس ووعظ وارشاد کا کام کیا۔ اس کے بعد (٥٦٤ھ/١١٦٨ء) میں سلطان نورالدین زنگی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے سفیر کی حیثیت سے بغداد معلّی آئے کیونکہ خلیفہ نے سلطان کو خلعت سے نوازا تھا۔ اس رابطہ کے بعد وہ مصر میں داخل ہوئے اور بہت اعزازات حاصل کئے۔

www.waseemziyai.com

شیخ ابن رجب الحنبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی رائے

ویذکر ابن رجب أن ابن نجا الواعظ زار الشیخ عثمان بن مرزوق القرشي المتحمس لعبد القادر وساله عن إمکانیة قدوم أسد الدین شیرکوه إلی مصر. فکان جواب الشیخ هو المشورة بالانتظار مدة، وکل محاولة سریعة لاید وأن تفشل ((فجری الأمر کما ذکر...))(۲۲)

ولعل الشیخ عثمان رأی أن یسبق غزو شیر کوه لمصر مزیدٌ من تهیئة الأجواء العامة لاستقباله بما یشیعه الصوفیون والوعاظ عن الخیر الذي سیصحب قدومه. وأما عن خطرة ابن نجا في بلاط الفاطمیین فلعلها کانت خطة تستهدف الاطلاع علی مواطن الضعف والقوة عندهم، والتأثیر في عملیة التعبئة الإعلامیة التي کان یقودها أمثال الشیخ عثمان بن مرزوق، لأن ابن نجاقد قام بنفس الدور الاستطلاعي في مناسبة تالیة کما سنری.

ترجمہ

ابن رجب حنبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ابن نجا الواعظ نے شیخ عثمان مرزوق قرشی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے جو حضرت الشیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے متعقد خاص تھے، سے ملاقات کی اور مصر میں اسدالدین شیرکوہ کے آنے کے متعلق سوال کیا، شیخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جواب دیا کہ کچھ وقت انتظار کیا جائے۔ ہاں اس میں کوشش ضرور کرنی چاہئے چاہے اس میں ناکامی ہو۔ چنانچہ ایسے ہی ہوا جیسا شیخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا تھا۔

ہوسکتا ہے کہ الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی نگاہ میں مصر پر شیرکوہ کی چڑھائی عوامی استقبال سے پہلے ہوجانی تھی ،صوفیہ کرام نے شیرکوہ کی آمد کی برکات کے متعلق بہت کچھ مشہور کر رکھا تھا، اور جہاں تک ابن نجا کے فاطمی دربار تک رسائی کا تعلق ہے تو اس میں شاید یہ منصوبہ تھا کہ ان کی کمزوریوں اور ان کی قوت کے متعلق معلومات حاصل ہوں اور شیخ عثمان بن مرزوق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جیسے قائدین کی اطلاعات کی تصدیق کرنا تھا، ابن نجا کا اصل کام معاملہ کی تفتیش کرنا تھا جیسا کہ ابھی بیان ہوگا۔

سلطان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہاں پذیرائی

وعند ما آل أمر مصر إلی صلاح الدین خص نفسه بابن نجا وجعله من مستشاریه. ویصور أبو شامة طبیعة العلاقات بین الاثنین فیقول: ((وکا السلطان یستشیره ویروقه تدبیره ویمیل إلیه لقدیم معرفته معرفته وکریم سجیته)) (۲۳)

ویُضیف ابن رجب أن صلاح الدین کان یُسمي ابن نجا عمرو بن العاص، ویعل برأیه وسعة حیلته، وأن کثراً من أرباب الدولة وأهل السنة في مصر کانوا لایخرجون عما یراه لهم زین الدین ابن نجا، وأن الملک العزیز عثمان بن صلاح الدین قال له:

((إذ رأیت مصلحة في شيء فاکتب إلي بها، فأنا ماأعمل إلا برأیک)) (۲۴)

ترجمہ

جب مصر کی حکومت پر حضرت سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے قبضہ کیا تو انہوں نے ابن نجا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

www.waseemziyai.com

کے ساتھ اپنے خصوصی تعلقات قائم رکھے اور شیخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اپنا سفیر بنالیا۔ ابوشامہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ان دونوں کے تعلقات کو اس طرح بیان کیا ہے: سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ابن نجار رحمہ اللہ تعالیٰ سے مشورطلب کیا کرتے تھے اور ان کی بیان کی ہوئی تدبیر کو ذہن میں رکھتے تھے اور پرانی جان پہچان اور حسن خلق کی وجہ سے ہمیشہ ان کے دیئے ہوئے مشوروں کو قبول کیا کرتے تھے۔

ابن رجب حنبلی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس میں اتنا اضافہ کیا ہے کہ سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ابن نجار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو "عمرو بن العاص" کہا کرتے تھے اور ان کے مشوروں کو درست مان کر اس پر ہمیشہ عمل کیا کرتے تھے مصر کے اکثر حکمران اور اہل سنت علماء کرام اور عوام اہل سنت شیخ ابن نجار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی رائے کو قبول کیا کرتے تھے۔ حضرت سیدنا ملک العزیز عثان بن صلاح الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ان کو عرض کیا: اگر آپ کسی بھی چیز میں کوئی مصلحت دیکھیں تو مجھے اس کے بارے میں ضرور لکھ دیا کریں کیونکہ میں صرف آپ کی رائے پر عمل کرتا ہوں۔

امام کی تدریسی مصروفیات

ويذكر سبط ابن الجوزي أن ابن نجا نشط في الوعظ والتحاث، وأن صلاح الدين وأولاده كانوا يحضرون مجلسه ويسمعون مواعظه، وكان له الجاه العظيم والحرمة الزائدة(٢٥).

ترجمہ

محدث ابن جوزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی رائے

ابن نجار رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ وعظ ودروایت حدیث میں مصروف ہوگئے، صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور ان کے بچے حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مجالس میں حاضری دیا کرتے تھے، احترام وادب میں ان کا درجہ بہت بلند تھا۔

امام کا فاطمی رافضیوں کے خلاف کام

وتبدو أهمية الدور الذي لعبه زين الدين بن نجا في كشفه لمؤامرة الفاطميين ضد صلاح الدين عام ٥٦٩هـ/١١٧٣م. ففي السنة المذكورة اتفق جماعة من الفاطمين برئاسة عمارة اليمني على الإطاحة بصلاح الدين. واعتماداً على صداقة الفاطميين السابقة فقد وثق المتامرون بابن نجاوأوقفوه على نواياهم وأشركوه في أمرهم. وكانت خطتهم تفضي باستدعاء الصليبيين ليها جموا مصر من الشمال فينشغل صلاح الدين بمدافعتهم وبذلك يتيسر لعمارة وصحبه تنفيذ ما يريدون. غير أن ابن نجا أخبر صالح الدين بنو اياهم وصار ينقل إليه تحركاتهم أولاً باول إلى ان كشف أمرهم واعتقلهم صلاح الدين وأمر بصلبهم(٢٥).

وفي روايته لقصة المؤامرة قدم الفتح بن علي البنداري تفاصيل مثيرة (٢٦).(٢٧)

فقد أضاف أن المتامرين استهدفوا إرجاع الحكم الفاطمي وعيَّنوا خليفة من الفاطميين ووزيراً، وكتبوا إلى الصليبيين يستدعونهم لغزو مصر وذلك أثناء غياب صلاح الدين في الكرك. واتفقوا على إرسال خيرة جيش صلاح الدين إلى اليمن لتضعف مقاومته للصليبيين. وأدخلوا في الشورى معهم الواعظ زين الدين بن نجا الذي أظهر لهم أنه معهم ثم نقل أخبارهم إلى صلاح اليدن، فأمره بالاستمرار

www.waseemziyai.com

معهم ونقل أخبارهم أولا بأول . فجاء رسول الصليبيين إلى صلاح ادين بهدية ورسالة، ولكنه في الحقيقة جاء للاتصال بالمتآمرين والتنسيق معهم. ولما وصل جيش الصليبيين إلى الإسكندرية وجد أن المؤامرة قد انكشفت وأن الاستعدادات قد اتخذت لمواجهته، وجرت بينهم وبين حامية الإسكندر حربٌ انتهت بهزيمة الصليبيين (۲۸).

ترجمہ

(۵۶۹ھ/۱۱۷۳ء) میں ابن نجا رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے خلاف فاطمیوں کی سازشوں کو سب کے سامنے بیان کردیا، اس سے شیخ ابن نجا رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی عملی کوششوں کی مزید وضاحت ہوجاتی ہے۔ اس سال فاطمیوں نے یمن بحری علاقے سے صلاح الدین کے قبضہ کو ختم کرانے کا منصوبہ بنایا، فاطمیوں نے ابن نجا رحمہ اللہ تعالی سے پرانے تعلق کی وجہ سے مشورہ کیا اور اپنے رازوں سے ان کو آگاہ کیا، ان کا منصوبہ یہ تھا کہ صلیبیوں کو کہا جائے کہ شمال کی طرف سے مصر پر حملہ کردیں جب صلاح الدین ان کے ساتھ جنگ میں ہوجائیں گے تو ان کے لئے قبضہ کرنا آسان ہوجائے گا، ابن نجا رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے سلطان صلاح الدین رحمہ اللہ تعالی کو اس سارے معاملہ کی خبر کردی چنانچہ سلطان رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے سازش تیار کرنے والوں کو پکڑ کر سولی پر لٹکا دیا۔

فتح بن علی بنداری ان کی اس سازش کی تفصیل بیان کی ہے کہ سازشیوں کا خیال یہ تھا کہ فاطمیوں کی حکومت بحال کرنے میں ان کی مدد کی جائے اس لئے انہوں نے فاطمی خلیفہ اور اس کے وزیر کا ساتھ دینے کا فیصلہ کیا، انہوں نے صلیبیوں پر حملہ کرنے کی دعوت دی، تب صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کرک میں موجود تھے، انہوں نے آپس میں یہ طے کیا کہ صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے لشکر کا بہترین حصہ یمن بھیج دیا جائے تاکہ صلیبیوں کے خلاف یہ مقابلہ کرنے میں کمزور ہوجائیں۔ انہوں نے ابن نجا رحمۃ اللہ تعالی علیہ کو بھی مشورہ میں شریک کیا جو اپنے آپ کو ان کا ساتھی ظاہر کرتے تھے حالانکہ وہ تمام حالات صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کو بتایا کرتے تھے۔ اس دوران صلیبیوں کا سفیر سلطان رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے لئے تحائف لیکر روانہ ہوا اس کا اصل مقصد یہ تھا کہ وہ اس بہانے سے سازشیوں کے ساتھ ملاقات کرے گا مگر جب وہ اسکندریہ پہنچا تو اس کو یہ معلوم ہوا کہ ان کی اس سازش کو کھول دیا گیا ہے اور ان کے مقابلہ کی تیاری بھی ہوچکی ہے، چنانچہ جب صلیبیوں اور سکندریہ کی فوج میں جنگ ہوئی تو صلیبیوں کو شکست ہوئی۔

صلیبیوں کے ساتھ جنگ میں امام کا کردار

وعندما خرج صلاح الدين لمحاربة الصليبيين في بلاد الشام كان يكاتب زين الدين بن نجا بوقائعه(۲۹). من ذلك أنه عند ما فتح قلعة حمص عام ۵۷۰ / ۱۱۷۴ م كتابا يشوقه إليه بصف المقلعة برسالة مطوّلة(۳۰).

وعندما قر رأي صلاح الدين على الاستقرار في بلاد الشام كتب له ابن نجا عام ۵۸۰/۱۱۷۴م كتاباً يشوقه إلى مصر ونيلها وخيراتها ومساجدها ومساهدها. ثم ذكر فضيلة مصر واستدل عليها بالآيات والأخبار والآداب والآثار. فرد عليه صلاح الدين في رسالة- أوردها كل من سبط ان الجوزي وأبو شامة- يخبره بأن سكنى الشام أفضل ومناخها أجود وأن الله أقسم بها في القرآن، ويعاتبه على عدم حنينه

www.waseemziyai.com

إلى وطنه دمشق، ويدعوه للانتقال إليها إلى أن ختمها بقوله: ((وزين الدين وفقه الله قد تعرض للشام فلم يرض أن يكون المساوي حتى شرع في ذكر المساوي. ولعله يرجع إلى الحق ويعيد سعد أسعاده ورفاته إلى الأوفق إن شآء الله)) (۳۱)

ومهما يكن الأمر، فقد استمر ابن نجايعمل مع صلاح الدين حتى دخل معه بيت المقدس فاتحاً وألقى في المسجد الأقصى أول مجلس للوعظ-كما سزى -ذلک-في مكانه.

ترجمہ

جب صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ صلیبیوں کے ساتھ جنگ کے لئے نکلے تو شیخ ابن نجار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو تمام حالات کی معلومات حاصل کرنے کے لئے خطوط روانہ کرتے رہے، ان میں سے ایک یہ ہے کہ جب انہوں نے (۵۷۰ھ/۱۱۷۴ء) میں قلعہ حمص فتح کیا تو ابن نجار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک لمبا خط روانہ کیا اور اس میں قلعہ کی ساری تفصیل لکھی، جب جب صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے شام میں مستقل سکونت اختیار کرنے کا منصوبہ بنایا تو شیخ ابن نجار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے (۵۸۰ھ/۱۱۸۴ء) میں ان کو ایک خط لکھا جس میں مصر کی خوبیوں، مساجد ومناظر کے متعلق لکھا اور ان کو مصر آنے کی ترغیب دی۔ پھر قرآنی آیات اور دیگر آثار کا حوالہ دیتے ہوئے اس کی فضیلت پر مزید روشنی ڈالی، ان کے جواب میں سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خط روانہ کیا اس میں انہوں نے شام میں سکونت اختیار کرنے کی وجہ اور اس کی فضیلت کو بیان کیا اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس کی قسم ارشاد فرمائی ہے۔ پھر آخر میں خط کو ان الفاظ پر ختم کیا کہ ابن نجار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اللہ تعالیٰ توفیق دے کہ وہ شام کے بارے میں دوبارہ غور کرے اور اپنی خطا پر راضی نہ رہے ہوسکتا ہے کہ وہ حق کی طرف رجوع کرے۔ بہر حال ابن نجار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سلطان ایوبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ساتھ ساتھ رہے اور جب سلطان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مسجد اقصیٰ شریف کو فتح فرمایا تو اس وقت شیخ ابن نجار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فاتحانہ شان کے ساتھ مسجد شریف میں داخل ہوئے اور مسجد اقصیٰ میں سب سے پہلی وعظ کی مجلس بھی آپ نے منعقد کی۔

﴿حوالہ جات﴾

(۱) سبط ابن الجوزي، مرآة الزمان، ج ۸، ص ۳۱۳، ۳۱۴۔ (۲) ابن قدامة، المغني، ج ۱، ((المقدمة)) (بيروت: دار الكتاب العربي ۱۳۹۲/۱۹۷۲) ص ۲۔ (۳) ابن رجب، طبقات الحنابلة، ج ۲، ص ۴۹۔ (۴) الذهبي، العبر، ج ۵، ص ۱۷۔ (۵) النعيمي، الدارس في خبار المدراس، ج ۲، ص ۱۱۵ (۶) ابن رجب، طبقات الحنابلة، ج ۱۷، ص ۳۳۳۔ (۷) ابن رجب، طبقات الحنابلة، ج ۲، ص ۱۳۴۔ (۸) الذهبي، العبر، ج ۴، ص ۱۷۶۔ (۹) ابن خلكان، وفيات الأعيان، ج ۳، ص ۲۴۳، ۲۴۴۔ (۱۰) السبكي، طبقات الشافعية، ج ۷، ص ۲۹۷ ابن كثير، البداية، ج ۱۲، ص ۳۱۲۔ ابن خلكان، وفيات الأعيان، ج ۴، ص ۲۸۳۔ (۱۱) السبكي، طبقات الشافعية، ج ۷، ص ۲۷۲ - ۲۷۳ (۱۲) ابن خلكان، وفيات الأعيان، ج ۷، ص ۱۳۹ - ۱۴۳ (۱۳) المصدر نفسه، ج ۱۷، ص ۱۸۱-۱۸۳۔ (۱۴) السبكي، طبقات الشافعية، ج ۷، ص ۲۵۵-۲۵۶۔ (۱۵) ابن رجب، طبقات الحنابلة، ج ۲، ص ۴۹)۔ (۱۶) المصدر نفسه، ص ۳۱۳۔ (۱۷) المصدر نفسه، ج ۱، ص ۳۳۳۔ (۱۸) التادفي، قلائد الجواهر، ص ۳۳ (۱۹) المصدر نفسه، ص ۳۳۔) (۲۰) ابن رجب، طبقات الحنابلة، ج ۱، ص ۴۳۶۔) (۲۱) سبط ابن الجوزي، مرآة الزمان، ج ۸، ص ۵۱۵) - ابن

www.waseemziyai.com

رجب، طبقات الحنابلة، ج۱ص ۴۳۷) (۲۲) المصدر نفسه، ج۱ص ۳۰۸۔) (۲۳) بوشامة، الروضتين، ج۲ص ۵۸) (۲۴) ابن رجب، طبقات، ج ۱، ص ۴۳۸۔(۲۵) سبط ابن الجوزي، مرآة الزمان، ص ۵۱۵ (۲۶) بوشامة، كتابة الروضتين، ج ۱، ص ۵۶۰ (۲۷) الفتح بن علي البنداري، سنا البرق الشامي، تحقيق الدكتور رمضان ششتن (بيروت: ۱۹۷۱)، ص ۱۴۸۔(۲۸) عماد الدين الأصفهاني، تاريخ دولة آل س سلجون، ص ۲۲۵-۲۲۶۔(۲۹) بوشامة، كتابة الروضتين، ج۲، ص ۵۷-۵۸ (۳۰) المصدر نفسه، ج۱، ق۲، ص ۶۱۲۔ (۳۱) المصدر نفسه، ج۲، ق۲، ص ۵۹۔)

نویں فصل

بیت المقدس کو فتح کرنا

كانت أولى بدايات الوحدة انضمام مملكة عام ۵۴۵/ ۱۱۵۱م بعد مناوآت طويلة من صاحبها، عمد خلالها إلى معارضة الوحدة وإلى التحالف مع مملكة الصليبيين في القدس ضد الدولة المسلمة الفتية. وكان يعاونه في حكم دمشق عصبةٌ من المستبدين المستمتعين بخيرات البلد معه. ويقدم الدكتور حسين مؤنس وصفاً مفصلاً جميلاً للمراحل التي تمّ خلالها انضمام مملكة دمشق إلى نور الدين، وكيف تعاون أهلها على استقدامه والدخول في طاعته: ((وكانت مملكة دمشق هذه تمتد جنوباً حتى تتاخم حدود مملكة بيت المقدس الصليبية على خط طويل يمتد مستعرضاً شمال ناحية الجليل. فزالت الفجوة الواسعة التي كانت تحجز بين نور الدين وملاقاة هذه المملكة وجهاً لوجه. وازدادت جبهة الإسلام قوة بدخول دمشق ورجالها ونجادها في جبهة الجهاد والتحرير وانفتح الطريق إلى مصر))اعتمدنا في فصل الوحدة بشكل رئيسي على تلخيص ما كتبه الدكتور حسين مؤنس في كتابه ((نور الدين محمود)) وهو كتاب جيد في موضوعه بالرغم من منهج التأريخ الفردي الذي يتبعه. ولكنه على كل حال كتاب يمثل فكرة التاريخ الحافز الذي يعرض الماضي للاستفادة منه في مشكلات الحاضر. كذلك قامت المواجهة مع دولة انفصالية أخرى هي دولة الفاطميين في مصر. وقد أثرت العلاقات المضطربة بين نور الدين وإمارات الصليبيين تأثيراً بالغاً في أسلوب الاقتراب من مصر. فقد عمد نور الدين إلى تصفية الجيوب الصليبية التي تقع بينه وبين مصر. كذلك أرسل إليها الدعاة والوعاظ لتهيئة الرأي العام لاستقبال الفاتح المخلص للانضمام إلى ركب الوحدة الإسلامية التي لاسبيل بدونها إلى تحرير البلاد ودفع الأخطار. ولقد ذكرنا سابقاً بعض هؤلاء الدعاة كابن نجا الواعظ. ونضيف هنا محمدبن الموفق الخبوشانى، الذي دخل مصر عام ۵۶۰ وبدأ يبشر بالإسلام الصحيح، ويلعن الفاطميين ويصفهم الذندقة وليهودية. وقد طارت أخباره في جميع أنحاء العالم

www.waseemziyai.com

الإسلامي وشجع صلاح الدين على غزو مصر. وقد جعله السبكي السبب الرئيسي في تحويل الرأي العام المصري عن الفاطميين (١).

ترجمہ

سیاسی اتحاد کی طرف یہ پہلا قدم تھا کہ (۵۴۵ھ/۱۱۵۱ء) میں طویل مزاحمت کے بعد مملکت شام کو حکومت زنگیہ کے ساتھ ملا لیا گیا، اس دوران اس کے حاکم نے مملکت جدیدہ کی مخالفت میں بیت المقدس کی صلیبی حکومت کے ساتھ معاہدہ کرنے کی کوشش کی، اس کام میں دمشق کا ایک گروہ بھی اس کے ساتھ تعاون کر رہا تھا جو دمشق کی حکومت سے نفع اٹھا رہا تھا۔ ڈاکٹر حسین مونس رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ان تمام مرحلوں کا تفصیل کے ساتھ ذکر کیا ہے جن سے گزر کر سلطنت دمشق نورالدین زنگی شہید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے قبضہ میں آئی اور اس کے باشندوں نے خود نورالدین زنگی شہید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو دعوت دی اور ان کی اطاعت کو قبول کر لیا۔ یہ شام کی حکومت جنوب میں بیت المقدس کی صلیبیوں کی حکومت تک پھیلی ہوئی تھی، اب نورالدین زنگی شہید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور ان کی حکومت کے درمیان ایک وسیع وعریض میدان حائل تھا جو دونوں کو سامنے لانے میں ایک حد فاصل کی حیثیت رکھتا تھا۔ نورالدین زنگی شہید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دمشق پر قبضہ کرنے سے اسلامی قوت میں بہت زیادہ اضافہ ہو گیا جنگجو لوگوں میں جہاد کا جذبہ تیز ہو گیا اور مصر کی طرف راستہ بن گیا۔

اس طرح سلطنت فاطمیہ کے ساتھ آمنا سامنا ہو گیا جب سلطان نورالدین زنگی شہید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مصر کے قریب ہوئے تو سلطان اور صلیبیوں کے درمیان تعلقات میں مزید اضطراب پیدا ہو گیا۔ وہ اس طرح کہ سلطان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مملکت مصر اور اپنی حکومت کے درمیان واقع صلیبی جو چند ٹکڑے موجود تھے ان کو ختم کرنے کا ارادہ کیا۔ اسی طرح سلطان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مصر کچھ واعظین کو روانہ کیا تاکہ رائے عامہ کو ایسے مخلص فاتح کے استقبال کے لئے تیار کیا جا سکے جو اسلامی اتحاد کا علمبردار ہو کیونکہ اس کے بغیر شہروں کی آزادی اور خطرات کے سدباب کا کوئی اور ذریعہ نہیں تھا۔ ہم اس سے پہلے کچھ واعظین کا ذکر کر چکے ہیں جیسے شیخ ابن نجار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔ ہم یہاں محمد بن موفق خبوشانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ذکر کریں گے (۵۶۰ھ) میں دمشق میں داخل ہوئے، انہوں نے یہاں آ کر اسلام کے حقیقی پیغام کو عام کرنا شروع کر دیا، فاطمیوں پر لعن طعن کیا اور ان کو بے دین اور یہودی تک قرار دیا۔ یہ خبریں عالم اسلام میں عام ہو گئیں اور مصر پر حملہ کرنے کی سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو ہمت پیدا ہوئی۔ سبکی کے نزدیک فاطمیوں کے خلاف مصری رائے عامہ ہموار کرنے میں سب سے اہم سبب تھا۔

مصر پر حملہ اور غداروں کا قتل

أخذ نور الدين يتحيَّنُ الفرص الملائمة لعبور مصر. وقد لاحت له الفرصة عندما اختلف حكام مصر الظَلَمة -أمثال القائد صرغام بن ثعلبة والوزيد شاور- حول مصالحهم الشخصية، واستنجادهم بالصليبيين وبنور الدين ضد بعضهم البعض. على أثر ذلك أرسل نور الدين عام ٥٦٢/١١٦٧ حملة بقيادة القائد أسدالدين شيركوه وابن أخيه صلاح الدين. دخلت هذه الحملة مصر فوجدت الصليبيين قد أرسلوا حملة أخرى. ولقد مضت مدة من المناوآت العسكرية بين الطرفين عمل خلالها حكامُ مصر الفاطميين على اللعب بين الطرفين

www.waseemziyai.com

لمصالحهم الشخصية. ولم تستقر الأمور لنور الدين في مصر حتى عام ٥٦٤/ ١١٦٩ حين قَتل صلاح الدين شاور لخيانته للجبهة الإسلامية ومؤامراته مع الصليبيين.

ترجمہ

نورالدین زنگی شہید رحمۃ اللہ تعالی علیہ مصر پر حملہ کرنے کے لئے مناسب وقت کے انتظار میں رہے یہ وقت ان کو اس وقت میسر آیا جب مصر کے ظالم حکمرانوں مثلاً ضرغام بن ثعلبہ اور وزیر شاور کے درمیان شخصی مفادات کی بناء پر اختلافات ہو گئے انہوں نے ایک دوسرے کے خلاف نورالدین زنگی شہید رحمۃ اللہ تعالی علیہ اور صلیبیوں سے مدد مانگی، اس کے نتیجے میں نورالدین زنگی شہید رحمۃ اللہ تعالی علیہ اسدالدین شیرکوہ اور ان کے بھتیجے صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی سرکردگی میں ایک مہم روانہ کی، جب یہ لشکر مصر پہنچا تو ان کے آنے سے پہلے صلیبیوں کا ایک لشکر مصر آ چکا تھا۔ ایک مدت تک ان دونوں فوجوں میں لڑائی جاری رہی، جس دوران فاطمیہ مصر کے حکمران اپنے مفادات کے پیش نظر دونوں سے کھیل کھیلتے رہے۔ مصر پر نورالدین شہید رحمہ اللہ تعالی کی گرفت اس وقت (۵۶۴ھ/۱۱۶۹ء) میں مضبوط ہوئی جبکہ صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے وزیر شاور کو صلیبیوں سے مدد مانگنے کی بناء پر اسلام سے غداری کرنے اور صلیبیوں سے گٹھ جوڑ کرنے کے الزام میں قتل کر دیا۔

پچاس شہروں پر قبضہ کرلیا

وكان لدخول مصر في دولة نور الدين دوي بعيد لا في مملكة القدس الصليبية فحسب وإنما في الغرب الأوروبي كله، حيث أخذوا يعدون العدة لحملة صليبية جديدة على الشرق. وقد أدى تطور الأحداث التي تلت إلى إلغاء الخلافة الفاطمية نهائياً وضم مصر إلى الدولة الإسلامية. لقد مضى نور الدين بعد ذلك ينازل الصليبيين ويسترجع مقدسات المسلمين، حتى استطاع استرجاع نيفاً وخمسين مدينة ن الصليبيين(٢).

ترجمہ

مصر میں نورالدین شہید رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے داخلہ کی خبر نہ صرف فلسطین میں بلکہ یورپ میں پہنچ گئی چنانچہ انہوں نے مشرق پر ایک نئے صلیبی حملے کی تیاری شروع کر دی۔ دوسری طرف حالات نے ایسا رخ اختیار کر لیا کہ مصر میں موجود فاطمی حکومت ختم ہو گئی اور نورالدین شہید رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی حکومت قائم ہو گئی۔ اس کے بعد نورالدین زنگی شہید رحمۃ اللہ تعالی علیہ صلیبیوں پر حملے کرتے رہے اور مقدس مقامات کی بازیابی کا سلسلہ بھی بڑھتا رہا یہاں صلیبیوں سے انہوں نے پچاس شہر واپس لے لئے۔

سلطان شہید کا وقت رخصت آ گیا

ثم عزم نور الدين على فتح بيت المقدس وأعد منبراً جديداً للمسجد الأقصى (٣). ولكن المنية وافته وهو في غمرة الاستعدادات عام ٥٦٩/ ١١٧٤م)

ترجمہ

اب نورالدین شہید رحمہ اللہ تعالی بیت المقدس کا رخ کیا اور مسجد اقصی کے لئے ایک منبر تیار کروایا۔ لیکن (۵۶۹ھ/۱۱۷۴ء) میں

www.waseemziyai.com

ان کا وصال ہو گیا جب وہ بیت المقدس پر قبضہ کرنے کی تیاری میں تھے۔

اب ایوبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیت المقدس کی جانب بڑھے

. فآل الأمر من بعده إلى كبير رجاله وواليه على مصر صلاح الدين الأيوبي الذي مضى على الطريق نفسه لتحقيق الأهداف نفسها.

مضى المسلمون بقيادة صلاح الدين ينازيون الصليبيين في مواقع متعددة حتى إذا حان الوقت راحوا يزحفون نحو القدس، يتقدمهم جميع القيادات، ويضم جيشهم الأمراء والعلماء والفقهاء والصوفية بمختلف مذاهبهم وتخصصاتهم . فكان موافق الدين بن قدامة، وأخواه محد بن قدامة وابن نجا الواعظ الذين مرذكر هم (۴)، وكان نظراء هؤلاء من جميع المذاهب والجماعات الذين لايتسع البحث لذكر أسمائهم.

ترجمہ

اب معاملہ ان کے عظیم ساتھی صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہاتھ میں آیا جو مصر کے حاکم تھے انہوں نے اس مقصد کو حاصل کرنے کی کوششیں تیز کر دیں۔

اہل اسلام صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ تعال علیہ کی قیادت میں مختلف مقامات سے حملہ آور رہوتے رہے یہاں تک کہ جب مناسب وقت آیا تو بیت المقدس کی جانب بھی نکل کھڑے ہوئے۔ اس لشکر میں تمام سپہ سالار امراء، علماء کرام، فقہاء عظام اور صوفیہ کرام شامل تھے، ان میں موفق الدین ابن قدامہ، محمد بن قدامہ اور ابن نجا الواعظ موجود تھے، یہ تمام لوگ فقہی مذاہب سے تعلق رکھتے تھے، یہاں پر ان کے نام لکھنے کی گنجائش نہیں ہے (یاد رہے یہ تینوں حضرت الشیخ عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے شاگرد خاص تھے۔ (فقیر قادری)

القدس کا فتح ہونا اور اہل الاسلام کا القدس میں داخل ہونا اور قادریوں کا بہت بڑا کارنامہ

التحم المسلمون بالمحتلين متدافعين للجنة والاستشهاد، ثم دخلوا المدينة المقدسة مكبّرين مهلّلين. وتوجهت جموع المجاهدين إلى الأقصى المحرَّر ونظفوه مما تراكم فيه من أوساخ المحتلين وقاذوراتهم . وفي أول يوم جمعة أُقيمت فيه ((امتلأ الجامع وسالت لرقة القلوب المدامعُ..)) وطلب صلاح الدين إلى ابن الزكي الشافعي أن يُلقي الخطبة. فبدأ ابن الزكي خطبته بقوله: ((فقطع دابر القوم الذين ظلموا والحمد لله معز الإسلام بنصره، ومذل الشرك بقهره، ومصرف الأمور بأمره، ومستدرج الكفر بمكره...)) ثم راح يهنىء الحاضرين ((بمايسره الله على أيديهم من فتح بيت المقدس الذي من شأنه كذا وكذا، فذكر فصائله ومآثره ، وأنه أولى القبلتين وثاني المسجدين وثالث الحرمين ... وإليه المحشر والمنشر يوم التلاق وهو مقر الأنبياء ومقصد الأولياء...)) (۴)

وبعد انتهاء الصلاة طلب صلاح الدين إلى ابن نجا القادري الحنبلي أن يفتح الوعظ والكلام فوقف بين جموع المحتشدين، ووصفه المؤرخ أبوشامة فقال: ((وكان - أي صلاح الدين - قد نصب للوعظ تجاه

www.waseemziyai.com

القبلة سريراً ليفرعه كبير. فجلس عليه زين الدين أبو الحسن علي بن نجا. فذكر من خاف ومن رجا... وأتى بكل موعظة للراقدين موقظة... ولأعداء الله مغلظة. وضج المتباكون وعج المتشاكون، ورقت القلوب وخفت الكروب...))وفي الجمعة الثنية طلب صلاح الدين إلى ابن نجا أن يكرر الوعظ في السجد ففعل (٥). ويذكر ابن شداد أن السلطان صلاح الدين بعد أن فتح القدس أخبره بأن هدفه الآن أن يموت أشرف الميتات، فلما سأله عن كيفية ذلك؟ أجابه: أنه يرغب أن يركب البحر ويغزو مواطن الفرنجة في أوروبا لنشر الإسلام(٦).

ترجمہ

اہل اسلام نے جنت وشہادت کے جذبہ سے سرشار ہو کر قابضین کے خلاف جنگ شروع کردی، پھر نعرہ تکبیر اور کلمہ طیبہ پڑھتے ہوئے فلسطین میں داخل ہو گئے۔ تمام مجاہدین نے مسجد اقصیٰ کا رخ کیا اور اسے صلیبیوں کی جمع کی ہوئی گندگی سے پاک کیا۔ پہلے جمعہ کے دن مسجد نمازیوں سے بھر گئی اور رقت قلب کے ساتھ آنسوؤں کا سیلاب آ گیا۔ صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ابن زکی الشافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بلا کر خطبہ دینے کا حکم فرمایا۔ انہوں نے جب خطبہ دینا شروع کیا اور فرمایا: ظالم قوم کی جڑ کاٹ دی گئی۔ ساری تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے جو اسلام کی مدد کرنے والا ہے اور شرک کو ذلیل کرنے والا ہے۔ اپنے معاملات اپنے حکم پر چلانے والا ہے اور اپنی خفیہ تدبیر سے کفر کو ختم کرنے والا ہے۔ اس کے بعد انہوں نے اہل اسلام کو مبارک باد دی اور فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ پر بیت المقدس کی فتح جیسے عظیم کام کو آسان تر بنا دیا جس کی یہ یہ شانیں ہیں۔ انہوں نے پھر مسجد اقصیٰ شریف کے فضائل بیان کئے اور کہا: یہ دو قبلوں میں سے پہلا قبلہ اور دو مسجدوں میں سے دوسری مسجد اور دو حرموں کے بعد تیسرا حرم ہے۔ اسی جگہ میدان محشر بنایا جائے گا اور یہی مقام انبیاء کرام علیہم السلام کا ٹھکانہ اور اولیاء کرام کی منزل ہے۔

نماز ہو جانے کے بعد صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے شیخ زین الدین ابن نجار قادری حنبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو وعظ کہنے کا حکم دیا وہ ہجوم میں کھڑے ہوئے اور صلاح الدین ایوبی کے نصب کئے ہوئے ایک بہت بڑے تخت پر تشریف فرما ہوئے اور خوف ورجا کا ذکر کیا اور ایسی ایسی نصیحتیں کیں کہ جس نے سوئے ہوئے لوگوں کو جگا دیا، اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کو آڑے ہاتھوں لیا رونے والوں کا شور اتنا بلند ہوا کہ مسجد گونج اٹھی دلوں میں رقت پیدا ہو گئی۔

دوسرے جمعہ کو سلطان ایوبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے پھر ابن نجار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو طلب کیا اور وعظ کہنے کا فرمایا تو انہوں نے حکم کی تعمیل کی۔ مورخ ابن شداد لکھتے ہیں کہ بیت المقدس کی فتح کے بعد سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ان کو کہا: کہ میری تمنا ہے کہ میں اچھی موت پاؤں۔ جب ان سے سوال کیا گیا کہ ان کی مراد کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا: میں چاہتا ہوں کہ بحری سفر اختیار کروں اور انگریزوں کے ملک یورپ میں ان سے جنگ کروں اور اسلام کی اشاعت کا کام کروں۔ صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس مقصد کے حصول کے لئے ابتدائی کام شروع کر دیا، ان کی رائے یہ تھی کہ یورپ میں اسلامی فتوحات کا سلسلہ شروع کرنے سے پہلے ضروری ہے کہ مشرق ومغرب میں تمام اسلامی حکومتیں ایوبیہ اور مغرب میں موجود مملکت موحدین کا اتحاد ہو جائے۔

www.waseemziyai.com

دسویں فصل

عالم اسلام کے اتحاد کے لئے سلطان ایوبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کوششیں اور سلطان کا آخری وقت

بدء صلاح الدين في اتخاذ الإجراءات الأولية لذلك. فقد رأى أن استئناف الفتوحات الإسلامية في أوروبا عملٌ يحتاج إلى تظافر جميع القوى الإسلاية وحشد كافة الطاقات في شرق البلاد الإسلامية: دولته في الشرق ودولة الموحدين في الغرب التي قامت -كمامر- على أساس أفكار محمد بن تومرت الذي تتلمذ في الشرق على يدي الأشاعرة الشافعية، ونه قابل الغزالي واستلهم أفكاره في الإصلاح وإعادة عز الإسلام. لذلك أرسل صلاح الدين إلى سلطان الموحدين في المغرب يعقوب بن يوسف بن عبدالمؤمن وفداً برئاسة عبدالرحمن بن منقذ. وحمّل رئيس الوفد رسالة مطوَّلة أوردها أبو شامة كاملة، وحمّلهُ هدية سنية في ٨ ذي القعدة عام ٥٥٨٦. اقترح صلاح الدين في الرسالة تحالف القوى الإسلامية في المشرق والمغرب، وأن تنضم أساطيل الموحدين إلى أساطيل صلاح الدين لمحاربة المراكب الفرنجية. وصل الوفد في ٢٠ ذي الحجة وأقام هناك حتى عاشوراء من محرم عام ٥٥٨٨. ولم تفد هذه المراسلة شيئاً لأن يعقوب سلطان الموحدين - كما يقول ابن كثير وابن واصل والذهبي- ((تغضب إذلم يلقب بأمير المؤمنين))(٧)

ومن الطبيعي أن لايعير صلاح الدين اهتماماً لمثل هذه القضايا، فهو نفسه لم يتخذ لقباً في حياته وإنما أطلق عليه أصحابه ومحبوه لقب ((سلطان)) بعد مماته. كما أن القاضي الفاضل الذي أنشأ الكتاب تردد في إطلاق لقب ((أمير المؤمنين)) على يعقوب خوفاً من إغضاب العباسيين. ولقد ذاق الموحدون -فيما بعد- نتائج قصر نظر هم. فسقطت الأندلس وتعرض المغرب لهجمات البرتغال والأسبان قروناً انتهت باحتلاله و معاناته من الستعمار الأورروبي حتى العصر الحديث.

على أن صلاح الدين بعد ذلك سرعان ماظهر عليه الإرهاق الجسدي، وتناولت جسمه عدد من الأمراض إلى أن عاجلته المنية في دمشق حيث دُفن إلى جوار نور الدين عام ٥٨٩ ھ. وبموته توقف مشروع الفتوحات الإسلامية لأسباب خارجة عن أهداف هذا البحث.

هذه هي طبيعة الاسراتيجية التي عملت مقدار نصف قرن كامل، وهيأت المجتمع الإسلامي

www.waseemziyai.com

لمواجهة الأخطار التي أحدقت به . ومن طبيعة هذه الاستراتيجية نخلص إلى القول أن كلا من نور الدين وصلاح الدين كانا طليعة جيل مر بعملية تغير لها برامجها ومؤسساتها ورجالها: تغيير ما ران على القلوب من أغلال فكرية وآصار ثقافية وقيم وتقاليد وعادات، فتغيرت نتيجة لذلك اتجاهاتهم وممارساتهم وإداراتهم السياسية والاقتصادية والعسكرية ، وانتهى ذلك كله إلى إحلال الوحدة محل الفرقة ، والقوة محل الضعف، والاستقرار بدل الضطراب، والشعور بالمسؤولية بدل الأنانية، والانتصار بدل الهزائم.

ترجمہ

اب صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مملکت موحدین کے سلطان یعقوب بن یوسف کے پاس ایک وفد روانہ کیا جس کی سربراہی عبدالرحمٰن بن منقذ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کر رہے تھے وفد کے ہمراہ ایک طویل خط بھی روانہ کیا جسے مورخ ابن شامہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے نقل کیا ہے۔ یہ وفد (۸ ذوالقعدہ ۵۸۶ھ) کو قیمتی تحائف لیکر روانہ ہوا۔ اپنے خط میں صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اسلامی مشرق ومغرب کے درمیان مضبوط معاہدہ کی تجویز پیش کی تھی اور یہ کہ موحدین اور صلاح الدین ایوبی کی بحریہ باہم ملکر انگریزوں کے جہازوں کا مقابلہ کریں۔

یہ وفد (۲۰ ذوالحجہ وہاں پہنچا اور عاشورہ محرم ۵۸۸ھ) تک وہیں قیام پذیر رہا۔ اس خط کا کوئی فائدہ نہ ہوا کیونکہ موحدین کا سلطان یعقوب اس بات پر غصہ کر گیا کہ اسے امیر المومنین نہیں کہا گیا۔ صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ خود کبھی بھی ایسے کاموں میں عار محسوس نہیں کرتے تھے اور نہ ہی انہوں نے کبھی اپنے لئے کوئی لقب پسند کیا بلکہ جب ان کا وصال ہو گیا تو ان کے دوستوں نے ان کو سلطان کہنا شروع کر دیا۔ قاضی فاضل جنہوں نے یہ خط لکھا تھا انہوں نے تردد کیا کہ اگر یوسف بن یعقوب کو امیر المومنین لکھا تو عباسی خلیفہ ناراض ہو جائے گا۔ موحدین کی اس تنگ نظری کا مسلمانوں نے مزہ چکھ لیا۔ اندلس مسلمانوں کے ہاتھوں سے جاتا رہا اور المغرب پرتگال اور سپین بھی حملوں کی زد میں آ گئے اور ایک مدت تک اس پر قابض رہے اور یہ علاقہ موجودہ دور تک یورپی ظلم کا شکار رہا۔

اس کے بعد سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر جسمانی تھکاوٹ کے آثار ظاہر ہونے لگے اور کئی بیماریاں ان کو لاحق ہو گئیں جس کے سبب (۵۸۹ھ) کو سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے داعی اجل کو لبیک کہا اور ان کو دمشق میں سلطان نورالدین زنگی شہید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پہلو میں دفن کیا گیا۔ بس پھر اس کے بعد اسلامی فتوحات کے سلسلے یہیں پر بند ہو کر رہ گئے۔

یہ اس حکمت عملی کی نوعیت تھی جس نے نصف صدی تک کام دکھایا اور یہ اسلامی معاشرہ کی صورت تھی جس نے درپیش خطرات کا سامنا کیا۔ اس حکمت عملی کی نوعیت کے پیش نظر ہم اس نتیجہ تک پہنچتے ہیں کہ نورالدین زنگی شہید اور صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما دونوں اس عظیم نسل کے سربراہ تھے جن کے پروگرام، ارادے اور افراد، تبدیلی کے عمل سے گزرے، ایسی تبدیلی جس نے دلوں میں فکری بے راہ روی اور ثقافت واقدار کی گمراہی کو صاف کیا، ان کے رجحانات، جدوجہد اور سیاسی، اقتصادی اور عسکری ادارے تبدیل ہو کر رہ

www.waseemziyai.com

گئے۔اس کے نتیجہ میں تفرقہ بازی نہیں بلکہ اتحاد قائم ہوا، کمزوری کی جگہ طاقت نے لے لی، اور انانیت کی جگہ احساس ذمہ داری نے لے لی اور ہزیمت کی جگہ فتح نے لے لی۔

﴿حوالہ جات﴾

(۱) السبكي ،طبقات الشافعية، ج ۷،ص ۱۴، ۱۵ (۲) ابن قاضي شهبة ،الكواكب الدرية ،ص ۱۶ نقلاً عن سبط ابن الجوزي ،مرآة الزمان، ق ۱، ج ۸ ص ۳۰۵) (۳) ابن كثير، البداية ، ج ۱۲، ص ۳۲۷ (۴) ابن فضل الله العمري ،مسالک الأبصار، ص ۱۱۳۔ابن رجب، طبقات، ج ۱، ص ۵۶، ۳۷۲۔(۵) ابن كثير، البداية ، ج ۱۲، ص ۳۲۴-۳۲۶۔(۵) بوشامة ، الروضتين ، ج ۲، ص ۱۰۹۔(۶) ابو شامة ، النوادر السلطانية ، ص ۲۲، ۲۳۔(۷) ابن كثير، البداية ، والنهاية ، ج ۱۲، ص ۳۳۹۔ابن واصل ،مفرج الكروب، ج ۲، ص ۴۹۶) الذهبي ،سير علام النبلاء ،ج ۲۱، ص ۳۱۸)

گیارہویں فصل

حکومت زنگیہ اور صلاحیہ میں خواتین اسلام کا کردار

السیدہ زمرد بنت جاولی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا

فمن نساء القيادات العليا السيدة زمرد خاتون بنت جاولي أخت الملك دقماق بن تتش لأمه. وكانت زوجة الملك بوري بن طفتكين. فولدت له ولدين اثنين، فعادت إلى دمشق وكرست أوقاتها للإسهام في حركة الإصلاح والتجديد، وقرأت علوم القرآن والحديث، وكانت حنفية المذهب تحت العلماء والصالحين. وخلال ذلک بنت المدرسة الخاتونية بمكان يقال له تل الثعالب غربي دمشق وأوقفتها على الشيخ برهان الدين علي بن محمد البلخي، ثم دخلت بغداد و سارت من هناک إلى مكة حيث جاورت الحرم سنة كاملة ، ثم أقامت بالمدينة المنورة حتى ماتت عام ۵۵۸ھ ودفنت بالبقيع. وكانت كبيرة القدر، وافرة الحرمة ، كثيرة البر والصدقات والصلاة والصيام . قال سبط ابن الجوزي عنها: أنها تأكل حلالاً من عمل يدها(۱).

ترجمہ

اس اصلاحی اور تجدیدی تحریک کی نہایت اہم رہنما سیدہ زمرد خاتون بنت جاولی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا ہیں، آپ سلطان دقماق بن تتش کی ماں شریک بہن ہیں بوری بن طغتگین کی زوجہ ہیں اور ان کے دو بیٹے پیدا ہوئے۔ پھر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا نے دمشق میں سکونت اختیار کرلی۔ اور یہیں رہ کر اپنے سارے اوقات اس تحریک کے لئے وقف کردئے اور علوم قرآن کریم اور علوم حدیث شریف میں کمال حاصل کیا۔ اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا مذہبا حنفیہ تھیں اور بڑے بڑے علماء اور اولیاء کرام کی زیرنگرانی کام کیا کرتی تھیں۔ اسی دوران آپ

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا نے ایک مدرسہ قائم کیا، جس کا نام انہوں نے مدرسہ ''خاتونیہ'' رکھا، یہ مدرسہ دمشق کے مغربی کنارے پر ''تل الثعالب'' کے مقام پر تھا۔ پھر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا نے یہ مدرسہ حضرت سیدنا الشیخ برھان الدین علی بن محمد البلخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حوالے کیا اور خود بغداد معلیٰ آگئیں۔ پھر یہاں سے مکہ مکرمہ چلی گئیں اور یہاں انہوں نے کعبہ مشرفہ کی مجاورت اختیار کر لی اور ایک سال تک یہیں پر قیام کیا۔ پھر یہاں مدینہ منورہ آگئیں اور سرکار مدینہ منورہ ﷺ کے مبارک شہر میں (۵۵۸ھ) میں ان کا وصال ہو گیا اور ان کی تدفین جنت البقیع میں ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کو اللہ تعالیٰ نے بہت عزت عطا فرمائی تھی، اور بہت زیادہ صدقہ وخیرات کرتی تھیں اور نماز روزہ بھی بہت زیادہ بجالاتی تھیں۔ سبط ابن جوزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: سیدہ زمرد خاتون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا اپنے ہاتھ کی حلال کمائی کھایا کرتی تھیں۔

السیدہ عصمۃ الدین خاتون بنت معین الدین

ومن نساء القيادات السيدة عصمت الدين خاتون بنت معين الدين زوجة نور الدين زنكي. فقد كانت فقيهة على مذهب أبي حنيفة، زاهدة عابدة تكثر القيام في الليل. نامت ذات ليلة عن قراءة وردها فأصبحت وهي غضبى. فسألها نور الدين سبب غضبها فذكرت نومها الذي فوت عليها قراءة الورد. فأمر نور الدين عند ذلك بضرب الطبول في القلعة وقت السحر لتوقظ النائم لقيام الليل وأجرى على الضارب على الطبلخانة أجراً جزيلاً(٢).

وبعد وفاة نور الدين تزوجت السيدة عصمت من السلطان صلاح الدين. وكانت من أحسن النساء وأعفهن وأكثرهن صدقة. وهي التي أوقفت المدرسة الخاتونية الجوانية بمحلة حجر الذهب، وخانقاه خاتون في ظاهر باب النصر في أول الشرف القبلي على بانياس(٣).

ترجمہ

اور وہ خواتین جو اس تحریک کی سرکردہ رہنما تھیں ان میں ایک عصمۃ الدین بنت معین الدین ہیں جو زوجہ ہیں سلطان نور الدین زنگی شہید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا حنفی مذہب کی بہت بڑی عالمہ تھیں۔ زاہدہ عابدہ تھیں اور رات کے وقت بہت کثرت کے ساتھ قیام کیا کرتی تھیں۔

ایک رات آپ کو جلدی نیند آگئی اور اپنے وظائف نہ پڑھ سکیں، جب صبح کو بیدار ہوئیں تو سخت غصہ میں ہیں سلطان نور الدین زنگی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس جلال کی وجہ دریافت کی تو مائی صاحبہ نے رات کو وظائف کے ترک کا قصہ سنایا۔ اس کے بعد سلطان نور الدین شہید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک نقارہ بجانے والے کو مامور کر دیا کہ وہ قلعہ میں سحری کے وقت نقارہ بجایا کرتے تا کہ نماز تہجد کے لئے سونے والے بیدار ہو جائیں اور نقارہ بجانے والے کے لئے بہت زیادہ تنخواہ مقرر کر دی۔ نور الدین شہید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی وفات کے بعد آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا نے سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ساتھ نکاح کر لیا تھا۔ اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا بہت زیادہ نیک اور سب سے زیادہ نیکیاں کرنے والی اور بہت زیادہ صدقہ دینے والی تھیں۔ انہوں نے ایک مدرسہ ''الخاتونیۃ الجوانیہ'' کے نام سے

www.waseemziyai.com

تعمیر کروایا اور اس کو وقف کر دیا، یہ مدرسہ محلّہ حجر الذہب میں واقع تھا اور اسی مقام پر ایک خانقاہ تعمیر کر کے وہ بھی وقف کر دی اور یہ خانقاہ باب النصر میں واقع تھی۔

ست الشام زمرد خاتون بنت ایوب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا

كذلك سلكت أخوات صلاح الدين الأيوبي نفس المسلك من المشاركة في الإصلاح والجهاد التربوي. من ذلك ماقامت به - ست الشام زمرد خاتون بنت أيوب -شقيقة صلاح الدين التي تزوجت ابن عمها ناصر الدين محمد بن اسد الدين شيركوه (٥) ومضت تساهم في الجهاد العام فبنت مدرستين الأولى عرفت باسمها، والثانية باسم الحسامية نسبة إلى ولدها حسام الذي استشهد في إحدى المعارك (٦). كذلك أقامت مصنعاً للأدوية وصيدلية كبيرة تزود مستشفيات الجيش الصلاحي بالعلاج والدواء اللازم لجرحى الجهاد. ولقد وصف سبط ان الجوزي جهودها هذه فقال: كانت سيدة الخواتين، عاقلة، كثيرة البر والصلات والإحسان والصدقات. ويعمل في دارها من الأشربة والمعاجين والعقاقير في كل سنة بألوف من الدنانير وتفرقها على الناس. وكان بابها ملجأ للقاصدين ومفزعاً للمكروبين، ووقفت على المدرستين أوقافا كثيرة (٧). واستمرت في جهادها هذا حتى وفاتها عام ٦١٦ هـ.

ترجمہ

اسی طرح سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بہنیں بھی اس تحریک ''اصلاح وتجدید'' میں اور جہاد میں شریک رہیں، ان میں ست الشام زمرد خاتون بنت ایوب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا جو سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ہمشیرہ تھیں، آپ کا نکاح آپ کے چچازاد بیٹے ناصر الدین محمد بن اسد الدین شیرکوہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ساتھ ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا جہاد میں شرکت کیا کرتی تھیں، اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا نے دو مدرسے تعمیر کروائے ایک کا تعارف پہلے گزر چکا ہے اور دوسرا مدرسہ ''حسامیہ'' کے نام سے تعمیر کروایا اور یہ مدرسہ اپنے بیٹے حسام کے نام پر تعمیر کروایا یہ بیٹے ایک جنگ میں شہید ہو گئے تھے۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا جنگ میں زخمی ہونے والوں کے لئے دوائیاں بنایا کرتی تھیں جس سے مجاہدین کی خدمت ہوتی تھی۔ سبط ابن جوزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کی اس تحریک کے لئے دی جانے والی قربانیوں کا ذکر کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا خواتین کی رہنما تھیں، بہت دانا خاتون تھیں، بہت زیادہ صدقہ وخیرات دینے والی تھیں اور ان کے گھر میں ہزاروں دینار کے مشروبات اور معجونیں اور دوائیاں تیار ہوتی تھیں جو اہل اسلام کو تقسیم کر دی جاتی تھیں، ان کا دروازہ غریبوں کے لئے ملجا اور پریشان حال لوگوں کے لئے ٹھکانہ تھا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا نے دو مدرسوں پر بہت زیادہ مال وقف کیا اور وفات شریف (۶۱۶ھ) تک اس تحریک کے لئے کام کرتی رہیں۔

ربیعہ خاتون بنت ایوب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا

ومثلها أخت صلاح الدين الثانية المعروفة باسم- ربيعة خاتون بنت أيوب - التي تزوجت مظفر الدين

www.waseemziyai.com

صاحب إربل وصاحب الجهاد العظيم في معركة حطين(٨). بنت في دمشق المدرسة التي عرفت باسمها وأوقفتها على الحنابلة بسفح جبل قاسيون. وقد عاشت حتى جاوزت الثمانين سنة وتوفيت بدمشق عام ٦٤٣ھ(٩).

ترجمہ

اوران کی طرح سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی دوسری بہن بھی جن کا نام ربیعہ خاتون بنت ایوب تھا اس تحریک میں برابر شریک رہیں، ان کا نکاح مظفر الدین جو اربل کے بادشاہ تھے سے ہوا مظفر الدین حطین کے جہاد میں بھی شریک ہوئے۔ ان مائی صاحبہ نے دمشق میں ایک مدرسہ قائم کیا اور یہ مدرسہ حنابلہ کے لئے وقف کردیا جو کہ جبل قاسیون کے دامن میں تھا اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کی عمر مبارک اسی سال تھی اور آپ کا وصال دمشق میں (۶۴۳ھ) میں ہوا۔

عذراء بنت شہنشاہ بن ایوب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا

وكذلك- عذرا بنت شاهنشاه بن أيوب، وكان أبوها وأخ صلاح الدين. استشهد في إحدى المعارك مع الصليبيين. ولقد بنت عذرا هذه المدرسة العذراوية بمدينة ومشق، وتوفيت عام ٥٩٣ھ (٣).

ترجمہ

اسی طرح عذراء بنت شہنشاہ بن ایوب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا ہیں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا نے بھی اس تحریک اصلاح وتجدید میں بہت زیادہ حصہ لیا اوران کے والد جو کہ سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بھائی تھے صلیبیوں کے ایک معرکہ میں شہید ہوئے اورانہوں نے بھی ایک مدرسہ دمشق میں قائم کیا اور اس کا نام ''العذراویہ'' رکھا اوران کا وصال شریف (۵۹۳ھ) میں ہوا۔

ست العراق بنت ایوب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا

وكذلك ست العراق بنت أيوب التي أيوب التي كانت من ربت البر والإحسان، أوقفت سنة ٥٧٤ھ بحلب خانقاهاً بذرب البنات(١١).

ترجمہ

اوراسی طرح ست العراق بنت ایوب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا نے بھی اس تحریک اصلاح وتجدید میں بھرپور حصہ لیا اورانہوں نے حلب میں ایک خانقاہ ''ذرب البنات'' نام سے تعمیر کرکے وقف کردی۔

الشیخۃ الجلیلہ ام عبدالکریم فاطمہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا

الشيخة الجليلة أم عبدالكريم فاطمة بنت سعد الخير الإنصاري التي ولدت عام ٥٢٢ھ في أصبهان. ثم رحلت أهلها إلى بغداد عام ٥٢٥ھ. وهناك بدأت دراستها على الشيخة الداعية فاطمة الجوزدانية التي مرذكرها. ودرست على عدد كبير من العلماء ولقد تزوجت الداعية المشهور زين الدين علي بن نجا الواعظ الذي تخرج من المدرسة القادرية وصار مستشار صلاح الدين الذي يوصف بالدهاء

www.waseemziyai.com

وحنكة الرأي. ولقد شاركت الشيخة فاطمة زوجها هذا جهاده التربوي والسياسي وتنقلت معه في كل من دمشق ومصر حيث ألقت الدروس والمواعظ وحدث عنها عدد كبير من العلماء وأجازت الحافظ المنذري، وأحمد بن الخير سلامة شيخ الذهبي، عاشت ٧٨ سنة حتى وفاتها عام ٦٠٠ھ(١٢).

ترجمہ

الشیخہ الجلیلہ ام عبدالکریم فاطمہ بنت سعد الخیر الانصاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کی ولادت باسعادت (۵۲۲ھ) میں اصبہان میں ہوئی پھر ان کے اہل خانہ وہاں سے ہجرت کر کے بغداد معلیٰ (۵۲۵ھ) میں سکونت اختیار کر لی اور یہیں پر ہی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا نے علم دین کی تحصیل کی اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا نے بہت سے علماء کرام سے علم دین حاصل کیا۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کا نکاح مبارک مشہور داعی حضرت سیدنا زین الدین ابن نجا الواعظ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ساتھ ہوا۔ یہ حضرت ابن نجا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے مدرسہ کے فارغ التحصیل تھے اور صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مشیر خاص تھے (ان کا ذکر خیر بہت تفصیل سے ہو چکا ہے) حضرت ام عبدالکریم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا نے اپنے خاوند کے جہاد میں شرکت کی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا اپنے سارے گھر والوں کے ساتھ دمشق پھر مصر منتقل ہو گئیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا نے یہاں پر وعظ اور علم حدیث کی بہت خدمت کی یہاں تک کہ بہت سے علماء کرام نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا سے اجازت حدیث حاصل کی، جن میں مشہور و معروف نام حضرت سیدنا امام منذری (الترغیب والترہیب کے مصنف) اور حضرت سیدنا احمد بن خیر سلامہ جو کہ حضرت سیدنا امام ذہبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے شیخ ہیں وہ بھی شامل ہیں۔ اٹھتر سال عمر پائی اور (۶۰۰ھ) میں ان کا وصال ہو گیا۔

الشیخہ الصالحہ عفیفہ بنت احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا

ومثلها الشيخة الصالحة المسندة عفيفة بنت أحمد الفارفانية. درست باصبهان على الشيخة فاطمة بنت عبدالله الجوزدانية، ثم على جماعة كبيرة من العلماء وحصلت على إجازات عالية من أصبهان وبغداد حتى وصل عدد الشيوخ الذين درست عليهم أكثر من خمس مائة شيخ. ثم جلست للتدريس وخرجت كبار العلماء حتى وفاتها عام ٦٠٦ھ(١٣)

ترجمہ

اور انہیں کی مثل حضرت سیدتنا الشیخہ الصالحہ عفیفہ بنت احمد الفارقانیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا ہیں انہوں نے اصبہان میں حضرت سیدتنا الشیخہ فاطمہ بنت عبداللہ الجوزدانیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا سے علم دین حاصل کیا اور ان کے علاوہ بہت سے علماء کرام سے بھی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا نے علم حدیث حاصل کیا یہاں تک کہ آپ کے شیوخ کی تعداد پانچ سو سے بھی زائد ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا نے اجازت عالیہ اصبہان و بغداد معلیٰ سے حاصل کیں۔ پھر آپ رحمۃ اللہ تعال علیہا پڑھانے کے لئے بیٹھ گئیں اور بہت بڑے بڑے علماء کرام آپ کے شاگرد ہیں یہاں تک کہ آپ کی وفات (۶۰۶ھ) میں ہوئی۔

الشیخہ فاطمہ بنت محمد بن احمد السمر قندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا

وكذلك الشيخة فاطمة بنت محمد بن أحمد السمر قندي التي كانت عالمة فاضلة وفقيهة ومحدثة

www.waseemziyai.com

ذات خط جميل. أخذت العلم عن جملة من الفقهاء وأخذ عنها كثيرون وتصدرت للتدريس وألفت مؤلفات عديدة في الفقه والحديث، وعاصرت السلطان نور الدين زنكي الذي استشارها في بعض الأمور الداخلية وسألها بعض المسائل الفقهية وأنعم عليها .

قال ابن العديم: حكى والدي وكان زوجها الكسائي ربما يهم في الفتيا فترداه إلى الصواب وتعرفه وجه الخطأ فيرجع إلى قولها . وقال كانت تفتي وكان زوجها يحترمها ويكرمها، وكانت الفتوى أولاً يخرج عليها خطها وخط أبيها، فلما تروجت الكسائي صارت الفتوى تخرج بخط الثلاثة . والكسائي هذا أحد الذين لزموا والدها واشتغل عليه وبرع في علوم الأصول والفروع وشروح كتابه - التحفة-في مصنف أسماء البدائع . فعرضه على شيخه فازداد فرحاً به وزوجه ابنته وجعل مهرها منه ذلك. وكانت فاطمة هذه من احسن نساء عصرها خطبها السلاطين والملوك فامتنع والدها عليهم، وتوفيت بحلب (۱۴)

ترجمہ

اوراسی طرح اس تحریک میں حصہ لینے والی ایک اور مائی صاحبہ حضرت فاطمہ بنت محمد بن احمد السمر قندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا بہت بڑی عالمہ، فاضلہ، فقیہ اور محدثہ ہیں اور نہایت خوش خط لکھاری بھی تھیں ۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا نے اپنے زمانے کے بہت بڑے علماء کرام سے اکتساب فیض کیا اوران سے بھی بہت سے علماء کرام نے علم دین حاصل کیا۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا نے تدریس بھی فرمائی اور ساتھ ساتھ بہت سی کتب بھی علم فقہ وحدیث میں تحریر فرمائیں ۔ اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا حضرت سیدنا سلطان نورالدین شہید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کی ہم عصر تھیں ۔سلطان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ان سے بعض داخلی امور کے متعلق مشورہ لیا کرتے تھے اوران سے فقہی مسائل بھی دریافت کیا کرتے تھے اوران کی بہت زیادہ خدمت بھی کرتے رہتے تھے۔

ابن العدیم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت فاطمہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کے خاوند حضرت سیدنا امام کسائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تھے ۔ جب ان کو فتوی میں تردد ہوتا تو حضرت فاطمہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا ان کے فتوی میں موجود خطا کی نشاندہی فرمایا کرتی تھیں اور حضرت امام کسائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی ان کے قول کی طرف رجوع کرتے تھے ۔اوران کا بے حد احترام واکرام کیا کرتے تھے۔

پہلے پہلے جب ان کے گھر سے فتوی جاری ہوتا تو اس پر حضرت امام محمد بن احمد اور حضرت فاطمہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کے دستخط ہوتے تھے اور جب ان کا نکاح امام کسائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ساتھ ہوگیا تو اب جوفتوی جاری ہوتا اس میں تین دستخط ہوتے تھے۔

حضرت سیدنا امام کسائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ان میں سے تھے جنہوں نے حضرت امام محمد بن احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی صحبت اختیار کی تھی ،امام کسائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے شیخ سے علم اصول وفروع بھی حاصل کیا اور ایک کتاب تحریر فرمائی جس کا نام انہوں نے ''التحفہ فی مصنف اسماء البدائع'' رکھا۔ جب یہ کتاب انہوں نے اپنے شیخ حضرت امام محمد بن احمد السمر قندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں پیش کی تو انہوں نے انتہائی خوشی کا اظہار کیا اور اپنی بیٹی حضرت فاطمہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کا نکاح ان سے کردیا اور یہی کتاب ان کی حق مہر ٹھہری۔حالانکہ حضرت فاطمہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ساتھ نکاح کے لئے بڑے بڑے سلاطین وبادشاہوں کے پیغامات آئے تھے لیکن آپ

www.waseemziyai.com

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سب کو انکار کر دیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال شریف حلب میں ہوا۔

الشیخہ شکر بنت سہل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا

ومثلها الشيخة شُكر بنت سهل بن بش التي ولدت في صور (٤٧٢هـ) ثم حملها والدها من صور إلى دمشق حيث درست على عدد كبير من العلماء، ثم تأهلت للتدريس والحديث فكتب عنها كبار العلماء منهم ابن عساكر والسمعاني، واستمرت في عملها حتى وفاتها عام ٥٥١ (١٥).

ترجمہ

اور انہیں کی مثل حضرت الشیخہ شکر بنت سہل بن بش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا ہیں ان کی ولادت باسعادت (٤٧٢ھ) میں صور میں ہوئی، ان کے والد ماجد ان کو لیکر صور سے دمشق آ گئے یہیں پر ہی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا نے علم شریف حاصل کیا اور بہت سے علماء کرام کی شاگردی اختیار کی۔ پھر تدریس علم دین شروع کر دی اور علم حدیث میں کمال حاصل کیا اور ان سے بہت سے علماء کرام نے علم حدیث حاصل کیا ان میں حضرت امام ابن عساکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور امام سمعانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جیسے مشاہیر بھی شامل ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا نے زندگی بھر تدریس فرمائی یہاں تک کہ (٥٥١ھ) میں ان کا وصال ہو گیا۔

الشیخہ دہن اللوز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا

وكذلك الشيخة العالمة المعروفة باسم - دهن اللوز -. وصفها أبو شامة بأنها كانت شيخة العالمات بدمشق توفيت عام ٦١٤ (١٦).

ترجمہ

اور اسی طرح اس تحریک اصلاح وتجدید میں شرکت کرنے والی الشیخہ عالمہ جو کہ دہن اللوز کے نام سے معروف ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے متعلق امام ابوشامہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے لکھا ہے کہ آپ ''شیخ العالمات'' ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کا وصال شریف (٦١٤ھ) میں ہوا۔

الشیخہ عائشہ بنت الحافظ معمر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا

ومثلها الشيخة المعمرة عائشة بنت الحافظ معمر بن الفاخر القرشية التي درست على الشيخة فاطمة الجوزدانية وغيرها من العلماء. وحين أكملت دراستها جلست للتدريس حيث درس عليها الكثير من مشاهير العلماء وأجازتهم. قال أبوبكربن نقطة: سمعنا منها مسند أبي يعلى الموصلي. توفيت في ربيع الآخر عام ٦٠٧ هـ عن بضع وثمانين سنة (١٧).

ترجمہ

اور انہیں کی مثل اس تحریک میں حصہ لینے والی الشیخہ المعمرہ عائشہ بنت الحافظ معمر بن الفاخر القرشیہ ہیں۔ انہوں نے حضرت سیدتنا فاطمہ الجوزدانیہ سے اور ان کے علاوہ اور علماء کرام سے بھی علم دین حاصل کیا۔ جب حصول علم سے فارغ ہوئیں تو انہوں نے تدریس

www.waseemziyai.com

شروع کردی یہاں تک کہ بڑے بڑے مشاہیر علماء کرام نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا سے علم حاصل کیا اور اجازت سے نوازے گئے۔

حضرت امام ابوبکر بن نقطہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت عائشہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا سے مسند ابی یعلی موصلی کا سماع کیا۔ اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کی عمر مبارک اسی سال سے بھی زائد تھی اور ان کا وصال شریف (۶۰۷ھ) میں ہوا۔

الشیخہ زینب بنت عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا

وكذلك الشيخة زينب بنت عبدالرحمن بن الحسن النيسابوري المعروف بالشعري. وتدعى - حرة - أيضاً. قال عنها ابن خلكان: ((كانت عالمة وأدركت جماعة من أعيان العلماء، وأخذت عنهم رواية وإجازة... ولنا منها إجازة كتبتها في بعض شهور سنة عشر وستمائة)) وتوفيت عام ٦١٥ھ (١٨).

ترجمہ

اور اسی طرح الشیخہ زینب بنت عبدالرحمٰن نیشاپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہیں جو کہ شعری کے نام سے معروف ہیں اور ان کو ''حرہ'' بھی کہا جاتا ہے۔

ابن خلکان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کے متعلق کہا ہے کہ آپ بہت بڑی عالمہ تھیں اور آپ نے بڑے بڑے علماء کرام کی جماعت سے علم حاصل کیا اور ان سے بھی بہت سے علماء کرام نے روایت واجازت حاصل کی اور ہمیں بھی ان سے اجازت حاصل ہے اور میں نے بھی ان سے احادیث لکھی ہیں اور ان کا وصال شریفہ (۶۱۵ھ) میں ہوا۔

الشیخہ ست الکتبہ نعمۃ بنت علی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا

وكذلك الشيخة ست الكتبة نعمة بنت علي بن يحيى التي درست على عدد كبير من العلماء منهم جدها وأبي شجاع البسطامي. ودرس عليها عدد كبير من العلماء منهم الضياء والمنذري. توفيت بدمشق عام ٦٠٤ھ عن عمر يزيد عن الثمانين عاماً (١٩). وكانت الشيخة ست الكتبة من بيت علم فقد كان أبوها وأخوها وجدها وجد أبيها من العلماء. كذلك أختها الشيخة عزيزة المتوفاة عام ٦٠٠ھ وأختها جوهرة (٢٠).

ترجمہ

اور اسی طرح اس تحریک میں حصہ لینے والی الشیخہ ست الکتبہ نعمۃ بن علی بن یحیی ہیں انہوں نے بہت سے علماء کرام سے علم حدیث حاصل کیا اور ان میں ان کے دادا جان اور امام ابوشجاع رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم بھی شامل ہیں۔ اور ان سے بہت بڑے بڑے علماء کرام نے علم حدیث حاصل کیا جن میں حضرت امام الضیاء اور امام المنذری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما بھی شامل ہیں۔ اور ان کی عمر مبارک اسی سال سے بھی زائد تھی۔ اور ان کا وصال شریف دمشق میں (۶۰۴ھ) میں ہوا۔ اور ان کا گھرانہ علمی گھرانہ تھا ان کے والد ماجد اور ان کے بھائی اور ان کے دادا اور ان کے پردادا سب علماء کرام تھے۔ اور اسی طرح ان کی ہمشیرہ الشیخہ عزیزۃ المتوفاۃ (۶۰۰ھ) بھی عالمہ تھیں اور ان کی بہن جوہرۃ بھی عالمہ تھیں۔

www.waseemziyai.com

عالمہ نور العین بنت ابی بکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا

الشيخة نور العين بنت أبي بكر بن أحمد المعروف بابن أبي الديات. عاشت في بغداد في حي الحربية ودرست على كبار الشيوخ في عصرها ثم مضت في الجهاد حتى وفاتها عام ٥٨٧هـ)

ترجمہ

الشیخہ نور العین بنت ابی بکر بن احمد المعروف ابن ابی الدیات رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا نے اپنے زندگی کے مقدس ایام بغداد معلّٰی کے محلّہ الحربیہ میں گزارے اور بڑے بڑے مشائخ سے علم دین حاصل کیا، اور پھر اپنی وفات (۵۸۷ھ) تک جہاد میں مصروف رہیں۔

الشیخہ ست الناس زینب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا

الشيخة ست الناس زينب ابنة الشيخ عبدالوهاب بن محمد بن الحسين الصابوني الحنبلي. درست على كبار العلماء وحدثت وأجازت)

ترجمہ

الشیخہ ست الناس زینب بنت الشیخ عبدالوہاب بن محمد بن الحسین الصابونی الحنبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا نے اپنے زمانے کے بہت بڑے بڑے علماء سے علم دین حاصل کیا اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا محدثہ تھیں اور لوگوں کو احادیث بیان کرنے کی اجازت بھی دیا کرتی تھیں۔

الشیخہ ست الدار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا

الشيخة ست الدار ابنة الشيخ عبدالرحمن بن علي المعروف بابن البرني. درست وعاشت في بغداد تعلم وتحدث حتى وفاتها عام ٥٨٨هـ)

ترجمہ

الشیخہ ست الدار بنت الشیخ عبدالرحمٰن بن علی المعروف ابن البرنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا بغداد میں قیامت پذیر رہیں اور وہیں سے ہی علم دین حاصل کیا اور یہیں پر ہی حدیث پاک پڑھاتی رہیں یہاں تک کہ ان کا وصال (۵۸۸ھ) میں بغداد معلّٰی میں ہی ہوا۔

الشیخہ شمس النہار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا

الشيخة شمس النهار بنت أبي البركات بن كامل، درست على شيوخ عديدين ثم جلست للتدريس (توفيت عام ٥٨٩هـ) ١٩٢ ص ١٨٥، الذهبي في تاريخ الإسلام]

ترجمہ

الشیخ شمس النہار بنت ابی البرکات بن کامل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا نے متعدد شیوخ سے علم دین حاصل کیا پھر اپنی وفات (۵۸۹ھ) تک علم دین کی تدریس فرماتی رہیں۔

الشیخہ فاطمہ بنت عبدالواحد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا

الشريفة فاطمة بنت عبد الواحد بن أبي السعادات أحمد. وينتهي نسبها بعبدالله بن عباس،

www.waseemziyai.com

وكانت تعرف ببنت ابن شفنين. درست على عدد من العلماء منهم المبارك بن المبارك السارج.

ترجمہ

سیدہ فاطمہ بنت عبدالواحد بن ابی السعادات احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کا سلسلہ نسب حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنھم تک پہنچتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا ''ابن الشفنین'' کے نام سے معروف تھیں، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا نے اپنے دور کے عظیم علماء کرام سے علم دین حاصل کیا ان میں حضرت سیدنا المبارک بن المبارک السارج رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی شامل ہیں۔

الشیخہ بلقیس بنت سلمان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا

الشيخة بلقيس ابنة سلمان بن أحمدبن الوزير نظام الملك المدعوة خاتون، درست على عدد من العلماء و درست حتى توفيت عام ٥٩٢ھ)

ترجمہ

الشیخہ بلقیس بنت سلمان بن احمد بن الوزیر نظام الملک جو کہ ''خاتون'' کے نام سے معروف تھیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا نے اپنے زمانے کے متعدد علماء کرام سے علم دین حاصل کیا اور اپنی وفات (۵۹۲ھ) تک تدریس فرماتی رہیں۔

الشیخہ تمنی بنت عمر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا

الشيخة تمني بنت عمر بن إبراهيم الطيبي البغدادي، درست على عدد من العلماء ثم تفرغت للتدريس حتى توفيت ببغداد عام ٥٩٤ھ)

ترجمہ

الشیخہ تمنی بنت عمر بن ابراہیم الطیبی البغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا نے متعدد علماء کرام سے علم حاصل کیا اور انہوں نے اپنے آپ کو تدریس کے لئے وقف کرلیا۔ یہاں تک کہ ان کی وفات بغداد معلّی میں (۵۹۴ھ) میں ہوئی۔

الشیخہ اسماء بنت محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا

الشيخة أسماء بنت محمد بن الحسن بن طاهر الدمشقية. درست على عدد من العلماء وحدثت وروى عنها عدد غير قليل، وهي أخت أمنة والدة قاضي القضاة محي الدين بن الزكي أحد خطباء السلطان صلاح الدين بعد فتح المقدس . توفيت عام ٥٩٤ھ.

ترجمہ

الشیخہ اسماء بنت محمد بن الحسین بن طاہر الدمشقیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا نے متعدد علماء کرام سے علم دین حاصل کیا، اور حدیث پاک بیان کی، اور ایک کثیر تعداد نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا سے حدیث روایت کی، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا قاضی القضاۃ جناب محی الدین ابن الزکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو کہ سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے خطباء کرام میں سے تھے کی خالہ ہیں (اور یاد رہے یہی حضرت ابن زکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت سیدنا الشیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے شاگرد اور صحبت یافتہ بھی ہیں۔) اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کا وصال شریف (۵۹۴ھ) میں ہوا۔

www.waseemziyai.com

الشیخہ آمنہ بنت محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا

الشيخة آمنة بنت محمد بن الحسن بن طاهر الدمشقية، وهي أخت الشيخة أسماء بنت محمد التي مرت في رقم ٨. درست على علماء كثيرين وروى عنها الكثيرون، وحجت مع أختها أسماء، ثم حجت مرتين أيضاً، ووقفت رباطاً في دمشق، وهي ابنة عم حافظ الشام ابن عساكر، استمرت في التدريس حتى وفاتها عام ٥٩٥ھ [رقم ٤٩٧ ص ٣٣ ومثله الذهبي في تاريخ الإسلام]

ترجمہ

الشیخہ آمنہ بنت محمد بن الحسن بن طاہر الدمشقیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا آپ بہن ہیں حضرت اسماء بنت محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کی، جن کا ذکر خیر ابھی گزرا ہے، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا نے بہت سے علماء کرام سے علم دین حاصل کیا اور بہت سے علماء کرام نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا سے علم دین حاصل کیا اور انہوں نے اپنی بہن حضرت اسماء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کے ساتھ حج کیا پھر اس کے بعد دو حج اور کیے اور دمشق میں ایک خانقاہ میں قیام کیا اور یہ حافظ الشام حضرت سیدنا امام ابن عساکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی چچا زاد بہن بھی تھیں اور یہیں دمشق میں انہوں نے اپنی وفات (۵۹۵ھ) تک تدریس جاری رکھی اور ان کا ذکر خیر حضرت سیدنا امام ذہبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھی اپنی شہرہ آفاق کتاب ''تاریخ الاسلام'' میں فرمایا ہے۔

الشیخہ الصالحہ فتون بنت ابی غالب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا

الشيخة الصالحة فتون بنت أبي غالب بن سعود بن الحبوس البغدادية. درست على الكثير ودرست حتى توفيت عام ٥٩٥ھ [رقم ٤٩٩ ص ٣٣٤]

ترجمہ

الشیخہ الصالحہ فتون بنت ابی غالب بن سعود بن الحبوش البغدادیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا نے بہت سے علماء کرام سے علم دین حاصل کیا اور بہت سے لوگوں کو علم دین سکھایا بھی یہاں تک کہ ان کی وفات (۵۹۵ھ) میں ہوئی۔

الشیخہ تمام بنت الحسین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا

الشيخة تمام بنت الحسين بن قنان الأنباري الواعظ، درست وحدثت حتى وفاتها عام ٥٦٧ھ)

ترجمہ

الشیخہ تمام بنت الحسین بن قنان الانباری الواعظ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا نے علم دین حاصل کیا اور اپنی وفات (۵٦۷ھ) تک علم حدیث سے لوگوں کو سیراب کیا

الشیخہ عفیفہ بنت طارق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا

الشيخة عفيفة بنت طارق بن سنان القرشية. درست على مشاهير العلماء ثم اشتغلت بالتدريس حتى توفيت عام ٥٩٨ھ)

www.waseemziyai.com

ترجمہ

الشیخہ عقیقہ بنت طارق بن سنان القرشیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا نے مشاہیر علماء کرام سے علم شریف حاصل کیا اور اس کے بعد اپنی وفات (۵۹۸ھ) تک تدریس میں مشغول رہیں۔

الشیخہ کمال بنت احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا

الشيخة كمال بنت أحمد بن القاسم الكوفية الأصل البغدادية الموطن، درست ثم جلست للتدريس حتى وفاتها سنة ٥٩٨ھ)

ترجمہ

الشیخہ کمال بنت احمد بن القاسم جو کہ اصلاً کوفیہ ہیں اور انہوں نے سکونت بغداد معلّٰی میں اختیار کی ہوئی تھی، انہوں نے علم دین حاصل کیا۔ پھر اپنی وفات (۵۹۸ھ) تک تدریس میں مشغول رہیں۔

الشیخہ شمائل بنت الامام موہوب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا

الشيخة شمائل ابنة الإمام موهوب بن أحمد الجوالبقي. وهي زوج شيخ الشيوخ عبداللطيف بن أسماعيل بن أبى سعد، درست على عدد من العلماء ثم جلست للتدريس حتى وفاتها عام ٤٩٨ھ)

ترجمہ

الشیخہ شمائل بنت الامام موہوب بن احمد الجوالقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا آپ زوجہ ہیں شیخ الشیوخ جناب عبداللطیف بن اسماعیل بن ابی سعد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی آپ نے بہت سے علماء کرام سے علم دین حاصل کیا پھر تدریس کرنے کے لئے بیٹھ گئیں اور اپنی وفات (۴۹۸ھ) تک تدریس فرماتی رہیں۔

الشیخہ رحمۃ بنت محمود رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا

الشيخة رحمة بنت محمود بن نصر . ولدت في بغداد وسمعت الحديث وأخذت العلم من كبار شيوخها. وهي زوجة الشيخ الصالح عمر بن يوسف المقرىء، ووالدها من العلماء المشهورين، توفيت عام ٦٠٠ھ [رقم ١٨٣١ ص ٤٢]

ترجمہ

الشیخہ رحمۃ بنت محمود بن نصر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کی ولادت باسعادت بغداد معلّٰی میں ہوئی۔ انہوں نے حدیث مبارک کا سماع کیا اور کبار مشائخ سے علم دین حاصل کیا، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا زوجہ تھیں الشیخ الصالح عمر بن یوسف المقری کی اور ان کے والد ماجد بھی مشاہیر علماء میں سے تھے۔ اور ان کا وصال شریف (۶۰۰ھ) میں ہوا۔

الشیخہ فاطمہ بنت الشیخ عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا

الشيخة فاطمة بنت الشيخ عبدالرحمن بن الحسن بن عبدالله الفارسي الصوفي. درست على والدها وغيره وعملت بالتعليم حتى توفيت عام ٦٠١ في بغداد حيث دفنت عند والدها عند رباط

www.waseemziyai.com

الزوزني .

ترجمہ

الشیخہ فاطمہ بنت الشیخ عبدالرحمٰن بن الحسن بن عبداللہ الفارسی الصوفی رحمۃ اللہ تعالی علیہا نے اپنے والد ماجد اور دوسرے علماء کرام سے علم دین حاصل کیا اور پھر علم دین کی اشاعت میں مصروف ہوگئیں اپنے وصال شریف (۶۰۱ھ) تک بغداد معلی میں ہی علم دین کی تدریس میں مشغول ہوگئیں، ان کی تدفین اپنے والد ماجد کے ساتھ امام زوزنی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی خانقاہ میں ہوئی۔

الشیخہ الصالحہ فارس بانویہ بنت محمد رحمۃ اللہ تعالی علیہا

الشيخة الصالحة فارس بانويه بنت محمد بن أبرورويه. درست على الشيخة فاطمة بنت عبدالله الجوزدانية وغيرها ثم درست بأصبهان حتى وفاتها عام ٦٠٢ه)

ترجمہ

الشیخہ الصالحہ فارس بانویہ بنت محمد بن ابرورویہ رحمۃ اللہ تعالی علیہا نے الشیخہ فاطمہ بنت عبداللہ الجوزدانیہ اوران کے علاوہ اور بھی عالمات سے علم دین حاصل کیا پھر اصبہان میں اپنی وفات شریف (۶۰۲ھ) تک علم شریف کی تدریس میں مشغول ہوگئیں۔

الشیخہ صفیہ بنت عبدالکریم رحمۃ اللہ تعالی علیہا

الشيخة صفية بنت عبدالكريم بن شيخ الشيوخ أبي البركات إسماعيل درست على مشاهير العلماء، وهي من بيت الحديث والتصوف ، اشتغلت بالتدريس في بغداد حتى وفاتها عام ٦٠٣ه)

ترجمہ

الشیخہ صفیہ بنت عبدالکریم بن شیخ الشیوخ ابی البرکات اسماعیل رحمۃ اللہ تعالی علیہا نے مشاہیر علماء کرام سے علم دین حاصل کیا، اورخود ان کا گھرانہ علم حدیث اور علم تصوف کا گھرانہ تھا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہا بغداد معلی میں ہی علم شریف پڑھانے میں مشغول ہوگئیں اوران کی وفات شریف (۶۰۳ھ) میں بغداد میں ہی ہوئی۔

الشیخہ محبوبہ بنت الشیخ ابی المظفر رحمۃ اللہ تعالی علیہا

الشيخة محبوبة بنت الشيخ أبي الظفر المبارك بن محمد بن سكينة. درست وعملت في بغداد وهي بيت علم ، توفيت عام ٦٠٧ه)

ترجمہ

الشیخہ محبوبہ بنت الشیخ ابی المظفر المبارک بن محمد بن سکینہ رحمۃ اللہ تعالی علیہا نے علم شریف بغداد معلی میں حاصل کیا اور بغداد میں ہی علم شریف کی خدمت کرنا شروع کردی، اور آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہا کا گھرانہ بھی علمی گھرانہ تھا اوران کی وفات شریف (۶۰۷ھ) میں ہوئی۔

الشیخہ عفیفہ بنت الشیخ المبارک رحمۃ اللہ تعالی علیہا

الشيخة عفيفة بنت الشيخ المبارك بن محمد، درست على عدد من العلماء ثم عملت في

www.waseemziyai.com

التدريس. وهي زوجة أحمد بن صالح بن شافع الجيلي وأم ولده أبي المعالي محمد. توفيت في بغداد عام ٦٠٤هـ)

ترجمہ

الشیخہ عفیفہ بنت الشیخ المبارک بن محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا نے بہت سے علماء کرام سے علم دین حاصل کیا اور تدریس میں مشغول ہوگئیں۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا حضرت سیدنا صالح بن شافع الجیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زوجہ تھیں اور ابو المعالی محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی والدہ ماجدہ تھیں ان کی وفات شریف (۶۰۴ھ) میں بغداد معلیٰ میں ہوئی۔

الشیخہ درۃ بنت عثمان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا

الشيخة درة بنت عثمان بن منصور المعروف بابن قيامة. ولدت في بغداد ثم نشأت ودرست بها.

ويذكر المنذري أنها أجازته نفسه وأن أبو المحاسن الدمشقي الحافظ كتب عنها مما يدل على أن شهرتها امتدت خارج العراق إلى الشام وغيرها، توفيت ٦٠٤هـ)

ترجمہ

الشیخہ درۃ بنت عثمان بن منصور المعروف ابن قیامہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کی ولادت باسعادت بغداد معلیٰ میں ہوئی اور یہیں پر ہی انہوں نے پرورش پائی،اور یہیں پر انہوں نے علم دین حاصل کیا،اور امام منذری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ذکر کیا ہے کہ الشیخہ درۃ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا نے خود امام منذری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اجازت حدیث عطا فرمائی تھی،اور ابو المحاسن الدمشقی الحافظ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ان سے احادیث شریفہ نقل کیں جس وجہ سے ان کی شہرت عراق سے شام تک جا پہنچی اور ان کا وصال شریف (۶۰۴ھ) میں ہوا۔

الشیخہ صفیہ بنت احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا

الشيخة صفية بنت أحمد بن محمد بن ملاعب البغدادية. درست وحدثت وهي أخت الشيخ أبي البركات داود بن أحمد وقد توفيت عام ٦٠٤هـ. وأختها حفصة بنت أحمد التي درست وحدثت كذلك حتى توفيت عام ٦١٢هـ)

ترجمہ

الشیخہ صفیہ بنت احمد بن محمد بن ملاعب البغدادیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا نے علم دین پڑھا اور پڑھایا اور ساتھ ساتھ حدیث شریف پڑھائی۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا الشیخ ابو البرکات داؤد بن احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بہن تھیں اور ان کا وصال (۶۰۴ھ) میں ہوا اور ان کی بہن حفظہ بنت احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا تھیں انہوں نے علم دین اور حدیث کی تدریس کی ان کا وصال شریف بھی (۶۱۲ھ) میں ہوا۔

الشیخہ فاطمہ بنت عبد اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا

الشيخة فاطمة بنت عبدالله بن أحمد البغدادي المعروف بابن الطويرة. درست على مشاهير الشيوخ مثل أحمد بن محمد الزوزني. ومحمد بن عبدالملك، وابن حيروت ثم جلست للتدريس حتى توفيت عام ٦٠٥هـ. وهي أخت الحافظ عبدالرحمن الجوزي لأمه.)

www.waseemziyai.com

ترجمہ

الشیخہ فاطمہ بنت عبداللہ بن احمد البغدادالمعروف ''ابن الطویرہ'' رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا نے شیخ احمد بن محمد الزوزنی اور محمد بن عبدالملک اور ابن خیرون جیسے مشائخ سے علم دین حاصل کیا پھر علم دین کی تدریس کے لئے بیٹھ گئیں یہاں تک کہ اپنی وفات (۶۰۵ھ) تک یہی کام کرتی رہیں اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا الحافظ عبدالرحمٰن الجوزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ماں کی طرف سے بہن تھیں۔

ام الحیاء عفیفہ بنت الشیخ محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا

أم الحياء عفيفة ابنة الشيخ محمد بن عبدالله. مصرية الأصل، بغدادية المولد والدار. درست على جدها وعلى آخرين، وهي من بيت المشيخة والتصوف توفيت في بغداد عام ٦٠٨ھ)

ترجمہ

ام الحیاء عفیفہ بنت الشیخ محمد بن عبداللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا اصلاً مصریہ تھیں جب کہ آپ کی ولادت باسعادت بغداد معلّٰی میں ہوئی اور آخر دم تک بغداد معلّٰی میں رہیں، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا نے علم دین اپنے دادا جان اور دوسرے علماء کرام سے حاصل کیا، آپ کا گھرانہ تصوف اور علم دین کا گہوارہ تھا، آپ کا وصال شریف (۶۰۸ھ) میں ہوا۔

الشیخہ الصالحہ عاتکہ بنت الحافظ الحسن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا

الشيخة الصالحة عاتكة بنت الحافظ الحسن بن أحمد. كان مولدها في همذان، ودرست على كبار شيوخ عصرها، ودرست في همذان وبغداد، وكانت من بيت العلم فوالدها أحد الحفاظ والمقرئين، ومثله أهل بيته من أولاده وأهله. توفيت في بغداد ودفنت في باب حرب عام ٦٠٩ھ)

ترجمہ

الشیخہ الصالحہ عاتکہ بنت الحافظ الحسن بن احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کی ولادت باسعادت ہمدان میں ہوئی اور آپ نے اپنے دور کے مشاہیر علماء کرام سے علم دین حاصل کیا اور ہمدان اور بغداد میں تدریس فرماتی رہیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کا گھرانہ علمی گھرانہ تھا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کے والد ماجد حافظ اور مقری تھے، ان کا سارا گھرانہ ان کی مثل علم کی دولت سے مالا مال تھا۔ ان کی وفات بھی بغداد معلّٰی میں (۶۰۹ھ) میں ہوئی اور تدفین باب حرب میں ہوئی۔

الحاجہ ام الفضل زینب بنت الشیک ابراہیم

الحاجة أم الفضل زينب ابنة الشيخ الفقيه إبراهيم بن محمد وزوجة الخطيب عبد الملك زيد الدولعي. رحلت في طلب العلم إلى خراسان وأصبهان وهمذان وبغداد ثم استقرت في دمشق. وكان والدها في الأصل جندياً ثم ترك وطلب العلم بفلسطين عملت بالتدريس في دمشق حتى وفاتها فيها عام(٦١٠ھ) حيث دفنت في جبل قاسيون

ترجمہ

الحاجہ ام الفضل زینت بنت الشیخ الفقیہ ابراہیم بن محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا آپ زوجہ تھیں الخطیب عبدالملک زید الدولعی رحمۃ اللہ

www.waseemziyai.com

تعالی علیہ کی اور انہوں نے علم دین کے حصول کے لئے خراسان، اصبہان اور ہمذان کا سفر کیا، پھر دمشق میں سکونت اختیار کرلی۔ان کے والد ماجد فوجی تھے، پھرانہوں نے یہ عہدہ ترک کر کے علم دین حاصل کیا۔یہ مائی صاحبہ علم دین کی تدریس میں اپنی وفات شریف (۶۱۰ھ) تک مشغول رہیں یہاں تک کہ ان کی تدفین بھی جبل قاسیون میں ہوئی۔

﴿حوالہ جات﴾

(۱)ابن کثیر، البداية، ج ۲، ص ۲۲۰، ۲۲۱، مثله في تاريخ ابن خلكان وتاريخ الإسلام للذهبي، والروضتين لأبي شامة (۲) ابن کثیر، البداية، والنهاية ج ۱۲، ص ۲۴۸، ۲۴۹۔ (۴)ابن كثير، نفس المصدر والجزء، ص ۲۸۱۔ (۵)ابن کثیر، المصدر السابق والجزء، ص ۲۷۲۔ (۶)ابن خلكان، وفيات الأعيان، ج ۳، ص ۲۴۴، ۲۴۵۔ (۷)ابوشامة، الذيلعى الروضتين، (بيروت: دارالجيل، ۱۹۷۴) ص ۱۱۹۔ (۸)ابن خلكان، المصدر السابق، ج ۴، ص ۱۱۵۔ (۹)ابن خلكان، المصدر السابق، ج ۴، ص ۱۲۰۔ (۱۰)ابن خلكان، المصدر السابق، ج ۲، ص ۴۵۳۔ (۱۱)عمررضا كحالة، اعلام النساء، ج ۲ ص ۱۵۷ نقلا عن محمد كردعلي في خطط الشام۔ (۱۲)الذهبي، سيراعلام النبلاء، ج ۱۵، رقم ۵۳۵۹ ص ۵۱۰۔ (۱۳)المنذري، التكملة، ج ۲ رقم ۱۳۲، ص ۱۹۴۔

(۱۴)عمررضا كحالة، اعلام النساء، ج ۴، ۹۴، نقلا عن طاش كبرى زاده فب كتاب - مفتاح السعادة-وعن-والجواهر المصية، للقرشي۔ (۱۵)عمررضا كحالة، نفس المصدر، ج ۲، ص ۳۰۲۔نقلا عن تاريخ ابن عساكر وتحبير السمعاني۔ (۱۶)ابوشامة، الذيل، ص ۱۰۸۔ (۱۷)الذهبي، سيراعلام النبلاء، ج ۱۶، رقم ۵۴۱۰ ص ۵۴۔ (۱۸)ابن خلكان، وفيات الأعيان، ج ۲، ص ۳۴۴، ۳۴۵۔ (۱۹)الذهبي، سيرعلام النبلاء، ج ۱۶، رقم ۵۳۷۸ ص ۱۳، ۱۴۔ (۲۰)المنذري، التكلمة، ج ۲، رقم ۸۱۶ ص ۳۴)

www.waseemziyai.com

ماخذ و مراجع

الحنائیات أبو القاسم الحسین بن محمد بن إبراهیم بن الحسین الدمشقی، الحِنّائی أضواء السلف
الزہد والرقائق لابن المبارک: أبو عبدالرحمن عبداللہ بن المبارک بن واضح الحنظلی، الترکی ثم المرْوزی دار الکتب العلمیۃ بیروت
تعظیم قدر الصلاۃ: أبو عبداللہ محمد بن نصر بن الحجاج المَرْوَزِی مکتبۃ الدار المدینۃ المنورۃ
صحیح مسلم: مسلم بن الحجاج أبو الحسن القشیری النیسابوری (دار إحیاء التراث العربی بیروت
المغنی عن حمل الأسفار فی الأسفار، فی تخریج ما فی الإحیاء من الأخبار: أبو الفضل زین الدین عبد الرحیم بن الحسین العراقی (دار ابن حزم، بیروت لبنان
کنز العمال فی سنن الأقوال والأفعال: علاء الدین علی بن حسام الدین ابن قاضی خان القادری الشاذلی مؤسسۃ الرسالۃ
إبطال التأویلات لأخبار الصفات: القاضی أبو یعلی، محمد بن الحسین بن محمد بن خلف ابن الفراء ار إیلاف الدولیۃ الکویت
البعث: أبو بکر بن أبی داود، عبداللہ بن سلیمان بن الأشعث الأزدی السجستانی دار الکتب العلمیۃ، بیروت لبنان
السنۃ: أبو بکر بن أبی عاصم وہو أحمد بن عمرو بن الضحاک بن مخلد الشیبانی (المکتب الإسلامی بیروت
مجمع الزوائد ومنبع الفوائد: أبو الحسن نور الدین علی بن أبی بکر بن سلیمان الہیثمی مکتبۃ القدسی، القاہرۃ
ترتیب الأمالی الخمیسیۃ للشجری: بن الحسین بن إسماعیل بن زید الحسنی الشجری الجرجانی (دار الکتب العلمیۃ، بیروت لبنان
عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری: أبو محمد محمود بن أحمد بن موسى بن أحمد بن حسین الغیتابی الحنفی بدر الدین العینی دار إحیاء التراث العربی بیروت
المعجم الأوسط: سلیمان بن أحمد بن أیوب بن مطیر اللخمی الشامی، أبو القاسم الطبرانی دار الحرمین القاہرۃ
السنن الکبری: أحمد بن الحسین بن علی بن موسى الخُسْرَوْجِردی الخراسانی، أبو بکر البیہقی دار الکتب العلمیۃ، بیروت لبنات
التمہید لما فی الموطأ من المعانی والأسانید: أبو عمر یوسف بن عبداللہ بن محمد بن عبد البر بن عاصم النمری القرطبی وزارۃ عموم الأوقاف والشؤون الإسلامیۃ المغرب
الشریعۃ: أبو بکر محمد بن الحسین بن عبداللہ الآجُرِّیُّ البغدادی دار الوطن الریاض/السعودیۃ
الإبانۃ الکبری لابن بطۃ: أبو عبداللہ عبید اللہ بن محمد بن محمد بن حمدان العُکْبَری المعروف بابن بَطَّۃ العکبری دار الرایۃ للنشر والتوزیع، الریاض
فضائل الصحابۃ: أبو عبداللہ أحمد بن محمد بن حنبل بن ہلال بن أسد الشیبانی مؤسسۃ الرسالۃ بیروت
المعجم الکبیر: سلیمان بن أحمد بن أیوب بن مطیر اللخمی الشامی، أبو القاسم الطبرانی (مکتبۃ ابن تیمیۃ القاہرۃ
الکبائر: لشمس الدین أبی عبداللہ محمد بن أحمد بن عثمان بن قایماز الذہبی: دار الندوۃ الجدیدۃ بیروت

www.waseemziyai.com

الإحسان في تقريب صحيح ابن حبان: محمد بن حبان بن أحمد بن حبان بن معاذ بن مَعْبدَ، التميمي، أبو حاتم، الدارمي، البُستي (مؤسسة الرسالة، بيروت
المنتخب من مسند عبد بن حميد: أبو محمد عبد الحميد بن حميد بن نصر الكَسّي: مكتبة السنة القاهرة
مسند البزار المنشور باسم البحر الزخار: أبو بكر أحمد بن عمرو بن عبد الخالق بن خلاد بن عبيد الله العتكي المعروف بالبزار (مكتبة العلوم والحكم المدينة المنورة
مشيخة ابن شاذان الصغرى: الحسن بن أحمد بن إبراهيم بن الحسن ابن محمد بن شاذان، أبو علي البزَّ ازمكتبة الغرباء الأثرية المدينة المنورة السعودية
غريب الحديث: أبو عُبيد القاسم بن سلام بن عبد الله الهروي البغدادي (مطبعة دائرة المعارف العثمانية، حيدر آباد الدكن
حلية الأولياء وطبقات الأصفياء: أبو نعيم أحمد بن عبد الله بن أحمد بن إسحاق بن موسى بن مهران الأصبهاني (السعادة بجوار محافظة مصر،
المجالس الوعظية في شرح أحاديث خير البرية صلى الله عليه وسلم من صحيح الإمام البخاري: شمس الدين محمد بن عمر بن أحمد السفيري الشافعي (دار الكتب العلمية، بيروت لبنان
طبقات الحنابلة : أبو الحسين ابن أبي يعلى، محمد بن محمد دار المعرفة - بيروت
الكتاب المصنف في الأحاديث والآثار: أبو بكر بن أبي شيبة، عبد الله بن محمد بن إبراهيم بن عثمان بن خواستي العبسي مكتبة الرشد الرياض
کیا غوث اعظم وہابی تھے؟: از مولانا فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) مطبوعہ اویسی کتب خانہ بہاولپور پاکستان
سنن الترمذي: محمد بن عيسى بن سَوْرة بن موسى بن الضحاك، الترمذي، أبو عيسى دار الغرب الإسلامي بيروت
مسند أبي يعلى : أبو يعلى أحمد بن علي بن المثُنى بن يحيى بن عيسى بن هلال التميمي، الموصلي : دار المأمون للتراث - دمشق
سنن أبي داود: أبو داود سليمان بن الأشعث بن إسحاق بن بشير بن شداد بن عمرو الأزدي السِّجِسْتاني المكتبة العصرية، صيدا - بيروت
كتاب الفتن: أبو عبد الله نعيم بن حماد بن معاوية بن الحارث الخزاعي المروزي (مكتبة التوحيد القاهرة
المعجم الكبير سليمان بن أحمد بن أيوب بن مطير اللخمي الشامي، أبو القاسم الطبراني مكتبة ابن تيمية القاهرة
هكذا تكلم الشيخ عبد القادر الكيلاني: الشيخ الدكتور فالح الكيلاني مطبوعہ ڈھاکہ بنگلہ دیش
الأوراد القادرية لسيدي الشيخ الإمام عبد القادر الجيلاني: مطبوعہ دار السنابل دمشق شام
نقض كتاب تحقيق المقال للفريح: ١٣٦ (حاشية مطبوعہ سعودیہ عربیہ
المقصد الأرشد في ذكر أصحاب الإمام أحمد : إبراهيم بن محمد بن عبد الله بن محمد ابن مفلح، أبو إسحاق، برهان الدين الرشد- الرياض - السعودية
العبر في خبر من غبر : شمس الدين أبو عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان بن قَايْماز الذهبي دار الكتب العلمية - بيروت
تبصير المنتبه بتحرير المشتبه :ابن حجر العسقلاني

www.waseemziyai.com

http://www.alwarraq.co

الرد علی الشاذلی فی حزبیہ، وما صنفہ فی آداب الطریق : تقی الدین أبو العباس أحمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام بن عبد اللہ بن أبی القاسم بن محمد ابن تیمیۃ الحرانی الحنبلی الدمشقی:(۱۰۴) : دار عالم الفوائد -مکۃ

العبودیۃ : تقی الدین أبو العباس أحمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام بن عبد اللہ بن أبی القاسم بن محمد ابن تیمیۃ الحرانی الحنبلی الدمشقی المکتب الإسلامی -بیروت

بیان تلبیس الجہمیۃ فی تأسیس بدعہم الکلامیۃ: تقی الدین أبو العباس أحمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام بن عبد اللہ بن أبی القاسم بن محمد ابن تیمیۃ الحرانی الحنبلی الدمشقی مجمع الملک فہد لطباعۃ المصحف الشریف

الزہد والورع والعبادۃ : تقی الدین أبو العباس أحمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام بن عبد اللہ بن أبی القاسم بن محمد ابن تیمیۃ الحرانی الحنبلی الدمشقی: مکتبۃ المنار -الأردن

قاعدۃ جلیلۃ فی التوسل والوسیلۃ : تقی الدین أبو العباس أحمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام بن عبد اللہ بن أبی القاسم بن محمد ابن تیمیۃ الحرانی الحنبلی الدمشقی مکتبۃ الفرقان -عجمان

منہج شیخ الإسلام فی العبادۃ والتزکیۃ : عبد اللہ بن محمد الحیالی جامعۃ الإمام محمد بن سعود -المدینۃ المنورۃ

الاستقامۃ : أحمد بن عبد الحلیم بن تیمیۃ الحرانی أبو العباس (جامعۃ الإمام محمد بن سعود -المدینۃ المنورۃ

تفسیر القرآن الحکیم (تفسیر المنار : (محمد رشید بن علی رضا بن محمد شمس الدین بن محمد بہاء الدین بن منلا علی خلیفۃ القلمونی الحسینی دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

الأعلام: خیر الدین بن محمود بن محمد بن علی بن فارس، الزرکلی الدمشقی دار العلم للملایین

معجم أعلام شعراء المدح النبوی: محمد أحمد درنیقۃ: دار ومکتبۃ الہلال

مسالک الأبصار فی ممالک الأمصار: أحمد بن یحیی بن فضل اللہ القرشی العدوی العمری، شہاب الدین المجمع الثقافی، أبوظبی

التفسیر المظہری موافقا للمطبوع : محمد ثناء اللہ العثمانی المظہری (مکتبۃ رشدیہ باکستان

تفسیر روح البیان موافق للمطبوع : إسماعیل حقی بن مصطفی الإستانبولی الحنفی الخلوتی (دار النشر دار إحیاء التراث العربی

روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم والسبع المثانی : محمود الألوسی أبو الفضل : دار إحیاء التراث العربی -بیروت

إتحاف الکرام بشرح عمدۃ الأحکام: عبد الرحمن بن عبد اللہ بن صالح السحیم (مطبعہ الریاض سعودیہ عربیہ

ھکذا تکلم الشیخ عبد القادر الکیلانی لشیخ الدکتور فالح الکیلانی: مطبوعہ مرکز الاعلام العالمی ڈھاکہ بنگلہ دیش

الطبقات الکبری لامام عبد الوہاب الشعرانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ (مطبوعہ دار الھدی شام

اتحاف الاکابر فی سیرۃ ومناقب سیدی الامام محی الدین عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ لدکتور فالح الکیلانی: مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

www.waseemziyai.com

طبقات الأولياء : ابن الملقن سراج الدين أبو حفص عمر بن علي بن أحمد الشافعي المصري: مكتبة الخانجي، بالقاهرة

نزهة الخواطر وبهجة المسامع والنواظر: عبد الحي بن فخر الدين بن عبد العلي الحسني الطالبي دار ابن حزم بيروت، لبنان

مجمع الآداب في معجم الألقاب: كمال الدين أبو الفضل عبد الرزاق بن أحمد المعروف بابن الفوطي الشيباني

(مؤسسة الطباعة والنشر - وزارة الثقافة والإرشاد الإسلامي، إيران

كشف الظنون لحاجی خلیفہ: مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

البداية والنهاية: أبو الفداء إسماعيل بن عمر بن كثير القرشي البصري ثم الدمشقي دار إحياء التراث العربي

قلائد الجواہر از علامہ محمد بن یحییٰ التادفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ: مطبوعہ مصر

موسوعة الفرق المنتسبة للإسلام: مجموعة من الباحثين بإشراف الشيخ علوي بن عبد القادر السقاف (موقع الدرر السنية على الإنترنت

معجم المؤلفين: عمر بن رضا بن محمد راغب بن عبد الغني كحالة الدمشق دار إحياء التراث العربي بيروت

عصر الدولة الزنكية: علي محمد محمد الصَّلَّابي: مؤسسة اقرأ للنشر والتوزيع والترجمة، القاهرة مصر

معجم الكتب: يوسف بن حسن بن أحمد بن حسن ابن عبد الهادي الصالحي، جمال الدين، ابن المبرد الحنبلي (مكتبة ابن سينا للنشر والتوزيع مصر

معجم المطبوعات العربية والمعربة: يوسف بن إليان بن موسى سركيس مطبعة سركيس بمصر

ہمعات از شاہ ولی اللہ محدث دہلوی: مطبوعہ حیدر آباد انڈیا

الأعلام: خير الدين بن محمود بن محمد بن علي بن فارس، الزركلي الدمشقي (دار العلم للملايين

ذيل طبقات الحنابلة : زين الدين عبد الرحمن بن أحمد بن رجب بن الحسن، السَلامي، البغدادي، ثم الدمشقي، الحنبلي

مكتبة العبيكان - الرياض

التاج المكلل من جواهر مآثر الطراز الآخر والأول: أبو الطيب محمد صديق خان بن حسن بن علي ابن لطف الله الحسيني البخاري

القِنَّوجي وزارة الأوقاف والشؤون الإسلامية، قطر

مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح: محمد، أبو الحسن نور الدين الملا الهروي القاري الناشر دار الفكر، بيروت لبنان

الكشف المُبدِي لتمويه أبي الحسن السبكي تكملة الصارم المنكي: محمد بن حسين بن سليمان بن إبراهيم الفقيه : دار الفضيلة الرياض

الأنوار الرحمانية لهداية الفرقة التيجانية: عبد الرحمن بن يوسف الأفريقي: الجامعة الإسلامية، المدينة المنورة

الرفع والتكميل في الجرح والتعديل: محمد عبد الحي بن محمد عبد الحليم الأنصاري اللكنوي الهندي، أبو الحسنات مكتب المطبوعات الإسلامية - حلب

فتاوی فیض الرسول از فقیہ ملت مفتی جلال الدین احمد امجدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان

النبراس از علامہ عبد العزیز پرہاروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ: مطبوعہ مکتبہ حقانیہ ملتان پاکستان

اظہار الحق الجلی از امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ: مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی پاکستان

جامع الفتاوی المعروف انوار شریعت (مولانا نظام الدین

www.waseemziyai.com

www.waseemziyai.com

الجواہر والدرر فی ترجمۃ شیخ الاسلام ابن حجر: شمس الدین أبو الخیر محمد بن عبد الرحمن بن محمد بن أبی بکر بن عثمان بن محمد السخاوی
دار ابن حزم للطباعۃ والنشر والتوزیع، بیروت -لبنان
الجرح علی ابی حنیفۃ از غیر مقلد مولوی سعد بنارسی: انڈیا
استقصاء الافحام واستیفاء الانتقام از سید حامد حسین:
غنیۃ الطالبین از محبوب سبحانی قطب ربانی الشیخ عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ ترجمہ مولانا راغب رحمانی: (۲۱۵)
مطبوعہ نفیس اکیڈمی اردو بازار کراچی پاکستان
اردو دائرۃ المعارف: از عبد النبی کوکب رحمۃ اللہ تعالی علیہ
غنیۃ الطالبین از الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ حاشیہ نگار مولانا محمد صدیق ہزاروی مطبوعہ فرید بک سٹال لاہور پاکستان
الفتاوی الحدیثیۃ: أحمد بن محمد بن علی بن حجر الہیتمی السعدی الأنصاری، شہاب الدین شیخ الاسلام، أبو العباس الناشر دار الفکر
(احیاء العلوم از امام غزالی مطبعۃ المشہد الحسینی القاہرہ
فتاوی رضویہ از امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ (۱۹:۲۲۳) رضا فاؤنڈیشن لاہور پاکستان
اختلاف امت کا المیہ از مولوی فیض عالم صدیقی غیر مقلد
الغنیۃ لطالبی طریق الحق عز وجل: عبد القادر بن موسی بن عبد اللہ بن جنکی دوست الحسنی، أبو محمد، محیی الدین الجیلانی، أو الکیلانی،
أو الجیلی دار الکتب العلمیۃ، بیروت -لبنان
انوار امام اعظم مرتب سید زین العابدین راشدی: مطبوعہ مکتبہ غوثیہ یونیورسٹی روڈ کراچی
دلیل الطالب از نواب صدیق حسن خان: مطبوعہ شاہجہان بھوپال
تاریخ اہل حدیث از علامہ ابراہیم میر سیالکوٹی: مکتبہ اہل حدیث
میزان الاعتدال فی نقد الرجال: شمس الدین أبو عبد اللہ محمد بن أحمد بن عثمان بن قایماز الذہبی دار المعرفۃ للطباعۃ والنشر، بیروت -لبنان
الطبقات الکبری: أبو عبد اللہ محمد بن سعد بن منیع الہاشمی بالولاء، البصری، البغدادی المعروف بابن سعد دار الکتب العلمیۃ -بیروت
الفقہ الأکبر: لأبی حنیفۃ النعمان بن ثابت بن زوطی بن ماہ مکتبۃ الفرقان لإمارات العربیۃ
لوامع الأنوار البہیۃ وسواطع الأسرار الأثریۃ لشرح الدرۃ المضیۃ فی عقد الفرقۃ المرضیۃ
شمس الدین، أبو العون محمد بن أحمد بن سالم السفارینی الحنبلی مؤسسۃ الخافقین ومکتبتہا -دمشق
عقود الجواہر المنیفۃ از علامہ سید محمد مرتضی رحمۃ اللہ تعالی علیہ المتوفی (۱۲۰۵) مطبوعہ استنبول ترکی
کشف الاسرار علی اصول البزدوی امام عبد العزیز البخاری رحمۃ اللہ تعالی علیہ (مطبوعہ مصر
التعلیقات المختصرۃ علی متن العقیدۃ الطحاویۃ: صالح بن فوزان بن عبد اللہ الفوزان (دار العاصمۃ للنشر والتوزیع
أصول الدین عند الإمام أبی حنیفۃ: محمد بن عبد الرحمن الخمیس (دار الصمیعی، المملکۃ العربیۃ السعودیۃ

الملل والنحل: ابوالفتح محمد بن عبدالکریم بن أبی بکر أحمد الشہر ستانی مؤسسة الحلبی
لواقح الأنوار فی طبقات الأخیار: عبدالوہاب بن أحمد بن علی الحنفی، نسبہ إلی محمد ابن الحنفیة، الشعرانی، أبومحمد مکتبة محمد الملیجی الکتبی وأخیہ، مصر
الفتاوی الکبری لابن تیمیة: تقی الدین أبوالعباس أحمد بن عبدالحلیم بن عبدالسلام بن عبداللہ بن أبی القاسم بن محمد ابن تیمیة الحرانی الحنبلی الدمشقی دارالکتب العلمیة بیروت لبنان
منہاج السنة النبویة فی نقض کلام الشیعة القدریة: تقی الدین أبوالعباس أحمد بن عبدالحلیم بن عبدالسلام بن عبداللہ بن أبی القاسم بن محمد ابن تیمیة الحرانی الحنبلی الدمشقی جامعة الإمام محمد بن سعود الإسلامیة
بغیة الوعاة فی طبقات اللغویین والنحاة لامام السیوطی رحمۃ اللہ تعالی علیہ (مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان
الأعلام: خیرالدین بن محمود بن محمد بن علی بن فارس، الزرکلی الدمشقی دارالعلم للملایین
فہرس الفہارس والأثبات ومعجم المعاجم والمشیخات والمسلسلات: محمد عَبْد الحَیّ بن عبدالکبیر ابن محمد الحسنی الإدریسی، المعروف بعبدالحی الکتانی دارالغرب الإسلامی بیروت
التکملة لکتاب الصلة: ابن الأبار، محمد بن عبداللہ بن أبی بکر القضاعی البلنسی (دارالفکر للطباعة - لبنان
برنامج التجیبی: القاسم بن یوسف بن محمد بن علی التجیبی البلنسی السبتی: الدارالعربیة للکتاب، لیبیا تونس
العجالة فی الأحادیث المسلسلة: علم الدین أبوالفیض محمد یاسین بن محمد عیسی الفادانی المکی: ۴۴) دارالبصائر دمشق
الباعث علی إنکار البدع والحوادث: أبوالقاسم شہاب الدین عبدالرحمن بن إسماعیل بن إبراہیم المقدسی الدمشقی المعروف بأبی شامة دارالہدی القاہرة
تاریخ بغداد: أبوبکر أحمد بن علی بن ثابت بن أحمد بن مہدی الخطیب البغدادی دارالغرب الإسلامی بیروت
میزان الاعتدال فی نقد الرجال: شمس الدین أبوعبداللہ محمد بن أحمد بن عثمان بن قَایْماز الذہبی (دارالمعرفة للطباعة والنشر،
لسان المیزان: أبوالفضل أحمد بن علی بن محمد بن أحمد بن حجر العسقلانی (مؤسسة الأعلمی للمطبوعات بیروت لبنان
الآثار المرفوعة فی الأخبار الموضوعة: محمد عبدالحی بن محمد عبدالحلیم الأنصاری اللکنوی الہندی، أبوالحسنات: مکتبة الشرق الجدید بغداد عراق
العقد الثمین فی تاریخ البلد الأمین: تقی الدین محمد بن أحمد الحسنی الفاسی المکی (دارالکتب العلمیة، بیروت
المنتظم فی تاریخ الأمم والملوک: جمال الدین أبوالفرج عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی دارالکتب العلمیة، بیروت
العبر فی خبر من غبر: شمس الدین أبوعبداللہ محمد بن أحمد بن عثمان بن قَایْماز الذہبی (دارالکتب العلمیة بیروت
تذکرة الحفاظ: شمس الدین أبوعبداللہ محمد بن أحمد بن عثمان بن قَایْماز الذہبی دارالکتب العلمیة بیروت لبنان
البدایة والنہایة: أبوالفداء إسماعیل بن عمر بن کثیر القرشی البصری ثم الدمشقی (دارإحیاء التراث العربی
شذرات الذہب فی أخبار من ذہب: عبدالحی بن أحمد بن محمد ابن العماد العکری الحنبلی، أبوالفلاح (دارابن کثیر، دمشق بیروت

www.waseemziyai.com

الإکمال فی رفع الارتیاب عن المؤتلف والمختلف فی الأسماء والکنی والأنساب: سعد الملک، أبو نصر علی بن ہبۃ اللہ بن جعفر بن ماکولا دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان
تاریخ دمشق: أبو القاسم علی بن الحسن بن ہبۃ اللہ المعروف بابن عساکر دار الفکر للطباعۃ والنشر والتوزیع
الکشف الحثیث عمن رمی بوضع الحدیث: برہان الدین الحلبی أبو الوفا ابراہیم بن محمد بن خلیل الطرابلسی الشافعی سبط ابن العجمی عالم الکتب مکتبۃ النہضۃ العربیۃ بیروت
دیوان الإسلام: شمس الدین أبو المعالی محمد بن عبد الرحمٰن بن الغزی دار الکتب العلمیۃ، بیروت لبنان
بغیۃ الوعاۃ فی طبقات اللغویین والنحاۃ: عبد الرحمٰن بن أبی بکر، جلال الدین السیوطی (المکتبۃ العصریۃ لبنان/صیدا
امداد الفتاوی مولوی اشرف علی تھانوی (دار العلوم کراچی پاکستان
حسن المحاضرۃ فی تاریخ مصر والقاہرۃ: عبد الرحمٰن بن أبی بکر، جلال الدین السیوطی (دار إحیاء الکتب العربیۃ عیسی البابی الحلبی وشرکاہ مصر
مرآۃ الجنان وعبرۃ الیقظان فی معرفۃ ما یعتبر من حوادث الزمان: أبو محمد عفیف الدین عبد اللہ بن أسعد بن علی بن سلیمان الیافعی (دار الکتب العلمیۃ، بیروت لبنان
تاریخ ابن الوردی: عمر بن مظفر بن عمر بن محمد ابن أبی الفوارس، أبو حفص، زین الدین ابن الوردی المعری الکندی دار الکتب العلمیۃ لبنان/بیروت
تاریخ إربل: المبارک بن أحمد بن المبارک بن موہوب اللخمی الإربلی، المعروف بابن المستوفی (وزارۃ الثقافۃ والإعلام، دار الرشید للنشر، العراق
(نہایۃ الرایات فی اسماء رجال القراءات
(زبدۃ الآثار مقدمۃ الکتاب بکسنگ کمپنی واقع جزیرہ
بہجۃ الاسرار ذکر الشیخ احمد بن الحسن الرفاعی مصطفی البابی مصر
(حدائق بخشش وصل چہارم در مناخت اعداء واستعانت از آقا رضی اللہ عنہ مکتبہ رضویہ آرام باغ کراچی
(الفتاوی الحدیثیۃ مطلب فی قول الشیخ عبد القادر قدمی ہذہ علی رقبۃ الخ دار احیاء التراث العربی بیروت
فتاوی رضویہ لامام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور پاکستان
(سہ ماہی ندا الجامعہ مارچ ۲۰۱۲ء: ۴۰) لاہور پاکستان
الدرر الکامنۃ فی أعیان المائۃ الثامنۃ: أبو الفضل أحمد بن علی بن محمد بن أحمد بن حجر العسقلانی مجلس دائرۃ المعارف العثمانیۃ صیدرا باد/ الہند
لسان المیزان: أبو الفضل أحمد بن علی بن محمد بن أحمد بن حجر العسقلانی مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان
الدرر الکامنۃ فی أعیان المائۃ الثامنۃ: أبو الفضل أحمد بن علی بن محمد بن أحمد بن حجر العسقلانی مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان
الأعلام: خیر الدین بن محمود بن محمد بن علی بن فارس، الزرکلی الدمشقی (مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

www.waseemziyai.com

کشف الظنون عن أسامی الکتب والفنون: مصطفیٰ بن عبداللہ کاتب جلبی القسطنطینی المشہور باسم حاجی خلیفۃ أو الحاج خلیفۃ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان
الآثار المرفوعۃ فی الأخبار الموضوعۃ: محمد عبدالحی بن محمد عبدالحلیم الأنصاری اللکنوی الہندی، أبوالحسنات مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان
فتاوی اترکھنڈ از مفتی ذوالفقار خان نعیمی مطبوعہ اکبر بک سیلر لاہور پاکستان
الاحتجاج بالأثر علی من أنکر المہدی المنتظر: حمود بن عبداللہ بن حمود بن عبدالرحمٰن التویجری الرئاسۃ العامۃ الریاض المملکۃ العربیۃ السعودیۃ
صیانۃ الإنسان عن وسوسۃ الشیخ دحلان: محمد بشیر بن محمد بدرالدین السہسوانی الہندی: المطبعۃ السلفیۃ ومکتبتہا
الصواعق المرسلۃ الشہابیۃ علی الشبہ الداحضۃ الشامیۃ: سلیمان بن سحمان بن مصلح بن حمدان (دارالعاصمۃ، الریاض، المملکۃ العربیۃ السعودیۃ
جہود علماء الحنفیۃ فی إبطال عقائد القبوریۃ: أبوعبداللہ شمس الدین بن محمد بن أشرف بن قیصر الأفغانی دار الصمیعی (أصل ہذا الکتاب رسالۃ دکتوراۃ من الجامعۃ الإسلامیۃ
الفکر الصوفی فی ضوء الکتاب والسنۃ: عبدالرحمٰن بن عبدالخالق الیوسف: مکتبۃ ابن تیمیۃ، الکویت
فرق معاصرۃ تنتسب إلی الإسلام وبیان موقف الإسلام منہا: غالب بن علی عواجی (المکتبۃ العصریۃ الذہبیۃ للطباعۃ والنشر والتسویق، جدۃ
موسوعۃ الفرق المنتسبۃ للإسلام: مجموعۃ من الباحثین بإشراف الشیخ علوی بن عبدالقادر السقاف (موقع الدرر السنیۃ علی الإنترنت
قطف الثمر فی بیان عقیدۃ أہل الأثر: أبوالطیب محمد صدیق خان بن حسن بن علی ابن لطف اللہ الحسینی البخاری القِنَّوجی وزارۃ الشؤون الإسلامیۃ المملکۃ العربیۃ السعودیۃ
کتاب التعریفات: علی بن محمد بن علی الزین الشریف الجرجانی دارالکتب العلمیۃ بیروت لبنان
البحر المدید فی تفسیر القرآن المجید: أبوالعباس أحمد بن محمد بن المہدی بن عجیبۃ الحسنی الأنجری الفاسی الصوفی الدکتور حسن عباس زکی القاہرۃ
غوث وقطب القاب کی شرعی حیثیت از شیخ محمد فرید حفظہ اللہ: زاویہ پبلشرز لاہور پاکستان
تاریخ بغداد: أبوبکر أحمد بن علی بن ثابت بن أحمد بن مہدی الخطیب البغدادی دارالغرب الإسلامی بیروت
مشیخۃ شرف الدین الیونینی: علی بن محمد بن أبی الحسین أحمد بن عبداللہ بن عیسی بن أحمد بن محمد الیونینی البعلی المکتبۃ العصریۃ
فیض القدیر شرح الجامع الصغیر: زین الدین محمد المدعو بعبدالرؤوف بن تاج العارفین بن علی بن زین العابدین الحدادی ثم المناوی القاہری (المکتبۃ التجاریۃ الکبری مصر
الحاوی للفتاوی: عبدالرحمٰن بن أبی بکر، جلال الدین السیوطی (دارالفکر للطباعۃ والنشر، بیروت لبنان
فتاوی عزیزی از شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ: ایچ ایم سعید کمپنی کراچی پاکستان
کنز العمال فی سنن الأقوال والأفعال: علاء الدین علی بن حسام الدین ابن قاضی خان القادری الشاذلی الہندی مؤسسۃ الرسالۃ

www.waseemziyai.com

ذیل القول المسدد فی الذب عن المسند للإمام أحمد: قاضی الملک محمد صبغة اللہ بن محمد غوث بن محمد ناصر الدین المدارسی الهندی الشافعی (مکتبة ابن تیمیة القاہرة
المقاصد الحسنة فی بیان کثیر من الأحادیث المشتہرة علی الألسنة: شمس الدین أبو الخیر محمد بن عبد الرحمن بن محمد السخاوی دار الکتاب العربی بیروت
کشف الخفاء ومزیل الإلباس: إسماعیل بن محمد بن عبد الهادی الجراحی العجلونی الدمشقی، أبو الفداء المکتبة العصریة
فتاوی الخلیلی علی المذہب الشافعی: محمد بن محمد، ابن شرف الدین الخلیلی الشافعی القادری طبعة مصریة قدیمة
سبل الهدی والرشاد، فی سیرة خیر العباد: محمد بن یوسف الصالحی الشامی (دار الکتب العلمیة بیروت لبنان
شرح الشفا: علی بن (سلطان) محمد، أبو الحسن نور الدین الملا الهروی القاری دار الکتب العلمیة بیروت لبنان
ملفوظات اعلیٰ حضرت از مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ تعالی علیہ مکتبۃ المدینہ کراچی پاکستان
المدخل: أبو عبد اللہ محمد بن محمد بن محمد العبدری الفاسی المالکی الشہیر بابن الحاج (دار التراث
رسائل ابن عابدین از علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ تعالی علیہ: (۲: ۲۷۵)
الزہد أبو عبد اللہ أحمد بن محمد بن حنبل بن ہلال بن أسد الشیبانی: دار الکتب العلمیة، بیروت لبنان
السیرة الحلبیة إنسان العیون فی سیرة الأمین المأمون: علی بن إبراهیم بن أحمد الحلبی، أبو الفرج، نور الدین ابن برہان الدین دار الکتب العلمیة بیروت
مرقاة المفاتیح شرح مشکاة المصابیح: محمد، أبو الحسن نور الدین الملا الہروی القاری الناشر دار الفکر، بیروت لبنان
التفسیر المظہری: القاضی محمد ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ تعالی علیہ (مکتبة الرشدیة الباکستان
النکت الشنیعة فی بیان الخلاف بین اللہ تعالی والشیعة: فصیح الدین، إبراهیم بن صبغة اللہ بن أسعد الحیدری البغدادی (مکتبة الإمام البخاری للنشر والتوزیع، مصر
الجواہر الغوالی فی ذکر الأسانید العوالی: محمد بن محمد بن محمد بن أحمد البدیری الحسینی، الدمیاطی الأشعری الشافعی، أبو حامد: أعده للشاملة أحمد الخضری الکتاب مخطوط
نظم المتناثر من الحدیث المتواتر: أبو عبد اللہ محمد بن أبی الفیض جعفر بن إدریس الحسنی الإدریسی الشہیر بـ الکتانی: دار الکتب السلفیة مصر
الفکر السامی فی تاریخ الفقہ الإسلامی: محمد بن الحسن بن العربی بن محمد الحجوی الثعالبی الجعفری الفاسی دار الکتب العلمیة بیروت لبنان
إعانة الطالبین علی حل ألفاظ فتح المعین: أبو بکر (المشہور بالبکری) بن محمد شطا الدمیاطی: دار الفکر للطباعة والنشر والتوزیع
فتح العلی المالک فی الفتوی علی مذہب الإمام مالک: محمد بن أحمد بن محمد علیش، أبو عبد اللہ المالکی (دار المعرفة
دولة الإسلام فی الأندلس: محمد عبد اللہ عنان المؤرخ المصری (مکتبة الخانجی، القاہرة
النور السافر عن أخبار القرن العاشر: محی الدین عبد القادر بن شیخ بن عبد اللہ العَیدَرُوس دار الکتب العلمیة بیروت
الکواکب السائرة بأعیان المئة العاشرة: نجم الدین محمد بن محمد الغزی (دار الکتب العلمیة، بیروت لبنان

خلاصة الأثر في أعيان القرن الحادي عشر: محمد أمين بن فضل الله بن محب الدين بن محمد المحبي الحموي الأصل، الدمشقي (دار صادر بيروت
سلك الدرر في أعيان القرن الثاني عشر: محمد خليل بن علي بن محمد بن محمد مراد الحسيني، أبو الفضل دار البشائر الإسلامية، دار ابن حزم
الدر المنثور في طبقات ربات الخدور: زينب بنت علي بن حسين بن عبيد الله بن حسن بن إبراهيم بن محمد بن يوسف فواز العاملي
المطبعة الكبرى الأميرية، مصر
نزهة الخواطر وبهجة المسامع والنواظر: عبد الحي بن فخر الدين بن عبد العلي الحسني الطالبي دار ابن حزم بيروت، لبنان
مسامرات الظريف بحسن التعريف: محمد بن عثمان بن محمد السنوسي، أبو عبد الله (الكتاب مرقم آليا غير موافق للمطبوع)
النفحة المسكية في الرحلة المكية: عبد الله بن حسين بن مرعي بن ناصر الدين البغدادي، أبو البركات السويدي: المجمع الثقافي، أبو ظبي
الأجوبة العراقية على الأسئلة اللاهورية: شهاب الدين محمود بن عبد الله الحسيني الألوسي: مطبعة الحميدية، بغداد
الأساليب البديعة في فضل الصحابة وإقناع الشيعة لامام يوسف بن اسماعيل النبهاني المطبعة الميمنية، مصر، على نفقة أصحابها
مصطفى البابي الحلبي وأخويه
العجالة في الأحاديث المسلسلة: علم الدين أبو الفيض محمد ياسين بن محمد عيسى الفاداني المكي: دار البصائر دمشق
اخبار الاخیار فی اسرار الابرار الشیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ: مبطوعہ النوریۃ الرضویہ دربار مارکیٹ لاہور پاکستان
ہمعات لشاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ: ہمعہ بیت الحکمہ لاہور پاکستان
الانتباہ فی سلاسل الاولیاء لشیخ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی: مطبع احمدی مدرسہ عزیزی دہلی
نزہۃ الخاطر الفاتر لملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ: موسس الشرف لاہور پاکستان
النبراس ازمولانا عبد العزیز پرہاروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ: مطبوعہ مکتبہ حقانیہ ملتان پاکستان)
حلية البشر في تاريخ القرن الثالث عشر: عبد الرزاق بن حسن بن إبراهيم البيطار الميداني الدمشقي (دار صادر، بيروت
صراط مستقیم ازمولوی اسماعیل دہلوی: باب چہارم دربیان طریق سلوک: مطبوعہ المکتبۃ السلفیہ شیش محل روڈ لاہور پاکستان
زبدۃ النصائح بحوالہ مجموعہ رسائل اعلیٰ حضرت مطبوعہ لاہور پاکستان
شمائم امدادیہ ترجمہ اردو من نفحات مکیہ من ماثر امدادیہ: مطبوعہ لاہور
تعلیم الدین ازاشرف علی تھانوی: مطبوعہ کراچی پاکستان
الافات الیومیہ ازاشرف علی تھانوی (ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان
التکشف ازاشرف علی تھانوی: مطبوعہ کامران پبلشرز لاہور پاکستان
براہین قاطعہ ازخلیل احمد انبیٹھوی ورشید احمد گنگوہی: مطبوعہ بلالی ساڈھور
بلغۃ الحیران فی ربط آیات الفرقان ازمولوی حسین علی واں بھچروی: واں بھچران ضلع میانوالی
ہفت روزہ خدام الدین لاہور ۷ افروری ۹ جون ۱۹۶۱ء)

www.waseemziyai.com

دلائل السلوک ملفوظات شیخ اللہ یار خان:۹۴)
(اخبار دعوت لاہور ۱۹ اپریل ۱۹۶۳ء)
فتاوی نذیریہ کتاب الایمان والاعتقاد از مولوی نذیر حسین دہلوی (۱:۱۱۳) اہلحدیث اکادمی کشمیری بازار لاہور
تذکرۃ الرشید از مولوی عاشق الٰہی میرٹھی (مطبوعہ کراچی پاکستان
امداد المشتاق از مولوی اشرف علی تھانوی: مطبوعہ کراچی پاکستان
امداد السلوک از مولوی رشید احمد گنگوہی مطبوعہ کراچی پاکستان
حیات شیخ الہند: سید اصغر علی استاد دار العلوم دیوبندی مطبوعہ کراچی پاکستان
تذکرۃ الخلیل از مولوی خلیل احمد انبیٹھوی: مطبوعہ کراچی پاکستان
مرثیہ گنگوہی: مطبوعہ کراچی پاکستان
صحیح مسلم: مسلم بن الحجاج أبو الحسن القشیری النیسابوری دار إحیاء التراث العربی بیروت
تاریخ الإسلام ووفیات المشاہیر والأعلام: شمس الدین أبو عبد اللہ محمد بن أحمد بن عثمان بن قَایْماز الذہبی دار الکتاب العربی، بیروت
نفحات الانس من حضرات القدس ترجمہ شیخ ابو عمرو یفینی از انتشارات کتاب فروشی محمودی
سنن الترمذی: محمد بن عیسی بن سَوْرة بن موسی بن الضحاک، الترمذی، أبو عیسی (دار الغرب الإسلامی بیروت
الترغیب والترہیب من الحدیث الشریف: عبد العظیم بن عبد القوی بن عبد اللہ، أبو محمد، زکی الدین المنذری دار الکتب العلمیۃ بیروت
بوادر النوادر از مولوی اشرف علی تھانوی: ادارہ اسلامیات کراچی
الخصائص الکبری: عبد الرحمن بن أبی بکر، جلال الدین السیوطی (دار الکتب العلمیۃ بیروت
جمال الاولیاء: مولوی اشرف علی تھانوی: مطبوعہ ادارہ اسلامیات لاہور پاکستان
الموطأ: مالک بن أنس بن مالک بن عامر الأصبحی المدنی (مؤسسۃ زاید بن سلطان آل نہیان للأعمال الخیریۃ والإنسانیۃ أبو ظبی الإمارات
المستدرک علی الصحیحین: أبو عبد اللہ الحاکم محمد بن عبد اللہ بن محمد بن حمدویہ بن نُعیم دار الکتب العلمیۃ بیروت
الاعتقاد والہدایۃ إلی سبیل الرشاد علی مذہب السلف وأصحاب الحدیث: أحمد بن الحسین بن علی بن موسی الخُسْرَوْجِردی الخراسانی، أبو بکر البیہقی: دار الآفاق الجدیدۃ بیروت
لباب التأویل فی معانی التنزیل: علاء الدین علی بن محمد بن إبراہیم بن عمر الشیحی أبو الحسن، المعروف بالخازن (دار الکتب العلمیۃ بیروت
قصیدہ غوثیہ از الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ: مطبوعہ مصر
فتح الباری شرح صحیح البخاری: أحمد بن علی بن حجر أبو الفضل العسقلانی الشافعی دار المعرفۃ بیروت،
ارواح ثلاثہ از اشرف علی تھانوی: مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور پاکستان

www.waseemziyai.com

المنہاج شرح صحیح مسلم بن الحجاج: أبوزکریا محیی الدین یحیی بن شرف النووی دار إحیاء التراث العربی بیروت
جهود علماء الحنفیة: أبوعبداللہ شمس الدین بن محمد بن أشرف بن قیصر الأفغانی مکة المکرمة
مسند الإمام أحمد بن حنبل: أبوعبداللہ أحمد بن محمد بن حنبل بن ہلال بن أسد الشیبانی (۲۴: ۳۶۱)
المستدرک علی الصحیحین: أبوعبداللہ الحاکم محمد بن عبداللہ بن محمد بن حمدویہ بن نُعیم بن الحکم الضبی الطہمانی النیسابوری المعروف بابن البیع دار الکتب العلمیة بیروت لبنان
مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح: علی بن محمد، أبوالحسن نور الدین الملا الہروی القاری دار الکتب العلمیة بیروت لبنان
جذب القلوب از سیدنا الشیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ: مطبوعہ مکتبہ نعیمیہ لاہور پاکستان
فیصلہ ہفت مسئلہ از حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مطبوعہ مدنی کتب خانہ لاہور پاکستان
فتح الملہم از مولوی شبیر احمد عثمانی (مطبع الحجاز کراچی پاکستان
المنامات: أبوبکر عبداللہ بن محمد بن عبید بن سفیان بن قیس البغدادی الأموی القرشی المعروف بابن أبی الدنیا مؤسسة الکتب الثقافیة بیروت
روح البیان: إسماعیل حقی بن مصطفیٰ الإستانبولی الحنفی الخلوتی دار الفکر بیروت
الحاوی للفتاوی: عبدالرحمٰن بن أبی بکر، جلال الدین السیوطی دار الکتب العلمیة بیروت لبنان
براہین قاطعہ از مولوی خلیل احمد سہارنپوری: انڈیا
الأذکار للنووی: أبوزکریا محیی الدین یحیی بن شرف النووی: الجفان والجابی دار ابن حزم للطباعة والنشر
الجوہر المنظم لامام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ: المطبعة الخیریة مصر
تاریخ ابن الوردی: عمر بن مظفر بن عمر بن محمد ابن أبی الفوارس، أبوحفص، زین الدین ابن الوردی المعری الکندی دار الکتب العلمیة لبنان ربیروت
الحدیقة الندیة شرح الطریقة المحمدیة الخلق الثامن والاربعون الخ مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد
مجموعہ رسائل تسعہ رسالہ نذور شاہ رفیع الدین مطبع احمدی دہلی بحوالہ فتاوی رضویہ از امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
لواقح الأنوار فی طبقات الأخیار: عبدالوہاب بن أحمد بن علی الحَنَفی، نسبہ إلی محمد ابن الحنفیة، الشَّعرانی، أبومحمد مکتبة محمد الملیجی الکتبی وأخیہ، مصر
انفاس العارفین (مترجم اردو) از شاہ ولی اللہ محدث دہلوی المعارف گنج بخش روڈ لاہور
تحفہ اثنا عشریہ از شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی سہیل اکیڈمی لاہور
بہجۃ الاسرار الشیخ الامام ابوالحسن الشطنوفی مصطفیٰ البابی مصر
بہجۃ الاسرار شیخ ابوعمرو عثمان بن مرزوق البطائحی مصطفیٰ البابی مصر
(تفریح الخاطر فی مناقب الشیخ عبدالقادر المنقبة الاولی سنی دار الاشاعت علویہ رضویہ فیصل آباد
المغنی عن حمل الأسفار فی الأسفار، فی تخریج ما فی الإحیاء من الأخبار: أبوالفضل زین الدین عبدالرحیم بن الحسین بن عبدالرحمٰن

www.waseemziyai.com

بن أبی بکر بن إبراهیم العراقی (دار ابن حزم، بیروت لبنان
غایة المقصد فی زوائد المسند: أبو الحسن نور الدین علی بن أبی بکر بن سلیمان الهیثمی (دار الکتب العلمیة، بیروت لبنان
مسند البزار المنشور باسم البحر الزخار: أبو بکر أحمد بن عمرو بن عبد الخالق بن خلاد بن عبید الله العتکی المعروف بالبزار دار الکتب العلمیة
الترغیب والترهیب من الحدیث الشریف: عبد العظیم بن عبد القوی بن عبد الله، أبو محمد، زکی الدین المنذری
دار الکتب العلمیة بیروت
صحیح مسلم: مسلم بن الحجاج أبو الحسن القشیری النیسابوری دار الکتب العلمیة بیروت لبنان
المنتخب من مسند عبد بن حمید أبو محمد عبد الحمید بن حمید بن نصر الکَسّی مکتبة السنة القاهرة
الطبقات الکبری: أبو عبد الله محمد بن سعد بن منیع الهاشمی بالولاء، البصری، البغدادی المعروف بابن سعد دار صادر بیروت
الدر المنثور: عبد الرحمٰن بن أبی بکر، جلال الدین السیوطی دار الفکر بیروت
جهود علماء الحنفیة: أبو عبد الله شمس الدین بن محمد بن أشرف بن قیصر الأفغانی
عقیدہ اہل حدیث از مولوی محمد یحیٰ گوندلوی: (۴۲) مطبوعہ جامعہ خاتم النبیین سمبڑیال سیالکوٹ پاکستان
مسند الإمام أحمد بن حنبل: أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشیبانی مؤسسة الرسالة
الاستذکار: أبو عمر یوسف بن عبد الله بن محمد بن عبد البر بن عاصم النمری القرطبی (دار الکتب العلمیة بیروت
کیا غوث اعظم وہابی تھے؟: از مولانا فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)
فتاویٰ اصحاب الحدیث از مولوی عبد الستار حماد مکتبہ اسلامیہ لاہور
صحیح البخاری: محمد بن إسماعیل أبو عبد الله البخاری الجعفی دار طوق النجاة
سنن أبی داود: أبو داود سلیمان بن الأشعث بن إسحاق بن بشیر بن شداد بن عمرو الأزدی السِّجِسْتانی المکتبة العصریة، صیدا - بیروت
السنن الکبری: أبو عبد الرحمٰن أحمد بن شعیب بن علی الخراسانی، النسائی مؤسسة الرسالة - بیروت
فضل الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم: القاضی أبو إسحاق إسماعیل بن إسحاق بن إسماعیل بن حماد بن زید الأزدی البصری
ثم البغدادی المالکی الجهضمی (المکتب الإسلامی - بیروت
الترغیب والترهیب: إسماعیل بن محمد بن الفضل بن علی القرشی الطلیحی التیمی الأصبهانی، أبو القاسم، الملقب بقوام السنة دار الحدیث - القاهرة
جمع الفوائد من جامع الأصول ومجمع الزوائد محمد بن محمد بن سلیمان بن الفاسی بن طاهر السوسی الردوانی المغربی المالکی مکتبة ابن کثیر
، الکویت - دار ابن حزم، بیروت
تأویل مختلف الحدیث: أبو محمد عبد الله بن مسلم بن قتیبة الدینوری المکتب الاسلامی - مؤسسة الإشراق
الاستذکار: أبو عمر یوسف بن عبد الله بن محمد بن عبد البر بن عاصم النمری القرطبی (دار الکتب العلمیة - بیروت
التمهید لما فی الموطأ من المعانی والأسانید: أبو عمر یوسف بن عبد الله بن محمد بن عبد البر بن عاصم النمری القرطبی وزارة

www.waseemziyai.com

عموم الأوقاف والشوون الإسلامية -المغرب
شرح صحيح البخاری لابن بطال: ابن بطال أبوالحسن علی بن خلف بن عبدالملک مكتبة الرشد -السعودية، الرياض
المنتقی شرح الموطا أبوالوليد سليمان بن خلف بن سعد بن أيوب بن وارث التجيبی القرطبی الباجی الأندلسی مطبعة السعادة -بجوار محافظة مصر
إبراز الحكم من حديث رُفعَ القلم: أبوالحسن تقی الدين علی بن عبدالكافی السبكی: دارالبشائر الإسلامية للطباعة والنشر والتوزيع، بيروت -لبنان
حديث السراج: أبوالعباس محمد بن إسحاق بن إبراهيم بن مهران الخراسانی النيسابوری المعروف بالسَّرَّاج (
الفاروق الحديثة للطباعة والنشر
الأسماء والصفات للبيهقی: أحمد بن الحسين بن علی بن موسى الخُسْرَوْجِردی الخراسانی، أبوبكر البيهقی مكتبة السوادی، جدة -المملكة العربية السعودية
الأحاديث المختارة أو المستخرج من الأحاديث المختارة مما لم يخرجه البخاری ومسلم فی صحيحيهما: ضياء الدين أبوعبدالله محمد بن عبدالواحد المقدسی دارخضر للطباعة والنشر والتوزيع، بيروت -لبنان
مناقب الإمام الشافعی: محمد بن الحسين بن إبراهيم بن عاصم، أبوالحسن الآبری السجستانی: الدار الأثرية
إبطال الحيل: أبوعبدالله عبيدالله بن محمد بن محمد بن حمدان العُكْبَری المعروف بابن بَطَّة العكبری المكتب الإسلامی -بيروت
من حديث الحافظ أبی طاهر السِّلَفی عن بعض الأبهريين: صدر الدين، أبوطاهر السِّلَفی أحمد بن محمد بن أحمد بن محمد بن إبراهيم سِلَفَه الأصبهانی: ٥٧٨) دار الصميعی للنشر والتوزيع
كتاب الأربعين فی صفات رب العالمين: شمس الدين أبوعبدالله محمد بن أحمد بن عثمان بن قَايْماز الذهبی مكتبة العلوم والحكم، المدينة المنورة
جامع المسانيد والسُّنَن الهادی لأقوم سَنَن: أبوالفداء إسماعيل بن عمر بن كثير القرشی البصری ثم الدمشقی دارخضر للطباعة والنشر والتوزيع بيروت
الفوائد: محمد بن أبی بكر بن أيوب بن سعد شمس الدين ابن قيم الجوزية: دارالكتب العلمية -بيروت
تنبيه الغافلين بأحاديث سيد الأنبياء والمرسلين للسمرقندی: أبوالليث نصر بن محمد بن أحمد بن إبراهيم السمرقندی: دارابن كثير، دمشق -بيروت
ذم الهوی: جمال الدين أبوالفرج عبدالرحمٰن بن علی بن محمد الجوزی دارالكتب العلميه بيروت لبنان
سبل الهدی والرشاد: محمد بن يوسف الصالحی الشامی دارالكتب العلمية بيروت -لبنان
شرح الشفا: علی بن (سلطان) محمد، أبوالحسن نورالدين الملا الهروی القاری دارالكتب العلمية -بيروت
تحفة الذاكرين بعدة الحصن الحصين من كلام سيد المرسلين: محمد بن علی بن محمد بن عبدالله الشوكانی اليمنی: دارالقلم -بيروت -لبنان
الغنية لطالبی طريق الحق للشيخ الامام عبدالقادر الجيلانی مطبوعه دارالكتب العلمية، بيروت -لبنان
كتاب الكنوز النوارنية من أدعية واوراد السادة القادرية للشيخ مخلف العلی الحذيفی القادری

www.waseemziyai.com

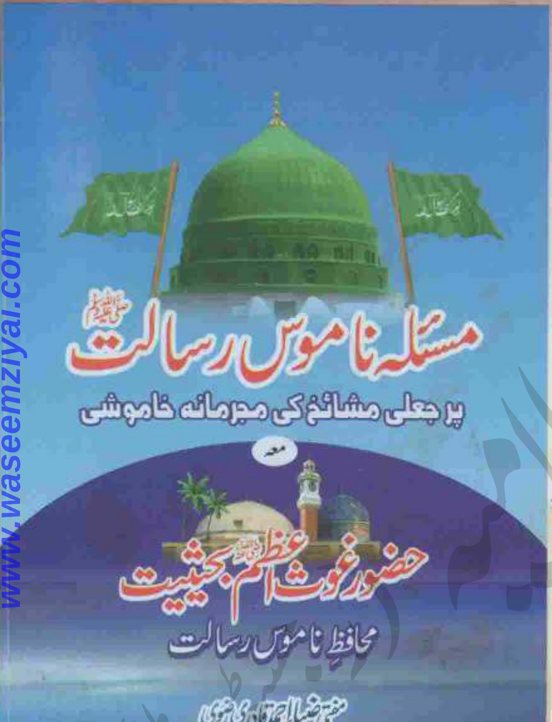

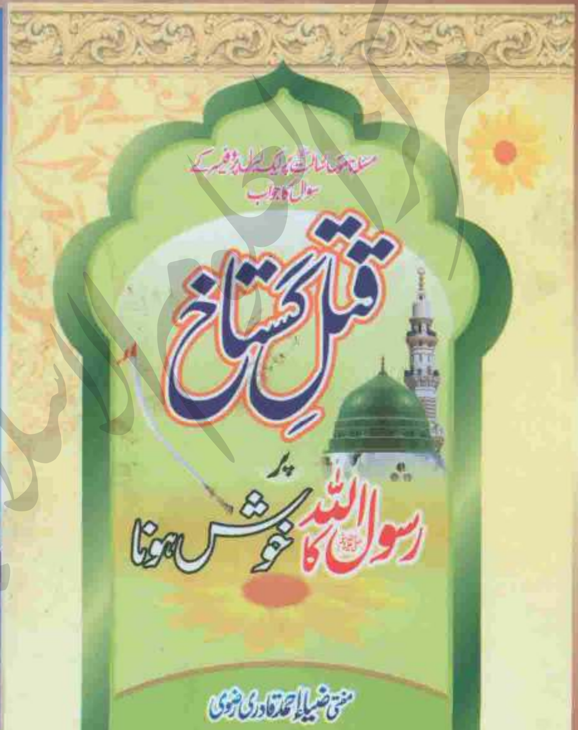

مکتبہ طلع البدر علینا

جامع مسجد غوثیہ ندیم ٹاؤن ملتان چونگی لاہور

www.waseemziyai.com